

DELHI UNIVERSITY
LIBRARY

DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Cl. No. Q2.332 168N34;1

Ac. No. 9476 0 Date of release for loan

This book should be returned on or before the date last stamped below An overdue charge of 0.5 nP will be charged for each day the book is kept overtime.



کوٹان کوٹ

دنڈوت بین اُس نرگن نرنکار پورن برہم سچدانند گھن

ہاری گوبردھن دھاری شیام مُندر مُراری کو کرا اُنکی خاص کرپا اور یچ دیا تما سے یہ پرم پوتر پوتھی اپنے بگیان روپ

پرکاش سے اینک اودھم اور پاپیون کی اگیان روپی اندھیری کو دور کرنے والی پروین

بھگت مال

مؤلفہ و مرتبہ

کہ بگوئی ندھان سرب اُپما جوگ پرم بھگت منشی تلسی رام صاحب سررشتہ دار کمشنری دہلی جنھوں نے ہر بھگت کے لیے برندابن باس اختیار کیا اور اُسی جگہ بیٹھ کو سدھارے بڑی آنند اور سوبھا گتا سے نرگھن و نرنکار برن کیا

کوٹانکوٹ دنڈوت اس نرگُنا نرنکار پورن برہم سچدانند گھن شیام ہری گوبردھن دھاری شیام سُندر مُراری کو کہ اُس کی پرم کرپالوتا سے اپنے وِگیان روپ پرکاش سے اپنے بگیان روپ پرکاش سے انیک ادھم اور پاپیوں کی اگیان روپی اندھیری کو دور کرنے والی پروین

بھکتمال

ہُوا ہے جس کا اُدیہ کی ہوئی سکل گُنا نِدھان سربوپما یوگیہ پرم بھگت مُنی رشتہ دار کمشنری دہلی جنہوں نے برندابن باس کرا ہے

پائی اتی آنند پوروک ॥

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور میں چھپی

اطلاع - اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب معلوم کرسکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے تیئیل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہیں بعض کتب اردو بھاکھا بخط فارسی مذہب ہنود کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب بھاکھا و اردو بخط فارسی

دیوی بھاگوت - کا پورا ترجمہ بارھوں اسکندھ سے بھگوتی اتھاس - مترجمہ پنڈت پیارے لال مرحوم

گنیش پوران - منظوم - از منشی شنکر دیال فرحت

شیو پوران - منظوم - غیر از منشی شنکر دیال فرحت

ترجمہ شیو پوران - نثر - مترجمہ شیو سنگھ انسپکٹر پولیس -

ترجمہ سری مدبھاگوت باتصویر - مترجمہ منشی شنکر دیال صاحب یہ ترجمہ لفظ بہ لفظ سکھ ساگر بارھوں اسکندھ مولفہ رائے کھن لال کاشی نواسی بیٹھ ماشی سے بزبان بھاکھا بالعینہ ہوا ہے جسکی خوبی معائنہ پر موقوف ہے

ترجمہ جوگ بسشٹ جلد اول بزبان بھاشا خط فارسی مترجمہ لالہ سوامی دیال -

منظوم دلاویز - بخط فارسی یعنی ترجمہ اردو منظوم دسم اسکندھ سری مدبھاگوت - مصنفہ منشی سرد ہرنگھ صاحب بہار گوسر گیاشی - شاعرانہ کلام نہایت فصیح

پریم ساگر - نثر - باتصویر ترجمہ دسم اسکندھ سری مدبھاگوت مترجمہ لالہ سوامی دیال -

پریم ساگر - منظوم از منشی شنکر دیال فرحت -

ترجمہ بھاگوت پوران - از منشی شنکر دیال

گلدستہ حقیقت - نظم - ترجمہ سری مدبھاگوت تمام کتاب ایک قافیہ پر نادر الوجود ہے افشی لکھنوی متخلص بہ احقر -

بھاگوت - منظوم - مسمی بہ رس منڈار جگنا تھ خوشتر

کتھا چنتر گوپت - از منشی جگنا تھ خوشتر -

رامائن بالمیکی - اردو بھاشا ساتوں کانڈ مع لالہ پرمیشر دیال مختار -

تلسی کرت رامائن ساتوں کانڈ - مع ٹیکا حرف بحرف نقل ناگری بخط فارسی زبان عام فہم مرتبہ منشی سوامی دیال -

تلسی کرت رامائن بہار - باتصویر بابو بانکے بہاری لال متخلص بہ بہار -

سدامان چرتر - منظوم - از منشی ہرزا تلسی کرت رامائن فرحت - اردو منشی شنکر دیال صاحب لب لباب ساتوں کا تلسی کرت بزبان فصیح ہے -

تلسی کرت رامائن خوشتر - اردو منظوم خوشتر بہ انتخاب رامائن تلسی کرت ساتوں کانڈ کلام میں نہایت فصیح و موزوں قا



پرکاش سے اینک اودھم اور پاپیون کی اگیان روپی اندھیری کو دور کرنے والی پروین

بھگت مال

مؤلفہ و مرتبہ

مدھان سرب اُپکاجوگ پرم بھگت منشی تلسی رام صاحب سررشتہ دار کمشنری دہلی جنھون نے ہر بھگت
لیے برندابن باس اختیار کیا اور اُسی جگہہ سکیتھ کو سدھارے بڑی آنند اور سوبھاگتا سے زندگی و زبکار بتن کیا

کوٹانکوٹ دراڈوت اُس نرگُنا نرنکار پورن برہم سچدانند گھن
ہاری گوبرڈھن دھاری شیام سندر مُراری کو کہ اُسکی پرم کرپالوتا سے
پوتر پوتھی اپنے وگیانروپ پرکاش سے انیک ادھرم گھور پاپیوں کی
روپی اندھیری کو دور کرنیوالی پرتاپن۔

بھکتمال

سنچیہ کی ہوئی سکلگُناندھان سروپمایوگیہ پرم بھگت منشی
سیتارام سررشتہ دار کمشنری دہلی جنھونے شری برندابن باس کرکے بہا
پائی اتی آنند پوروک ॥

مطبع منشی نول کشور مقام کانپور مین چھپی

श्रीजानकी वल्लभोजयति

سری سیتاپت اودھ بہاری کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے فہرست حالات و کتھا مندرجہ بھگت مال نروپن کہ جو جس صفحہ پر واقعہ ہے لکھتا ہون

کتھا	صفحہ
دیباچہ بھگوت اور نام کی مہما	۷ و ۸
سرو گرو کی مہما۔	۹
بھگوت بھگتی کی مہما۔	″
بھگوت بھگتی کا سروپ کہ کسکو کہتے ہین۔	۱۱
بھگوت بھگتون کی مہما۔	۱۴
سبب تالیف بھگت مال	۱۵
حال مصنف اصل بھگت مال و مترجمان آن	۱۶
مہما و تعریف بھگت مال کی	۱۹
بیان رس بھید۔	۲۱
آغاز نشٹھائے	
اوّل دھرم و کرم نشٹھا	
کتھا راجہ ہرشچندر۔	۲۹
کتھا راجہ بلی راجاولی	۳۱
کتھا دوویچہ رکھیشر۔	۳۲
کتھا دسرتھ مہاراج۔	۳۳
کتھا بھیشم جی پرم بھگت	۳۴
کتھا سورتھ سودھنوان	۳۶
کتھا راجہ ہردواس پرم بھگت	۳۷
نشٹھا دوّم دھرم پرچارک	
مشتمل بر کتھا بست بھگت	

کتھا	صفحہ
کتھا برمھاجی۔	۴۴
کتھا شیوجی۔	
کتھا اگست جی کی۔	۴۶
کتھا رامانج سوامین کی۔	۴۷
کتھا سوامین رامانندجی۔	۵۲
کتھا کرشنداس پواہاری۔	۵۵
کتھا گوبنداس جی۔	۵۶
کتھا بشن سوامین مہاراج	۵۷
کتھا بلبھاچارج مشہور بلبھاچارج	۵۹
کتھا مادھوآچارج	۶۱
کتھا نت آنند جی۔	۶۳
کتھا سرکشن چیتن مہاپربھو	″
کتھا روپ سناتن جی۔	۶۴
کتھا گشامین نارائن بھٹ	۶۸
کتھا نارک سوامین۔	۷۳
کتھا ہریاس دیوجی۔	۷۵
کتھا سوبھارام جی۔	۷۸
کتھا ہت ہرنس جی۔	۷۹
کتھا چتربھج جی۔	۸۰
کتھا شنکر سوامین	۸۱
نشٹھا سوّم سادھو سیوا وست سنگ	

کتھا	صفحہ
مشتمل بر کتھا ستی بھگت	
کتھا بدجی۔	۸۸
کتھا ٹھاکر بھگوانداس جی۔	۸۹
کتھا باركھی یعنی میوا کی۔	″
کتھا تلوک جی۔	۹۰
کتھا تلوچن دیو۔	۹۱
کتھا جوسوامین۔	۹۲
کتھا رامداس جی۔	″
کتھا سنت جی۔	۹۳
کتھا سین بھگت	″
کتھا سادھوکا رسدا برتی۔	۹۴
کتھا کیول گوباقوم کہار۔	۹۵
کتھا گوال جی۔	۹۶
کتھا گوپال جی۔	۹۷
کتھا گوپال جی ساکن بابولی	″
کتھا رانی گنیش دیئی۔	۹۸
کتھا لاکھا جی ہنومان۔	″
کتھا رشک مُرار۔	۱۰۰
کتھا منسکھ داس جی۔	۱۰۲
کتھا ہرپال براہمن۔	۱۰۳
کتھا ہریرام جی۔	۱۰۴

کتھا	صفحہ
کتھا ۱ رانی وراجہ -	۱۰۴
کتھا ۲ دختر یک راجہ	۱۰۵
کتھا ۳ نیوان قوم راجپوت	۱۰۶
کتھا ۴ کرشنداس -	״
کتھا ۵ راجونائی -	״
کتھا ۶ نندداس -	۱۰۷
کتھا ۷ ہردواس جی -	״
کتھا ۸ کانھڑ -	۱۰۸
کتھا ۹ مادھوگوال -	״
کتھا ۱۰ گوپالی -	״
نشٹھا چہارم درمہاتم سروں مشتمل بر کتھا چار بھگت	
کتھا ۱ نارد جی -	۱۱۲
کتھا ۲ گرڑ جی -	۱۱۴
کتھا ۳ راجہ پرچھت -	۱۱۵
کتھا ۴ لال داس جی -	۱۱۶
نشٹھا پنجم درتعریف کیرتن مشتمل بر کتھا پانزدہ بھگت	
کتھا ۱ بالمیک جی -	۱۲۰
کتھا ۲ شک دیو جی -	۱۲۳
کتھا ۳ جید یو جی -	۱۲۳
کتھا ۴ گشائیں تلسی داس جی -	۱۲۸
کتھا ۵ سورداس جی -	۱۳۳

کتھا	صفحہ
کتھا ۶ نندداس جی -	۱۳۴
کتھا ۷ چترجھج جی -	״
کتھا ۸ متھراداس جی -	״
کتھا ۹ سکھانند جی -	۱۳۵
کتھا ۱۰ سری بھٹ جی -	״
کتھا ۱۱ برہمان دگنگل	״
کتھا ۱۲ کرشنداس جی	۱۳۶
کتھا ۱۳ نارائن مصر -	״
کتھا ۱۴ کملاکر بھٹ -	״
کتھا ۱۵ پرمانند جی -	״
نشٹھا ششم دربیان بھیکھ مشتمل بر کتھا ہشت بھگت	
کتھا ۱ رکھان جی -	۱۴۲
کتھا ۲ بھگوانداس جی -	۱۴۳
کتھا ۳ چترجھج راجہ کرولی -	۱۴۴
کتھا ۴ ایک راجکی -	۱۴۵
کتھا ۵ گردھرگوال -	״
کتھا ۶ لالہ اچارج -	۱۴۶
کتھا ۷ مدھکرشاہ -	۱۴۷
کتھا ۸ ہنس پرسنگ -	״
نشٹھا ہفتم دربیان گورومہما مشتمل بر کتھا یازدہ بھگت	
کتھا ۱ پاوپدا چارج -	۱۵۲
کتھا ۲ بٹن پوری -	۱۵۳

کتھا	صفحہ
کتھا ۳ پرتھی راج -	۱۵۴
کتھا ۴ تواجیوا -	۱۵۵
کتھا ۵ کھوجی	۱۵۶
کتھا ۶ ایک گورونسٹھ -	״
کتھا ۷ گھائم	۱۵۷
کتھا ۸ نرباہن جی -	۱۵۸
کتھا ۹ گجپت راجہ	۱۶۰
کتھا ۱۰ سوامین چترداس	״
کتھا ۱۱ راگھوداس -	۱۶۱
نشٹھا ہشتم دربیان پرتماوارچا مشتمل بر کتھا پانزدہ بھگت	
کتھا ۱ راجہ چندرباس -	۱۶۷
کتھا ۲ نامدیو جی -	۱۷۰
کتھا ۳ الہ جی -	۱۷۵
کتھا ۴ پرتھی راج -	״
کتھا ۵ دھنا قوم جٹ -	۱۷۶
کتھا ۶ دیوا برہمن -	۱۷۷
کتھا ۷ دو دختر	۱۷۸
کتھا ۸ سنت داس جی -	۱۸۰
کتھا ۹ سادھ گوپال جی	۱۸۱
کتھا ۱۰ سیوان -	۱۸۲
کتھا ۱۱ سدن جی -	۱۸۳
کتھا ۱۲ کرمانند جی -	۱۸۴
کتھا ۱۳ کول والہ ج -	״

کتھا	صفحہ
کتھا جگنا تھ جی	۱۸۵
کتھا رامداس جی —	۱۸۶
نشٹھا نہم دربیان مہما لیلا نوکرن یعنی راس ورام لیلا وغیرہ مشتمل بر کتھا شش بھگت	
کتھا لی بھگوان -	۱۹۱
کتھا بیل بٹھل جی -	۱۹۲
کتھا رام راے راٹھور -	״
کتھا کھرگ سین جی -	۱۹۳
کتھا بلبھ جی -	״
کتھا ناتھ بھٹ جی -	״
نشٹھا دہم دربیان دیاد ہنسا مشتمل بر کتھا شش بھگت	
کتھا راجہ شیوی شیبی	۱۹۷
کتھا راجہ میور الدھج -	״
کتھا بھون -	۱۹۹
کتھا رانگا پرم بھگت -	۲۰۰
کتھا کیول رام -	״
کتھا ہر یاس جی -	۲۰۱
نشٹھا یازدہم دربیان اوپاس یعنی برت مشتمل بر کتھا دو بھگت	
کتھا راجہ انبریش -	۲۰۸
کتھا راجہ رکمانگد -	۲۱۱
نشٹھا دوازدہم درمہما مہا پرشاد مشتمل بر کتھا چار بھگت	
کتھا انگد جی -	۲۱۵
کتھا راجہ پرشوتم پوری	۲۱۸
کتھا سوامین سرسیرانند -	۲۱۹
کتھا سوبت دیت بھگوت -	״
نشٹھا سیزدہم در تعریف مہما بھگوت دھام مشتمل بر کتھا ہشت بھگت	
کتھا کاگ بھسنڈ جی -	۲۲۵
کتھا بھگونت جی -	۲۲۸
کتھا ہر داس جی -	۲۲۹
کتھا مدبھوگشا ئین -	۲۳۰
کتھا گشا ئین بھوکر بہ جی -	״
کتھا گشا ئین کاشی ایشر جی -	۲۳۱
کتھا پربودھانند -	״
کتھا لعلتی جی -	״
نشٹھا چہاردہم درمہا بھگوت نام مشتمل بر کتھا پنج بھگت	
کتھا اجامل -	۲۳۶
کتھا ایک راجہ -	۲۳۷
کتھا براہمن -	۲۳۸
کتھا کبیر جی -	۲۳۹
کتھا پدم نابھ -	۲۴۴
نشٹھا پانزدہم در تعریف مہما و گیان وبیان کتھا بارہ بھگت اوسکان این نشٹھا	
کتھا بششت جی -	۲۴۹
کتھا سبوامترجی -	۲۵۰
کتھا راجہ بھرت -	۲۵۱
کتھا الرک پسر راجہ رت دتیج	״
کتھا سرت دیو براہمن -	۲۵۲
کتھا اودھو جی -	۲۵۳
کتھا بالمیک سوپچ -	۲۵۴
کتھا گیان دیو جی -	۲۵۵
کتھا لدوسوامین -	۲۵۶
کتھا نارا ین داس جی -	״
کتھا کھر داس جی -	۲۵۷
کتھا پورندا س جی -	״
نشٹھا شانزدہم دربیراگ و شانت وبیان چہاردہ بھگت اوسکان این نشٹھا	
کتھا رنت دیو جی -	۲۶۱
کتھا پرسرام جی -	۲۶۲
کتھا رانگا جی	״
کتھا رگھناتھ گشا ئین -	۲۶۳
کتھا سری دھر سوامین -	۲۶۴
کتھا کمدھج -	۲۶۵
کتھا گدا دھر داس جی	۲۶۶

کتھا	صفحہ
کتھا ۱ مادھو داس جی -	۲۶۷
کتھا ۲ نارائن داس جی -	۲۷۲
کتھا ۳ جیو گشائین -	″
کتھا ۴ سُرسری جی -	۲۸۴
کتھا ۵ دوارکا داس -	″
کتھا ۶ گووند داس -	۲۸۵
کتھا ۷ ہرجن جی -	″
نشٹھا ہفتدہم در تعریف مہما بھگوت سیوا و بیان کتھا ذیل بھگت او پاسکان این نشٹھا	
کتھا ۱ چھیمی بھگت	۲۷۹
کتھا ۲ سیوا نشٹھا شیش ناگ جی	″
کتھا ۳ بسوکسین وغیرہ -	۲۸۰
کتھا ۴ ہنومان جی -	۲۸۱
کتھا ۵ راجہ بھگت سنگ	۲۸۳
کتھا ۶ کنور کشور -	۲۸۴
کتھا ۷ نرہر انند جی	۲۸۵
کتھا ۸ پریم ندہ -	۲۸۶
کتھا ۹ راجہ جیمل -	۲۸۷
کتھا ۱۰ آسکرن راجہ -	۲۸۸
نشٹھا ہیجدہم در تعریف و مہما	
یہ ہار و بیان حالات شیش	
بھگت او پاسکان این نشٹھا	
فا راجہ جنک مہاراج -	۲۹۲

کتھا	صفحہ
کتھا ۱ بر کھبھان مہاراج -	۲۹۴
کتھا ۲ اوگر سین جی -	″
کتھا ۳ کونتی جی	۲۹۵
کتھا ۴ راجہ جدشٹھر	″
کتھا ۵ دروپدی جی -	۲۹۷
نشٹھا نوزدہم در تعریف و مہما	
سرنگار و مادھرن مشتمل بر کتھا بست بھگت	
کتھا ۱ برج کو پکاون کی -	۳۰۵
کتھا ۲ میران بائی جی -	۳۰۰
کتھا ۳ کرمیتی جی -	۳۱۲
کتھا ۴ نرسی جی -	۳۱۴
کتھا ۵ سوامین ہردا س جی -	۳۲۱
کتھا ۶ رتناولی جی -	۳۲۲
کتھا ۷ گھوبی راجہ -	۳۲۵
کتھا ۸ بلومنگل جی -	۳۲۶
کتھا ۹ سورداس -	۳۲۹
کتھا ۱۰ سوامین اگرداس -	۳۳۰
کتھا ۱۱ سوامین کیلہ جی -	۳۳۱
کتھا ۱۲ گوپال بھٹ -	۳۳۲
کتھا ۱۳ کیشو بھٹ -	″
کتھا ۱۴ نواری جی -	۳۳۴
کتھا ۱۵ جسونت قوم راجپوت	″
کتھا ۱۶ کلیانداس جی -	۳۳۵

کتھا	صفحہ
کتھا ۱ کرن ہرد یو عرف کنہڑ دیو	۳۳۵
کتھا ۲ لوکناتھ جی -	″
کتھا ۳ مانداس جی -	″
کتھا ۴ کرشنداس جی -	۳۳۶
نشٹھا بستم در تعریف و مہما با تفصیل و بیان کتھا بھگت و پاسکان این نشٹھا	
کتھا ۱ کوشلیا مہارانی	۳۴۲
کتھا ۲ نند بابا و جسودھا رانی	۳۴۴
کتھا ۳ جل ناتھ گشائین -	۳۴۵
کتھا ۴ کرمان بائی -	۳۴۷
کتھا ۵ کرشنداس جی -	۳۴۸
کتھا ۶ گشائین گوکل ناتھ جی	۳۵۰
کتھا ۷ گنجا مالی -	۳۵۱
کتھا ۸ گردھر جی -	۳۵۲
کتھا ۹ پتر داس جی -	″
نشٹھا بست و یکم در مہما داس نشٹھا و بیان سانزدہ کتھا بھگتان آن	
کتھا ۱ پربلا دجی	۳۵۶
کتھا ۲ انگد جی -	۳۵۹
کتھا ۳ پیپا جی -	۳۶۰
کتھا ۴ پریاگ داس جی -	۳۶۹
کتھا ۵ بھگوان نامی بھگت -	″

کتھا	صفحہ
کتھا رام رائے جی	۳۶۹
کتھا سری رنگ جی	۳۷۰
کتھا ہٹی نارائن	″
کتھا ریداس جی	۳۷۱
کتھا گوپال بھٹ	۳۷۴
کتھا کرم چند	″
کتھا لکھیم گشائین	″
کتھا کلیان سنگھ جی	۳۷۵
کتھا راجہ کھیمال قوم راجپوت	″
کتھا کیشو جی	″
کتھا سوئی جی	۳۷۶
نشٹھا بست دوم در تعریف مہما سکھا بھا وبیان کتھا پنج بھگت پاسکان آن	
کتھا ارجن مہاراج	۳۸۱
کتھا سدامان جی	۳۸۲
کتھا برج کے گوالبالون کی	۳۸۴
کتھا گوبند سوامین مہاراج	۳۸۶
کتھا نند گوال	۳۸۷
نشٹھا بست سوم در مہما و تعریف سزا گتی و آتم نویدن محتوی بر کتھا دہ بھگت	
کتھا اکرور جی	۳۹۲
کتھا بندھاولی پٹ رانی	۳۹۴
کتھا بھیکھن جی	″

کتھا	صفحہ
کتھا مہا بھارتھ	۳۹۶
کتھا دھرو جی	۳۹۷
کتھا جٹایو راجہ	۳۹۸
کتھا مامون بھانجہ	۳۹۹
کتھا اگھوانند جی	۴۰۰
کتھا جگناتھ	″
کتھا لچھمن بھٹ	۴۰۱
نشٹھا بست و چہارم در تعریف پریم و بیان کتھا شانزدہ بھگت	
کتھا راجہ انبریش	۴۰۸
کتھا سوتجھن	۴۰۹
کتھا شوری بھیلنی	۴۱۰
کتھا بدر جی	۴۱۲
کتھا راجہ بھگت داس	۴۱۳
کتھا سجھل داس جی	″
کتھا کرشنداس جی	۴۱۵
کتھا کاتیانی جی	۴۱۶
کتھا مادھو داس جی	″
کتھا نارائن داس جی	″
کتھا ایک برہمن پرشوتم پوری	۴۱۷
کتھا مرار داس جی	۴۱۸
کتھا گدادھر بھٹ جی	۴۲۰
کتھا رت ونتی	۴۲۲
کتھا دیو داس جی	″

کتھا	صفحہ
کتھا کرشنداس برہمچاری	۴۲۳
خاتمہ ترجمہ و بیان بعض حالات ضروری ماحصل آن	
بیان اشخاص زمانہ دبا جان بھین	۴۲۶
حال و سروپ مکتی	۴۳۱
بیان اس بات کا کہ نرگن طریق اور بھگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہی	۴۳۳
مختصر حال تفاوت ہر چہار سنپردا کا	۴۴۲
مختصر حال طریق سہار تکان کی اور شرح آئینہ لفظ کی	۴۴۳
بھگوت کے اوتار لینے اور چرتر کے حالات	۴۴۵
بیان نقصان کو سنگ اور فائدہ سو سنگ	۴۴۸
وجہ مقرر ہونے نشٹھا کیشو کی اور بضمیمہ اسکے مہاتم نام کیرتن کا	۴۴۹
عرض مؤلف کی بخدمت بھگوت بھگتون کے اور گزارش بجناب سری مہاپرابھو دھام کے	۴۵۱

श्री सीतापति अवधविहारि
छवि समुद्र शोभाधाम मणि
दानन्द घन चरणाकमलों में
प्रीति का देनेवाला हो ॥



سرگنیش

ओं श्री जानकी वल्लभो जयति श्रीगणेशायनमः वैदेही
सहितं सुरद्रुमतले हैमे महामराडपे मध्येपुष्पकमासनेणि
मये वीरासने संस्थितम् अग्रेवाच यतिप्रभञ्जनसुतेतत्त्वबि
ज्ञैरपरं व्याख्यातम्भरतादिभिः परिवृतं रामम्भजे श्यामलम् १
रामंरत्न किरीट कुराडलयुतं केयूरहारान्वितं सीतालंकृतवाम
भाग ममलं सिंहासनस्थंविभुम् सुग्रीवादि हरीश्वरैः सुरगणैः
संसेव्यमानंसदा विश्वामित्र पराशरादि मुनिभिः संस्तूयमानं
प्रभुम् २ यन्मायावश वर्त्तिविश्व मखिलं ब्रह्मादि देवाः
सुरा यत्सत्वाद मृषेव भाति सकलं रज्जौयथा हे भ्रमः यत्पा
दप्लव मेक मेवहि भवां भोधेस्ति तीर्षावतां वन्देहं तम शेष

कारणा परंरामाख्य मीशं हरिम् ३ दो० भक्ति भक्त भगवंत गुरु च-
तुर नाम वपु एक जिनके पद वंदन किये नाशत विघ्न अनेक १ मंगलआ
दि विचार रहु वस्तुन और अनुपहरिजनके गुन गावने हरिजन मंगलरूप २

सरी सीतापत اور وہ بہاری کے چرن کملون کو کوٹان کوٹ دنڈوت ہین جنکی پار رہما کو شیش پار دابر ہما شیو
بید پوران بہت سراسریان نہین کرسکتے سروپ جنکا من بدھ وغیرہ اندریون کے وہم اور قیاس سے باہر ہی
باوجود ایسے پربھتا اور ایشورتا کے کرپا اور دیالتا اس درجہ پر ہی کہ جب کبھی سادھو برہمنون وغیرہ کو
دکھ ہوا تب طرح طرح کے اوتار دھارن کرنے مین ویر یا شرم نہ کری اور ایسے پرم پوتر چرتر جگت مین
پھیلائے کہ جنکو کیرتن کرکے کیسا ہی ادھم اور پاپی ہووے وہ بھی سنسار سمدر سے اتر جاتا ہی اور یہ
خصوصیت کچھ اُنکے ہی واسطے نہین کہ جو قوم یا خاندان کے اچھے یا باعلم وہنر ہون بلکہ وہ قوم نالائق
وچ راچھس دیت وغیرہ جو سب طرح قاعدہ لوک وید سے باہر اور سب علم وہنر وغیرہ سے خالی وعاری
تھے اُن چرترون کو کاے کر اُس درجہ کو پہونچے جہان جوگیون کا من بھی نہ جاسکے وحشی وطیور مثل ریچھ
وبندر وگج وگراہ وجٹایو وغیرہ کو وہ درجہ عالی نصیب ہوا کہ جس درجہ کو رکھی ونی انیک جنم تک نہین پہونچے
نام مبارک واسطے دور کرنے دکھ جنم ومرن کے وہ پرم اکھدی ہی کہ جسکے کھاتے ہی فی الفور اُس روگ کا
ناس ہوجاتا ہی اور وہ ہی نام کاشی مین مکت دایک ہی کہ شیوجی انت سمے اپدیش کرتے ہین اور اور ہمیشہ
مع پاربتی ورد زبان رکھتے ہین جو کوئی جس درجہ کو پہونچا اسی نام کے پرتاپ سے پہونچا گشائین تلسی داس جیو
فرماتے ہین کہ نہین کہا جاتا ایشور بڑا ہی یا ایشور کا نام لیکن خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین ہی
اور نام یاد نہین تو کسیطرح بلا نام کے نشان اسکا نہین دیسکتے اور اگر کسی چیز کا روپ ذہن مین نہین اور
نام معلوم ہی تو نام سے نشان مل سکتا ہی علاوہ ازان کسی کو بلانا ہی گو نزدیک بھی ہی لیکن بلا نام نہین
بلا سکتے اور اگر نام معلوم ہی گو دور اور پس پردہ بھی ہی لیکن نام کے پکارنے سے فی الفور آسکتا ہی
پس غور کا مقام ہی کہ بزرگی ایشور کو ہی یا ایشور کے نام کو سوائے اُسکے برہمہ کے دو سروپ ہین ایک
سگن دوم نرگن سو یہ نام دونون سے بڑا ہی کیواسطے کہ برہمہ ایک اور بیاپک اور انا سی اور
ست چت آنند گھن ہی باوجودیکہ ایسا ایشور نرگن نرنکار ہر ایک کے قالب مین موجود ہی لیکن

تمام جیو عاجز و بیچارہ ہین اور جب اسی جیو نے نام کو جپا اونام کا ہی خیال رکھا تو وہ نرگن برہم خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے
یعنے اپنے سروپ کو وہ جیو جان لیتا ہی پس غور کرنا چاہیے کہ برہم بڑا ہی یا نام اور سگن برہم سے بدین سبب
بڑا ہی کہ جب بھگتون کو دکھ ہوا تب ایشر نے خود اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے طرح طرح کے اوتار
دھارن کیے اور کمال محنت سے اُن دکھون کو دور کیا اور نام کیسا ہی کہ جب بھگتون نے جپا تکلیف
و تکلف سب دکھ دور ہو گئے غرض یہ نام واسطے دینے ہر چہار مطلب یعنی ارتھ دھرم کام موکھ
کے خود مالک و ممتاز ہی کچھ ضرورت اور کسی سادھن کی نہین اور اس کلجگ مین سوائے رام
نام کے اور کوئی وسیلہ باعث نجات نہین باون پورا ن مین لکھا ہی کہ جسنے بھگوت کا نام جپا اُسنے
اسمید وغیرہ سب جگ کر لیے بھاگوت کا مقولہ ہی کہ جسکو بہت دکھ ہی یا سنسار کے دکھون سے ڈرتا ہی
اگر وہ دھوکہ سے بھی بھگوت کا نام لیوے تو جلد سب دکھون سے چھوٹ جاتا ہی اسکند پوران مین تحریر
ہی کہ گوبند کا نام ایسا ہی کہ پاپون کے ہزارون ٹکڑے کر دیتا ہی نارد پوران مین ذکر ہی کہ جو نارائن نام
کو نت نیا جانکر کہتے سنتے ہین اور امرت جانکر جپتے ہین وے جیون مکت ہین اور علی ہذا القیاس ہزارون
اشلوک اربید سمرتی نام مہما مین ہین سو اسی نام مبارک کو جپکر اور ڈنڈوت کر کے ابتدا ے تحریر ترجمہ
بھگت مال کی کرتا ہون

سری گورو کی مہما

اول سری گورو کے چرن کملون کو ڈنڈوت ہین کہ جنکی کرپا واسطے دور کرنے تاریکی دل کے آفتاب سے
زیادہ روشنی بخش ہی بید سمرتی فرماتی ہی کہ اگیان کی تاریکی کے اندھے کو گورو کے بچن سلائی گیان انجن
کی ہین وہ بھگوت کہ جسکی مہما برھما اور شیو بھی نہین کہہ سکتے گورو مہاراج کی باتون سے حاصل ہوتا ہی بید
اور شاسترون مین سوائے گورو کے اور کوئی تدبیر واسطے چھوٹنے کے نہین لکھی

بھگوت بھگتی کی مہما

بعد اسکے سری بھگوت بھگتی کو کرورون ڈنڈوت ہین اگرچہ بھگوت مین اور بھگتی مین کچھ فرق نہین لیکن
ایک لطیفہ خیال مین آیا کہ اس سے بھگوت بھگتی کو بزرگی حاصل ہوتی ہی یعنی بھگوت تو موافق اعمال
ہر ایک کے دکھ اور سکھ دونون دیتا ہی اور بھگتی تمہارا دکھون کو دور کر کے سکھ ہی دیتی ہی اور دکھ کو کبھی
نزدیک نہین آنے دیتی بھگتی کی مہما بید اور شاسترون مین اسقدر لکھی ہی کہ جسقدر بھگوت کی بلکہ بھگوت
سے بھی زیادہ پدم پوران مین لکھا ہی کہ جسطرح بہت روشن آگ سطرح کی لکڑی کو جلا دیتی ہی اسیطرح بھگت
بھگتی اس جنم اور جنمہاے گذشتہ کے گناہون کو فی الفور خاک سیاہ کر دیتی ہی اسی پوران مین لکھا ہی کہ "یا بھگتی سے

فحواستکار ہین کہ جو ہمنے تپ جپ وغیرہ کیا ہی اُسکے پھل سے ہمارا جنم بھرت کھنڈ مین ہو کہ تمھاری بھگتی کرین نارد پوران کہتا ہی کہ بھگوت صرف بھگتی سے حاصل ہوتا ہی نہ دولت وغیرہ سے جو بھگتی سے پوجن ادسکا کرتے ہین سب منا حاصل ہوتی ہین اور وصف یہ ہی کہ صرف پانی یعنی آب وغیرہ سے پوجن کرنے کی بدولت سب دُکھ دور کرتا ہی پدم پوران کا مقولہ ہی کہ جن شخصون کی سنکھ چکر دھاری نارایں مین لاشرک بھگتی ہی وی لوگ بالفرور نارایں کو پہونچتے ہین مہابھارتھ کا قول ہی کہ ہزارون جنمون مین جو تپ اور دھیان کر کے پاپ دور ہوے ہین تبھی بھگتی بھگوت مین ہوتی ہی جیسا کہ مہاتم مین لکھا ہی کہ اول تو بھارت کھنڈ مین پیدا ہونا مشکل پھر آدمی جنم پانا اور آدمیون مین اپنے کرم کا کرنے والا اور اُنمین بھگت ہونا بہت مشکل ہی مقولہ پدم پوران جنکے دلمین پریم اور بھگتی موجود ہی اُنکو جم راج خواب میں بھی نہین دیکھ سکتا مقولہ ایضاً جو شخص بھگوت بھگت ہین اُنکو برہما وشنو شیو راجھیس وغیرہ دیوتا کسی طرحسے نقصان نہین کرسکتے نارد پوران مین لکھا ہی کہ دھرم ارتھ کام موکھ کے واسطے لوگ محنت کرتے ہین اور یہ چارون بھگوت بھگتی سے بآسانی حاصل ہوجاتے ہین قول پدم پوران بھگوت بھگتون کو مُکت کا دروازہ کھلا ہی اور بیشک و شبہہ ثابت کیا گیا کہ بھگتی سے سوا سے اور کچھ ساد ہین قول بھاگوت پوران جو لوگ بھگت نہین اُنکو کروروں کلپ تک مکت خواہ گیان نصیب نہین ہوتا قول بھاگوت نارایں کی بھگتی کے واسطے براہمن کل مین جنم کی ضرورت نہین نہ دیوتا ہونے کی نہ رکھیشٹر کا جسم چاہیئے نہ برت نہ دان نہ جگ صرف بھگتی سے نارایں خوش ہوتے ہین اور سب سوانگ ہین بھاگوت مین اودھو سے بھگوت کہتے ہین کہ سانکھ اور بید کا پڑھنا اور بیراگ یعنے ترک مجکو بس نہین کرسکتے ایک بھگتی بس کرتی ہی قول اسکند پوران اس سے سوا سے اور کوئی راستہ نہین کہ بھگوت بھگتی کیجاوے بھاگوت نے فرمایا ہی کہ بھگتی کے ذریعہ سے گوپی اور گیوا اور درخت اور برہا کم اور سانپ وغیرہ پاک ہوکر مجکو پہونچے قول بھاگوت جو کرم موکھ سے اور تپ سے اور جگ سے اور گیان اور بیراگ اور دان اور سب دھرمون سے پھل ہوتا ہی وہ صرف ایک بھگتی سے ہوجاتا ہی برہنارد پوران مین لکھا ہی کہ اکانت مکت کا ہونا گیان سے کہتے ہین سو وہ گیان بھگتی کے متعلق ہی مقولہ ایضاً بلا نارایں بھگتی کے بو ہزار اسمیدھ جگ اور بید کے موافق کرم کیے جاوین سب نسپھل ہین مقولہ اسکند پوران جہان نارایں کا بھگت رہتا ہی وہان برہما بشن شیو اور دیگر دیوتا اور سب سدھ موجود رہتے ہین بھگوت گیتا کا قول ہی کہ صرف بھگتی سے جانا جاتا ہون جیسا مین ہون قول ایضاً لاشرک بھگتی سے جانا جاتا ہون قول ایضاً ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ گیان اور بھگتی مین بہتر کیا ہی بھگوت نے فرمایا کہ میرے بھگت جگت تم یعنے از ہمہ بہتر ہین اور اگرچہ گیان سے بھی حاصل ہوتا ہون لیکن اسمین کلیس یعنے رنج زیادہ ہی اور اسی قسم کے ہزارہا اشلوک اور بید سمرتی ہین بجوجہ طوالت قلم انداز کیے ورنیصورت جبکہ شاستروں کا اور بید کا صاف

یہ مطلب ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے و نیز دیگر مطالب کے ایک بھگوت بھگتی کافی ہو تو کمال کم نصیبی ہو کہ اوس بھگتی کو چھوڑ کر اور کسیطرف دوڑ دھوپ کیجاے

بھگوت بھگتی کا سروپ کہ کسکو کہتے ہین

اب یہ بیان واجب ہوا کہ جس بھگتی کی یہ مہما ہو وہ کیا چیز ہو اور کیا حال اُسکا ہو سو واضح ہو کہ بموجب سدھانت वेदान्त بید اور سوترون کے یہ بات ثابت اور قائم ہوئی ہو کہ بھگوت مین پرم انراگ یعنی کامل محبت کا ہونا بھگتی ہو چنانچہ ساڈیل رکھیشر نے اپنی سوترون مین یہ بات لکھی ہو واضح ہو کہ سوتر او سکو کہتے ہین सूत्र کہ حکم متفرق بید کو رکھیشرون نے سلسلہ وار عبارت مختصر مین ایک جگہ تالیف کیا साण्डिल्य सा परानुरक्तिरीश्वरे یعنی ایشور مین کامل محبت کا ہونا بھگتی ہو اور مفصل شرح اس سوتر کی پریم نشٹھا مین ہوگی اس سوتر مین یہ اعتراض پیدا ہوا کہ گیتا جی مین بھگوت نے بھگتی اُسکو فرمایا کہ جو لا شرک بھجن ہو اور دھیان کرتے ہین دوسری جگہ بھگوت سیوا کو بھگتی بیان کیا تیسری جگہ فرمایا کہ دل اور جان کا لگانا اور بھگوت کو ہی سمجھنا اور بھگوت کا ہی بیان کرنا اسکا نام بھگتی ہو اور رامائن وماد ہوا چارج و نارک وشن سوامین وغیرہ اچارجون نے یہ تحقیق اور یقین کیا ہو کہ دنرات بلا تزلزل جسطرح سری گنگا جی کا پرواہ جاری رہتا ہو ہمیشہ بھگوت کا تصور قائم رہنا اوسکا نام بھگتی ہو اور ایک جگہ بھگوت کہتے ہین کہ جسطرح مجکو سرن ہوتی ہین اسی طرح اُنکو ملنا ہون اور ایک جگہ بھگوت رضامندی کو بھگتی لکھا ہو اور رنگ پوران مین لکھا ہو کہ من کرم بچن سے جو بھگوت سیوا ہو اوسکا نام بھگتی ہو نرسنہا شاستر کا قول ہو کہ بھگتی کے تین حرف ہین اول یہ भ یہ حرف بھو یعنی اداگون کے دکھ کو دور کرتا ہو دوم क یہ حرف کلیان کرتا ہو سوم ति یہ حرف گیان کو دیتا ہو اسواسطے بھگتی نام ہوا اور سنت کمار سنگھتا کا مقولہ ہو کہ جو سب دکھ اور کرے اُسکو بھگتی کہتے ہین اور ایک جگہ لکھا ہو کہ بھگوت کو مالک اور آقا اور اپنے آپ کو غلام اور بندہ سمجھنا اسی کا نام بھگتی ہو بھاگوت کا مقولہ ہو کہ بسبب تخالف بھاو بھگتون کے بھگتی چند طرح کی ہین سبھاو کو ہی بھگتی جاننا چاہیے بشن پران مین لکھا ہو کہ موافق شاستر کے عمل کرنا اور جو کام لائق ترک کے ہین اُنکو چھوڑ دینا اور بھگوت اجازت کا پابند رہنا اسکا نام بھگتی ہو کہ اسکے سبب سے بھگوت کی کرپا ہوگی ساہت شاستر مین کہ عشق و شاعری اور رس وغیرہ کو بیان کرتا ہو درج ہو کہ سانوک بھاو سے جو عقل درست ہووے اسکو بھگتی کہتے ہین غرض ان سب قولون سے بہت اختلاف بھگتی کے سروپ مین پائے گئے اصل ایک بات کیا ہو سو واضح ہو کہ اُسی انراگ یعنے بھگوت مین عشق ہونے کو بھگتی کہتے ہین یہ سب اختلاف ظاہری ہین اگر غور رہوتی ہو تو اُن سب کا انجام بھگوت کی محبت ہو جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے دل کا روکنا اور بھگوت مین لگانا شاستروں نے

لکھا یا سالک جس قاعدہ علیحدہ علیحدہ سے بھگوت کو پہونچے اسکو بھگتی لکھا اس واسطے اختلاف معلوم
ہونے لگے حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اور تشریح اُس انراگ یعنی محبت کی یہ ہی کہ جس اوپاسک
یعنی سالک کے جملہ حواس ظاہری و باطنی دوست و دشمن ریخ و راحت سے علیحدہ ہوکر موافق فرمودہ
بید و سمرتی و پوران و نارد پنچیر اتر وغیرہ شاستروں کی شرون کیرتن پوجا وغیرہ مین بلا خواہش و آرزو
کسی شے کے لگی ہوئی ہین ایسے اُپاسک برتی یعنی توجہ دل سب برہمانڈون کی سوبھا اور خوبصورتی کا
سار جو بھگوت کی مورتی اسمین سوبھاوک یعنی خود بخود بلا خوف شاستر و دوزخ وغیرہ کے سب لذائذ ہو جہان سے
ہٹے ہوئے اکھنڈ یعنے بلا تزلزل ہر وقت لگی رہی اُسکا نام بھگتی ہی سو دو طرح کی ہی ایک بھت دوم
ابہت بہت اسکو کہتے ہین کہ جسطرح شاستر مین قواعد و احکام مندرج ہوئے اُسکے موافق ہو سو
وہ بہت چار قسم کی ہی ایک کام یعنے خواہش سے مثل گوپکا و دھرو وغیرہ دوم دویش یعنے دشمنی سے
مثل راون و سسپال وغیرہ سوم بھی یعنی خوف سے مثل کنس و مارچ وغیرہ چہارم سنیہ یعنی محبت سے مثل ارد
ونسکادک وغیرہ منجملہ انکے دو قسم یکے دشمنی دوم خوف حسب قاعدہ اوپاسنا کے متروک ہین طرح دوم آبہت
اسکو کہتے کہ جو سوابھادک یعنی خود بخود عقل کے تمیز سے بلا شاستر کے اجازت کی محبت ہو اور یہ درجہ اخیر و
انجام کا ہی اگرچہ یہ درجہ اخیر محتاج کسی شرح و تفصیل کا نہین لیکن اُسکی بعض دو تفصیل بیان کرتے ہین ایک
گیان انگا یعنے گیان کو پیدا کرکے مکت دیتی ہی دوم سوتنتر یعنے مختار یعنی خود مکت دیتی ہی گیان اُسکا جزو ہی
چنانچہ بھگوت گیتا کا قول ہی کہ میرے بھگت میری مایا کو ترتے ہین پھر فرمایا کہ میرے بھگت مجھکو
پہونچتے ہین سترہ بارہ اخیر گیتا مین کہا کہ جو سنسار سے چھوٹا چاہے تو میرا آشیون کرا ور سلے نارد الغیاس بید
سمرتی و سب سمرتی و پوران وغیرہ اس بات مین متفق ہین پھر اُسی بھگتی کی تین قسم ہین اوتم تامہم
پراکرت یعنی جو بھگوت کو سب جگہ بیاپک اور موجود دیکھتا ہی اور سب کو بھگوت مین جانتا ہی شانتی
اور ترنگ کے سوا وتم یعنے بدرجہ اعلے ہی اور جس شخص کا بھگوت مین عشق ہی الا بھگوت بھگتون کو
دوست اپنا سمجھتا ہی اور متوسط بھگتون پر رحم و عنایت اور دشمنون سے علیحدگی رکھتا ہی وہ مدھم
یعنی بدرجہ اوسط ہی اور جو شخص بھگوت اور بھگوت کی ارچا مورتی یعنے پرتما وغیرہ کو ایشر جانتا ہی
اور بھگوت بھگتون مین محبت نہین وہ پراکرت یعنے بدرجہ ادنی ہی پھر وہ ہی بھگتی ساتوک
راجس تامس کی تفریق سے بموجب بھاگوت کے تین طرح کی ہی جو نسکام یعنے بلا خواہش کسیطرح
کی ہی وہ ساتوک ہی مثل پرہلاد وغیرہ اور جو کسیطرح کی خواہش اور کامیابی کے واسطے ہو وہ
راجس ہی مثل دھرو اور گج وغیرہ اور جو واسطے فتحیابی دشمن کے ہی وہ تامس ہی مثل

اندر کے کہ برتراسر کے قتل کرنے کو بھگوت کی آرادھنا کری پھر اسی بھگتی کی تین قسم بھاگوت مین لکھی
ہین یکم مانس جو دل سے ہو دوم واچک جو گفتگو سے ہو سوم کایک جو جسم سے ہو پھر وہی چار قسم
کی لکھی ہی یکے آرت جو بہ سبب کسی دکھ کے بھگوت کا آرادھن ہو مثل درد پدری وگج وغیرہ
دوم جگیاسو یعنے جویے عاقبت مثل پریچھت وغیرہ سوم ارتھارتھی یعنے خواستگار دنیا مثل دھرو
وغیرہ چہارم گیانی مثل پرہلاد و سنکادک وغیرہ پھر اسی بھگتی کی تین قسم اور لکھی ہین ایک تو جو
خود کرے دوم وہ جو دیگر اشخاص سے ترغیب دیکر کرادے سوم وہ جو دیگر اشخاص کو بھگتی کرتا ہوا
دیکھکر خوش ہو پھر اوسی بھگتی کی نو قسم بھاگوت مین لکھی ہین شرون کرتن سمرن سیوا آرچا بندن داس
سکھ آتم نویدن اور سنجلان نو قسم کے کہ اس بھگت مال مین بنا فرد نشطحا تحریر ہوئی پھر وہی بھگتی
باعتبار بھومکا یعنی درجون کے گیارہ قسم کی ہی درجہ اول ست سنگ بھگتون کا دوم بھگتون کے
رحم اور عنایت کے لایق ہو جانا سوم بھگتون کے اعمال پر کہ شانت ورحم وغیرہ ہین سردھا اور
یقین کا کرنا چہارم بھگوت چرترونکو سننا پنجم اوس سنے ہوئے بھگوت کے سروپ مین محبت کا
پیدا ہونا ششم بھگوت کے سروپ کو وہ کیسا ہی اور کیا ہی اور اپنے سروپ کو کہ یہ جیو یعنے روح
کیا ہی جتھارتھ جان لینا اور اوس درجہ کو اد ویت بادی گیان کہتے ہین ہفتم اس بھگوت کے سروپ
مین محبت کا زیادہ ہونا ہشتم بھگوت کی روشنی کا روز بروز دلمین ایزاد ہونا نہم رحم اور راز
ہمہ سو صاف وغیرہ عادات جو بھگوت مین ہین اونکا آنا شروع ہونا دہم ایشرتا اور سرب آتما وغیرہ
ایشر کے دھرم یعنے عادات بالکل اوس شخص مین آجانے یازدہم اوس شخص کو جسقدر محبت
اپنے جسم مین ہی اوسیقدر بھگوت مین تزلزل کہ کسیوقت طبع اس بھگوت روپ کے چنتون سے علیحدہ
نہو جاتی پھر وہ ہی بھگتی دان وغیرہ کی تفریق سے درجہ بدرجہ زیادہ ہوتی ہوئی تین قسم کی ہے
واضح ہو کہ یہ سب قسم ایک بھگتی کے اسواسطے ہین کہ جس جس قسم سے منجملہ اقسام بالا بھگتون کی
طبیعت رجوع ہوئی وہ ایک قسم ہو گئی جس طرح اودھو نے بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج تتو یعنی
محسوسات کو کوئی چوبیس کوئی ستاوس کوئی سولہ کوئی تین کوئی پانچ کوئی آٹھ کوئی سات کہتا ہی وجہ اختلاف
کی کیا ہی بھگوت نے فرمایا کہ حقیقت مین کچھ اختلاف نہین اصل یہ بات ہی کہ جس کسی نے ایک حواس کو
شامل دوسرے حواس کے سمجھ لیا اوسکے حساب مین تو کم اور جس کسی نے جدا جدا سمجھا اوسکے حساب
مین زیادہ ہین مثلاً جس کسی نے ایشر یا جیو کو علیحدہ علیحدہ سمجھا اوسکے حساب مین تین ہین اور جس
کسی نے مایا کو بھگوت کی خواہش جانی اوسکے حساب مین دو ہین اور جس کسی نے اون سبھہ ستوا اور راہنکار

سلوکون ۱۲ لاکھون ۱۲ بکن کنڈگان وہ ۱۲ اینٹ ۱۲ سلوک ۱۲ یکن ۱۲ خواہ تھوڑا ۱۲ سلوک ۱۲ اور ۱۲ ہنکار ۱۲ وغیرہ ۱۲ تتو ۱۲ اول ہین ۱۲

اور ہر پنچ عنصر کو ایزاد کیا اوسکے حساب مین دسنل ہین اور علی ہذا القیاس تا چھتیس نوبت پہونچی ہی اصل بنیاد ایک بھگوت ہی دوسری تمثیل اور ہی کہ کسی نے درخت برگد کی ابتدائے دو شاخ دیکھکر دو شاخ والا بیان کیا پھر دوسرے نے اُن شاخون مین اور شاخ دیکھی اوسنے چار یا زیادہ شاخ والا بیان کردیا حقیقت مین درخت برگد ایک ہی اسیطرح بھگتی ایک ہی وہ ہی موافق رجوعات طبع بھگتان کے چند قسم کی معلوم ہوتی ہی اور خلاصہ سب کا یہ ہی کہ کوئی شخص کسی طور سے اور کسی فائدہ کے واسطے اور کسی قاعدہ سے بھگوت آرادھن کرے انُراگ یعنی عشق کا ہونا ضرور ہی جب تک وہ عشق انتہا کے درجہ کو نہین پہونچتا تب تک سادھن روپ ہی اور جب وہ استھائی بھاؤ یعنے مستقل درجہ کو پہونچگیا وہ ہی پھل یعنے ثمر ہی اور وہ مستقل بھاؤ کسی اور چیز کا سادھن نہین جیون مکت اوسی کو کہتے ہین اور مفصل حال مکتی کا اپنے موقع پر خاتمہ کتاب مین درج ہوگا

بھگوت بھگتون کی مہما

اب اون بھگوت بھگتون کو کہ اوس بھگتی مفصلہ بالا کے عمل کرنے والے ہوئے یا آیندہ ہونگے اور اب ہین بھگوت روپ جانکر ونندوت کرتا ہون اگرچہ سادھ سیوا نشٹھا مین کچھ ذکر انکا تحریر ہوگا لیکن یہان بھی واسطے سنگلا چرن اوس پوتھی کے پرتاپ انکا تھوڑا سا لکھتا ہون بھاگوت مین لکھا ہی کہ جنکے سمرن کرنے سے لوگ مع خاندان کے پاک ہوجاتے ہین اونکے درشن اور ملاقات اور خدمت کرنے کا کیا کہنا ہی پھر بھاگوت کے ایکادس اسکندھ مین درج ہی کہ ڈوبتے اُچھلتے کو سنسار سمدر مین بھگوت بھگت مثل کشتی کے ہین پھر بھگوت نے بھاگوت مین فرمایا ہی کہ مین بھگتون کے اختیار مین ہون اور بھگت خود مختار ہین پدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے بھگتون کے بھگت ہین وہ میرے ہی بھگت ہین گوشائین تلسی داس جیو نے جو یہ چوپائی بڑھی ہر ہر کب کو بد بانی + کہت سادھ مہما سکچانی + لکھی ہی اُسکے معنی چند ہین منجملہ اونکے یہ بھی ہین کہ آدمی کو بھگتون کی ست سنگ سے برہما بشن مہیش کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطے اُنکی بانی سکچانی ہی کہ ہم اور ہمارے مالک ساختہ پرداختہ بھگوت بھگتون کے ہین ہم کیا انکی مہما بیان کرین خوب جو غور سے نگاہ کیجاتی ہی تو جس کسیکو جو درجہ نصیب ہوا وہ بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہوا ایک دفعہ ہمدگر بسوامتر اور پرتھ رکھیشر کے بمٹ ہوئی کہ بسوامتر جی تپ کو بڑا کہتے تھے اور پرتھ رکھیشر ست سنگ کو بروقت فیصلہ شیش جی نے فرمایا کہ برائے لحظہ کوئی تم دونون مین سے زمین کو اپنے پر رکھو بسوامتر جی نے کئی لاکھ برس بلکہ تمام عمر کی تپ کا پھل لگایا زمین نہ ٹھہری پرتھ رکھیشر نے ایک لحظہ ست سنگ کا پھل دیا کہ زمین ٹھہر گئی اور اسمین ہی انصاف

ہوگیا ۔ ست سنگت مدمنگل مولا + سوئی پھل سدھ سب سادھن پھولا + یعنے ست سنگ خوشی اور آنند کا درخت ہی اور وہی یعنی ست سنگ ہی کا ہونا ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اور یہ بھی معنے ہین کہ مکتی ثمرہ ہی اور سب سادھن پھول ہین اب غور کرنا چاہیے کہ بھگوت بھگتون کو کسقدر بزرگی ہوگی کہ جنکے ست سنگ کی یہ مہما ہی اور خیال کرنا چاہیے کہ بھگوت کو سب موجودات اپنا مالک تصور کرکے پرستش کرتی ہی اور بھگت کیسے ہین کہ وہ ہی بھگوت اُنکے قابو مین ہوکر خوخدمت اونکی کرتا ہی اور ذکر ہی کہ ایک شاعر نے چاہا کہ جو سب سے بزرگ ہو اوسکی تعریف تصنیف کرون زمین کو سب سے بڑا جانا اور اُس سے بزرگ شیش کو اور شیش سے شیوجی کو اور شیو سے برہما کو اور برہما سے بزرگ بھگوت کو پھر جو خوب سوچا تو بھگوت سے زیادہ بھگت جانے کہ جنھون نے بھگوت کو بھی زبردستی سے اپنے قابو مین کرلیا ہی اور اپنے دل سے باہر نہین جانے دیتے غرض بھگوت بھگتون کا جو کچھ درجہ ہی اور جو اُنکی بزرگی ہی وہ اندازۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے اور اُنمین اور بھگوت مین کچھ فرق نہین

سبب تالیف

معمول ہی کہ دل آدمی کا کسی وقت خالی از تعلقات ظاہری یا باطنی نہین رہتا جو بھگوت کے بھگت ہین انکا خیال بھگوت کے چرترون مین اور نیک باتون مین رہتا ہی اور اونکا حسب رغبت طبع سو اُس ناکسار کا دل اکثر خیالات ناقصہ مین رہتا تھا اوسکے واسطے جو سوامین مان گرجی مہاراج سے کہ اس زمانہ غنیمت اجارج ہین اور سب شاسترون مین اونکو مداخلت اچھی ہی بالخاص بید انت اور اوپاشنا شاستر کو خوب پڑھا اور سمجھا اور دونون مذہب کے صاحب کمالون سے ست سنگ اور تحقیقات واقعی کرکے صفائی بہم پہونچائی جو علاج پوچھا تو فرمایا کہ پوتھیون کا ٹیکا یعنے شرح کرنی چاہیے حسب ارشاد اُنکے جو ارادہ شرح کا کیا تو وہ مادہ اپنے مین نہ دیکھا کہ شرح سنسکرت پوتھی کی لکھون کسواسطے کہ سب علمون سے بے بہرہ ہون لیکن ترجمہ کرنا کسی پوتھی بھاشا کا مناسب سمجھا اور بعد غور واسطے ترجمہ پوتھی بھگت مال کے سری رگھوناتھ سوامین نے دلکو ہدایت فرمائی اس پوتھی کے ترجمہ کے دو تین سبب ہین اول یہ کہ چند ترجمہ فارسی کہ جنکا ذکر آیندہ ہوگا موجود ہین اور اصل بھگت مال اور اسکی شرح مصنفۂ سوامین پریاداس جی کی سریع الفہم ہی اُنکے موافق اردو مین ترجمہ لکھدینا آسان سمجھا بقول گسائین تلسی داس جی دوہرہ

اپا رجی سرت برجو نرپ سیت کرانہہ + چڑھہ پیڈیکا پرم لگھو بن سرم پار رہہ جانہہ + دوم مدار مغفرت کا اوپر بھگتی کے ہی اور اس بھگت مال مین بیان بھگتی کا مفصل ہی سوم اس پوتھی مین بھگوت بھگتون کا بیان ہی کہ اونکی بدولت بھگوت اور بھگتی دونون حاصل ہوتی ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت چرترون کا بیان کرنا واجب ہی وہ

بھگوت بھگتون کے چرترون کا اور رامائن مین لکھا ہی مقدے من کچھ اس بسواسا رام تین ادھک رام کے داسا اسواسطے بھگوت بھگتون کا چرتر لکھنا سب سے بہتر جانا

حال مصنف اصل بھگت مال و مترجمان آن

نارائن داس عرف نابھاجی مصنف اصل بھگت مال کے ہوے ہنومان بنس مین انکا جنم ہوا ہنومان بنس کا یہ حال ہی کہ تلنگ دیس دکھن مین متصل گودا وری سمت شمال رام مندر اچلا ایک پہاڑ ہی وہان سری رگھنندن سوامین نے وقت تشریف بری ڈنڈک بن کے چندے قیام فرمایا تھا اور وہ مقام اب بھی بڑا پرتاپی ہی وہان رامداس نامی برہمن تمہارا شسٹ ہنومان جی کا انس اوتار ہوے چنانچہ چھوٹی سی دم بھی تھی سری رگھنندن سوامین دربار منیہ تھے پچاس ہزار اشلوک آریا چھند مین رام چرتر بزبان مرہٹی تصنیف کیا کہ اس ملک مین ازبس مشہور اور معروف ہی اور یہ صنعت اُسمین رکھی کہ اول مین ہر ایک اشلوک کے حرف کایتری کا لکھا جب چوبیس حرف کایتری کے چوبیس اشلوک مین ختم ہوے تب اسی ترتیب سے آیندہ تصنیف کرے گویا وہ سب تصنیف اُنکی گایتری روپ ہی اور زہر ارپا لکھا آدمیون کو سریرام اوپاسنا مین رجوع کیا اور آخر مین بھگوت روپ کو پراپت ہوے اور اُنکے بھائیون کی اولاد بسبب ہنومان اوتار ہونے رام داس جی کے ہنومان بنس مشہور ہی اُن لوگون کو علم موسیقی مین ازبس مہارت ہی راجاؤنکے درباروں مین گانے پر نوکر رہتے ہین ایام خرد سالی سے یہ نابھاجی نابینا تھے جب والد اُنکا مرگیا اور خود سال ہوا تو والدہ اُنکی ایک جنگل مین ڈالکر خود کہین چلی گئی اتفاقاً اُسطرف گذر سوامین کیلہ جی اور اگرداس جی کا ہوا اور رحم کرکے پانی اُنکی آنکھون پر چھڑکا کرین ہو گئے اور پوچھا تو کون ہی نابھاجی نے جواب دیا کہ ایک تو جسم پنج عناصر کا ہی اور دوسرے آتما یعنے روح ہی تم کسکو پوچھتے ہو یہ سنکر سوامین اگرداس جی اُنکو اپنے ساتھ گلتا جی مین کہ بعلاقہ جیپور متصل امیر واقع ہوے آئے اور اپنا چیلہ کرکے کارایں داس نام رکھا اور خدمت ٹھاکر دوارہ و پاشوئی ویشنوو لکی تفویض کرکے واسطے کھانے سیت پرشاد دینا ولش سادھان کے اجازت فرمائی ایکدن سوامین اگرداس جی مانسی پوجن مین مصروف تھے اسوقت اُنکے ایک سیوک کا جہاز سمدر مین ڈوبنے لگا اُسنے سوامین اگرداس جی کو یاد کیا سوامین جی نے دل اوسطرف کو متوجہ کیا تھا کہ نابھاجی نے جو خدمت مین حاضر تھے عرض کیا کہ تمہارا جہاز بچ گیا اور روانہ ہوا آپ پوجا مین مشغول رہین سوامی جی نے فرمایا کہ جو درجہ تمکو ملنا چاہیے تھا وہ حاصل ہوا اب ٹھاکر دوارہ اور ویشنوان کی خدمت سے معاف کیا مناسب ہی کہ جن بھگتونکی بدولت یہ صفائی دل تمکو حاصل ہوئی ہی اُنکا حال مفصل قلمبند کرو نابھاجی نے عرض کیا کہ کیا تاب اور طاقت ہی جو بھگتونکا حال لکھ سکون کسواسطے کہ بھگوت کے چرترون سے بھگتون کے چرتر اپاہین سوامین جی نے فرمایا

کر جس بھگوت اور بھگتون کی کرپا سے یہ درجہ تمکو ملا ہی اُسکی بدولت سب بھگتون کا حال بھی خود بخود تمکو معلوم ہو جائیگا نابھاجی نے اپنے گرو کے ارشاد کو تسلیم کر کے بھاشا مین کر اکثر چھپے ہین بھگتون کا نام اور اُنکے چرتر لکھکر بھگت مال نام رکھا یعنی بھگوت بھگت جو جواہر ہین اُنکی یہ مالا ہی اور دیگر مالاؤن سے فضیلت اس مالا کو اسواسطے ہی کہ مالا کا ہونا برائے بھگت بھون ہی یا برائے زیب تن سو دیگر مالاؤن سے یہ دونون مطلب بدیر حاصل ہوتے ہین اور یہ مالا ایسی ہی کہ جسنے اسکو پہنا اُسکے دونون مطلب فی الفور برآر ہوے یعنے جس شخص نے ورد اُسکے پڑھنے کا رکھا ممکن نہین کہ ایشور نہ جانے اور زیب تن اسوجہ سے ہی کہ وہ بزرگ و مقبول ہر کہ و مہ کا ہو جاتا ہی جسطرح دیگر مالاؤن مین ایک سو آٹھ دانہ ہوتے ہین اسیطرح اس بھگت مال مصنفہ نابھاجی مین ایک سو آٹھ شعر یعنے چھند وغیرہ ہین سو اسمین پریاداس (प्रियादास) جی نے شرح اسکی بھاشا مین کر بشکل تصنیف کی یہ سوامی مادھونیرد اکے بشنو تھے اور پریم پنتھ مین مشہور و معروف سری بندابن مین رہتے تھے اُسکے بعد اول ترجمہ لالہ لعل جی داس صاحب نے مسمّا بہجری مین بعد تحقیق از بشنو داس (माधव संप्रदाय) بنیہ موسوم پریاداس شارح کے کیا اور بھگت اور لبھی اُس ترجمہ کا نام رکھا یہ صاحب رہنے والے بھاندلہ کے تھے اور نچھن داس نام سے بایام خدمت چکلہ داری وغیرہ نواح متھرا کے انکو مست سنگ ہوا اور بیوک کا دی ہست ہر بنس جی آپا شنک سری رادھا بلبھ لعل جی کے ہوئے اور گورو سے لعلی داس نام پایا یہ ترجمہ زبس صاف اور حسب قاعدہ آپا شنا کے سریع الفہم ہی اور بھگتی اور محبت مصنف کی عبارت ترجمہ سے مثل آفتاب کے روشن ظاہر دوسرا ترجمہ اور ایک صاحب نے لکھا لیکن ورق اول و آخر کتاب کے جاتے رہے نام مصنف معلوم نہین ہوتا عبارت ترجمہ کی فشیانہ ہی اور ایسی بھگوت کی محبت پیدا کرتی ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت نرم ہو جاتی ہی تیسرا ترجمہ از لچھمی لال صاحب کا جو ساکن رہتک نے سمت ۱۹۰۸ مین ختم کیا اور تحقیقات اور ترجمہ کرنے مین بہت محنت کی کہ تا دوا پر بھگت علحدہ فصل مین اور کلیگ کے علحدہ فصل مین انتخاب کیے اور عبارت فشیانہ و رنگین و مفصل ہی اور محبت بھی مترجم کی معلوم ہوتی ہی اب یہ غلامان غلام بارگاہ سری رنگھنندن سوامین اودھ بہاری پورن برہمچاری انند رگھن کا تلسی رام ولد لالہ رام پرشاد اگروال ساکن میرٹھ پور اُس اصل بھگت مال اور شرح اور ترجمون کو موافق سمت ۱۹۱۱ مین باہو پوکھ بدی دوج ترجمہ شروع کرتا ہی اور رباب انتخاب بھگتان و شرح الفاظ سنسکرت وغیرہ کے برخورداران جانکی داس و سریرام داس پسران لالہ سالگرام برادر کلان سے کچھ مدد لیگا کہ وہ بھی اس ثواب عظمے مین شامل ہون اگرچہ بموجب اصل پوتھی و شرح وغیرہ کے بزبان اردو ترجمہ لکھدینے مین چندان محنت نہ تھی لیکن منظور یہ ہوا کہ علاوہ از حال بھگتان مندرجہ پوتھی ہاے ممدوحہ کے جو ضروری قواعد طریق بھگتی کے ہین وہ بھی مندرج

اس نسخہ کے بوجاوین اور جو لوگ ناواقف ہین اُنکو اپنے دھرم و اصول سے واقفیت حاصل ہو اسواسطے اسکی
تحریر و تلاش مین بہت فکر کرنا پڑی تاکہ کوئی امر خلاف شاستر اور قاعدہ کے تحریر نہو جاوے اور جو حال خاکسار کو
معلوم تھا اُسکو شاستر کے موافق حسب ہدایت پنڈتان و اوپاسکان کے فراہم کیا لیکن بخوف طوالت سب
مندرج نہ کرسکا بلکہ جو قبول رسید سرتی اور پرانون کے جمع کیے تھے انکا کسی مقام پر ترجمہ اور کسی جگہ مطلب لکھدیا اور
جو بیس نسخہ مقرر کرکے اکثر وہ قاعدے اُن نسخہ اون مین اور نیز بھگتون کی کتھا مین تحریر کیے جو بھگت
جس نسخہ مین مندرج کرنا مناسب جانا اُس نسخہ مین درج کیا اور وقت اندراج و انتخاب مراتب ذیل پر
نگاہ ہوئی اول نمبر بھگت پر دوم اعتقاد پر کہ جس نسخہ کے سبب سے کمالیت اُس بھگت کو ہوئی سوم
بعد کی لیت جس نسخہ کی طرف طبیعت بھگت کی رجوع رہی چہارم بعض بھگت کا نام اُس نسخہ مین درج ہوا کہ
جس نسخہ کے متعلق کتھا اُس بھگت کی مندرج ہو ران اور بھگت مال کے ہو بیشک و بلا تکلف عبارت اس
ترجمہ کی بسبب طرح قاعدہ شاعری و فصاحت و بلاغت وغیرہ سے خالی و عاری ہو اور ایسی نہین کہ لائق پسند دانایان
علوم و واقفین محاورہ کے ہووے بلکہ صدہا جگہ خود دیدہ و دانستہ محاورہ غلط کردیا لیکن چونکہ بھگوت اور بھگتونکے
چرتر اور مہا بھگتی کی اسمین مندرج ہوئی ہو و نیز اشتیاق نیک بسبب اپنی نیکی کے برے کو بھی بھلا سمجھ لیتے ہین
اسواسطے امید ہوتی ہو کہ مقبول اچھے لوگونکے ہووے اور ہرگز مجھکو اپنے گناہون پر جسکا حساب جمراج اور
چترگپت بھی نہین کرسکتے نگاہ کرنی بچاہیے صرف یہ اعتقاد و تسکین کافی ہو کہ گرست سنگ مہا بید اور شاستر نے
سچ کہی ہو تو اس کلام اور ترجمہ کو بھگوت اور بھگتون کے نام و چرترون کا ست سنگ ہوا ہی پس کیا شک
اُسکے ایجاب مین بھگوت بھگتون کا ہوگا بھاگوت مین لکھا ہو کہ جو تصنیف نادان و نالایق شاعر کی خالی از
قواعد شاعری ہووے لیکن بھگوت کے نام اور چرتر کا اُسمین بیان ہو تو بھگوت بھگت کہ مثل ہنس کے ہین
اُسکو مثل مان سروور کے جانکر اُسمین قیام فرماتے ہین اور گن نہین تلسی داس کا قول ہو + سب گن
ہت کوب کرت بانی + رام نام جس انکت جانی + سادر کہیں سنین گیہ تاہی + مدھکر سرس سنت
جس کرای + معنی اسکے حسب قول بھاگوت کے یہ ہین کہ گو سب ہنر ولینے خالی ناقص شاعر کی تصنیف کا کلام ہی
لیکن رام نام کے چرترون سے منقش جانکر تعظیم کرتے ہین اور سنتے ہین عاقل تسکی کیونکہ بھنورے کے موافق صفت
ہنر قبول کرتے ہین سہو و خطا کا ذکر ضرور نہین کہ مجسم بسہو اور خطا ہون مجھسا گنہگار نہ کوئی ہو جسنے گناہ نہ
ہو گا دست بستہ بکمال منت و الحاح سے گذارش بخدمت ناظرین کے یہ ہو کہ بصورت پسند و اسطے اپنے فائدے
کے و بصورت ناپسند و اسطے تمہارے بمعنی میری ناواقفیت و نادانستگی کے پڑھنے سے دریغ نفرمائین جسمقدر
کسی شاعر کو تلاش مضمون تازہ و باریک کی رہتی ہی اسیقدر تلاش اس بات کی خاکسار کو ہو کہ سریع الفہم ہو نام اس ترجمہ کا
بھگت مال

بھگت مال پر دیپن بصلاح دوستان کس بھگتان اور پنڈتان کے تجویز ہوا پر دیپن کہ معنی جلاوہندہ یا روشن کنندہ
کے ہین برخوردار سریرام داس اور بعض اصحاب نے جو تاریخ تصنیف کی آخر مین مندرج ہوگئی چونیس نشٹھا
جو بھگوت نے دل کو ہدایت فرما کر مقرر کرائی تو یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ جسطرح برہمانڈ چوبیس تتو سے بنا ہی یا بھگوت
نے جسطرح واسطے اوتھار بھگت کے چوبیس اوتار دھران کیے اوسیطرح واسطے مغفرت وملکتی کے یہ چوبیس نشٹھا
ہین نشٹھا اول درتعریف دھرم وکرم وبیان حالات ہفت پاتشکان این نشٹھا دوم بھاگوت دھرم
پرچار کہ نشٹھا یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل کتھا بست بھگت سوم سادھ سیوا وست سنگ
مشتمل کتھا سی بھگت چہارم سمرن نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت پنجم کیرتن نشٹھا مشتمل کتھا پانزدہ بھگت
ششم ونیہ نشٹھا مشتمل کتھا ہشت بھگت ہفتم گورو نشٹھا مشتمل کتھا یازدہ بھگت ہشتم پرتادرجا
نشٹھا مشتمل کتھا یازدہ بھگت نہم لیلا ذکرن یعنی راس ودام گیلا وغیرہ مشتمل کتھا شش بھگت
دہم ولوا دانمنسا مشتمل کتھا شش بھگت یازدہم برت نشٹھا مشتمل کتھا دوازدہ بھگت دوازدہم برشاد
نشٹھا مشتمل کتھا چار بھگت سیزدہم دھام نشٹھا مشتمل کتھا ہشت بھگت چہاردہم نام نشٹھا مشتمل پنج
بھگت پانزدہم گیان نشٹھا مشتمل کتھا دوازدہ بھگت شانزدہم پراگ وشانت نشٹھا مشتمل کتھا چہاردہ
بھگت ہفتدہم سیوا نشٹھا مشتمل کتھا دہ بھگت ہیجدہم سو بارو نشٹھا مشتمل کتھا شش بھگت نوزدہم
سرنگار وماد مرج نشٹھا مشتمل کتھا بست بھگت بستم پانسل نشٹھا مشتمل کتھا نہ بھگت بست ویکم داس نشٹھا
مشتمل کتھا شانزدہ بھگت بست دوم سکھیہ نشٹھا مشتمل کتھا پنج بھگت بست سوم سرناگتی خواہ آتم نویدن
مشتمل کتھا دہ بھگت بست چہارم پریم نشٹھا مشتمل کتھا شانزدہ بھگت

دھاو تعریف بھگت مال کی

دھاو یزرگی سری بھگت مال کی احاطہ تحریر وتقریر سے باہر ہی اس لوک وپرلوک کی کامیابی کہ مثل کلپ برکھ
وکام دھین کے ہی جو شخص ہمیشہ اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی اُنکو نہو جاوے اور اگر واسطے
کسی خواہش دنیا کے پڑھتے ہین تو وہ بھی بہت جلد حاصل ہوتی ہی کہ اکثر اشخاص ونیز اس خاکسار کو بارہا
تجربہ ہوا جسقدر تیرتھون کے اشنان اور دان وغیرہ سے ثواب حاصل ہوتا ہی اُس سے دہ چند اُس بھگت مال کے
پڑھنے سے ملتا ہی دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین سیکھ بکت دوم ساودھک سوم بشئی
سو بکت یعنی وارستگان اور سادھک یعنی سالکان کو تو یہ پوتھی جان سے زیادہ تر عزیز ہی کہ انکا مطلب بخوبی
نکلتا ہی اور بشئی یعنی مہوسان لذایذ دنیا کو اسمین واسطے مفید ہی کہ مراد دنیاوی اسکے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہین
اور بالیقین کہ بھگوت کی طرف بھی طبیعت لگ جاوے وعلاوہ انمان حکایات عجیب وغریب ومفصل مدارج

عشق وہجر ووصال درس وسرنگار کے درج ہوئے ہین گو وہ متعلق بھگوت عشق سے ہین لیکن قاعدے عشق حقیقی ومجازی کے یکسان ہین اسواسطے وے لوگ اُن قواعد کو متعلق بہ عشق مجازی کے سمجھکر قواعد ومدارج سے واقف ہونگے اور حظ اٹھاوینگے غرض ہر سہ قسم کے لوگون کو مفید وفرحت بخش ہوا اور کیون نہو کہ بھگوت کو مثل اپنے بھگتون کے عزیز ودلچسپ ہے کہ خود سنتے ہین ایک بیشنو گوردھن داس نامی ساکن کامان سرزمین برج کے شہر بیپور مین وارد ہوئے پوجاری مندر سری گوبند دیوجی نے کہ نام آنکا رادھارون تھا کتھا بھگت مال کی بیشنو موصوف سے سننی شروع کی ہنوز کتھا ختم نہین ہوئی تھی کہ طرف سانجھ کے چلے گئے اور جب واپس آئے تو لوگون سے پوچھا کہ کہان تک کتھا ہو چکی تھی کوئی نہ بتا سکا اور سری گوبند دیوجی نے نشان دیا کہ فلان بھگت تک کتھا ہو چکی تھی اس سے ثابت ہو گیا کہ خود بھگوت اس بھگت مال کو سنتے ہین دوسرا ذکر ہے کہ سوامین پریاداس جی شارح اصل بھگت مال کے قصبہ ہودل مین کہ برج سے بیس کوس ہے کتھا کہنے لگے اور بعد اس مہنت مٹھ کردوارہ کو کتھا سنائی اتفاقاً مندر مین چوری ہو گئی اور اشخاص خالی الذہن نے نسبت کتھا کے اس چوری ہونے کو تعبیر کیا لیکن مہنت موصوف کو کچھ خیال نہوا اور سوامین پریاداس جی سے اسطے کتھا کہنے کے کہا سوامین جی نے فرمایا کہ سر دست اس کتھا کے خود بھگوت ہین جب تک سنگھاسن بھگوت کا واپس نہ آوے تب تک کتھا بند رہیگی غرض کتھا بند رہی اور سب لوگ مٹھ کردوارہ کے اُس روز مہاجرت بھگوت سے بے خور وخواب رہے جب رات ہوئی تو بھگوت نے اُن چوروں کو ایسا خوف دیا کہ صبح کو سنگھاسن بھگوت کو سر پر رکھکر مع اسباب مہنت جی کی خدمت مین حاضر ہوئے سب کو سری بھگت مال پر اعتقاد ہوا اور خالی الذہن لوگ سنتے سنتے مین خاک پڑی اور کتھا شروع ہوئی یہ بات بعید از قیاس نہین کہ اسواسطے کہ جس حالت مین خود بھگوت نے اپنے سوا سے بھگتون کے نیم تمام کو چھوڑ کر چلے آتے ہین اسطرح ترک کے اوتار دھارن کرتے ہین تو کیا بعید ہے کہ یہ بات وہ نچر پر ہوتی ہین کہ جنکے مقاصد صرف پوتھی کے اعتقاد سے حاصل ہو چکے دیوبرہمن ساکن کوڈنیہ لب دریا سے نربدا نے لگتا جی مین بشوق تمام کتھا بھگت مال کی سنی اور پوتھی کی نقل لیکر گھر کو روانہ ہوا راستہ مین غارتگرون نے قتل کیا اور پوتھی مع اسباب کے لے گئے چونکہ یہ پوتھی جہان رہتی ہو سیاہی دل کی دور کر دیتی ہو اسواسطے چوروں کو افسوس اپنی حرکت کا ہوا اور سری بھگت مال نے بصورت خوفناک خواب مین ہدایت فرمائی کہ لاش سمیر دیو کو اسکے گھر پہونچا دو اور پوتھی کو اسکے سر پر رکھو کہ زندہ ہو جائیگا چوروں نے اُسی کے موافق عمل کیا اور وارثان مقتول کے ہاتھ سے پوتھی سر پر سمیر دیو کے رکھوائی کہ فوراً زندہ ہو گیا گویا خواب مین تھا اس حال کو دیکھکر سب کو تعجب ہوا اور بھگت مال کے معتقد ہو کر بھگوت سرن ہوئے اور بیشنو ہو کر کرتا رتھ ہو گئے اسی طرح ایک تاجر نے اس پوتھی کی کتھا سوامین پریاداس جی سے سنی

اور اعتقاد کرکے پوتھی کی نقل لیگیا کچھ عرصہ بعد موت اُسکی آپہونچی اور بحالت نزع بھوت جسم اُسوقتان کے اپنے وارثان کو کہا کہ میرے سینے پر پوتھی کو رکھدو ہنوز پوتھی نہ آئی تھی کہ جان اُسکی نکل گئی اور وارثان نے بعد مرگ بھی پوتھی اُسکے سینے پر رکھی اُسکے برتاپ سے جھوت بھاگ گئے اور تاجر مذکور اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ جم دوت تو جم لوک کو لے جاتے تھے بھگوت بھگتوں نے چھڑایا اب میں بیکنٹھ کو جاتا ہون اور وصیت کرتا ہون کہ جو میری اولاد میں ہو اس پوتھی کو پڑھتا اور سُنتا رہے اور بروقت مرگ اپنی چھاتی پر رکھے یہ کہکر پرلوک دھام کو گیا اور اُسکی اولاد میں اب تک وہ دستور وصیت کردہ جاری ہی لالہ کالی لال صاحب

ترجمہ ثالث اپنا حال لکھتے ہین کہ ایک بیٹا اُنکو کمال آرزو دولت سے نصیب ہوا ہماری ام الصبیان کی اُسکو دیکھتی تھی ایک روز لالہ موصوف ترجمہ مین مروف تھے کہ آواز گریہ وزاری کی گھر مین سے آئی اُٹھکر اندر گئے دیکھا کہ لڑکا بیہوش ہوا اس پر پڑا ہی اور والدہ اُسکی روتی ہی اُسنے شدت غم سے کلمات غصہ آمیز کہے اور نسبت پوتھی تک بھی ایک لفظ ٹکیلی زبان پر آیا چونکہ لالہ موصوف کو اعتقاد کامل اس پوتھی پر تھا اسواسطے کالی تقیل کو برداشت نہ کرسکے اور کہا کہ پوتھی کو اس لڑکے کے سر پر رکھکر دیکھو کہ بھگوت بھگتونکا دوا اس پوتھی کا کیا پرتاپ ہی اُسنے پوتھی کو عقل کے سینے پر رکھی گویا جان بدن مین ڈال دی کہ فی الفور لڑکا اُٹھ بیٹھا اور پھر ہمارے اُسکو ہوئی الغرض جو کچھ بھاو پرتاپ وبزرگی اس پوتھی کی لکھی جاوے وہ کم انکم ہی اور ہرگز جاہی تعجب کی نہین کیونکہ جس حالت مین اس پوتھی کی کرپا سے سنسار یعنی آواگون کی

چکر دور ہوجاتے ہین تو دیگر صعوبات دنیاوی کی کیا حقیقت ہی

بیان رس بھیدار

اگرچہ دیباچہ ختم ہوگیا لیکن جو چند بیش نشستہا اخیر پر ہوگئے وے متعلق رسون کے ہین اور اصل بھگت مال مین پانچ رس متعلق بھگتی کے لکھتے ہین لیکن اصل یا کسی شرح مین کچھ صورت و اصلیت رسون کی مندرج نہین سو بعد تحقیق کچھ معلوم ہوا واضح ہو کہ بیدا در سون کی بیدسرتی ہی یعنی الیشور پرتمارس روپ ہی صورت و معنی رس کے یہ ہین کہ ایکاگرچت کی برتی یعنے یک سو دل کی توجہ جس آنند سروپ کے مزے کو چکھکر محو ہوجاوے یعنے سچدانند گھن پربرہم اپنے سوا مین کا جو تصور یہ سروپ ہی اس مین وہ توجہ مستقل ہوجاوے وہ رس ہی پھر اُسی کی دوسری شرح ہی کہ جو سروپ بھگوت کا سرنگار یا باتسل یا سکھا وغیرہ رسون کے سامان سے کہ وہ سامان مفصل بموقع خود تحریر ہونگے سالک کے دل مین نمودار ہو اُس سروپ مین دل کی توجہ مستقل ہوجاوے اُسکو رس کہتے ہین اور بعض شارحان رس بھید نے

اُس سروپ نمودار شدہ کا نام بھاؤ لکھا اور اس بھاؤ مین توجہ دل کا مستقل ہونا رس قرار دیا سو وہ رس ایک
اور بیاپک پورن برھم سچدانند گھن ہی سامان جو اُسکے نمودار ہونے کے علیحدہ علیحدہ ہین اسواسطے جدا جدا
نام ہوئے حقیقت مین ورس ایک اور بیاپک ہے جسطرح ایک مٹی سے چند قسم کے کوزے جدا جدا نام
اور صورت کے ہوتے ہین لیکن مٹی سب مین ایک اور بیاپک ہے (علی ہذا القیاس پانی مین جیسا رنگ ملایا جاوے
ویسا ہی معلوم ہونے لگتا ہے لیکن پانی چندر رنگ اور چند قسم کا نہین اسیطرح وہ رس جس جگہ سن دارائش
و ناز و ادا وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اسکو سرنگار رکھتے ہین اور جہان شجاعت و طاقت و سلاح و جنگ
وغیرہ کے سامان سے ظاہر ہوا اسکو بیر رس و علی ہذا القیاس دیگر رس بالتسل و سکھیہ وغیرہ کی جدا جدا
و مختلف باہمدگر ہین غرض رس ایک ہی سامان مختلف کے سبب سے علیحدہ علیحدہ نام ہوئے اب
ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ پہلے تو دل کے مستقل توجہ کو رس لکھا اور پھر رس کو بیاپک سچدانند بیشہ
بیان کیا دونون مین درست نہین (جواب یہ ہے کہ ہم نے واضح ہوا رس سچدانند وغیرہ ہے مستقل توجہ
کو جو رس لکھا تو سبب یہ ہے کہ جسطرح کہتے ہین آتا ہے کہ غذا کیا ہی ایک زندگی ہے سو حقیقت مین وہ غذا
زندگی نہین زندگی کا سامان قوی ہے اسیطرح وہ مستقل توجہ سامان قوی رس کا ہے اور اسکو ہی
رس کہا جاتا ہی رسون کی تعداد مین باہمدگر شاستردن کے اختلاف ہی سرنگار اپاشک کہتے ہین کہ صرف
صرف سرنگار سے حاصل ہوتا ہی دیگر رس ناحق ہین جواب یہ ہی کہ اگر اصول آخذ کا صرف سرنگار رہو تو شیر
اور ریچھ ڈھا اور ہاتھی وغیرہ کی لڑائی دیکھنے دیگر ایسے امور سے کہ جنکا سرنگار سے تعلق نہین آنند ہونا نچاہیے
کوش شاستر والے آٹھ رس کہتے ہین شانت رس بیان نہین کرتے ہین اور نیشد شاستر والے شانت
رس بیان کرتے ہین دیگر رس اسکی فرع بتاتے ہین شانت شاستر والے کروہ شاستہ عشق اور شاعری
اور رس بھید وغیرہ کا ہی ۹ رس ہین تفصیل سرنگار ہاسیہ ہاسیہ رودر ویر بھیانک بھیانک بھیا نک ویر بیبھتس
بیبھتس آنند شانت بھگوت کرنا آوت کرنا شانت کہتے ہین بھگوت اپاسنا کسی کا نفع نہین کرتے لیکن اپاشنا
کے کارن سمجھ کر رس مرقومہ بالا کے دو رس یکے سرنگار دوم شانت اور ہین رس علاوہ ازان یہ سی
سکھیہ داس بالتسل کل پانچ رس قبول کرتے ہین اگرچہ رسون سے بھگوت کا چنتون ہو سکتا ہی کہ
بھگوت سب رسون مین بیاپک ہی لیکن اُپاسنا والون نے جو پانچ رس قبول کرے تو وجہ یہ ہی کہ ان
پانچون رسون کو بھگوت کی جلد اور بالتسل ورخاصل ہو جانے مین خصوصیت ہی دیگر رسون سے اسقدر
جلد بھگوت کا حصول نہین بلکہ بعض منجملہ ہر ۹ رس مرقومہ بالا سے مثل ہنکر و بیبھتس کے ایسے ہین
کہ کوئی طالب اُن رسون کے ذریعہ سے اُپاشنا نہین کرتا ہر ان کسب و راون و کنس وغیرہ کو جو اس رس کے

روپ سے بھگوت نے مغفرت اور مکتی عنایت فرمائی اسواسطے رسون مین شمار ہوسے عرض آپا شناسا کے
متعلق پانچ رس ہین اور اس ترجمہ مین وہ پانچون رس بزا فروشنی کہدیے ہین دیگر مالک مشطاون رسون کا
ضمیمہ ہین اور کوئی شخص کسی بیجا دار کسیدیہ اور کسی اعتقاد اور کسی قاعدہ اور نشخصاسے بھگوت
ارادھن کرے رس سے خالی نہین اب جو بات کہ شاعر اور متعلق سب رسون کے ہین وہ تو یہان
تحریر ہوتے ہین اور جو خاص رسون کے تعلق ہین وہ اپنے اپنے موقع پر تحریر ہوسگے لیکن واسطے سہولیت
کے تشبیلات سرنگار رس کی یہان لکھی جاوینگی واضح ہو کہ رس دو قسم کا ہے ایک سامان سے ظاہر ہوتا ہی دوسرے
بہاو سے اتو بہاو دوم انوبھاو سوم سات ک چہارم سانچاری بھچاری بہاو اسکو کہتے ہین
کہ جو باعث موجب ظاہر ہوسے رس کا ہو اسکی دو قسم ہین ایک آلمبن سو دو نوع کا ہے اول
آشرے الن دوم اُدیپن یعنے آشرے الن یعنے رس کے رہنے کا یا عود کا قائم سو وہ تصور کرنے والا یعنے بھگت و عاشق
اور الن بشیا الن یعنی جسم رس مذکور کہ جسکا تصور کیا جاوے یعنے بھگوت و معشوق قسم دوم
اُدیپن اوہ ہے جو ابھار جگاوے اول اُدیپن یعنی حسن و خوبصورتی و نوجوانی و لپیٹ پرخواہ بانک روپ و خوش
گفتاری و اخلاق وغیرہ دوم اُدیپن چیشٹا یعنی آب و تاب و ناز و ادا وغیرہ سوم اُدیپن النکار یعنی
لباس و زیور و آرایش وغیرہ چہارم اُدیپن مشتمل یعنے عطر پھول پان وغیرہ جنکی شرح ہو چکی ہے دوسرا
سامان انوبھاو وہ ہے کہ عاشق و معشوق کے بیچا ہونے سے جو بات ظہور مین آوین اور اُس سبب سے
رس نمودار ہو مثلاً باہمدگر ملنا گلبا ہین بیٹھنا کھیلنا ایک بستر پر لیٹنا ہنسی قہقہہ بوس و کنار وغیرہ اب باقی
رہے سامان سوم و چہارم یعنی سانچاری و بھچاری انکا حال یہ ہے کہ متقدمین نے ان دونون کو حالت مستقل
عاشق کی سمجھکر صرف بھچاری ایک نام لکھا سانچاری کا مطلق ذکر نہین چنانچہ بھرت رکھیشی نے صرف بھچاری لکھا ہے
لیکن متاخرین نے یہ باریکی نکالی کہ جو ایک حالت سب رسون مین برابر عمل رکھتی ہو اُسکا نام سانچاری ہے
اور جو حالت کہ ایک رس مین عمل کرتی ہے اور دوسرے رس مین عمل نہین کرتی وہ بھچاری ہے کہ دسنا
روپک وغیرہ رس بھید کے شاستر مین سانچاری و بھچاری علیحدہ علیحدہ لکھی ہین سو سانچاری اُسکو کہتے ہین
کہ معشوق کو یا معشوق کی جانب سے راحت و رنج کے پہونچنے سے دل کی توجہ کو ایک حالت مانند بجلی کے
کو حالت اصلی سے متغیر کر دیوے سو وہ حالت آٹھ ہین اور واضح رہے کہ جسطرح سامان اول و دوم یعنے
بہاو و انوبھاو سب رسون کے جدا جدا ہین اسطرح یہ سانچاری یعنی سامان سوم سب رسون کے جدا جدا
نہین یکسان عمل سب رسون مین ہے اول حالت کا نام استنبھ ہے یعنی جیون کا یتون رہجانا دوم
پرلے یعنے غش سوم رومانچ یعنی جسم پر بال کھڑے ہوجانے چہارم سوید یعنی عرق آجانا پنجم ویورنیہ یعنے

بقیہ

رنگ پھرہ کا متغیر ہونا ششم کمپ یعنے لرزہ ہفتم سوید آنسو یعنے آنسو ہشتم سرگھنگ یعنی آواز میں تغیر کا
ہوجانا اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ آٹھوں حالت اور ایک حالت مرن یعنی موت کی کہ سنسکرت بھاری کے لکھی جاوینگی
یہ حالت نہایت خوشی و نہایت غم یا ہجر و وصال دونوں صورت میں یکسان و برابر ہوتی ہیں اور چونکہ حالت
موت سب دن میں برابر عمل نہیں کرتی اسواسطے وہ حالت بھاری کے متعلق رس کے جاننے
والوں نے شمار کی ہے سامان چہارم بھاری اسکو کہتے ہیں کہ جو حالت قبل مستقل ہونے رس کے
یا بعد مستقل ہونے کے ظاہر ہوکر جاتی رہے سو وہ حالت سنچاری وسہ ہیں اور سب رسون میں برابر
سب کا عمل نہیں اول نرید یعنی محبوب کی جدائی یا رقیب کے ساتھ محبت یا بات بالعکس سمجھ
لینے کا رنج ۲ گلانی طاقت کم ہونی اور امنگ کا نہ رہنا ۳ شنکا محبوب کے ملنے میں کسی
خلل کا خیال ہونا ۴ شرم راہ چلنے یا بعد وصال تھک جانا ۵ دھیرج یعنی تسلی دل ۶ جڑتا ہجر وغیرہ
کی شدت رنج سے بے حس و حرکت ہوجانا ۷ ہرکھ محبوب کو دیکھکر باہم کلام ہوکر یا بسبب دیگر خوش ہونا
۸ دینتا بیقراری سے دل کا گھٹنا اور جلنا کو سنچاری کہتے ہیں ۹ اوگرتا قصور محبوب سے ہوا
اسواسطے غصہ کا آجانا ۱۰ چنتا محبوب کے ملنے کے واسطے فکر کرنا اور سوچنا ۱۱ ترا اس یکایک کسی
خوف کا آجانا ۱۲ ایرکھا اپنے محبوب میں دوسرے کو شریک نہ سہارنا اول میں جو ذکر رقیب کا ہوا
وہ بات اور ہے اور یہ اور ۱۳ آمرکھ محبوب نے جو قصور کیا اسکا درگزر نہ سہارنا اس حالت
میں اور خمہ حالت میں فرق بہت ہے ۱۴ نگرب اپنے سے دوسرے کو زیادہ نہ جاننا یعنے غرور ۱۵
سمرتی اپنے محبوب کو یا اسکے گنون کو یاد کرنا ۱۶ مرتی موت کی تدبیر کرنی یا مرجانا ۱۷ ہرش
بدخوشی اور غرور کے پیدا ہونے سے جو حالت ہوتی ہے یعنے یہ خیال نہ کرنا کہ یہ کام کرنا چاہیے یا نہیں ۱۸
نِدرا نظر ظاہری امور سے اندر کے طرف رجوع ہونا مثل خواب ۱۹ سُپت اٹھار سوین حالت
کی زیادتی ۲۰ اب بودھ ہوش کا آنا بعد جیسا اسی ۲۱ ویڑا شرم ۲۲ اپسمار اپسمار
دکھ اور غفلت سے دل کو تپش ہونی ۲۳ موہ تزلزل دل اور رنج اور خوف سے جو غفلت ہو
۲۴ متی ست اصل راہ کو تحقیق کرکے یقین کرلینا ۲۵ آلسیہ کاموں میں تدبیر کی غفلت
۲۶ آویش دل کی خواستہ یا ناخواستہ کا یکایک ظاہر ہوجانا اور اسواسطے دل کا تزلزل
ہونا ۲۷ بِترک اشتباہ سے طرح طرح کے خیال ہونے ۲۸ اہت تعالبسب
خوشی یا غم کے دانستہ اپنے کو چھپانا ۲۹ ویاد بیادھ ہجر میں بیمار ہوجانا ۳۰ اُنماد دیوانہ ہونا
حس وغیرہ حس کو برابر جان لینا یعنے دیوانہ ہونا ۳۱ جڑتا بکاد جبر برخلاف

طبع ہی اسکے دفع کی تدبیر نظر نہ آئی ۳۲ اوتشنگ محبوب کے ملنے مین دیر کا نہ سہار نا ۳۳ چپلتا
دوست اور دشمن کے سبب سے دل کا قیام نہ ہونا بیان ہر چار بھاؤن کا بیچار ۔ استھائی
بھاؤ کی شرح باقی رہی سو استھائی بھاؤ اسکو کہتے ہین کہ جو رس اپنے سمان یعنے ہمقوم و ہمجانی یعنے
دیگر قوم سے دور رہنوسکے اور برابر اپنے حالت پہ بنا رہے وہ استھائی بھاؤ یعنی مستقل توجہ ہے
کہ ابتدائے بیان رسون مین جسکا ذکر ہوا ہمقوم یہ کہ رس سے رس کا موقوف ہو جانا مثلاً طفل
ہنسی اور قہقہہ یعنے ہاسیہ رس مین مصروف ہین کہ سہ بزرگ نے غصہ یعنی رودر رس سے
وہ ہنسی اُنکی موقوف کردی اور دیگر قوم یہ کہ مثلاً طفل ہاسیہ رس مین مصروف ہین پھر روٹی کھانے
چلے گئے اور وہ موقوف ہو گیا یعنے رس سے رس موقوف خواہ دوسری چیز سے موقوف ہوا مطلب
یہ کہ کسی صدمہ اور کسی طرح پر دل بھگوت سروپ کے تصور اور چنتون سے نہ ہٹے وہ درجہ اخیر
اور مستقل بھاؤ ہی فقط ہے برگھنندن سوامین کرپا سندھو دین تمسل ہے کرنا کرپا ہے تیت پاوانے
پالنہار داتار کرتا کار دین دیال دیا پال
اوتیم اودھارن مہاراج مین کیسا اوصم و بیت مند ہون کہ خود تو ہر وقت و ہر لحظہ حسد بغض غصہ
غرور دروغ گوئی دل آزاری وغیرہ ہزار ہا گناہون مین مصروف رہتا ہون اور بھولکر بھی آپ کی
طرف رجوع نہین ہوتا اور دیگر اشخاص کے افعال و افعال پہ طعن کرکے اُنکے واسطے ہدایات
لکھتا ہون میرا وہ حال ہی دوہرا آپ پاپ کرے نگدیا وت + سو نہ سکت پر چھیرو + اگر یہ عرض
کرون کہ مجھ پہ بھی رحم کی نگاہ ہو تو کیا موہ لیکر گزارش کرون کہ ایک بات بھی نیک
نہین ہی اور اگر نہ عرض کرون تو چارہ کار نہین دیکھتا سو اب ایک بات نظر آئی کہ سب
گنہگارون مین بے نظیر اور سعدیل ہون چونکہ راج دربار مین ہر فن کا صاحب کمال مطلوب
ہوتا ہی لہذا اگر یہ گنش اس خانہ زاد کا پسند بندگان بارگاہ والا کے ہو تو عرض مختصر قبول ہوے کہ اگر
کسی جنم مین جنم ہو اور دوزخ مین جاؤن یا بہشت مین یہ سر و پا آپ کا میرے دل مین بلا تزلزل
بسا رہے سر جو کے نکٹ اجودھیا نجد دھام مین جو راج دوار ہی اور اُسمین خاص کچہری کا مکان
بنا ہوا ہی جسکے در و دیوار اور زمین طرح طرح کے جواہرات سے جڑت ہین وہان ایک ایسا منڈپ
زردوزی ہی کہ جسکے جھالرون مین مقیش اور موتی ٹکے ہین اُسکے نیچے رتن سنگھاسن ہی کہ
جسکے جڑاؤ جواہرات کو دیکھکر نظر کو چکچوندہی ہوتی ہی اس سنگھاسن پر خود بدولت اس سمان
سے کہ کشور استھا ہی اور چہرے کی سوبھا سے سوبھا بھی سوبھا پاتی ہی کریٹ مکٹ دھارن
مکر کنڈل کیور
کیے کانون مین کنڈل اور اُنمین سری مہارانی جی نے پھولون کے گچھے گتھگر ڈالے ہین

بڑی آرایش کے ساتھ لباس فاخرہ و زرق برق کا پہنے ہوے اور اسپر مالا جواہرات اور پھولون کے
پڑے ہوے سوتیان کے کندھے پر گلے مین ہاتھون مین کڑے اور پہونچی انگلیون مین انگوٹھی پہنچے
چرن کملون مین گھونگرو کڑے ہوے ہرا بھان اور سوبھت ہین اور ایسی ہی سوبھا کے سری جنک نندی
کھڑے ہوے ہین اور ایسے ہی سوبھا کے سری جنک نندی پر چڑھے ہوے ہین اور زیورات ہمدگر کا زیورات اور چہرہ دیکھ کر
پرجو پڑتا ہی تو ایسا ایک سما اور بہار ہی کہ موجودین خودی سے محو ہین بششٹ جی راج تلک کرتے ہین
چھتر بششٹ جی چھتر چنور رشی بان وغیرہ لیے ہنومان جی سامنے دست بستہ کھڑے ہین مشہور
ہر مختلف دیوتا اور راجہ ہاے رشی دیس دیس کے بھینٹ لیے موجود ہین اور دیگر سامان و آرایش
راج تلک کا جو بھگتون کے ذہن اور دل مین سمایا تا موجود ہر اور یہ خانہ زاد بھی اپنے عہدہ کشش برداری
پر حاضر و ہر آنی نار پیار جم لوبھی پر یہ جم وام + ایسے ہوے تم لاک ہو تلسی کے رام

آغاز نشٹھاے اول دھرم و کرم نشٹھا

مہری رشی مندان سوامی کے چرن کملون کی انکس رکھا کو ڈنڈوت ہی کہ جسکا دھیان کرنے سے من
ہو مثل ہاتھی مست کے ہی فی الفور قابو مین ہو جاتا ہی اور بھگوت کے مین اوتار کو ڈنڈوت ہین
کہ واسطے ہدایت جہان کے راجہ پرت دیو کو دھرم کا اپدیش کیا اور اپنی مایا اسکو دکھلا کر رچھا کرنی
بموجب بید اور سوتروں کے جو عمل یعنے کرم نیک لکھے ہین وہ داخل دھرم کے ہین اور برعکس
اسکے داخل ادھرم کے پس اختیار کرنا عمل نیک کا اور چھوڑنا اعمال قبیحہ کا بموجب اجازت بید کے
از بس واجب ہی اور جو کوئی فعلان تحکم بید کے مرتکب ہوتا ہی ہمیشہ ہو کر انواع انواع کے عذاب سخت
مین گرفتار ہوتا ہی علاوہ از عذاب دوزخ کے چوراسی لاکھ جسم مین پیدا ہونے کی ایسی سزا شدید ہی
کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا کیا مجال کہ دوزخ کے عذابون سے تو ایک میعاد معینہ پر رہائی ہو جاتی ہی
لیکن آواگون کے عذاب سے چھوٹنے کی کوئی میعاد معین نہین کسواسطے کہ آواگون مثل دور ہرٹ
کے ہی جب ایک دفعہ ختم ہوا پھر شروع ہو گیا اتفاق سے جسم انسانی ملتا ہی اور واسطے دریاے
ناپیدا کنار آواگون کے مثل کشتی کے ہی اگر اس جسم کو پاکر تدبیر واسطے اپنی رہائی کے کر بجا وے
تو بیڑا پار ہی ورنہ جیسا اسی عذاب مین گرفتار ہوتا ہی تعمیل حکم کرن شاستر کی مثل سیڑھی کے ہی کہ جلد
و بآسانی درجہ اعلے کو پہونچ جاتا ہی اور جو کوئی اس سے محروم ہی وہ ہمیشہ کی مغفرت سے محروم ہی بعض
آدمی ایسے دیکھے کہ کرم کرنے مین تو محنت نہین اور درجہ اعلے کی باتین بناتے ہین ایسے شخص ہرگز

منزل مقصود کو نہ پہونچینگے خیال کرنا چاہیے کہ خود بھگوت تو واسطے اجرائے احکام بید و تعمیل و کرم شاستر کے اوتار لیتا ہی جو شخص کہ بلا کرم کرنے کے مکت چاہنے یہ کب ممکن ہی اور جس حالت مین کہ خود بھگوت نے اپنے آپ کو کرم کرنے سے بری نہ کیا یعنی بیتا ہی مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ مین خود کرم کرتا ہون اگر کرم نہ کرون تو ریگر اشخاص بھی چھوڑ دیوین اور درنصورت مین ہی کہ اس بھگت کا ہر شنکر اور ناس کرنے والا ہو ہا توان سری رگھنندن سوامین کو جو ستل ۲ توان کہ یہ معلوم ہوا کہ راون کا ختم برہمن بنس مین تھا و ہیے رقع گناہ کے چندا سمید بگ کے اور تعمیل کرم شاستر سے قدم باہر نہ رکھا پس اس آدمی کی کہ الوان انواع کے عذابون مین گرفتار ہی کیا حقیقت ہی کہ بلا کرم کرنے کے عذاب آواگون سے رہائی پاوے اگر یہ اعتراض ہو کہ کرم خود غیر حس یعنی جڑھ ہین اس آدمی چیتن یعنی باحس کو کسطرح چھڑا دینگے جواب یہ ہی کہ جسطرح کشتی جڑھ ہی بدستیاری ملاح کے ہزارون کو پار اتار دیتی ہی یا سیڑھی جڑھ ہی بلا اسکے سہارے بالاخانہ پر نہیں جا سکتا اسیطرح کرم ہین کہ واسطے پار اتارنے کے سنسار ساگر سے سہارے ہوتے ہین اور درجہ اسٹھ کو پہونچا دیتے ہین اگر یہ اعتراض ہو کہ جو نیک کرم کرینگے تو انکے بھوگنے کے واسطے جسم ضرور ہوگا اور جبکہ جسم ہوا تو اسکو ایک روز موت آویگی اور پھر پیدا ہوئے اور مرنے مین رہینگے اعمال نیک سے صورت رہائی کی کیا ہوگی حال یہ ہی کہ کرم نیک دو قسم کے ہین ایک سکام یعنی جو واسطے کسی مطلب برآری کے کیے جاوین وہ تو ضرور باعث آواگون کے ہوتے ہین کسواسطے کہ جب اس کرم کا پھل ختم ہو گیا سورگ وغیرہ سے زمین پر اکر جنم لیتا ہی دوسری نسکام کہ وہ باعث مغفرت و رہائی کے ہین نسکام کے یہ معنی ہین کہ بلا کسی کامنا یعنی خواہش و مطلب کے کرنے مین آوین صرف آرزو بھگوت رضامندی اور بھگتی کی ہو مطلب یہ کہ جو کرم کرے تو پھل یعنی ثمرہ اسکا ہرگز نہ چاہے بھگوت کے ارپن کر دیوے چونکہ بھگوت اچیت یعنی کبھی نہ کرنے والا اور انت یعنی بیشمار و لاتعداد اور ابناسی یعنی جسکا ناس نہ ہووے ہی اسواسطے وہ بھگوت کو پہونچکر ویسا ہی اچیت و انت و ابناسی ہو جاتا ہی اور اسکی بدولت بھگوت اپنا روپ اس شخص کے دل مین ظاہر کرتا ہی یعنی بھگوت چرنون مین محبت ہو جاتی ہی جسطرح کوئی غریب آدمی کسی مہاراج ادھراج کی خدمت مین کوئی تحفہ دو چار پیسے کا لیجاوے تو راجا اسکو بہ نظر قیمت تحفہ یا حیثیت اس آدمی کے انعام نہین دیتا بلکہ اپنے طرف نگاہ کرکے دیتا ہی اور اسکا افلاس مدت العمر کا دور کر دیتا ہی علاوہ ازان لوگون کا قاعدہ ہی کہ اگر کسی نے کسی کو کچھ شے مفت دی تو اسکے احسانمند ہو کر اسکی برابری کر دیتے ہین بسیطرح وہ بھگوت بھی کہ سب احسان کے قاعدے جاننے والونکا مالک اور افسر ہی سب کام کر دیتا ہی غرض جب اس آدمی کی

بھگوت چرنون مین محبت ہوئی تو وے ہر روزہ کے کرم روز بروز بھگوت کی محبت زیادہ کرتے ہوے ایسے
انت ہو جاتے ہین کہ دل صاف ہوکر بھگوت کی بھگتی مستقل ہو جاتی ہی اور اُس بھگتی کی بدولت کرنا تھوکر
بھگوت کو پہونچ جاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا مطلب وہ انسان کرم شاستر بھگوت کا حکم ہی اور قاعدہ ہی کہ جو کوئی
غلام اپنے آقا کی تعمیل حکم مین سرگرم رہتا ہی تو وہ آقا اُس غلام پر خوش ہوکر سب مطلب براری کر دیتا ہی
پس وہ بھگوت کہ سب آقاؤن کا آقا ہی جو بندہ کہ تعمیل حکم کریگا اُس پر خوش ہوکر کیون نہ کاربراری کر دیگا اور
کیون نہ عذاب آواگون سے چھڑا دیگا اور وصف یہ ہی کہ انسان کرمون کے سبب سے دنیاوی مطلب خود
بھگوت کر دیتے ہین کہ پرہلاد ارجن جڈ بھرت دھرو وغیرہ بھگتون کی کتھا سے ظاہر ہی اب یہ اعتراض غلام
آیا کہ نیک کرم تو اسواسطے نہ رہے کہ بھگوت مین جا ملے لیکن اکثر بد کرم بھی تو آدمی سے ہو جاتے ہین
وہ کسطرح جاوینگے سو واضح ہو کہ روزمرہ کے گناہ صغیرہ جو بروقت اشنان و چوکہ ورسوئی وغیرہ ہوتے
ہین سندھیا واجپئی گت پوجن ویل بیس شرادھ سے جاتے رہتے ہین اور گناہ کبیرہ جو شخص کہ بھگوت
کی طرف رجوع ہی اُسے سرزد نہین ہوتے اور اگر شامت نا مساعد سبب زبردستی اعمال سابقہ کے کوئی
ہوگیا تو پرائشچت یعنی کفارہ سے جاتا رہتا ہی علاوہ ازان وہ بھگوت جو نیک کرمون کا مالک بتایا ہی وہ
بد کرمون کے گناہ کو رفع کر دیتا ہی چنانچہ بید سمرتی مین صاف لکھا ہی اور انصاف سے بھی قرین قیاس ہی کہ
جس شخص نے نیک کرمون کا پھل تو بھگوت کی نذر کیا بد کرم اُسکے ذمہ کیون رہینگے اس معاملہ اور انسکام
کرمون مین ایک تمثیل یاد آئی کہ جو کوئی نوکر یا اجورہ دار کسیکا ہوتا ہی اور اُس سے کچھ نقصان کسی شی مفوضہ کا
ہو جاوے تو اُسی نوکر کے ذمہ عائد ہوتا ہی اور اگر غلام سے نقصان ہو جاوے تو بذمہ مالک کے ہی غلام سے کچھ تعلق نہین
مطلب یہ کہ سکام کرم کرنیوالا مثل نوکر اجورہ دار کے ہی اور نسکام کرم کرنیوالا مثل غلام کے غرض نسکام کرمون کا
کرنا موافق حکم بید کے از بس واجبات سے ہی ہو گیا تی اور بھگت زمانہ سابق مین گذرے اور جو اب ہین یا آیندہ ہونگے
صرف کرمون کی بدولت مدارج اعمال اُنکو حاصل ہوے اور ہونگے چنانچہ بھگوت گیتا مین لکھا ہی کہ کرمونکی بدولت
جنک وغیرہ کو دل کا قرار نصیب ہوا پھر لکھا ہی کہ بلا کرم کرنے کے ہرگز نہین چھوٹے چونکہ سب شاستر اس بات
مین متفق ہین کہ بلا کرنے کرم کے مغفرت نہین اسواسطے ترجمہ بید سمرتی واشلوک وغیرہ کا فضول سمجھا اگرچہ
حکم حاکم مین چون وچرا کو دخل نہین یعنی یہ بات عقل سے کہنی کہ ایسا حکم جو بید نے دیا فلان فائدہ کے واسطے
ہوگا ممنوع ہی لیکن ضرورتاً لکھا جاتا ہی کہ وے احکام امر و نہی کے اگرچہ بڑے عاقبت کے ہین لیکن دنیا کے
فائدہ کو بھی اکسیر ہین مثلاً صبح کا اٹھنا اشنان کرنا ماں باپ گرو کی خدمت تعظیم راست گوئی خوش خلقی شیرین
گفتاری صحبت اشخاص نیک پڑھنا علوم کا کسی کو برا نہ کہنا آقا کی خدمت اکل حلال دیانت داری بھگوت بھجن و

سلے ہذا القیاس ہزار ہا اسی قسم کے اعمال نیک کا اختیار کرنا در وغگوئی دزدی زناکاری جان آزار سی قمار بازی میخواری صحبت اشخاص بد فساد کج خلقی جہالت وغیرہ کا ترک کرنا دریا مین غسل کرتے حجامت کرانی یا بارش مین چلتے ہوے دوسری طرف متوجہ ہونا یا اسی ثقیل کسی کا جو تھا بہت تیز و ترش و شور کا نہ کھانا مرغن خوش ذائقہ شیرین لطیف خوشرنگ غذا کا کھانا رات کو پہاڑ پر نہ چلنا سلے ہذا القیاس ہزار ہا احکام قابل خیال کرنے کے ہین کہ دنیا مین کسقدر فائدہ بخش ہین فقط بعض کرم ایسے ہین کہ اگر ہرگز نہ کیے جاوین تو آدمی اپنی قوم سے جاتا رہتا ہی مثل سندھیا وغیرہ اور بعض کرم ایسے ہین کہ انکے کرنے سے ثواب تو عظیم ہی اور لحظہ دو لحظہ مین ہو جاتے ہین لیکن ایسی کم تسمتی نے زور کر رکھا ہی کہ ہرگز اُسطرف توجہ نہین ہوتی بلکہ اکثر لوگ یہ فرماتے ہین کہ اجی صاحب شاستر کے موافق کس سے عمل ہو سکتا ہی قدم رکھنے کو ٹھکانا نہین گو مگو کا معاملہ ہی سو معلوم ہوتا ہی کہ اُن صاحبان کو قطع نظر از تعمیل اُن احکام کے سننے کی بھی نوبت نہین پہونچی کیا معنی کہ جو احکام امر و نہی کے ہین ایسے آسان ہین کہ ہر ایک اُنپر عمل کر سکے اور جہان کوئی قاعدہ ایسا بھی ہی کہ وہ بمشکل انجام ہووے تو اُسکے پاس ہی دوسرا قاعدہ ایسا لکھدیا ہی کہ سب مشکلات رفع ہو جاوین مثلاً چراغ کو ہاتھ لگ جاوے تو اسقدر مٹی لگا کر ہاتھ دھونے لکھے ہین کہ تعمیل اُسکی مشکل ہی وہان ہی یہ بات لکھدی ہی کہ زمین سے ہاتھ ملکر دھوڈالے اکثر جگہ واسطے کفارت کسی گناہ کے چندراین برت لکھے ہین اور وہان ہی یہ بھی لکھا ہی کہ اگر نہو سکے تو کچھ ورنہ تین روز یا ایک روز کا برت کرے مطلب یہ ہی کہ احکام سب ایسے ہین کہ باسانی ہو سکین لیکن اول تو سمجھنا اور پھر تعمیل پر کمر باندھنی مشکل ہو رہی ہی اور یہ بھی تو غور واجب ہی کہ اگر تعمیل اُن احکام کی غیر ممکن ہوتی تو شاستر مین مندرج کیون ہوتے اکثر قوم جو ناستک اور ملیچھ کہی جاتی ہین تو وجہ یہ ہی کہ وہ بید کے احکام کو نہین مانتے اور اُس سے خلاف ہین پس جو بید و شاستر کے فرمودہ پر عمل نہ کرے وہ ناستک و ملیچھ ہی اور جو شخص بید و شاستر کو نہین مانتے اونکو خلاف کہتے ہین یا مثل دیگر علوم کے سمجھتے ہین اُنکے ناستک اور جہنی ہونے مین کچھ شبہہ ہی نہین اور جو دوزخ بہشت کو خلاف کہتے ہین وے بھی بیشک دوزخی ہین یہ قول سمرتی کے ترجمہ کیے گئے اب کہتا اُن صاحبان صاحب کمال کی کہ جو اس نشستھا مین ثابت قدم ہو کر اور بھگوت بھگتی کو پاکر بھگوت پاراین ہوے تحریر ہوتی ہی وہ ہی رام اوتار جانکی لکھن ہنومان اور + دھیان پرم کلیان یہ تلسی شستر تور + کتھا راجا ہر شچندر سورج بنس مین اجودھیا کے راجہ عظیم الشان اور دھرم آتماؤن مین ایسے نامور ہوے کہ جنکی کتھا شاستر اور پورانون مین بڑی عظمت اور بزرگی کے ساتھ لکھی ہی اور ابتک زبانزد خلائق ہی مختصر بیان بھی لکھتا ہون کہ راجہ موصوف کی زبان سے بخدمت بسواستر رکھیشر بعد اختتام جگ کے یہ کلمہ سرزد ہوا کہ مجھنا جو ارشاد ہوا ہی ہر گرون سوامی نے بر ہمتھان ہم

سلے نام برت یا ۱۲ برت کی ۱۲ ہی

ونیز بسبب ایک عداوت کے کہ بشمبھٹ جی پروہت راجہ سے تھی بالکل راج وستہ بھار طلا کی درخواست
کی راجہ نے راج توفی التفور دیدیا اور جب سب بھار طلا کے دینے لگا تو بسوامتر جی نے منجملہ راج کے قرار پایا
آخر یہ ٹھہرا کہ واسطے ادا سے ہر ستہ بھار کے راجہ و رانی و کنور رو ماس فروخت ہو ویں لیکن جس شہر مین
واسطے فروخت ہونے کے گئے وہی شہر منجملہ راج کے پایا شد ستہ جی نے راجہ کو اشارہ کیا کہ کاشی کسی راج
مین شما نہین وہان جاؤ اسواسطے کاشی جی کو گئے راجہ کو ایک تہتنا کر وہان وہلاوان سے خرید لیا اور
مدت لینے کفن اور تحصول جلاسے مردگان کی تفویض کی رانی و کنور کو ایک براہمن نے خرید کر کے
رانی کو واسطے چوکا و ظروف شوئی کے رکھا اور کنور کو واسطے لانے لکڑی و پھول کے مامور کیا جب بسوامتر جی
نے دیکھا کہ راجہ باوجود اسقدر مصائب کے اپنے دھرم سے برگشتہ نہوا تب ایک روز سانپ بھیجکر کنور کو
کو کاٹ کھایا رانی شدت غم سے بیتاب ہو کر واسطے جلانے کے اسکی نعش لے گئی راجہ نے جب محصول مانگا
تو رانی نے بتعرف سابقہ بیان کیا کہ ای راجہ پسر وہ تیرا فرزند دلبند ہی یہ کیا سخت دلی ہی کہ قطع نظر از غم
والم محصول کا مطالبہ کرتا ہی اگرچہ رانی نے کلمات درد آمیز اور غمناک بہت کہے لیکن راجہ کہ در دھرم مین
مستقل و سماد ھان تھا اُسحالت مین بھی دھرم سے نگذرا یعنی رانی کو فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا کہ بلا لینے
محصول کے اجازت جلانے نعش کی دون چونکہ رانی کے پاس کچھ واسطے دینے کے نہ تھا نعش کو لیکر گنگا کنارے
رات کو بیٹھی رہی بسوامتر جی نے جب استقلال راجہ کا اس درجہ پر دیکھا تو ایک اور شعبدہ برپا کیا کہ
رات کو بیٹا شہر کے راجہ کا مار کر متصل رانی ممدوحہ کے ڈال دیا اور پہرہ والے شہر سے کہا کہ گنگا کے کنارے
ایک ڈائن عورت رہتی ہی طفلان کو کھایا کرتی ہی شاید یہ لڑکا بھی اُسی نے مارا ہو راجہ شہر نے جو
تلاش کرائی تو نعش اس طفل کی جہان رانی بیٹھی تھی وہان پائی رانی موصوف نے بلا تحقیقات واسطے
قتل رانی ممدوحہ کے مہتر جلاد ان کو حکم دیا مہتر نے راجہ ہرشچندر کے پاس بھیجا یا راجہ ممدوح بفور سننے حکم
اپنے اُٹھا کے شمشیر بکف بے تامل اُٹھا اور ارادہ تلوار مارنے کا گردن رانی پر کیا تھا کہ زمین و زمان
متزلزل ہیدکے کانپنے لگے اور آسمان سے آواز ہاے ہاے کی آئی اور سب دیوتا بر تھا بشن مہیش وغیرہ
دوڑے ہوے راجہ کے پاس آکر ہاتھ راجہ کا پکڑ لیا اور کمال مہربانی سے بھگوت نے فرمایا کہ ہم سب دیوتا
تیرے دھرم اور استقلال و کامل سے از بس خوشنود و رضامند ہوے جو کچھ تمنا ہووے بیان کر کہ سب پورن
ہو نگی راجہ نے عرض کیا کہ بجز آپ کی بھگتی کے اور کسی چیز کی تمنا نہین چنانچہ بھگوت نے بھگتی کا بردان
دیا اور پھر راجہ کا کنور و پسر و رانی بنارس کو زندہ کر کے راجہ ہرشچندر کو اجازت فرمایا کہ تم ہماری اجازت سے
اجودھیا جی مین جاؤ اور بدستور اپنا راج کرو راجہ نے بعد مبالغہ قبول کیا اور تمام عمر انصاف اور بھگوت بھگتی مین

صرف کی اور رعایا کا حال بھی مثل بھگتی راجہ کے ہوا جب راجہ پرم دھام کو جلنے لگا تو سب راج کاج سپرد
کنور روتاس کے فرما کر اجد وصیا باسیون کو ہمراہ لیگیا اب غور کرنا چاہیے کہ دھرم کا استقلال اور نباہ کس کس
مقاصد خارج از وہم وقیاس کو عنایت نہین کرتا اور کونسا مشکل کام ہی کہ کرم کی بدولت حاصل نہین ہوتا
جو بھگوت کہ نہ کسی نے دیکھا اور نہ کوئی اُسکی کُنہ کو پہونچا وہ کرم کی عنایت سے مع تمامی دیوتا ؤنکے راجہ
ممدوح کا بسی بھوت[1] ہو گیا ۲ کتھا ئے صحیح نام بلی ہی راجہ بل مشہور ہو گیا ہی یہ راجہ پسر پرہچین
وغیرہ پر علاوہ پرم بھگت بھگوت کے ہوے اگرچہ بعض جگہ آتم نویدن نشٹھا مین اُنکو شمار کیا ہی
لیکن بضمیمہ استقلال دان و دھرم کے آتما کو نویدن کیا دبہ لاچاری اسواسطے دھرم نشٹھا مین
اُنکو مندرج کیا جب اندر لوک اور روسی زمین کا راج راجہ موصوف کو حاصل ہو گیا تب واسطے رضامندی
بھگوت کے نتو اسمید جگ کرے آخر کار جگ ختم ہونے کو تھا اندر گھبرایا کہ میرا راج ہمیشہ کو چلا اور دریدا تخریب
اس جگ کے ہوا اور آدت مادر اندر وغیرہ دیوتا ؤن نے واسطے حق رسی اپنے بیٹون کے بھگوت کا آراد ھن
کیا بھگوت باؤن اوتار دھارن کر کے بہ سروپ برہمچاری راجہ بل کے پاس گئے راجہ نے پرنام و تعظیم
کر کے کہا کہ مہاراج جو خواہش ہو بیان کرو کہ پورن کرونگا بھگوت نے فرمایا کہ تین قدم زمین کی تمنا ہی
اس اثنا مین شکر جی راجہ کے گرو نے راجہ سے کہا کہ یہ برہمچاری بشن نارائن ہین تیرا راج چھین لینگے
اور ذلیل کرینگے راجہ نے بکمال خوشی سے جواب دیا کہ مہاراج پہ راج آگما پائی[2] ہی کب مناسب ہی کہ اپنے قول سے
پھر جاؤن علاوہ ازان سب جیو جگت دان وغیرہ اسواسطے ہین کہ آتما پھل بھگوت کے ارپن کر کے بھگوت
کو پراپت ہون جس حالت مین کہ وہ خود مجسم ہو کر میرے دروازے پر بھکھاری بنکر آئے تو اس[3] سے بہتر
کیا ہی کہ انکو دان دیا جاوے اور جبکہ اُنکو دان دیا تو یہ راج و دولت وغیرہ کہ ابتک کسی بھگوت کام مین
نہین آیا تھا سب سپھل اور کام کا ہو گیا یہ کہکر واسطے شنکلپ کے تیار ہوا شکر نے بخیال خیر خواہی کمنڈل
کے سوراخ مین گھسکر راہ آمد و شد پانی کا بند کر دیا بھگوت نے کشا سور اخ کمنڈل مین ڈالی کہ شکر جی نے
اپنی آنکھ تدر کر کے اور راہ آمد آب کمنڈل کا چھوڑ کر اپنی راہ لی اور راجہ نے اُس کمنڈل سے جل لیکر شنکلپ کر دیا
جب شنکلپ ہو چکا تو بھگوت نے اپنا براٹ[4] سروپ ظاہر کر کے دو قدم سے تریہ لوک کو سپھود کر لیا اور واسطے تیسرے
قدم زمین کے راجہ کو گرفتار کر کے فرمایا کہ اور زمین بتلا راجہ نے عرض کیا کہ بموجب دھرم شاستر کے میرا جسم قیمت
تمام راج سے دو چند قیمت کا ہی ایک قدم زمین کے عوض یہ جسم موجود ہی بھگوت اُسکے بسواس اور بھگتی سے کہ اپنے
دھرم مین مستقل رہا بکمال خوش ہوے اور فرمایا کہ یہ جگ و نیز اور سب دھرم کرم تیرے پورن اور مقبول ہوے
اب تو پاتال لوک کا راج کر منوتر[5] آیندہ مین مستقل اندر لوک کا راج تجکو حاصل ہوگا راجہ بل نے گزارش کیا کہ ہر کرپا سندھو یہ راج وغیرہ دنیا کا بکھیڑ

وناپایدار ہی تمنا میری یہ ہو کہ آپ کے قدمون مین رہکر ہمیشہ فیضیاب درشنون کا رہون بھگوت نے منظور کیا
اور اب تک راجہ بل کے دروازہ پر براجمان ہین اس چرتر مین اگرچہ بھگوت نے بید مرجاد کو قائم رکھا
یعنی حسب استغاثہ دیوتاؤن کے راج اندر لوک کا اُسکو دلادیا اور عوض ذلت و پستی کے راجہ بل کو گرفتار
کرلیا لیکن بھگوت نے کرپالتا اور بھگت بتسلتا کو بھی ہاتھ سے ندیا کیونکہ اگر کسی اور تقریب سے انصاف
دیوتاؤن کا کرتے تو یہ جاے گفت ہوتی کہ فلان بھگت کو فلانے کے ہاتھ سے ذلت ہوئی اسواسطے خود اوتار
دھارن کیا اور تسپر بھی اپنی خواہش پوری ہونے کے واسطے اپنے ہی بھگت سے بھیکھ مانگی و باختیار
خود کچھ نہ کیا تاکہ دل شکنی بھگت کی نہووے اور پھر جب اسپر بھی دل کو صبر نہوا تو سب دھرم کرم اور سب
جگ منظور و مقبول فرماکر مستقل راج اندر لوک کا بہ منونتر آیندہ بخش دیا اور جب یہ بھی کم جانا تو اور کوئی
بات خیال مین نہ آئی سواے اسکے کہ میرے بھگتونکو میرا درشن جیون دھن ہے اسواسطے خود راجہ کے دربان ہوگئے
اگر یہ دل کم بخت ایسی کرپالتا و دیالتا بھگوت پر غور کرکے اور نرم ہوکر چرن کملون مین نہ لگے اور پرت پر نہو
تو الضرور سنگ خارا سے بھی زیادہ تر سخت ہو اس چرتر سے چند ہدایت اور بھی ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ
جو کوئی دان وغیرہ سے ممانعت کرتا ہو اوسکی یہ حالت ہوتی ہو کہ جو شکر جی کی ہوئی بقول کسی شاعر کے +
دیت کوئی اور لیت کوئی + پر شکر نے آنکھ اناج کھوئی + دوسرے اگر بھگوت سنکھ ہونے کیواسطے گرو بھی
منع کرے تو اسکا کہنا نہ ماننا چاہیے جسطرح راجہ بل نے شکر کا کہنا نہ مانا تیسرے بھگوت آتم نویدن کی جما
فابت کرتے ہین دیکھو آتم نویدن کی بدولت مین کسطرح راجہ بل کے سبھی بھوت ہوگیا چوتھے کرمونکی
بزرگی دکھلاتے ہین کہ کرمون کا استقلال کیا کیا نعمت غیر مترقبہ بخشتا ہو پانچوین بھگوت یہ سمجھاتے ہین
کہ اگرچہ مین نے راجہ بل کا کچھ نقصان نہین کیا الا ظاہری اندکے نقصان نظر آتا ہو سو باوجود اسکے کہ
مین ایشور و مالک ہون لیکن بھگت کے نقصان اور اُسکے ساتھ کپٹ کرنے سے اپنے واسطے بھی سینے
سزا تجویز کرلی یعنے ہمیشہ کو دربان راجہ موصوف کا ہوگیا اگر کوئی اور شخص نقصان بھگت کا یا اُسکے ساتھ
کپٹ کریگا تو نہ معلوم اُسکو کسقدر سزا دونگا اور کس جہنم کو پہونچا ؤنگا + ۵ کتھاے دوہیچ رکھیشر اگرچہ
گیانی بھگت تھے لیکن چونکہ پرچار کے واسطے اور برراے محافظت دھرم کہ مانگنے والے کو نہ دینا دھرم شاستر
مین ممنوع ہو جان سے بھی دریغ نہ کیا اور کرم شاستر کو مقدم دکھایا اسواسطے اس نشٹھا مین نکو لکھا کہ
جب باہم برترا شمرا اور راجہ اندر کے عداوت ہوئی اور برترا سر غالب آیا تب اندر نے بھگوت اراد سے کیا وہان
سے اجازت ہوئی کہ اگر دوہیچ رکھیشر کے استخوان سے کوئی سلاح تیار ہووے تو برترا سر باسانی قتل ہوسکتا ہے
راجہ اندر پاس رکھیشر موصوف کے گیا اور بمنت والحاح ایسے نرم بیان سے کہ رکھیشر ممدوح کو رحم آجاوے

درد دل ظاہر کیا رکھیشر نے پرابکار مقدم سمجھکر خیال کیا کہ مانگنے والے کو دھرم سے محروم کرنا دھرم سے بعید ہی اسواسطے درخواست اندر کی منظور کرکے جوگ ابھیاس سے اپنی روح کو بھگوت دھام مین پہونچایا اور جسم اپنا اندر کو بخش دیا اندر نے استخوانون سے سلاح بجر بنوا کر اپنی کاربرآری کی اب غور کرنا چاہیے کہ جو لوگ درجۂ انتہا کو پہونچ گئے تھے اور کرم کے کرنے یا نکرنے سے اُنکو کچھ تعلق باقی نہین رہا تھا اُنکو بھی کرم شاستر کی کسقدر پیروی تھی اب ہمارا یہ حال ہی کہ تعمیل حکم شاستر تو ایک طرف رہی یہ بھی نہین جانتے کہ دھرم شاستر کسکو کہتے ہین سد آچرن ۴ کتھائے دشرتھ مہاراج ادھراج پرم بھاگوت ہے لیکن بعض کا قول یہ ہی کہ خفیف دھرم یعنے عورت کے ساتھ جو عہد کیا تھا اسکے راست کرنے کو جو سب دھرمون کا خلاصہ اور سب شاستر اور بیدون کا سار اور برہما شیو وغیرہ پرم جوگیون کا دیہ سری رگھنندن سوامین کو چھوڑ دیا یعنی بن باس دیا اسواسطے راجہ دشرتھ کرم شاستر کے عامل بھگت ہین سو بتائید قول اُنکے اس نشتھ مین مندرج کیا اور جو نظر بغور کیجاتی ہو تو کرم اور بھاگوت دھرم مین کچھ فرق بھی نہین کہ حاصل و مرجع دونون کا ایک ہی نسکام کرم جو بھگوت کی آرپن کیجاوین وہی بھاگوت دھرم ہی ان مہاراج ادھراج کے بھاگ کی بڑائی شیش اور سارد ابھی بیان نہین کرسکتے اس پُرگناہ دومت مند سے تو کیا بیان ہوسکتا ہی اور انصاف بھی شرط ہی کہ جس پورن برہم سچدانند گھن کو کوئی نرگن اور کوئی سگن روپ سے طرح طرح کے سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین وہ ان مہاراج کی بھگتی اور پریم کے بس ہوکر خود ظاہر ہوئے اور انواع انواع کے بال چرترون سے پرماننت بھی پورن کرے پھر کسکو تاب اور طاقت ہی کہ اُنکی بھگتی اور بھاگ کی بڑائی لکھ سکے پہلے جنم مین یہ مہاراج سوا نبھو من تھے اُنکے اور ست روپا اُنکی رانی کے تپ سے برہما اور شیو جی خوش ہوکر آئے لیکن راجہ موصوف نے کسی سے کچھ درخواست نکری اور یہ تمنا رکھی کہ جو سب کا مالک اور سوامین ہی اُسکے ہمکو درشن ہوون سو بس بھگتا انکو اور بہ زبان بھگتا انکو وردان دیا سو وہی راجہ اجودھیاجی مین دشرتھ مہاراج ہوے اور وہی سچدانند گھن پورن برہم حسب وعدہ پتر روپ ہوکر ظاہر ہوا اور جو چرتر کیے بالمیک رکھیشر نے سو کروڑ اشلوک مین لکھے اور پھر بھی پار نہ پایا بلکہ برہما جی اور نارد و سنکادک و شیو و شیش وغیرہ اور رکھیشور تک کیرتن کرتے ہین اور اختتام کو نہین پہونچے جب مہاراج ادھراج نے یہ چاہا کہ سری رگھنندن سوامین کو

راج تلک اپنی حیات مین کردون کیکئی نے حسب دوبردان سالبقہ کے درخواست کری کہ ایک برسے
تور گھنندن سوامین کو چودہ برس کا بن باس ہو اور دوسرے سے بھرت میرے پتر کو راج ملے چنانچہ سری
رگھنندن سوامین مع جانکی ہماراتی اور لچھمن جی کے بن کو تشریف لیگئے اور مہاراج ادھیراج نے چار روز
تک انتظار می واپسی کی دیکھی جب سومنت وزیر واپس آیا اور پیغام سری رگھنندن سوامین کا سنایا اور
واپسی کی مایوسی ہوئی تب مہاراج ادھیراج موصوف نے اپنے جسم کو فی الفور اسٹاج چھوڑ دیا کہ جسطرح سیدہ لغنگا
توڑ ڈالے ہین اور سرگ لوک کو تشریف لیگئے ایک اعتراض عظیم اس موقع پر اکثر لوگون نے یہ بیان کیا اور کرتے
ہین کہ جسوقت مہاراج موصوف نے جو کہ چودہ الوزبان پر رام نام اور دلمین بسیو بھگوت سروپ کا تھا و بمجب
قاعدہ شاستر کے یہ بات ثابت ہوکہ ان دونون مین سے کوئی ایک یعنی خواہ تصور بھگوت سروپ کا خواہ رام نام زبان
پر ہووے وہ شخص مکت ہوجاتا ہے اور نام معاصین بیان کیا کہ اگر کوئی دھوکہ سے بھی نام لیوے تو مکت مین
شک نہین بھاگوت وغیرہ پوران اور نشتر شاستر سمرتی وسوتر وبید اس بات پر متفق ہین اور اجامیل کی تفسیر بڑی
کامل دیتے ہین کردھوکہ مین نام لینے سے مکت ہوا پس کیا سبب ہوکہ راجہ دشرتھ مکت نہوے اور سرگ کو گئے سو
اسکا جواب بعض بعض روایتون مین مندرج ہوا اور شرح کرنے والون نے دلائل کے ساتھ خوب جواب لکھے ہین
اور سب درست ہین لیکن یہان صرف دو جواب لکھتا ہون ایک یہ کہ راجہ کی درخواست مکت کی نہ تھی بلکہ یہ
تمنا تھی کہ مجھکو بھگوت بھگتی ہوتی رہے اور بھگتی کا ہونا لازمی ہے اسواسطے سرگ لوک کو گئے دوسرا یہ کہ وقت
مرگ راجہ کو خواہش اور پاسنا بھگوت کے درشن کی تھی اور نام نہ لیا اور تصور سروپ اس تمنا کے درشن سے
متعلق ہورہا تھا اسواسطے مکت نہوئی اور یہ مقتل راجہ جسے تمنا کے درشن نصیب ہوئے فی الحقیقت جنکو
بھگوت سروپ کا الف حاصل ہوا تھا ان مین مکت کیا کہ کیا حقیقت تھی جنہین ہر بھگتی سیاپا مکت تھا اور بھگت
بھاگوت کہتا ہے جنمین پرم بھگت بھگوت کے ہوئے بالا دھاکو تون مین انکی شمار ہے اس کرم نشٹھا مین
جو انکو شامل کیا تو وجہ یہ ہوکہ باوجود حاصل ہونے بھگتی اور گیان کے تمین حکم کرم شاستر کی مقدم سمجھے تھے چنانچہ
شراد کے وقت اسکے والد نے خود اکر ہاتھ پسارا لیکن پنڈ کو اسکے ہاتھ مین نہ دیا اور بیدی پر رکھا کہ حکم رکھے پنڈ
کا ہاتھی پر ہم برکت شروع جنگ مہابھارت باوجود بکہ بھگوت طرف جد ھشٹر کے تھے اور بھیشم جی کو جد ھشٹر بہ نسبت
دریودھن کے زیادہ عزیز تھا لیکن بتقدیم کرم شاستر کے کہ دریودھن کا نمک کھایا تھا نہ جودھن کی طرف رہے اور جد ھشٹر
کی طرف نہوئے اور رضامندی بھگوت کی تعمیل حکم دھرم شاستر مین سمجھی ان وجوہ سے اس نشٹھا مین انکو مندرج کیا بھیشم جی
موصوف دریودھن وغیرہ کوروان اور جد ھشٹر وغیرہ پانڈوان سے دادا اپنے جدھ کے برادر کلان تھے اسواسطے پتامہ مشہور
ہوئے منجملہ آٹھ بسو کے ایک بسو کا اوتار ہین گنگا جی کے بطن سے پیدا ہوئے راجہ ستن کا گنگا جی سے یہ اقرار تھا کہ میرے ہمال

افعال کا متعمل نہووے چنانچہ سانت پسر گنگا جی سے پیدا ہوے گنگا جی نے اپنے بل میں انکو چھوڑ دیا بروقت
ولادت بھیشم جی کے راجہ موصوف متعرض ہوا گنگا جی چلی گئیں راجہ کو از بسیں غم انکی مہاجرت کا ہوا بھیشم جی
بہ ای خاطر داشت اپنے والد کے ستوتی کو کہ جوجن گندھا بھی اسکو کہتے ہین اور جسکے بطن سے بیاس جی
تولد ہوے لالے اور اقرار کر لیا کہ راج اسکی اولاد کو ملیگا چنانچہ بعد فوت راجہ سنتن بیانتک اس اقرار کا نباہ
کیا کہ اپنی شادی نہ کی بدین خوف کہ ایسا نہو جو اولاد ہووے دعوی راج کا کرنے لگے اور بسپر کلان ستوتی
کو راج پر بٹھلایا اور خود مثل نوکران کے اسکے اور اسکی اولاد کے سامنے کام کرتے رہے راجہ بنارس کی
دختر کے سبب سے کہ نام اسکا انبا تھا نوبت جنگ کی پرسرام جی سے پہونچی لیکن شادی اس عورت کے ساتھ
نہ کی اور پرسرام جی کے ساتھ ایسے لڑے کہ انکو بجز آشتی کر لینے کے اور کچھ علاج نظر نہ آیا تمام اوپر اوپر کے
تک تھکا کہ اپنی جان سے بھی دریغ نکیا یعنی ہر اول فوج دشمن کے بروقت جنگ مہابھارت بھیشم جی موصوف
تھے راجہ بچترانگد نے جب دیکھا کہ تا حیات بھیشم جی کے ہرگز فتح ممکن نہین رات کے وقت بھیشم جی کی خدمت مین حاضر
ہوا اور اپنا درد دل ظاہر کیا بھیشم جی کو رحم آگیا اور اپنے قتل کی تدبیر بیان کر دی اور اگلے روز اسنے
حسب فرمودہ انکے سکھنڈی کو درمیان مین کھڑا کر کے ایسے تیر مارے کہ سر چھلنی یعنی تیرون کے پھوہنہ
پر آرام فرمایا بھگوت کو رنجامندی بھیشم جی کی اسقدر منظور تھی کہ انکی بھگتی کے بس ہو کر اپنے عہد کو
توڑ دیا اور انکا عہد پورا کیا یعنی بروقت ساطان جنگ باہم کورو اور پانڈوان کے بھگوت نے
ایک جنگی فوج بطرف کورو دھن کے بھیجدی اور بعوض اسکے خود تنہا طرف پانڈوان کے رہے لیکن
کورو دھن نے اقرار نہ لیتے سلاح کا اپنے ہاتھ مین کر لیا بھیشم جی نے جو یہ سنا تو رتھ بھگوت کا طرف
پانڈوان کی صرف بباعث بھگت ہستلتا کے بانکر بجالت پریم بے تحاشا یہ بات زبان پر لائے کہ جو بھگوت کہ بھگت پانڈوان کا
انکا اپنی مامتا کو شرمانے والا ہون اور راجہ سنتن کا بیٹا نہین جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک رو بھیشم جی نے
فوج پانڈون کو زیر و زبر کر کے ارجن کو اپنے تیرون سے ایسا دبایا کہ قریب تھا تنگ اور عاجز ہو کر ہلاک
ہو جاوے بھگوت جو رتھ بان تھے یہ حال متغیر اور پریشان اپنے بھگت کا نہ دیکھ سکے اور مقتضاے بھگت
بچھلتا کے چکر میں تھ عین لیکر طرف بھیشم جی کے دوڑے بھیشم جی بھگوت کو آتا دیکھکر اور بھگت
بتسلتا کا خیال کر کے پریم آنند مین مگن ہو گئے اور سورہیرو پ بھگوت کا دیکھنے مین اسقدر مصروف
ہوے کہ کچھ خبر اپنی تیر و کمان کی نہ رہی بھگوت جب نزدیک پہونچے اور یہ حال بھیشم جی کا دیکھا
تب اپنا اور انکا عہد یاد آیا اور ہنسکر لوٹ آئے اس چیر سے ہرگز یہ خیال نہین ہو سکتا کہ
بھگوت ایک بھگت کے خاطر دوسرے بھگت کا قتل کر دیتے لیکن یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بھگوت

اپنے بھگتون کی دیکھی فرماتے ہین کہ مین اپنے بھگتون کی سہاے یا انکا عہد پورا کرنے کے واسطے اپنے
عہد اور بید مرجاد پر نگاہ نہین کرتا ایک اعتراض خفیف یہ پیدا ہوا کہ بھگوت بھگت مثل عورت پتی برتا کے
پتیورتا
تابع مرضی مالک کے ہوتے ہین بھیشم جی نے جو یہ ہٹھ کی کہ بھگوت کو سلاح پکڑوا دونگا اسکی کیا وجہ ہی سو
واضح ہو کہ بھگتون کے چرترون مین مثل بھگوت چرترون کے چون وچرا کو دخل نہین نہ معلوم اسوقت
کیا خیال بہما الاہٹ ہر دو ایک سبب یہ معلوم ہوتے ہین کہ بھیشم جی کو شاستروں سے معلوم تھا کہ جو بھگوت
چکر سے قتل ہوتا ہی اسکو آواگون نہین ہوتا اسواسطے بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ آخر اس لڑائی مین
چکر
قتل فوج ضرور جدھن شدنی ہی لیکن جو بھگوت چکر سے مارا جاوے غنیمت ہی اسواسطے بھگوت کو چکر پکڑوا
دینے کا عہد کیا علاوہ ازین بھگوت بھگتو کا دستور ہی کہ کسی حالت مین ہون بھگوت دھیان سے خالی
نہین رہتے سو بھیشم جی کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو بروقت لڑائی کے بھگوت کا دھیان چھوٹ جاوے
اسواسطے کہ بھگوت کے پیرس روپ کو کبھی نہین دیکھا تھا ما دھرج روپ کا دھیان کیا کرتے تھے سو واسطے
دیکھنے پیرس روپ کے یہ تدبیر کری اور یہ بات اُن اشلوکون کے مطلب سے پیدا ہوتی ہی کہ جو بروقت پرم دھام
ہونے بھیشم جی کے بھگوت دھیان مین لکھے ہین اور سورداس جی کا پد بھی موید اُس مطلب کا ہی کہ مطلع اسکا
یہ ہی پد واٹ پت کے پھرا ن + کر گہ چکر چیرن کے دھاون نہین بہت وہ بان + عرصہ تک سرسجیا پر رہنے
کا سبب بموجب نوشتہ مہابھارتہ کے یہ ہی کہ اُنکے والد نے دعا قادر رہنے کی ملک الموت پر اُنکو دی تھی سو واسطے
مشہور ہونے بزرگی وسدھتا اپنے والد کے باون روز تک سرسجیا پر رہے و باختیار خود جسم کو چھوڑا اور
اصل سبب یہ ہی کہ بھیشم جی کو یہ منظور تھا کہ بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے ہوئے دیہہ تیاگ کرون سو اگرچہ
مابین اس عرصہ کے ایک دو دفعہ بھگوت کے درشن ہوئے لیکن حسب دلخواہ فرصت نہ دیکھی اسواسطے
باون روز تک سرسجیا پر رہے جس روز خوب فرصت مین بھگوت کے درشن ہوے اُس روز اسطرح سے
بھگوت دھام کو گئے کہ سامنے آنکھون کے خود بھگوت سب سوبھا کہ دھام موجود تھے اور دل مین بھگوت
کے چرتر اور زبان پر نام مبارک کے تھا سے सुरथसुधन्वा سورتھہ و سدھنوان ہر دو بر اور
حقیقی پسران راجہ نیل وجہ ایسے پرم بھگت اور شاستر دان و عامل ہوئے کہ بھگوت نے جنکو
درشن دے اور بھگوت روپ کو دیکھتے ہوے پرم دھام کو پہونچے جب اسپ جگ راجہ جدھشٹر کا راجہ
نیل وجہ موصوف کے ملک مین پہونچا تو راجہ نے گھوڑے کو پکڑ لیا اور محافظان اسپ کے ساتھ
واسطے لڑائی کے تیار ہو کر حکم دیا کہ صبح کو جو رزم گاہ مین حاضر نہو گا تو گرم تیل کے کڑاہ مین ڈالا جاویگا
سو سب فوج حسب الحکم حاضر ہوئی لیکن سودھنوان پسر خرد راجہ جب تیار ہو کر چلا تو

اسکی استری نے کہ اسی روز استری دھرم ماہیانہ سے فارغ ہوئی تھی درخواست رت دان کی کری سو دھنوان نے دھرم کو بچار کر بہ تعمیل حکم شاستر کے ادای فرض استری کا اول واجب جانا اور بعد فراغ رزمگاہ مین حاضر ہوا سنکھ اور لکھت وزیران راجہ کو سو دھنوان کے ساتھ چشمک تھی اسو اسطے بحضور راجہ شاکی دیر رسی اور عدول حکمی کے ہوئے اور عذرات سو دھنوان پر قتوا عدم جواز لگایا آخر گرم تیل کے کڑاہ مین ڈالدیا بھگت رچھک مہاراج نے جسطرح پرہلاد پر آتش سوزان کو سرد کردیا تھا اسیطرح اُس تیل مجسم آتش کو بھی سرد کردیا کہ سو دھنوان اُسمین اشنان کرنے لگا معاندین کو خیال ہوا کہ شاید تیل خوب گرم نہو گا واسطے امتحان کے ایک ناریل اسمین ڈالا کہ فی الفور جلکر پھٹ گیا اور ایک ٹکڑا اُسکا سنکھ کی پیشانی پر اور دوسرا لکھت کے اس زور سے لگا کہ دونون مرگئے اور سزای اپنے کردار کو پہونچے فی الحقیقۃ بھگت دودہ کر کو اُونہ پانچو ہار لکھت نہین بھگت کو در وہی یہ پرن کر پاسندھ کو سانچو ۔ بعد ازان سو دھنوان ارجن کے مقابل ہوا اور ایسا لڑا کہ ارجن کو تنگ کردیا خود بھگوت کہ اسوقت رتھبان ارجن کے تھے اُسکے ہر ایک حملا اور تیر کے زور کو دیکھکر واہ واہ اور آفرین کرتے تھے ارجن یہ ستایش اور تعریف نہ سہار سکا ایک تیر تیز و تند نکالکر بولا کہ اس تیر سے سو دھنوان کو ہلاک کرونگا سو دھنوان نے جواب دیا کہ مین اس تیر کے راستہ ہی مین دو ٹکڑی کردونگا جب ارجن نے اُس تیر کو چھوڑا تو سو دھنوان نے ایسا تیر مارا کہ راہ ہی مین دو ٹکڑی ہوگیا لیکن چونکہ ارجن پر م بھگت تھا عہد اُسکا اسطرح پورا ہوا کہ بعد کٹ جانے اُس تیر کے نصف تیر کہ جسمین پیکان تھی سیدھا سو دھنوان کے سر پر پہونچا اور سر اُسکا تن سے جدا کردیا پھر سورتھ اُسکا بڑا بھائی مقابل ہوا اور وہ بھی سو دھنوان سے بڑھکر لڑا ارجن نے ایک تیر لیکر عہد کیا کہ اس تیر سے قتل کرونگا اور سورتھ نے کہا مین تجکو رتھ سے اُلٹ دونگا بعدہ ارجن نے اُس تیر کو چھوڑا کہ سر سورتھ کا علیحدہ ہوگیا لیکن بعد جدا ہونے کے اس زور سے ارجن کے رتھ مین آگرا کہ رتھ ارجن کا اُلٹ گیا اور ارجن دسری کرشن مہاراج زمین پر گر پڑے سران دونون بھائیون کے سیوجی کے رنڈمال مین پہونچے اور پران بھگوت مین سما گئے مطلب شیوجی کا اپنے رنڈمال مین رکھنے سے واسطے اس ہدایت کے ہر کہ بھگوت بھگتون کے درجہ کو دیکھنا چاہیے کہ جنکا سر زیب تن ایشورون کے ہوتا ہی یا یہ بات شیوجی سمجھے کہ یہ دونون بھائی ایسے پرم بھگت تھے کہ انکا درشن ہر وقت واجب ہی اسو اسطے اپنی مالا مین اُن سرون کو رکھا یا یہ خیال فرمایا کہ بھگوت کے حصہ مین تو اُنکے پران آئے ہمکو بھی تو کچھ ملنا چاہیے اسو اسطے وے سر اپنی مالا مین رکھے غرض شاستر کے احکام کی تعمیل اور بھگوت بھگتی کو سب کچھ طاقت ہی جو کچھ کہا جاوے سو کم ہی ۔ ۷ کتھا ہری داس راجہ ہردا اس پرم بھگت

اور سادھ سیوا ہوئے لیکن دھرم شاستر کی تعمیل ازبس واجب اور لازم سمجھتے تھے اسواسطے اس نشٹھا مین
تحریر کیے گئے یہ راجہ پاٹن شہر کے راجپوت تودر پناہ دہی مین مثل راجہ شیوی کے اور دان دینے مین مثل ددھیچ
کے اور ایفاے وعدہ مین مثل بل راجہ کے اور بھگوت بھگتی مین مثل پرہلاد کے تھے کہ ان سب کا ذکر اس
بھگت مال مین مندرج ہی اور رجھوار نشٹھا مین مثل راجہ جگدیو کے ہوے کہ حال اُسکا اسبگہ لکھا جاتا ہی
راجہ جگدیو موصوف شجاع وعادل وسخی تھا اور رجھوار نشٹھا اسقدر تھی کہ ایک نٹنی نے تماشا راجہ
کے روبرو کیا اُسکے راگ اور ناچ اور کلا وغیرہ سے محظوظ ہوکر فکر واسطے انعام کے کرنے لگا لیکن بمقابلہ
اُسکے ہنر کے کچھ خیال مین نہ آیا بجز اسکے کہ سر اپنا اُسکو بخش دیوے نٹنی نے عرض کیا کہ جب ضرورت ہوگی
لیجاؤنگی اور یہ عہد کیا کہ انعام کا دینا اس راجہ پر ختم ہوگیا واسطے انعام کے دست راست کسی کے سامنے
دراز نہ کرونگی بعد ازان دوسرے راجہ کے سامنے جو تماشا اُس نٹنی کا ہوا اور وہ انعام دینے لگا
تو نٹنی نے دست چپ واسطے انعام کے پسارا راجہ ناراض ہوا اور سبب پوچھا نٹنی نے بیان کیا کہ دست
راست راجہ جگدیو کے نذر ہوچکا ہی اُس سے سوائے اور کون ایسا دانی ہی کہ جسکے روبرو ہاتھ
پھیلاؤن راجہ مذکور نے کہا کہ مین وہ چند راجہ جگدیو سے دے سکتا ہون بیان کرکہ اُسنے کیا دیا ہی بعد
گفتگو بسیار کے راجہ نے عہد کیا کہ جو راجہ جگدیو نے دیا ہی اُس سے دوچند بالضرور دونگا نٹنی پاس راجہ
جگدیو کے گئی اور اسکا سر لیکر راجہ کے پاس آئی اور روبرو رکھکر بیان کیا کہ راجہ جگدیو نے سر اپنا جسکو
بخشا تھا سو موجود ہی تو بھی ایفاے اپنے وعدہ اور عہد کا کر راجہ مذکور شرمندہ ہوکر اُٹھ گیا اور پھر
نٹنی کو صورت اپنی نہ دکھائی نٹنی مذکور نے سر راجہ جگدیو کا اُسکی نعش پر رکھکر وہ راگ کہ جس سے راجہ
موصوف خوش ہوا تھا گایا کرنی الفور زندہ ہوگیا اور یہ رجھوار نشٹھا اُسکی تمام جہان مین مشہور ہوئی ایک اور
ذکر راجہ جگدیو کا ہی کہ کسی راجہ کی لڑکی اُسپر عاشق ہوگئی اور پیغام شادی کا بھیجا راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا والد
دختر مذکور نے کسی بہانہ سے راجہ جگدیو کو اپنے شہر مین بلوا کر معرفت وزیران کے اُسکو فہمایش کرایا اور
دختر نے بھی اپنا تعشق اور اضطراب ظاہر کیا لیکن راجہ جگدیو نے قبول نہ کیا آخر یہ نوبت پہونچی کہ
اُس دختر بد اختر نے سر راجہ جگدیو کا واسطے دیکھنے کے کٹوا منگایا لیکن اس حالت مین بھی بھگوت نے
راجہ جگدیو کا ایسا عہدہ پورا کیا کہ بے جان سر نے صورت اُس دختر کی نہ دیکھی حالانکہ چند دفع وہ دختر مقابل
چہرہ کے گئی لیکن جسوقت وہ سامنی آتی تھی اسیوقت چہرہ راجہ کا دوسری طرف کو پھر جاتا تھا مطلب نہ نکلا
کہ عورات سے پرہیز ہو تو اسقدر ہو اور بیشک قرب عورات کا واسطے سالک کے ایسا دکھدائی ہی کہ کبھی بھگوت
کے حصول کا پرم آنند نزدیک نہین آنے دیتا بھگوت وغیرہ پورانون مین ہزارہا جگہ اس بات مین ہدایت ہی قصہ کوتاہ

راجہ ہردا بس بھی رجھوار نشٹھا مین ایسے ہی تھے گویا تو دُرگل مین مثل آفتاب کے ہوے بعد ارجن کے کلجگ مین یہ راجہ دھرماتما ؤن مین بڑے جس والے گذرے اور تلک و مالا وغیرہ بھگوت بھیکھ و سادھو سے جو کچھ محبت تھی اُسکا تو بیان نہین ہو سکتا یکے از ہزار یہ ہی کہ ایک دفع نصف شب کو واسطے رفع حوائج ضروری کے بالاخانہ پر جانے کا اتفاق ہوا وہان اپنی دختر کو ایک فقیر کی بغل مین برہنہ سوتا دیکھا چادر اپنی اون دونون پر ڈالکر چلے آئے صبح کو جو وہ دونون اُٹھے تو چادر کو پہچان کر خائف و ہراسان ہوے اور فقیر تا ہنجار نے ارادہ فرار کا کیا لیکن راجہ نے بیشنو دھرم کو بچار کر کچھ نہ کہا بلکہ جب اُس فقیر کو نادم اور پشیمان دیکھا تو اُسکے قدمون مین اپنا سر رکھا اور صرف اسقدر ہدایت کافی سمجھی کہ ایسے کامون سے تمھارے فریق کی مذمت ہوتی ہے اور مجکو سُننا مذمت کا ناگوار ہے اسواسطے ایسے کام پردہ کے ساتھ کرنے چاہیے چونکہ راجہ بھگوت بھگت تھا اسقدر ہدایت واسطے اُس فقیر کے مثل پرم منتر کے ہوئی کہ بدکاری کو چھوڑکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا غور کرنا چاہیے کہ اسقدر تحمل اور رحم و عیب پوشی و اعتقاد سوائے ہر بھگتان کے اور کس مین ہے

نشٹھا دوم بھاگوت دھرم پرچارک یعنی رواج دہندگان بھگوت بھگتی مشتمل بر کتھا بھگت

سری رگھنندن سوامین کے بیاس اوتار کو دنڈوت ہے کہ واسطے اودھار جگت کے بید ون کو ترتیب اور برہم سوتر اور مہا بھارت اور اٹھارہ پوران و سمرتی کو تصنیف کرکے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اور جن کلیون کی کلس ریکھا کو ڈنڈوت ہے کہ مہا موہ برتراسر اور پاپ کے پہاڑون کو نیست و نابود کنندہ ہے بھاگوت دھرم اُسکو کہتے ہین کہ بھگوت بھگتی کے متعلق جو کچھ کیا جاوے یعنی سیوا پوجا بھجن سمرن کیرتن وغیرہ اور پرچارک کے معنی رواج دہندہ کے ہین اگر کسی کو یہ شبہہ ہووے کہ دھرم نشٹھا جو اول تحریر ہوئی اُسمین اور بھاگوت دھرم مین کیا فرق ہے سو واضح ہو کہ دھرم نشٹھا تو در اد کرم سے ہے خواہ وہ کرم سکام ہون یا نشکام اور بھاگوت دھرم اُسکو کہتے ہین کہ جو نشکام کرم اس جنم خواہ جنم ہای ماضیہ مین کیے ہین اور انکو بھگوت کی نذر کرکے بھگتی حاصل ہوئی ہے اُس بھگتی کے متعلق جو کچھ کرنا واجب ہے وہ بھاگوت دھرم ہے جبکہ بھگوت دھرم مین سالک کا دل لگا اور ہر وقت ظاہر و باطن کی توجہ اُس طرف رجوع ہوئی تو دیگر کرم کرنے نکرنے کا اختیار ہے اور اکثر آچار جونکا اتفاق اس بات پر ہے کہ کرمون کی بدولت بھگوت بھگتی حاصل ہوتی ہے جب تک کہ استغراق اور محو کے درجہ کو نہ پہونچے تب تک جو کرم مثل سندھیا وغیرہ کے فرض ہین اُنکو کرتا رہے اور واضح ہو کہ اگرچہ بظاہر یہ دو بات مختلف سی معلوم ہوتی ہین لیکن حقیقت مین کچھ اختلاف نہین کیونکہ واسطے کہ جو شخص بھاگوت دھرم مین بدل متوجہ ہے وہ جو کرم کرتا ہے وہ سب متعلق بھگوت بھگتی کے ہین اُنکو کرم

نہ سمجھنا چاہیے سو اُس بھاگوت دھرم کے کہ جسکا بیان ہوا پر چارک یعنی رواج دہندہ مثل کشتی کے ہین کہ خود پار جاوین اور اَورونکو بھی اتارین ترن تارن جو لفظ مشہور ہی وہ سالکان موصوفین کے واسطے ہی اگرچہ رواج دہندہ بھاگوت دھرم کے خود بھگوت ہین کہ برہماجی کو بید کا اُپدیش کیا اور بید کے موافق بھاگوت دھرم نے رواج پایا لیکن بمقتضاے کرپالتا اسقدر توجہ اُس دھرم کے رواج مین فرمائی کہ بید اور برہما پر بھی حصر نہ رکھا اور چند تدبر دیگر پیدا کردی یعنے بھگتون اور رکھیشرون کی زبان سے سُوتر اور سُتر اور سمرتی اور بدانت پاتانجل میمانسا وغیرہ چھہ شاستر و بالمیک رامائن و مہابھارتھ وغیرہ اتہاس و پوران تصنیف کرائے اسکے بموجب رواج اس بھاگوت دھرم کا ہوا اور لوگ اُسکا سرون کیرتن کرکے کرتارتھ ہوے اور ہوتے ہین بعد ازان جب بھگوت نے دیکھا کہ لوگون کی طبیعت طرف مضامین شاعرانہ کے راغب ہی تو بذریعہ نائک و جیونی و کاویہ و ساہت شاستروں کی ہدایت کی اور جب اُنکی فہمید سے لوگون کی عقل کو کوتاہ دیکھا تو تصنیف شرح کا رواج دیا اور جب اُنکو بھی لوگ بسہولیت نہ سمجھ سکے تو پہلے اچارج جون کو بجہم گشائین تلسی داس سورداس ونابھاداس نندداس وکرشنداس وغیرہ کے کلجگ مین پیدا کرکے بھاکھا مین چرتر اور بھاگوت دھرم ونکو تصنیف کرایا اور اُسکا رواج دیا علاوہ ازان دوسری تدبیر واسطے رواج اس بھاگوت دھرم کے یہ کری کہ خود زبان مبارک سے فہمایش اُن دھرمونکی فرمائی اور پھر لچھمی جی مہارانی اور اپنے پارشد و برمہا و شیو و سنکادک و نارد و شنکر اچارج و برہسپت و شکست و بیاس وغیرہ ہزارہا رکھیشورونکو گرو بنا کر ہدایت اور افزایش اُن بھاگوت دھرمون کی کری اور زمانہ کلجگ مین شنکر آچارج و رامانج سوامین و نمارک سوامین و مادھو آچارج و وشنو سوامین و بلبھ آچارج و ہت ہربنس جی وغیرہ صدہا اچارج اپنی بھیجی ہوئی کلا و النس و آویش اوتار سے ظاہر کرے ابتک جبکی کرپاسے کروڑون جیو مہاپاپ آماؤنکا اُدھار ہوتا ہی پھر تیسری تجویز یہ کی کہ اپنے مندر و مورتی و عبادتخانہ مثل بدرکاشرم وغیرہ اور اپنے دھام مثل اجودھیا و متھرا وغیرہ اور تیرتھ مثل گنگا جمنا پشکر وغیرہ پیدا کے کہ اُنکی بدولت بھگتی کا رواج ہو امطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ بھگوت کو رواج دنیا اپنے بھاگوت دھرم کا اور قائم رکھنا اُسکا اسقدر منظور ہی کہ جب کبھی اندک بھی اُسمین خلل آتا ہی یا کوئی ہارج ہوتا ہی تو خود اوتار لیکر اُن ہارجان کا قتل کر دیتے ہین اور اپنے دھرم کو قائم رکھتے ہین چنانچہ گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ اے ارجن جب دھرم مین کمی آتی ہی اور ادھرم کی ترقی ہوجاتی ہی تو مین خود واسطے سہارنے بھگتون کے اور ناس کرنے دشٹون اور قائم کرنے اپنے دھرم کے اوتار لیتا ہون پس بہت ضرور اور لابد ہی کہ جہان تک ہو سکے رواج بھاگوت دھرم مین سعی و کوشش کرے کہ اس سے رضامندی بھگوت کی جو سب مقدمات پر مقدم تر ہی ہوتی ہی اور رواج دہندہ

وجسموتی اوتار بھگوت کا تصور کیا جاتا ہی ایک جگہ شاستر مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایک شخص سکھم کو بھگوت کے سنکھم کر دیتا ہی اُسکو دس ہزار اسمید جگ کا پھل ہوتا ہی بھگوت کتھا کرانی ٹھاکر دوارہ وغیرہ دیو مندر عباد تخانہ دھرم سالہ باغ تالاب پانچ سالہ چاہ وغیرہ ایسی عمارت کرنیکے سبب سے بھگوت بھین کرنیوالون اور خلقت کو آرام ہو طرح دینی بھگوت چرترون کو تصنیف کرنا اور شرح پوتھی پاے متقدمین کی بناتی ادھرم سے ہٹا کر بھاگوت دھرم مین لگا دینا سداورت وغیرہ ہر جگہ اور بالخاص مثل بدرکاسرم و اجودھیا و ہردوار وغیرہ معبد کلان پر جاری کرنی بروز ایکادشی و دیگر بھگوت برت مین جاگرن کرنا اور سماج بھگوت کیرتن کا ہونا اور جس روز کہ بھگوت کے اوتار ہوئے ہین اُس روز اور دیگر تیوہارون کو بھگوت کا تیوہار جانکر کمال خوشی اور محبت اور دھرم دھام کے ساتھ اُتساہ کرنا ادبدیا یعنی علم کے پڑھنے مین کوشش کرنی و علی ہذا القیاس ایسے ہی اور کام کہ جنکے سبب سے لوگون کو طرف بھگوت کے رجوعات اور رغبت ہو کرنے یہ سب اسباب افزایش بھاگوت دھرم کے ہین جو شخص کہ بھگوت بھگت ہین اور صرف واسطے اُدھار اور اُپکار لوگون کے اُنکی توجہ ہی اُنکی تعریف توصیف تو کس سے ہو سکتی ہی کہ کرتار تھوڑے ہین لیکن جو شخص واسطے نیکنامی اور نمایش وغیرہ دنیا کے اس بھاگوت دھرم کا پرچار کرتا ہی وہ بھی بھگوت کو عزیز ہی کہ اُسکے بدولت ہزارون لاکھون کو فیض عام ہوتا ہی اور بالیقین کہ اُس دھرم کے ثواب اور کسی بھگت کی دعا سے اُسکا دل بھی بھگوت مین رجوع ہو جاویگا مہا بھگوت دھرم کے رواج رہنے والون کی شاسترون مین اس درجہ غایت سے لکھی ہی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا اور ایک کتھا اُمتا چارج کی جو پوتھی پرین امرت مین مندرج ہی یاد آئی کہ اُس سے مہا ایسے بھگتون کی ظاہر ہوتی ہی مابین ٹھاکر دوارہ اور شہر کی راہ آمد شد مین غار پڑ گیا اور راستہ خراب ہو گیا اُمتا چارج موصوف خود ٹوکری اور بلچھا لیکر اُس غار کو بھرنے لگے تاکہ لوگون کو تکلیف آمد و رفت کی نہووے اور استری کہ حاملہ تھی اُسکو بھی اس خدمت مین شامل کیا جب ایام وضع حمل کے قریب آئے اور استری ممدوحہ کو بسبب ڈھونے ٹوکری کے تکلیف ہونے لگی تو بھگوت نے مزدور کا روپ بنا کر استری ممدوحہ کو فرمایا کہ تمھاری عوض مین ٹوکری ڈھوتا ہون تم آرام کرو بعد تھوڑی دیر کے اُمتا چارج نے دیکھا کہ بجای عورت کے کوئی مزدور ٹوکری ڈھوتا ہی سونٹا لیکر دوڑے اور فرمایا کہ تو کون ہی جو ہمارے حصے مین زبردستی شریک ہوتا ہی جب نزدیک پہونچے تو بھگوت کو بجز گریز کے اور کوئی تدبیر نسوجھی اور مندر مین جا گھسے اُمتا چارج جی کہ سونٹا لیے پیچھے تھے جو مندر مین پہونچے تو بھگوت کا جسم مبارک مٹی اور گرد مین بھرا دیکھکر جان گئے کہ خود بھگوت اُس استری پر رحم کرکے ٹوکری ڈھوتے تھے

سری نند نندن سوبھادھاد اپنے سکھاؤن کے ساتھ طرح طرح کی سیر اور بازی مین مصروف ہین چہرۂ مبارک
کی سوبھا کو تمثیل سورج چندرمان وجواہرات یا کسی پھول کمل وگلاب وغیرہ کی دیجاوے تو اُنمین ایک
ایک قسم کی زیبایش ہو اور اس چہرہ دلپا مین اُن سب کی خوبصورتی یکجا جمع ہو مکٹ جڑاو موتی کچھ کا
سر پر کانون مین کنڈل کر پھولونکے گچھے اُنمین گتھے ہین اور لٹکن یعنے چھوٹا سا بلاق کہ جسمین موتی لٹکن ہو
ناک مین نکلے مین موتیون کے کنٹھے اور ہنسلی وغیرہ جواہرات کی گلا اور اسپر پھولونکی مالا ہو کڑے اور
پہونچی ہاتھون مین زردوزی باکھے پہنچے کہ جیسے بروقت کھیلنے کے باندھنا چاہیے بندھا ہوا پیتامبری دھوتی
پہنے ہوے چیرا ن کمرون مین کڑے اور جھانجھن پہنے ہین اور کھیل دوڑ دھوپ مین جو پسینا آگیا ہو
تو اُسکی چھوٹی چھوٹی بوند چہرے پر جھلکتے ہین اور زلفین گھونگھروالی کہ ہوا کے لگنے اور دوڑنے
سے پریشان ہوکر رخسارون پر آتی ہین ایسی بہار اور سماں پیدا کرتی ہین کہ دیکھنے والون کا دل زبردستی
ہاتھ سے جاتا ہے + کتھا ब्रह्माजी برمھاجی جگت کے پتا بھگوت بھگتون اور سب دھرم جاننے والون
مین اول بھگوت روپ ہین جب نابھ کمل سے انکا جنم ہوا اور بعد تپ کرنے کے اپنے سنسار کے
پیدا کرنے کی خبر و طاقت پائی تو بھگوت نے بیدا نکو عنایت کے اُنکے موافق اول تو سنکادک اور مریچ وغیرہ
رکھیشرون کو ہدایت فرمائی اور پھر اون بھاگوت دھرمون کا جگت مین رواج دیا بلکہ اب تک انکا برابر
اُپدیش چلا جاتا ہے یعنے برمھ لوک مین نارد اور سنکادکون کو اُپدیش فرماتے ہین اور جو کوئی نیک کرم کرکے
اُنکے لوک مین جاتا ہو اُسکو اُپدیش بھگتی اور گیان کا کرتے ہین کہ اُسکی بدولت مکت ہوجاتا ہے چنانچہ یہ بات
سب پورانون سے ثابت ہے جب کبھی جس بھاگوت دھرم مین خلل آتا ہے اور رہ پوتا و بھگوت بھگتون کو تکلیف
ہوتی ہے تو برمھاجی نہیں بھگوت کے اوتار ہوتے کیا کرتے ہین اور دشٹون کا ناس ہوکر بھگوت بھگتی
کا رواج ہوتا ہے برمھاجی کی کتھا مفصل پورانون مین تحریر ہین یہان اسقدر لکھنا کافی سمجھا + کتھا शिवजी
شیوجی مہاراج کا بھگوت بھگت اور بھاگوت دھرم پر چارکون مین اول درجہ ہے اگرچہ برمھاجی بھی درجۂ اعلے
مین شمار ہوتے ہین لیکن بھگت راج خاص شیوجی ہی مہاراج کے واسطے شاستررون مین لکھا ہے یہانتک
بھگوت بھگتی کے رواج مین کوشش اور فکر ہے کہ کیلاس سے اُٹھ جا بجا رکھیشرون کو اُپدیش کیا بلکہ خود اکثر آچارج
اور گرو ہوے چنانچہ لشن سوامین نیرواکے آچارج شیوجی مہاراج ہین اور سمارت سنپرداج سبب فساد
اور زیادتی سرپوڑون کے کم ہوگئی تھی تو شنکر سوامین کا اوتار لیکر پھر جگت مین اسکا رواج دیا جو سنپرداے
مشہور و معروف و مروج ہین اُنکو شیوجی ہی مہاراج نے اول شاستررون مین بیان کیا ہے کہ اسکے موافق رکھیشر
واچارج پیرو پابند ہوے بھگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہے کہ کاشی مین صرف اُسکے ذریعہ سے ہر ایک کو

ناف کا کمل
پدم نابھ فرمایا ہے

مکت دیتے ہین اور جسیوقت سمدر مین سے زہر قاتل نکلا اور اُسکی حدت سے دیوتا جلنے لگے تو سب دیوتا شیوجی کے سرن مین گئے شیوجی مہاراج نے بمقتضاے کرپا و رحم کے بھگوت کا نام لیکر اُس زہر کو پان کر لیا اور دیوتا لوگونکو اس عذاب عظیم سے چھڑایا ابتک جو شیوجی کے کنٹھ مین علامت اُس زہر کی قائم اور موجود ہی تو اس ہدایت کے واسطے ہی کہ بھگوت نام کو یہ پرتاپ اور طاقت ہی کہ زہر قاتل بھی آب حیات کا نمونہ دیتا ہی یعنے وہ زہر اپنی خاصیت کو چھوڑ کر کنٹھ کا بھوشن ہو گیا ہی بھگوت بھگتی کے رسک اور معتقد اسقدر ہین کہ ایک دفعہ پرم پرکاشتی جی سے اندر کی قصور ہو گیا تھا فی الفور اُنکا ترک کیا اور محبت و اختلاط کے ساتھ بعید از قاعدہ بھگتی و سوامین دھرم سمجھا کہ مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ ایک دفعہ شیوجی مہاراج واسطے سیر کے بھومنڈل مین مع دیوی نندنی ستی جی کے تشریف لائے کہین تو رکھیشرون کو بھگوت بھگتی اور گیان کا اُپدیش کیا اور کہین رام چرتر آنسے سُنا بعد سیر کے جب کیلاس کو واپس چلے تب جانا کہ سری رگھنندن سوامین نے جو اوتار لیا ہی تو اُسی طرف حسب اجازت راجہ دسرتھ کے براے بن باس تشریف لائے ہین از بس مشتاق درشنون کے ہوئے اور اُس حالت مین درشن پائے کہ جسوقت سری رگھنندن سوامین تلاش مین سیتا جگت جننی کے جنگل اور پہاڑون مین مثل مجنون کے پھرتے تھے واسطے قد مبوسی کے نزدیک جانا تو مناسب نجانا دور سے پرنام کر کے اور جی سجدا تند جگ پاون کمال پریم سے کمکر دانہ ہوے ستی جی نے جو وہ حالت پریم شیوجی کی دیکھی تو متعجب ہوئی کہ شیوجی خود ایشور ہین کیا سبب ہی کہ اُنھون نے راجہ کے پتر کو پرنام کیا اور پورن برہم کہا اگر بشن اوتار ہوتے تو کب مثل اگیانیون کے تلاش مین پھرتے غرض ایسا شبہہ وسندیہہ ستی جی کو ہوا اگرچہ شیوجی نے بہت سمجھایا کہ یہ راج پتر نہین وہی ایشور ہین کہ جنکی بھگتی رکھیشرون کو مین نے اُپدیش کری اور جسکو سب پنڈت اور منیشر اور جوگی اور سنت صاف دل سے دھیان اور بید اور پوران و آگم نیت نیت کر بیان کرتے ہین اور پورن برہم و ویاپک و سب برمھانڈون و مایا کے سوامین ہین لیکن ستی جی کو کچھ گیان نہوا اور سیتا ہماراني کا روپ دھارن کر کے سری رگھنندن مہاراج کے سامنے گئی اور رگھنندن سوامین نے فی الفور ستی کا کپٹ جان لیا اور پرنام کر کے پوچھا کہ دھرم کی مرجاد شیوجی کہان ہین اور تم جنگل مین اکیلی کسواسطے پھرتی ہو ستی جی ان الفاظ کے کنایات کو سمجھکر شرمندہ ہوئی اور شیوجی کی طرف جیسلی راہ مین کچھ اور بھی پریت اور مایا رگھنندن سوامی کی دیکھی شیوجی مہاراج نے دھیان کر کے سب حال ستی جی کا جان لیا اور دلمین کہا کہ ستی نے سیتا میری ماتا کا روپ بنایا اب اُسکے جسم سے محبت و اختلاط واجب نہین اُسیوقت ستی جی کو تیاگ کیا اور پھر اُس ستی

تن سے ملاقات نہ کی جب اُس جسم کو چھوڑ کر ہمانچل کے یہان جنم لیا اور پاربتی نام ہوا تب حسب الحکم سری رگھنندن سوامین کے بعد تپ و محنت بسیار شیوجی کو ملی اور سری رگھنندن سوامین کا چرتر شیوجی سے سنکر پرم جگت ہوگئی بھگوت کے ہزار نام لیکر بھوجن کیا کرتی تھی ایک دفعہ شیوجی نے بُلایا پاربتی جی نے عذر کیا کہ بھگوت کے نام نہین لے شیوجی نے فرمایا کہ رام نام مثل ہزار نام کے پھل دیتا ہی سولہ نام لیکر چلی آؤ پاربتی جی نے موافق فرمودہ شیوجی کے اعتقاد اور عمل کیا شیوجی مہاراج اس اعتقاد و بسواس سے کمال خوش ہوئے اور اپنے نصف جسم مین پاربتی جی کو جگہ دی ایک دفعہ بھگوت نے شیوجی کے واسطے اپنا مہاپرشاد بھیجا تھا شیوجی کمال خوش ہوئے اور بسبب غلبۂ پریم کے پاربتی جی کی یاد نہ رہی خود اُس مہاپرشاد کو بھوجن کر لیا پاربتی جی کو جب یہ خبر ہوئی تو غصہ آیا اور فرمایا کہ جو کوئی تمھارا جھوٹھا کھاویگا دوزخی ہوگا چنانچہ اُس روز سے شیو تر مالیہ کھانا موقوف ہی شیوجی مہاراج سیر کنان جانے تھے راستہ مین دو کھیڑے ویران دیکھے سواری سے اُتر کر دونو کو جدا جدا ساشٹانگ دنڈوت کری پاربتی جی متعجب ہوئی اور پوچھا کہ کیا سبب دنڈوت کا ہی دو ویرانہ کو ہی فرمایا کہ دس ہزار برس ہوئے ایک ویرانہ مین ایک مہر بھگت ہوگیا ہی اور دس ہزار برس بعد دوسرے ویرانہ مین ایک مہر بھگت ہوگا اسواسطے یہ ہو ویرانہ لائق دنڈوت و پرشتش کے ہین اس قسم کے چرتر شیوجی مہاراج کے لاانتہا و بیشمار ہین کہ شیش اور سارد بھی بیان نہین کرسکتے بعض کا یہ مقولہ ہی کہ شیوجی مہاراج بال روپ گھنندن سوامین کے اُپاسک ہین سو اگرچہ درست ہی لیکن دیگر نشٹھاوان مین بھی ویسی ہی محبت تھی چنانچہ سریکرشن اوتار مین بروقت اس لباس کے سکھی روپ ہوکر شامل ہوئے وعلے ہذا القیاس پیرس وغیرہ چیرترون کو کمال شوق سے جاکر دیکھا درمیصورت شیوجی مہاراج گیانی بھگت بھگوت کے ہین ۞ کتھا اگست جی رکھیشر پرم بھگت اور اچارج اکثر علوم علمی و عملی کے ہوئے اور بھگوت بھگتی کے رواج مین اسقدر سعی و کوشش تھی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اُنکی بدولت قواعد اُپاسنا کی جو جہان مین جاری ہوئے تو اب تک مہاپانکی اور گنہگارون کو اس سنسار سمدر سے اُتارتے ہین اور دکھن دیس مین جو زیادہ تر بھگتی کا رواج ہی تو اُنکے ہی چرنون کی عنایت سے ہی ورنہ اُس ملک کے رہنے والون کو جو کچھ شاستروں مین لکھا ہی وہ ہر ایک کو ظاہر ہی اگست سنگھتا جو مشہور اور معروف اور سب رکھیشر اور اچارجون کے نزدیک معتبر و مقبول ہی اُسکے آچارج اگست جی مہاراج ہوئے اُپاسنا کے قواعد بالخاص رام منتر اور رام بھگتی کی بزرگی اُسمین مفصل مندرج ہی حال پیدائش اُنکا شاستروں مین اس طرح پر لکھا ہی کہ ایک راجہ نے پُتر کام جگ کرایا اور کھیر برآمدہ جگ بسبب بیمار ہوجانے استری کے ایک سبو چہ مین رکھدی اُس سبو چہ سے اگست جی کا جنم ہوا جنگل مین جاکر بھگوت کے بھجن اور سیوا مین

مصروف ہوئے تھوڑی مدت مین رام منتر کے پرتاپ سے سندھو دہانہ دان وجیون مکت ہوگئے اور اسقدر پرتاپی ہوئے کہ اندک گستاخی سے سمدر کو تین آچمن کرکے خشک کردیا روایت جذب کرنے سمدر کی مختلف ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ بسبب گستاخی کے خشک کردیا اور دوسری جگہ لکھا دیکھا کہ ایک پرند کے استغاثہ پر جذب کیا تیسری جگہ لکھا پایا کہ بعد مارے جانے برتراسر کے ہمراہیان اسکے سمدر مین جا چھپے اگست جی نے سمدر کو خشک کرکے انکو قتل کیا اور ایک رامایں مین یہ تحریر پائی کہ بسبب الول و باتاپی راچھسون کے خشک کیا لیکن اصل وجہ خشک کرنے اور پھر بدستور بھر دینے سمدر کی بدافعت ناقص یہ ہی کہ اگست جی پرم بھگت وترکال درشی تھے انھون نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ بھگوت کو بروقت جانے لنکا کے براے قتل راون ضرورت سمدر سے اترنے کی ہوگی سو ابھی سے کچھ خدمتگذاری کرنی چاہیے اسواسطے سمدر کو خشک کردیا تھا کہ بروقت اترنے فوج مہاراج ادھراج کے دیر نہووے لیکن پھر جو یہ خیال ہوا کہ وہ ایشور ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو پیدا کرکے پھر ناس کرسکتا ہی ایسا سمجھنا کہ واسطے سہولیت عبور لشکر اس پورن برہم کے تدبیر خشک کرنے سمدر کی کرنی چاہیے داخل گستاخی ہی اس خوف سے پھر بدستور کردیا شیو جی مہاراج کا جب بواہ بیاہ ہوا اور برات بخانۂ ہمانچل آئی تو بسبب گرانی کے کہ تمام دیوتا اور رکھیشور وغیرہ ایک جگہ جمع ہوگئے تھے زمین جانب شمال سمدر مین ڈوبنے لگی اور جنوب کی زمین اونچی ہوگئی سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور ایسا پرتاپ اگست جی مین جانا کہ زمین کو برابر کردینگے چنانچہ اگست جی حسب فرمودۂ برہما اور شیو جی کے دکھن مین آئے اور اپنے قدم سے زمین کو ایسا دبایا کہ شمالی زمین اونچی اور جنوبی نیچی ہوگئی اور اب تک اسیطرح ہی اگست جی جو ہمیشہ دکھن مین رہتے ہین اور جانب شمال نہین آتے تو وجہ یہ ہی کہ ایک دفعہ مندراچل نے خیال کیا کہ آفتاب میرے پر بت کی پیکرما ن کرتا ہی میری کسو اسطے نہین کرتا سو راہ آمد شد آفتاب کی بند کردینا چاہیے اسواسطے اپنا جسم بڑھانا شروع کیا سب دیوتاؤن کو فکر ہوئی اور اگست جی کی پناہ مین آئے اگست جی مندراچل کے پاس گئے اور مندراچل نے ساشٹانگ دنڈوت کرکے عرض کیا کہ جوار شاد ہو بجالاؤن اگست جی نے فرمایا کہ تا معاودت میرے جسطرح تو اب پڑا ہی اسیطرح رہنا چنانچہ اب تک اگست جی جنوب سے بطرف شمال نہین آئے اور امندراچل ویسا ہی پڑا ہی + کتھا रामानुज رامانج سوامین قبل از تحریر کتھا سوامین موصوف کے توضیح لکھنا واجب ہوا کہ جسطرح بھگوت نے واسطے اودھار سنسار کے چوبیس اوتار دھارن کیے اسیطرح کلجگ مین چار اوتار دھارن کرکے بھگوت دھرم کا روج دیا اور چار سنپردا نجو یز فرمائی ایک شری سنپردا اسکے آچارج روا ج دہندہ رامانج سوامین ہوئے دوم سنپردا اسکے آچارج برہما سوامین سوم برہما سنپردا اسکے آچارج مادھوا چارج ہین چہارم سنکادک سنپردا

آچارج श्री सम्प्रदाय

آسکے آچارج نمارک سوامین مین کہ مفصل حال ہرایک سنپردا کا تحریر ہوگا راماننددیو وہت ہرینس
وغیرہ نے جو سنپردا نکالی تو ضمیمہ ہر چہار سنپردا مذکور کا ہی کہ اُنمین سے قواعد استنباط کے ہر چہار سنپردا
مذکور واسطے قائم رکھنے زمین بھگتی کے مثل دیگر کے ہین سو منجملہ ہر چہار سنپردا موصوف کے سری سنپردا کے
آچارج حسب نوشتۂ بالا یہ رامانج سوامین ہوئے کہ جنکی بدولت کو ٹان کوٹ مہاپاپی اور پاتکی سنسار سمدر سے
پار ہوئے اور ہوتے ہین بھگتی اور پرتاپ اور مہما اور سوامین موصوف کی مثل آفتاب کے روشن وظاہر ہی
محتجب و پوشیدہ نہین اور پوتھی پرین امرت مین مفصل حال سوامین ممدوح کا روز تولد سے تا جانے
پرم دھام کے مندرج ہی اُسمین سے دو چار بات لکھی جاتی ہین جب بھاگوت دھرم جہان مین کم ہو گیا تب
بھگوت نے شیش جی کو واسطے روج کے اجازت دی سو ہاریت رکھیشر کے خاندان مین بخانہ کیشو جو انامی برہمن
بطن کانت متی سے بموضع بھوت نگری کہ وہ گانون ڈراوڈیس مین کانچی پوری سے جانب گوشۂ شرق جنوب
واقع ہی اوتار ہوا زیادہ آٹھ سو برس سے گذرے جادو نامی پنڈت سمارت کے پاس تعلیم علم کی پائی جب
بید پڑھتے تھے ایک سرتی مین کپیاس لفظ آیا اور پنڈت موصوف نے یہ معنی بیان کئے کہ بھگوت
کی آنکھ ایسی ہین جیسے کپ یعنی بوزنہ کا آسن اسکی مراد سرخی آنکھون سے سمجھہ لینی چاہیے یا چنچلتا
سے سوامین رامانج نے یہ معنی تسلیم نہ کئے اور قاعدہ پاکرن سے کمل کے معنی نکالے چونکہ بات معقول
تھی پنڈت موصوف بظاہر کچھہ نہ کہہ سکا لیکن دل مین نار اض ہوا اسی عرصہ مین دختر راجہ شہر پر ایک
عفریت فریفتہ ہو گیا اور انواع انواع کی تکلیف دینے لگا اُسکے دفع کیواسطے ہزار ہا لوگ منتر جنتر جاننے
والے گئے اور پنڈت موصوف بھی اپنی پنڈتائی خرچ کر آئے لیکن کچھ فائدہ نہوا بعد ازان راجہ مذکور
بہ ہدایت کسی شخص کے رامانج سوامین سے مبتی ہوا چنانچہ سوامین موصوف گئے اور صرف آپکے قدمون
کی برکت سے وہ جن چلا گیا اگرچہ سوامین موصوف نے راجہ سے پنڈت جی کو نقد اور جنس کثیر دلایا اور
خود کچھہ نہ لیا لیکن پنڈت جی راضی نہوئے بلکہ دشمن جانی ہو گئے اور مریچتا تلف کرنا اُنکی جان کا مصلحت
نہ سمجھکر بارادۂ غرق کر دینے کے گنگا مین طرف پریاگ کے روانہ ہوئے گو بندنامی برادر خالازاد سوامین
رامانج کو کسیطرح یہ حال معلوم ہو گیا اور اُنکو مطلع کر دیا سو سوامین موصوف ایک جنگل لق و دق مین پوشیدہ
ہو گئے اور رات کو اُسی جنگل مین رہے لچھمی جی اور بھگوت بسروپ بھیل بھیلنی کے آئے کہ رات کیوقت خوف جنگل
و تنہائی سے تکلیف نہوا اور سوامین موصوف سے پانی طلب کیا صبح کو سوامین جی نے پانی پلایا اور کانچی پوری
مین واپس آئے کانچی پورن نامے بشنو چیلیا من آچارج سے یہ حال کہا انہون نے فرمایا کہ بھگوت کو
پانی اُس چاہ کا کہ جسکا پانی مٹھے پلایا بہت مرغوب ہی اور جو کوئی اُس چاہ کے پانی سے بھگوت کا پوجن

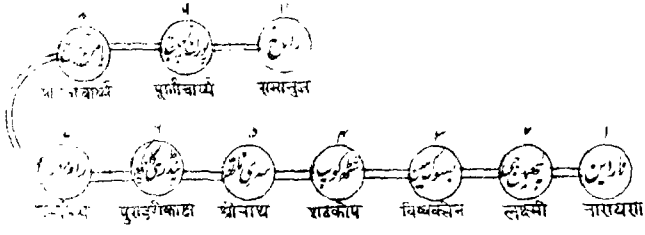
مراد کو پہونچتا ہو سو بھگوت نے تمکو ہدایت فرمائی ہو تم اُس چاہ کے پانی سے بھگوت کی شیوا کرو رامانج سوامین نے مدت تک سیوا بردراج مہاراج کی کہ کانچی پوری مین براجمان ہین کرہی بعد ازان واسطے لینے منتر اُپدیش کے یامن آچارج سے سری رنگ ناتھجی کو روانہ ہوئے وہان پہونچے ہی تھے کہ یامن آچارج پرمدھام کو روانہ ہوئے اُنکے ہاتھ کی تین اُنگلی بند تھین رامانج جی نے کہا کہ اگر یہ میرا مستک انگشت واسطے ہدایت مطلب تیکے اُنکا سری سنیہ داجہان مین مشہور اور مروج کیجاوے اوم ہر مہ سو ترون پد بھاش بنایا جاوے سوم ایشور جیوا اور مایا اور منتر و دیگر مطالب ضروری کی تشریح جو وے بند ہین تو کھل جاوین چنانچہ کھل گئین پھر مہاپورن جیسہ یامن آچارج سے منتر اُپدیش ہوا یامن آچارج کے پانچ چیلے تھے پانچون سے ایک ایک بات کا اُپدیش پایا یعنی کانچی پورن سے تو اُپدیش پوجا برد راج ہی کا اور مہاپورن سے بھگوت منتر کا اور گوشٹی پورن سے منتر کے ارتھ وغیرہ کا اور سیل پورن سے رامائن سے ارتھ کا اور مالادھر سے سہسر گیتا کے ارتھ کا بعد ازان سوامین موصوف نے ترک فرمانا کیا اور سنیاسی ہو کر رنگ ناتھ پوری مین رہنے لگے اور ہر سہ امور بالا کے سب مشاسے سوامین یامن آچارج کے بخوبی تعمیل کی جو اُپکار بھگت کیواسطے سوامین رامانج نے کیے قلم سے باہر ہین یہ کورنا ظاہر ہوتا تھا کہ کسی طرح آدمی بھگوت کے سنگی ہووے چنانچہ جب اُنکے گورو نے منتر اُپدیش کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ یہ منتر جو کوئی سُنتا ہی پھر اُسکو جنم نہین ہوتا تو کسی سے نہ کہنا آپ سوامین جی نے یہ سمجھا کہ اگر مجکو گناہ عدم تعمیل گورو کا ہووے تو تا عذاب دوزخ گرفتار ہو لیکن کسی طرح اس بات کو بھلا ہوا سواسطے منتر مذکورہ باواز بلند لوگون کو سنایا اُسوقت جس جس نے وہ منتر سنا سب بھگوت کو پہنچ گئے دگ بجے کے وقت ہزار ہا لکھا کو بھگوت سرن کیا اور معابد و تیرتھ چھان شدہ جا بجا قائم اور ظاہر کیے ایک راجہ سریورون کا معتقد تھا اُسکو بحث کرکے بھاگوت دھرم مین لائے اور دس ہزار سہ ٹورہ اُس راجہ کے پاس رہتے تھے ایک بھگوت سرن ہوئے اور کچھ بھاگ گئے اور ما بقی جہنم کو پہونچے ایک راجہ چول دیس نے مذہب کی تکرار پر مہاپورن گورو کرو ریش چیلہ سوامین موصوف کی آنکھین نکلوا دین سو ماپو ماس تو دو تین روز بعد پرم دھام کو گئے اور کرو ریش بخدمت سوامین ممدوح کے حاضر آئے چند روز بعد اُنکی آنکھ پھر روشن ہو گئین جا بجا بھاگوت دھرم اور آچار کا جو رواج دیا تو پر شوتم پوری مین بھی اسی موافق رواج ہونا چاہا لیکن جنگنا تھ راے سوامین کو یہ منظور ہوا کہ دستور قدیمی جاری رہے اسواسطے خود بھگوت نے معافی اُس رواج کی رامانج سوامین سے کرائی اور جگنا تھ پوری سے ایک رات مین رنگنا تھ پوری مین پہنچا دیا

جادو پنڈت نرکو کے بالا ور کرورویش چیلے سوامین موصوف کے آپس مین چرچا ہوا اور پنڈت ممدوح مغلوب ہوکر بھگوت کے سرن ہوا اکثر لوگ سوامین معزالیہ کی گفتگو اور اُپدیش سے براہ راست آگئے مثل کرورویش دو اسر تھی و پسران مہاپوران رشیتل پوران وغیرہ اور صدہا ایسے شخص بھگوت کے سرن ہوئے کہ اُنکی طبیعت کو سوامین موصوف نے بزور اپنی بھگتی اور عبادت کے کشش کرکے اور گمراہی و اعمال قبیحہ سے فی الفور چھڑا کر بھگوت کے سرن کیا مثل دھنیر داس ونکا نگا وغیرہ غرض منجملہ سیوک ہا ویس دیس کے بارہ ہزار تو ایسے تھے کہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور اُنمین ہفتاد و چہار ایسے تھے کہ سرنشاد و اگر سیوکان کے وہ خاص تھے اور ہر ایک نے سلسلہ منتر اُپدیش اور بھگوت دیکھا کا جدا جدا جاری کیا اور اُنمین بھی کرورویش دو اسر تھی خاص الخاص تھے ایک سو بیس برس کی عمر سوامین ممدوح کی ہوئی سرناگتی سری سنپردا کی نشٹھا ہے کہ مفصل قاعدہ اُسکا سرناگتی نشٹھا مین مندرج ہوگا اور تلک وغیرہ پنچ سنسکار کا حال بھیکھو نشٹھا مین لکھا جاویگا اس سنپردا والون کے صدہا مقام اور گورودوارہ ہر چہار سمت و ہر یک ملک مین مشہور و معروف ہین مثل گلتاجی و پنڈوری و کالنسی و گورردھن وغیرہ لیکن چند مقام زیادہ تر معزز ہین یکے رنگنا تھ سوامین کہ جہان یامن آچارج رہتے تھے دوم جادو اچل کہ وہ قدیمی تیرتھ ہے لیکن پوشیدہ ہوگیا تھا رامانج سوامین نے اُسکو ظاہر کیا اور ایک مورتی بعد جدوجہد و معرکہ کے راجہ دہلی سے لے گئے اور سنپت پتر ہوسوم کرے براجمان کیا سوم تو داوری کہ غلط العام طوطاوری کہتے ہین چہارم بھوت نگری جہان رامانج سوامین کا جنم ہوا پنجم بنیکٹ آوری ششتم وہ مقام کہ جہان سٹھ کوپ سوامین نے تپ کیا سری سنپردا اسواسطے مشہور ہے کہ اول نارائن نے طریق اُس اُپاسنا کا سری یعنی لچھمی جی کو اُپدیش کیا اور لچھمی سے بسوک سین مہاراج کو اور بسوک سین سے بسلسلہ مندرجہ شجرہ جگت مین رواج پایا رامانج سوامین کو اعتقاد اپنے گورو مین مثل بھگوت کے تھا منجملہ چند ذکر مندرجہ پرین آمرت کے دو شخص کا ذکر یہان لکھتا ہون دھنر داس ایک شخص رند مشرب و عیاش تھا میلہ رنگنا تھ سوامین کو مع اپنی معشوقہ کنکا نگا کے آتا تھا رامانج سوامین نے اُسکو دیکھا کہ ہزارہا آدمیون کے ابنوہ مین اس عورت پر چھتری کا سایہ مثل غلامون کے کئے ہوئے آتا ہے اور سوائے اُس عورت کے کسی اور طرف خیال نہین کرتا اور نہ کسی کی شرم و حیا ہے سوامین موصوف کو اُسکے حال پر اختلال پر رحم آیا اور اپنے روبرو طلب کرکے کچھ ایسی نظر سے دیکھا اور گفتگو کی کہ وہ اور اُسکی معشوقہ فوراً بھگوت سرن ہوئے اور اپنے گھر کو چھوڑ کر رنگنا تھ پوری مین نجد منگزاری اپنے گورو کے رہنے لگے اسقدر گورو بھگوت مین اُنکا پریم اور بھاؤ ہوا کہ سوامین ممدوح خوش ہوکر اکثر دھنر داس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر چہل قدمی فرمایا کرتے تھے اور ازبس عزیز رکھتے تھے دیگر سیوکان سوامین موصوف کو یہ رشک ہوا کہ یہ شخص نیا اور ذات کا

آیا ہوا تو ایسا عزیز ہو گیا کہ سب طرح سے مورد مراحم ہوا اور ہم لوگون کو کہ قدیم کے خدمتگزار ہین نوبت گفتگو کی بھی نہین پہونچتی یہ حال سوامین مدوح کے بھی گوش زد ہوا اور واسطے رفع شک واظہار برہم واعتقاد دھنروداس کے ایک روز کسی بیشنو کو اجازت کر دی کہ اُسنے سب بیشنوان کی دھوتی اور انگوچھہ کسی مکان مین مخفی کر دیے اور تھوڑا تھوڑا اُنکو چاک کر دیا صبح کو جب تلاش ہوئی تو بکمال جستجو اُنکے ہاتھ آئے اور دریدہ و چاک دیکھکر باہم گریڑنے لگے یہان تک نوبت درشت گوئی اور سخت کلامی کی پہونچی کہ سوامین مدوح کو رفع فساد کرنا پڑا دس پانچ روز بعد سوامین مدوح نے اُن لوگون کو فرمایا کہ دھنرداس مالدار ہوا اوسکا مال مع زیور وغیرہ سب چرالاؤ تمھارے خرچ ضروریات مین آویگا سب بیشنو حسب الاجازت گیے اور سب مال نکال لیا کنکا نگا اُسکی جورو تینگر کروٹ لئے سوتی تھی اُسکا زیور بھی اُتارا اُسکی آنکھ کھل گئی اور جانا کہ یہ شخص سوامین جی کے سیوک ہین خوب ہوا جو زیور اور اسباب انکے کام مین آیا لیکن دوسری کروٹ کا زیور بھی اگر اُنکے ہاتھ آجاوے تو بہتر ہو اسواسطے اُسنے دوسری طرف کو کروٹ لی سب بیشنو لفور کروٹ لینے کے بھاگ گئے صبح کو یہ حال اُس عورت نے دھنرداس سے بیان کیا دھنرداس کو از بس غصہ آیا اور خوب زدوکوب کر کے گھر سے نکال دیا وہ عورت گریان و نالان سوامین جی کی خدمت مین گئی اور حال کہا سوامین جی نے دھنرداس سے پوچھا کہ اسکا اعتقاد و بھاؤ تو بہت درست تھا تو نے کسواسطے اسکو مارا دھنرداس نے عرض کیا کہ فی الحقیقت الا اسقدر عدول بھگتان کا اس عورت سے ہوا کہ خود اسنے خلاف خواہش بھگتو نکے کسواسطے کروٹ لی کہ وہ بھاگ گئے مناسب یہ تھا کہ بدستور پڑی رہتی تاکہ جو اُنکی خواہش تھی پوری ہو جاتی علاوہ ازان جسقدر دیر تک بھگت اُس گھر مین رہتے اُسیقدر خوش نصیبی اُس گھر کی تھی سوامین مدوح نے اُن اشخاص رشک کرنے والون سے فرمایا کہ تم جنھین وسنیاسی وبیشنو کہلاتے ہو کہ ترک کرنا اور دکھہ سکھہ برابر جاننا تم لوگون کا زیور ہی سو تمھارا تو واسطے پارچہ لنگوٹی کے وہ حال ہوا کہ نوبت بہ بدکلامی وکشاکشی پہونچی اور یہ دھنرداس دنیادار ہو کہ بلا مال و دولت اُسکو گریز نہین اُسکا یہ حال کہ سنا اور دیکھا پس غور کرو کہ واجب الرحم و عنایت یہ شخص ہی یا تم ایک دفعہ سوامین موصوف کو اتفاق جانے کا ایک گانون مین ہوا وہان دو سیوک سوامین مدوح کے رہتے تھے ایک بقال ساہوکار سو اُسکے گھر تو بسبب غرور اور نالایقی اُسکی کے تشریف نہ لے گئے دوسرا برد آچاریج براہمن کہ مفلس تھا اُسکے گھر تشریف لائے اسوقت برد آچار جو موصوف واسطے گداگری کے گیا تھا اور عورت اُسکے گھر پر موجود تھی سوامین جی کو آتا دیکھکر کمال خوش ہوئی لیکن چونکہ غایت مفلسی سے ایک پارچہ دریدہ جسم پر تھا بسبب شرم کے گھر مین چھپ گئی جب سوامین مدوح کو یہ حال معلوم ہوا تو اپنا پارچہ اُسکے گھر مین پھینک دیا اُسکو پہنکر باہر آئی اور

سلام فرمودن کردن بانوالان بانوالان

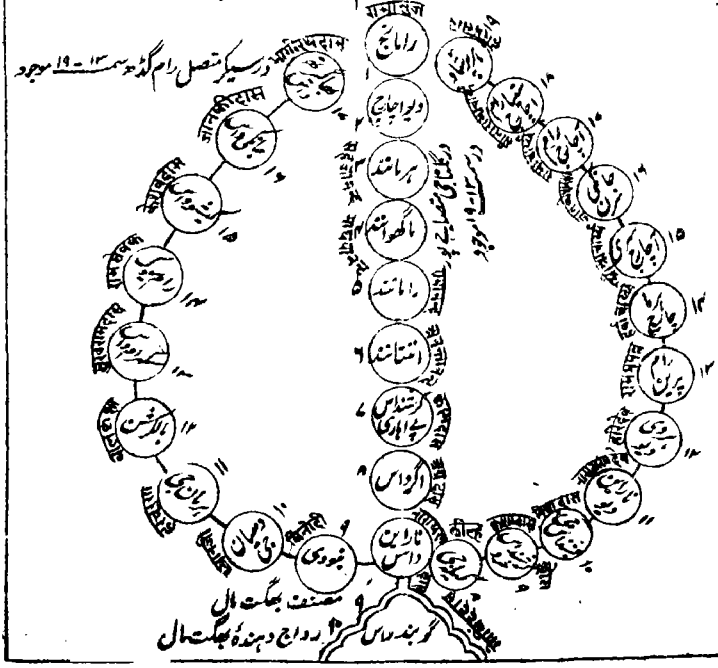
ڈنڈوت کرکے اسقدر خوش ہوئی گویا دولت ہر دو جہان کی حاصل ہوئی پھر فکر ہوئی کہ واسطے رسوئی کے سامان کہان سے آوے اسی عرصہ میں اُسکا شوہر آگیا اور سوامین کو ڈنڈوت کرکے بعد لینے چرن امرت کے فکر سامان رسوئی میں ہوا لیکن کچھ نظر نہ آئی عورت نے بیان کیا کہ ایک بقال بڑا خصال مجکو بنظر خوش دیکھکر تاجہ اور آٹے ریوڑ وغیرہ بھی میرے پاس بھیجا تھا کہ میں نے واپس کردیا اگر اجازت ہو تو اُسکے پاس سے کچھ سامان لاؤں براہمن نے اجازت دی کہ جسطرح ہو سکے جلد لاؤ براہمنی اُس بقال کے پاس گئی اور وعدہ رات کے آٹے کا کرکے سامان ضروری لائی اور رسوئی وغیرہ سے مع تمامی پھر اپنے خدمت گری پر مستعد ہوئی سوامین کو سیتہ سب حال معلوم ہو گیا اور براہمنی کو تھوڑا سا بھگوت کا پرشاد دیا کہ اُس بقال کو دیدے براہمنی جب بقال کے پاس پہونچی اور بھگوت کا پرشاد دیا تو وہ اپنے اعمال قبیحہ کا پچھتایا اور اُس براہمنی کے چرنوں میں بیتاب ہوکر پڑا اپنی والدہ قرار دیکر درخواست عفو تقصیرات و بھگوت سرنا گتی کی کری سو براہمنی نے اُسکے حال پر رحم کرکے سوامین سے پرارتھنا کی سوامین نے اُسکو اپنا سیوک کرکے بھگوت بھگت کردیا شجرہ از ابتداء سنپردا رامانج سوامین یہان مندرج ہوا اور آیندہ صرف ایک کاری کا رامانندجی کی کتھا میں لکھا جاویگا ہفتاد چہار کاری کا شجرہ ممکن نہیں تھا



کتھا رامانندجی سوامین پرم بھگت و سدھ اچارج و بھگتی کے روپ و بندہ ایشور تھے رامانند سوامین نے جسطرح واسطے عبور فوج لشکر موج کے سمدر کا پل باندھا تھا سیطرح رامانندجی نے واسطے اُترنے سنسار سمدر کے اپنی کرپا و شکتی سے پل باندھا انتانند و سرسیر آنند و سکھانند و بھاوانند و دیپا و سین و دھنا جٹ و ریداس و پیرو دیو کو آنتاہی فیض و اُپدیش ہوا تھا کہ ہر ایک نے لکھہا و کرورہا کا اُدھار کیا اور سب ستسنگ نامی گرامی گذرے رامانندی سنپردا جو مشہور و معروف ہوا اسکے آچارج و موجد سوامین موصوف ہوئے یہ سوامین دکھن ولیس میں بقاعدہ سمارت سنپردا کے ایک

سنیاسی کے اُپدیش سے بھگوت آرادھن کیا کرتے تھے ایک روز باغ مین واسطے لینے پھولون کے گئے وہان راگھوآنند سنیاسین سے کہ رامانج سنپردا مین تھے درشن ہوئے اُنھون نے رامانندجی کو فرمایا کہ تمکو کچھ اپنا حال بھی معلوم ہی کہ عمر تمھاری باقی نہین رہی اس اخیر وقت مین بھگوت کے سرن ہونا چاہیے رامانندجی سنیاسی اپنے گورو کے پاس گئے اور حال کہا سنیاسی نے بکشف باطن جانا کہ حقیقت مین عمر رامانندجی کی ختم کو پہونچی لیکن کچھ تدبیر نہ کرسکا اور دونون راگھوآنندجی کی خدمت مین حاضر ہوکر واسطے کامیابی ہر دو جہان کے اُنکے سرن ہوئے چونکہ بھگوت بھگت چارہ فرماے بچارگان مثل بھگوت کے ہوتے ہین اور غیر کے دُکھ سے مثل مالکن کے نرم ہو جاتے ہین اسواسطے راگھوانندجی نے اُنپر رحم کرکے منتر اُپدیش کیا اور رامانندجی کی روح جوگ ابھیاس سے دسوین دروازہ یعنے نارک شر پر پہونچادی جب وقت موت کا گذر گیا تو پھر بدستور زندہ کرلیا اور عمر کثیر کا بردان (جسکی تمہارت) دیا بعد اُسکے رامانندجی عرصہ تک گورو کی سیوا مین حاضر رہے پھر واسطے تیرتھ جاترا کے طرف بدر کاشرم وغیرہ کے آئے اور چندے کاشی جی مین اوپر گھاٹ پنچ گنگا کے قیام کیا کہ اب تک کھڑاون اُنکی وہان موجود ہین جب واپس ہوکر گورو کی خدمت مین حاضر ہوے تو ہم مذہب اور ہم مشرب نے حال اُنکے آچار وکریا کا پوچھا اور معلوم ہوگیا کہ کبھی کبھی اپنی دھرم و آچار مین کچھ فرق آگیا ہی واضح ہو کہ رامانج سنپردا مین آچار رسوئی وغیرہ کا ازبس ہی اور سبب یہ ہی کہ چوکا دینا پانی لانا رسوئی بنانی و دیگر کام روزمرہ کے یہ لوگ اپنی ذات کے واسطے نہین سمجھتے بلکہ واسطے بھگوت کے سب کام کرتے ہین چنانچہ جب بھگوت بھوگ لگ جاتا ہی تو پردہ وغیرہ کچھ نہین رکھتے اور قبل بھوگ لگنے کے کوئی شخص اگر رسوئی کو دیکھ لیوے تو چھوڑ دیتے ہین اگرچہ اس باب مین سب سنپردا والے متفق ہین لیکن بالخاص سری سنپردا والے کریا و آچار کو منجملہ خصوصیات بھگوت سیوا کے جانتے ہین غرض جب رامانندجی کا حال اُنکے مذہب والون کو معلوم ہوگیا کہ کریا و آچار اُنکا قائم نہین رہا تو اپنے شمول سے علیحدہ کردیا راگھوآنند اُنکے گورو نے اجازت دی کہ تم اپنا طریق علیحدہ جاری کرو سو علیحدہ جاری کیا کہ رامانندی سنپردا مشہور ہی اگرچہ عقائد و قواعد متفق سری سنپردا کے ہین لیکن اکثر رام اُپاسک ہوتے ہین کریا و آچار وغیرہ جسقدر سری سنپردا مین ہی اُسقدر اُس سنپردا مین نہین تلک وغیرہ کا بیان بھیکھ نشٹھا مین ہوگا بعد ازان سوا مین موصوف نے از روے شاستروں کے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے تو اُسکی نسبت پابندی برن آشرم کی فضول ہی اسواسطے یہ طریق جاری کیا کہ جو کوئی ہر چہار برن والا کسی سنپردا مین بھگوت سرن ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرے سبکا خورد و نوش شامل ہو کچھ خصوصیت برن یعنی قوم کی نہ رہی اگرچہ اس باب مین احکام کثیر پلٹے جاتے ہین لیکن دو ایک کا ترجمہ لکھا جاتا ہی نامہ مجرا ترمین لکھا ہی کہ جسطرح باپ

وگورو کے گوت سے اس آدمی کا گوت مشہور ہوتا ہی اسیطرح بھگوت بھگتی اختیار کرنے سے بھگت یعنی بھگوت کا گوت ہو جاتا ہی سو سب بھگت باہمدگر بھائی ہین اگست سنگھتا مین لکھا ہی کہ جسطرح برہمہ چیرج گرہستھ بان پرستھ سنیاس چار آشرم ہین اسیطرح بھگوت بھگتی آشرم ہی یعنی سب بھگوت بھگت ایک قوم ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو براہمن سب اپنے کرمون مین سمادھان ہی لیکن بھگت نہین اس سے کوئی نیچ قوم جو بھگوت بھگت ہووے تو بہتر ہی اور ایک تصدیق یہ بھی ہی کہ بھگوت نے بعد ختم ہونے جگ راجہ جدھشٹر کے بالمیک نیچ قوم کی بسبب بھگوت بھگتی کے سب برن آشرم والون سے زیادہ عزت کری اور خاص رسوئی راجہ جدھشٹر مین بٹھلا کر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا غرض اسیطرح کی بہت گواہی ہین سو یہ طریق جاری کردہ رامانندجی کا اُن اقوام مین کہ جو دنیادار ہین مروج نہین الا جو قوم کہ دنیا کو چھوڑکر کسی سنپردا مین بھگوت سرن ہوئی یعنی برکت ہوگئی اُنہین اب تک مستعمل ہی مشہور ہی کہ یہان گنگا سنگم ہوا ہی اور کپلدیوجی کا وہان استھان ہی وہ بیمدت سے بے نشان ہوگئی تھی رامانندجی نے اُس جگہ کو ظاہر کیا کہ اب تک پرستشگاہ خاص وعام کی ہی اور بیراگی وسنیاسی وہانکے پوجاری ہین اور بعض کہتے ہین کہ شنکر سوامین نے وہ جگہ ظاہر کی شجرہ از ابتدائے رامانج سوامین تا گوبند داس روانج دہندہ بھگت مال اور دد گادی یعنی گلستان رام گدھ کا احسال تحریر ہوتا ہے



گتھا کرشنداس پڑہاری مندرجۂ شجرۂ بالا ایسے پرم بھاگوت اور بھگتی کے رواج دہندہ ہوئے کہ جنکی کرپا کا مضبوط و مستقل پل ابتک کروروں پانکی اور گنہگاروں کو اس سنسار سمدر سے پار کرتا ہی جیسے سر پر ہاتھ دھراوہ دونوں جہان سے ایسا مستغنی و بیفکر ہو گیا کہ پھر کسی کے روبرو ہاتھ نہ پسارا بلکہ برہان درجہ کو فائز ہوا بھگوت بھجن کے پرتاپ سے کلجگ مین نہا منیشر اور رکھیشرون کے مراتب کو شنداس جی کو حاصل ہوئے اور جنکے چرن کملون کے دیس دیس کے راجہ ورانا سیوا کرکے مراد دلی کو پہونچے واہمہ براہمن جو مشہور ہین انکے منس مین مثل آفتاب کے ہوئے کہ بھگوت بھگتون کے مانند دل کمل کے کھلائے اور اگیان کا اندھیرا دور کیا کیا و اگر داس وکیول رام ہٹی نارائن و پدم نابھ وگدادھر و دیوا و کلیان وغیرہ صدہا چیلے ایسے سدھ و پرم بھگت ہوئے کہ ہر یک نے لاکھون کا اوڈھار کیا یہ مہاراج انتانند چیلہ رامانند جی کے چیلے تھے گلتا کہ متصل امیر کے گورودوارہ مشہور و معروف ہی ظاہر و قائم کردہ اُنکا ہی اور گورودوارہ پنڈوری جو پنجاب مین ہی اور اُس گادی کے ہزارہا سیوک ہین وہ بھی چیلہ ہای کرشنداس موصوف سے قائم ہوا پہلے گلتا جی مین جوگی رہا کرتے تھے وہان براے سیر اتفاق جاتے کرشنداس موصوف کا ہوا سرمنشاے جوگیان نے مکان پر ٹھہرنے نہ دیا کرشنداس جی وہان سے ملہارہ جا بیٹھے اور جو آگ دھونی کی جلا رکھی تھی وہ جی نسبت بہبود گوئی اُسکے اپنے پارچہ مین اُٹھا کر لیگئے جوگی سرمنشہ وہان کا یہ حال دیکھکر واسطے نمایش اپنی عظمت و سدھتا کے شیر کی صورت بناکر کرشنداس جی کے دھمکانے کو آیا کرشنداس جی کو نصیحت دینا اُسکا منظور ہوا فرمایا کہ یہ شخص کیسا گدھا ہی کہ ناحق تنگ کرتا ہی جوگی مذکور فی الفور گدھا ہو گیا اور جسقدر اُسکے سیوک تھے سبکے کان مین سے مُدّرا کہ مدار اعظم اُنکے فرقہ وفقیری کا ہی نکالکر کرشنداس جی کے پاس آگئے پرتھی راج والی آمیر چیلا جوگی مذکور کا تھا واسطے درشن اُسکے آیا اُسکو نہ دیکھا اور دیگر جوگیون کے کان مین مُدرا نہ پائے درپے تفتیش حال ہوا اور بعد دریافت بخدمت کرشنداس جی کے حاضر ہو کر قدمون مین پڑا سب جوگی حاضر آئے اور دست بستہ کھڑے ہو کر بعد دنڈوت و قدمبوسی کے منت دار و طلبی واسطے عفو تقصیرات کے ہوئے چونکہ بھگوت بھگت مجسم رحم اور کرپا کے ہوتے ہین اسواسطے کرشنداس جی نے اُنکی تقصیرات کو معاف کیا اور اُنکے سرمنشہ کو بدستور آدمی بنا کر فرمایا کہ اس مکان مین بھگوت بھگت رہا کرینگے تم اپنے واسطے کچھ اور تجویز کر لو اور بھگوت بھگتون کی خدمت کرتے رہو سو جوگیون نے وہ مکان چھوڑ دیا اور گورودوارہ بیشنوان کا قرار پایا چنانچہ ابتک قائم ہی اور جوگی لوگ خدمت اُس مکان کی کرتے ہین راجہ پرتھی راج نے جو پرتاپ کرشنداس جی کا دیکھا تو چیلا ہو گیا اور اسقدر کرپا کرشنداس جی اور بھگوت کی اُسپر ہوئی کہ بھگوت کے درشن ہوئے سو حال مفصل اُسکا گورو نشٹھا مین مندرج ہوگا

سرمنشہ جوگیان کا ہوا کرشنداس جی کے درشن کو آیا

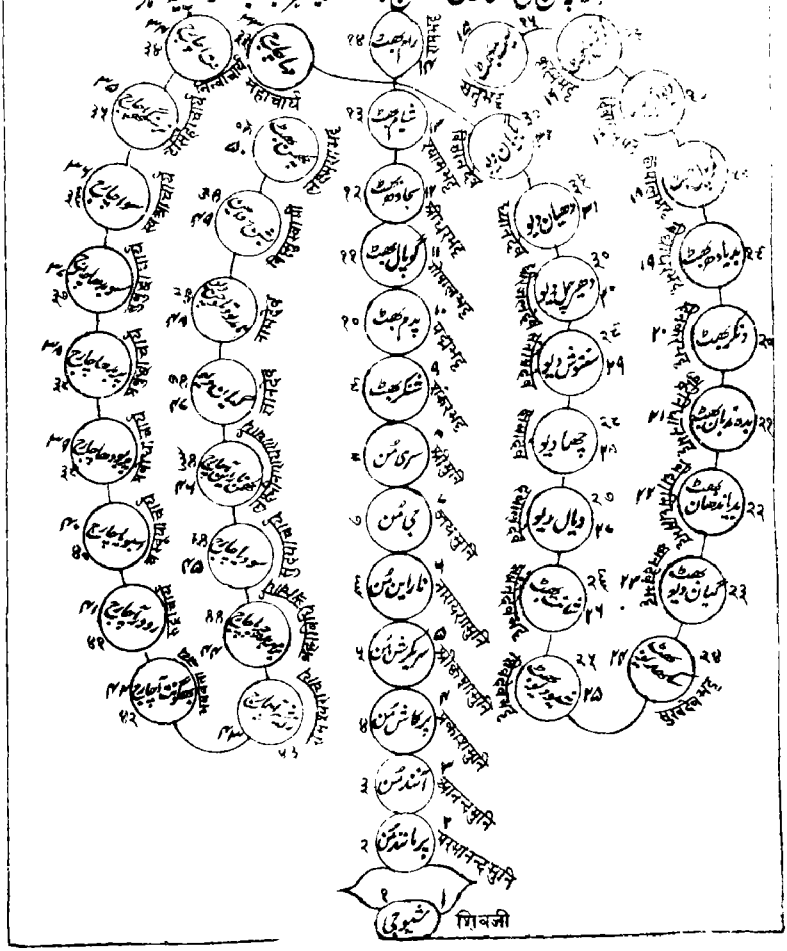
جوگی مذکور کا ہوا کرشنداس جی کے چرنون مین پڑا

کرشنداس جی کے پاس آئے پرتھی راج والی آمیر چیلا جوگی مذکور کا تھا واسطے درشن اُسکے آیا

کلو دیس جو پہاڑ مین واقع ہی وہان جانیکا اتفاق کرشنداس جی کو ہوا ایک مفلس کے طفل نے خدمت کری
کنور رام
اور تیر مادہ گاؤ کا لایا کرشنداس جی کو اُسکے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ بلندی پر چڑھکر ہر چہار طرف نگاہ کر
جہان تک نظر پہونچیگی وہان تک کا تیرا راج ہوگا چنانچہ درگا مہارانی نے کہ اُنکا مندر وہان تھا اس طفل کو
بلندی پر چڑھا کر دکھایا جہانتک اُسکی نظر گئی وہان تک کا راج اُسکو ہوگیا پھر کرشنداس جی نے کرپا کرکے
اپنا چیلا کیا اور ایسا پرم بھگت کر دیا کہ قلیل عرصہ مین بھگتون مین مشہور ہوگیا مختصر حال اُسکا یہ ہی
کہ ایک دفعہ واسطے بھگوت جوگ کے جلیبی آئی تھین ایک جلیبی زمین پر گر پڑی اُسکے پسر نے کہ دو سال
تھا اُٹھاکر اپنی زبان سے لگائی یہ حال دیکھکر راجہ موصوف کو کمال غصہ آیا اور فرمایا کہ اس کمبخت کو
بھگوت مین محبت نہین کہ بدون بھوگ لگے جلیبی کو کھایا اسواسطے واجب القتل ہی اور تلوار لیکر
مستعد بقتل ہوا سادھو موجود تھے اُنھون نے اُس طفل کو اپنا بیان کرکے بچایا اور راجہ کو سمجھا کر قیمت
اُسکے ہاتھ فروخت کردیا کہ بعد پرم دھام ہونے راجہ موصوف کے وہ لڑکا راجہ ہوا اور ایسی نشٹھا اُسکی
بھگوت مین ہوئی کہ تمام اُس دیس مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا اور اب تک اولاد اُسکی رانجشیدہ
کرشنداس جی پر موجود ہی کرشنداس جی نے ایک دفعہ بھنڈارہ کیا ایک سادھو کی استری حاملہ تھی
دو پنواڑہ اُسکو دئے اور فرمایا کہ اسکے شکم سے میرا ششیہ دیو یعنی بھگوت بھگت پیدا ہوگا ابھی سے خدمت
نرہرد
واجب ہی کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے پاپوش فروشی کیا کرتا تھا ایک دفعہ کرشنداس جی کی
خدمت مین ملبتی بھگوت بھگتی کے آپدیش کا ہوا کرشنداس جی نے وہ پیشہ اس سے چھڑا دیا کہ لباس سادھان
سے بعید ہی اور پھر بھگوت سرن کیا سادھو ہوکر اگرچہ بھجن سمرن کیا کرتا تھا لیکن اکثر یاد اُس پیشہ اور دولت
وعیش وعشرت کی رہتی کرشنداس جی نے بکشف باطن حال اُسکے اندرونہ کا جانا اور اسقدر نعمت
بیقیاس عنایت فرمائی کہ مستغنی ہوکر سب مترفات کا تارک ہوگیا اور بھگوت کے بھجن وسیوا مین بدل
مصروف ہوکر کرتارتھ ہوگیا گوبندداس گوبندداس جی چیلہ نارائن داس عرف نابھا منصف
بھگت مال کی پرم بھگت نیک طبع خوش اخلاق راحم سبکو برابر دیکھنے مین مثل ابر باران کے کہ دوست دشمن
اُسکے نزدیک برابر ہوتا ہی ہوئے پرم آنند کے دینے والے جو بھگوت چرترہین اُنکی کھان اور نودھا بھگتی اور
پنچرس کے اُپاسک بھگت ہین اُنکی کتھا اور چرتر کے فہیم اور چترتھے بھگوت بھگت جو مثل جواہر بیبہا کے ہین
نوٹ تسم کی مندرجہ دیباچہ ۱
اُنکی مالا یعنی بھگت مال جب تیار ہوئی تو یہ دولت لازوال کہ ہر یک کو فیض عام ہی اور دنیا و دین دونون باسانی
حاصل ہوتے ہین اور جسقدر اُسکے پڑھنے اور سُننے مین توجہ ہو اُسیقدر سب مدارج کی روز بروز ترقی ہوتی ہی
سب سے پہلے گوبندداس موصوف کو نصیب ہوئی یعنے نابھاجی نے اُنکو پڑھائی تب اُنھون نے تمام جہانمین

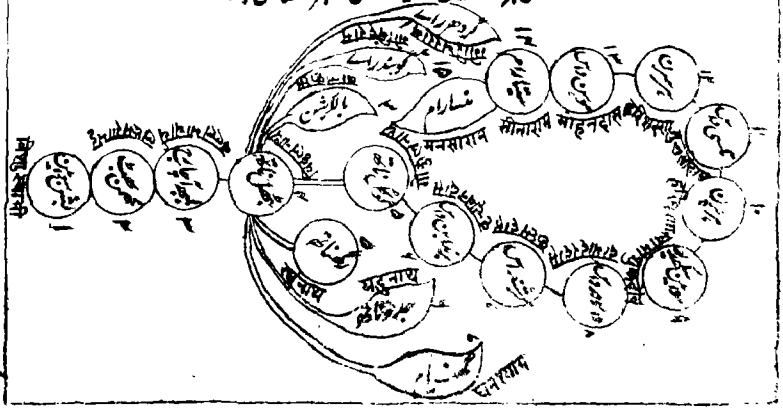
مشہور کیا بروقت پڑھنے وسنانے کے زیر وزبر یا حرف کا فرق وتجاوز نہین ہوتا تھا اور بسوباش چور گھنڈان سوامین ہین اُنکی بھگتی کا اعتقاد اور داس بھاونا کی بزرگی اور بھگتون کی مہما اور اُنکے معجزات ایسے بیان کرتے تھے کہ سامعین بھگوت سرن ہوکر کرتار تھہ ہو جاتے تھے لوگون کی اودھار مین دل وجان سے کوشش کرتی اور اب تک اُنکی بدولت چشمہ فیض کا جہان مین جاری ہی چونکہ یہ بھگت مال پرم بھاگوت دھرم ہے اسواسطے اُن مہاراج کی کتھا بھاگوت دھرم پرچارکون مین درج کی گئی ہی لکھتا بشن سوامین مہاراج پرم بھاگوت اور رواج دہندہ بھگوت بھگتی کے براہمن بنس مین بملک دکھن ہوئے ہر جہار سنپردا مین جو رودر سنپردا مشہور ہی اُسکے آچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ یہ سنپردا قدیمی ہی لیکن زیادہ تر رواج اُسکا جو سوامین موصوف سے ہوا اسواسطے اُنکے نام سے مشہور ہی اور وجہ شہرت شیوجی مہاراج کے نام سے یہ ہی کہ اصل موجد وآچارج اس سنپردا کے شیوجی مہاراج ہین یعنی اوّل اُپدیش اِس اُپاسنا کا شیوجی مہاراج نے پرماتمہ سن کو کیا تھا پرماتمہ موصوف بشن کا پنی مین ہوئے تھا کردوارہ برداج مہاراج مین بھگوت آراہن کیا کرتے تھے اُنکی بھگتی کے بھاو سے بھگوت برداج مہاراج خوش ہوئے اور شیوجی کو اجازت منتر اُپدیش کی فرمائی شیوجی نے درشن دیکر منتر اُپدیش کیا اور سب قواعد اُپاسنا کے ہدایت فرمائے اور چونکہ شیوجی مہاراج کو زیادہ تر یال چرترون سے رغبت ہی اسواسطے سرپکرشن مہاراج کے بال روپ کا دھیان اور سرپکرشن سرنا گتی کا منتر اُپدیش کیا اس سنپردا مین ایشور کو سدہ ادویت مانتے ہین یعنی وہ ایشور سچدانند گھن پورن برہم سرپکرشن ایک اور سب سے علحدہ ہی بلکہ مایا کا بھی پریرک نہین اور مایا اُسکے قریب خود بخود سب کام برہمانڈون کی پیدائش وغیرہ کا کرتی ہی جسطرح سنگ مقناطیس کہ وہ آہن کو واسطے حرکت کے متحرک نہین کرتا لیکن آہن جب سنگ مقناطیس کے نزدیک جاتا ہی خود بخود حرکت کرتا ہی اور وہ ایشور صوذ بالا نند نندن بندرابن چندگوکلوک نواسی ہمیشہ مثل طفل ہفت سالہ کے اپنے سکھاؤن کے ساتھہ کھیل اور بہار کرتا ہی برج کی زمین اور گوکلوک مین کچھہ کمی بیشی نہین تلک اور سنیاس کا حال بھیکھہ نشٹھا مین مندرج ہوگا جو قواعد خاص اس سنپردا والون کے ہین اُسکے پیرو اور معتقد گجرات مین اکثر ہین لیکن حسب قواعد مروجہ بلبھہ آچارج کے زیادہ تر رواج اس سنپردا کا ہی اور اگرچہ قواعد قدما اور بشن سوامین اور بلبھہ آچارج مین کچھہ فرق نہین کہ سب بال سروپ کے اُپاسک ہین لیکن بلبھہ آچارج جی نے بعض بعض بھاو اور قاعدے حسب جذبہ محبت دلی ایسے نکالے کہ زبردستی سے دلکو کشش کرتے ہین اُنکا حال قدرے قلیل بلبھہ آچارج کی کتھا مین اور بالتفصیل نشٹھا مین مندرج ہوگا اور بابا لعل کہ بیٹا داراشکوہ برادر عالمگیر تھا وہ بھی اسی نشٹھا اور سنپردا مین تھا اگرچہ بعض مادہ سنپردا مین

کوتے ہین لیکن تحقیقاً اسی سنپردا کا پیرو ہوا اُسنے ایک دو قاعدہ مین کمی بیشی کرکے اپنے طور پر اُس سنپردا کو
رواج دیا واضع ہو کہ یہ سنپردا بشن سوامین مہاراج کی ایسی پرم پوترا اور جلد بھگوت مین دل لگا دینے والی
ہی کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا کرورون بھگت اس آپاشنا کے بدولت اپنی مراد کو پہونچے اب گورودوارے
مہان اور مشہور اس سنپردا کے گوکل ہین ہین کہ جنکا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوگا اور مابقی گورودوارے
گجرات مین ہین مگر مثل گوکل و ناتھدوارہ کے کہ وہ بھی گورودوارہ گوکلستہ یعنی بلبھ آچارج کے خاندان والو
کا ہے مشہور و باقی نہین مگر پنڈرپور کا گورودوارہ کہ وہ حسب قاعدہ متقدمین کے ہی اور مجتہدان اس سنپردا سے
ہوا گجرات مین زیادہ تر رہا ہی اب شجرہ از ابتدائے شیوجی تا بشن سوامین یہان لکھا جاتا ہی اور آیندہ
کتھا بلبھ آچارج کی کتھا مین مندرج ہوگا اور یہ شجرہ باعتبار گرو وچیلے کے ہی

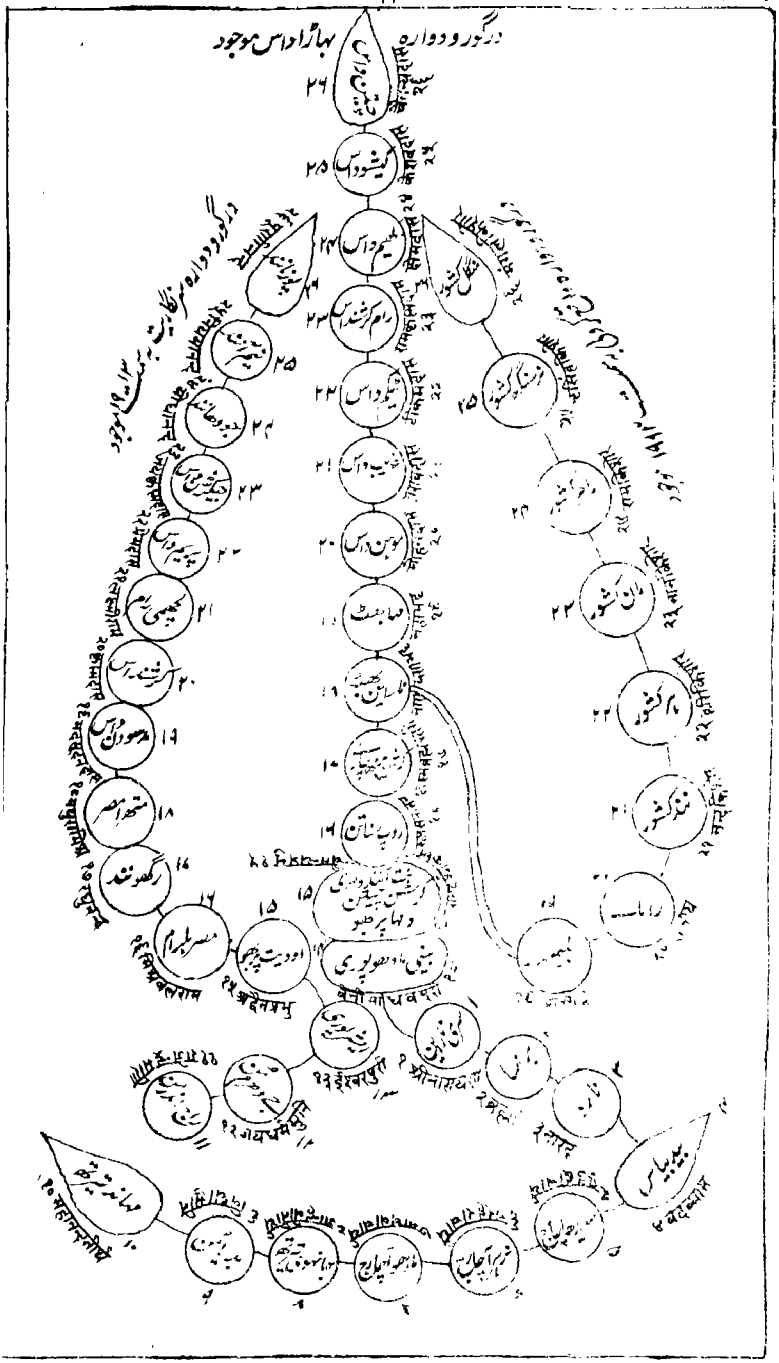

شیوجی
शिवजी
پرانند سُن
आनन्द सुनि
آنند سُن
आनन्द सुनि
پرکاش سُن
प्रकाश सुनि
سرکرشن سُن
श्रीकृष्ण सुनि
نارائن سُن
नारायण सुनि
جی سُن
जय सुनि
وجے سُن
विजय सुनि
وشنک بھٹ
शंकर भट्ट
پدم بھٹ
पद्मनाभ भट्ट
گوپال بھٹ
गोपाल भट्ट
سجادھر بھٹ
श्रीधर भट्ट
شام بھٹ
श्यामभट्ट
رام بھٹ
रामभट्ट
وٹھل دیو
विठ्ठलदेव
دھیرج دیو
धीरजदेव
سنتوش دیو
संतोषदेव
چھما دیو
क्षमादेव
وِیال دیو
विजयदेव
شانتی بھٹ
शांतिभट्ट
چیتن بھٹ
चैतन्यभट्ट
گوپی ناتھ بھٹ
गोपीनाथभट्ट
ہریانند بھٹ
हरिआनन्दभट्ट
وِٹھل ناتھ بھٹ
विठ्ठलनाथभट्ट
گردھر بھٹ
गिरिधरभट्ट
گوکلناتھ بھٹ
गोकुलनाथभट्ट
ہری راے بھٹ
हरिरायभट्ट
وِٹھل ناتھ بھٹ
विठ्ठलनाथभट्ट
بالکرشن بھٹ
बालकृष्ण

کتھا بلبھدراچارج مشہور بلبھ آچارج پرم بھاگوت اور پریمی اور سنپردا کے آچارج اور سنسار سمدر رد و بینے والون کو مثل کشتی کے ہوے لیکن سنپردا مین اگرچہ آچارج اور بھگت بہت گذرے لیکن اخیر مین یہ مہاراج سب سے بڑھکر و سرمنشہ ہوے اپنے مقام قیام کو چھوڑکر اقول گوکل مین اور پھر برندابن مین آئے اور بھگوت آرادھن مین مشغول ہوے بخواہش بھگوت کے یہ تمنا ہوئی کہ بالتسل نشٹھا کا رواج اس سنسار مین خوب ہووے تاکہ پاپی اور گنہگارون کا اوددھار ہو اسواسطے برندابن سے پھر گوکل مین آئے اور بھگوت نے خواب مین واسطے رواج اس آپاشنا کے ارشاد فرمایا سواولاً بھگوت مورتی براجمان کرکے لوگون کو ہدایت اور تلقین فرمائی اور پھر بھگوت سیوا کا ایسا طریقہ جاری کیا کہ خواہ نخواہ طبیعت گرویدہ ہووے چونکہ بالتسل نشٹھا مین تیاری اشیاے راگ بھوگ و سرنگار بال روپ بھگوت کے وقت بوقت علحدہ علحدہ قسم وطور سے ضرور ہی اسواسطے بھگوت نے واسطے شادی کرلینے کے اجازت فرمائی اور جو سوا مین ممدوح نے کچھ انکار کیا تو بھگوت کی جانب سے مبالغہ ظہور مین آیا سبب مبالغہ کا یہ ہی کہ جو کوئی بھگت جس اعتقاد راسخ سے بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت اسی بھاو اسکے دلمین وینہ بروقت کمال کو پہونچ جانے بھگتی کے ساکھیات ظہور فرماتے ہین سو بھگوت کو خیال ہوا کہ بجاے نند باباکے خود بلبھ آچارج جی موجود ہین لیکن بجاے جسودھا مہارانی کے والدہ کسکو کہونگا اسواسطے مبالغہ کیا بلکہ ایک براہمن کے دلکو پریرنا کرکے لڑکی اسکی بھیٹ کرادی پھر تو ایسا آرادھن و رواج اس بالتسل بھاو کا ہوا کہ گویا بھگوت نے پھر اوتار دھارن کیا ہی کچھ عرصہ بعد بٹھل ناتھ مہاراج پیدا ہوے کہ انکا کرلینا بالتسل نشٹھا کے بھگتون مین ہوگا انکے سات صاحبزادے ہوے کہ ہر ایک کے نام سے سات گادی گوکل مین اب تک موجود ہین بعض گادی مین سات دفعہ اور بعض مین پانچ دفعہ سیوا آرادھن ہوتا ہی اگرچہ رادھکا مہارانی کو سوکیا بھاو سے بھگوت کی پرم پریا جانکر آرادھن کرتے ہین لیکن پورن برہم سچدانندگھن سریکرشن مہاراج کو مانتے ہین اس سنپردا کے لوکٹ بھاو کی کچھ تعریف نہین ہوسکتی جو بابا نند اور جسودھا مہارانی لاڈلڈاتی ہونگی اسیقدر گشائیان گوکل کو بھاونا ہی صحن سے مکان کو زیادہ اونچا نہین رکھتے بدین خیال کہ ایسا نہو لڑکا گھٹنیون چلتے گر پڑے بروقت آرام بھگوت کے بلند آواز سے نہین بولتے بدین سبب کہ پرم سکمار لڑکا کچی نیند نہ جاگ پڑے علے ہذا القیاس ہزارہا در ہزارہا لوکٹ بھاو ہین اور یہان تک پہنچی اور اعتقاد اپنی نشٹھا مین ہی کہ جسوقت بھگوت خواب مین ہوتے ہین یا دیگر کسی غیر معمول وقت کوئی شخص ہر دوجا کی دولت کا چڑھانیوالا آجاوے تو کیا ممکن ہی کہ مندر کھولین چنانچہ والی جیپور نے ایک دفعہ امتحان بھی کیا تھا اور ابتک وہی بھاو اور فائم

بدستور جاری ہین کسی گادی مین پچاس ہزار اور کسی مین تیس چالیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہی سب بھگوت ارادھن اور تیاری آرایش واسباب سروپ وراگ بھوگ بھگوت مین خرچ کردیتے ہین بلکہ قرضدار ہوجاتے ہین یہ گشائین بلفظہ گوکلستہ مشہور ہین جیسا اوتم بھاؤ اِن گوکلستہ گشائیون کا دیکھا اور سنا تحریر مین نہین آسکتا اور اُنکے چیلون کو جسقدر بھاؤ وبھگتی اپنے گورو مین ہی وہ بھی بیان نہین ہوسکتی بیشک اور کسی سنپردا مین اسقدر اعتقاد اپنے گورو مین نہین مارواروگجرات مین سیوک اس سنپردا کے بکثرت ہین بلبھ آچارج جی کے خاندان مین اکثر بھگت کامل وسدھ گذرے اور جو اُنکی کرپا کے ذریعہ سے بھگوت پراپتن ہوئے اُنکی شمار تو کس سے ہوسکتی ہی بلبھ آچارج سوامین کے بھاؤ کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنا نام بھی موافق اپنے بھاؤ کے مشہور کیا یعنی بلبھ گوپ قوم کو کہتے ہین کہ جس قوم مین نند باسے سو اپنے خاندان کو بلبھ کل مشہور کیا یعنی گوپ کل ایک دفعہ ایک سادھو برج مین آیا اور بٹوہ سالگرام کا درخت چھوکرے کے شاخ پر لٹکا کر واسطے ملاقات بلبھ آچارج کے گیا جب واپس آیا تو بٹوہ مذکور شاخ پر نہ پایا اور اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر حال کہا اُنھون نے فرمایا کہ تم کیسے سیوک ہو کہ سوامین کو چھوڑ کر جا پھرتے ہو سادھو مذکور نے عذرات پیش کئے اور پھر آکر جو دیکھا تو صدہا بٹوہ ایک قسم کے اُس درخت پر پائے پھر آچارج ممدوح کی خدمت مین آیا اور جو حال دیکھا تھا بیان کیا آچارج نے فرمایا کہ تم اپنے سوامین کو کسواسطے نہین پہچان سکتے سادھو خاموش ہوا اور مطلب دلی آچارج جی کا سمجھکر قدمون مین پڑا اور اپنا بٹوہ سالگرام جی کا لیکر بھگوت ارادھن وسیوا مین دل سے مصروف ہوا واضح ہو کہ اپاسک کو بھگوت مین ایسی نشٹھا چاہیے کہ جیسے بیوقوف کو اپنے جسم مین ہوتی ہی نہ یہ کہ سوامین برشاخ وخود درسید اب شجرہ خاندان بلبھ آچارج کا باعتبار توالد تناسل کے لکھا جاتا ہی لیکن منجملہ سات گدی کے چند گدی بسبب نہونے اولاد پسری کے نواسون کے پاس ہین اور تین چار گدی پر اصل اولاد بیٹھل ناتھ جی کی ہی سو اُنمین سے ایک گدی کا شجرہ لکھنا کافی سمجھا


گوکلناتھ
مہاپربھو
گوسائین
گوپیشور
مدنموہن
گوکلچندرما

کتھا माधवाचार्य مادھوآچاریج سوامین برہمہ سنپردامین پرم بھگت وآچاریج ورواج وہندو اس سنپردا
کے ہوئے اگرچہ سنپردا قدیمی ہی لیکن مادھوآچاریج سوامین سے اس سنپردا کو تمام جہان مین ایسا پھیلایا
माधवसंप्रदाय
کہ بخوبی ہر یک دیس مین رواج ہو گیا اسواسطے بنا مادھو سنپردا کے مشہور ہی اور برہما سنپردا اسواسطے
ब्रह्म
کہتے ہین کہ اول برہما گوست نے اس سنپردا کے قواعد برہماجی سے بیان کیے برہماجی نے بسلسلہ گرو وچیلہ کے
गौडिया
بھگتان مندرجہ شیو کو اپدیش کیا اور مادھوآچاریج جو گوڑیہ اور بعض دیگر بھوسنپردا بیان کرتے ہین تو
وجہ یہ ہی کہ آنند و سرکرشن چیتن مہاپربھو ساکن گوڑدیس کہ اس سنپردا مین آچاریج اور بھگت
نامور بھگوت ہوا وتار ہوئے اور تمام دیس گوڑ بنگالہ کو ہدایت کرکے بھگوت کے شیشہ کیا اسواسطے مہاپربھو
गुडीकाम्प
گوڑیہ نام سے مشہور ہوا مادھوآچاریج موضع پاڈی کام مین جنمس لین ہوئے اور اپنی کرشنا کرنا کی پوجا سے
پاڈی
گوشہ مغرب وجنوب مین واقع ہوئے رہمہ سوتر اور گیتا پر بھاش تصنیف کیا اعتقاد اس آپاشنا
والون کا یہ ہی کہ ایشر تین شخص ہی کہ انکی پرتیما ہی پوجتے ہین یا پابھگت کو پوجتے ہین گیتا کہ قاعدہ متقدمین اس نشٹھا سے
وھیان و آرادھن نارائن کا پایا جاتا ہی لیکن اب بلکہ زیادہ مادھوآچاریج سے آپاشنا سرکرشن
اوتار کی اس سنپردا مین مروج ہی اور ایشر پورن برہم سچدانند گھن سرکرشن سوامین کو لوک نواسی کو
निषाढी
مانتے ہین اور مادھر نشٹھا سے آسکا ذکر نشٹھاے نوزدہم مین ہوگا دھیان و تصور کرتے ہین
اگرچہ مادھر نشٹھا مین جگل سروپ کا دھیان و تصور لازمی ہی اور جو کل سروپ کا ہی آرادھن و سیوا
युगलस्वरूप
اس سنپردا مین مروج ہی اور رادھکرشنا کی تین پرکیا بھاؤ رکھتے ہین لیکن ایشرتا اور وحدانیت
پرکीया
اور پورن برہمتا سرکرشن سوامین مین تصور کرتے ہین کہ انکی بھاش اور دیگر گرنتھون سے یہ بات
ظاہر ہی اس سنپردا مین کھوٹا بھگت اور سدھا مور گدے اور ہوتے ہین واسطے دور کرنے دکھ
آواگون کے بھگوت نے ایک آپاے ایسا تجویز کیا ہی کہ بلا محنت و مشقت اس سنپردا کے ذریعہ سے
کروروں مہا ادھم بھگت کو پراپت ہوتے ہین اگرچہ دکھن دیس مین رواج آپاشنا کا بکثرت ہی
اور گورودوارہ عظیم الشان وہان ہین لیکن درینولا بنج اور بنگالہ مین بھی یہ سنپردا زیادہ تر مروج ہی
اور برندابن مین چند گورودوارہ مشہور و معروف مثل مندر گوپی ناتھ دیوودیدنر مین و سرنگار بٹ وغیرہ کے ہین
مدनमोहन गोपीनाथ गोविन्ददेव
کہ فیض عام بھگوت کے درشنون اور دیکھا لینے کا ہوتا ہی معجزات مادھوآچاریج سوامین کے لکھنے کی کچھ
दीक्षा
ضرورت نہین اسیقدر کافی ہی کہ آنکے نام اور آنکے قاعدہ مقررہ کے عمل سے کرورہا ہا پانی بھگوت
بھگت ہو کر اپنی مراد کو پہونچے اب شجرہ خاندان باعتبار گرو وچیلہ کے بابت ایک دو گرودوارہ کے تحریر
ہوتا ہی اس سنپردا مین ہزار ہا در ہزار ہا گورودوارہ ہین سب کا شجرہ ملنا اور لکھنا غیر ممکن بنا +


درگور و دوارہ بہاڑا داس موجود
۲۶
۲۵
۲۴
۲۳
۲۲
۲۱
۲۰
۱۹
۱۸
۱۷
۱۶
۱۵
۱۴
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

کتھا नित्यानन्द آنندجی مہاراج ایسے پرم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوئے جنکی مہما اور پرتاپ
تمام جہان مین مشہور اور معروف ہی جنھون نے گوڑدیس بنگالہ سے پاکھنڈ پاषंड اور ادھرم کو دور کرکے بھگوت
بھگتی اور اپاشنا کا رواج دیا اور ایسے ایسے [illegible] کو بھگوت پارائن کردیا کہ جنکو
اجامیل پر شرف تھا جسطرح بلدیوجی مہاراج [illegible] تھے اسیطرح یہ مہاراج
کہ بلدیوجی کا اوتار ہوے بھگوت کے روپ مادھوی [illegible] رہتے تھے کہ جس
پریم اور بھاو کو دیکھ شنکر دیگر اشٹ ساتھ بیٹھ پریم آنند سے [illegible] ہوئے تھے مہاراج
موصوف کاندیا شانتی پور بنگالہ دیس مین ہوے [illegible] نڈیا نیا नदिया शान्तीपुर
دیکھا کہ گوڑدیس کے لوگ بھاگوت دھرم سے بمکھ ہین تو اپنے رہنے کا چند عرصہ تک تپ کیا بھاگوت
کو نشنو دیا بھگوت نے حسب خواہش انکے [illegible] دیا اور بعد ش بھگوت بھگتی کو تمام اس دیس مین
مہاراج موصوف نے نہنت اور گورو روپ ہوکر مروج فرمایا ابتک اُس دیس مین اسقدر بھگتی کا महन्त
رواج ہی کہ اکثر بھگوت پارائن ہوتے ہین اور ترک دھان کرکے برندابن مین باس کرتے ہین جو بھاو
اور پریم اُس دیس کے رہنے والونکا برندابن اور سری برندابن چندرین کی تحریر اور تقریر سے ظاہر ہی
اب بھی برندابن مین قریب نصف لوگون کے یہ لوگ موجود ہین اور بھگوت کے بھجن کیرتن مین مشغول
ہین + کتھا श्री कामबैतन سری کرشن چیتن برادر خرد آنندجی سری کرشن مہاراج کا اشٹم اوتار ہوے
چونکہ بھگوت کا عہد اور ارشاد ہی کہ جب دھرم کم ہوجاتا ہی تب اسکے قائم کرنے بیدھ بھاو کے اور
دور کرنے ادھرم کے میرا اوتار ہوتا ہی کہ [illegible] گیتا جی مین مندرج ہی سو گوڑدیس بنگالہ مین بھگوت
بھگتی موقوف ہوکر بالعکس دھرم کا رواج ہوا تھا اسلئے بھگوت نے اسکے قائم کرنے بیدھ مارگ
کے جسطرح برج مین اوتار لیا تھا اسیطرح بنگالہ مین نبدیپ کے بھون سے ظہور فرمایا اگر کسی کو یہ اعتراض
کہ بھگوت کا شیام رنگ شاستر مین لکھا ہی [illegible] سو اسکے واسطے تھے سو واضح ہوکہ برہ وقت کھیل
بہار کے گوپکا اپنے پرم پریتم کرشن کو [illegible] کرکے [illegible] گوری ہین تیری خوبصورتی
اور تیرا حسن ہمارے خوبصورتی اور تمکان پر وے کے مقابلہ پر کب برابر ہی اسواسطے سری کرشن چیتن مہاراج نے
گورہ رنگ دھارن کیا جسطرح سری کرشن مہاراج نے پرم [illegible] برج مین بہار کی کیا تھا اُسیطرح
سری کرشن چیتن مہاراج جیندر اس پرم آنند اور [illegible] کا پریم اور سکھ [illegible] سوروپ کے تصور مین محو اور تدروپ ہوکر اپنے
سیوکان کے دل مین ظاہر کیا یہ مہاراج خرد سالی سے ہی بھگوت روپ کے دھیان اور بھگتی مین مگن رہتے تھے
ہفت سالہ مرکا ذکر ہی کہ کیشو بھارتی نام مہانگ [illegible] سری کرشن چیتن فتح کرتا ہوا اُنکے سکن مین پہونچا پنڈت

کثیر ہمراہ تھے سریکرشن چیتن موصوف نے ایک لحظہ مین وہ غرور اُسکا رفع کر دیا اور پھر ایسی کرپا کری کہ وہ بھگوت بھگت ہو گیا مفصل یہ حال کیشو موصوف کی کتھا مندرجہ نشٹھاے نوزدہم سے واضح ہوگا ایک دفعہ مہاراج ممدوح روبرو سے جگناتھ راے سوامین کے کیرتن کرتے تھے بحالت کیرتن بھگوت چرتردن کے ایسے پریم و تھور بھگوت مین محو اور بیخبر ہوے کہ تدرو بینا کی نوبت پہونچ گئی اور موجودین کو چیتن بھجے سروپ نظر آیا لوگون نے باہمد گر یہ گفتگو کری کہ اس پرسوتم پوری مین ہر یک ذی روح چیتن بھجے اگر سریکرشن چیتن کا چیتن بھجے روپ نظر آیا ہو تو کیا تعجب اور بزرگی ہے یہ خبر مہاراج موصوف تک پہونچی اور دلمین خیال کیا کہ منجملہ اُن اشخاص کے اکثر ہمارے سیوک ہین اگر اُنکے دلمین اعتقاد کامل نہوگا تو بھگوت بھگتی اُنکو حاصل نہوگی اسواسطے چہرہ بھجا دھارن کرکے درشن دیے اور سبکا اعتقاد درست کر دیا اب تک چہرہ بھجی مورتی اُنکی پرشوتم پوری مین ہر کہ درشن ہوتے ہین مہاپربھوجی کو اُنکا چھوٹا بھائی مشہور کرتے ہین وہ بھی اچارج اس سنپردا کے اور پرم بھگت ہوے کتھا روپ وسناتن جی دونون بھائی حقیقی پرم بھگت اور بھاگوت دھرم پرچارک ہوے اور ایسا اس بھگت کا پرچار کیا کہ سنسار سمدر کا پار ہونا اُنمین آسان ہو گیا یہ ہر دو صاحب گوڑ دیس بنگالہ کے رہنے والے بادشاہی منصب دار و دی الاقتدار رکھتے خزانہ کثیر رکھتے تھے ایک رات شمار اور حساب خزانہ کا کرتے کرتے صبح ہو گئی کمال مغموم و متردد ہوے اور باہمد گر کہنے لگے کہ افسوس تمام رات مزخرفات اور کار بیہودہ مین گذر گئی اگر بھگوت سماج اور کتھا مین بیٹھتے تو دم بدم خبر منگانے کہ کسقدر رات گذری آج کچھ بھی خیال نہوا یہ عمر بلا بھگوت کے بھجن ناحق رایگان گئی اور جاتی ہے یہ کہکر اُسیوقت تمام نعمت اور دولت کو مثل ریزۂ خاک کے ترک کیا اور خدمت مین نت آنند و سریکرشن چیتن و مہاپربھوجی اپنے گورو کے حاضر ہو کر ہدایت خواہ ہوے اُنھون نے اجازت فرمائی کہ برج بھوم مین جاؤ اور وہانکے بن اور مقامات بہار سریکرشن سوامین کے جودت سے پوشیدہ اور خفیہ ہو گئے ہین ظاہر کرکے کرشنچندر کے پرم بھگت ورس بلاس کا رواج دو حسب الارشاد ہر دو صاحب موصوف روانہ ہوے اور جسوقت برج بھوم مین پہونچے تو خود بخود تاثیر اُس زمین اور ہواے خوشگوار و سبزۂ دلکش سے روپ مادھری بھگوت مین محو اور مدہوش ہو گئے اور ایسی بوی عشق پیدا پرتم مہاراج کی دماغ جان کو پہونچی کہ نیک و بد کو شکمہ سبکو فراموش کرکے پرم آنند مین مگن ہوے جب کچھ ہوش ہوے تو مزار مان سے پوچھا کہ برج کہان ہین ایک نے جواب دیا کہ کیا تیرا تولد کنندہ اندھا ہو گیا ہے یہ برج نہین اور کیا ہے گشائین جی مہاراج اس گالی سے ایسے خوش ہوے کہ جیسا کوئی سگین برہمن کے آپدیش سے خوش ہوتا ہے اور شادان و فرحان بنشاط تصور مین چکے ہوے اول ستھلی مین اور پھر نندابن مین پہونچے دیکھا کہ جناجی جاری ہین اور ایسا یہ گیان سرسبز و شاداب ہے کہ آفتاب کا طلوع و غروب

معلوم نہین ہوتا بعد تلاش کے دو چار گھرون کی آبادی پائی اور دریافت ہوا کہ باشندے اُس آبادی کے
واسطے پوجا برندادیوی کے گئے ہین وہانسے برندادیوی کی تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے دیکھا کہ وے لوگ
ایک جگہ پر دودھ دہی چڑھا کر روانہ ہوگئے سو اُسی جگہ قیام کیا رات کو برندادیوی نے درشن دیئے اور فرمایا کہ
ہمارا سروپ اسی جگہ ہے تم نکالکر استھاپت کرو سو گشائین روپ نے حسب الارشاد عمل کیا اب تک برندادیوی
موجود ہین اور جسکے گھر مادہ گاو بچہ دیتی ہے اوّل دودھ درگا جی محمدوہ کو چڑھایا جاتا ہے بعد ازان سری
گوبند دیوجی نے گشائین روپ ممدوح کو خواب مین ہدایت فرمائی کہ فلان مقام پر ہمارا سروپ موجود ہے
ایک مادہ گاو اپنا دودھ وہان چڑھاتی ہے تم ظاہر کرو گشائین موصوف نے اُس سروپ کو نکالکر استھاپت
کیا اور واسطے پوجا کے جیوگشائین اپنے برادرزادہ کو کہ اُسی عرصہ مین بعد ترک خانمان کے آگئے تھے اجازت
دی اور فرمایا کہ راجہاے کلان بھوگ وغیرہ کا لوازمہ جاری رکھینگے راجہ مانسنگہ والی امبیر کا بشوق درشن
گشائین موصوف کے آیا اور بعد درشن بروقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھ اجازت کسی چیز کی مجکو ہووے
جیوگشائین جی نے فرمایا کہ ہم کچھ نہین چاہتے اگر چاہو تو مندر گوبند دیوجی کا بنوا دو راجہ نے قبول کیا انمین ایام
مین قلعہ اکبرآباد کا تیار ہوتا تھا اور سنگ سرخ اوُر کسی جگہ نہین جا سکتا تھا راجہ موصوف نے بادشاہ سے حکم لیکر
مندر سنگین گوبند دیوجی کا تیار کرا دیا تیرہ لاکھ روپیہ صرف اجرت اور مصالحہ مین خرچ ہوا اب تک وہ مندر جہان
مین مشہور اور موجود ہے کہ نظیر اسکی نہین رکھتا لیکن واضح ہو کہ عہد محمد شاہ بادشاہ مین راجہ جے سنگھ نے بارادہ
پران مین یہ بات سُنی کہ جو کوئی گوبند دیو کے درشن کرتا ہے پھر اُسکو آواگون نہین ہوتا کمال منت وآرزو سے
وہ سروپ گوبند دیوجی کا جیپور کو لیگیا کہ وہان برہمان ہین اور برندابن مین دوسری مورتی استھاپت ہوئی
گشائین روپ موصوف کو بروقت رخصت اُنکے گورو نے فرمایا تھا کہ گرنتھ رس پرکاش کی تصنیف کرنا
اُسکی بجا آوری گشائین موصوف سے بدین خیال کہ دوات قلم کاغذ وغیرہ کا سنگرہ کرنا پڑیگا اور ترک پیراگ
مین خلل آویگا نہین ہوئی تھی شیوجی بھگت راج مہاراج نے خواب مین ارشاد فرمایا کہ فراموشی ہدایت گرو یو کی ممنوع
ہے گشائین جی نے بانفیاد حکم بہت گرنتھ مثل رس سدھانت واوجل نیلمن و بھگت رس امرت و بھاگوت امرت وغیرہ سب
پانچ لاکھ اشلوک مین تصنیف کرکے کہ مشہور و معروف ہین اور بھگتون کو پریم رس سے پورن کرتے ہین ایک
اشلوک مین بوصف بینی یعنی جد سری لاڈلی جی کے یہ تمثیل لکھی کہ مثل ناگنی کے ہے گشائین سناتن جی کو یہ خیال ہوا
کہ گشائین روپ کی شاعری اگرچہ دلپذیر ہے لیکن بھاو پریا پریتم کا خوب نہین سمجھا کہان تو لاڈلی جی پرم سکمار کہ جنکی زلف
اور کو ملتائی کے مقابلہ مین کلپ برکھ کا پھول بھی سخت ہے اور جن کی سوبھا کے اوپر سوبھا بھی تصدق ہوتی ہے
اور کہان موذی کی تمثیل کہ اگر وہ پرم سکماری تصویر بھی سانپ کی دیکھتی ہے تو خوف کرتی ہے غرض اس خیال سے اکثر

گشائین سناتن جی کو اس تمثیل کا تعلق رہتا تھا ایک روز سیر کنان جاتے تھے درخت کے نیچے ایک عظل خوبصورت
اور چند دختر برجباسیون کو دیکھا کہ جھولا ڈال کر جھول رہی ہین اور بازی و قہقہہ مین مصروف ہین اور اگرچہ
سب دختر موصوفہ حسین و خوبصورت ہین لیکن ایک لڑکی اسقدر حسین اور نازک ہی کہ ایسی سندر تا مدت العمر
نہین دیکھی تھی وہ لڑکی ایک چنتربنی باریک اوڑھے ہوئے ہی اور اسمین بینی یعنی جعد مشکین مثل ناگن کے
ایسی لہلہاتی ہی کہ سر موبھی ناگن مین اور اسمین فرق نہین گشائین سناتن جی بے محابا پکارے کہ مار مار
کوئی دوڑ کر ناگن کو اس پرم سندری کے سر سے اتارو اور یہ کہکر بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو اشلوک
گشائین روپ کا یاد آیا اور جانا کہ سری لاڈلی جی نے واسطے رفع شک اس اشلوک کے یہ چرتر کیا ہی گشائین
روپ جی کی خدمت مین آئے اور پرکرمان کر کے سرگذشت بیان کری واضح ہو کہ گشائین سناتن جی بڑے بھائی
روپ گشائین کے تھے لیکن بھگتی مین انکو بڑا جانکر ڈنڈوت و پرکرمان کری گشائین روپ جی فربہ تھے اور
گشائین سناتن جی شکار اور ہر روزہ پرکرمان برج کی کیا کرتے تھے ایک روز بعد پرکرمان جو روپ گشائین کے پاس
آئے تو گشائین روپ موصوف کو خیال ہوا کہ سناتن جی اپنے گھر غذائے لطیف کہ ہر یک کو نہین مل سکتی کھایا
کرتے تھے اب نان خشک گداگری سے کسطرح سیری ہوتی ہوگی یہ خیال ہوا ہی تھا کہ سری لاڈلی جی شیرو
برنج و دیگر لوازمہ رسوئی لطیف بلباس دختر برجباسی کے لائین اور کمال کو مل گفتار سے فرمایا کہ ہماری گائے
نے آج بچہ جنا ہی میری والدہ نے یہ لوازمہ رسوئی کا تمھارے واسطے بھیجا ہی ہر دو گشائین موصوف نے اسکا
بھوجن تیار کر کے بھوگ لگایا تو وہ فرمایا کہ مدت العمر کسی غذا مین نصیب نہین ہوا تھا سناتن جی نے سبب
اسکا گشائین روپ سے پوچھا انھون نے سب حال اپنے خیالات کا بیان کیا سناتن جی نے فرمایا کہ باوجود
ترک و علیحدگی دولت و حشمت کے ابتک زبان کا مزہ باقی ہی کہ جسکے سبب سے لاڈلی جی کو تکلیف ہوئی
آیندہ کو خیال رہے جب برت آنند و سری کرشن چیتین وہان پر بھوجی گورو روپ سناتن جی کے اس جہان کا
ترک کر کے پرم دھام کو گیے تو سماجیان گورو و موصوفین کے ٹھاکر دوارہ کو کمال غم ہوا بعد عرصہ کے خیال آیا
کہ اب سوائے روپ و سناتن جی کے اور کوئی قدرشناس بھگوت کے کیرتن و بھجن کا نہین ہی اسواسطے
برندابن مین آئے اور ایک روز سماج ہوا سب بھگوت بھگت اور سادھو اس سماج مین جمع ہوئے اور ایک
بڑی سبھا ہو گئی اس لطف اور پریم سے کیرتن اور بھجن ہوا کہ حاضرین پریما پرتیم کے پریم مین بیہوش اور
ازخود رفتہ ہو گیے لیکن گشائین روپ اپنی طبیعت کو مستقل کر کے کھڑے رہے گشائین کرن پوری نے
دیکھا کہ روپ جی سب پریمیون کے سردفتر ہین انکو جو بھگوت پریم سے بیہوشی نہوئی تو اور لوگون کے واسطے
بہتر نہین گشائین روپ جی کے پاس گئے اور جب قریب پہونچے تو انکی سوانس یعنی دم لگی کہ آبلہ نمودار

ہو آئے گشائین روپ جی نے فرمایا کہ مہاراج جنکو کچھ تعلق جسم کا باقی ہو بیہوشی اُنکو ہوا اور جن لوگون کو جسم سے تعلق نہین رہا انکا دل دیکھنا چاہیے نہ جسم فقط یہان تک کہتا روپ گشائین کی تحریر ہوئی سناتن جی سوا ے کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہین رکھتے تھے سیر کنان ایک بادفروش کے گھر پہونچے اُسکے گھر مین سروپ سری مدن موہن جی کا براجمان تھا سناتن جی درشن کرکے عاشق ہو گئے اور روز اُس بادفروش کے گھر جایا کرتے اور پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا بادفروش نے کہ پہلے ساہوکار تھا ادباب مفلسی آگئی تھی جانا کہ جیسا اس مورتی نے مجکو خراب و پریشان کیا ہی شاید اس شخص کو بھی ایسا ہی خراب کیا ہو کہ اس مورتی کو دیکھکر روتا ہی بادفروش نے گشائین جی سے پوچھا کہ مہاراج کیا مجکو بھی دولت گھر بار سے اس مورتی نے بے آرام کر دیا ہی گشائین جی نے اعتقادی بادفروش کی تصور فرماکر جواب دیا کہ بھائی تیرے ساتھ اس مورتی نے کچھ بھی نہین کیا بمقابلہ اُسکے کہ جو میرے ساتھ کیا ہی بادفروش نے کہا کہ کیا علاج کرون گشائین جی نے فرمایا کہ اس بھاگوان کو جلد اپنے گھر سے نکال ورنہ نہ معلوم کہ آیندہ کیا کریگا اُسنے کہا کہ اگر یہ ایسا بدخو ہی تو کون لیویگا گشائین جی نے فرمایا کہ میرے ساتھ جو کچھ اُسکو کرنا تھا سو کر چکا مین بیجا ؤنگا چنانچہ لے آئے اور برندابن مین براجمان کرکے پوجا سیوا شروع کی گداگری کرکے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتے ایک روز بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تھوڑا سا نمک بھی چاہیے اُس روز سے نمک کا لانا شروع کیا پھر اجازت ہوئی روغن زرد بھی ضرور ہی لاچار اُسکی بھی گداگری شروع کی بعد ازان ارشاد ہوا کہ ترکاری خودرو کا جنگل سے لے آنا بہت آسان ہی وہ بھی لایا کرو تب سناتن جی نے محبت دلی سے خیال کیا کہ یہ تو ہمین جی چٹورے ہو گئے میرے پیراگ کو خاک مین ملاکر مجکو بھی چٹورا کیا چاہتے ہین عرض کیا کہ اگر ایسا ہی مزہ زبان کا ہی تو کوئی دولت والا غلام تلاش فرماوین یہ کہکر باہر آ بیٹھے اتفاقاً کسی ساہوکار کی کشتی پُر از مال اگرہ آباد کو جاتی تھی جسوقت برندابن مین متصل کالیادہ کے پہونچی تو چلنے سے رہ گئی ساہوکار نے مضطرب ہوکر اپنے ملازمون کو ہر چہار طرف بھیجا کہ دیکھو اس جنگل مین کوئی فقیر سادھو ہی کہ جس سے چارہ جوئی کری جاوے ملازمین نے جاکر کہا کہ ایک سادھو بیٹھا ہی شائد اُسکے سبب سے کشتی نہین چلتی ساہوکار آیا اور قدمون مین پڑا گشائین جی اُسکو بھگوت کے روبرو لے گئے اور ساہوکار سے فرمایا کہ جو کچھ کرتوت ہی اس بابا کی ہی عرض معروض کرے ساہوکار نے کہ بدولت درشن و مکالمہ گشائین جی و درشن بھگوت کے سرو سادھو ان و با اعتقاد ہو گیا تھا دست بستہ بامید اجازت کسی خدمت کے کھڑا ہوا بھگوت نے اجازت بخشی کہ مندر ہمارا خوبصورت مین تیار ہو جاوے اور راگ بھوگ کے واسطے بھی کچھ مقرر ہو ساہوکار نے قبول کیا اور اُسیوقت کشتی روانہ ہو گئی ساہوکار نے مندر نفیس اور کلان کمال بھگتی سے تیار کرایا اور راگ بھوگ کے واسطے ماہیانہ

مقرر کیا جب خوب سامان بھگوت سیوا کا مہیا ہو گیا تو گشائین جی نے وہاں کا اوتھکار کرشنداس برہمچاری کو
سپرد کیا اور خود واسطے پرکرما برج بھوم کے روانہ ہوئے ایک دفعہ متصل نندگانون کے برکنارہ مان سروور زیر
درخت ہنس بیٹھکر تین روز تک واسطے خورد ونوش کے نہ اٹھے بھگوت نے خیال فرمایا کہ جو کوئی مسافر کسی
مفلس وغریب کے گھر جاتا ہے تو وہ دل وجان سے خبر گیری کرتا ہے یہ شخص عظیم بشوشیر کا مہمان ہے افسوس
ہے کہ بھوکا رہے اسواسطے خود بدولت بلباس طفلان برجباسی کے دھوتی باریک ابریشمی ٹوپہ زردوزی
کسے ہوئے چہرہ سرخ سر پر رنگین چھتری بغل مین دبائے ہوئے عصائے شیر برنج خاص بھوگ کی لیکر آئے اور
گشائین جی کو دیکر فرمایا کسواسطے آبادی کے قریب جاکر نہین بیٹھتا کہ لوگ تیری خورونوش کی خبر لیوین
یہان جنگل مین تیرے واسطے کون کھانا لایا کرے بھگوان نے ہاتھ پانون دیے ہین حراخوری پکہ باندھنی
اچھی نہین گشائین جی ان کلمات کو شنکر پرم آنند مین مگن ہوے اور عرض کیا کہ تمھارے ہاتھ سے
حراخوری وغیرہ سب رواہین اسطرح تاسہ روز برج چندمہاراج کھانا پہونچاتے رہے بعد اسکے گشائین جی
اپنے محبوب مرغوب کو تکلیف کا دینا گوارا نہ کیا اور بفضل حمدوح سے نشان مکان اور گانون کا پوچھا اگلے روز
حسب نشان بیان کردہ کے جو تلاش طفل موصوف کی کری تو کہین سراغ نہ ملا بیقرار ومضطرب ہو کر
اپنی فہیم عقل پر افسوس ونفرین کرنے لگے خواب مین بھگوت نے فرمایا کہ وہ طفل شیر برنج والا مین ہون
اگر ایسی ہی تمھاری خوشی ہے تو حاضر ہون گشائین جی نے عذرات کیے اور اس پرم منوہر مورتی کا تصور اور
دھیان کرتے ہوے پرم آنند مین مگن ہو گئے + کتھا नारायणाभट्ट گشائین نارائن بھٹ پرم بھگت ہوئے کہ
گیان وسمارت دھرم وغیرہ کے اوپر بھگوت بھگتی کو تقدیم اور بزرگی ثابت دستقل کر کے بھاگوت دھرم کا رواج
دیا بھگوت نے واسطے آپکار بھگت کے نارائن بھٹ کے برابر نارائن بھٹ کو ہی پیدا کیا دوسرا نہ کوئی ہوا اور نہوگا
جنکا آپکار اوگون کے اندھیرے کو مثل آفتاب کے ہوا اور واسطے حاصل ہونے بھگوت کے پریم اور بھگتی کے
پرم سارہ گشائین جی کرشنداس برہمچاری چیلہ سناتن جی پوجاری مندر مدنموہن جی کے سیوک ہوے
گروے کتھاے دسم اسکندھ سری مدبھاگوت کی شنی اور جو چرتر بھگوت نے اپنی بال لیلا کے بابانند اور جسودھا
ماتا کو دکھاے اور جو ہار گوپیون کے ساتھ اور جو کھیل اور سکھ سدامان وغیرہ اپنے سکھاؤن کے ساتھ نندگان
وغیرہ مین کرے سب گشائین جی کے دل مین سما گئے اور یہ تمنا ہوئی کہ وہ سب مکانات اور بن جہان جہان
چرتر کیے ہین دیکھنے چاہیے چونکہ ان سبکا نشان ملنا مشکل تھا اسواسطے کہ پانچہزار برس کے قریب بھگوت
اوتار کو گذر گئے اور بسبب صدمات سخت کے سب مخفی اور پوشیدہ ہو گئے تھے اسواسطے بھگوت کے
آوادھن اور دھیان مین مشغول ہوے اور غایت شوق بیقراری سے کچھ خیال خواب وخور کا

ندر ہا بھگوت کہ پورن کرنے والے خواہش اپنے بھگتون کے ہین دل مین گشائین موصوف کے ظاہر ہوئے اور جہان جہان جو چرتر کیے تھے موافق باراہ سنگھتا کے سب دکھادیے موافق اُسکے گشائین جی نے بن اور اوپ بن ومکانات ورنج وبہار استھان ظاہر کیے تفصیل وتعداد اُنکی کس سے بیان ہوسکتی ہی بعض مشہور مکانات ومندر وغیرہ کا نام لکھا جاتا ہی کہ اُنکے نام لینے سے خوانندگان کو فیض وثواب حاصل ہوا ور اُس ذریعہ سے بالیقین کہ درشن اور جاترا بھی نصیب ہوجاوے +

تفصیل مکانات گوکل ومہابن +

रोहिणी मंदर — روہنی مندر وسیام مندر کہ جہان جنم بھگوت کا ہوا قلعہ مہابن مین مشہور ہی +

श्याम मंदर श्याम खंभा — چوراسی کھنبہ واٹھ کھنبہ جنرات بلوتی جسودھا مہارانی کی جگہ +

चौरासी-खंभा — برہمہ گھاٹ جہان نندنندن مہاراج نے مٹی کھائی اور اپنی مایا جسودھا جی کو اپنے منہ مین دکھلائی +

ब्रह्म घाट

رون ریتی جہان جسودھا نندن مہاراج نے طرح طرح کے لیلا وچرتر سکھاؤن کے ساتھ کیے +

پوتنا کھال جہان نندکمار مہاراج نے پوتنا کی جان بہانہ دودھ پینے کے کھینچ لی +

جملارجن پسران کبیر جہان جسودھا ماتا نے اوکھل سے بھگوت کو باندھ دیا اور بھگوت نے اُنکا اوتھار کیا +

यमलार्जुन

اوپ کوپ کہ بروز سوموتی اماوس کنارہ تک پانی آکر فرو ہوجاتا ہی +

गोपकूप

ورشن سات مندر گوکلستہ گشائیان کہ جنکا ذکر بلبھ آچارج کی کتھا مین ہوا +

गोपेश्वर

ورشن نندبابا جسودھاماتا +

ٹھکرانی گھاٹ وجسودھا گھاٹ وبلبھ گھاٹ وغیرہ +

ठकुरानी घाट

تفصیل مکانات متھراجی +

बिश्राम

بسرام معروف بسرانت گھاٹ جہان کنس کو مار کر بسرام فرمایا +

केशवदेव

مندر کیشو دیوجی جہان چترنیج روپ ہوکر ظاہر ہوئے +

रंग-भूमि

رنگ بھوم جہان کنس کو مارا +

कंसरवाला

کنس کھال جہان کنس کو مار ڈالا +

بجاہ سات شمار +

درشن ٹھاکر باراہ جی +

درشن دوار کا دیہش جی کہ اب پارکھنا نامی ساہوکار نے بنوایا + द्वारकाधीश बलदेवजी दशावतार मंदिर कनकभवन

چمتر وغیرہ متعرق + मथुरादेवी भूतेश्वर सप्तसमुद्र सप्तऋषि सप्तसागर कल्पवृक्ष कामधेनु चक्रतीर्थ

ونر وچتر سرسنی کنڈ جوگ مارگ راوان کوٹی چھاپ بہاری کرشن گنگا کنکابہاری راوناکوٹی योगमार्ग सरस्वतीकुंड प्रयाग केशवभरण لکھنا بھرن -

گھاٹہائے منش بیراگ گھاٹ ورام گھاٹ واکرور گھاٹ وبنکنٹھ گھاٹ وبنگالی گھاٹ وسورج گھاٹ وغیرہ

تفصیل مکانات سری برندابن +

مندر سری گوبند دیوجی وگوپی ناتھ ومدن موہن وراوھا بنسی وبانکے بہاری وآنل بہاری ورنگ بہاری وراوھارون وسرنگاربٹ وچمیل چکنیا مشہور ہین اور دو مندر جدید مکان ایک سری کرشن مہاراج کا لالا بابو بنگالی نے دوسرا رنگناتھ کا راوھا کرشن پسر پارکھ ساہوکار نے کہ تعریف بھگتی وبھاؤ ان دونون صاحبان کی اکثر گوش زد ہوئی بنوائے علاوہ ازان ہزارہا دیگر برکنارۂ سری جمناجی گاگیا گھاٹ وکشن گھاٹ وکالک لتا وبہار گھاٹ وچیر گھاٹ وکیشی گھاٹ وسورج گھاٹ وغیرہ گھاٹ کثیر ہین +

نیدہ بن وسیوا کنج یہ بھگوت لیلا اور بہار کے کنج ہین اور راجگان وامیران وساہوکاران وغیرہ نے جو کنج ومندر بنائے وے علحدہ ہین - ذہیر سمیر وتہی بٹ وگیان گودڑی ومونی داس جی کی بیٹی وغیرہ مکان قیام سادھان وغیرہ کے مشہور ومعروف ہین - سبز مہ کنڈ وگوبند کنڈ وغیرہ تالاب ومین کوپ وغیرہ صدہا چاہ +

راوھا باغ ومدھ باغ وباغ دیہی سنگھ والا ودیگر باغ بسیار سبز قابل درشن وسیر کے ہین +

تفصیل اُن بن اور مکانات وغیرہ کی کہ بن جاترا کے وقت جنکے درشن ہوتے ہین وان [illegible] کرنے والے تا بھادون بدی چھٹہ متھرا جی مین پہونچ جاتے ہین جس کسی کو جنم اسٹمی برندابن مین کرنی منظور ہوتی ہو وہ بعد اشنان گھاٹہائے درشن وغیرہ کے برندابن کو چلا جاتا ہو اور جسکو گوکل مین جنم اسٹمی کرنی منظور ہوتی ہو وہ گوکل کو اور بعض متھرا مین مقیم رہتے ہین سب لوگ جنم اسٹمی کرکے بروز دسمی شام تک متھرا جی مین آجاتے ہین ایکادشی سے جاترا شروع ہوتی ہو پندرہ روز مین بالکل جاترا اور پرکرمان برج منڈل چوراسی کوس کی کرکے بروز بھادون سُدی دسمی یا ایکادشی متھرا جی مین آجاتے ہین اور دواداشی کے روز متھرا جی کی پرکرمان ہوتی ہو دوسری جاترا بھجن گایچ کے کل ولونکی یعنی گوکلستہ گشائیونکی ہوتی ہے

لیکن ہر سال معمولی نہین یہ گشائین اسوج بدی دوج کو واسطے جاترا کے اُٹھتے ہین اور دیپ مالکا پیٹھ والی گوبردھن جی مین کرکے کاتک سدی دوج کو شامل میلہ متھراجی کے ہوتے ہین یہ جاترا بڑی فراغت اور دبدبہ کے ساتھ ہوتی ہی اور اکثر لوگ اُنھی فریق کے شامل ہوتے ہین اب تفصیل منزل اور مقامات درشن و جاترا پانزدہ روزہ کی لکھی جاتی ہی۔ روز اول صبح کو بسرانت گھاٹ پر اشنان کرکے واسطے جاترا کے پیادہ و پابرہنہ اُٹھتے ہین اور بھگوت بھین کا نیم و برت واجب ہی پہلی منزل مین درشن و جاترا مدھ بن مدھوبن تال بن تالبن کو مدبن کے ہوجاتے ہین کلیان نارائن کلیان نارائن جسبو دھامندان و کپیل منی دگر دھر راے کے درشن ہوتے ہین و سناتن کنڈ کے اشنان۔ روز دوم بھدرلابن بھدرلابن مین مقام ہوتا ہی اور درشن ٹھاکر دوارہ موہن لال جی کے ہین۔ روز سوم گوردھن جی مین پہونچتے ہین۔ روز چہارم وہان مقام ہوتا ہی گرراج یعنے گوردھن کی پرکرمان ہوتی ہی ہردیو جی ناتھ ہریدیو ناتھ جی وہان براجمان ہین اور ایک مندر سری سنپرداولونکا بھی ہی مانسی گنگا و شنکر گھمن و اپسرا کنڈ و پونچھری کنڈ و راسولی و گابھولی و گلال کنڈ و ہری کنڈ و رودر کنڈ و برہما کنڈ و سینکر اور ادھا کنڈ و کرشن کنڈ و کسم سرور و نارد کنڈ و ایراوت کنڈ و سرسبھی کنڈ و دیگر تالاب و مکانات بناکردہ راجہ ہاے بھرت پور کے اشنان و درشن ہوتے ہین دیپ مالکا کو گوردھن جی مین ہجوم کثیر ہوتا ہی اور تمام گوردھن جی کے اوپر روشنی ایسی ہوتی ہی کہ اور کہین نہین ہوتی اور بروز کاتک سدی پرواآن کوٹ اور پوجا گرراج کا انساہ دھوم دھام سے ہوتا ہی۔ روز پنجم در نیولا یگ مین مقام ہوتا ہی وہان عمارات والی بھرت پور کی کثیر ہین پہلے یہان مقام نہین ہوتا تھا۔ روز ششم کامان کامان مین پہونچتے ہین اور وہان درشن ٹھاکر گوکل چند و بیجے گوبند و گوپی ناتھ جی و برندادیوی و رادھا بلبھ و سیتا رام جی کے ہوتے ہین و دیگر مندر پرسدھ و براجمان ہین۔ روز ہفتم کامان مین مقام ہوتا ہی اور پرکرمان کامان جی اور دیگر مقامات کی اور بل کنڈ و دھرم کنڈ کے اشنان ہوتے ہین و بھوجن عمالی و کیسنی سلا پر کرمان مین آتے ہین۔ روز ہشتم برسانہ مین پہونچتے ہین کہ جنم بھوم سری لاڈلی جی برکبھان نندنی کی ہی سری لاڈلی جی کا مندر بلند و برسانا عظیم الشان بالاے کوہ و بابر کبھان رادھا کیرت جی و سری دامان جی کے درشن ہوتے ہین اور دانگڈھ کو جہان دان لیلا ہوئی اور مانگڈھ جہان برکبھان کشوری نے نند کشور سے مان کیا اور بلاس گڈھ کہ جہان پر پیارے پریتم نے بہار و بلاس کیا و مور کوٹ کہ جہان باواز مور لاڈلی جی کو بلایا و سانکری کھور سانکری کھور یعنے کو پونچ تنگ کہ جہان تنہا دیکھکر نند کشور نے لاڈلی جی کو پکڑ لیا اور جو چاہا سو کیا اور کھیر بن کہ وہ بھی تھا استھان ہی و دیگر استھان و مندروان کے درشن ہوتے ہین و یہانتک ہر و سری پوکھر و پریم سر و دھر

وغیرہ کنڈ اور لاڈلی جی کے جھولے وکھیل کے مقامات ہین اور موضع اونچہ گاؤن وطن گوشائین نارائن بھٹ جی کا کہ جنکی کتھا مین یہ سب حال لکھا جاتا ہی برسانہ کے قریب ہی اور ایک مندر بلدیو جی کے بھی درشن ہوتے ہین اور دہیہ کنڈ و ترپینی وہان ہی - روز نہم نند گاؤن وطن بابا نند جی مین پہونچتے ہین وہان بابا نند جی وجسودھا ماتا جی وجسودھا نندن وبلدیو جی وبہاری بہارن کے مندر ومکان سرووروں لتا کنڈ وبسا کھا کنڈ وجسودھا کنڈ ومدسودن کنڈ و موتی کنڈ وکرشن کنڈ وکدم کھنڈی وغیرہ تیرتھ ہین متھانی کہ جہان جسودھا مہارانی نے دودھ بلویا ہاؤ کہ جہان نندنندن کو پاؤ کمکڑایا وہان ہین جاویت کہ جہان لاڈلی کے چرین جاوک لگایا وکو کلابن کہ جہان کو کلا کی آواز سے لاڈلی جی کو بلایا اور اسولی کہ جہان اس کیا وتبیسن کہ جہان لاڈلی جی کی بیبی یعنی چوٹی گوندھی ورنگ محل وسنکیت بہاری ٹھاکر وسنکیت دیوی براجمان - روز دہم شیش سائی مین پہونچتے ہین اور چونکہ بھگوت شیش سائی مہاراج وہان براجمان ہین اسواسطے اس گاؤن کو بھی شیش سائی کہتے ہین پچھیمین نارائن کا مندر وچھیر سمدر تیرتھ ہی اشنار اہ مین کڈیلا وکدم کھنڈی وچھیرین کے درشن ہوتے ہین یہان سے اکثر لوگ تو واسطے کرنے رادھا اسٹمی کے برسانے کو چلے جاتے ہین اور وہان مثل جنم اسٹمی کے لاڈلی جی کے جنم کا اوتسو کہ بھادون سدی آٹھ کو جنم ہوا ہوتا ہی اور بعض برندابن کو چلے آتے ہین اور مابقی واسطے پورا کرنے پرکرمان برج منڈل کے جمنا پار عبور کرتے ہین - روز یازدہم نند گھاٹ سے عبور کرکے شیر گڈھ مین پہونچتے ہین متصل گھاٹ مذکور چیر ہرن وگنیا بینی دیو کے درشن ہوتے ہین اور بھگوت مندر شیر گڈھ مین دو ہین بیل بن و بھانڈیر بن وکمدر بن کی جاترا ہوتی ہی - روز دوازدہم مانٹ بن مین مقام ہوتا ہی بھگوت مندر وہان ہین لیکن منجملہ مندر ہاے قدیم ومشہور کے کوئی نہین روز سیزدہم لوہ بن مین مقام ہوتا ہی اور راستہ مین نندی دیوی وبندی دیوی کے درشن ہوتے ہین روز چہاردہم بلدیو جی مین پہونچتے ہین اور بلدیو جی مہاراج کے درشن ہوتے ہین یہ مقام مشہور ہی ایک مندر بھگوت کا اور دو تیرتھ بھی وہان ہین روز پانزدہم متھرا مین پہونچتے ہین راستے مین گوکل ومہابن کے درشن ہوتے ہین کہ تفصیل تیرتھ ومقامات وباقی باطل تحریر ہوئی علاوہ از مقامات وبن ہاے مصرحۂ بالا بن ومقام کثیر ہین کہ بروقت جاترا راستہ مین نہین آتے جب استھان وبن ہاے مصرحۂ بالا ظاہر ہوگئے تب نارائن بھٹ کو شوق بھگوت چیرون سے یہ تمنا ہوئی کہ جسطرح سری برج چند مہاراج نے ان مقامات پر اس بلاس وچرتر کیے ہین وہ سب پرتچھ وسانچھات ملاحظہ کرین سو بھگوت نے انکو ہدایت فرمائی کہ بلبھ نامی نرپتی بادشاہی نوکری چھوڑ کر برندابن باس کرتا ہی تم اور وہ براہمنون کے لڑکون کو میرا اوتار گوپ کا روپ بنا کر لیلا نوکرن سے میرے چرترون کا ملاحظہ کرو چنانچہ گوشائین جی نے

بلبھدر مذکور سے ارشاد فرمایا اور اُسنے ایک براہمن کے بالک کو برج چند کا روپ اور ایک کو لاڈلی جی کا روپ
اور آٹھ لڑکون کا للتا وبسکھا وغیرہ سکھیون کا روپ بنا کر سب سادھ صنانت وگان کے سکھائے اور
جہان جہان جو چرتر وراس بلاس وغیرہ بھگوت نے کہے تھے سب چرتر کے گویا سر یکرشن اوتار کو نوین
کر دیا اور ابتک وہ سلسلہ راس لیلا کا جاری ہے جب یہ سب آپنے بھگوت کے واسطے کر دیا تب قصد برم دھام
کا کیا اور اپنے سیوکان سے فرمایا کہ ہمارا جسم ترپینی پر لیجانا اُنھون نے پوچھا کہ ترپینی کہان ہے نشان دیا کہ
اوپچھ گانون مین متصل برسانہ کے ہے سو یہ تیرتھ بھی ظاہر ہوا اور ابتک اولاد گشائین جی کی اُس گانون
مین موجود ہے جب راس یاسماج ہوتا ہے تو اول اولاد کو سردار وکھیا قرار دیکر بٹھلاتے ہین +

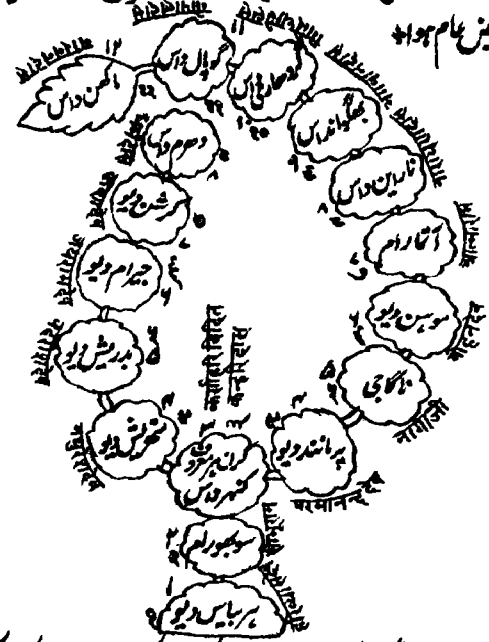
کتھا نارک سوامین پرم بھگت رکھیشر بھاگوت دھرم پر چارک ہوئے ہمارا استاد براہمن
تھے مونگیر مین گوداوری کے قریب بطن چیتی دھرم پتنی اُرن رکھیشر سے جنم ہوا اسنکا دسنپر وا جو مشہور
اور معروف ہے اسکے رواج دہندہ واچارج سوامین موصوف ہین اگرچہ سلسلہ اس سنپردا کا بھگوت کے
ہنس اوتار سے ہے لیکن چونکہ اس جہان مین نارک سوامی سے جاری ہوا اسواسطے سوامی ممدوح کے
نام سے شہرت پائی اور چونکہ ہنس مہاراج نے اول آپدیش سنکادکون کو کیا تھا اسواسطے سنکا دسنپردا
کہتے ہین شجرہ سے حال گورو چیلہ پشت در پشت کا معلوم ہوگا اگرچہ سیوکان اس سنپردا کے برہمہ سوتر ون
پر نارک بھاش بیان کرتے لیکن اس ملک مین نہین ملتا جو استوتر خاص مصنفہ سوامین موصوف کے ہین
وے البتہ ملتے ہین اُن استوترون مین طریق آپاشنا اور ریشر یا جیو کا نرو پن اور قواعد آپاشنا کے
مندرج ہین اور شرح انکی طوالت کے سامنہ ہین کہ مفصل حال آپاشنا کا اُنسے معلوم ہوتا ہے منجملہ اُنکے
مقدم تر دس اشلوکی استوتر ہے اُن سے خلاصہ اعتقاد اس سنپردا کا یہ معلوم ہوا کہ ایشور جیو وپرکرتی
ہر یہ جسطرح سانپ کا کنڈل سانپ سے علیحدہ نہین اور پانی ترنگ سے جدا نہین اسیطرح یہ جگت
ایشر سے جدا نہین لیکن برائے نام علیحدہ سا معلوم ہوتا ہے وہ ایشر ایک پورن برہم سچدانند گھن سری کرشن
گولوک نواسی ہے قواعد یادھرج سے کہ فرع سرنگار کی ہے اور مفصل حال اُسکا ذکر نشتھائے نوزدہم
مین ہوگا دھیان وتصور کرتے ہین اگر چہ اس آپاشنا مین جگل سروپ یعنی رادھا کرشن کی جگل مورتی کا
دھیان اور سیوا مروج ہے لیکن اصل آچارج کی تصنیفات سے پورن برہم سچدانند سری کرشن سوامین اور اُنکا
ہی تصور کرنا پایا جاتا ہے چنانچہ ترجمہ سدھانت سوامین نارک کا یہ ہے نہین نظر آتی کوئی گت بھگتی پہونچنے
کی بجگہ سوائے کرشن چرن آربند کے کیسے ہین مہرچرن کربھا اور شیو آگیا دیتے ہین اور سری
لکشمی مہاراج کہتے ہین کہ بھگتون کی نجاہش کیلئے طرح طرح کی اوتار دھارن کرتے ہین اور قیاس کرنا

بیاس نے غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر تو کاپن مین یہ حال شیو جی کا جو تو نہ معلوم پھر کیا ہوگا اگر میرا بانڈ سنا خوش نہین آتا تو خود باندھلو اور یہ کہکر گنج سے باہر جابیٹھے تھوڑی دیر بعد جو لوگ درشن کرنے گئے تھے بیاس جی سے کہا کہ آج بھگوت کا چہرہ خوب بندھا ہے بیاس جی بہت شوق تمام آئے اور دیکھکر کہنے لگے کہ جہان ایسی کاریگری معلوم ہون تو دوسرے کی بندش دستار کب پسند ہو سکتے ہے ایک روز ہر بھگتون کا سماج واسطے بھوجن کرنے کے بیٹھا تھا اور استری بیاس جی کی بھوجن پرستی تھی اتفاقاً دودھ کی ملائی بیاس جی کے کٹورہ مین گر پڑی بیاس جی کو خیال گذرا کہ بباعث محبت شوہری یہ ملائی بہ نسبت دیگر سادھان کے مجکو زیادہ دی ہے اسیوقت استری کو پنگت سے نکالدیا اور سادھو سیوا سے موقوف کیا اور جو عذرات اسنے کیے تو کچھ نہ سنے استری مذکورہ نے بباعث رنج و ملال کے تین روز تک خورد و نوش نہ کیا سب بھگتون نے بیاس جی کو سمجھایا تب اسکو پھر دخل دیا لیکن جرمانہ مین سب زیور اسکا فروخت کرکے بھنڈارہ کردیا اسکی دختر کی شادی تھی اور پکوان چند قسم کا واسطے برات کے تیار ہوا تھا بیاس جی نے وہ طعام لذیذ قابل بھگوت بھگتون کے سمجھا اور رلو اجنین سے خفیہ بھگوت بھگتون کو بھجن کرلایا جب برات آئی اور کوٹھہ پکوان کا خالی پایا تو فی الفور لوگون نے پکوان تیار کرکے برات کی ضیافت کی گھر کے لوگ بیاس جی سے کمال ناراض ہوئے اور شکایت کری بیاس جی نے اسیوقت بشن پد بھگوت بھیٹ کیا مضمون اسکا یہ ہے کہ جن لوگونکو سمدھی عزیز ہے اور وے لوگ بھگوت بھگتونکو خشک اگر دیتے ہین اور سمدھی کو طعام لذیذ تو ایسے گراہون کو جم کے دوت کھینچے کھینچے پھرجاتے ہین ایک دفعہ بیاس جی بھگوت کے ہاتھ بانسری نقرئی وقت سرنکارکے دیتے تھے اسمین سے کچھ خراش بھگوت کی انگلی مین آگیا کنھوں نکل آیا بیاس جی مغموم و متردد ہوئے اور بھگوت کی انگلی پر کپڑا تر کرکے باندھا کہ ابتک یہ رسم بروقت سرنکار کشور جہاں رام کے جاری ہے اس چرتر سے بھگوت اپنے بھگت کی مادھرج بھاؤ کو پختہ اور مضبوط کرکے ہدایت فرماتے ہین کہ جس بھاؤ سے میرا آرادھن میرے بھگت کرتے ہین اسی بھاؤ سے ظاہر ہوتا ہون ایک براہمن اوندھیہ کا رہنے والا بیاس کے پاس آیا اور جہان واسطے ہر بھگتون کے رسوئی تیار ہوتی تھی وہان شامل نہوا بیاس جی نے خشنود ہوکر اسکو وہ براہمن چرسی کچھا کل مین باندھکر رسوئی کرنے لگا بیاس جی پاپوش ہین۔ ایندھن زندہ لیگئے اور اسکی رسوئی مین رکھدیا براہمن ناراض ہوکر اٹھا اور کلمات نادانی کے کہنے لگا بیاس جی نے ہاتھ جوڑکر کہا نادانی کی کوئی بات نہین جس دھات کا نرت واسطے پانی کے آپ اپنے پاس رکھتے ہین اسی دھات کے کٹورہ مین بھوجن تیار کیا ہون وہ شخص شرمندہ ہوکر مطلب دلی بیاس جی کا سمجھا اور بھگوت سرن ہوکر بھگت ہوگیا ایک سادھو بیاس جی کی خدمت مین رہا کشور کشوری جی کے روبرو کیرتن خوب کیا کرتا تھا جب ارادہ روانگی کا

یاس جی اسکو سمجھا کر ٹھہرایا کرے کہ برندابن کو چھوڑ کر کہان جاتے ہو ایک روز استبدا کر کے رخصت ہوا
ہ سالگرام جی کا کہ مندر مین برجمان کر دیا تھا لگا بیاس جی نے بجائے سالگرام جی کے ایک پتھر یعنی کنجھک
بندکر کے حوالہ کری سادھو سادہ لوح لیکر روانہ ہوا جب جمنا کے کنارہ پر واسطے سیوا پوجن کے ڈبہ
توچڑیا اوڑ گئی سادھو مذکور بیاس جی کے پاس گیا اور کہا کہ مہاراج میرے سوامین اسطرح کو آئے ہین
را دو بیاس جی نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تمہارے سوامین کی طاقات کشور جی مہاراج سے ہوگئی تھی
بت کر کے چلے آئے ہون سو تلاش کریگے یہ کہکر مندر مین گئے اور کر سادھو سے بیان کیا کہ تمہارے سوامین
ی کے پاس ہین جس حالت مین کہ تمہارے سوامین برندابن سے جانا نہین چاہتے تو تم کسواسطے جاتے
ھو مذکور نے ارادہ سب طرف کا موقوف کر کے برندابن باس کیا سرد پونون کو بھگوت کا راس سماج
ن مین ہوتا تھا سب رشک جن پر یا پریتم کی چھپ سے چھکے ہوے پریم مین مگن تھے بحالت نرت پریاجی
ے نوپر ٹوٹ گیا اور رمال مین فرق آنے لگا بیاس جی نے فی الفور اپنا جگیوپویت توڑ کر نوپر کو
ردیا اور بیان کیا کہ مدت العمر اس جگیوپویت کو کروتگا بھار سمجھتا رہا آج اسکا کھلنا سپھل ہوا بھگت مال
بیاس جی کی تعریف مین نابھاجی نے یہ لفظ لکھے ہین + بھگت استات بیاس کے + سنکر ایک جمعت
مان لاہور سے آیا جماعت کثیر ہمراہ تھی سادھو ہمراہی اسکے گرسنگی ظاہر کرنے لگے بیاس جی نے فرمایا
وئی تیار ہو کر بھگوت بھوگ لگایا جاتا ہی کچھ دیر نہین لیکن سادھو مذکور اس گفتگو سے باز نہ آئے
نے جو بھگوت پرشاد طیار تھا حاضر کیا انھون نے دو چار لقمہ تناول کئے اور بہانہ درد وغیرہ کے اٹھ
وئے بیاس جی نے اس طعام پس خوردہ کو باحتیاط تمام رکھ لیا اور دست بستہ گزارش کیا کہ اپنے کمال
فرمائی کہ پس خوردہ اپنا عنایت کیا اور چند روز کا توشہ ہو گیا آپ کرپا کرین کہ دیگر طعام طیار ہوتا ہی
لو منظور فرماوین مہنت مذکور معتقد ہوا اور جانا کہ اسقدر سردھا اور اعتقاد بھگتون کا سوا بیاس
در کسی مین کب شدنی ہی بیاس جی نے ایک پد بھگوت کی بھینٹ کیا کہ اُس سے مہاسیت پرشاد بھگوت
ظاہر ہوتی ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ جو ہر بھگتون کا اولش نہین کماتے اسکے دہن مثل دہن خوک
اسکے ہین کسواسطے کہ طفل خرد سالہ جسکی ناک سے رینٹ بہتا ہی اور رخسارون تک لگا ہوا ہی اسکا
نا اور کام یعنی شہوت کے قابو مین ہو کر عورت کی رال چاٹتے تو دلکو کراہیت نہین ہوتی اور بھگوت
ی کا سیت پرشاد یعنی اولش کماتے نفرت کرتے ہین تو کیون نہ جہنمی ہونگے اور کسواسطے مثل خوک اور
نہین بیاس جی کے تین مہاجتراده تھے واسطے رفع نزاع کے تقسیم کر دینا مال و منال کا مناسب سمجھا
یک قرعہ نے ایک تمام روپیہ دولت کا اور دوسرا کشور کشوری مہاراج کا اور تیسرا ٹھاکر چھپ مہاسندیا سالگرام

ودوم تو راس داس و بلاس داس پسران اول ودوم نے لیا اور کشور داس کے حصہ مین ملک ملیبار آیا
انھون نے وہان جاکر بیاپ لیکر اور سوا مین ہرداس جی سدھارن کرا کر بھگوت بھجن شروع کیا اور چند عرصہ
مین بدھ وصاف دل ہوکر بھگت کامل ہوگئے ایک روز کشور داس جی موصوف بھرا بھی بیاس جیو وسوا مین
ہرداس جیو کے جمنا پر گئے وہان ایک بشن پد مصنفہ خود کیرتن کیا اور چلے آئے بیاس جی نے اسی بد کو بحالت
اجمل راس بھگوت پورن برہمے کے للتا جی کی زبان سے سنا بیاس جی اس سبب سے کشور داس جی کی بھگتی کے
معتقد ہوے ہر بیاس جی کے بارہ چیلہ سدھ اور صاحب کمال ہوے منجملہ انکے پرسرام جی کا شجرہ کتھا نارک سوامین
مین تحریر ہوا اور سوبھو رام جی کا انکی کتھا مین تحریر ہوگا اور اگرچہ شجرہ خاندان توالد تناسل ہر بیاس جی کا
حاصل ہوا اختصار کلوک واقع ہوگئے اسواسطے نہ لکھا ہر دو شجرہ مرطبا لا کافی سمجھے کتھا سوبھو رام سوبھو رام
جی چیلہ ہر بیاس دیو کہ جنکی کتھا اوپر گذری قوم برہمن رہنے والے بوڑیہ کے پرم بھگت نارک سنپردا مین ہوے
ابتک مندر اور باغیچہ قیام انکا بوڑیہ متصل جگادھری سے ایک یاد کوس پر موجود ہے اور ایسا گورد وارہ
مشہور و نامی و پرتاپی ہے کہ جسکی بدولت لکھ ہا کو فیض عام بھگوت بھگتی کا ہوا اور ہوتا ہے جب سوبھو رام جی
مہاراج اپنے گورو سے رخصت ہوکر آئے تو لوگون کو سنسار کے دکھ مین گرفتار دیکھکر ایسی کرپا کوشش
کی کہ تھوڑے عرصہ مین بھگوت بھگتی نے اس ضلع مین رواج پایا پیشتر جمنا زیر بوڑیہ جاری تھی ایک دفعہ
جمنا جی کی طغیانی ہوئی اور شہر مذکور ڈوبنے لگا لوگون نے سوبھو رام جی کی پناہ لی اور واسطے بچانے شہر کے
اخف مذکور سے ملتجی ہوئے سوبھو رام نے جمنا جی سے عرض کیا کہ والدہ تو پسران کی پرورش کرتی ہے فرق
اور اگر ایسی ہی مرضی ہے تو مین بھی واسطے مدد کے موجود ہون چنانچہ بھالو لیکر راہ آنے پانی کی بنانے لگے
جمنا جی ہٹ گئین اور اب تک وہان نہین آئین چند دفعہ آنے مین سکھ دشمن ہوا کرتی تھی حاکم مخالف
مذہب تعصب کو ناگوار ہوئی اور دلمین ارادہ کیا کہ سوبھو رام جی کا کالا منہ کرکے گدھے پر چڑھانا چاہیے
سوبھو رام جی صبح کو ویسا ہی سامان بنا کر دروازہ حاکم پر موجود ہوئے حاکم نے جو انکی تشریف آوری کی خبر
بلباس مذکور سنی تو معتقد ہوا اور نادم پشیمان قدمون پر گر کر ملتجی معافی تقصیر کا ہوا آتما رام جی برادر انکے
انکی کرپا و دیچھا سے ایسے بھگت ہوئے کہ گویا کرشن بھگتی کا ستون تھے اور براہمن کل کے روشن کرنیوالے
حلیم و سلیم اور سب گنون کے ماہر اور سادھو سیوا مین اسقدر رغبت تھی کہ جو پاس ہوتا تھا سب انکی خدمت
مین خرچ کر دیتے تھے اور مخلوقات سے بعنایت و مہربانی پیش آتے تھے اور سنت داس و مادھو داس دو
برادران دیگر کی بھی بھگتی و مہما ایسی ہی ہوئی کہ سنت داس جی نے تو اپنی نیک عادات اور سیرت یعنی ترک اور
گیان سے اس جہان کی تمامی لذائذ کو مثل خاک کے سمجھا اور بھگوت بھگتی کی مہما کو اعتقاد کامل کیا اور مادھو داس جی

اپنی عجلتی طاقت سے جوگیونکو فتح کرکے معجزہ دکھایا یعنی آنکھ کی جوگیون کے مکان پر ہوا اور آگ روشن کرکے
بیٹھ رہے سرمنشا ہو گیان بخشونت و درشتی پیش آیا مادھو داس بھی آتش افروختہ کو اپنی چادر میں ڈھانک
علحدہ جا بیٹھے جوگی مذکور متقدر ہو کر قدمون میں پڑا مصنف اصل بھگت مال کا لکھتا ہے کہ یہ دونون ایسے
رواج دینے والے بھگوت بھگتی کے ہوئے کہ گویا اسیواسطے انھون نے اوتار لیا تھا اور ایک ذمانیکو چینکے
قدوم مبارک سے فیض عام ہوا +



کتھا ہت ہر منس گشائین کے بھجن دبھاو کو ایسا کون ہے جو بیان کر سکے جیسے سری رادھا
مہارانی کی گرد جانتا اور تقدیم کرکے دل کو مضبوط اعتقاد سے لگایا اور پریا پریم کے نت بہار اور کنج محل مین
بتصور دل شامل ہو کر سکھی بھاو سے خدمت اور سیوا سرنگار وغیرہ کی کری بھگوت کے مہا پرشادمین یہ
اعتقاد تھا کہ اپنا سریس جانتے تھے اور امرونی کے قواعد سے علحدہ ہو کر ان بھگتی مستقل مین رہتے تھے
بیاس سون یعنی پسر بیاس کے اعتقاد اور طریق پر جو شخص ہووے وہ بخوبی اس طریق کو جانسکتا ہے
مصنف نے جو لفظ پسر بیاس اصل بھگت مال مین لکھا تو اسکے معنی نسبت سکھدیو جی کے بھی سمجھے جاتے
ہین اور نسبت ہر منس جی موصوف کے بھی کہ انکے والد کا نام بیاس تھا یہ گشائین مہاراج رادھا
بلبھی سنپردا کے آچارج اور موجد ہوئے کہ جسکی بدولت ہزارہا بھگوت سنگھ ہو کر سدگت کو پہونچے ہین بیاس
انکے والد گوڑ برہمن ساکن دیوبند علاقہ سرکار سہارنپور مین منصب دار بادشاہی تھے لیکن اولاد نہ تھی

نرسنگھ آسرم برادر کلان آپا شنک نرسنگھ جی کی دعا سے ہنس جی موصوف ابطن تارا بائیہ بیاس ممدوح
سمت ۱۵۵۹ مین پیدا ہوئے ابتدا سے بھگتی سری رادھا کرشن مہاراج کے تھے رادھکا مہارانی نے بچپن
کے درخت پر منتر کا نشان خواب مین دیا اور ایک بھگوت مورتی کا پتارہ مین گشائین جی نے وہ منتر و مورتی
حاصل کر کے منتر کا جپ شروع کیا اور بھگوت کی مورتی اور بجاے رادھکا جی کے گادی براجمان
کر کے سیوا پوجن کرنے لگے بطن رکمنی نامی استری سے دو پسر اور ایک دختر پیدا ہوئی جب شادی
وغیرہ انکی ہو گئی تو برندابن سدھارن کا ارادہ کر کے چلے قصبہ چرتھاول مین حسب اجانت بھگوت کے
دو دختر اور سری رادھا بلبھ جی کی مورتی ایک برہمن کو بھینٹ کری برندابن مین پہونچکر مندر بنوایا
اور بھگوت کی مورتی اور بجاے رادھکا جی کے گادی استھاپت کر کے طریق رادھا بلبھی سنپردا کا رواج دیا اس
سنپردا مین رادھا کرشن جگل سروپ کی آپا شنا ہی لیکن رادھکا مہارانی کی بھاونا بہ نسبت سر نگمرشن سوا مین کے
زیادہ ہی اپنے آپ کو سکھی اور داسی سری رادھکا جی کی جانکر دسیان جگل سروپ اور سرنگار رادھکا مہارانی
مین مگن رہتے ہین اور یہ قول ہی کہ کرپا و انگرہ رادھکا مہارانی کا ہونا چاہیے سر نگمرشن سوا مین خود بخود
کرپا کرینگے مابقی حال سرنگار و تلک وغیرہ کا نشٹھا سرنگار اور بھیکہ مین مندرج ہو گا رادھا سدھانندجی
گرنتھ سنسکرت مین کہ اسکی تعریف پریم و بھگتی و شاعری و فصاحت و بلاغت کی بیان سے باہر ہی اور بھاکھا
مین ہت چورا سی مصنفہ گشائین ممدوح کے مشہور و معروف ہین گشائین جی کو بھگوت پرشادمین اسقدر
نشٹھا تھی کہ بیڑا پان بھگوت پرشادی کو کروڑ ایکادشی برت پر فایق سمجھتے تھے بعض مادہ سنپردا والے
کہتے ہین کہ گشائین موصوف اول مادہ سنپردا کے سیوک اور خادم تھے ایکادشی برت کے روز چوپڑہ پان کا
کھالیا تو اسپر کچھ تکرار ہوئی اسواسطے طریق جدید نکالا لیکن امین کچھ شک نہین کہ مارگ سنپردا اور مادہ سنپردا کے
استبناط قاعدہ کے ہین رادھکا مہارانی مین اس سنپردا والونکا پرکیپا بھاو ہی اولاد گشائین موصوف کی دونون
دبرندابن دونون جگہ موجود ہی اور سری رادھا بلبھ لعل جی کی آپا شنا کا آبدیش وفیض عام جاری ہی ✣

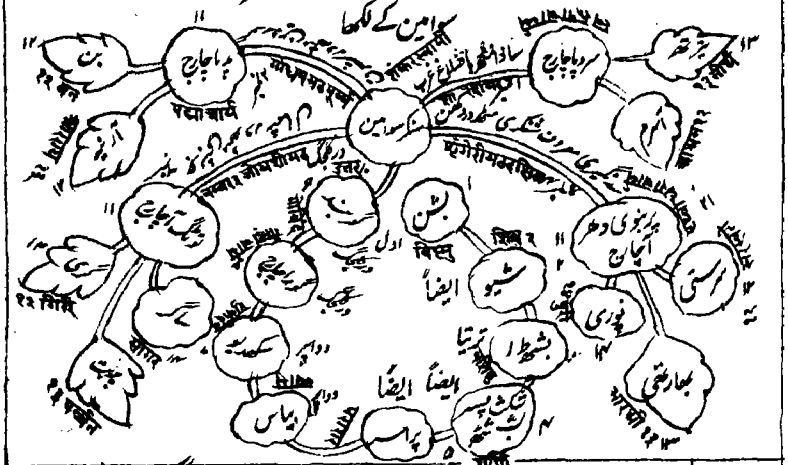
کتھا چترن بھج جی چیلہ ہت ہرہنس جی کے بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ بھگوت بھگتی اور بھجن کا
پرتاپ منقوش خاطر ہر ایک کے کر کے بھگوت کی طرف رجوع کیا اور سری رادھا بلبھ لعلجی کے ایسے چرتر
پوتر شاعری دلپذیر مین تصنیف فرمائے کہ ہزارہا آنکو پڑھ سنکر سدگت کو فائز ہوئے ہر بھگتونکی ایسی سیوا
کری کہ انکے چرن رج کو اپنے سر کا زیور سمجھا اور ست سنگ کا یہ اعتقاد تھا کہ اسی مین مگن رہتے تھے جنھون
نے گورو چرن کی کرپا سے گوروا نہ دیس کو بھگوت بھگت کر دیا یعنی اس دیس مین مطلق بھگوت بھگتی کا رواج
نہ تھا کالی جی کی آپا شنا تھی کہ آدمی کو مار کر چڑھا دیا کرتے تھے چترن بھج جی کا اتفاق اس ملک مین جانیکا ہوا اور حال

دیکھا تو اول کالی کو بھگوت بھگت کرنا ضرور جانکر بھگوت کا منتر سُنایا کالی جب ہر بھگت ہوئی تو لوگون کو
خواب مین ہدایت فرمائی کہ تملوگ سوامی چترنبھج جی کے جلد سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ سب کا
ناس ہوجائیگا سب لوگ دوڑے آئے اور چیلہ ہوئے مالا تلک دھارن کرکے بھگوت بھگت ہوگئے
اور عذابہائے گذشتہ سے بری ہوئے سوامین موصوف نے چندے اُس ملک مین قیام رکھکر بھگوت ارادھنا
اور اُتساہ اور سادھ سیوا کا بخوبی رواج دیا اور سری مد بھاگوت کی کتھا سُناکر بھگوت پریم مین پورن کردیا ایک
اُوچکا کسی بقا کی تھیلی اُٹھاکر چلا مالک پیچھے ہوا اُوچکا مذکور نے جب کوئی جگہ پوشیدہ ہونے کی نہ دیکھی
تو سوامین جی کی کتھا مین جا بیٹھا اُسوقت یہ کتھا تھی کہ جو کوئی حسب قاعدہ دیچھا لیتا ہی اُسکا جنم جدید
ہوجاتا ہی یہ سُنکر اوچکا بھی چیلہ سوامین جی کا ہوگیا بعد ازان مالک تھیلی جا پہونچا اور سوامین جی سے
فریاد کری سادھو نے کہا کہ اس جنم مین کسی کا مال نہین چورایا جا ہو قسمے لو آخر یہ تنازعہ روبرو راجہ کے
پہونچا اور گولہ آہنی گرم کرکے سادھو کے ہاتھ پر رکھا بھگوت کرپا سے کچھ آسیب سادھو کو نہ پہونچا
اور راجہ نے حکم دیا کہ اس بقال کو سولی پر چڑھادو ناحق لوگون کو تہمت لگاتا ہی جب واسطے سولی
دینے کے لے چلے تو سادھو موصوف کو رحم آیا اور راجہ سے کہا کہ حقیقت مین یہ تھیلی مین نے چرائی ہی
راجہ نے فرمایا کہ تیرا امتحان بخوبی ہوچکا کسواسطے اقرار کرتا ہی سادھو نے سب حال اول سے آخر تک
اور سوامین جی کی مہما کا اور بھگوت کرپا کا بیان کیا راجہ معتقد سوامین جی کا ہوا اور سیوک ہوکر بھگوت
بھگت ہوگیا ایک روز سادھو آتے تھے سوامین موصوف کا کھیت پختہ کھڑا تھا اُسمین گھُس گئے اور
خوشہ توڑکر کھانے لگے رکھوالے پکارے کہ یہ کھیت سوامین چترنبھج کا ہی چلے جاؤ سادھان نے جواب
دیا کہ اگر یہ کھیت سوامین چترنبھج کا ہی تو ہمارا ہی تم کسواسطے شور وغل کرتے ہو یہ خبر سوامین جی کو پہونچی
بباعث خوشی کے جسم مین نہ سمائے کہ آج ہر بھگتان نے میرا مال اپنا تصور کیا اور دیگر سامان شنکر وغیرہ لیکر
آئے ڈنڈاوت پرنام کرکے اپنے مکان پر لے گئے اور سبطرح سے خدمت مین حاضر رہے + کتھا
شنکر سوامین کلجگ مین دھرم کے پالک اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ شیوجی کا اوتار اور آچارج ہوئے
گیان کا سلسلہ کہ کوئی شخص جگت کو بلا بھگوت جانتا تھا اور کوئی جیون مُکت اور دھرمی اور کوئی پکھنڈی اور
پاکھنڈی کوئی بکھے اور کوئی ناقص العقل تھا ایک قلم شکستہ کرکے ساستروں کے طریق پر سبکو چلایا مہاراج موصوف
کا دکھن دیس مین بعہد راجہ بکرماوت اوتار ہوا پھر بموجب قاعدہ سمارت دھرم کے ڈنڈی سنیاسی ہوئے
اور اُسی دھرم کے قواعد سے بھاگوت دھرم کا رواج دیا اُس عہد مین بسبب کثرت سرپوڑہ وغیرہ اقوام
مخالف از بید کے اکثر دھرمونمین تخالف واقع ہوگیا تھا اُنکو سوامین موصوف نے از سر نو درست و

۲ ۔ ۔ ۔

مروج کیا منڈن مصر کو برہما کا اوتار اُنکو کہتے ہین میمانسا شاستر کے عالم و عامل نامی گرامی تھے اُنکو
بحث کرکے لاجواب کیا واضح ہو کہ میمانسا شاستر مین کرم کو ہی ایشور لکھا ہی مصر موصوف کی استری نے بحث
شروع کی اور کام کلا یعنی عیاشی کے معاملات مین سوال کیے چونکہ سوامین جتی یعنی سنیاسی تھے اور اس
کوچہ سے مطلق واقفیت نہین رکھتے تھے اسواسطے راجہ امروک کے جسم مین کہ اُسی روز مرگیا تھا جوگ کی
طاقت سے اپنی روح کو ڈالکر چھ مہینے تک اُس جسم مین رہے اور ایک گرنتھ امروک شتک کہ مضامین اُسکے
ازبس دلچسپ ہین اُس جسم مین تصنیف کیا چند رائی امروک مذکور کی تھین اُنھون نے جان لیا کہ یہ اصلی
راجہ امروک نہین کوئی جوگی ہی اور اصلی جسم اسکا کہین پوشیدہ ہوگا سو اُس جسم کو جلا دینا چاہیے تاکہ جسم
اور راج اور ہمارا سہاگ بنا رہے اسواسطے اُس جسم کی تلاش کراکر جلانیکا حکم دیدیا آگ دی ہی تھی کہ روح
سوامین نے جسم امروک کو چھوڑکر اصلی جسم مین پرویش کیا اور واسطے حفاظت اپنے جسم کے آتش سوزان سے
سری نرسنگھ جی مہاراج کا تصور اور آرادھن کیا بھگوت نے وہ آتش سرد کردی اور سوامین نے چتا مین سے
نکلکر استری منڈن مصر کو لاجواب کیا مصر موصوف چیلہ سوامین کے ہوئے بعدازان چارواک مذہب والونکو
لاجواب کرکے دھرم مین رجوع کیا واضح ہو کہ اب چارواک مذہب کا پیرو براے تمثیل بھی نہین ملتا البتہ
مسلمانون مین سُنے جاتے ہین کہ اُنکو دہریہ کہتے ہین پھر سانکھ شاستر اور پتنجل جوگ والون کو تلقین کیا
بعد اُسکے سرپوٹرون کے ساتھ معرکہ عظیم پیش آیا یعنی اول تو بحث مین اُنکو لاجواب کرکے پھر اُنکی
دغابازی اور سحر کو دور کیا اور طلسم جو اُنھون نے کیا تو وہ بھی اُنکی ہی گردن پر پڑا یعنی بالاے بام سے
گر کر مرگئے اور کچھ دریا مین غرق ہوئے اور مابقی کو بادشاہ وقت نے کشتیون مین بھروا کر غرق کردیا
اور جسقدر بھگوت سرن ہوئے سب آفات سے محفوظ رہے غرض جو کوئی بھگوت سے بکھ تھا یا خلاف قاعدہ
چلتا تھا اُسکو بزور علم و معجزات یا جسطرح اُسنے اطمینان چاہا بھاگوت دھرم پر مستقل کردیا بعدازان جابجا
بھگوت مندر و شوالہ وغیرہ بنوائے اور ہر یک دیوتا کی تعریف مین استوتر تصنیف کیے اور قاعدہ پوجا وغیرہ
کی ہدایت فرمائی گیتا جی و آپ ستند و سوترو بشن سہسر نام پر بھاش کہ ایک قسم کی شرح ہی جدا جدا تصنیف کیا
تلک وغیرہ کا قاعدہ بھیکھ نشٹھا مین تحریر ہوگا مفصل کتھا سوامین ممدوح کی شنکر وگ بجے مین مندرج ہی یہان
براے نام مختصر حال لکھا گیا نرگن اُپاسک تو یہ بات کہتے ہین کہ یہ سوامین صرف نرگن برہم کے اُپاسک تھے
اور سگن اُپاسکون کا یہ قول ہی کہ بشنوین تھے اور دلائل معقول اُنکے بشنوین ہونے کی پیش کرتے ہین سگن
اُپاسنا کا قاعدہ یہ ہی اپنے اشٹ کو انگی اور مابقی دیوتاؤنکو انگ مانتے ہین یعنی دیگر دیوتا تو شاکھا وغیرہ کے ہین اور اُن
سب عضو کا مجسم اپنا اسٹ و حدانیت بھگوت کی جسطرح دیگر سنپردایون مین مقدم ہی اسیطرح اس سنپردایمین ہے

علے ہذا القیاس پوجا دسمرن جپ وغیرہ کے قواعد زرگن برہمہ کا ذکر خاتمہ اس پوتھی مین لکھا جاویگا سوا مین
ممدوح کے اگرچہ چیلے کثیر بندھ اور کامل ہوئے مثل بیتا ملک ویسو ئیشر آچارج وغیرہ مگر چار چیلے ایسے ہوئے کہ
اُنسے اُس سنپردا کا رواج بکثرت ہوا شجرہ سے نام اُنکے معلوم ہونگے وعلے ہذا القیاس مٹھ یعنی گرودوارہ بھی
بکثرت ہین لیکن چار مکان ہر چار سیوک مذکور کے سب سے مقدم تر ہین کہ اُن مٹھون کا نام بھی پاس نام ہر چار چیلون کے
شجرہ مین مندرج ہوتا ہی اور چونکہ ہزار ہا در ہزار گرودوارہ ہین اسواسطے شجرۂ اُنکا نا حال نہ لکھا صرف تا چیلہائے شنکر



نشٹھا سوم سادھو سیوا دست سنگ مشتمل کتھا ستی بھگت

سری رگھ نندن سوامین کے چرن کمل کی انبر بیکھا کو اور نیز بارہ اوتار کو ونڈوت ہین کہ جنہون نے برہمہ پوری
مین وہ اوتار دھارن کرکے زمین کو سمدر سے نکالا اور ہرن اکچھ کو قتل کرکے سدکت زمانی سب شاستر
وپوران متفق ہین کہ واسطے رہائی اس جیو کے قید آواگون سے سوائے ست سنگ کے اور کچھ ساد ھن
نہین اور نہ کسی اور پناہ ہی بھگوت نے ست سنگ کو وہ مہما عنایت فرمائی ہی کہ فی الفور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی
اگرچہ اُسکے وصف اور صورت لکھنے مین قلم کی زبان بھی قلم ہی لیکن بیشمار اور لا انتہا سے ایک شمہ لکھا جاتا ہی
اور چونکہ حصول ست سنگ کا اور پرساد ھو سیوا کے منحصر ہی اسواسطے سادھو سیوا کی مہما بھی اسی نشٹھا مین
مندرج ہوگی واضح ہو کہ اگرچہ اصلی معنی لفظ ست سنگ کے یہ ہین کہ ست یعنی بھگوت بھگتون کا سنگ لیکن
بعض اُس ست سنگ کی چند قسم بیان کرتے ہین اور ان اقسام مین مقدم تر دو قسم ہین ایک ست سنگ شاستر
وتیر تھون کا اور دوسرا بھگوت بھگتون کا شاستر ست سنگ سے یہ مراد ہی کہ اُسکا پڑھنا اور بچارنا اور ورد
رکھنا اور اُسکے موافق عمل کرنا تاکہ اُسکی بدولت سانت اور آستا اور ایشہ پایا جیو کا گیان ہو کر اور دوزخ کے

دکھون سے ڈکر روپ انوپ مادھری اور پرم سوبھا بھگوت مین کہ سب بید اور شاستروں کا خلاصہ
اور اصل مطلب ہی ایسی طبیعت لگ جاویگی کہ مستقل و بلا تزلزل ہوکر یہ جیو کرما رتھ اور سب رنج و راحت
نیک و بد سے علٰحدہ ہوجائیگا سو پڑھنے اور ورد کے لائق وے شاستر ہین کہ جنمین بھگوت سروپ اور
مہا دغیرہ کا بیان ہی مثل رامایں و بھاگوت و گیتا وغیرہ پوران و سمرتی و بید یا دیگر تصانیف رکھشیران و
ہر بھگتان کی اور اگر اُنکے پڑھنے اور ورد سے بسبب ناواقفیت از سنسکرت مجبوری ہو تو بھاکھا (بھاषा) گرنتھ
مثل تلسی کرت رامایں وسنے پتر کا و سورسا گر و دشم و برج بلاس و تصانیف کرشنا اس و نندداس وغیرہ کا شغل (विनय पत्रिका)
رکھے کہ اسکے ذریعہ سے مثل سنسکرت کے کاربراری ہوجاویگی اور جان لینا بھاکھا کا دو چار مہینے مین
تھوڑی محنت سے ممکن ہی دون ہمتی اور کم نصیبی امر دیگر ہی بعض اشخاص ترجمہ مصنفہ مخالفین کا اکثر شغل
رکھتے ہین میری دانست مین متروک ہین اس بات مین چند دفعہ لوگون سے گفتگو ہوئی اگرچہ صاحبان نے
دلائل بیان کردہ خاکسار کو تسلیم کیا مگر اخیر مین یہ فرمایا کہ جس حالت مین ہم لوگونکو استعداد علم سنسکرت
و بھاکھا کی نہین تو اُن ترجمون کو پڑھکر کسواسطے واقفیت بہم نہ پہونچاوین شاید مطلب براری ہوجاوے
اور اُس قول صاحبان ممدوحین کی ایک پنڈت شاستردان نے بھی خاطراً خواہ حقیقتہً تائید کی لیکن
باایںہمہ نقرت اور ترجمون سے بسبب گستاخی اور کلمات ناملائم کے اسقدر طبیعت کو ہوگئی ہی کہ ہرگز قلم
کی زبان سے حرف جواز پڑھنے اُن ترجمون کا نہین نکلتا اگردہ دلائل کہ جس سبب سے ترجمون مصنفہ مخالفین
کا پڑھنا ناجائز ہی بشرح لکھے جاوین تو طویل ہین لیکن ایک دو بات لکھتا ہون اول یہ کہ ترجمین نہ کورین سے
اصل مطلب مصنف کا ادا نہین ہوسکا چنانچہ کوئی سا اشلوک بھاگوت و گیتا و مہابھارتھ کا ترجمہ سے پڑھکر
پھر بموجب شرح مصنفہ اپنے مذہب کے مقابلہ کرین کہ مطلب اصل گم و مفقود ہی دوم کوئی ترجمہ ایسا نہین
کہ مترجمین نے بسبب تعصب و تخالف مذہب کے اسمین صریحہً خواہ حیلتہً یا کنایتہً ہجو ہندو مذہب کی
نہ لکھی ہو چنانچہ خطبہ ابوالفضل ابتداے مہابھارت و دبستان مذاہب کہ قابل جلا دینے کے اور اسمین
اکثر مضامین کا ترجمہ لکھا ہی و ترجمہ جوگ باششٹ و بھاگوت سے ظاہر ہی اور اگر کسی نے بلا تعصب لفظ
بلفظ ترجمہ لکھ دیا ہی تو محاورہ تحریر ایسا ہی کہ نسبت بھگوت اور بزرگونکے مطلق رعایت ادب کی نہین ہوئی
بلکہ الفاظ سخت و ثقیل مثل تیر کے دلکو لگتے ہین سوم جو اثر لفظ ہای برآمدہ زبان رکھیشرون اور بھگتون
مین ہی وہ لفظ ان ترجمون مین نہین کہ موافق اُسکے اثر ہوکر کاربراری ہووے بلکہ بالعکس اثر ہوتا ہی
یعنے جیسا دل مخالفین کا تھا ویسا ہی وے ترجمہ اثر بخشتے ہین اور اسیواسطے کوئی مراد کو نہین
پہونچتا بلکہ آج تلک کوئی اُن ترجمون کا پڑھنے والا بھگوت بھگت نہ دیکھا ہوگا بجز اسکے کہ

برہمن سے بحث کرکے رنجیدہ کردیا یا کتھا دست سنگ سے بے اعتقادی ہوگئی چہارم جو منتر رکھیشر اور بھگوت بھگتون نے اصل گرنتھون مین خفیہ وظاہر مندرج کیے ہین وے اُن درجون مین نہین آسکی بدولت دل بھگوت مین لگے ورنہ صورت ہرگز انکا پڑھنا چاہیئے نہین اور خوب غور فرماوین کہ جن لوگون نے سنسکرت اور بھاکھا تھوڑی سی بھی پڑھی ہی وے سب کم و بیش برسر راہ ہین اور جن لوگون نے صرف ترجمہ بھاگوت و راماین و مہابھارتھ و جوگ باششٹ و دیگر صد ہا ترجمہ مصنفۂ مخالفین کے پڑھے اور گھوکے کبھی کسیکو کچھ بھی اثر نہین ہوا قطع نظر از مراتب مصرحۂ بالا اگر خواہ نخواہ یہ استبداد ہی کہ بلا ترجمہ فارسی کے ہمارا مطلب نہین نکلتا تو ترجمہ مصنفۂ ہنود بھی موجود ہین اُنکو کسواسطے نہین پڑھتے مثل ترجمہ راماین مصنفۂ تولسی داس و ترجمہ بھاگوت مصنفۂ بیاس کس کا یستو صاحب و ترجمہ گیتا مصنفۂ ایک کس کا شمیری وعلے ہذا القیاس دیگر اشخاص کے آمدم برمطلب تیرتھ ست سنگ سے مراد اشنان گنگا و جمنا بشکر وغیرہ تیرتھون اور جاترا وغیرہ سے ہی اسمین بعض کا قول یہ ہی کہ چل تیرتھون کو بھگوت نے یہ پرتاپ یعنی بخشا ہی کہ اُسکے درشن اور اشنان اور بیان کرنے سے دل صاف ہوجاتا ہی اور بعض یہ کہتے ہین کہ بھگوت بھگت جو ایک وقت معہود پر ایک جگہ جمع ہوتے ہین اسواسطے اُس موقع کا نام تیرتھ کہا جاتا ہی اور ان بھگتون کی صحبت کے ثواب اور جل کے اشنان وغیرہ کی بدولت کہ جسمین چرن اُن بھگتون کے پڑے آدمی کو صفائی قلب حاصل ہوتی ہی اس قول سے شاستر نے بہ نسبت تیرتھ کے بزرگی بھگوت بھگتون کو ظاہر کری ہی بہر دو حالت اسمین کچھ شک باقی نہ رہا کہ تیرتھون کے ست سنگ وجاترا سے یہ آدمی صاف ہوکر بھگوت مین لگ جاتا ہی اور قاعدہ تیرتھ اشنان کا دھام نشٹھا مین مندرج ہوگا تشریح ست سنگ اور اقسم کی ہوچکی اب ذکر ست سنگ قسم دوم یعنی درجہ اخیر کا ہوتا ہی اور جو مہاست سنگ کی ابتدای نشٹھا مین مندرج ہوئی اور کچھ ذکر دیباچہ مین گذرا اور سب شاستروں نے جو ست سنگ بیان کیا وہ مراد بھگوت بھگتونکے ست سنگ سے ہی بیشک جس کسی نے بھگتونکا ست سنگ کیا اپنی مراد کو پہونچ گیا بھگتون کا ملنا بھگوت کا ملنا ہی چنانچہ بھاگوت کا قول ہی ایک لحظہ ست سنگ کے مقابلہ پر سرگ و اپرگ یعنی مکتی کا سکھ برابر نہین ہوسکتا دسم اسکند کا قول ہی کہ اس سنسار سے چھوٹنے کو اور اپرگ یعنی مکتی کے حاصل ہونے کو ست سنگ اوتم اُپائے ہی ایکادس مین بھگوت فرماتے ہین کہ مین جوگ وغیرہ سے بس نہین ہوتا لیکن ست سنگ سے میم پوران واسکند پوران اور بشن پوران وغیرہ بھی موید مضمون بالا کے ہین اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ ست سادھن و تیرتھ وغیرہ سے جو بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو بزرگ اور زیادہ لکھا اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ اول تو بھگوت شیوجی مہاراج کا قول ہی کہ جہان بھگوت بھگت رہتے ہین وہان خود بھگوت موجود رہتا ہی سو جب اس شخص کو

بھگوت بھگتون کا ست سنگ ہوگا بیشک بھگوت کرپا وہان موجود ہی ملیگا کہ یہ حال پرچیتا اور نارد ویاس کا تھا
مندرجہ بھاگوت سے فصل معلوم ہو سکتا ہی دوم دیگر سادھن یعنی تیرتھ ویرت جپ تپ ویم سنجم وغیرہ
سب ایسے ہین کہ ہر وقت سالک کی طبیعت اُنمین نہین لگتی بلکہ دوسری طرف رجوع ہوکر لاچار یہان جا لگتی ہی
اور بھگوت بھگتون کے ست سنگ سے ہر وقت بھگوت مین رہتی ہی کہ اسکے سوا وہان سوائے بھگوت چرتر
اور بھگوت کتھا وسیوا وبھجن وغیرہ کے اور کچھ کام نہین ہوتا اگر کسی وقت طبیعت اُس شخص کی دوسری طرف
متوجہ ہوئی تو پھر بھگوت کی طرف رجوع ہوجاتی ہی سوم دیگر سادھن یعنے شاستر وغیرہ سبکا یہی حال ہی کہ بغیر
ترقاعدہ عمل اور بھگوت بھگتی کا موجود ہی لیکن وہان عامل نہین اور بعض جگہ سالک دراسطے عمل کے
مستعد موجود ہی لیکن اُسکو قاعدہ نہین ملتا اور بعض جگہ ایسا اتفاق ہی کہ قاعدہ اور عمل کا طریق معلوم ہی
لیکن شکوک کا رفع کرنے والا کوئی نہین یا کوئی غارتگر اُس راہ کا مثل شہوت وغصہ وتم وحسد وبغض
وغیرہ آگیا کہ اُسنے وہ سب متاع اندوختہ ایک لحظہ مین غارت کیا سو دیگر سادھن تو اسواسطے کہتے ہین کہ
وہ جامع سب امور کے نہین اور بھگوت بھگتون کے ست سنگ کو اسواسطے بزرگی ہی کہ جس امر کی تلاش ہو
وہ سب سامان ایک جگہ مہیا موجود ہین اور واسطے پہونچانے منزل مقصود تک بھگتی گیان ویراگ کے ایک
لیکر ہمراہ حاضر سو جس کسی کو خواہش بھگوت بھگتی کی ہی اور اس سنسار سمدر کو اُترنا چاہتا ہی تو ست سنگ کرے
اور واضح ہو کہ ست سنگ سب جگہ حاضر وموجود ہی لیکن یہ اپنی بدگمانی وبدبختی ہی کہ نظر نہین آتا کیا معنی کہ سب
خود گنہگار اور معیوب ہونے کے دوسرے کو بھی مثل اپنے ہی جانتے ہین اور اُسکے عادات نیک اور بھجن وغیرہ
پر نظر نہ ہو کر عیوب کو ترجیح دیتے ہین اگر برعکس اُسکے عمل ہو یعنی عیوب پر تو نگاہ نہو اور ہنر ونیک عادات
پر اجاب کی نظر ہو تو ست سنگ کے ہر جگہ موجود ہونے مین کیا شک رہا اگر ایسی ہی بدگمانی اور عیب جوئی ہی
تو کوئی ذی روح وغیر ذی روح عیب سے خالی نہین علاوہ قاعدہ مذکور سے بمقام تیرتھ مثل ہردوار بدری کیدار
وپریاگ واجودھیا وکاشی وجگناتھ رامیشور وادوہین وکانچی وہردوار بشنکر وغیرہ معدہا مقام پر ست سنگ سب کو ملتا ہی لیکن سالک کو واضح ہو کہ ست سنگ کے یہ معنی نہین کہ جاکر صاحب فلانے سادھو آئے ہین درشن
کرآوین ست سنگ اُسکا نام ہی کہ بھگتونکو بھگوت روپ جانکر اُنکے قول پر اعتقاد کامل ہو کہ ہرگز بے اعتقادی
نزدیک تک نہ آنے پاوے اور وہ ست سنگ ہر وقت وہر لحظہ اسوقت تک ضرور ہی کہ جبتک خوب ستقلال
بھگوت چرنون مین نہو جاوے اب زیادہ طوالت ضرور نہین نارد اور ویاس وبالمیک اجامیل وشوری بارکھی
واگست وپرچیتا دھرو وپرہلاد وغیرہ ہزارہا بھگتون کی کتھا مندرجہ پوران ہا وبعض اس بھگت مال کے پڑھ
سُن لیوے کہ ست سنگ کی بدولت کیسے کیسے گنہگارونکو کیا کیا درجہ نصیب ہوا ہی سو ست سنگ موصوف بالا

اُسوقت اِس آدمی کو بلا محنت ملتا ہی کہ بھگوت بھگتونکی خدمت اور سیوا مین جان و دل سے کرہمت کی باندھے جسطرح بھگوت کی سیوا مین نشٹھا و اعتقاد بھگوت بھگتون کو ہوتا ہی اُسیقدر سادھو سیوے کو سادھان مین ہو بھاگوت مین بھگوت کا قول ہی کہ اے رکھیشر میرے بھگت میرا جسم ہین اور وے بھی پوجنے کے لائق ہین و دیگر تیرات کو چھوڑکر اُنکی خدمت کریدم پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ میرے بھگتونکو کھانا کھلانا اور خدمت کرنی مجکو کھلانا اور میری خدمت ہی اور جسطرح میرے بھگت بدون میرے کھلائے کچھ نہین کھاتے اسیطرح مین بدون اُنکے کھلائے کچھ نہین کھاتا اور پوران مین بھگوت نے کہا ہی کہ جو میرے بھگتونکے بھگت ہین وے میرے بھگت ہین پھر بھگوت بچن ہی کہ گنگا لوہا پاپ اور چندرمان تاپ یعنی تپش اور کلپ کچھ اور دریعنی افلاس دور کرتے ہین اور میرے بھگتونکا درشن کیسا پوتر ہی کہ وے ہر سنہ دُکھ لحظہ مین دور ہوجاتے ہین پھر رکھیشر نکا قول ہی کہ تیرتھ وغیرہ نہین پاک کرسکتے کہ جو سادھو پاک بلا توقف پاک اور ہر وہ جہان کی فکر سے بیباک کردیتے ہین اس قسم کے ہزارہا قول ہین بس جس کسیکو تمنا بھگوت کے نت آنند اور سنسار سے چھوٹنے کی ہی اُسکو خدمت ہر بھگتان کی جان و دل سے واجب ہی اور کچھ خیال قوم وغیرہ کا مطلق نہین چاہیے جو کوئی جس قوم کا بھگوت بھگت ہووے وہ بھگوت روپ ہی مہابھارتہ مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ جو ہر بھگتون مین قوم وغیرہ کی تفریق کرکے اُنکی خدمت نہین کرتے وے دوزخی ہین سادھو سیوا طریق کے پانچ رہزن ہین ایک غرور قوم کہ سادھو کو کم قوم جانکر خدمت نہ کرے دوم غرور علم کہ بے علم سادھو کو کمتر جانے سوم غرور دولت کہ اُسکے نشہ مین کچھ بُرا بھلا معلوم نہو چہارم حسن کہ سادھو کو بدصورت تصور کرکے خدمت سے باز رہے یا غرور حسن کے سبب سے کچھ خیال مین نہ لاوے پنجم طاقت کہ اُسکے غرور سے بھی اکثر خیال نیک و بد کا نہین رہتا سو ان ہر پنج غرور کو توطاق بلند پر رکھدے اور وے چیز بھگوت کے ہر وقت یاد رکھے کہ بھگوت نے خود اپنے مکیک پنچ قوم کو جد ہفشٹر کے خاص رسوئی خانہ مین ٹھہلا کر دروپدی کے ہاتھ سے خدمتگزاری کرائی اور خود بدولت سری رکھنندن سوامین نے بھیلنی کے جھوٹے پھل کھائے ایک سادھو سیوی کا ذکر ہی کہ بیمار تھا عورت کو واسطے خدمت سادھو کے تاکید کری اُسنے عذر و در کیا اتفاقاً اُسیوقت داماد آگیا وہ عورت فوراً اُٹھی اور حلوا وغیرہ تیار کرنے لگی سادھو سیوی نے اُسیوقت اُس عورت کو گھر سے نکالدیا اور کہا کہ جب میرا داماد آیا تھا اُسوقت تو دوسر ہوگیا اور جب تیرا داماد آیا وہ دوسر فوراً دور ہوا مطلب یہ ہی کہ جسطرح فاسق فاجر کو عورت حسین اور طامع کو زر عزیز ہی اسیطرح بھگوت بھگتون کو غریز اور محب صادق سمجھکر سیوا کرے تن من دھن سب سیوا مین لگادے جن اشخاص کو بھگوت بھگتون مین محبت نہین ہر گز کسی مطلب دنیا و دین کو نہین پہونچتے اور آج تک ایسا اتفاق مطلق

نہین ہوا کہ خدمتگار بھگوت بھگتون کا مقاصد ہر دو جہان سے محروم رہا ہو جو شخص کہ بھگتون سے بکھ
ہین اور بجو کرتے ہین راندۂ درگاہ ہین اور جو اُنکے ساتھ خصومت کرتے ہین یا تکلیف پہونچاتے ہین اُنکا
ناس ہوجاتا ہی اور بیشک تحت الثریٰ کو جاتے ہین راون اور دُرجودھن وغیرہ کو روان اور کنس نے بھگوت
بھگتون کے ساتھ عناد کرکے اپنے نبس کے دروازہ کو قفل لگا دیا بھگوت کو ہرن کشب پر ہرگز غصہ نہ آیا
باوجودیکہ سب دیوتاؤن نے گریہ وزاری کیا لیکن جب پرہلاد بھگت کو دُکھ دیا ایک لحظہ کے توقف کی
برداشت نہوسکی اور دیگر اشخاص کا تو کیا ذکر ہی خود بھگوت نے اپنے خاندان کا ناس کردیا یعنی جب یادو لوگ
جادوان سے بخدمت بھگوت بھگت کے گستاخی ہوئی تو سب جادوان پر بھاش چھیتر پر باہمدگر لڑ کر
قتل کرادی اور دوارکا سمدر مین غرق کردی بدم پوران مین لکھا ہی کہ بھگوت بھگتون کے دروہی تینون
لوک مین دُکھ کو پراپت ہوتے ہین جسطرح دریا ساکر جہان گیا کسی نے اُسکا دُکھ دور نہ کیا اور نہ پناہ دی
اب اس خاکسار کی عرض بخدمت بھگوت بھگتون کے یہ ہی کہ کچھ نظر رحم کی اس گنہگار پر بھی ہو اگر میرے
گناہون پر نگاہ کروگے تو اُس قول پر اعتراض آویگا کہ سادھو مثل ابر باران کے ہین دوست دشمن
نیک و بد پر یکسان رحم فرمایا کرتے ہین درینصورت اپنے اوپر نگاہ واجب ہی نہ میرے گناہون پر جاوہ
ازان ایک استحقاق بھی رکھتا ہون کہ تمھارا بھاٹ ہون اگر یہ فرماؤگے کہ یہ بات فروتنی تیری دل سے
نہین ظاہری ہی تو عرض یہ ہی کہ ست بھاٹ ظاہر تعریف کیا کرتے ہین لیکن بھگوت اُنکو محروم نہین کرتا
سوائے اس حق کے ایک رشتہ بھی تمھاری جناب مین ہی کہ سری رکھمنی سوامین کا خانہ زاد ہون
اگر یہ ارشاد کروگے کہ ایسے پوران برمہ سچدانند گھن کا غلام ہوکر ہمسے کیا درخواست کرتا ہی اور کاہین ہی
عرض یہ ہی کہ نالائق خانہ زادہون سوامین کے فرمودہ پر عمل اور نہ بھول کر کبھی روبرو جاتا ہون مطلب میرا
سب بات بنانے سے یہ ہی کہ کسیطرح بھگوت چرنون مین یہ کم بخت دل لگے اور اُس سماج کا چنتون آتما ہے جو
بخدعام مین کلپ برکھچھ کے نیچے مہامنڈپ ہی وہان بشنک سنگھاسن پر کہ جسکا پرکاس کروڑون سوریہ کے برابر ہی
خود بدولت لباس شاہانہ پہنے ہوئے براسن سے براجمان ہین اور بام بھاگ مین رکمنی جنک ستی سوبھت ہین
ایسا منوہر روپ اپار ہی کہ کمال شرم سے لجھی اور بشن بھی چھیر سمدر مین جا چھپے بھرت لچھمن شتروگھن چمکتا ہی چنور
حاضر ہین چہارون بید و نارد وسنکادک و برہما وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک طرف سگریو بھبیکھن وغیرہ اور
دوسری طرف سب وزیر اور سامنے دست بستہ ہنومان جی کھڑے ہین ؎ विदुरजी. بدرجی ساکن
موضع چھیتر علاقہ جودھپور بھگوت بھگت سادھو سیوے ہوئے جو کچھ کاشت زراعت سے پیدا ہوتا سب
سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایک دفعہ خشک سال ہوا زراعت خشک ہوگئی یہ ارادہ کیا کہ ملک کو چھوڑ کر

کسی اور ملک مین چلے جاوین کیونکہ اگر سادھان کو بھوجن نہ ملا تو دھرم سے بعید ہی بھگوت کو خواہش برآر اپنے بھگتون کے اور محافظ اُنکے دھرم کے ہین خواب مین تشریف لائے اور فرمایا کہ تم بکدر رہو زراعت خشک شدہ کو درو کرکے صاف کرو اسمین سے دو ہزار من غلہ ملیگا بدرجی حسب الارشاد جب زراعت درو کرنے لگا تو دیکھ مزارعان نے خندہ کرکے کہا کہ تو کیسا نادان ہو ایسی زراعت مین کہین غلہ ہوتا ہے بدرجی نے اُنکے کہنے پر کچھ عمل نہ کیا اور موافق حکم بھگوت کے زراعت کو کاٹ کر جمع کیا دو ہزار من غلہ اسمین سے حاصل ہوا اور بدستور تمام سیوا بھگوت بھگتون کی کری سکو بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کا اعتقاد ہوا اور بھگوت سرن سادھو سیوے ہوگئے بیشک سادھو سیوا درخت خشک دنیا و آخرت کا پھل پھول لگا دیتی ہے + کتھا भगवानदास ٹھاکر بھگوانداس ولد بھیم سنگھ قوم راجپوت تو در پرم بھگت اور بھگوت بھگتون کی سیوا مین ساؤدھان اور کمال معتقد ہوے ہر سال متھرا مین جاکر اور ایک مہینا رہکر کمال خوشی و فیاضی و کشادہ پیشانی سے بیشنو اور سادھو اور براہمن وغیرہ کی خدمت و سیوا نقد و جنس سے حسب دلخواہ کیا کرتے اور راس بلاس بھگوت اوتساہ وکتھا وغیرہ مین زر کثیر خرچ کرتے غرض جو کچھ پاس ہوتا خرچ کرکے اپنے گھر آتے بسبب انقلاب زمانہ کے کچھ افلاس آگیا اور موافق ہر سال کے روپیہ موجود نہوا تاہم کچھ سامان قرض کشی وغیرہ سے بہم پہونچا کر متھرا جی مین آئے اور بہ نسبت سالہاے ماضیہ کے کچھ کمی سے ارادہ تقسیم کا کیا چوبہ ہاے متھرا نے کہا کہ حسب دستور قدیم کے لیونگے ٹھاکر موصوف نے استطاعت نہ دیکھی اور جو کچھ روپیہ موجود تھا سب اُنکے روبرو رکھکر کہا کہ بالکل یہ سرمایہ ہی جسطرح چاہو خرچ کرو آخر یہ تجویز قرار پائی کہ اس سال مین خشک جنس براہمن و سادھان کو تقسیم کرنی چاہیے سو حسب صلاح جنس منگا کر مع نقد موجودہ ایک کوٹھہ مین رکھدی اور خرچ شروع ہوا بدذاتان نکوہیدہ کار کہ ہمیشہ دشمن بھگوت بھگتون کے رہے ہین اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح بجبر متی اور ہنسی ٹھاکر موصوف کی ہووے اسواسطے بجاے ایک سیدھا کے دس سیدھا دلانے شروع کیے چونکہ بھگت تبسل کرپاسندھ بھگتونکی سہاے اور حفاظت مین اسطرح رہتے ہین کہ جسطرح والدہ اپنے طفل شیر خوارہ کے واسطے تشریف لائے اور نقد و جنس کو مثل پارچہ درو پدی کے بڑھا دیا یعنے اُسمین سے جسقدر لا انتہا و بیشمار نکالا گیا اصل مین کمی نہ آئی اور چاندی اور سونے کی لوٹ ہوگئی غرض وے لوگ خرچ کرتے کرتے ہار گئے اور کوٹھہ نقد و جنس سے بدستور بھرا رہا سب نالائق خجل و شرمندہ ہوئے اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا پر اعتقاد لائے + کتھا **بارمکھی**۔ ایک شہر بلاد دکھن مین بارمکھی یعنے طوائف بہت مالدار رہتی تھی مکان اقامت اسکا از بس پاکیزہ و صاف اور دروازہ پر ایک درخت سرسبز و شاداب تھا کہ ہر چہار طرف اُس درخت کے چبوترہ صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ بنا ہوا تھا ایک روز گذر سادھان بیشنوان کا اُسطرف کو ہوا اور مکان مرغوب دلکش جانکر

مقیم ہوئے درخت پر جا بجا سالگرام جی کے ٹھوہ لٹکا دیے اور اشنان دھیان کرکے بھگوت کی سیوا پوجن مین مصروف
ہوئے شام کے وقت وہ طوائف سرنگار کرکے جو دروازہ پر آئی تو ہجوم بھگوت بھگتون کا دیکھا کہ بھجن اور
کیرتن کر رہے ہین شرمندہ ہوئی اور دلمین خیال کیا کہ اگر میرے حال سے انکو خبر ہوجاویگی تو دلمین افسوس کرینگے
کہ ایسے مقام پر کیون ٹھہرے اسواسطے اپنے مکان مین جاکر پوشیدہ ہوگئی اور رات کے وقت ایک تھالی
مین اشرفی رکھکر بخدمت ہر بھگتون کے حاضر ہوئی بشنداس نے اُسکی ذات وصفات پوچھی اُسنے کچھ
جواب ندیا آخر جب مبالغہ ہوا اور سمجھایا گیا کہ کسیطرح کا خوف مت کر وتب اُسنے اپنی قوم اور پیشہ کو ظاہر کیا
سادھان نے ہدایت فرمائی کہ تو اپنے مال اندوختہ کا مکٹ تیار کرکے سری رنگناتھ سوامین کے بھیٹ کر
اُسوقت ہریک کو تیرا مال مقبول ہوگا طوائف ممدوحہ نے عرض کیا کہ جس حالت مین براہمن اور بھگتون کو میرے
مال سے اسقدر پرہیز ہے کہ نزدیک نہین آتے تو بھگوت میرے مال کو کسطرح قبول کرینگے جواب یا کہ اُس جناب مین محبت
اور اعتقاد چاہیے ذات اور پیشہ کا استفسار نہین غرض اُس طوائف نے تمام مال اندوختہ اپنا خرچ کرکے ایک مکٹ
جڑاؤ بصرف تین لاکھ روپیہ کے باعتقاد و شردھا تمام تیار کرایا اور کمال محبت و افتتاح سے شادیانہ بجاتی گاتی
ناچتی بھگوت پریم کے نشہ مین مست اور چھکی ہوئی اور خود رفتہ اس مکٹ کو لیکر چلی جب نزدیک مندر سری
رنگناتھ سوامین کے پہونچی استری دھرم ماہیانہ ہوگیا اور اسواسطے مندر مین نہ جاسکی کمال اضطرار و بیقراری سے
اپنی کم نصیبی اور روزگونی طالع پر افسوس کرتی ہوئی بیہوش و حواس گرپڑی انتریامی دین بسل مہاراج نے
اُسکا پریم ولی دیکھکر پوجاریان کو ارشاد فرمایا کہ باعزاز و اکرام تمام دست بدست روبرو لاؤ چنانچہ پوجاری دوڑے
اور باوجود انکار کے اُس پریم پونر سُدھ اُنکا کو زبردستی لیجاکر روبرو کھڑا کردیا اُسنے جو یہ پریم انگڑہ اور کرپا بھگوت
کی دیکھی تو مکٹ موصوف بھگوت کے سر پر رکھنے کو ہاتھ اُٹھائے لیکن سنگھاسن بھگوت کا اونچا تھا ہاتھ
نہ پہونچ سکا پھر کچھ ایک ملال اور دلگیر ہی ہونے کو تھی کہ بھگوت نے اُسکے اعتقاد اور پریم سے نرم اور محظوظ
ہوکر اپنی گردن نیچے کو جھکا دی اور اُس بڈبھاگی نے بدلجمعی تمام مکٹ بھگوت کے سر پر پہنا دیا اور پریم بھگتون
اور مہا بڈبھاگیون مین مشہور و معروف ہوئی واہ واہ ایک لحظہ کے ست سنگ و بھگوت کی کرپا کا اور واہ
میری سخت دلی و بیحیائی کہ باوجود لکھنے اور پڑھنے اس کتھا کے اُسطرف کو متوجہ نہین ہوتا کتھا اُس
[illegible] لوک جی قوم زرگر پریم بھگت ایک شہر پورب دیس مین ہوئے بھگوت بھگتونکی سیوا مین اسقدر نشٹھا اور محبت تھی
کہ ہمیشہ اُسی مین مصروف رہتے تھے اور جو کچھ اپنے پیشہ سے پیدا کرتے تھے سادھو سیوا مین خرچ کردیتے تھے اُس دیس کے
راجہ نے بضرورت شادی اپنی دختر کے زرکثیر واسطے بنانے زیور کے اُنکو دیا اُنھون نے وہ سب روپیہ سادھو سیوا
مین خرچ کردیا اور ملازمان راجہ جو برای تقاضا آتے ہے تو اُنسے وعدہ امروز فردا کا موافق دستور زرگران کے

کرتے رہے جب دو چار روز شادی دختر مین رہگئے تب تاکید شدید ہوئی اور صبح کے وعدہ پر راجہ رخصت
ہوکر چلے آئے اُسوقت چند سادھو آگئے اور اُنکی سیوا دست سنگ کی خوشی مین وعدہ اور زیور کچھ یاد
نہ رہا صبح کو جب تاکید راجہ کی یاد آئی تو بھاگ گئے اور ایک جنگل مین پوشیدہ ہوکر بھگوت بھجن مین
مصروف ہوئے بھگوت کہ اپنے بھگتون کے نگہبان اور اُنکے وعدہ کے پورا کرنے والے ہین ملباس
تلوک جی زیور مطلوبہ راجہ کا تیار کرکے لے گئے اور راجہ کو کہ ایسا زیور خوشنما اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا نہال
خوش کیا راجہ مذکور نے انعام کثیر دیا بھگوت نے اُس زر انعامی سے مہوتساہ کہ جسکو مہوچھ کہتے ہین کیا
اور بصورت بشنو پرشاد لیکر تلوک موصوف کے پاس گئے فرمایا کہ تلوک کے گھر مہوتساہ تھا اُسکا پرشاد ہے
تلوک جی نے پوچھا کہ کون تلوک بھگوت نے جواب دیا کہ جسکے برابر تلوک یعنی ہر تہ جہان مین کوئی نہین تلوک جی
نے قرینہ سے جانا کہ یہ سب چرتر بھگوت کے ہین اپنے مکان پر آئے اور بدستور سادھو سیوا بھجن سمرن مین
مشغول ہوئے ✤ کتھا تلوچن دیو جیلہ گیا دیو بیس برن بھگوت بھگت مشہور معروف مثل چندر بان
کے ہوئے جو سنیہ دا بشن سوامین کی ہے وہی اُنکی ہے سادھو سیوا مین کمال اعتقاد اور پریم تھا لیکن جو کہ آمد و شد
بھگتان کی بہ کثرت تھی اور سیوا کرنے والے صرف تلوچن موصوف اور اُنکی استری تھی اسواسطے خیال ہوا کرتا
تھا کہ حسب الخواہ سادھ سیوا نہین ہوتی اگر کوئی ایسا خدمتگار ملے کہ سادھان کے دل کی بات جانکر
خدمت کرتا رہے تو نوکر رکھ لین ایسے ٹہلوہ کی تلاش مین رہتے تھے اور بسبب نہونے خدمت حسب الخواہ
سادھان کے کبھی کبھی پژمردہ دل ہوجاتے تھے بھگوت نے اپنے بھگت کی پژمردگی دل گوارا نہ کری اور
ایک ٹہلوہ مفلس کے روپ سے ٹوٹی جوتی اور پھٹی کملی پہنے تشریف لائے تلوچن جی نے پوچھا کہ تم
کون ہو اور کہان سے آئے مان باپ گھر بار تمھارا ہے یا نہین جواب دیا کہ مان باپ گھر کچھ نہین رکھتا ٹہلوا
ہون پانچ سات سیر کھاتا ہون ہر چہار قوم کا قاعدہ میرے ہاتھ مین ہے بھگوت بھگتون کی خدمت
بلا شرکت دیگرے خوب کرسکتا ہون میری عمر ہر بھگتون ہی کی خدمت مین گذری ہے انترجامی میرا نام ہے
تلوچن جی ازبس خوش ہوئے اور کہا کہ جسقدر تمھارے دلمین آوے خوب کھایا کرو اور اشنان کرکے اچھے
کپڑے پہنا دیے پھر استری پر تاکید کری کہ تو انترجامی کی مثل کنیز رہنا اور جو کھادے خوش ہوکر کھانا
اُسکے عادات اور زیادہ خوری سے کبھی کدورت نہ کرنا اور رضا جوئی اُسکی مقدم سمجھنا بھگوت انترجامی نے
خدمت سادھان کی رسوئی و آپ کشتی و پاشوئی اور پاون دبانے و اشنان کرانے وغیرہ کی ایسی کری کہ
تلوچن جی سادھ سیوا مین مشہور ہوگئے اور ہجوم سادھان کا دست سنگ حسب الخواہ رہنے لگا تیرہ مہینے
اسیطرح گذرے کہ ایک روز استری تلوچن جی کی اپنے ہمسایہ کے گھر گئی تھی اُسنے جو سبب ملین رہنے اور لاغری کا

پوچھا تو جواب دیا کہ میرے سوامین نے ایک ٹہلوہ نوکر رکھ لیا ہی اور وہ اسقدر رکھاتا ہی کہ تمام دن آرد سائی اور
روٹی بنانے مین گذرتا ہی یہ بات استری موصوفہ کی زبان سے برآمد ہوئی تھی کہ انترجامی انترد ھیان ہوگیا
بدین سبب کہ اول روز تلوچن سے شرط ہوگئی تھی کہ جب میری شکایت زیادہ خوری کی زبان پر آویگی تب ہی
چلا جاؤنگا بعد ازان بروقت خدمت سادھان کے جو تلاش انترجامی کی ہوئی تو نہ ملا تلوچن جی ازبس
غمگین ہوئے اور اپنی استری کو لعنت ملامت کرکے کہنے لگے کہ تیری ہی خباثت سے وہ ٹہلوہ چلا گیا جب
تین روز تک اُس غم مین بیخور و نوش پڑے رہے تب آکاش بانی ہوئی کہ تلوچن جی وہ ٹہلوہ تم تھا تمھاری جو
یہ تمنا تھی کہ دلکی بات جاننے والا ٹہلوہ ملے اسواسطے ٹہلوہ ہوگیا تھا اگر تمھاری مرضی اب بھی ہو تو مجھکو دریغ
نہین تلوچن جی وہ غم تو بھول گئے اور اس غم مین مبتلا ہوگئے کہ ہاے مین نے اپنے سوامین کو نہ پہچانا اور
خلاف اُسکے کہ مین خدمت کرون اُنسے خدمت کرائی بھگوت بھگتون نے سمجھایا کہ بھگوت نے اپنے بھگتونکے
واسطے کیا کیا ناکردنی کام نہین کیا یہان تک کہ باراہ اوتار روپ بنالیا اگر ٹہلوہ ہوکر آگئے تو کیا عجب ہی
تلوچن جی کو تسکین ہوئی اور بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے ؛ کتھا **अस्त्वामी**
جسو سوامین رہنے والے دو آبہ گنگا و جمنا کے بھگوت بھگت ہوئے پیشہ زراعت کا تھا جو کچھ پیدا ہوتا تھا
سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایک دفعہ چور اُنکے بیل چرا لے گئے بھگوت نے دیکھا کہ اب میرا بھگت سادھو
سیوا کسطرح کریگا اسواسطے دیگر نر گاؤ کہ جسطرح بروقت چوری جائے گوال بال اور بچھڑون کے دیگر گوال بال
اور بچھڑہ واسطے رفع کرنے غرور برمعاجی کے پیدا کردئے تھے پیدا کردیے اور جسو سوامین کو مطلق بہ حال
معلوم نہوا ایک دفعہ وے چور پھر آئے اور دیکھا کہ وے بیل جسو سوامین کے گھر ہین متوہم ہوکر اپنے گھر گئے
وہان بھی ویسے ہی بیل دیکھے دو چار دفعہ آئے گئے اور دونون جگہ کیسان بیل دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے
اور جسو سوامین سے اپنے وہم کا حال کہا سوامین نے جواب دیا کہ یہ سب چور تر بھگوت کے ہین تم اپنا کام کرو
ہم اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوے اور اُن بیلون کو لاکر حوالہ اُنکے کردیا جسوقت اصلی بیل آگئے تو بیل
بھگوت مایا کے غائب ہوگئے اور چورون نے بھگوت پر اعتقاد کرکے پیشہ اپنا چھوڑدیا سوامین جی کے
چیلہ ہوکر بھگوت سرن ہوئے اور بقیہ عمر سادھو سیوا اور بھگوت بھجن مین گذرانی کتھا **रामदासजी**
رامداس جی رہنے والے برج کے پرم بھاگوت اور سادھو سیوا مین ایسے ہوئے کہ جسطرح کمل سورج کو دیکھکر
شگفتہ ہوتا ہی اسیطرح ہر بھگت کو دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے ایک دفعہ کوئی سادھو تعریف اُنکی بھگتی
اور سادھو سیوا کی سنکر آیا اور پوچھا کہ رامداس کہان ہین رامداس جی اُٹھے اور اس سادھو کے چرن دھوئے
اور چرن امرت لیکر عرض کیا کہ رامداس آیا جاتا ہی آپ بھوجن پرشاد کرین سادھو موصوف نے کہا کہ ہکو

رامداس سے ملتا ہی رامداس جی نے عرض کیا کہ رامداس یہ سیوک ہی سادھو خوش ہوا اور دونوں کو بلا کر ملاقات کی
رامداس جی کی دختر کا بواہ تھا کیوان طرح طرح کا تیار ہوا بسر وقت کیوان رامداس جی کے خوف سے کوٹھہ کیوان کے
مقفل رکھتے تھے ایک روز جماعت بھگتون کی آگئی اور رامداس جی کو خبر ہوئی دوسری تالی سے
قفل کھولکر سب کیوان بھگتون کو اُٹھا دیا اور کچھ خیال نہ کیا کہ جب برات آویگی تب کیا ہوگا
اسیطرح سادھو سیوا اور ہری بھاری لعل جی کے وصیان اور بھجن مین عمر بسر کری کتھا सन्त भक्त
سنت جی ساکن جودھپور بھگوت بھگت سادھ سیوی مشہور و معروف ہوئے گداگری کرکے سیوا سادھ کیا کرتے تھے ایک روز اُنکے گھر سادھو آئے اسوقت سنت جی واسطے گداگری کے گئے تھے سادھان نے
استری سے پُوچھا کہ سنت جی کہان ہین استری نے کہ اُسوقت بسبب کثرت کار کچھ ملول تھی جواب دیا
کہ چولھہ مین ہین سادھان نے یہ کلمہ ناموزون سُنکر اپنی راہ لی راستہ مین سنت جی ملے اور سادھان نے
اُنسے بھی پُوچھا کہ مہاراج کہان گئے تھے سنت جی کہ دغائی قلب اور غیب دانی سے جواب سخت
دیا استری کا جان گئے تھے وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولھہ مین گیا تھا سادھو متعجب ہوئے اور کہنے لگے
کہ یہ کیسی چال سادھو سیوا ایسے کلمات زبان پر آتے ہین سنت جی نے عرض کیا کہ مراد چولھے مین
جانے سے یہ ہی کہ مجکو یہ فکر ہوئی کہ بھگوت کی رسوئی پاک کرکے ہر بھگتونکو بھگوت پرشاد بھینٹ
کرون اور رائطا سیمت پرشاد مجلو حاصل ہو پس فکر رسوئی کا ہونا مراد چولھہ مین جانے سے ہی سو وہ مطلب
میرا حاصل ہوگیا کہ آپ کے درشن ہوئے اور تمھارا سیمت پرشاد مجکو ملیگا سادھو اس گفتگو سنت جی سے
خوش ہوئے اور اُنکے مکان پر جاکر ست سنگ اور بھگوت بھجن و سمرن کے آنند مین مگن رہے
کتھا सेन سین بھگت قوم حجام چلیہ سوا مین رامانند رہنے والے باندھون گڈھ کے ایسے پرم بھگت
ہوئے کہ بھگوت نے جسطرح گوا اپنے بچھرے کی پالنا کرتی ہی اُسیطرح اُنکی پالنا اور سیوا کری حال یہ ہی
کہ بھگت موصوف سادھو سیوی تھے اور سیوا بھگتون کی مثل سیوا بھگوت کے کیا کرتے تھے ایک روز
حسب دستور ہر روزہ کے برائے مالش تیل وغیرہ راجہ کی خدمت مین جاتے تھے راستے مین سادھو ملے
بھگت جی نے سادھان کی خدمت کو مقدم تر سمجھا اور اُنکو اپنے مکان پر لاکر سیوا مین مصروف
ہوئے بدیمی تمام رسوئی اور بھگوت پرشاد اُنکو جوایا اور مطلق خوف راجہ کا نہ کیا جب راجہ کی خدمت کا
وقت آیا تو خود بھگوت روپ بناکر گئے اور مالش وغیرہ سے راجہ کو راضی و خشنود کرکے
چلے آئے بعد ازان سین بھگت راجہ کے پاس پہونچے اور عذر اب اپنی دیر رسی کے کرنے لگے راجہ نے کہا
کہ اسیوقت تم خدمت کرکے گئے تھے عذرات کی کیا وجہ ہی سین بھگت نے کہا کہ مین نہین آیا شاید میری

پوچھا تو جواب دیا کہ میرے سوامین نے ایک ٹہلوہ نوکر رکھ لیا ہی اور وہ اسقدر رکھاتا ہی کہ تمام دن آرسائی اور روٹی بنانے مین گذرتا ہی یہ بات استری موصوفہ کی زبان سے برآمد ہوئی تھی کہ انترجامی انتردھیان ہوگیا بدین سبب کہ اول روز تلوچن سے شرط ہوگئی تھی کہ جب میری شکایت زیادہ خوری کی زبان پر آویگی تب ہی چلا جاؤنگا بعد ازان بروقت خدمت سادھان کے جو تلاش انترجامی کی ہوئی تو نہ ملا تلوچن جی ازبس غمگین ہوئے اور اپنی استری کو لعنت ملامت کرکے کہنے لگے کہ تیری ہی خباثت سے وہ ٹہلوہ چلا گیا جب تین روز تک اُس غم مین بجز رونوش پڑے رہے تب آکاش بانی ہوئی کہ تلوچن جی وہ ٹہلوہ تجھ تمھاری جو یہ تمنا تھی کہ دلکی بات جاننے والا ٹہلوہ ملے اسواسطے ٹہلوہ ہوگیا تھا اگر تمھاری مرضی اب بھی ہو تو محکو دریغ نہین تلوچن جی وہ غم تو بھول گئے اور اس غم مین مبتلا ہوگئے کہ ہاے مین نے اپنے سوامین کو نہ پہچانا اور خلاف اُسکے کہ مین خدمت کرون اُلٹے خدمت کرائی بھگوت بھگتون نے سمجھایا کہ بھگوت نے اپنے بھگتونکے واسطے کیا کیا ناکردنی کام نہین کیا یہان تک کہ باراہ اوتار روپ بنالیا اگر ٹہلوہ ہوکر آگئے تو کیا عجب ہی تلوچن جی کو تسکین ہوئی اور بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مصروف ہوئے ؛ کتھا

جسسوسوامی

جسو سوامین رہنے والے دوآبہ گنگا وجمنا کے بھگوت بھگت ہوئے پیشہ زراعت کا تھا جو کچھ پیدا ہوتا تھا سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایک دفعہ چور اُنکے بیل چرا لے گئے بھگوت نے دیکھا کہ اب میرا بھگت سادھو سیوا کسطرح کریگا اسواسطے دیگر نرگا دکہ جسطرح بروقت چوری جانے گوان بال اور بچھڑون کے دیگر گوال بال اور بچھڑہ واسطے رفع کرنے غرور برمھاجی کے پیدا کردئے تھے پیدا کردیے اور جسو سوامین کو مطلق یہ حال معلوم نہوا ایک دفعہ وے چور پھر آئے اور دیکھا کہ وے بیل جسو سوامین کے گھر ہین متوہم ہوکر اپنے گھر گئے وہان بھی ویسے ہی بیل دیکھے دوچار دفعہ آئے گئے اور دونون جگہ یکسان بیل دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے اور جسو سوامین سے اپنے وہم کا حال کہا سوامین نے جواب دیا کہ یہ سب چرتر بھگوت کے ہین تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہین چور معتقد ہوے اور اُن بیلون کو لاکر حوالہ اُنکے کردیا جسوقت اصلی بیل آگئے تو بیل بھگوت بایا کے غائب ہوگئے اور چورون نے بھگوت پر اعتقاد کرکے پیشہ اپنا چھوڑدیا سوامین جی کے چیلہ ہوکر بھگوت سرن ہوئے اور بقیہ عمر سادھو سیوا اور بھگوت بھجن مین گذرانی کتھا

رامداسجی

رامداس جی رہنے والے برج کے پرم بھاگوت اور سادھو سیوا مین ایسے ہوئے کہ جسطرح کمل سورج کو دیکھکر شگفتہ ہوتا ہی اسیطرح ہر بھگت کو دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے ایک دفعہ کوئی سادھو تعریف اُنکی بھگتی اور سادھو سیوا کی سنکر آیا اور پوچھا کہ رامداس کہان ہین رامداس جی اُٹھے اور اس سادھو کے چرن دھوئے اور چرنامرت لیکر عرض کیا کہ رامداس آیا جاتا ہی آپ بھوجن پرشاد کرین سادھو موصوف نے کہا کہ ہکو

رامداس سے ملنا ہی رامداس جی نے عرض کیا کہ رامداس یہ سیوک ہی سادھو خوش ہوا اور قدموں کو پکڑ کر ملاقات کی
رامداس جی کی دختر کا بواہ تھا پکوان طرح طرح کا تیار ہوا پسر دنبیگان رامداس جی کے خوف سے کوٹھہ کو ان کے
مقفل رکھتے تھے ایک روز جماعت بھگوت بھگتون کی آگئی اور رامداس جی کو خبر ہوئی دوسری نالی سے
قفل کھولکر سب پکوان بھگوت بھگتون کو اُٹھا دیا اور کچھ خیال نہ کیا کہ جب برات آویگی تب کیا ہوگا
اسیطرح سادھو سیوا اور سری ہری لعل جی کے دھیان اور بھجن مین عمر بسر کری کتھا सन्त भक्त
سنت جی ساکن جودھپور بھگوت بھگت سادھ سیوی مشہور و معروف ہوئے گداگری کرکے سیوا سادھ کیا کرتے تھے ایک روز اُنکے گھر سادھو آئے اسوقت سنت جی واسطے گداگری کے گئے تھے سادھان نے
استری سے پُوچھا کہ سنت جی کہان ہین استری نے کہ اُسوقت بسبب کثرت کار کچھ ملول تھی جواب دیا
کہ چولھہ مین ہین سادھان نے یہ کلمہ ناموزون سُنکر اپنی راہ لی راستہ مین سنت جی ملے اور سادھان نے
اُنسے بھی پُوچھا کہ مہاراج کہان گئے تھے سنت جی کہ صفائی قلب اور غیب دانی سے جواب سخت
اپنی استری کا جان گئے تھے وہی لفظ زبان پر لائے کہ چولھہ مین گیا تھا سادھو متعجب ہوئے اور کہنے لگے
کہ کیسی چال سادھو سیوا ہے ایسے کلمات زبان پر آتے ہین سنت جی نے عرض کیا کہ مراد چولھے مین
جانے سے یہ ہے کہ بیچ سے مجکو یہ فکر ہوئی کہ بھگوت کی رسوئی پاک کرکے ہر بھگتو کو بھگوت پرشاد بھینٹ
کرون اور انکا سیوت پرشاد مجکو حاصل ہو پس فکر رسوئی کا ہوا مراد چولھہ مین جانے سے یہ سودہ مطلب
میرا حاصل ہوگیا کہ آپ سے خوش ہوئے اور تمھارا سیوت پرشاد مجکو ملیگا سادھو اس گفتگو سنت جی سے
خوش ہوئے اور انکے مکان پر جاکر ست سنگ اور بھگوت بھجن وسمرن کے آنند مین مگن رہے
کتھا सेन سین بھگت قوم حجام چلیہ سوامین رامانند رہنے والے باندھون گڈھ کے ایسے پرم بھگت
ہوئے کہ بھگوت نے جسطرح گوانے بچھرے کی بالنا کری ہے اُسیطرح اُنکی بالنا اور سنبھال کری حال یہ ہے
کہ بھگت موصوف سادھو سیوی تھے اور سیوا بھگتون کی مثل سیوا بھگوت کے کیا کرتے تھے ایک روز
حسب دستور ہر روزہ کے براے مالش تیل وغیرہ راجہ کی خدمت مین جاتے تھے راستے مین سادھو ملگئے
بھگت جی نے سادھان کی خدمت کو مقدم تر سمجھا اور اُنکو اپنے مکان پر لاکر سیوا مین مصروف
ہوئے بدجمعی تمام رسوئی اور بھگوت پرشاد اُنکو جوایا اور مطلق خوف راجہ کا نہ کیا جب راجہ کی خدمت کا
وقت آیا تو خود بھگوت سین بھگت روپ بناکر گئے اور مالش وغیرہ سے راجہ کو راضی و خشنود کرکے
چلے آئے بعد ازان سین بھگت راجہ کے پاس پہونچے اور عذر اب اپنی دیر رسی کے کرنے لگے راجہ نے کہا
کہ اسیوقت تم خدمت کرکے گئے تھے عذرات کی کیا وجہ ہی سین بھگت نے کہا کہ مین نہین آیا شاید میری

عدم رسی کے سبب سے آپ ایسا ارشاد فرماتے ہین راجہ کہ دل اُسکا بسبب سپرس ہونے بھگوت ہاتھ کے صاف ہوگیا تھا واقف ہوگیا کہ واسطے سین بھگت کے بھگوت نے خود روپ جگت مُوہون کا بنایا معتقد ہوا اور سین بھگت کے قدمون مین بڑا کمال اعتقاد و پریم سے چیلہ سین بھگت کا ہوکر بھگوت سرن ہوگیا اور اب تک اُس راجہ کی اولاد مین یہ دستور جاری ہی کہ سین بھگت موہون کی اولاد کے چیلے ہوتے ہین ✤ کتھا ساہوکار سدابرتی قوم بنیہ پرم بھگوت بھگت بچارہ دان ہونے سادھو سیوا اور بس محبت و اعتقاد کے ساتھ کیا کرتے تھے ایک سادھو آرام و آسایش دیکھکر اُنکے گھر قیم رہا اور طفل خرد سالہ سدابرتی کو اسکے ساتھ محبت ہوگئی اُس سادھو کے پاس کھیلتا اور تماشا کرتا ایک روز سادھو مذکور نے طفل موصوف کو جنگل مین لیجاکر مار ڈالا اور زمین مین دفن کردیا لیکن جب شہر مین آیا تو اپنے اس گناہ عظیم سے از بس نادم و پشیمان ہوا والد اُس طفل کے منتظر رہے جب شام تک نہ آیا تو شور و غل کیا جابجا تلاش شروع ہوئی اور شہر مین منادی کرائی گئی ایک سنیاسی نے اُس ساہوکار سے کہا کہ طفل کو اُس سادھو نے مارا ہی کہ جو تمھارے گھر رہتا ہی چنانچہ جہان دفن کیا تھا وہ جگہ دکھادی ساہوکار نے وقوع اس حال کا اپنے اہتمال سے جانکر دل شکنی سادھو مذکور کی بعید از سادھو سیوا سمجھی اور واسطے اخفائے اس حال کے یہ تدبیر کری کہ اُس سنیاسی کو گرفتار کرلیا اور کہا کہ تو نے ہی یہ کام کیا ہی سنیاسی گھبرایا اور بولا کہ میرا کیا قصور ہی مین نے نفس الامر حال کی اطلاع کردی تھی اب واسطے بھگوان کے مجکو رہائی دو ساہوکار نے فرمایا کہ اگر اس حال کو کسی سے بیان نکرے اور اس شہر سے چلا جاوے تو البتہ چھوڑ سکتا ہون سنیاسی نے قبول کیا اور رہائی پائی جب ساہوکار اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ سادھو مذکور شرمندہ و خجل ہی اسنے اُسکی نہایت مذمت کے اپنی استری سے صلاح پوچھی استری نے کہا کہ اور کسیطرح اس سادھو کا قیام معلوم نہین ہوتا اگر شادی دختر نا تجربہ کی اسکے ساتھ کردیجاوے تو توقع قیام کی ہی ساہوکار اپنی استری پر کمال خوش ہوا اور اسکی بھگتی کو اپنے سے زیادہ دیکھکر ہزار تحسین و آفرین فرمائی سادھو مذکور کو بلا کر اولاً گذشتہ اعمال گذشتہ کی حکایات بیان کی اور پھر بھگوت خواہش کو تقدیم دیکر مافی الضمیر بیان کیا سادھو کہ اپنی حرکت مذموم سے از بس خجل اور محجوب تھا بولا کہ مہاراج کیا مین ہتیارا اسقدر رحم اور دلجوئی کے لائق ہون بلکہ رحم نسبت میرے وہ ہی کہ طرح طرح کی عقوبت و عذاب سے میرا قتل کیا جاوے ساہوکار نے پھر سمجھایا اور آخر الامر اُسکی رفع کرکے شادی اپنی دختر کی اُسکے ساتھ کردی یہ نیکنامی و بلند ہمتی ساہوکار ممدوح کی جب عالمگیر ہوئی تو ساہوکار کا گورو بھی حسب ایماے بھگوت کے اُسکے گھر آیا اور اپنے قدوم مبارک سے اُسکے گھر کو رشک افزاے تیر تھون کا کیا ساہوکار کمال خوشی سے اپنے جسم مین نہ سمایا اور سیوا خدمت پوجا وغیرہ حسب قاعدہ شاستر کے بجالایا

گورو نے پوچھا کہ تمہارا طفل کہان ہی ساہوکار نے جواب دیا کہ تھوڑا عرصہ ہوا مر گیا پھر پوچھا کہ کیا سبب ہوا عرض کیا کہ سنسار اس دنیا کا نام ہی موت کا کیا سبب عرض کیا جاوے گورو نے جب خوب اسکے استقلال اور سادھو سیوا کا امتحان کر لیا تب فرمایا کہ ہمکو سب حال کی خبر ہی جو کچھ ہوا سو واسطے تیرے امتحان کے ہوا اب نشان دے کہ وہ لڑکا کہان دفن ہی ساہوکار گورو ممدوح کو مدفن پر لیگیا اور نعش طفل کی نکالی بھگوت کی خواہش اور گورو کرپا سے لڑکا فوراً زندہ ہو گیا اور سب لوگون کو اعتقاد بھگتی اور سادھو سیوا کا ہوا کیول کو باقوم مکھارا ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ اپنے تمام محل کو پوتر کر کے بھگوت کو پراپت کیا سادھو سیوی ایسے ہوئے کہ تن من دھن اسی کام مین لگا تھا ایک دفعہ انکے گھر سادھو آئے گھر مین کچھ سامان موجود نہ تھا اور قرض دام بھی کچھ ہاتھ نہ آیا آخر بعد تدبیرات بسیار ایک ساہوکار نے بشرط کھود دینے چاہ کے کچھ دینا منظور کیا کیول جی نے وہ شرط قبول کی اور جنس وغیرہ لاکر خدمت سادھان کی کرکے سب وعدہ جب چاہ کھودنے لگے تو دس بیس گز پر ریت نکلا اور گر کر سب کیول جی کے اوپر پڑا لوگ دوڑ گئے اور زندہ رہنا اس بیشمار مٹی کے نیچے محال سمجھکر اپنے اپنے گھر چلے آئے ایک مہینے کے بعد کسی شخص کا گذر اسطرف کو ہوا اور آواز سری رام نام کی سنکر گاؤن مین دوڑ آیا اور لوگون کو اس حال کی خبر کری سب لوگون نے خیال کیا کہ کیول ممدوح بھگوت بھگت تھا نیک زندہ ہی تمام گاؤن آیا اور دست بدست وہ مٹی علیحدہ کر کے دیکھا کہ کیول جی آسن لگائے بیٹھے ہین اور رام نام کہہ رہے ہین سامنے ایک لوٹہ مین پانی رکھا ہی اور ایک طرف پنواڑا جو ایک مہینے تک کھانا کھاکر ڈال دیے تھے پڑے ہین سب کیول جی کی بھگتی اور سادھ سیوا کے معتقد ہوئے اور شادیانہ بجاتے ہوئے گھر لائے چونکہ ہزارہا من مٹی کے بوجھ سے کیول جی کبڑے ہو گئے اسواسطے اس روز سے بلقب کوزہ پشت کیول کو باشہور ہوئے ایک دفعہ سادھو بھگوت کی مورتی واسطے استھاپن کرنے کے لیے جاتے تھے کیول جی کے گھر پہنچے کیول جی نے بھگوت کا موہنی روپ دیکھکر دلمین تمنا کری اگر یہ بھگوت مورتی ہمارے گھر رہے تو خوب ہی جب لووے سادھو مورتی کو اٹھانے لگے تو اسقدر گرانبار ہو گئی کہ ہرگز جگہ سے نہ اٹھی لاچار ہو کر چھوڑ گئے اور کیول جی نے استھاپن کر کے سیوا شروع کی کہ اتبک وہ مورتی بہترا گاؤن مسکن کیول جی مین موجود ہی اور درشن ہوتے ہین چونکہ بھگوت اپنے بھگت کی محبت دیکھی جانکر مقیم رہے اسواسطے جان راے اس مورتی کا نام مشہور ہی کیوجی کی یہ آرزو ہوئی کہ سنگھ چکر کی چھاپ دوارکا مین لینی چاہیے بدین ارادہ گھر سے چلے بھگوت کی اجازت ہوئی کہ تم اپنے مقام پر رہو اور باعتقاد و محبت سیوا بھجن کرتے رہو اس جگہ سب مطلب دلی تمہارے حاصل ہو جاوینگے چنانچہ واپس آئے اور

اپنے جسم کو دیکھا تو سنکھ چکر کے نشان موجود پائے اس قسم کے معجزات کثیر کیول جی موصوف کے ہین گومتی
سمدر سے قریب ہی اور درمیان گومتی وسمدر کے ریت حائل ہی جب لہرین سمدر کی اُٹھکر گومتی تک آتی ہین تو
گومتی وسمدر ایک ہوجاتا ہی اور جب وہ لہر اُتر جاتی ہین تو پھر وہ ریت حائل ہوکر گومتی وسمدر علیحدہ علیحدہ
معلوم ہوتے ہین ایک دفعہ گومتی وسمدر کا ملنا موقوف ہوگیا اور آب وہوا مین تخالف پیدا ہوکر تکلیف ملک کو
ہونے لگی سب لوگ کیول جی سے ملتجی ہوئے اور انکی بالموقع پر لیگئے کہ اُسکے پرتاپ سے ملنا گومتی وسمدر کا
شروع ہوگیا جب یہ پرتاپ کیول جی کا لوگون نے دیکھا تو ہزارون آدمی اُنکے چیلہ ہوگئے اور بھگوت بھگتی اور
سادھسیوا کا رواج اُس ملک مین بکثرت ہوا ایک روز کیول جی کے گھر سادھو آئے تھے اُنکے واسطے استری نے
خشک روٹی بنائی اتفاقاً اُس عورت کا بھائی بھی آگیا اُسکے واسطے اُسنے کمال خوشی سے کھیر لطیف تیار
کری کیول جی کو کمال افسوس ہوا کہ حیف بھگوت بھگت تو خشک روٹی کھاوین اور یہ بکھ کھیر کھائے
اسواسطے بہانہ پاشوئی سادھان کے تمام پانی خرچ کرکے استری کو واسطے لانے پانی کے بھیجدیا اور کھیر
سادھان کو کھلادی استری نے آکر یہ حال دیکھا تو کمال ناراض ہوئی اور کلمات سخت کہنے لگی کیول جی نے
اُسکو بکھ جانکر گھر سے نکال دیا اور اس کم نصیب نے دوسرا خصم کرکے بیٹا بیٹی پیدا کیے اتفاقاً قحط سال ہوا اور
وہ عورت فاقہ کشی اور بھوکھ سے مرنے لگی لاچار ہوکر کیول جیو کے سرن آئی اور دیکھا کہ بھنڈارہ جاری ہی اور
انواع انوع کے بھوجن بھگوت بھگتونکو تقسیم ہوتے ہین کیول جی نے جو اُس عورت کا حال دیکھا تو کمال دایا آئی
اور فرمایا کہ ای بیوقوف اگر تجکو خصم کرنا تھا تو ایسا کیون نہ کیا جیسا میرا خاوند ہی اور اسقدر کارخانہ عظیم جسکا
جاری ہی کہ تیرا خصم بھی جسکا بھکھاری ہوا اور ہزارہا کو جسکے بھنڈارے سے بھوجن ملتا ہی عورت شرمندہ ہوئی
اور کیول جی نے اُسکو جاروب کشی راہ سادھان پر مقرر کردیا جب تک قحط سال رہا بخوبی اُسکی پرورش کری اور
جب وہ ایام گذر گئے تو رخصت کیا وہ اپنی بیوقوفی اور حماقت پر افسوس کرتی ہوئی اپنی قسمت بد اور نصیب
دوازگون سے لڑتی ہوئی روانہ ہوئی اور کیول جی بھگوت دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے ؛ کتھا
گوال جی ایسے بھگوت بھگت سادھوسیوے ہوئے کہ جو کچھ اُنکے ہاتھ آتا اور جو اپنے پیشہ سے پیدا کرتے اور
جو کچھ اُنکی والدہ واسطے کھانے کے دیتی سب سادھوسیوا مین خرچ کردیتے اور شب وروز اُسی کام مین مصروف
رہتے ایک روز اُنکو کچھ بکوان ملا واسطے کھلانے سادھان کے جنگل مین چلے گئے چورون نے اُنکی بھینس کو
بلا حفاظت دیکھا اور لیگئے گوال جی نے جب بھینس نہ دیکھی تو بخوف والدہ کے یہ بات بنائی کہ بھینس بھوکھے براہمن کو
سپرد کری ہی اسنے یہ اقرار کرلیا ہی کہ بعد گذر جانے قحط سال کے بھینس کو مع قیمت روغن زرد واپس دونگا والدہ
اُنکی جان گئی کہ چور لیگئے لیکن بسبب الفت پسر کے خاموش ہورہی دیوالی کے روز چورون نے اُس بھینس کو

۵ مٹی کا ٹاپو
دو پوتی تقل
دو ۱۰ کا سکہ ۱۱۴

واسطے پوجا کے ہنسلا نقرئی پہلایا اور خود کسی کام کو چلے گئے بھگتون کے قول راست کرنے والے اور برہمنان کے
برہمن بھگوت نے رسن توڑ کر گوال جی کے گھر پہونچا دیگوال جی نے بھینس کو دیکھکر اپنی والدہ سے کہا کہ
اری مان دیکھ وہ براہمن کیسا راست گو ہی کہ بھینس کو مع قیمت روغن زرد کے پہونچا گیا اور بھگوت
کی کرپا لیتا اور بھگت بتسلتا کے معتقد ہوکر زیادہ تر سادھو سیوا اور بھگتی مین مصروف ہوئے ۲ کتھا
गोपाल. گوپال جی بھگوت بھگت کرشن اُپاسک جو نبیر گانون علاقہ جیپور مین ہوئے وسادھ سیو
مین استقدر پریم و اعتقاد تھا کہ بھگوت مین اور بھگتون مین سرمو تفاوت نہین جانتے تھے جب اُنکی
شہرت سادھو سیوا اور بھگتی مین بہت ہوئی تو کوئی بزرگ اُنکے خاندان کا ترک خانمان کرکے برکت ہوگیا
تھا واسطے امتحان گوپال جی موصوف کے آیا گوپال جی نے کمال محبت اور سردھا سے اُنکی خدمت کری اور
جب رسوئی تیار ہوئی تو عرض کیا کہ حویلی مین واسطے بھوجن کرنے کے تشریف لے چلین اُسنے بیان کیا
کہ مین عورت کی صورت بھی نہین دیکھتا اسواسطے حویلی مین جانے سے عذر ہی گوپال جی نے عرض کیا کہ عورات
سب علیحدہ ہوجاوینگی جب حویلی مین گئے تو استری گوپال جی کی بدین سبب کہ بھگوت بھگتون کے درشن
مثل بھگوت درشن کے ہین جھروکہ سے دیکھنے لگی سادھو موصوف نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ گوپال موصوف
کے مُنہ پر مارا اور فرمایا کہ دیکھ وہ جھروکھ سے کون دیکھتا ہی گوپال بھگت سادھو موصوف کے چرنون مین
پڑے اور کمال منت سے عرض کیا کہ مہاراج آپ نے بڑی کرپا کری کہ ایک طرف کا رخسارہ تو پوتر کردیا لیکن
امیدوار ہون کہ دوسرا رخسارہ بھی پوتر ہوجاوے سادھو ممدوح کہ صرف براے امتحان آیا تھا ازبس خوش
ہوا کمال شوق اور تپاک سے ملا اور ستایش و آفرین کرکے کہا کہ ایسی ہی اولاد پرم پوتر سے کُل پوتر ہوتے
ہین پھر اپنا قصور گستاخی کا معاف کراکر رخصت ہوا ۲ کتھا **गोपालविष्णुदास** گوپال جی ساکن بابولی
متصلہ کاشی پوری سب گنون کے جاننے والے اور درشن داس جی کا شیر اضلاع دکھن مین بھگوت بھگت اور
دونون گوربھائی ہوئے بھگوت بھگتون کی سیوا مثل گورو اور پرماتما کے کرتے تھے جسکو تلک اور کنٹھی دھارن
کیے دیکھتے بھگوت روپ جانتے جو کچھ بھگوت کا حکم واسطے اعتقاد اُچت کل کے ہی اُسکی تعمیل اس کلجگ مین
ہر دو برادران ممدوحین سے ایسی ہوئی کہ اُنکے پرم پوتر بھاؤ کا بیان نہین ہوسکتا بھنڈارہ خواہ مہوتساہ
مین جو کوئی اُنکو طلب کرتا تو اپنے گھر سے جنس سب قسم کی گاڑی پر لاد کر لیجاتے بدین خیال کہ اگر کمی کسی
جنس کی ہوجاوے تو بھنڈارہ کرنے والے کی بدنامی نہو گورو اُنکے سدھ اور تمام جہان مین مشہور تھے
دونون بھائیون نے اُنکی خدمت مین عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو مہوتساہ کرین گورو نے اجازت
دی اور براے طلب بھگوت بھگتون کے جل اپنے ہر چہار طرف ڈالکر فرمایا کہ تم سامان مہوتساہ کا تیار

کر روز معہود سب سادھو آوینگے دونون بھائیون نے گورو کے قول پر اعتقاد کرکے کچھ ضرورت کسی کے بھیجنے کی واسطے اطلاع کے نہ سمجھی اور سامان تیار کیا جو یوم کہ مقرر کیا تھا تمام جہان کے سادھو آئے اور بڑی دھوم دھام سے بھنڈارا ہوا سب کی تعظیم وتکریم کمال اعتقاد سے کری اور پانچ روز تک قسم قسم کے بھوجن جمائے اور ہر وقت رخصت نقد اور پوشش ہر یک کے بھیٹ کری اُنکے گورو نے فرمایا کہ اس میلا مین نامدیو اور کبیر بھی تشریف لائے ہین اور نا۔ یوجی سفید پارچہ پہنے ہوئے برسر راہ براجمان ہین تم جاؤ اور اُنکے درشن کرو چنانچہ جاے قیام وعلامت کا نشان دیا اور یہ بھی فرمایا کہ نامدیو جی کبیر جی کے بھی درشن کراوینگے دونون بھائی دوڑے اور نامدیو جی کے کمال محبت واعتقاد سے قدم پکڑ لیے اسقدر پریم مین بیخبر ہوگئے کہ تادیر قدم نہ چھوڑے نامدیو جی نے نوازش وعنایت فرماکر کہا کہ جہان بھگوت بھگتون کی پریت اور محبت نہین وہان ہم نہین جاتے اور جہان انکی خدمت بتعظیم وتکریم ہوتی ہو وہان ہم ضرور آتے ہین سو تمھاری سادھ سیوا اور بھگتی اور اعتقاد کو دیکھکر ہم بہت خوش ہوئے اب تم کبیر جی کے بھی درشن کرو جب یہ دونون بھائی رخصت ہوکر چلے تو راہ مین کبیر جی کے درشن ہوئے اور انھون نے مثل نامدیو جی کے عنایت اور رحمت بے پایان فرماکر رخصت کیا پھر دونون بھائی اپنے گورو کی خدمت مین آئے اور سادھو سیوا ہی کو توسل کامل واسطے ملنے بھگوت کے تصور کر سادھو سیوا اور سمرن بھجن مین مشغول ہوئے ؛ کتھا راجہ رانی گنیش دیو مدھکر شاہ راجہ ملک اوندھ کی دھرم پتی بھگوت بھگتی مین یکتا اور سادھ سیوا مین بے ہمتا ہوئی جو آمدنی خراج ملک کی ہوتی سب سادھ سیوا مین خرچ کردیتی ایک سادھو مدت تک اُنکے گھر مین مقیم رہا رانی مہدوہ کو تنہا پاکر کہا کہ جو خزانہ ودفینہ ہو مجکو نشان دے ورنہ ہلاک کرونگا رانی نے عرض کیا کہ سادھو سیوا کے گھر خزانہ اور دولت کا کیا واسطہ جو کچھ آتا ہی خرچ ہوجاتا ہی اُس بیرحم اور اسادھ نے یہ گفتگو رانی کی مثل اپنے لباس لباسی کے سمجھی اور ایک چاقو رانی کی ران پر مارا کہ بیہوش ہوگئی وہ شخص بخوف جان بھاگ گیا اور شب کو جب راجہ محل مین گیا تو رانی نے بدین خوف کہ راجہ سب سادھان سے بے اعتقاد ہوجائیگا مطلق ذکر اپنی سرگذشت کا نہ کیا بمخوابی کے واسطے عذر استری دھرم ماہیانہ کا کردیا اور بعد گذرنے تین روز کے عذر بیماری ظاہر کیا راجہ کو بظاہر بیماری کچھ نہ معلوم ہوئی مبالغہ استفسار اصل حال مین کیا رانی نے مجبوراً بعد کرلینے خط سادھ سیوا کے اصل حال بیان کردیا راجہ اس اعتقاد اور استقلال سادھو سیوا رانی سے کمال خوش ہوا اور ایسی رانی کے ہونے سے اپنی خوش نصیبی اور بزرگی تصور کرکے پرکرپان کری اور بہت معزز ومحترم رکھا تھا لاکھا جی ہنومان بنس مین ماڑوار دیس کے رہنے والے مثل ہنس کے ہوئے شری رام نام منتر مین از بس اعتقاد رکھتے تھے اور سادھو سیوا اور بھگوت بھگتی مین اسقدر شہرت اُنکی تھی کہ راجہ

اُس دیس کے بچاآوری اُنکے ارشاد کی باعث اپنے تفاخر اور خوش نصیبی کا جانتے تھے اتفاقاً قحط سال
ہوا اور سادھان کی آمد بکثرت ہونے لگی عہدہ برآئی دشوار سمجھکر ارادہ کیا کہ کسی اور گاؤں [illegible] کرکے قیام کریں
چونکہ بھگت کی بدنامی سے بھگوت کی بدنامی ہی اسواسطے بھگت تبسل مہاراج نے رات کو خواب مین فرمایا
کہ تم بدستور اسی گانون مین قیام رکھو صبح کو ایک گاڈی پچاس من غلہ گندم کی اور ایک گاویش تمہارے
پاس آویگی تم گندم مذکور کو کوٹھی مین پرکر کے بقدر ضرورت خرچ کرتے رہنا کہ اُسمین کبھی کمی نہوگی اور دو غ
اور روغن زرد بقدر ضرورت روزمرہ کے ہوتا رہیگا بعد اس خواب کے لاکھاجی کی آنکھ کھل گئی اور یہ حال
اپنی استری سے کہا جب صبح ہوئی تو گندم اور گاویش ایک شخص پہونچا گیا اور لاکھاجی بدلجمعی تمام
سادھو سیوا کرتے رہے اُس گاویش اور غلہ کے پہونچانے کے واسطے ایک چیر تر بھگوت نے خوب کیا
کہ ایک گانون مین کوئی مزارعہ مفلس اور کم سامان ہوگیا تھا سب برادری نے جمع ہوکر کچھ کچھ غلہ اسکو دیا اور
اس دستگیری کی ہر روزہ چوپال مین بیٹھکر تعریف کیا کرنے ایک شخص برادری نے کہا کہ تھوڑا تھوڑا غلہ دیکر کیا
لاف زنی اور خودستائی کرتے ہو سخاوت امر دیگر ہی ایک شخص نے اُسکو جواب دیا کہ ہان بھائی اس زمانہ مین آجکل
کچھ تیرے ہی اوپر سخاوت ختم تھی دیکھینگے کہ بہت سا غلہ اور گاویش لاکھا بھگت کو دے آویگا وہ شخص یہ
طعنہ برداشت نکر سکا اور گاویش وغلہ مذکور لاکر لاکھاجی کے گھر پہونچا گیا جب آکال گذر گیا تو لاکھا
جی نے ارادہ کیا کہ جگناتھ راے جی کے درشن کرنے چاہیے مارواڑ دیس سے ساشٹانگ ڈنڈوت کنان
روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو بھگوت نے پوجاریان کو اجازت فرمائی کہ ایک میرا بھگت [illegible] آتا ہی
اور میرے واسطے ایک سمرن لایا ہی اُسکو پالکی مین بٹھلا کر جلد لاؤ کہ اُس سمرن کے پھرنے کا مشتاق ہون
پوجاری پالکی لیکر جلد آئے اور لاکھاجی کو واسطے سوار ہونیکے کہا لاکھاجی نے عذر کیا کہ میرا عہد
ساشٹانگ کنان بھگوت کے روبرو پہونچنے کا ہی پوجاریان نے فرمایا کہ اجازت بھگوت کی سب مقدمات
اور عہود پر مقدم ترہی لاچار بعد مبالغہ سوار ہوکر بھگوت کے دربار مین پہونچے اور درشن کرکے وہ سمرنی
بھینٹ کری روپ انوپ بھگوت کا دیکھکر تن مین نہ سمائے اور چندے زیر قدوم بھگوت کے پرخوتم پوری
مین رہے لاکھا موصوف کی ایک دختر نا تخذ الحی اور چونکہ مال موجودہ خانہ کو مال بھگوت بھگتون کا
جانتے تھے اور اُس دختر کی شادی مین خرچ نہین کرتے تھے اسواسطے دختر مذکور بالغ ہوگئی جگناتھ راے
جی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خزانہ سے روپیہ لیکر شادی کردو لاکھا بھگت چشم پرنم ہوئے بدین سبب کہ
واسطے راگ بھوگ کے کچھ نذر کرنا چاہیے نہ کہ بھگوت سے لینا واجب ہی اور بلا رخصت پرشوتم پوری سے
روانہ ہوئے خواب مین ایک راجہ کو بھگوت نے ارشاد فرمایا کہ واسطے خرچ شادی کے کچھ روپیہ لاکھاجی کے

بھیٹ کرے اُسنے ایک ہزار روپیہ کی ہنڈوی بھیٹ کری اگرچہ لاکھاجی کو اُس سے بھی انکار تھا لیکن اجازت بھگوت کو تسلیم کرکے قبول کیا اور گھر پر آکر پچاس سو روپیہ مین تو اُس لڑکی کی سادی کردی اور مابقی روپیہ سادھ سیوا اور مہوتساہ مین خرچ کیا بلکہ بہانہ شادی دختر کے جو کچھ جہان سے ملا سادھانکو کھلا دیا اور بھگوت بھجن اور سادھو سیوا مین مدت العمر مصروف رہے کتھا رسیک مُراری رشنک مرارچیلہ سیامانندجی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور جسم اور دل سب بھگوت بھگتون کا سمجھتے تھے بھگوت سیوا یوجا اس اعتقاد اور اُتساہ سے کرتے تھے کہ بیان نہین ہوسکتا پہ پارتیم کے رنگ مین رنگے ہوئے اور جنگل سروپ مادھری کے پرم آنند مین مگن رہتے تھے بھگوت اور گورو کو اپنی خدمت اور سیوا سے راضی کرکے ہزار ہا کاس سنسار سمدر سے اُودھار کیا یہ عہد و قاعدہ تھا کہ سوا ے چرن آمرت بھگوت بھگتون کے اور کسی طرح کا جل نہین پیتے تھے چرن آمرت ظروف برنجی مین جمع رہتا تھا اور اُسکو شتل گنگا جل کے سمجھتے تھے ایک دفعہ دیس دیس کے سادھو جمع ہوئے اور بارہ روز تک بڑی دھوم دھام سے اُتساہ رہا سب قسم کی شیرینی اور نغذ بھگوت بھگتونکو بھوجن کرائی اور ست سنگ حسب دلخواہ ہوا ایک سادھو کو واسطے لانے چرن امرت سادھان کے بھیجا جب وہ لایا اور گسائین جی نے آچمن کیا تو فرمایا کہ جو لطف چرن آمرت مین ہر روزہ ہوتا تھا وہ آج نہین آرندہ چرن آمرت سے سبب پوچھا اُسنے عرض کیا کہ سب سادھان کا چرن آمرت لایا ہون لیکن ایک سادھو مجذوم کا بسبب کراہیت ریزش خون دیہ کے نہین لایا گسائین جی کو نہایت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ فی الفور اسکا بھی چرن آمرت لاؤ چنانچہ لایا اور اسوقت لطف اور سواد چرن آمرت کا ظاہر کیا ایک سادھو بروقت جانے بھگوت پرشاد کے تقسیم کنندگان سے کہنے لگا کہ ایک پاپی میرے سونٹے کا بھی لاؤ اُنھون نے عذر کیا کہ کہین سونٹا بھی کچھ کھاتا ہی سادھو نے ناراض ہوکر اُوٹھکر نیم خوردہ ہنوا ڈہ رشنک مرارجی کے سر پر مارا اُسوقت بارہ راجہ خطیم الشان کہ سیوک رشنک مرارجی کے تھے بارادہ فہمایش سادھو مذکور کے اُٹھے لیکن رشنک مرارجی نے سبکو ہٹا دیا اور خود اُٹھکر دست بستہ اُس سادھو سے عرض کیا کہ آپ کی کرپا اور عنایت کا کیا شکر ادا کرون کہ چرن آمرت سادھان تو مجکو نصیب تھا لیکن سیت پرشاد یعنی آویشش سادھان نصیب نہین ہوتا تھا سو آپ نے خود قدم رنجہ فرماکر عنایت کیا یہ کہکر چند بار اُس سادھو کو دلا دے اور سب تو ابعین کو تاکید کردی کہ آیندہ کسی سادھو کو ناراض نہ کرین چند سادھو باغ مین آکر ٹھہرے اور گسائین جی واسطے درشنون کے گئے ایک سادھو حقہ نوشی کر رہا تھا بپاس ادب گسائین جی کے حقہ پوشیدہ کردیا گسائین جی نے خیال کیا کہ میرے سبب سے سادھو مذکور کی حقہ نوشی مین خلل واقع ہوا اور شرمایا اسواسطے اپنے

تو ابھین کو فرمایا کہ اگر کسی کے پاس حقہ اور تمباکو ہووے تو لاؤ کہ درد شکم ہوا وہ لوگ فی الفور تیار کر کے لائے گسائین جی نے دو چار دم کھینچکر اُس سادھو کو دیدیا کہ اس پر سے اُس سادھو کی شدم بھی جاتی رہی اور بکشادہ پیشانی روبرو گسائین جی کے حقہ نوشی مین مصروف ہوا دو چار گانون گسائین جی کی جاگیر مین تھے ایک راجہ دشمت نے گانون ضبط کر لیے تھا مانند گسائین جی کے کھرونے خط بھیجا کہ جس حالت مین ہو فی الفور حاضر آؤ گسائین جی رسوئی کھاتے تھے اسیوقت بلا دھوئے ہاتھ اور منہ کے روانہ ہوئے گورو موصوف نے جو سبب اضطراب سے آنیکا پوچھا تو عرض کیا کہ جب حکم جس حالت مین تھا اُسی حالت سے حاضر ہوا ہون مشیا مانند جی ابھی خشنود ہوئے اور گسائین جی کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم مین مگن ہو گئے بعد ازان حال ضبطی دیہات کا بیان کر کے حکم دیا کہ راجہ کے پاس جاؤ چنانچہ راجہ کے شہر مین پہونچے متصدیان راجہ سیوک گسائین جی کے تھے انھون نے عرض کیا کہ یہ راجہ مہا دشٹ ہے آپ قدم رنجہ فرما دین ہم عرض معروض کر کے جاگیر بحال کرا دینگے تین روز تک گسائین جی وہان رہے اور اُس راجہ کو بھی آنکی تشریف اوری کی خبر پہونچی لوگون سے کہا کہ گسائین جی کو ہمارے پاس لاؤ ہم بھی تو دیکھین کہ کسے بھگت اور کراماتی ہین گسائین جی پالکی پر سوار ہو کر جاہ وحشم کے ساتھ واسطے اُسکی ملاقات کے روانہ ہوئے اس پاپی راجہ نے ایک فیل مست واسطے مارنے گسائین جی کے روانہ کیا اور فیلبان اُس فیل کو راست گسائین جی کے سامنے لایا کہارلان تو پالکی چھوڑ کر بھاگ گئے اور گسائین جی نے ہاتھی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ارے یہ کیا حماقت و نادانی و شور ہو سہر کرشن ہر کرشن کسواسطے نہین کہتا ہاتھی مذکور بیحد و سنتے اُس بھگوت نام پریم منتر کے سب شور و شر و کھروی کو چھوڑ کر گسائین جی کے نزدیک آیا اور آنکھون سے پریم کا جل جاری کر کے سر اپنا گسائین جی کے قدمون پر رکھا گسائین جی نے رحم کر کے اُسکے کان مین بھگوت نام منتر اُپدیش کیا اور گوپال داس اسکا نام رکھکر مالا گلے مین پہنا دیا راجہ نے جب یہ حال سُنا تو شرمندہ ہوا اور اپنی عادت نالائق کو چھوڑ کر گسائین جی کی خدمت مین حاضر آیا قدمون مین گر کر خطا معاف کرائی اور چیلہ گسائین جی کا ہو کر بھگوت سرن ہوا جو گانون ضبط کیے تھے معاف کر دیے اور چند گانون اپنی طرف سے بھیٹ کیے ہاتھی مذکور جب بھگوت بھگت ہوا تو سادھو سیوا اختیار کری جہان کہین بھگتون کا سماج دیکھتا تو پرنام کرتا اور بجارونکی جنس وغیرہ لاکر سادھان کو بھوجن کراتا بھنڈارا و مہوتسا مین سب سے پہلے جاتا اور سیت پرشاد بھگوت بھگتون کا بھوگ لگایا کرتا جن لوگون کا نقصان ہوا تھا اُنھون نے گسائین جی سے فریاد کری گسائین جی نے سمجھا دیا کہ کسیکا نقصان اچھا نہین اُس روز سے وہ طریق تو چھوڑ دیا اور

بطور مشتون کے رہنے لگا یعنے پانچ سات سو سادھو کی جماعت ہوگئی اُس جماعت کو لیکر جس گانون مین جاتا وہانکے لوگ سب سامان رسوئی کا لاتے اور نذر بھیٹ چڑھاتے اس حال کی شہرت زمانہ مین ہوگئی اور عامل ملک نے بھی سنا واسطے گرفتاری کے حکم دیا لیکن کسی کے ہاتھ نہ آیا آخر ایک شخص سادھو کا روپ بناکر بسہولیت لے آیا اور فیلخانہ مین بند کیا چونکہ گوپال داس موصوف سوائے بھگوت پرشاد یا سیت پرشاد کے اور کچھ نہین کھاتا تھا تین روز تک بے آب وخور مفارقت سادھان سے ملول ومغموم پڑا رہا صوبہ واسنے کہا کہ گنگاجی مین بیجاؤ گنگا جل توپان کریگا جب گنگاجی مین گیا تو جسم کو چھوڑکر پرم دھام کو روانہ ہوا یہان ایک بات نازک اور باریک بھی ہے بسبب شرح نہین کرسکتا ہر یک اپنے حوصلہ اور اعتقاد کے موافق سمجھ لیوینگا واہ واہ ہر بھگتی اور بھگتون کی کرپا ؛ کتھا **منسکھ داس** منسکھ داس جی قوم کایست ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ جبکے اوپر بھگوت نے کرپا کرکے شاکھشات درشن دیے ہر بھگتون کے چرنون مین اسقدر محبت تھی کہ جسقدر طامع کو زر مین اتفاقاً افلاس آگیا اور نوبت بفاقہ کشی پہونچی اُسحالت مین بہ درغلو نیدن حاسدان کے کہ ہمیشہ دشٹ لوگ ہر بھگتون کے دشمن رہے ہین ایک سادھو سائل شیرمی کا موا منسکھ داس جی نے سادھو کو ڈنڈوت کرکے ٹھہرایا اور اپنی استری کے پاس گئے کہ سادھو کے واسطے کہان سے تجویز شیرینی کی کریجاوے استری نے کہ منسکھ داس جی سے زیادہ بھگت تھی حلقہ نتھ اپنا اوتار کر حوالہ کیا اُسکو گرو رکھکر سادھو سیوا کری بھگوت دونون کی بھگتی سے کمال خوش ہوئے اور بصورت منسکھ داس جی زر رہن بقال کو ادا کرکے حلقہ نتھ لے آئے اسوقت استری منسکھ داس جی کی بھگوت رسوئی کا چوکا دیتی تھی آپ بھگوت کو منسکھ داس جانا اور کہا کہ یہ نتھ طاق مین رکھدو یا تم پہناؤ بھگوت نے کرپا کرکے خود وہ نتھ پہنادی اور انتردھیان ہوگئے بھگوت نے جو استری کو درشن دے اور ہاتھ مبارک سے اُسکے جسم کو سپرس کیا اور منسکھ داس جی کو درشن نہوئے تو وجہ یہ ہے کہ استری مذکور کی بھگتی بہ نسبت منسکھ داس جی کے بھگوت نے غالب تصور کری کسواسطے کہ عورات کو زیور از بس عزیز ہوتا ہے اور جبکہ حالت افلاس ہو تو اسوقت کے عزیز ہونے کی کچھ انتہا ہی نہین اور اُس حالت مین بھی صرف ایک ہی زیور ہو اور وہ بھی ایسا کہ جسکو عورات غدار اپنے سہاگ کا سمجھتی ہون پس جب کہ ایسے زیور کو کیشادہ پیشانی واسطے سادھو سیوا کے اُتارا تو بھگوت کیون نہ ایسی بڈبھاگی پر خوش ہون اس چرتر مین ایک ہدایت بھی بھگوت نے فرمائی یعنی ایسی سہاگن آجتک کوئی نہین ہوئی کہ جبکو مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہنائی ہو یہ میری بھگتی اور سادھو سیوا کا پرتاپ ہے کہ دونون جہان کا سہاگ مین نے اپنے ہاتھ سے نتھ پہناکر عنایت فرمایا بعد ازان جو منسکھ داس جی آئے اور استری کو نتھ پہنے دیکھا تو پوچھا کہ یہ نتھ کہان سے آئی ہے استری نے

جواب دیا کہ اسقدر سہوا اور فراموشی کہ اسوقت اپنے ہاتھ سے پہنا کر گئے ہو اور پھر ایک لحظہ مین پوچھنے لگے
منکھ داس جی نے بھگوت کا چرتر سمجھا اور بکمال شادمانی سے تن مین سمائے اُس استری کی بھاگ بڑائی
کرتے ہوے سوچنے لگے کہ مجھے کیا تصور ہوا ہی جو درشن ہنومتے مشتاق بھگوت درشنون کے ہو کر
زیادہ تر بھگدت بھجن مین مصروف ہوئے اور خورد و نوش ترک کیا بھگوت نے خواب مین فرمایا کافی ہی
مین جاؤ وہان درشن ہونگے چنانچہ کاشی جی مین آئے اور دن رات ایسے بھجن اور دھیان مین مصروف
ہوے کہ تن کی خبر نہ رہی جب نوبت تصور کی بدرجۂ استقلال اور انتہا کے پہونچی تو بھگوت نے ایسے چترسبھج
روپ سے درشن دیے کہ منکھ داس جی برہما نند مین سما گئے بھگوت نے فرمایا کہ مجکو پرم پرشن جانکر جو
خواہش ہو برمانگو کہ وہ تمنا پورن ہوگی منکھ داس جی نے عرض کیا کہ یہ روپ انوپ آپ کا ہر وقت میرے
دلمین بسا رہے اس سے سوائے اور کچھ تمنا نہین چنانچہ حسب خواہش بردان پایا اور اُس روپ مادھری کے
تصور مین جگت کے کارخانجات کو بھولکر بآخر عمر اُسی پرم منوہر مورتی کو پراپت ہوے ۞ کتھا ہریپال
ہرپال براہمن بھگدت بھگت اور ایسے سادھو سیوی ہوے کہ اول تو جسقدر اُنکے پاس ہزارہا روپیہ کا
مال و متاع تھا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا پھر جسقدر جہان سے قرض وغیرہ لادہ ہر بھگتون کو
کھلا دیا بلکہ بلفظ نشکچن مشہور ہوے جب اُس سے بھی ہاتھ بند ہوا تب چوری اور رہزنی شروع کری لیکن
جس کسی کی پیشانی پر تلک اور گلے مین مالا دیکھتے یا بھگوت بھگت جانتے تو اسکے مال سے کچھ واسطہ اور تعلق
نہ رکھتے جسکو بھگوت سے بگمہ پاتے اُسکا مال چراتے ایک روز جماعت سادھان کی آئی اُنکو بہت احترام
اور اعتقاد سے ٹھہرا کر خود برائے تلاش جنس اور نقد کے نکلے لیکن کہین سے کچھ ہاتھ نہ آیا مضطرب
اور بیقرار ہوے چونکہ بھگوت اضطراب اپنے بھگتون سے خود مضطرب ہو جاتے ہین واسطے سمائے
اپنے بھگت کے دوارکا سے چلے رکمنی جی نے پوچھا کہ مہاراج مضطر بانہ کسواسطے اُٹھے فرمایا کہ میرا بھگت
بیقرار ہے رکمنی جی بھی ہمراہ ہوئین اور بھگوت بمصورت ساہوکار اور رکمنی جی ساہوکارنی ہو کر آئے
نشکچن جی سے کہا کہ اگر ہمکو بحفاظت فلان گانون تک پہونچا دیوے تو روپیہ دیوین چنانچہ ایک روپیہ جو اُنکے پاس تھا دیا
نشکچن جی تیر و کمان وغیرہ لیکر ہمراہ ہوے اور راہ مین خوب خیال کر لیا کہ یہ ساہوکار خوب چکنا چاندنا موٹا
تازہ ہی اور بھگوت سے بگمہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ تلک اور مالا نہین رکھتا اسکا مال لینا چاہیے جب جنگل مین
پہونچے تو تلوار سے اُس لالا کو ڈرا کر کہا کہ سب زیور اور اسباب حوالہ کرو ورنہ مارتا ہون ساہوکار مرعوب ہوتا
کانپتا بولا کہ بکھا یہ مال تمہارا ہی تو ہی لیلو پر ہمکو مارو مت اور سب زیور اور اسباب اپنا اور بالکل زیور ساہوکارنی
کا اوتار دیا ایک چھلا ساہوکارنی کی انگلی مین رہگیا نشکچن جی اُسکو بھی بزور اُتارنے لگے ساہوکارنی نے کہا

کہ ارے نکوڑے تو بڑا بیرحم اور کٹھور ہے کہ سارا میرا گیان لے لیا اور ایک چھلہ کے واسطے میری انگلی مروڑتا ہے
نشکچن جی نے کہا کہ چل بادلی کمان کی کٹھورتا اور نرمی لائی ہے تیرا خصم تو بھگوتنو چھلہ گڑھا دیگا میں بدون
اس چھلہ کے دسن ہر بھگتون کی سیوا کہان سے کرونگا بھگوت بچن سنتے اُس لفظا استقلال سادھ
سیوا کی کرپالتا اور بھگت تبسلتا اور بھگتی کے بس ہو کر شاکچھشات پرم منوہر سو بھایمان روپ سے
مع رکمنی جگت جننی کے ظاہر ہوئے اور نشکچن کو اپنی چھاتی سے لگا کر زبان مبارک سے بھگتو نمیں راجہ کا
خطاب فرمایا اور بعد نوازش و مراحم انتردھان ہو گئے غور کرنا چاہیے سادھو سیوا کی مہان کو کہ جسکی بدولت
گناہ تو ثواب ہو جاتے اور جو بھگوت کال کا بھی کال اور خوف کا بھی خوف ہے وہ بس بھوت ہو کر بھگت کی
خواہش پورن کرنے کو بجدھام چھوڑ کر آتا ہے ۞ کتھا ہریرام جی ایسے پرم بھگت ہوئے
کہ بھگوت بچن میں ہی استبداد رکھتے تھے یعنے بھگوت بچن کو سب سادھن اور نیم برت وغیرہ پر مقدم
سمجھکر اور اس سے سوائے اور کوئی ذریعہ واسطے حصول بھگوت کے نجانکر بھگوت بچن میں مصروف
رہتے تھے پرتاپی داتا عقیل ہوشیار بھگوت پرم کے مجسم تھے اور پریا پریتم کے تصور میں دن رات اُنکا گذرتا
تھا سادھو سیوا کے اعتقاد کا تو بیان ضرور نہیں کہ لازم بھگتی کا سادھ سیوا ہی ایک سادھو کی دین کسی
سنیاسی نے بزعم ہمنشینی و دوستی رانا والی ملک کے پھیر دی اُسنے جو استغاثہ بحضور رانا موصوف
پیش کیا تو قطع نظر از حق رسی معتوب و مغضوب ہوا سادھو بیچارہ نے ہریرام جی سے حال اُس ظلم کا ظاہر
کیا ہریرام جی اُسکو اپنے ہمراہ رانا کے دربار میں لے گئے اور اولاً بسولیت سمی کری جب کاربراری
ندیکھی تو بیباکانہ گرم اور سخت ہو کر کہا کہ ای رانا کیا تجکو معلوم نہیں کہ جو بھگتون کا ایرادھ کرتا ہے تحت الثریٰ
کو جاتا ہے ہرن کشپ نے پرہلاد کو دُکھ دیا تھا اُسکا کیا حال ہوا اب وہ بھگوت کیا کہیں دور ہے کہ ظالم کو
ہزار اندیکھا رانا خوف ناک ہوا اور اسیوقت دین سادھو کو دلاوی فی الحقیقت بھگوت بھگتون کے بچن کا
وہ پرتاپ اور زور ہے کہ جنکی آنکھون میں کال اور جم مثل پشو اور مور کے ہے رانا وغیرہ راجگان کی تو کیا
حقیقت ہے ۞ کتھا رانی و راجہ ایک راجہ پرم بھاگوت اور سادھو سیوی ایسا ہوا کہ ہر روز بھگوت
بھگتون کا ہجوم اُسکے گھر رہتا تھا اور خود اپنے ہاتھ سے اُنکی خدمت سبطرح سے کیا کرتا تھا ایک دفعہ
جماعت سادھان کی آگئی مہنت اُس جماعت کا پرم بھگت اور گیان وان تھا سکو راجہ نے منت و آرزو سے
ٹھہرایا اور ایسی محبت اُس مہنت کے ساتھ ہو گئی کہ جب وہ جانے کا ارادہ کرتا تب راجہ برداشت مہابت
کی نہ کر کے بیقرار ہو جاتا مہنت مذکور ایک سال تک مقیم رہا ایک روز ارادہ باجزم ہوا کہ جیو جاگیر
اور راجہ کو بھی مایوسی قیام کی ہو گئی گریان اور بیتاب گھر آیا اور رات کو رانی سے گفتگو ہوئی کہ اُسکو بھی

کمال غم ہوا اور یقین ہوگیا کہ اگر مہنت جی چلے گئے تو ضرور راجہ مرجائیگا یہ تجویز کرکے کہ فرزند دلبند کو زہر دیدینا چاہیے کہ اس بہانہ سے اور چند روز قیام رہیگا چنانچہ ایسا ہی کیا اور جزع فزع کا شور و غل محلسرائے راجہ مین پڑگیا یہ خبر مہنت موصوف کو پہونچی اور بجانا ملتوی کرکے محلسرائے راجہ مین آیا لڑکے کا رنگ نیلگون دیکھکر جان لیا کہ کسی نے اسکو زہر دیا ہو اور رانی راجہ سے حال پوچھا انھون نے اول تو چھپایا اور جب مبالغہ ہوا تو حال مفصل کہدیا مہنت پریت اور محبت رانی اور راجہ کی دیکھکر آنکے پریم مین مگن ہوگیا اور واسطے زندہ ہوجانے اُس طفل کے یہ تدبیر کی کہ سب بشنیون کو جمع کرکے بھجن شروع کیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا پھر مہنت نے سب سادھان کو رخصت کردیا اور راجہ رانی کی محبت مین پابند شہر کرو مین مقیم ہوا فی الحقیقت جو شخص کہ بھگوت بھگتون کی مہما اور ست سنگ کے سکھ سے واقف ہین انکو مہاجرت بھگوت بھگتون کی کرور دوزخ کے دکھ سے بھی زیادہ دکھ کی دینے والی ہے ۔

کتھا دختر یک راجہ دختر ایک راجہ ہر بھگت سادھ سیوی کی ایسے شخص منکر اور بکھ کے ساتھ کتخدائی ہوئی کہ وہ شخص قطع نظر از بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کے یہ بھی نہین جانتا تھا کہ بھگوت اور سادھو کسکو کہتے ہین دختر موصوفہ نے کہ اپنے باپ کے گھر ست سنگ اور بھگوت بھگتون کے درشن کا سکھ اور نارایں چرتر اور اُتساہ وغیرہ کا پرم آنند دیکھا تھا جو اپنی سسرال کا حال دیکھا تو اندوہناک اور غمگین رہنے لگی اور اپنی کنیز کو سمجھا دیا کہ جس روز بھگوت بھگت اس شہر مین آوین تب خبر کرنا چنانچہ ایک روز جماعت سادھان کی باغ مین آکر مقیم ہوئی اور کنیز مذکورہ نے دختر مدوحہ کو اطلاع کی اسنے واسطے درشن ہر بھگتون کے تدبیرات سوچی لیکن کوئی تدبیر نظر نہ آئی آخر اپنے فرزند دلبند دو چار سالہ کو زہر قاتل دیدیا کہ فی الفور جان بحق ہوا والد طفل غم فرزند لخت جگر سے بیہوش و حواس ہوکر خاک سر پر ڈالنے لگا اور اس حالت کو پہونچا کہ قریب المرگ ہوگیا دختر نے اپنے شوہر سے کہا کہ ایک علاج مجکو معلوم ہے اگر ہو سکے تو بالضرور یہ لڑکا زندہ ہوجاوے اور مجکو یاد ہے کہ میرے والد کے گھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا بدستیاری سادھو سیوا کے مطلب برار ہوا شوہر نے پوچھا کہ سادھو کسکو کہتے ہین اور کیسے ہوتے ہین جواب دیا کہ کنیز اسکے شوہر اسکا اس کنیز کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش کے روانہ ہوا کنیز نے راہ مین سب قواعد بجا آوری آداب تعظیم کے بخوبی سمجھا دیے حسب ہدایت کنیز کے اُس باغ مین پہونچا اور دنڈوت تعظیم کرکے دست بستہ تضرع و زاری واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے عرض کیا ہر بھگتون کا دل بکھ غیر کے دکھ سے فی الفور نرم ہوجاتا ہے اسکی حالت تباہ دیکھکر نرم ہوگیا اور اسکے گھر آئے دختر موصوفہ کہ با مید درشن کے سب غم وغیرہ کو بھولکر نہایت شوق سے منتظر اور چشم براہ تھی غایت شادمانی سے تن مین نہ سمائی اور قدم سادھان کے پکڑ لیے

کرنا دیر نہ چھوڑے سادھان نے جو اس اعتقاد اور یقین سے اُس دختر کو دیکھا تو زیادہ گرویدہ محبت کے
ہو گئے اور واسطے علاج دُکھ کے زندہ ہو جانا طفل کا ضرور جانا بھگوت چرنون کا تصور کر کے بھجن شروع کیا
اور جس آمرت اُس طفل کے منہ مین ڈالا بھگوت اور بھگوت بھگتون کی کرپا سے اسیوقت وہ لڑکا جسطرح
خواب سے اُٹھتا ہو اُٹھ بیٹھا اور کھیلنے لگا شوہر دختر منکر و بکھ نے جو پرتاپ بھگوت بھگتی اور بھگتون کا
دیکھا اعتقاد سردھا تمام بھگوت سرن ہو کر بھگتی اختیار کی اور دیگر باشندگان شہر بھی معتقد ہو کر بھگوت
بھگت اور سادھو سیوی ہو گئے دیکھنا چاہیے ست سنگ کی مہما کو ایک دختر خوش اختر بڑھا گا کے
پرتاپ سے کسقدر لوگون کا اردھار ہوا اور چونکہ بھگوت بھگت جنم اور مرن کا دُکھ دور کر کے لاکھون
کروڑون کو زندہ جاوید کر دیتے ہین ایک لڑکا زندہ کر دیا تو کیا بڑی بات ہے ✣ کتھا نیواں نیواں نیوان قوم
راجپوت ایک بھگوت بھگت اور سادھ سیوی ہوئے کہ جو بھگوت بھگت انکے گھر آتے تو نہایت
محبت اور پریم سے اُنکی تعظیم کرتے اور اُنکے چرنون کو دھو کر اور چرنامرت کر کے اپنے گھر میں جاتا
بھگوت کتھا بھجن کر بھگوت بھگتون کی شیرین گفتاری اور خدمت سے ہر طرح خوشی و بھلائی رکھتے اور دل سے
ایسی خدمت کرتے کہ کوئی دقیقہ از دقائق سیوا باقی نہ چھوڑتے تمام عمر بھگوت مین اور بھگوت بھگتون
مین ایسی ہی محبت رہی بھگوت نے اس کلیگ مین اُنکی سیوا ایسی بنا ہی کہ بیان نہین ہو سکتا ✣
کتھا رامداس کرشنداس جی گاتا علاقہ جیپور مین بھگوت بھگت ہوئے دنرات سری رگھنندن
سوامی کے چرن کملون مین مثل بھنور کے دل لگائے رہتے تھے دوست و دشمن دُکھ سکھ برابر تھا
عورت کبھی خواب مین بھی نہین دیکھتے تھے ابھیاگت سیوا کا جو پرم دھرم ہے کلیگ مین موافق اُنکے اور
کس سے ہو سکتا ہو بلکہ جو کچھ دویج رکھیشر نے ست جگ مین کیا تھا وہ کرشنداس جیو نے اس زمانہ مین
کیا گویا کلیگ کو جیت لیا حال یہ ہے کہ گوپھا مین بیٹھے بھجن کر رہے تھے دروازہ پر ایک شیر آیا خیال کیا
کہ آج ابھیاگت یعنی مہمان آیا ہے بھوجن دینا چاہیے اور اپنی ران کاٹ کر شیر کے روبرو رکھدی شیر نے
بسبب پرتاپ بھگت کے کھاتے ہین جب تامل کیا تب فرمانے لگے کہ مہاراج بھوجن کرو یہ آپکا طعمہ ہے
بھگوت نے جو یہ اعتقاد و راستی و صفائی قلب دیکھی تو سا کچھات ظاہر ہو کر درشن دیے اور پرم دھرم کے
قائم رکھنے سے خوش ہو کر اپنے بھگت کی خود تعریف کی (ازان بعد بھگتی کا بردان دیکر انتردھیان
ہو گئے) اور ران بدستور ہو گئی کہ ذرا بھی دُکھ نہ معلوم ہوا غور کرنا چاہیے اس چرتر پر کہ اب ہم لوگ
تھوڑا سا پانی اور چپک آٹا دیتے روتے ہین ✣ کتھا راجا نبالی راجان بائی دھرم پتنی رام راجا
پسر و کمال بھگوت اور گورو اور بھگتون کے ایسے سیوا کرنے والے ہوئے کہ سب نے کرپا کر کے

ان مہمان اور اصل مہمان کے بھجن پر بھگوت کا پسند ہونا

سرخرو دونون جہان کا کردیا جسنے اپنے سوامین یعنے شوہر کی ہدایت بخوبی سن سمجھکر اُسی کے موافق عمل کیا اور نودھا بھگتی بھگوت کو مقدم تر سمجھکر دل لگایا دیگر سب دھرم چھوڑ دیے اور اُس بھگتی حاصل ہونے کے واسطے سوا سے محبت بھگوت بھگتون کے اور کوئی تدبیر نہ کری حقیقت اور غیر حقیقت کے اصل مطلب کو بخوبی سمجھکر اُس شریک غلامی بھگوت مین مستقل ہوئی اور جسکا پریم اور بھاو راجہ موصوف نے خود ہر بھگتون سے بیان کیا تھا اور اسقدر تھی کہ ایک دفعہ مع رام راجا اپنے شوہر کے برائے درشن سری متھراجی مین تشریف لائی اور جو کچھ پاس تھا سب برہمنان اور ہر بھگتون کو دیدیا ایک دام تک اپنے پاس نہ رکھا اور نہ یہ کچھ خیال کیا کہ واسطے واپس جانے کے کہان سے خرچ آویگا اتفاقاً ایک گڑھ طلائی قیمتی ایک سوا پنجر وپیہ کا ہاتھ مین رہگیا تھا جب گھر چلنے کا قصد ہوا تو اسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اسی عرصہ مین نابینا مسمی بھگت مال آگئے رانی ممدوحہ نے وہ کڑہ نابھاجی کی بھینٹ کیا اور راجہ کو بلاکر کہا کہ آجتک کڑہ مذکور جسپر مثل بار گران کے تھا آج کام آیا کہ بھگوت بھگتو نکی بھینٹ ہوا راجہ بہت خوش ہوا بعدہ قرض دام لیکر دونون اپنی راجدھانی کو رونق بخش ہوئے اور فی الحقیقت اگر بروقت سادھو سیوا کے فکر امروز فردا کا کیا تو وہ سادھو سیوا کیا کریگا کتھا نندداس براہمن ساکن بنی پرم بھگت سادھ سیوی ہوئے پیشہ زراعت کا تھا اور جو کچھ اوسمین پیدا ہوتا تھا سب سادھو سیوا اور بھگوت اُتسا ہ مین خرچ کرتے تھے ایک منکر اور دشٹ نے بمقتضاے اپنی جبلّی اور بدخوئی کے بسبب عداوت یکمشت مین بچھیا مردہ ڈال دی اور گانون مین اکر نندداس جی اور سب ہر بھگتون کو دشنام دینے لگا اور مشہور کیا کہ نندداس اپنے آپ کو بھگت کہا کرتا تھا اُسنے گئو ہتیا کی ہے نندداس جی و دیگر اشخاص یہ حال سنکر یکمشت پر گئے بچھیا مردہ کو دیکھکر نندداس جی کو تعجب ہوا اور جسطرح نامدیو جی نے مردہ گئو کو زندہ کردیا تھا اُسیطرح اُس بچھیا کو زندہ کردیا سب بکھان اور دشٹ معتقد ہوکر قدمون مین پڑے اور بھگوت بھگتی اختیار کی بھگوت اُس چرتر سے سادھ سیوا کرنے والون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسطرح مجکو اختیار و قدرت پیدا کرنے اور مارنے اور زندہ کرنے کی ہے اسیطرح میرے بھگتون کو بھی حاصل ہے اسواسطے میرے سروپ اور میرے بھگتون کے سروپ مین کچھ فرق نہین کتھا ہریداس جی ہریداس جی جوگانند مہاراج کے بنس مین پرم بھگت ہوئے انکی بھلائی اور بھگتی کو جلد کسطرح ترقی ہوئی کہ جسطرح باون جی کا جسم تھوڑی دیر مین بڑھا تھا اچت کل مینی سادھو بھگت کیچھ دھاری کی بے اعتقادی اور خطا بھول کر بھی ذہن مین نگذری بھگوت بھگتون کو اپنے گورو کے برابر جانتے تھے اور تلک مالا سے ازبس محبت تھی باوجود خانہ داری کے بیراگ اسقدر تھا کہ راجہ تک کے برابر

جاننا چاہے اور سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین اسقدر بھگتی اور محبت تھی کہ ہر وقت تصور اور دھیان مین مست رہتے تھے اندری یعنے محوسات کے قابو کرنے مین یکتا ہوے اور ستیاپت مہاراج کے چرتر اور گنون کی کیرتن مین بے ہمتا ۔ کتھا कान्हड़ा کا نٹھر پسر مُہل واس قوم چوہ ساکن متھرا بھگوت کا مہوتساہ اس پریم اور بھگتی سے کیا کرتے تھے کہ اور کسی سے کب بن سکتا ہے جو چارون برن اور چارون آسرم اور مفلس اور راجہ وغیرہ اُس مہوتساہ مین جمع ہوتے تھے سب کے واسطے بھنڈارا عام جاری رہتا تھا کوئی شخص خالی نہین جاتا تھا بھگوت بھگتون کی اسقدر تعظیم اور سیوا ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے چندن اور پان اور پارچہ پوشیدنی وغیرہ سبکو ملتا تھا اور بھگوت بھجن اور کیرتن کا ایسا سماج ہوتا تھا کہ گویا امرت برساہی جسوقت بھگوت بھگتون کو زیور اور پوشش تقسیم کیا کرتے اسقدر خشنود ہوا کرتے کہ شدت پریم سے بیہوش ہوجاتے اس پریم کا ہونا بدو سبب خیال مین آتا ہے کہ بعد تقسیم ہوجانے زیور اور پوشش کے ہر یک رخصت ہوا کرتا تھا تو مہاجرت کے غم سے بیہوش ہوجاتے ہون یا کمال خوشی یہ ہوتی ہو کہ مین بڑا خوش قسمت ہون جو بھگوت بھگتون کی چرن سیوا کرکے اُنکا خدمتی کہلاتا ہون واضح ہو کہ نابھا مصنف بھگت مال کو جو خطاب گشائین پدوی کا ملا تھا اُسکے موجد یہ مہوتساہ مین سب نے جمع ہوکر عنایت فرمایا تھا ۔ کتھا माधवदास مادھو گوال ایسے سادھو سیوی بھگوت بھگت ہوے کہ بھگوتنے گویا اُنکو واسطے سادھو سیوا کے پیدا کیا تھا شب و روز یہ تدبیر اور خیال رہتا تھا کہ جس سے ہر بھگتون کا سکھ اور آنند ہو تملک اور مالا سے محبت تھی کہ جسکو دھارن کیے دیکھتے تھے اُس سے کمال خوش ہوتے تھے جسمین پرلوک درست ہو اور ہر کسی کا بھلا ہووے وہ کام خوش آتا تھا اور دنیل طرحکی جو بھگوت بھگتی شل مان سرودر کے ہر انسکے مرال یعنی ہنس تھے دنرات بھگوت چرترون کی کیرتن مین مصروف رہتے تھے لوگون کے دُکھ دور کرنے والے حلیم سب سے یکسان سب کے دوست صاف دل اور بھگوت پریم مین یکتا ہوے ۔ کتھا गोपाली گوپالی دادہ گربھر گوال کہ بچکا ذکر بھیکہ نشٹھا مین ہوگا اس جہان مین واسطے پرورش بھگوت بھگتون کے جسودھا کا اوتار ہوئی مطلب یہ کہ جسطرح جسودھا جی نے نندنندن مہاراج کو لاڈلا تی تھی اسیطرح گوپالی جی نے بھگوت بھگت نندنندن سروپ کو لاڈلا یعنے یہ کہ جسودھا جی نے نندنندن مہاراج کا سیوا اور پالن کیا تھا بھگوت بھگتون کی سیوا باقی تھی اسواسطے گوپالی کا اوتار لیکر وہ تمنا دلی اپنی پوران کی منموہن مہاراج مین اسقدر پریم تھا کہ دنرات بھگوت سیوا مین رہتی تھی کلجگ کے پاپ کبھی نزدیک نہ آسکے اور بھگوت بھگتون سے کسیطرح فرق اور تکلف نہ کیا گفتگو صاف اور نرم سبکو سکھ دینے والی تھی دنرات سری گوبند سری گوبند یہی دُھن لگی رہتی تھی دل صاف اور رستہ مین پرچ چندہ مہاراج کا مادھری رس

اور بھگتی کا رنگ بھرا ہوا تھا اور اس رس ورنگ کے پریم اور بشواس کے چرنون مین پریت کا استقلال لانتہا تھا

نشٹھا چہارم در مہاتم ستسرون مشتمل کتھا چار بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کمل دیکھا کو اور کیل دیوا دتا رکو ذمہ دت مین کہ واسطے اُوتھار جگت کے سانکھ شاستر کا ایجاد تو بچار کرکے رواج دیا بھگوت چرترون کا سُننا یہی باعث نجات ورستگاری ہی اور ظاہر ہی کہ جب تک اُن چرترونکو نہ سنیگا تو بھگوت مین دل کسطرح لگیگا دھیان کا کرنا اور منتر کا جپ اور پوجا و تصور برت ونیم وغیرہ سب سادھن صرف متعلق بسماعت ہین کہ جب گورو اور شاستررون سے سنا تب اُسکے موافق عمل کیا اور خوب غور کرکے جو خیال کیا جاتا ہی تو تمامی کار خانجات دنیا و دین بدولت سماعت کے جاری ہوئے اور اب ہوتے ہین برمھاجی کو بھگوت سنے واسطے پیدائش خلق کے اجازت دی تو کچھ نہو سکا جب آواز تپ کرنے کی سُنی اور اُسکے موافق عمل کیا تب اُس جہان کو پیدا کیا بعض طریق والے نادبرہم کا ہی سننا کہتے ہین کہ بھاگوت مین اسکا حال مندرج ہی اور یہان اُسکا ذکر اسواسطے ضرور نہ سمجھا کہ یہ طریق علحدہ ہی اور وہ اس طریق سے علحدہ غرض بلا سماعت کچھ نہین ہو سکتا اور بھگوت کے ملنے کو تو سوائے ستسرون بھگوت چرتر کے اور کوئی طریق سہل نہین مہاست سنگ کی جو جابجا شاستر اور پرانون مین لکھی ہی اُس سے یہ مقصود ہی کہ بھگوت چرتر سنے اور جلد کامیاب مقاصد آخرت کا ہو بھگوت نے مہاستسرون نشٹھا کی خود زبان مبارک سے فرمائی اور پورانون مین جابجا مندرج ہی چنانچہ برہنس پوران مین لکھا ہی کہ جہان بھگوت کتھا کو سنتے ہین وہان بیاس اور سب شاستر موجود ہوتے ہین جنکو مکتی کی خواہش ہو تو بھگوت کتھا سنے بھاگوت کا قول ہی کہ جو بھگوت کتھا آب حیات کو کانون کے کٹورون سے نوش کرتے ہین وے سب گناہ اپنے دور کرکے بھگوت کے پرم پد کو جاتے ہین پھر بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو شخص کم قسمت بھگوت کی کتھا کو چھوڑکر دا ہیات کتھا سنتے ہین وہ لوگ ایسے ہین کہ جسطرح خوک کو چرکین عزیز ہوتا ہی اور خوب غور کرنا چاہیے کہ جو کوئی بھگت گذرا یا اب ہی یا آیندہ ہوگا وہ سب پرتاپ ستسرون کا ہی اگرچہ سننا بھگوت چرترونکا سبطرح بہتر و نیک ہی لیکن جو جب قاعدہ باعتقاد دل سُنے تو اُسکا کیا کہنا ہی لینے کہنے والے کو مثل بیاس اور بھگوت کے جانے اور بھگوت چرترون من اور اُس شاستر مین محبت دلی ہو پھر اُن چرترون کو سمجھکر بخوبی مطلب پر غور کرے اور موافق فرمودہ اس شاستر کے عمل ہو اور شوق سننے بھگوت چرتر اور کتھاؤنکا اسقدر رہو کہ کبھی طبیعت سیر نہو وے بلکہ ہر دفعہ بھگوت چرتر کو نیا سمجھے نہ یہ کہ فلان پوران ایک دفعہ سن لیا ہی پھر دوبارہ سننا کیا ضرور ہی پرتھو مہاراج نے بھگوت سے درخواست کری کہ میرے دس ہزار کان واسطے سننے ہر چرترون کے ہو جاوین اور کبھی میرا دل آپ کے

چرتر سننے سے نہ بچے تب نیا آپ کے چرتروں کو جانتا رہون تو دھا بھگتی مین جو اول درجہ سرون کا
لکھا ہے یہ مطلب ہے کہ بلا سرون بھگوت چرتروں کے بھگتی حاصل نہین ہوتی اگرچہ باہمد گر کی گفتگو مین
بھگوت چرتروں کا سننا اور راگ و بشن پدو غیرہ کا سرون سب داخل سرون نشٹھا کے ہین لیکن
عمدہ ترین سرون وہ ہے کہ بھگوت بھگتونکے ست سنگ مین چرتر سنے جاوین کسواسطے کہ اس سرون کا
عمل بھی دہان موجود ہوتا ہے اور جو کچھ شک اور شبہہ عائد ہوتا ہو وہ فوراً رفع ہوجاتا ہے پاپورا ن وغیرہ کی
کتھا کرانا یہ بھی عمدہ قسم سرون کی ہے کسواسطے کہ خود بخود ست سنگ حاصل ہوجاتا ہے سو کتھا کرانے کا
رواج بعض بعض جگہ البتہ ہے لیکن جو شخص متمول اور سردار ملازم سرکار ہین انکے کتھا کرانے کا عجب
حال ہے کہ اندکے لکھتا ہون اول تو بھگوت چرترون مین کسی کو بحث ہی نہین بلکہ بعض کنجت کم نصیب کہتا
یہ قول ہے کہ صاحب کتھا سننے سے کیا ہوتا ہے کرنی پردان ہے اور ان مردود اور مرتد وکو اس بات پر غور
نہین کہ لکھنا پڑھنا دنیا کے کام کرنے ہوشیاری تمام کارخانہ داد ستد و کار سرکاری وغیرہ سب بذریعہ سماعت
اُنکے ذہن مین آیا ہے پس جب تک بھگوتت کتھا سماعت مین نہ گذریگی تب تک بھگوت کا روپ کسطرح
ذہن مین آویگا اور بعض خاندان مین یہ حال پشم خود دیکھا کہ کبھی اُنکے خاندان مین کتھا نہین ہوئی بلکہ
نحس اور باعث آجانے کسی آفت کا اور مرجانے کسی عزیز کا سمجھتے ہین سواس قسم کی گفتگو اور فہمید اُنکی
اسواسطے ہے کہ بھگوت کو بہت جلد اُنکی دولت اور حشمت و مراتبات اور اُنکے خاندان کا ناس کردینا اور
دنیا سے اُنکا نام و نشان اٹھا دینا منظور ہے اگر کسی نے جبراً قہراً مرضی کتھا کہلائی تو ایسے شخص سے کہ
وطن دار نوکری رویت یا پاوھا یا پروہت باڑکا بین خواہ جوانی کا یا ریا بسبب حاضر باشی وغیرہ کا مستحق
ہووے کسی پرہی و بھگوت بھگت کی تلاش کرکے کہلانے کا تو کیا ذکر ہے جب وہ کتھا شروع ہوئی تو کوئی
سننے کو نہین اتا کہ کسی کو عذر صدیم الفرصتی کا ہے اور کسیکو محنت کام کا اور کوئی کہتا ہے کہ میان سننے کیا گناہ
کیا ہے جو کتھا سنین اور کوئی فرماتا ہے کہ بروز اخشتام حاضر ہونگے اور کوئی اپنے آپ کو بڑا آدمی یا بڑا عہدہ والا
بھکر غریب یا کم عہدہ والے کی کتھا مین نہین جاتا حالانکہ اُن صاحبان کو بجز شطرنج و گنجفہ بازی و شہرخوانی
و لہو لعب و تماشا بینی و دیگر اسی قسم کے مزخرفات کے اور کچھ کام نہین اور اگر بر تقدیر کوئی شخص اتفاقیہ
چلا بھی گیا تو مطلق دل نہ لگا اور رجاتے ہی سو رہا اور بعدہ اپسی جو کسی نے کچھ پوچھا تو کتھا اور پنڈت وغیرہ
کی ہجو کرنی شروع کی کہ نہ کچھ پنڈت جانتا ہے اور نہ کتھا سمجھ مین آتی ہے صرف وہ کتھا کہلانے والا اکیلا
سنتا رہا اور جب خاتمہ کتھا کا دن آیا اور ان اشخاص کو بلایا تو دش بیش و فہرکے طلب کرنے سے اسوقت تئین
کہ جسوقت عین روپیہ چڑھانے کا وقت ہو مدین سبب کہ کوئی حرف کان مین نہ پڑجائے اور اگر کچھ دیر پوڑی ہوئے

کتھا مین ہوئی تو آدمی بلانے والے پر غصہ ہوئے کہ اسقدر پہلے کسواسطے بلایا اور کوئی پنڈت جی سے
کہتا ہو کہ مہاراج جلدی کرو شام نزدیک آئی اور کوئی گردن اُٹھاکر صفحہ ورق کو دیکھتا ہو کہ سرخ سطر خاتمہ کی
قریب آئی یا نہین اور کوئی صاحب خانہ کو کہتا ہو کہ ارتی وغیرہ کا سامان تیار رکھو کہ دیر نہو اور کوئی مل ہی
دلمین کہتا ہو کہ کس آفت مین آپھسے اور کسی نے روپیہ ہی بھیجدیا اور قدم رنجہ فرمایا غرض اس حال سے کتھا پوری
ہوئی لیکن اسقدر اور بھی لطف ہو کہ اگر قالو پایا تو کھوٹا روپیہ پڑھا گئے واہ کیا تعریف کیجائے کہ اگر ناج مین
جاوین تو خواب مین بھی خواب نہ آوے اور اسکے شوق مین خورد نوش سب بھول جاوین اور سب سے پہلے
جاے موجود ہون اور بھگوت چرتروں کے سننے کا اور کتھا مین جانے کا یہ حال کہ گویا کسی نے توپ کے
منہ پر کھڑا کر دیا ہو دست بستہ گذارش خاکسار کی یہ ہو کہ اس گنہگار نے اپنا حال لکھا ہو کسی کو برا نہو دے اور یہ
حال میرا منجملہ کورو رحصون کے ایک حصہ ہو سبے رگھنندن سوامین سے دین تبل سے برنتارت بھن ہے
دین بندہ کوئی روز ایسا بھی آویگا کہ آپ کے چرتر پوتر تو مثل چندرمان کے ہونگے اور میرا حال مثل چاکور کے
اور کوئی وہ ساعت بھی ہوگی کہ آپ کے روپ انوپ کا چیتون اور تصور مثل دولت اور دھن کے ہوگا
اور میرا حال شخص طامع کے ہے کہ اگر مہاراج جو اپنی کم نصیبی اور گناہون کو خیال کرتا ہون تو کروڑون
جنم تک کچھ ٹھکانا اپنا نہین دیکھتا اور جو تت لابھ دین تبل اور دھارن کرنا دھان وغیرہ ناموں پر
نگاہ ہوتی ہو تو کوئی فکر اور خوف کا مقام نہین لیکن اسمین بھی ایک لطیفہ یہ ہو کہ یہ محمد میری صرف برائے نام
ہو کہ دل سے اگر اس اپنی تحریر پر مستقل ہو کر مستغنی رہون تو بھی بہتر یا ہمہ کہان تک گذارش کرون جو
عادات میری ہین ایسی اُنمین ایک نہین کہ پسند خاطر بندگان والا کے ہون پس اب اسیقدر عرض
کافی ہو کہ جیسا ہون آپ کا ہون یہ منوہر سماج آپ کے چرتر کا سب بھگتون کے چت کو پرم آنند کا دینے
والا ہو جب یہ گیان مندنی برج چندنی جی کو یہ خبر پہونچی کہ نندنندن برج ناگر مہاراج ساز و سامان ہوری
کھیلنے کا لیکر مع ہزارون لاکھون اپنے سکھاؤن اور منتریون کے قریب آپہونچے تو فی الفور مع کروڑون
سکھیون اور رنگ گلال وغیرہ کے پرم آنند اور اُمنگ بھری ہوئی گاتی بجاتی روانہ ہوئی جب مان سروور
کے قریب پہونچی تو نندنندن مہاراج کا غول آپہونچا اور طرفین سے بارش رنگ کی کہ گلاب و کیوڑہ و مشک
و زعفران و چندن وغیرہ کے عطریات سے معطر تھا شروع ہوئی بعد ازان قمقمہ کہ عبیر اور گلال سرخ و سفید
و زرد و سبز و مباسی و گلابی سے بھرے ہوے تھے چلاتے یہ حال تو دور سے گذرا جب طرفین مل گئے تو
اس دھوم سے رنگ پاشی اور گلال ملنے اور ہدگر پر ڈالنے کی کثرت ہوئی کہ زمین و زمان رنگین ہو کر
آنکھ روپ ہو گیا چنانچہ سامان سب قسم کا جانب لاڈلی جی کے بکثرت تھا اور فوج ظفر موج بھی از بس

اکراستہ اور بجی جوہری کراہن للتا و بساکھا و شیا و سری متی دیوی جینا و بدھ او سدرا و چندرا ولی
(वृन्दावली) (सहा) (पद्मा) (श्यामली) (विमला) (राधिका)
مع ہزار ہا لکھو کھا سکھی سہیلیون کے سرنشتہ تھی اسواسطے برج کشوری جی کا فریق غالب آیا اور اگرچہ
(राधा)
نٹ ناگر مہاراج کی جانب بھی شبھدا مان و مدھومنگل و سبل و سوبا ہو و اجن و بھوج و منڈل سرنشتہ مع
(मंडल) (भोज) (अर्जुन) (सुबाहु) (सुबल) (मंगल) (मधु) (मीठामा)
بسیارے ارد بسیار سکھا اور بال گوپال تھے لیکن بسبب چستی و چالاکی اور تیز دستی فریق ثانی کے سب مغلوب
ہوئے اور جانب برج کشوری جی کی کمک بھی پہونچی کہ برمھانی اور پاربتی و آنمدانی وغیرہ جو بوا[1] اون پر
سوار ہوکر اسطے دیکھنے اس پرم آنند کے آئی تھین واسطے رضامندی شہری برج ناگری جی کے رنگ
وگلال اور کلپ برکچھ کے پھولون کی بارش کرنے لگین یہ حال گذرا کہ ایک ایک نند نندن جی کے سکھا
کو دس دس برج ناگریون نے گھیر لیا اور مالش گلال و رنگپاشی سے سب کا ہاتھ بندکر کے اپنی چالاکی و تیز دستی
و حسن بیمثال اور مندمسکان اور دیکھنے ترچھی نگاہ کے دام مین سب کو گرفتار کیا نند کشور مہاراج کو
برکھبان نندنی جی نے پکڑا اور رسگلے مین ہاتھ ڈالکر اپنی طرف کھینچ لیا اور للتا و بساکھا و سیھنا وغیرہ جو
قریب موجود تھین انکی امداد سے برج چندچھوٹنے نہ پائے سب نے ملکر رنگ وگلال سے خوب خبر لی
چندرا ولی کہ اوڈی جی سے مخالف تھی یہ حالت دیکھکر تشریف لائین اور برج کشور مہاراج سے فرمایا کہ خبردار ہو
ہم تمھاری مدد کو مع سامان موجود ہین چنانچہ بعنایت چندرا ولی جی کے برج ناگر مہاراج نے برج ناگری جی
کو پکڑ کر حسب دلخواہ اپنا عوض لیا اور اس دھوم دھام سے رنگپاشی وغیرہ ہنسی وقہقہہ و گفتگوے موقع اس
سماج کی ہوئی کہ بھگتون کے دلون مین وہ سامان موجود ہی پاربتھا دیکھنے والون کی باسوقت کی زیبائش
شری برج کشوری کی کس سے بیان ہوسکتی ہی کہ گویا سوبھا مجسم زمین پر اگر کروڑون چندرمان کی سوبھا کو
شرمندہ کرتی ہی گورے مکھ اور تابندہ چہرہ پر زلفین چھوٹی ہوئی چندرکا اور سیس پھول سر پر مستک پر
تلک کستوری اور رعفران کا ٹیکا جڑاؤ سوبھت کانون مین چھوکہ اور کرن پھول نتھ اور رمبیر ناک مین
باریک زری کا دوپٹہ سبز اور دیگر پوشش لہنگہ وغیرہ کی کمال زرق و برق کے ساتھ اور زیورات من سب
ہر یک عضو پر سجے ہوے ایک ہاتھ برج ناگر مہاراج کے گلے مین اور دوسرے ہاتھ مین گلال اور اسیطرح
نندنندن مہاراج بڑی سج دھج کے ساتھ سیام سندر چہرہ پر زلفون کے بال بکھرے ہوئے سر پر مکٹ
کانون مین کنڈل اور جھوکہ و دیگر زیورات بریک عضو پر براجمان دوپٹہ باریک سے کرکسی ہوئی ایک ایک
ہاتھ تو برج ناگری جی کے گلے مین گلباہین ہوکر تا بسینہ اُنکے آیا ہوا اور دوسرے ہاتھ مین گلال اس حسب
پریا پریتم کو دیکھکر برمھا اور شیو وغیرہ دیوتاؤن کی تو کیا تاب و طاقت ہی کہ اپنی خودی اور ہوش مین رہین
بلکہ خود پریا پریتم ہوکر اس روپ کو دیکھکر محو اور مگن ہوگئے ۔ کتھا نارد جی مہاراج سے

[1] بوا

نشٹھاؤن بھگوت بھگتی مین سرمنشہ اور اول ہین اور بالخاص بھاگوت دھرم پر چارک مین کہ بالمیک اور بیاس وغیرہ رکھیشران کو اُنکا ہی اُپدیش ہوا اور سلے بمُوجب القیاس کہ تن مین کہ ہر وقت مبتلا لیے بھگوت چرترون کا گان کرتے ہین شاستردن مین جہان تہان اُنکے چرتر جو لکھے ہین تو بھاگوت دھرم پرچارک اور کیرتن مین زیادہ ترہین اُن ہر دو نشٹھا مذکورہ مین جو اُنکو مندرج نہ کیا اور سردن نشٹھا مین لکھا تو وجہ یہ ہے کہ نارد جی کو جو درجہ نصیب ہوا صرف بذریعہ سردن نشٹھا کے ہوا اور بھگوت چرترونکو سردن کر کے جیسا مل چاہیے وہ بتھارتھ اُنکی جانب سے ظہور مین ایا علاوہ ازان اب بھی جہان بھگوت کتھا اور چرتر بیان ہوتے ہین تو نارد جی بالضرور وا سطے سردن کے آتے ہین اسواسطے اس نشٹھا مین مندرج کیا نارد جی بھگوت کا آنس اوتار ہین اور بھگوت کا من بھی اُنکو کہا ہی پھر برہما جی کے فرزند ارجمند اور سب پرجاپتیون مین غریز ترین اور سب دیوتاؤن کے ہادی اور گورو کہ دیوتادن کے رکھیشرون مین اُنکو گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہی جگت کے اُپکار مین اسقدر رجت اور کوشش ہی کہ دو گھڑی سے زیادہ ایک مقام پر نہین رہتے اور جا بجا خود جا کر ہدایت فرماتے ہین سری رامائن بالمیکی اور سری مدبھاگوت دو جہاز کلان جو وا سطے اُتارنے غرق شدگان سنسار سمدر کے تیار ہوئے نارد جی نے اول اپدیش فرمایا تھا جن اشخاص پر نظر مہربانی کی ہوئی اور انکو جو درجہ نصیب ہوا اُسکا بیان تو کس سے ہو سکتا ہی کہ سب بھگوت روپ ہو گئے مثل دھرو و شعمت ہزار مسیر و چھ پرجاپت دچیتا وغیرہ ہزار ہا لکھ ہا لیکن جنکے اوپر نگاہ قہر کی ہوئی انجام کو وہ بھی بھگوت کو پراپت ہوئے اور وہ قہر مثل ہزارہا در ہزار عنایت و مہربانی کے ہو گیا لیلا اور چرتر نارد جی کے بیشمار ہین اس جگہ صرف ابتدا کا چرتر وا سطے ظاہر ہونے مہاسردن بھگوت چرترون کے اور ست سنگ و سیت پرشاد بھگوت بھگتون کے تحریر ہوتا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ نارد جی پہلے کلپ مین داسی پتر یعنے کنیز زادہ تھے والدہ اُنکی بسبب پڑے مصیبت کے رکھیشرونکے اتھل مین یعنی مقام لگئی اور خدمت رکھیشرون کی کر کے سیت پرشاد یعنی اوشش رکھیشرون سے شکم سیری اپنی اور نارد جی کی کرتی رہی جب والدہ نارد جی کی کسی کام کے واسطے جاتی تو اُنکو رکھیشرونکے پاس بٹھلا کر جاتی اور وے جو گفتگو یا ہمدگر رکھیشران کے ہوا کرتی سنا کرتے شدہ شدہ ببرکت سردن بھگوت چرتر اور سیت پرشاد اور ست سنگ بھگوت بھگتون کے دل نارد جی کا تزلزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑتا ہوا یکسو ہونے لگا اور بھگوت مین اور رکھیشرون کے قول مین روز بروز اعتقاد اور یقین کی ترقی ہوئی جسقدر اعتقاد اور دلکو قرار ہوتا گیا اُسیقدر رکھیشرون نے نظر عنایت اور رحم کی زیادہ فرمائی یہان تک کہ جو جو راز بھگوت بھگتی اور گیان کے واسطے پوشیدہ رکھنے کے تھے سب اپدیش کر دیے

اور پھر بھگوت دھیان کی ہدایت فرمائی اسپر نارد جی نے ایسا عمل کیا کہ عرصۂ قلیل مین صفائی قلب کی
بہم پہونچی اور گیان ہیراگ نصیب ہوئے جب والدہ نارد جی کی مرگئی تب جنگل مین چلے گئے اور بھگوت
دھیان مین مصروف ہوئے ایک دفعہ بھگوت کے روپ انوپ کا جلوہ اُنکے دل مین نمودار ہوکر پھر انتر دھیان
ہوگیا نارد جی اُسی روپ کے شوق مین مضطرب وبیقرار ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور انجام کار
اس کلپ مین یہ درجہ انکو ملا کہ برمھاجی کے خلف الرشید اور ترن تارن ہوئے کہ برمھاجی بھی مہا اُنکی
بیان نہین کرسکتے + کتھا الف گرو جی بھگوت پارشدون مین ہین اگرچہ اُنکا لکھنا سیوا نشٹھا مین
واجب تھا کہ ہر وقت بھگوت کے سامنے حاضر رہتے ہین اور ظاہر و باطن بلکہ ہر یک عضو اور جان کو
بھگوت سیوا مین لگا رکھا ہی لیکن سرون نشٹھا مین اُنکے لکھے جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ ایک دفعہ اُنکو
بھگوت مایا کے پرتاپ سے کچھ شبہہ اور بھرم ہوا اور وہ شبہہ بھگوت چرترون کے سننے سے رفع ہوا
اسواسطے سرون نشٹھا مین مندرج کیا جب سری رگھنندن سوامین واسطے فتح لنکا کے تشریف لیگئے
اور اندرجیت پسر راون واسطے لڑائی کے آیا تو اندرجیت سے تمامی فوج اور اس رگھنندن سوامین کو
کہ جسکی مایا کی پھانسی مین بیشمار برمھانڈون کے برمھا اور ویشنا پھنسے ہین اور وہ بچدانند گھن پورن برہم کہ
جسکا ایک دفعہ نام لینا لاانتہا مہا مہا پاپی اور گنہگارون کو ایک لحظہ مین آواگون کی سخت و مضبوط زنجیر سے
چھڑا دیتا ہی ناگ پھانس مین باندھ لیا تو نارد جی نے گرڑجی کو بھیجا کہ اُنھون نے سب سانپ کھا لئے اور
مایا دور ہوئی جب گرڑجی کو یہ بھرم ہوا کہ اگر سری رگھنندن سوامین ایشور اور بھگوت اوتار ہوتے تو کب ممکن
تھا کہ ایک ناچیز راچھس اپنی ناگ پھانس مین باندھ لیتا یہ خیال گرڑجی کو ہوا ہی تھا کہ بھگوت کی مایا نے انکی
عقل کو اگیان سے آلودہ کرکے ایسی بیقراری اور پیچ و تاب مین ڈالا کہ ہرچند دلکو فہمائش کی لیکن گیان نہوا
آخرش برمھاجی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کیا برمھا جی نے شیوجی کے پاس بھیجدیا شیوجی نے
جانا کہ بھگوت نے برائے رفع غرور کے گرڑجی کا گیان اپنی مایا سے دور کردیا ہی سو وہ اگیان کاگ بھُشنڈ کے
ذریعہ سے دور ہونا مناسب ہی کہ پرند کی گفتگو پرند خوب سمجھتا ہی چنانچہ کاگ بھُشنڈ کے پاس بھیجدیا جب
گرڑجی متصل مکان قیام کاگ بھُشنڈ کے پہونچے تو وہ مایا اسیوقت دور ہوگئی کسواسطے کہ مایا انکے مکان کے
قریب حسب دعا لومس رکھیشر اور خواہش سری رگھنندن کے نہین آتی بعد ازان کاگ بھشنڈجی کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور سر بسر رام چرتر ابتدا سے انتہا تک سنا اوس پرم آمرت سے اُنکے گیان کو
ایسی زندگی جاوید حاصل ہوئی کہ مایا کی موت ابتک نزدیک نہین آتی اور نہ اگیان کا مرض ستاتا ہی
فی الحقیقت بھگوت چرترون کا سننا اگیان کے اندھیرے کو مثل آفتاب روشن کے ہی کوٹی الفور اُس

۱۲ جی ہزار پرتاپ سانپ ہون

تاریکی کا ناس ہوجاتا ہی اور واسطے دینے مطالب دینا اور عاقبت کے مثل کا مدھین اور کاپ برکھ کے
کتھا परीक्षित راجہ پرچھیت پسر ابھمن نیرہ ارجن سرون نشٹھامین سردار اور سردفتر ہوئے اُنکے ہی
سبب سے شری مدبھاگوت نے اس دنیامین رواج پایا ہی کہ جسکی بدولت کومان کوٹ مہاپاپی اوگنگار
اس سنسار رُمدرے پار ہوے اور ہوتے ہین پرچھیت نام ہونے کی یہ وجہ ہی کہ جب وے عمل مین تھے
اسوتھامان अश्वत्थामा پسر وردنا چارج نے براے قطع نسل پانڈوان کے برھاشتر سر کیا بھگوت نے شکم مین
اُترا کے اپنی قدرت کاملہ سے جاکر اُس برھاشتر سے پرچھیت کی رچھیا کری اُسیوقت جو بھگوت کو
پرچھیت نے دیکھا تو بامید دیکھنے روپ انوپ کے آنکھین بند نہ کین جب بعد ولادت بھگوت کو دیکھ لیا
تب آنکھ کھولنا اور بند کرنا شروع کیا اسواسطے پرچھیت نام ہوا بعدہ جب دو چار سالہ ہوئے تو زرد پوش
کو دیکھکر اُسکے پاس جاتے اور باشتباہ بھگوت کے اُسکو دیکھتے اسواسطے بھی پرچھیت نام ہی بعد
انتردھیان ہونے سری کرشن سوامین کے پانڈوان نے پرچھیت کو راج دیکر ترک دینا فرمایا تو پرچھیت
نے اُس عدل اور دھرم سے راج کیا کہ رعایا راجہ جدھشٹر کو بھول گئی ایک دفعہ راجہ پرچھیت
موصوف کو خیال ہوا کہ اگرچہ کلجگ نے منور کچھ دخل میرے راج مین نہین کیا لیکن تاہم خبرگیری
واجب ہی اسواسطے دِگجے کو سوار ہوئے اور ہر یک کو اپنے اپنے دھرم مین سماوھان پایا لیکن
کورکھیتر मृगया مین یہ حال دیکھا کہ ایک شودر راجہ کا لباس پہنے ہوئے بیل کو کہ حقیقت مین وہ دھرم تھا
اور ایک چرن اُسکا باقی رہگیا تھا تنبیہ کر رہا ہی اور زمین گئو روپ اُسکے پاس کھڑی رو تی ہے
راجہ نے تلوار کھینچکر اُس سودر کو کہ کلجگ تھا فرمایا کہ اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میرے راج سے باہر ہو
کلجگ نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ کی عملداری و حکومت تمام روے زمین پر ہی جہان آپ ارشاد
فرماوین وہان رہون راجہ نے پانچ جگہ واسطے اُسکے رہنے کے تجویز کردی یکے میخانہ دوم قمارخانہ سوم مسلخ
جانوران چہارم مکان زن فاشہ پنجم طلا کہ جو کام خیرات اور بھگوت بھجن مین نہ ادے کلجگ نے بخوف جان
وہ ہر پنج مقام قبول کر لیے اور راجہ نے دھرم اور زمین کی تسلی و دلاسا کرکے سر پنج امور بالا کا ایسا انتظام
کیا کہ کلجگ کو کہین ٹھکانا رہنے کا نہ ملا ایک دفعہ راجہ موصوف طلا کا کریٹ مکٹ سر پر پہنکر واسطے سیر کے گیا تھا
چونکہ طلا یکٹ مذکور کا بھگوت بھجن وخیرات دونون بات سے خالی تھا اسوقت کلجگ کو وہ جگہ واسطے قیام
کے ملی اور اسکی تاثیر سے راجہ کو خیال شکار کرنے کا ہوگیا بحالت تلاش شکار کے تشنگی غالب ہوئی اور
سمیک رکھیشر کے آسرم مین جاکر پانی مانگا رکھیشر موصوف سماوی مین تھے جب جواب حاصل نہوا تو
غضبناک ہوکر ایک سانپ مردہ اُنکے گلے مین ڈال دیا اور گھر آگیا جب مکٹ کو سر سے اُتارا تب اُس رانی

سلہ نام والد راجہ پرچھیت
سلہ نام والدہ

حرکت ناشایق کا کمال افسوس کیا پرنتو پسر رکھیشر موصوف نے باستماع اس خبر کے پرغضب ہوکر اپنے باپ یا
کہ ساتوین روز تچھک ناگ راجہ کا کام تمام کرے بعد اسکے رکھیشر موصوف کو خبر ہوئی اور کمال افسوس کیا
کہ ایسے راجہ دھرماتما اور بھگوت بھگت کب پیدا ہوتے ہین لیکن خواہش بھگوت کو لاچار سمجھکر راجہ کو
مطلع کردیا کہ اپنی کچھ تدبیر کرے راجہ موصوف نے فی الفور سب تعلقات کا ترک کرکے جنمیجے پسر کلان کو ریل
گاڑی پر بٹھلا دیا اور گنگا جی کے کنارے پر آکر بامید چارہ جوئی اپنی مغفرت اور سدگت کے رکھیشران اور برہمنان
کو جمع کیا اتفاقاً شری شکدیو جی اس مجمع مین تشریف لائے اور شری مدبھاگوت راجہ کو سنائی راجہ نے
اس توصل سے بھگوت کتھا امرت کو پان کیا کہ اسی میعاد ہفت روزہ مین بھگوت پراپن ہوگیا اور
قریب تھا کہ بامین بھگوت کتھا کے سمادھی لگ جاوے لیکن چونکہ بھگوت کے چرترون کا سرون کرنا بھاگوت
تصور کی سمادھی سے زیادہ ہوا اسواسطے راجہ کا دل بھگوت چرترون مین لگا رہا جسوقت شری شکدیو جی
کتھا کے بیان سے خاموش ہوئے تو راجہ فی الفور بھگوت دھیان مین ایسا محو ہوگیا کہ دل بھاگوت
چرترون مین سما گیا اُس حالت مین تچھک ناگ نے بھی آکر براہمن کا بچن پورا کردیا اور پران راجہ کے دیہ کو
چھوڑکر اُس پرم دھام کو کہ جہان سے نہین پھرتا پہونچا فی الحقیقت جو ایسا دل بھگوت چرترون کے سرون مین
لگاتا ہے اُسکو سب پدارتھ یعنے ارتھ دھرم کام موکھ اسی دیہہ مین موجود ہین + کتھا لالداسجی
لعل داس جی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ دل اُنکا بھگوت کے روپ اور چرترون کا مقام ہوگیا تھا اور جسقدر
نشٹھا اور پریت بھگوت مین تھی اسیقدر گورو کے چرنون مین رکھتے تھے بھگتون کے ست سنگ سے
اسقدر رجبت تھی کہ درجات ست سنگ سیون مین رہتے تھے جسطرح برگ کمل ہروقت پانی مین رہتا ہے لیکن
پانی اُسمین نہین ٹھہرتا اسیطرح اس دنیا مین طمع لعلداس جی کے نزدیک نہ آئی بھگوت چرترون کے
سرون مین وہ حال تھا کہ جو راجہ پرکھیت کا پنا نچہ اُسیطرح پرم دھام کو گئے کیا معنی کہ موضع بکھیرہ مین
کتھا شری مدبھاگوت کی ہوئی تھی جسوقت وہ کتھا پورن ہوئی اسیوقت بھگوت تصور کی سمادھی لگاکر
جسم کو ترک کیا اور اسی پرم پد کو پہونچے کہ جہان راجہ پرکھیت گئے تھے سب بھگوت بھگت تو مثل براتی کے تھے
اور لعلداس جی مثل دولہ کے بیشک وہ تو جہان لعلداس جی کو باسائی حاصل ہوئے گا اس لوک
مین زندگانی کا جس پایا اور پرلوک مین بھگوت کے پرم پد کو پہونچے +

	نشٹھا پنجم در تعریف کیرتن مشتہر کتھا پا نزدہ بھگت	نشپاپنچم

شری دگھنندن سوامین کی جو رکھا چرن کملون کو اور دت اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ اتری رکھیشر کے گھر

چیت گوبہاڑ پروہ اوتار دھارن کرکے الرک اور پرہلاد وغیرہ کو بھگوت کا گیان اپدیش کیا اگرچہ لفظ معنی
کیرتن لفظ کے یہ ہین کہ جو کہنے مین آوے لیکن حسب منشا رشاستر اور پرانون کے یہ لفظ خاص اسلے بھگوت
چرترونکے متعلق ہوگیا ہے یعنی بھگوت چرتر جو کہنے مین آوین وہ کیرتن ہے سو وہ کیرتن چند قسم کا ہی آہدگر گنشکرتن بھگوت کی
یا گانا یا بھگوت چرترو کو بذریعہ شاعری تصنیف کرنا یا کتھا کہنی یا منتر اور نام کا بیان سے کہنا یا استوتر وغیرہ کا
پاٹھ یا پڑھانا اسیواسطے جسقدر بھگت اقسام مذکور ہ بالا کے ذریعہ سے پار این ہوئے انکو اس نشٹھا مین درج کیا
لیکن یہ بھی واضح رہے کہ سب بھگت جسقدر پہلے گذرے یا اب ہین اور آیندہ ہونگے کیرتن نشٹھا مین سبکو اعتقاد
کامل ہوا اور سب اسی نشٹھا کے ذریعہ سے بھگت ہوئے سو سبکا اندراج اس نشٹھا مین غیر ممکن تھا اسواسطے چند
بھگتون کی کتھا اس نشٹھا مین لکھی گئی اور چونکہ نام نشٹھا علیحدہ قرار پائی ہے اسواسطے نام کے اُپاسکان کا
ذکر اس نشٹھا مین ہوگا اس کیرتن نشٹھا کی مہما اور تعریف کس سے بیان ہوسکتی ہے کیرتن تارن لفظ جو جہان مین
مشہور و معروف ہے وہ واسطے اُپاسکان اسی نشٹھا کے راسخ اور درست ہے مہا بھگتی اور ملتی کا سب اس نشٹھا مینہ
بھگوت چرترونکی کیرتن پر ہے جو کوئی جس درجہ کو پہونچا صرف بذریعہ کیرتن کے پہونچا خانہ اور کسیطرح سرون نشٹھا مین جو
بیان ہوا کہ سرون کی بدولت بھگوت حاصل ہتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب بھگوت کی مہما اور بھگوت چرترونکو سرون کریگا
تب بھگوت چرترونکا کیرتن کریگا اور اگر کسی نے بھگوت چرترونکو صرف سن لیا اور پھر کیرتن نہین کیا تو کسطرح بھگوتی حاصل
ہوگا خلاصہ یہ کہ بھگوت کیرتن کے واسطے سرون ایک سادھن ہے اور ثمرہ اسکا کیرتن اور اسیواسطے بعد
سرون نشٹھا کے کیرتن نشٹھا شاسترون مین مندرج ہوئی ہے اور یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ ہزارون آدمی
بھگوت کتھا وغیرہ سنتے ہین لیکن بعد سرون کے جو بھگوت کیرتن نہین کرتے تو اسواسطے کسی مراد کو
نہین پہونچے اور قیاس بھی مقتضی ہے کہ جب تک دیکھے یا سنے ہوئے سخن یا کسی اور امر کا ذکر ہی نہوگا تو
کسطرح دلمین رہیگا بھگوت کا قول آدیپران مین ہے کہ مین نہ بیکنٹھ مین رہتا ہون اور نہ جوگیون کے دلمین
صرف وہان رہتا ہون کہ جہان میرے بھگت میرا کیرتن کرتے ہین بھاگوت کے ایکادس مین لکھا ہے کہ
ست جگ مین دھیان سے اور ترتا مین جگ سے اور دواپر مین بھگوت پوجا سے مکت ہوتی تھی اور
کلجگ مین بھگوت کیرتن پرمان ہے شن دھرم اور ترمین لکھا ہے کہ بھاگوت کا کیرتن سب سکھون کا دینے والا
اور پاپون کا ناس کرنے والا اور دکھو صفائی بخشنے والا اور دھرم کا بڑھانے والا اور بھگت مکت کا دینے والا
اور پرم سار ہے مخالفین بیدھی اس بات مین متفق ہین ؎ نہ تنہا عشق از دیدا خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد
غرض بلا بھگوت کیرتن کے کوئی صورت خلاصی کی سلسلہ جنم مرن سے نظر نہین آتی پانی
ملونے سے اگر زعفران زرد اور رت مین سے تیل حاصل ہوجاوے تو ہوجاؤ لیکن بلا بھگوت

بھجن کے سنسار ساگر کو اوتر جاوے یہ ہرگز ممکن نہین اگرچہ قواعد بھگوت کیرتن مین یہ لکھا ہی کہ وہ کیرتن ایسا ہووے کہ توجہ دل کی اُسمین مگن ہوکر محو ہوجاوے چنانچہ ایک ذکر یاد آیا کہ دو شخصون نے بھگوت کتھا ایک گوشہ مین کہی سنی دونون محو ہوکر دو مین مر گئے لوگون نے دونون کو یکجا کرکے جلا دیا انکی عورات نے اگر استخوان اپنے اپنے شوہر کے علٰحدہ علٰحدہ انتخاب کر لیے کسی نے پوچھا کہ تمکو امتیاز اپنے اپنے شوہر کے استخوان کی کسطرح ہوئی کیرتن کرنے والے کی استری نے جواب دیا کہ میرا شوہر بھگوت چرتر سنکے رس مین ایسا غرق ہوگیا تھا کہ استخوان تک گل گئے تھے اس علامت سے مین نے اپنے شوہر کے استخوان انتخاب کر لیے دوسری نے بیان کیا کہ بھگوت چرترون کے تیر جو کیرتن کرنے والے کی زبان کمان سے چھوٹے تو میرے شوہر کے دلمین ایسے لگے تھے کہ استخوانون مین سوراخ ہوگئے تھے اس علامت سے مین نے اپنے شوہر کے استخوانون کو شناخت کر لیا سو اسقدر توجہ کیرتن اور سرون مین ہووے لیکن بقبول اکثر مقامات شاستر کے کیرتن بھگوت کا خواہ بدل خواہ نظا ہر خواہ برای نمایش خواہ برای مطلب وغیرہ کے کسیطرح ہووے بالضرور بھگوت بھگتی حاصل ہوجاویگی اور ای ظاہر کی کیرتن سے اہل متوجہ ہوجاوینگا کہ اس بات کا ذکر کچھ نام نشٹھا مین ہوگا منجملہ اقسام کیرتن کے ایک قسم بھگوت کتھا کیرتن کی جو مشہور ہی تو اُس زمانہ مین اُسکا عجیب حال ہی کہ کیرتن کرنے والے تو بلا سبب صرف برای بھگوت بھجن کیرتن نہین کرتے بلکہ پڑھنا پورانون کا صرف برای حصول معاش سمجھتے ہین اور سرون کرنے والون کا حال تھوڑا سا سرون نشٹھا مین مندرج ہوا اکثر براہمن جو بھاگوت وغیرہ نقل مین دبائے امیدوار کتھا کے پھرتے ہین اور اُنکی کتھا نہین ہوتی تو سبب یہ ہی کہ جس روز سے انھون نے اس کتھا کو پڑھا ممکن نہین کہ پھر کبھی اُسکو بچارا یا دیکھا ہوا گر ہر روزہ اُنکا کیرتن کرتے رہین تو بلا تلاش خود بخود ہزارون شخص واسطے کتھا کرنے کے اُنکو بلایا کرین بدین وجہ کہ رامایں و بھاگوت وغیرہ پوران بھگوت روپ ہین جو کوئی بھگوت کیرتن اور آرادھن کریگا بیشک مطلب اُسکا حاصل ہوگا بعض سننے والے جو یہ بات کہتے ہین کہ آجکل کوئی کتھا کہنے والا پریی اور بھگوت بھگت نہین ملتا یہ قول اُنکا محض غلط ہی ہزارون لاکھون پنڈت پریی ملتے ہین مگر ہم لوگون کو اُنکی تلاش نہین اور بسبب اپنے عیوب کے انکے ہنرون کو متمثل بعیوب کر لیتے ہین پریم اور بھگتی پر نگاہ نہین ہوتی جسطرح دو شخص ایک سرائے مین رات کو مقیم ہوکر تمام رات اپنے اپنے شوق مین سب بیدار رہے صبح کو جو دونون نے ہمدگر کو دیکھا تو فاسق فاجر نے اپنے بھگوت بھگت کو سمجھا کہ اسنے تمام رات مجھے زیادہ تر عیش کیے ہونگے اور جو شخص بھگوت بھجن مین تمام شب بیدار رہا تھا اُسنے اُس فاسق فاجر کو اپنے سے زیادہ بھجن آنند جانا علاوہ ازان اگر یہ لوگ بھگوت بھجن

ع خدمت دولت و نعمت

کرنے والے اور پرپی ہوین تو کتھا کرنے والے بلا تلاش جاوین بلکہ وہ لوگ خود ہماری تلاش کرین
جسطرح شکدیو جی نے راجہ پرکھیت کو اور سوت جی نے سونگ وغیرہ کو خود تلاش کر لیا دستور مستمرہ ہی کہ جیسا
یہ آدمی ہوتا ہی اُسکو ویسا ہی آملتا ہی قطع نظر اسکے اگر پرپی اور بھگت نہین ملتے تو جیسے ملتے ہین اُنپر اعتقاد
واجب ہی کہ ہمیشہ بہر صورت واقف ہین تو اوّل تو شاستر کو خوب جانتے ہین دوم برہمن ہین اور برہمنوں کی
مہاسب بیدا اور شاستروں مین لکھی ہی کہ بھگوت روپ ہین چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہی کہ برہمن باعلم ہووے
یا بے علم میرا انگ ہی بعض شخص رد چار ترجمہ پوتھیون کے پڑھکر اور اپنے آپ کو گیانوان اور ہمدان
سمجھکر یا بڑا عہدہ اور دولت پاکر کہتے ہین کہ ہم مین اور براہمنون مین کیا فرق ہی برا ہمن وہ ہی جو برہم کو
جانے جیسے وہ آدمی ہین ویسے ہی ہم ہین سو واضح ہو کہ برہمن آدمی نہین دیوتا ہین بھو اور بھوو اور
بھووہ دیوا اُنکا نام ہی اور بالفرض اگر آدمی ہی بمقتضاے بے اعتقادی تصور کیے جاوین تو دیگر آدمیون سے
اسقدر فرق ہی کہ جسقدر ستارون سے آفتاب کو اور دیگر بہائم سے گئو کو ایک ذکر یاد آیا کہ کوئی شخص زیر
درخت پیپل بول کیا کرتا تھا برہمنان نے منع کیا باز نہ آیا پھر تاکید جو منع کیا تو بہ غضب ہو کر کہنے لگا کہ
پیپل اور دیگر درختان مین کیا فرق ہی کہ سب درخت برابر ہین ایک برا ہمن لطیفہ گو نے جواب دیا کہ
تمہاری جورو اور والدہ مین کیا فرق ہی کہ دونون عورات برابر ہین مطلب یہ کہ برہمنان کو سطرح بزرگی
حاصل ہی علاوہ ازان سب قواعد دنیا و دین کے برہمنان نے جاری کیے اور سلف مین خواہ اب
جس کیکو بزرگی حاصل ہوئی اور بھگوت بھگتی کا رتبہ نصیب ہوا تو سب کو بعنایت و غلامی و شیوکائی
برہمنان کے ملا اور اب بھی جہان کہین گورو ہین تو برہمن ہین پس کمال کم نصیبی ہی کہ برہمنون مین اعتقاد
نہووے اگر کسی کے اعمال اطوار بسبب زمانہ کلیگ کے ناقص بھی دیکھنے مین آوین تو بھی بے اعتقادی گرگز
واجب نہین بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر آتش روشن کو بظاہر پوشیدہ کر لیتی ہی تو آتش کی بزرگی رفع نہین ہوتی
جسقدر مہاپُرس وساد ھو وغیرہ کہلاتے ہین سب برہمنون کی بدولت ہوئے کہ انکو خواہ انکے گورو یا پرم گورو
کو برہمنون سے فیض اور اپدیش ہوا جس شخص کو کہ برہمنون مین اعتقاد نہین رہا مندہ درگاہ ہی اور ہر دوار
جہان سے کم نصیب جس کسی نے انکے ساتھ عداوت کی بیشک اُسکا ناس ہو گیا اور جسنے خدمت کی وہ اس
جہان مین نیک نام ہو کر بھگوت بھگتو نمین شمار ہوا غرض واسطے کتھا کرنے کے جیسے برہمن ملتے ہین ویسے ہی
آچارج اور بھگوت روپ ہین اعتقاد شرط ہی مطلب اس تحریر کا یہ ہی کہ بھگوت گیرتن سب مقدمات پر مقدم
ترہی کہ بلا محنت دنیا و دین دونون حاصل ہوتے ہین سے رگھنندن سے دین بندہ ہے کمر باندھ کر افسوس
کیجیے نالائق و مت مند نے آجتک کبھی آپکی کیرتن چرترون مین دل نہ لگایا لڑکا پن تو کھیلنے کھانے مین کھویا اور

جوانی طرح طرح کے گناہ اور لذائذ دنیا مین اب قریب ضعیفی کے پہونچا مگر پھر گو آپ کے چرن کملوں کی طرف توجہ نہین کرتا حالانکہ خوب معلوم ہی کہ بلا آپ کے سرن ہوئے برھا بھی اس سنسار سے چھوٹا چاہے تو ممکن نہین لیکن مایا کے جال مین ایسا گرفتار ہون کہ مطلق اپنے نفع نقصان پر نظر نہین کرتا چونکہ سوائے قدوم مبارک کے اور کچھ پناہ اور ٹھکانا نہین رکھتا اسواسطے امیدوار رحم کرپکا ہو کر عرض پر دانہ ہون کہ یہ سماج آپ کا میرے دل مین بسا رہے سرجو کے کنارے پر لکھاڑہ پرم سوبھا یمان کر دیوارین اوسکی چھوٹی چھوٹی اور اُنپر تصویرات اور نقش زرنگار ہین بناکر صبح شام خود بدولت مع برادران اور ہم عمرون کے تشریف لیجاکر طرح طرح کی بازی اور کھیل مین مصروف ہوتے ہین کبھی تو شارک اور طوطے اور کبوتر اور تیتر اور ہنس اور سارس اور طاؤس وغیرہ پرندگان کی بازی اور ناچ اور لڑانے کا شغل ہی اور کبھی نہنگ بازی کا اور کبھی گھوڑون کے پھیرنے اور دوڑانے اور بجالت سواری کشرت کرنے کا شوق فرماتے ہین اور کبھی گیند و پٹہ وغیرہ بازی و تیراندازی کا کبھی چوگان وغیرہ کا اپنے دوستونکے ساتھ کھیل ہی اور کبھی کشتی کا اور کبھی تماشا ہاتھی و سیڈھو وغیرہ کی لڑائی کا دیکھتے ہین اور کبھی ذوق اپنے ہم عمرون کے ساتھ ہنسی و قہقہہ و دنگا مشتی کا کبھی کشتی پر سوار ہوکر واسطے سیر دریا کے جاتے ہین اور کبھی ناچ راگ وغیرہ دیکھ سنکر سب کو خواہ زر و زیور انعام فرماتے ہین کبھی فیلخانہ و اصطبل کی سیر کرتے اور کبھی سلح خانہ اور توشکخانہ کی کبھی برہمنان اور بھگتون کے اور پنڈت رحم اور عنایت کی ہی اور کبھی غلام و خانہ زادون پر پرورش کریانہ کی برھا و شیو و سنکادک و نارد وغیرہ واسطے درشنون کے آتے ہین اور دلکو نشار قدوم مبارک کے کر کے غم مہاجرت سے بادیدہ گریان و سینہ بریان چلے جاتے ہین چہرہ مبارک پر کمر درون کا مریو اور چندرمان تصدق ہوتے ہین زلفین گھونگھروالی چھوٹی ہوئی کانون مین کنڈل اور سر پر جڑاؤ کریٹ مکٹ چھوٹا سا بولاق ناک مین بالا و بندر کرمے پہونچی ہاتھون مین انگلیون مین انگوٹھی اور چھلا پیا مبری باگھا کہ اُسپر پچک اور مقیش جابجا ٹکا ہو مزیب زردوزی دوپٹہ سے کمر کسی ہوئی نماہ کے اوپر جواہرات اور موتیون کے مالے پڑے ہوے بجل پہنے ہوئے دھوتی پیا مبری براجمان چرن کملون مین گھونگھرا کرمے سوبھت عم مبارک باندھ رہی اور ایسے ہی ساز و سامان کے ساتھ بھرت لچھمن شترگھن اور دیگر راج کمار دسکھا ہمراہ ہین چھوٹی چھوٹی کمان و تیر ہاتھون مین گویا حسن اور سرنگار مجسم ہوکر زمین پر آیا ہی اور سوبھاو آرائش سب برھاندون کی جمع ہوکر اجودھیا پوری مین دیکھنے والون کے دل کو اپنی زبردستی سے لوٹتی ہی + کتھا वाल्मीकिजी بالمیک جی برہمن نس مین پیدا ہوے اور کسی اتفاق سے خرد سال مین بھیل کے ساتھ آگے کرانے بجاے مرزہ کے

پرورش کری اور ایک بھیلنی کے ساتھ شادی کردی ابتدا سے پیشہ قطاع الطریقی اور صیدافگنی کا کرتے رہے
ایک دفعہ کشپ اتر بھردواج بششٹ گوتم سوامتر جمدگن سیت رکھی کا گذر اُسطرف کو ہوا بالمیک جی نے
समदग्नि जमदग्नि विश्वामित्र गौतम वशिष्ठ भरद्वाज अत्रि नारद
ارادہ اُنکے لوٹنے کا کیا رکھیشروں نے پوچھا کہ کسواسطے ایسا دُشٹ کرم کرتا ہے جواب دیا کہ واسطے پرورش اپنے
عیال واطفال کے پھر رکھیشروں نے پوچھا کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو وے تیرے شریک ہونگے
یا نہین جواب دیا کہ مجکو معلوم نہین چنانچہ حسب ارشاد رکھیشران واسطے دریافت کے گیا کسی نے اقبال
نہ کیا کہ ہم تیری مصیبت اور گناہون کے شامل ہین واپس آکر سب حال بخدمت رکھیشروں کے عرض
کیا اُنھون نے فرمایا کہ اگر وے تیرے شریک نہین تو واسطے اُنکے تو کیون اپنی دنیا و آخرت کو خراب
کرتا ہے بالمیک جی کو بسبب پرتاپ و درشن اور قلیل ست سنگ رکھیشروں کے بیراگ اور خوف پیدا ہوگیا
اور کمال منت و زاری سے دست بستہ رکھیشروں سے عجز والحاح کیا کہ میری بہتری کی کچھ تدبیر کرو رکھیشران نے
ازراہ دیا اور کرپا لتا کے سری رام نام کہ سب منترون کا خلاصہ اور بیج ہے اُپدیش کرکے رخصت کیا لیکن
بالمیک جی کو بجاے رام رام کے مرا مرا یاد رہا اور سبطرف سے دلکو یکسو کرکے اُس نام کو جپنے لگے بعد چند صد
جو سیت رکھی پھر اُسطرف کو آئے اور تلاش بالمیک جی کی کری تو ایک جگہ یہ تماشا دیکھا کہ ایک بالمیک یعنی
بانبی کے قریب جو چرندہ یا پرندہ آتا ہے رام نام کہنے لگتا ہے اس علامت سے جانا کہ بالمیک جی اسجگہ ہین
چنانچہ دہان سے اُنکو نکالا اور دیکھا کہ سبطرح سے سدھ اور سُدھ ہوگئے اور کسی بید یا شاستر اور دھرم
सिद्ध
کرم سکھانے اور پڑھانے کی ضرورت نہین رہی کہ خود بخود رام نام کے پرتاپ سے معلوم ہوگئے ہین
اسواسطے رخصت ہوگئے اور چونکہ بالمیک جی کے جسم پر مٹی جمکر سر پر کو گذر گئی تھی اور سانپ وغیرہ نے
بالمیک یعنی بانبی اور اپنے گھر بنا لیے تھے اسواسطے بالمیک نام رکھا جب بالمیک جی ہمہ دان اور
ترکالگیہ ہوگئے تو ایک دفعہ خیال ہوا کہ جسکے نام کی بدولت یہ میرا مرتبہ پہونچا ہے اُسکے چرتر ونکا کیرتن
विकालज्ञ
کرنا چاہیے بجرد اس خیال کے بھگوت نے الہام سے بلکہ صریحا بھیل روپ ہوکر اجازت دی اور نارد
جی نے آکر اُپدیش کیا اور نیز جو چرتر رام اوتارین بھگوت کو کرنے منظور تھے سب دھیان مین بالمیک
جی کو دکھلا دیے اُسکے موافق دس ہزار برس پہلے اور تا موصوف سے سو کرور اسلوک مین رام چرتر
برعایت اپنی باتسل اُپاسنا کے تصنیف کیا باتسل اُپاسنا کے رعایت کا مطلب یہ ہے کہ بالمیک جی نے
ظاہر مین راج پُتر اور راجہ کرکے بیان کیا کہ باتسل اپاشک پُتر بھاو بھگوت مین رکھتے ہین اور حقیقت
مین ہر یک اسلوک اس رامائن کا بھگوت کی ایشورتا اور وحدانیت کو ظاہر کرتا ہے بعد ازان اُس
رامائن کو شیوجی نے ہر سہ لوک چکن ۱۲ مین تقسیم کیا کہ باشندگان اُن لوکون کے سرون اور کرتن کرکے

سہ مالیتی
حال استقبال
ماضی وقت کے
جاننے والے

کرتا رہتا ہوتے ہین اور واسطے بھگتی و مکتی اور مغفرت و نجات کے ذریعہ کامل و مستقل ہے غور کرنا چاہیے
کہ بالمیک جی اوّل تو وہ تھے کہ جنکے سایہ سے رکھیسرون نے پرہیز کیا تھا اور پھر بدولت رام نام اور
کیرتن رام چرتر کے وہی بالمیک اُس درجہ کو پہونچے کہ جنکی کتھا اور کتھن اوا گون کی دھوپ دور
کرنے کو چھتر چھایا ہوگئی ایک اور چرتر لائق تحریر ہے کہ بالمیک جی کو ایک دفعہ یہ خیال ہوا کہ افسوس بھگوت کے
بال چرتر نہ دیکھے سری رگھنندن سوامین نے خواہش اپنے بھگت کی پورن کرنی ازبس ضرور سمجھی اور
سری جانکی مہارانی کو اُنکے آشرم مین بھیجدیا وہان صاحبزادگان بلند اقبال بھگوت روپ کش اور
لوتہا راج پیدا ہوئے اور اپنے بال چرترون سے بالمیک جی کو پرمانند مین مگن کیا بعد ازان بالمیک
جی نے رامایں موصوف ہر دو صاحبزادگان ممدوحین کو پڑھائی انکو اُنکے بھجن اور کیرتن نے یہ
پرتاپ اور اقبال بخشا کہ خود رگھنندن سوامین کو فتح کر لیا یعنے جب گھوڑا اسومیدھ جگ سری رگھنندن
سوامین کا بالمیک جی کے آشرم مین پہونچا تو صاحبزادہ خرد کنور لونے اُس گھوڑے کو پکڑ لیا شترگھن
اور لچھمن اور بھرت مہاراج سے لڑائی ہوئی ہر دو برادر یا اقبال نے سبکو شکست دی اور ممنومان و انگد
و جامونت و نیل وغیرہ کو گرفتار کر کے قید کر لیا آخر کار خود بدولت با اقبال سری رگھنندن سوامین رزمگاہ مین
تشریف لائے اور شکست پائی اسی عرصہ مین بالمیک جی کے واسطے جگ کرانے برن دیوتا کے پاتال لوک
مین گئے تھے آگئے اور حال مذکور دیکھکر رام منتر کا عمل پاشیدہ کیا کہ تمام فوج زندہ ہوگئی بیہوش اپنے
ہوش مین آئے اور اسیر قید سے رہا ہوئے پھر صاحبزادگان ممدوح جگ مین تشریف لیگئے اور جگ
پورن ہوا بھگوت اس چرتر سے اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ دیکھو میرے نام اور چرترون کی
مہما کہ جسکا جب اور کیرتن کر کے میرے بھگت میری سماے کرتے ہین اور مجکو جیت کر اپنے قابو مین
کر لیتا تو امر قلیل ہے فی الحقیقت جو کوئی جو کچھ مہا رام نام اور کیرتن بھگوت چرترون کی بیان کرے اور جو پاپ
طہور مین آوے وہ کم از کم ہے۔ کتھا شکدیو جی ایسا بھگت مین کون ہے کہ شکدیو جی کی مہا بان کر سکے
سنکے چشمہ زبان سے سری مد بھاگوت امرت اس سنسار مین ایسا جاری ہوا کہ اوا گون کی موت کو دور
کر کے زندہ جاوید کر دیتا ہے اور سبکو بیگہ بآسانی حاصل شکدیو جی مہاراج بھگوت چرترونکے رس مین ایسے مگن اور
محو رہتے تھے کہ ہرگز خبر اپنی اور دوسرے کی نہ تھی چنانچہ ایک دفعہ کسی تیرتھ کے کنارے پر گندہ ہوا وہان
دیوتا ڈنکی استری اشنان کرتی تھین کچھ پردہ شکدیو جی سے نہ کیا بعد ازان بیاس جی اگئے انکو دیکھکر سب نے
اپنے لباس پہن لیے اور ہنسی کھیل کو چھوڑ کر خاموش بیٹھ رہین بیاس جی نے پوچھا کہ شکدیو جوان تھا اُس سے
تنے پردہ نہ کیا اور مجھ پیر و ضعیف کو دیکھکر پردہ کر لیا اسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ شکدیو جی بھگوت روپ کے

تصور مین ایسے مستغرق اور محو رہتے ہین کہ اُنکو کچھ امتیاز عورت مرد وغیرہ کی نہین سب جگہ وہی بھگوت کا روپ دیکھتے ہین اسواسطے اُنسے پردہ کی کیا ضرورت تھی اور تمکو امتیاز سب قسم کی ہی اسواسطے تمسے پردہ کیا اور دُنڈوت کری شکدیوجی ماورزاد بھگوت بھگت اور گیان وان ہوئے اور سبب یہہ کہ پارتبی جی نے شیوجی سے تتوگیان کی مہاسنکر استبدادوا سطے اپدیش اُس گیان کے کیا سیوجی نے آسرم سے سب ذی روح کو علیحدہ کرکے اپدیش کرنے لگے اتفاقاً پارتبی جی کو غنودگی آگئی ایک بچہ طوطی کہ بجواہش بھگوت اس آسرم مین رہگیا تھا بجاے پارتبی جی کے ہون ہون کرتا رہا اور وہ گیان سنکر زندہ جاوید ہوگیا بعد ازان جب سیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تو مستعد ہلاک اُس بچہ طوطی کے ہوئے وہ بخوف جان وہان سے پرواز کرکے سیتا دھرم پتنی بیاس جی کے شکم مین جا گھسا بارہ برس بعد بالتجا دیوتا اور رکھیشرون کے شکدیوجی مہاراج پیدا ہوے اور اسیوقت جنگل کی راہ لی بیاس جی بسبب الفت پدری شکدیو شکدیو کہکر یان پیچھے ہوے جب دور تک گئے تو ہر سمت و جنگل و درخت وغیرہ نے جانب شکدیوجی سے جواب دیا کہ جو مین اور تو ہے سکھ وغیرہ ہی سب بھرم ہی اس جگت مین نہ معلوم کتنی دفعہ میرے والد ہوئے اور مین تمھارا جو نظر آتا ہی سب بھگوت روپ ہی علوم کا جاننا واسطے جاننے بھگوت کے ہی اگر دودی رفع نہوئی تو سب علم لاحاصل ہین بیاس جی یہ جواب پاکر واپس آئے لیکن اسمین رہے کہ کسیطرح شکدیوجی اون اور رہین اسواسطے چند لڑکون کو سری مدبھاگوت کے اشلوک سکھا کر جس جنگل مین شکدیوجی رہا کرتے تھے وان بھیجدیا ایک روز شکدیوجی نے کسی طفل کی زبان سے یہ اشلوک سنا تعجب کہ یہ باپ آتما پوتنا زہ نظارہ واسطے نارنے کے گئی لیکن اُسکو وہ گت حاصل ہوئی کہ دوسرے کو نہ مل سکی سوا ایسا دیالو اور کون کہ جسکے سرن جاوین شکدیوجی شکر گزار ہوگئے اور طفلان سے آکر پوچھا کہ یہ اشلوک تمکو کسنے سکھائے انھون نے بیاس جی کا نشان دیا شکدیوجی آئے اور کمال شوق سے سری مدبھاگوت کو پڑھا بعد ازان یہ تمنا ہوئی کہ کسی پریمی کو سنانی چاہیے لیکن کوئی ادھکاری نظر نہ آیا آخر راجہ پریچھت کو لائق سمجھا اور گنگا کنارہ پر اُسکو سنا کر سات روز مین بھگوت پراین اور مکت کر دیا اور جس جس نے اس جلسہ مین سنی سب بھگوت پراین ہوئے بلکہ اب بھی جو کوئی سنتا ہی پرم پد کا ادھکاری ہوتا ہی ۔ کتھا جی سب شاعر مثل راجہ ہاے منڈلیک کے اور راجہ چکوتی سوامی جیدیو جی ہوے گیت گوبند ہر سہ لوک مین ایسا ظاہر کیا کہ کوک اور شاعری اور نہ رہی اور سرنگار کا سمندر ہی جسکی اشٹ پدی کو جو کوئی پڑھتا ہی بالضرور عامل اور دانا شاستروں کا ہوتا ہی بھگوت جسکو سننے کے واسطے جہان جو کوئی کیرتن کرتا ہی بالضرور خوش ہوکر آتے ہین اور بھگوت بھگت جو مثل کمل کے ہین انکی شگفتگی اور آنند کے

واسطے مثل آفتاب کے ہو وہ بھگوت کا آنند دینے والا فتح ہو کوک سرنگار لفظ سے خیال کو کک سرنگار رموز مزاح و عقل بشی
لوگون کا نمودے بلکہ سرنگار لفظ سے مصنف اصل بھگت مال کا یہ مطلب ہو کچھ دیا چہ مین گذرا اور کچھ نشتھا
نوزدہم مین ہوگا اور رس راج جسکا نام ہو اور جسکی تعریف مین یہ بید سمرتی ہو کہ رس وہ ہو کہ جسکو حاصل کر کے
ضرور پرم آنند بھگوت کا ملتا ہو وہ رس جیدیوجی نے اس گیت گوبند مین بیان کیا ہو اور کوک اسکی فرع ہو
سوا مین موصوف کندیل مین کب راج ہوئے رس راج جو سرنگا رہو اُسکے مجسم اور مخزن تھے لیکن اُس رس کا
اپنے ہی دلمین لطف اٹھائے تھے بدین سبب کہ برہ اگ یعنی ترک اسقدر تھا کہ ایک درخت کے نیچے دو شب
نہین رہتے تھے اور بجز ایک گدڑی اور کمنڈل کے کچھ اپنے پاس نہین رکھتے تھے دوات قلم کاغذ وغیرہ کی
سنگہ کا تو کیا ذکر تھا بھگوت کو واسطے آدھار جگت کے یہ منظور ہوا کہ اُس رس راج کا پرکاش جگت مین
ہووے اسواسطے یہ تدبیر کری کہ ایک برہمن کا عہد واسطے بھیٹ کرنے اپنی دختر کے جگناتھ راے سوامین
کو تھا جب وہ برہمن دختر مذکور کو واسطے بھیٹ کے لایا تو حکم ہوا کہ جیدیوجی میرا روپ ہین اُنکی بھیٹ کرو
اور ہماری اجازت بیان کردو برہمن جیدیو کے پاس لیگیا اور حال بیان کیا سوا مین ممدوح نے فرمایا کہ لڑکی کا
دنیا مین اس لائق اور دولتمند کو واجب ہو نہ فقیر کو برہمن نے عرض کیا کہ حکم بھگوت سے چارہ نہین سوا مین جی نے فرمایا
کہ بھگوت مالک اور سمرتھ ہین انکو ہزارون اور لاکھون عورت زیبا ہین اور مکو ایک مثل لاکھ کے ہو
غرض جب چند بار گفتگو ہوئی اور برہمن سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا تب اپنی دختر کو چھوڑ گیا اور
سمجھا گیا کہ بھگوت اجازت کے خلاف نہین ہو سکتا مناسب ہو کہ تو جیدیوجی کی خدمت مین حاضر رہکر
استری دھرم کا پرتپال کر دختر ممدوحہ مثل سایہ کے خدمت مین رہنے لگی جیدیوجی نے اس سکماری سے
کہا کہ تم گیانوان ہو سوچ سمجھکر اپنے واسطے کچھ تدبیر کرو مجھے تمہاری سنبھال اور پرتپال نہین ہوتی اُسنے
دست بستہ عرض کیا کہ عاجزہ کا کیا زور ہو آپ کو اختیار ہو جو چاہین سو کرین لیکن آپ کے تصدق ہون
ہرگز قدم نچھوڑونگی جیدیوجی نے جانا کہ بھگوت نے میرے اوپر زبردستی کری لاچار ایک جھوپڑی بنا کر اور
بھگوت مورتی براجمان کر کے بھگوت سیوا مین مصروف ہوئے اور گیت گوبند کی تصنیف شروع کی کہ ایک
اشٹ پدی مین رادھکاجی کی مان کا بیان کرتے تھے یہ مضمون خیال مین ایا کہ سریکرشن سوامی وقت
مناؤ بنے اور معاف کرانے اپنے قصور کے اس عاجزی کے ساتھ رادھکاجی سے عرض کرتے ہین
کہ کام دیو کا زہر دور کرنے والا جو تمہارا چرن کمل تپر اُسکو میرے سر پر سوبھایمان کرو لیکن بیاس ادب
نہ لکھ سکے کہ وہ سوامین سریکرشن ہمارے مان اور ارمان سے علحدہ اور سب مان یعنے بزرگی کا دینے
والا اور مان یعنی غرور و غصہ کا دور کرنے والا ہو اُسکے واسطے ایسا لکھنا کب شایان ہو اور

لیکر مضمون دیگر واسطے اشنان کے چلے گئے بھگوت جیدیوجی کا روپ بناکر تشریف لائے اور جو مضمون
جیدیوجی کے خیال مین گذرا تھا موزون کرکے لکھ گئے کہ ترجمہ اُسکا اوپر لکھا گیا جب جیدیوجی
اشنان کرکے آئے اور مضمون اندیشیدہ کو خود بعبارت مناسب لکھا دیکھا تو پدماوتی جی اپنی اسری سے
پوچھا جواب دیا کہ مہاراج آپ ابھی آئے تھے اور خود لکھکر چلے گئے پھر کیا پوچھتے ہو جیدیوجی نے یہ چرتر
بھگوت کا جانا اور اسکے ذریعہ سے تمام گیت گوبند کو پرم پوتر سمجھا اس گیت گوبند کی شہرت جا بجا ہو گئی
اور سبکو مقبول ہوا ایک راجہ جگناتھ پوری کا پنڈت تھا اور اسنے بھی ایک پوتھی تصنیف کرکے گیت گوبند
نام رکھا تھا بلکہ واسطے رواج کے برہمنان کو اجازت دی تھی کہ جا بجا تقل اُسکی بھیجدین برہمنان نے
گیت گوبند جیدیوجی کا راجہ کو دکھایا اور مطلب برہمنان کا یہ تھا کہ روبرو سے گیت گوبند جیدیوجی کے
تمہاری تصنیف کی کچھ حقیقت نہین کہ جسطرح آفتاب کے روبرو چراغ لیکن راجہ بمقتضاے نفسانیت نسمجھا
اور دونون گیت گوبند سری جگناتھ راے جی کے مندر مین رکھ دیے کہ جو مقبول ہووے وہی رواج پاوے
سو بھگوت نے گیت گوبند راجہ کا توڈال دیا اور جیدیوجی کا اپنی چھاتی سے لگالیا راجہ نادم ہوکر شدت حماقت
اور رشک سے سمدر مین غرق ہونے کو روانہ ہوا کہ بھگوت نے میرا بڑا اپمان کیا بھگوت نے راجہ پر بھی
کرپا کری اور فرمایا کہ غرق ہونا عبث اور ناحق ہے انصاف شرط ہے کہ جیدیوجی کی شاعری اور بھگتی کو
تمہاری شاعری اور بھگتی نہین پہونچتی لیکن فی سرگ ایک اشلوک تمہارا بھی ہمراہ گیت گوبند جیدیوجی کے
مشہور ہوگا چنانچہ جملہ دوازدہ سرگ یعنی فصل گیت گوبند مین ایک ایک اشلوک راجہ موصوف کا بھی ہے
ایک بالی کی لڑکی یہ اشٹ پدی پانچوین سرگ گیت گوبند کی ہے دھیر سمیری جمنا تیرے بانسی بٹ بن مالی بڑے شوق سے گاتی اور باجا بجان توڑتی پھرتی تھی جگناتھ سوامین اُسکے پیچھے
جسطرف وہ جاتی تھی سنتے پھرنے لگے جسم مبارک مین جگا باریک تھا خارستان باجا بجان وغیرہ سے پارہ پارہ
ہوگیا راجہ واسطے درشن کے گیا تو حال پوشش بھگوت کا دیکھکر متعجب ہوا اور پنڈون سے پوچھا کہ راست کہو
کیا سبب ہے جگناتھ راے جی نے سب حال راجہ کے دلپذیر ظاہر کردیا اور راجہ نے معتقد ہوکر تمام شہر مین
منادی کرادی کہ جو کوئی گیت گوبند کو پڑھے تو صاف اور پاکیزہ جگہ مین پڑھے کہ خود بھگوت واسطے
سننے کے جایا کرتے ہین ایک مغل یہ حال سنکر کمال شوق سے پوتھی موصوف کو پڑھا کرتا تھا ایک روز
گھوڑے پر سوار اور شوق ذوق مین محو ہوکر اشٹ پدی کو گاتا تھا اوسکو درشن ہوے کہ واسطے سننے
کے ہمراہ ہین اس گیت گوبند کی مہما اور پرتاپ کا بیان کس سے ہوسکتا ہے کہ سرگ لوک مین دیوگنیان
گان کرتی ہین جیدیوجی کو رستے مین ٹھگ ملے اسوقت کچھ نقد انکے پاس تھا ٹھگان سے پوچھا

کہ کہان جاتے ہو جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو جیدیوجی نے انکو ٹھگ جانکر جو کچھ پاس تھا حوالے کر دیا
بدین نظر کہ پاپ کی بنیاد دولت ہے اور بیماری کی اصل زیادہ خوری اور دکھ کی مول محبت دنیا سو ان
ہر یکا ترک واجب ہے ٹھگون نے سمجھا کہ یہ شخص بڑا فریبی ہے اب تو ہمکو اپنا نقدو اسباب دیتا ہے پھر شہر مین
گرفتار کرا دیگا بہتر یہ ہے کہ قتل کر دین دوسرے ٹھگ نے کہا کہ قتل کیا ضرور ہے دولت سے مطلب تھا
سو مل گئی آخر کو یہ صلاح ٹھہری کہ ہاتھ پانون کاٹ کر چاہ تنگ و تاریک مین ڈالدو سو ایسا ہی کیا جیدیوجی
پر ارادت تھا بھروسہ بھگوت کے بچن اور دھیان مین خوش رہے اتفاقاً اوس چاہ پر ایک
راجہ آگیا بخواہش بھگوت اوسنے جیدیوجی کو چاہ سے نکالا اور حال بے دست و پائی کا پوچھا جیدیوجی نے
جواب دیا کہ مادر زاد ایسا ہی ہون پھر گفتگو سے راجہ نے جانا کہ یہ شخص کوئی بھگوت بھگت اور پرتاپی ہے اور میری
خوش نصیبی ہے کہ درشن ہوئے پالکی مین سوار کر کے اپنی راجدھانی کو لیگیا اور اعزاز و اکرام تمام سے
ایک مکان پر مقیم کرا کر سب سامان آرام خورد نوش کا حاضر کیا اور دست بستہ ملتمس ہوا کہ کچھ اجازت
کسی خدمت کی ہووے جیدیوجی نے واسطے سادھو سیوا کے ارشاد فرمایا راجہ نے کمال خوشی اعتقاد
اور کشادہ دلی سے سادھو سیوا اختیار کری کہ چند روز مین شہرت ہو گئی ٹھگان مذکورین نے حال
شادھو سیوا کا سنا سادھان کا روپ بنا کر آئے اور اول جیدیوجی سے ملاقات ہوئی جیدیوجی نے انکو
پہچان لیا اور راجہ کو بلا کر اجازت دی کہ یہ ہمارے بھائی اور بڑے مہاپرش ہین تمہاری قسمت نیک
تھی کہ درشن ہوئے خوب سیوا اور خدمت کرو راجہ انکو باعزاز تمام اپنے محل مین لیگیا اور قطع و مدارات
و خدمت گزاری سے پیش آیا لیکن چونکہ اُن ٹھگون نے بھی جیدیوجی کو شناخت کر لیا تھا اسواسطے تھا
وسہراسان ہو کر تیجی اپنی رخصت کے ہوتے تھے آخر ایک روز جیدیوجی نے زر کثیر دلا کر رخصت کرایا اور
چند سپاہی واسطے نگہبانی کے ہمراہ دیے کہ گھر تک پہونچا دین راہ مین سپاہیان مذکورین نے ٹھگون سے
پوچھا کہ سوامین جی نے جسقدر خاطر اور خدمتگزاری راجہ سے تمہاری کرائی آجتک ایسی کسی کی نہین
ہوئی تھا راسوامین جی کا کیا رشتہ ہے ٹھگون نے کہا کہ ہم کیا بیان کرین کہنے کے لائق نہین سپاہیان نے
اُنسے اقرار کیا کہ ہم کسی سے نہ کہینگے تم راست بیان کرو ٹھگ بولے کہ تھا سوامین اور ہم ایک راجہ کے
پاس نوکر تھے راجہ نے بقصور حکم قتل تمہارے سوامین کا دیا ہمنے صرف ہاتھ پانون کاٹ لیے اور جانسے
امان دی اُس احسان کے سبب سے یہ خدمت کرائی ہے بھگوت یہ قسمت نسبت اپنے بھگت کے برداشت
کر سکے اسواسطے زمین شق ہو گئی اور ٹھگ تحت الثری کو چلے گئے سپاہیان راجہ تعجب و حیرانگی سوامین جیدیو
جی کے پاس آئے اور یہ حال کہا سوامین جی باعث شدت رحم کے کانپ اُٹھے اور غایت افسوس سے ہاتھ

سلنے لگے اس حالت مین ہاتھ پانون سوامین کے پیدا ہوآئے اور بدستور جیسے اول تھے ویسے ہوگئے
یہ دونون تعجب سپاہیان نے راجہ سے بیان کیے راجہ آیا اور زمدوت کرکے مستفسر اصل حال کا ہوا سوامین
جی نے کچھ نہ کہا جب مبالغہ جانب راجہ سے ازحد ہوا تب بالکل سرگذشت بیان کی راجہ ازبس متقدہ ہوا اور
جانا کہ یہ شخص سادھو کے لباس مین کسی دیوتا کا اوتار ہوئی الحقیقت بھگوت بھگتون کا یہ قاعدہ مستمرہ ہے
کہ جو کوئی انکے ساتھ بدی کرے وے ہرگز اپنی نیکی اور سادھنا سے دریغ عنایت کا نہین کرتے کہ جسطرح
بدبدی سے سوامین جی کا ارادہ روانگی سمت اپنے مسکن کے ہوا راجہ مذکور نے قدمون پر سر رکھکر عرض کیا
کہ دیو بس ببرکت قدوم میمنت لزوم آپ کے کچھ ایک بھگوت کی طرف رجوع ہوا ہی اگر آپ چلے جاوینگے تو
پھر سب لوگ بگڑ ہوجاوینگے چندے اور کرپا کرین اور بعد ازان خود جاکر پدماوتی جی کو لے آیا اور راج محل
مین مقیم کراکر رانی کو واسطے خدمت کے تاکید بلیغ کی اس رانی کا بھائی مرگیا تھا اور عورت اسکے ساتھ
ستی ہوئی تھی رانی مذکور نے ایک روز زار و بردے پدماوتی جی کے تعزیہ اور تعجاب کے ساتھ ذکر اپنے بھائی
اور بھاوج کا کیا پدماوتی جی سنکر ہنسی اور رانی نے جو سبب خندہ کا پوچھا تو جواب دیا کہ جسم کا جلا دینا
شوہر کے ہمراہ قاعدۂ محبت سے ازبس بعید ہی اصل محبت اور عشق وہ ہی کہ بغور خبر مرگ اپنے شوہر کے
اسیوقت جان نثار کرے یعنے اپنے پران چھوڑ دیوے رانی نے کہا کہ اس زمانہ مین تو ایسی ستی آپ ہی
ہین اور روپی امتحان ہوکر راجہ سے درخواست کری کہ سوامین کو ایک روز باغ مین بھیجا دو اور شہر مین
مشہور کردو کہ سوامین جی مرگئے راجہ نے اُس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جسمین میری صاف گلو تراشی
ہی بھولکر بھی کرنا نچاہیے لیکن جب عورت کی جانب سے چندبار استیماد ہوا اور ناراض ہونے لگی
تو مجبور ہوکر حسب درخواست اُسکے عمل کیا رانی مذکور باستماع خبر فوت سوامین جی کے پدماوتی جی کے
پاس آئی اور ملول ہوکر گریہ وزاری کرنے لگی پدماوتی جی نے کہا کہ کسواسطے گریہ وزاری کرتی ہو سوامین جی
خوش و خرم ہین رانی مذکور شرمندہ ہوئی اور دس بیس روز کے بعد پھر اسیطرح شہرت کرائی پدماوتی جی نے
سمجھا کہ رانی دوسرا امتحان ہی رانی کی زبان سے وہ خبر سنکر فی الفور پران چھوڑ دیے یہ حال دیکھکر رانی
اور راجہ کا رنگ سفید ہوگیا اور راجہ کو اسقدر غم اور رنج ہوا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور واسطے اپنے چلنے کے چتا
تیار کرائی سوامین جی کو یہ خبر پہونچی اور اسیوقت آئے دیکھا کہ راجہ مثل مردہ کے شدت غم و رنج سے واسطے چلنے کے
تیار ہی بہت سمجھایا لیکن راجہ کو اسقدر رنجیدگی و ندامت ہوئی کہ کچھ نہ سمجھا اور دست بستہ گزارش کیا کہ مہاراج
میرا جلنا اور مرنا واجب ہی ایسا مہاپاپی ہون کہ جو اپدیش آپ نے کیے تھے انپر توخاک ڈالی اور کام امرتی کے تاویں ہوکر
بانی بھائی مرگ پدماوتی جی اپنی والدہ کا سوا میری عقل جاتی رہی اور بھگوت اور سوامین سے محروم ہوگیا ایسے

شخص کی زندگی بدتر از ہزار موت ہے سوامین جی نے دیکھا کہ بلا زندہ ہونے پدماوتی جی کے زندگی راجہ کی محال ہے اشٹ پدی گیت گوبند کے گائے کر پدماوتی جی اُٹھ بیٹھی اور الاپ مین شامل ہوئی اگرچہ پدماوتی جی زندہ ہو گئی لیکن راجہ کی ندامت رفع نہوئی ہرچند لوگون نے سمجھایا مگر وہ اپ گھات رہا القصہ سوامین جی اُسکو پھر بخوبی فہمایش کر کے اپنے وطن یعنی موضع کنڈیل مین چلے آئے اس گھاتون سے گنگاجی اٹھارہ کوس تھی ہر روزہ واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے جب ضعیف ہوئے تب گنگاجی نے سمجھایا کہ اب ہر روز تکلیف کرنی ضرور نہین جیدیو جی نے وہ نیم نہ چھوڑا لاچار گنگاجی نے فرمایا اگر تم آنا نہین چھوڑتے تو ہم تمھارے اسرم مین آتے ہین جیدیو جی نے پوچھا کہ کسطرح اور کب آپ کا آنا معلوم ہوگا گنگاجی نے جواب دیا کہ ہماری پرواہ مین جس روز کل شگفتہ دیکھو اُس روز یقین کرنا سو حسب وعدہ گنگاجی کا پرواہ انکے اسرم کے نیچے جاتی ہوا اور اب تک جاری ہے اور بنام جیدیو جی گنگا مشہور ہوا تھا تلسیداس جی گوسائین گوسائین تلسی داس جی کو مصنف بھگت مال نے بالمیک رکھیشر کا اوتار لکھکر لکھا ہے کہ جسطرح بالمیک رکھیشر نے ترتیا جگ مین سو کرور رامائین تصنیف کر کے جگت کا اوھار کیا اور ایک ایک حرف اُس رامائن کا برہم ہتیا ذخیرہ مہا پاپک اور پاپون کا دور کرنے والا ہے اسیطرح گوسائین جی موصوف نے کلجگ مین اوتار لیکر بھاکھا مین چوتر برم امرت کا سمدر بہایا کہ جسکی بدولت سنسار سمدر واسطے اترنے کے گوپد جل سے بھی کمتر ہو گیا یا ایسی پرم پوتر گنگا ہے کہ ایک شخص اور ہر ایک قوم کو ہر جگہ ہر وقت حاصل ہے علاوہ ازبان مصنف بھگت مال چند مقامات تحریری دیگر اشخاص سے بالمیک اوتار ہونے گوسائین موصوف مین کوئی مقام شک کا نہین اور قیاسًا معلوم ہوتا ہے کہ جو اثر رکھیشرون کے کلام کو ہے وہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ گوسائین موصوف کے کلام اور تصانیف کو ہے اگر رکھیشکا اوتار نہوتے تو اسقدر اثر نہوتا اور بھاگوت دھرم پرچارک نشٹھا مین ذکر ہوا کہ جب دھرم مین کمی آتی ہے تو بھگوت اور پہلے آچارج یعنی رکھیشر واسطے رواج دھرم کے اوتار لیتے ہین تو اس قاعدہ کی رو سے بھی بالمیک اوتار ہونا ثابت ہے اگرچہ تصانیف گوسائین ممدوح کی بکثرت ہین بلکہ تمام عمر انکی بھگوت پرترون کی کیرتن مین گذری لیکن جو دہ رامائین یعنی چوپائی بندکہ جو ہر ملک و ہر کہ ومہ مین مشہور و معروف ہے و ونی پتر کا و کتاولی و گیتاولی و دوہاولی و رام شلاکا و ہنومان نائک و جانکی منگل و پارتی منگل و کرکا چھند و پروا چھند و ڈر اچھند و چھوکنا چھند و یک دیگر شانق و اپاسک کو ہر یک جگہ ملتی ہین بھگوت بھگتون کی زبانی تحقیق ہوا اور تجربہ بخوبی ہو گیا ہے کہ جو کوئی نیم کر کے ہر روزہ کسی رامائن کا پاٹھ کرتا ہے بیشک سری رگھنندن سوامین کے چرنون مین محبت ہو جاتی ہے اور امتحان ہو گیا ہے کہ رامائن یا کانڈ یعنی فصل کے اخیر مین جس کام کے واسطے جو پھل ہونا اُسکے پڑھنے سے لکھا ہے

چند روز کے پاٹھ کرنے سے وہ مطلب بیشک و بے شبہہ حاصل ہوتا ہو رام شلا کا پرتاپ دیکھنے مین آیا کہ جسے قاعدہ مندرجہ اُسکے جو کوئی فال اُسمین دیکھتا ہو جو امر کہ شدنی ہو مطابق اسکے دوہرہ ایسا حکم قاطع کا نکلتا ہو کہ کبھی خلاف نہین ہوتا اگرچہ سنسکرت مین تصنیف کر سکتے تھے اکثر چوپائی سندر رامایں وغیرہ کا وغیرہ مین اشلوک وڈنڈک سنسکرت لکھی ہین مگر اس زمانہ کے لوگون کو اس سے بے بہرہ دیکھا اور اودھار انکا مدنظر ہوا اسواسطے بھاکھا مین تصنیف کری کہ فیض عام ہر یک کو ہووے اور اسی سبب سے سب پنڈتان شہر کاشی اور خود شیوجی مہاراج اور بھگوت نے منظور اور مقبول کر کے مثل بھاگوت وغیرہ پورانون کے ادھکار بیاس گادی کا عنایت فرمایا یعنی جب چوپائی سندر رامایں گشائین جی تصنیف کر چکے تو سب پنڈتان کاشی کی سبھا ہوئی اور اول سے آخر تک منظور سب نے پڑھا مطالب اُسکے مواعظ بیدار سوترون کے اور گیتا وغیرہ شاستروں کے پائے سب نے دستخط اپنے کر دیے بعض پنڈتان نے بسبب کسی تعصب کے جو تکرار کیا تو یہ قرار پایا کہ اگر بسویسر ناتھ جی جو راجا تمام کاشی پوری کے ہین منظور کریوین تو ہمکو منظوری چنانچہ مندر بسویشر ناتھ جی مین ایک سنگھاسن پر سب پورانی وغیرہ رکھکر سب سے نیچے رامایں کو رکھدیا بعدہ روبرو سے سب پنڈتون کے جو مندر کھولا تو یہ رامایں سب پستکون سے اوپر پائی اور دستخط منظوری کے ثبت دیکھے سو یہ رام چرترامرت ہر یک کو بلا محنت وخرچ حاصل ہو سکتا ہو جس کسیکو عذاب جنم مرن سے چھوٹنا اور زندگی بیاوید کی تمنا ہو نوش کرے گشائین جی موصوف براہمن تنوجیہ تھے بایام خانہ داری اپنی استری سے محبت زیادہ رکھتے تھے یہان تک کہ لحظہ کو اسکی علیحدگی گوارا نہ تھی ایک روز وہ واسطے ملنے اپنے والدین کے چلی گئی گشائین جی تاب مفارقت کی نہ لا سکے اور اپنی سسرال مین پہونچے استری نے باعث شرم کے گشائین جی سے غنچہ ہو کر کہا کہ یہ جسم استخوان وگوشت پوست وغیرہ کا ناپایدار ہی سری رگھنندن سوامین نت نردکار پربھو سے محبت نہین کرتے کہ دنیا اور دین دونون حاصل ہون گشائین جی کو یہ بچن استری کا تیر اور گیا نون سے اور کسی ہنکار سے وہ گیان جسطرح آگ کے انگارے پر راکھ آجاتی ہی پوشیدہ ہو رہا تھا گیان اور بیراگ اسیوقت پیدا ہو گیا اور کاشی جی مین آکر سری رگھنندن سوامی کے بھجن کیرتن مین مصروف ہوئے اور ایسا نیم و برت عمدہ سری رگھنندن کے تصور کا ہوا کہ دنرات اسی رس مین مگن رہتے تھے واسطے سیوا پوجا کے بھگوت مورتی کا استھاپن کر لیا لیکن قیمت تمنا یہ رہتی تھی کہ بھگوت کے سا کچھ شات درشن ہون واسطے رفع حاجت کے جو جنگل کو جایا کرتے تو پانی باقیماندہ طہارت کا ایک جگہ ڈال دیا کرتے وہان ایک بھوت رہتا تھا اور اُس پانی سے اُسکی تشنگی دور ہوتی تھی اُسنے ایک روز گشائین جی سے خوش ہو کر کہا کہ جو کچھ تمکو خواہش ہو بیان کرو گشائین جی نے فرمایا کہ ڈال

خود تو اس ناپاک جسم سے رہا ہوا اُسنے کہا کہ یہ طاقت تجکو حاصل نہین الا تمھاری کارہائی کر سکتا ہون گسائین جی نے فرمایا کہ رگھنندن سوامین کے درشن کرادے بھوت نے کہا کہ یہ بھی طاقت نہین رکھتا لیکن ہنومان جی کے درشن کی تدبیر بیان کر سکتا ہون اور وہ یہ ہے کہ فلان جگہ کتھا رامائن کی ہوتی ہے اور ہنومان جی سب سے پہلے مصورت کریہ و متفکر کہ سکو اُس سے خوف و نفرت موکتھا مین آتے ہین اور سب سے پیچھے جاتے ہین گسائین جی حسب اس نشان کے کتھا مین گئے اور ہنومان جی کو شناخت کرلیا جب کتھا اُٹھی تو پیچھے ہوے اور جنگل مین پہونچکر چرنون مین لپٹ گئے ہنومان جی نے بہت چھپایا لیکن گسائین جی نے چرن نہ چھوڑے اور عرض کیا کہ اب تمسے کرپال کو پاکر کب چھوڑ سکتا ہون ہنومان جی خوش ہوئے اور سارا کچھ شات درشن دیکر ارشاد فرمایا کہ کیسا تمنا ہے بیان کرو عرض کیا کہ سری رگھنندن سوامین انوپ روپ سروپ کے درشن چاہتا ہون ہنومان جی نے چترکوٹ مین درشن ہونے کا وعدہ کیا گسائین جی بہزار جان و تمنا چترکوٹ مین آئے اور حسب وعدہ منتظر رہے ایک روز اس سروپ سے درشن ہوئے کہ سری رگھنندن سوامین شیام سندر راج کمار کے سروپ بے لباس تکلف پہنے ہوئے اور دھنش بان کسے ہوئے زرق برق کے ساتھ گھوڑے پر سوار اور لچھمن جی گورے موتی ویسی ہی آرائش کے ساتھ ہمراہ ایک ہرن کے نیچے گھوڑا دوڑائے جاتے ہین اگرچہ سوامین کی مورتی دل اور آنکھون مین سما گئی لیکن یہ جانا کہ یہ سوامین ہی ہین زمان بعد ہنومان جی آئے اور گسائین جی سے پوچھا کہ درشن کیے گسائین جی نے عرض کیا کہ دو راج کمار سگے بھایان البتہ دیکھے ہین ہنومان جی نے کہا کہ وہی رام اور لچھمن تھے گسائین جی اُسی روپ کا تصور کرتے ہوئے اصلی مراد کو فائز ہوئے ایک ہتیارہ نے اتل رام نام لیکر کہا کہ ہتیارہ بچھاؤ گسائین جی کو تعجب ہوا کہ یہ کیسا شخص ہے اتل رام نام لیتا ہے اور پھر اپنے اپکو ہتیارہ قرار دیتا ہے بلایا اور پرم سدھ جانکر اُسکو اپنے ساتھ بھگوت پرشاد جایا پنڈتان شہر کاشی نے سبھا کری اور گسائین جی کو بلا کر پوچھا کہ بلا پراشچت یعنی کفارہ کس طرح اُسکا پاپ دور ہو گسائین جی نے جواب دیا کہ شاستروں کو دیکھو کہ ایک دفعہ نام لینے کا کیا مہاتم ہے سو اس شخص کی زبان سے تو صدہا مرتبہ نام برآمد ہوا ہے بہرحال شاستر پر اعتقاد واجب ہے اور اگر اعتقاد نہین تو گیان کا اندھیرا دور نہین ہو سکتا پنڈت مذکور اگرچہ لاجواب ہو گئے اور نام مہاتم اور شاستروں کو تسلیم کیا لیکن بسبب اپنی بے اعتقادی کے کہنے لگے اگر شیو جی کا نادیہ اس ہتیارہ کے ہاتھ سے بھوجن کر لیوے تب ہم کو یقین ہو گسائین جی نے قبول کیا اور بھگوت پرشاد کا تھال نادیہ کے روبرو رکھکر کہا کہ اگر رام نام کے کہنے سے گناہ اس شخص کے رفع ہو گئے ہین تو اس پرشاد کا بھوگ لگاؤ نادیہ نے اس مہاپرشاد کو بھوگ لگایا اور سب پنڈت خجل اور شرمندہ ہو کر رام نام مہما اور گسائین جی کی بھگتی کے معتقد ہو لے ایک رات گسائین جی کے مکان پر چور راستے چوری کے آئے رگھنندن سوامین نے دیکھا کہ صبح کو میرا لعنت

سیوا کس چیز سے کریگا اور بھوگ وغیرہ کہان سے لگاویگا اسواسطے خود دھنش بان لیکر واسطے حفاظت
کے موجود ہوئے جسطرف کو چور واسطے اندر جانے مکان کے ارادہ کرتے اسیطرف خود بدولت تیر و
کمان سے انکو ڈرا دیتے تمام رات گذر گئی اور چور چوری نہ کرسکے صبح کو دے چور گشائین جی کی خدمت
مین حاضر ہوئے اور پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سندر کشور مورتی پرم سوبھایمان منوہر کون ہے کہ رات کو اپ کے
مکان کی حفاظت کرتا ہے گشائین جی سب حال سنکر بھگبت بتسلا اور کرپالتا کے پریم مین مگن ہوگئے اور پھر
بخیال اس بات کے کہ بھگوت کو رات بھر بسبب دولت واسباب کے تکلیف شب بیداری کی ہوئی مضطرب اور
بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اسیوقت سب اسباب خیرات کردیا اور کچھ اپنے پاس نہ رکھا چور یہ حال دیکھکر
بعد ترک خانمان بھگوت سرن ہوئے اور کرتارتھ ہوگئے ایک براہمن کی استری واسطے ستی ہونے کے
ہمراہ جنازہ شوہر کے جاتی تھی اسنے گشائین جی کو پرنام کری گشائین جی کی زبان سے نکلا نہ ہنا تھا عورت نے
کہا کہ مہاراج میرا خاوند مرگیا اور یہ کنیز واسطے ستی ہونے کے جاتی ہے نہ ناتھ کہان ہے گشائین جی نے بعد تال
فرمایا کہ اگر بھگوت بھگتی مع قبائل قبول کرے تو بھگوت کو سب کچھ طاقت ہے چنانچہ سب نے بھگوت بھگتی اختیار کی
اور وہ براہمن زندہ ہوگیا جب یہ معجزہ و دیگر حالات اسی قسم کے مشہور عالم ہوئے تو بادشاہ وقت کو خبر ہوئی
ایک معزز بھیجکر اعزاز واکرام سے بلایا اور تعظیم و تواضع کے ساتھ پیش آیا اور اپنے سنگاسن پر بٹھلاکر شیرین کلامی
بولا کہ اپ کے معجزات مشہور ہین کچھ دکھلاؤ گشائین جی نے فرمایا کہ سوائے سری رگھوناتھ سوامین کے معجزات
وکرامات وغیرہ کچھ نہین جانتا اور نہ کچھ ایسے مزخرفات سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ اپنے سوامین ہی کے
درشن کرادو اور یہ کہکر قید کردیا گشائین جی نے ہنومان جی کو یاد کیا اسیوقت ہنومان جی کی فوج موجود ہوئی
اسقدر کہ ہر یک کنگورہ قلعہ پر اور سب مکانات مین سوائے بندرون کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا
سپاہیان و توابعین بادشاہ بسبب خوف اور زدوضرب کے ہاے ہاے کرتے بھاگے اور بھگدڑ کا یہ حال
ہوا کہ کوئی تو مکان کے اندر جاگھسی اور کیواڑ بند کرلیے کوئی خوف سے بیہوش ہوگئی کسی نے آنکھ
بند کرلی کسی کے جو پارچہ بندون نے پھاڑ ڈالے تو بسبب برہنگی کے رو رہی تھی غرض کسیکو کوئی جگہ
پناہ کی نظر نہین آتی تھی بادشاہ منظور جب چارپائی سے اٹھا گیا تب ہوش مین آیا اور اس ہنگامہ
حشر کو دیکھکر آنکھین روشن ہوئین بے حواس اور مضطرب گشائین جی کے سرن ہوا اور قدمون
مین سر رکھکر التجا کری کہ اب یہ تمام خلقت آپ کے رکھنے سے رہتی ہے رحم کرکے امان بخشو
گشائین جی نے ازراہ کرپا و دیالتا کے ہنومان جی سے بنتی کری کہ اسیوقت ہنومان جی کی فوج
انتردھیان ہوگئی اور بادشاہ کو اجازت دی کہ اب یہ مکان رگھناتھ جی کا ہوا اپنے واسطے کوئی

مکان تجویز کردیوے چنانچہ بادشاہ نے اسیوقت اُس مکان کو چھوڑدیا اور اب تک کوئی وہان نہین رہتا گشائین جی کاشی کو تشریف لے گئے اور ایک شخص مخالف بھگتان نے کوئی منتر واسطے مارنے گشائین جی کے جیا گشائین جی نے بجواب اُسکے ایک پدمین کچھ ذکر بخدمت سیوجی مہاراج کے لکھا کہ اُسکا منتر جپ کچھ نکر سکا بلکہ وہ شخص نادم وپشیمان ہوا پھر گشائین جی بریندابن مین آئے اور نابھا مصنف بھگت مال سے ملاقات کرکے اور اُنکی تصانیف کو سُنکر بہت خوش ہوئے یہ بات جو مشہور ہے کہ گشائین جی نے مدن گوپال جی کے درشن کرکے یہ کہا تھا کہ جب دھنش بان دھارن کروگے تب ڈنڈوت کرونگا یہ شہرت محض غلط اور بے سروپا ہے کیونکہ گشائین جی نے رامائن و بنے تیر کا وغیرہ اپنے گرنتھون مین قطع نظر سب دیوتاؤن سے بالا اور روشت لوگون تک کو ڈنڈوت کری ہے بلکہ تمام جہان کو رام روپ جانکر پرنام کیا ؎ سیارام سب جگ جانی ۔ کرون پرنام پریم سوبانی ۔ پس کب خیال مین آتا ہے کہ بھگوت کے سامنے گشائین جی نے وہ استبداد کیا ہوا صلیت اُس شہرت کی یہ ہے کہ بموجب قاعدہ شاستر کے معمول ہے کہ اُپاسک جس دیوتا کے مندر مین جاتا ہے اپنے اشٹ کا تصور کیا کرتا ہے سو گشائین جی جب مدن گوپال جی کے سامنے گئے اور پریم مئی مورت کو دیکھا تو سری رگھنندن دھنش بان دھاری تصور کرکے ڈنڈوت کری چونکہ گشائین جی بھگت صادق اور ستیہ دھ تھے اسواسطے مدن گوپال جی نے بھی حسب تصور اُنکے اپنا روپ اُنکو دیکھایا اور جب تک گشائین جی سامنے رہے دیگر درشن کرنے والون کو بھی دھنش بان دھاری نظر آئے اور لوگون نے مرلی کو دھنش بان کا ہوجانا حسب خواہش گشائین جی کے جانا اسواسطے وہ شہرت ہوگئی اور کسی نے ایک دوسرا بھی سنالیا ایک شخص نے بندرابن مین گشائین جی سے یہ سوال کیا کہ سرکرشن پورن برہم اور اوتاری ہین اور نرسنگھ باون پرسرام رگھنندن سوامین وغیرہ سب اوتار اس اوتاری کے انس اور کلا سے ہین تم سرکرشن مہاراج کی کسواسطے اپاسنا نہین کرتے گشائین جی اگرچہ اس سوال کا جواب بموجب بید سمرتی ورام تاپنی واگست سنگھتا ورام اوپ نشد وغیرہ شاستروں کے ایسا دے سکتے تھے کہ اُسکا قول منسوخ ہوجاتا لیکن چونکہ آچارج ہمہ دان تھے اور دستور ہے کہ آچارج کسی کا اعتقاد کسی دیوتا سے کم نہین کرتے بلکہ جس دیوتا مین جس کسی کا اعتقاد ہوتا ہے بموجب گواہی شاستروں کے زیادہ کردیا کرتے ہین اور اوتار آچارجون کا بڑا سے اودھار لوگون کے ہے نہ برائے فصل اسواسطے گشائین جی نے اعتقاد اُسکا سرکرشن مہاراج سے ضعیف کرنا مناسب نہ سمجھکر بموجب اصول بھگتی مارگ کے ایسا معقول جواب دیا کہ اُسکا اعتقاد بنا رہا اور لاجواب ہوگیا اور وہ یہ ہے کہ ہماری طبیعت شری رام چندر سرگھنندن کو خوبصورت نازک بدن منوہر مورتی پریم سوبھایمان دیکھکر لگ گئی ہے کہ نہین ڈوپتی اگر

بقول تمہارے کچھ اشیر تا بھی اُنکو ہی تو فہوا طرا دو مزیدے بران ۰ کتھا ۔ سورداس سورداس جی
کی تصانیف کو سنکر ایسا کون ہی کہ جسکا دل پریم سے نہ اُمگے اور سر نہ ہل جاے جسمین لطف اور مضمون
اور حرف کی نشست اور انیراش اور محبت یعنی بھگوت کے عشق کا نباہ اور معنی صاف اور سنجیدہ
اور قافیہ تنگ اور شگفتہ از بس ہین اور بھگوت نے جو چرتر کیے ایسے مفصل بیان کیے کہ غیب داں
تصور کرنا چاہیے یا بھگوت نے خود عکس اور پرتو ہ اُن چرترون کا اُنکے دل مین ڈال دیا تھا بھگت
کے جنم اور کرم اور گن اور روپ ایسے ظاہر کیے کہ جو اُنکو پڑھتا ہی یا سُنتا ہی بالضرور مجھ نرمل اور دل
صاف ہوکر بھگوت پراین ہوجاتا ہی اودھوجی جو بھگوت سریکرشن مہاراج کے رشتہ دار قریب و نشیر
مدبر و مصاحب و دوست تھے اُنکا اوتار داخل اشٹ چھاپ کے ہین اگرچہ سورداس جی کی دلی رغبت
بھگوت کے بال چرترون مین تھی کسواسطے کہ بشن سوامین سنپردامین تھے لیکن سرنگار رشتھامین
اور سکھا بھاو کا پریم بھی از بس تھا کہ سورساگر سے ظاہر ہی مہاسورداس جی اور سورساگر کی کس سے
بیان ہوسکتی ہی کہ جنکی کرپا سے ہزارون گنہگار سدھ اور بھگوت بھگت ہوگئے اُنکا ارادہ تھا کہ
سوا لاکھ بشن پدمین بھگوت چرترون کا کیرتن کرین لیکن جب ہفتاد و پنجہزار تصنیف کر چکے تو پرم دھام
چلے گئے بھگوت نے کہ ہمیشہ شنکلپ خواہش اور عہد اپنے بھگتون کا پورن کیا ہی ما بقی بشن پد خود تصنیف
کردیے اور بھوگ ازنام سورشیام مندرج کیا خانخانان وزیر اکبر بادشاہ نے کہ اُسکو علم سنسکرت اور
بھاکھا مین دستگاہ تھی اور خود بھی شاعر تھا پد سورداس جی کے جابجا سے تلاش کرکے جمع کیے اور
ایک اشرفی فی پد مقرر کردی اکثر لوگ بطمع زر خود تصنیف کرکے اور مقطع مین نام سورداس جی کا لکھکر
لے گئے جو کثرت آمد بشن پدون کی ہوئی تو یہ تجویز کی کہ ایک پد سورداس جی کا بجاے وزن کے رکھ
لیا اور پد آمدہ بدا اُسکے ساتھ ہموزن کرنا شروع کیا جو پد تصنیف سورداس جی کا ہوتا تھا باوجود بیک
ہونے کاغذ اور کی اشعار کے ہموزن ہوجاتا تھا اور اگر کسی غیر شخص کا تصنیف کردہ ہوتا تھا تو باوجود
گرانی کاغذ و طوالت اشعار کے سبک اُترتا تھا اسیطرح امتحان کرکے سورساگر تیار کیا بعض کی یہ رائے
ہی کہ بادشاہ مذکور نے سورساگر جمع کرایا اور دو لاکھ بشن پد کی نوبت پہونچی امتحان یہ کیا کہ آگ مین سب
بشن پد ڈال دیے جو بشن پد کہ مصنفہ سورداس جی کا تھا وہ نہ جلا اور ما بقی جل گئے غرض دونون روایت
سے جو راست ہو خالی از معجزہ سورساگر کے نہین اگر روایت مذکورہ مشہور نہ ہوتی تب کیا افتاب
پوشیدہ رہتا ہی سورساگر کو بھگوت نے وہ معجزہ اور پرتاپ بخشا ہی کہ ایک ایک حرف اُسکا مثل
منتر کے ہی ۰ کتھا ~~نندداس~~ نندداس جی ولد چندر باس قوم براہمن ساکن رام پور بھگوت بھگت

ے ایک حرف جیسے ہر ہر حرف

ے نام و مقطع یا کھا یا کھلانا

پربھی مشہور و معروف ہین سوائے بھجن و کیرتن بھگوت کے اور کچھ کام نہ تھا تصانیف اُنکی مثل پنچ ادھائے
و کرشن منگل دوم اسکندھ و تمام مالا و آنیک ارتھ و دان لیلا و مان لیلا وغیرہ و ہزار ہا دوہرا ریشن پد
مثل اُنکی بھگتی کے تمام زمانہ مین مشہور ہین شاعران کا وصف اُنکی شاعری مین یہ مقولہ ہے کہ اودھب
مکھریا اور نندداس جڑیا یعنے مرصع کار مضامین باریک صاف و شستہ اس لطف اور خوبی کے
ساتھ ہین کہ خواہ نخواہ بھگوت پریم سے دل اُمنگتا ہے بھگتان اشٹ چھاپ مین اُنکی شمار ہے۔ اور
اشٹ چھاپ کے نام بموجب تلسی شبدارتھ پرکاش گرنتھ مصنفہ گوپال سنگھ جی کے یہ ہین سورداس
کرشنداس پریمانند کمبھن داس یہ سب چہار صاحب چیلہ سوامین بلبھاچارج جی کے ہوئے چتربھج داس
چھت سوامین نندداس گوبندداس یہ سب چہار صاحب چیلہ ٹہل ناتھ جی خلف بلبھاچارج جی کے
ہوئے ہرش ہرجست صاحب بلبھ کل سے فیضیاب ہوئے گرنتھ ہائے مصنفہ اُنکے تمام اندر ابن اور
خصوص گوکل مین شایق اور اپاشنا کے بآسانی مل سکتے ہین۔ کتھا چترپھج جی بھگوت بھگت
پریم رشک ہوئے برندابن باس کرکے بھجن اور کیرتن مین مصروف رہتے تھے ہر روزہ بہاری جی کے
مندر مین ایسے پریم اور بھاو سے نرت کرتے اُنکی حالت دیکھکر اور لوگ بھی محو ہو جاتے ایک روز
بحالت نرت لنگوٹی کھل گئی اسوقت یہ خیال ہوا کہ اگر گھاگھرا بجانا بند کرکے لنگوٹی درست کرتا ہون
تو بسبب بند ہونے تال کے نازک مزاجی پریم رجھوارا اپنے سوامین کا خوف ہے اور اگر درست نہین کرتا
تو لوگ قہقہہ کرینگے یہ خیال ہوا ہی تھا کہ بھگوت نرت اور کیرتن کے رشک نے دو ہاتھ چترپھج جی کے
جسم مین اور پیدا کردیے کہ اُن ہاتھون سے چترپھج جی نے لنگوٹی اپنی درست کرلی اور تال گھاگھرا کا بنارہا
یہ حال دیکھکر چترپھج جی کی بھگتی پر اور خود بدولت کی کرپا لتا اور رشکتا پر سبکو اعتقاد ہوا کتھا مدھوراداس
متھرا داس جی چیلہ پرودھان جی بھگوت بھگت دھرم مین سادھان صابر نیک باطن متحل ہوئے
بھگوت نندنندن مہاراج کا اعتقاد کامل اور بھگوت کا زور اور طاقت رکھتے تھے بھگوت سوامین مین
یہ نسبت تھی کہ اپنے سر پر کلس پانی کا رکھکر لاتے اور اُس پریم اور بھگتی سے راس چرتر کا سرنگار کیا کرتے
کہ گویا اُنکا ہاتھ واسطے روشن کرنے بھگوت چرتر اور مادھرج بھاو کے مثل آفتاب کے تھا اس چرتر
یا کیرتن کرنے مین کبھی طمع نزدیک نہ آئی ایک دفعہ کوئی شخص بلباس لباسی سادھو کے وارد ہوا
سالگرام جی کی مورتی اُسکے پاس تھی کہ خود بخود سنگھاسن سے حرکت اور جنبش کرتی تھی جب شہر مین
یہ کرامات اُسکی مشہور ہوئی تو ایک چیلہ سوامین موصوف کا یہ حال دیکھ آیا اور سوامین جی سے
درخواست قدم رنجہ فرمانے کی کری سوامین جی کہ ہمہ دان تھے اُسکے گھر اور حال سے

واقف ہو گئے اور وہان جانے سے انکار کیا بدین وجہ کہ شاید مورتی حرکت سے بند رہے اور اُس شخص کو رنج ہو لیکن اُس چیلے نے قدم پکڑ کر استبداد کیا لاچار تشریف لے گئے اور بفور انکے پہونچنے کے وہ مورتی حرکت سے باز رہی ہرچند اس ساحر نے تدبیرات کری لیکن کچھ پیش نہ گئی اور سوامین جی کے سبب سے اپنی کرامات کا موقوف ہونا جانکر موٹھ منتر و اسطے مارنے سوامین جی کے چلایا لیکن وہ منتر کچھ نہ کر سکا اور واپس ہو کر اُسی ساحر کو لپٹ گیا جب وہ مثل مردہ کے ہو گیا تو سوامین جی کو رحم آیا اور زندہ کر دیا ساحر مذکور نے یہ پرتاپ بھگوت کا جو دیکھا تو معتقد ہوا اور سوامین جی کا چیلہ ہو کر بھجن اور سیوا مین مصروف ہو گیا + کتھا सुखानन्द जी سکھانند جی سنسار رینے آواگون کا خوف دور کرنے کو اور بھگتی دان دینے کو کیتا اپنے عمر کے ہوے تصانیف اُنکی مثل گورو منتر یا منتر شاستر کے مشہور و معروف ہین مقطع مین جہان اپنا نام منرج کیا وہان بھگوت کا نام سکھ ساگر لکھا جسطرح چند سکھی نے ہر یک بدمین بعد اپنے نام کے بالکرشن نام اور میران بائی جی نے گردھر ناگر نام لکھا ہے بھگوت گن اور چرتر اور کتھا کے بھجن کیرتن مین محبت کمال تھی اور پریتی اسقدر تھے کہ ہر وقت بھگوت پریم کا جل آنکھون سے جاری رہتا تھا بھگوت بھگت جو مثل کمل ہین اُنکی خدمت اور پالن کرنے کے واسطے مثل ترل سرودر کے تھے + کتھا श्रीभट्ट سری بھٹ جی نے آنند کند برج چند مہاراج اور برکھبھان کشوری کے بھجن سمرن کا ایسا سامان قوی اس جہان مین کر دیا کہ سنسار سمدر سے اُترنے کو مثل کشتی کے ہے یعنے رادھرج اُپاسنا کے جو سو بھایمان چرتر پریا پریتم مہاراج کے ہین وے اپنی تصانیف مین اس فصاحت اور خوش کلامی اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیے کہ بالضرور دل نرم ہو کر نول کشور اور نول کشوری مہاراج کے چرتر اور پریم مین مگن ہوتا ہے جبکا سو جس واسطے دور کرنے تاریکی دل اور شبہہ اور تکلیف کے مثل چندرمان کے ہے واضح ہو کہ تاریکی سے مراد اگیان کی ہے یعنے یہ نجاننا کہ ایشور کسکو کہتے ہین اور جیو کیا ہے شبہہ اس بات کا کہ جیو اور جسم علحدہ علحدہ ہین یا جیو کو ہی جسم اور جسم کو ہی جیو کہتے ہین سنسار کیا چیز ہے اور مایا کیا ہے تکلیفات کا مطلب جنم لینے اور مرنے سے ہے سو تاریکی وغیرہ مذکورہ بالا سری بھٹ جی کی سو جس اور چرترون سے دور ہو جاتی ہے + کتھا बद्रीनाथ बंगाल بدریناتھ و گنگل ہردوار اور لیران بھیشم بھٹ پریم بھگت اور بھگتی کے مستقل کرنے والے ہوے بھگوت چرتر اور شری مدبھاگوت کی کیرتن کا دریا جاری کر کے اس جہان کو نرمل کیا اور گناہون سے پاک کر دیا بھگوت بھگتون سے اسقدر محبت کہ ہر وقت اُنکے پریم اور درشن کے

۵ فوٹی (۱) جنم دیا

رہتے تھے شری جسودھانندن مہاراج کے بھجن وسمرن سے عشق تھا اور عاجزاور محتاجون پر رحم ۔
کتھا کمل داس کرشنداس جی معروف چالک کی تصنیفات چرچری چندولیشن پدوغیرہ کے ایسے
جہان مین مشہور وعالمگیر ہوئے کہ سمدر کے کنارہ تک پہونچے جدا جدا گرنتھ ہر یک چرتر مثل گوردھن
چرچرونج ادھیاے درکنی منگل وبھگوت بھجن بدھ وغیرہ کے تصنیف کے مقطع مین بعد اپنے
نام کے گرراج دھرن نام بھگوت کا مندرج کیا کرتے تھے اور بھگوت بھگت جو مثل طاؤس کے
ہین انکے سکھ دینے والے مثل ابر کے ہوئے بیشک لوگون کو بھگوت سکھ کرنے کے واسطے
اُنکا اوتار ہوا ۔ کتھا نارائنا نارائن مصرفولانبس مین پرم بھگت ہوئے بھاگوت کی کیرتن مین
تو مادر زمانہ نے ایک انکو ہی پیدا کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ بدر کاشرم کیطرف خود سکھدیو جی نے
بھاگوت انکو پڑھائی پس یکتا ہونا ثابت ہوگیا کہ خاص شکدیو جی سے بھاگوت پڑھنے والا سوائے
اُنکے دوسرا کوئی اور نہین ہوا جنکے پاس بھگوت بھگتون کا سماج ہمیشہ رہتا تھا اور دس طرحکی جو بھکتی ہے
اُسکے عامل اور مخزن تھے تمر شاستر اور بید اور پوران وغیرہ کو بخوبی سمجھ اور بچار کر اُسکا مطلب اور
خلاصہ وہ تحقیق اور انتخاب کیا کہ جو برہسپت اور شکدیو اور سنکادک اور بیاس اور نارد وغیرہ کے
مقبول اور مضمر ہی سُدھا بودہ یعنے امرت کے برابر جنکی دانستگی اور واقفیت تھی اور گنگا کے برابر
جنکا درشن تھا اب تک جنکی پرم پوتر سبھا کا سائبان واسطے دور کرنے دھوپ اوگون کے جہان پر چھایا
ہوا ہے سُدھا بودہ لفظ لکھنے سے مطلب اصل مصنف کا یہ ہے کہ خود تو نارائن مہر کے زندہ جاوید ہوتے
ہین کچھ شک ہی نہین لیکن بھگوت چرترون کا آب حیات جس شخص نے انسے نوش کیا یعنی بھاگوت
کو انکی زبان سے سنا یا کچھ ادیدش پایا تو وہ بھی بالضرور زندۂ جاوید ہوگیا ۔ کتھا کملاکر
کملاکر بھٹ جی پرم بھگت اور پنڈت سب شاسترون کے جاننے والے ہوئے اور اپاسنا شاستر
کے تو دھجا تھے کہ مخالفین کو بحث مین فتح کرکے بھگوت بھگتی پر قائم کیا اور مادہ سنپردا مین ایسے
تھے کہ گویا مادھوآچارج کا اوتار ہین مادھوآچارج موصوف نے جو بھاگوت کی وبھجے شرح تصنیف
کری ہے اُسکے موافق بھاگوت کا کیرتن اور بیان کیا کرتے تھے سب سمرتی اور پوران کے موافق
بھگوت کے سنکھ چکر کی بزرگی اور مہما بیان کرکے خود علامت انکی دھارن کرتی اور بھگوت کے
جو اوتار ہوئے سب کو پوران اوتار سمجھا کسی مین کچھ فرق نہ کیا ۔ کتھا پرمانند جی
پرمانندجی گوپیکادن کے موافق بھگوت کے عشق اور پریم مین محو اور مستغرق رہتے تھے سری
برج کشور سوامین کے چرتر تصور عمر دوازدہ سالہ وشانزدہ سالہ ایسے کیرتن کیے کہ مشہور ومعروف

ہین اور جو انھون نے سوبھاو اور خوبصورتی اور حسن اور لیلانٹ ناگر مہاراج کی نہایت پریم سے بیان کی تو کچھ تعجب نہین کہ وہ سوبھاو چرتر انکے جسمہاے ظاہر و باطن کے روبرو تھے بھگوت کے پریم اور تصور مین ایسے مگن رہتے تھے کہ ہر وقت آنکھون سے پریم کا جل جاری رہتا تھا اور آواز مین تغیر اور استادگی موے جسم کی ہر لحظہ ہوتی تھی سوبھاو دھام مہاراج کی سوبھا مین پگے ہوے اور اُس رنگ مین رنگے ہوے تھے اور تصانیف مین بعد اپنے نام کے سارنگ لقب بھگوت کا اکثر تحریر فرماتے تھے اُنکی تصانیف بھگوت پریم کو زیبس بڑھاتے ہین اور ممکن نہین کہ بھگوت کے تصور اور دھیان مین طبیعت نہ لگے اشٹ چھاپ مین انکی بھی شاخہ

نشہاے ششم در بیان بھیکھ مشتمل بر کتھا ہشت بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی دھیاریکا کو ڈنڈوت کر کے جگ (یگیہ) اوتار کو پرنام کرتا ہون جن سے بیوسوت (ویوسوت) وغیرہ راجگان جگ اور دھرم کا اپدیش پاکر سنسار سمدر سے پار ہوے واضح ہو کہ واسطے حصول بھگوت کے دو قسم کے لباس ہین ایک انتریہ (انتریہ) یعنے اندرونہ کے بچار (وچار) یعنے سوچنا اور سمجھنا سار اور اسار کا (سار اسار) یعنے ترک کرنا برہما کے لوک تک کے لذایذ اور نعمات کا (وراگھ) یعنے دل کا روکنا دوم یعنے منج اور نیم کے ذریعہ سے محسوسات کو قابو مین کرنا (اپرتی) یعنے دلکو پھران لذائذ کی طرف نہ جانے دینا تیجا (تیچا) یعنے برداشت دکھ سکھ نیک و بد وغیرہ کی سرڈھا (شردھا) یعنے اعتقاد کرو کے قول اور بھگوت مین سمادھان (سمادھان) یعنے بھگوت تصور کی سمادھی دوم لباس باہیہ (باہیہ) یعنے ظاہری مین کہ جنکو پنچ سنسکار (پنچ سنسکار) کہتے ہین اول (اُدھ پنڈ) اور دوہ پنڈ (دوہ پنڈ) یعنے تلک دوم مدرا (مدرا) یعنے سنکھ چکر بھگوت شستر (شاستر) ون کی علامت جسم پر لگانے سوم مالا چھارم منتر پنجم نام (نام) اور بعضے بجاے نام کے یاگ (یاگ) کہتے ہین اور یہ پانچون سنسکار گرہستی (گرہستھی) یعنے دنیادار ہو یا تارک دنیا سبکو واجب ہین کہ پدم پوران (پدم پوران) اور پراسر وغیرہ سمرتی و منتر شاستر (شاستر) کے قول اس بات مین متفق ہین اور بید (وید) اُنکی (شرتی) کے خاص حکم (حکم) ہین اسقدر فرق ہے کہ جو دنیادار ہین انکا نام اگرچہ بروقت سنسکار تجویز ہو جاتا ہے لیکن مشہور وہی رہتا ہے کہ جو بروقت پیدائش کے رکھا گیا تھا اور جو گرہستہ (گرہستھ) یعنے خانہ داری سے علیحدہ ہو جاتے ہین اُنکا نام وہ مشہور ہوتا ہے کہ جو بروقت سنسکار گورو نے عنایت فرمایا لباس ممدوحہ کی کیا مہما اور بزرگی لکھی جاے کہ واسطے حصول بھگوت کے ذریعہ کامل سب سے اول ہے پدم پوران مین لکھا ہے کہ جنکے گلے مین تلسی خواہ کمل کے پھولون کی مالا اور بھگوت شستر (شاستر) ون کا نشان

ہاتھون پر اور تلک پیشانی پر ہو ایسے بیشنو تمام جہان کو پوتر کرتے ہین آگم سار پنتر کا حکم ہے کہ جو صرف مالا دھاری بیشنو ہے یعنے لباس لباسی بیشنو کا رکھتا ہو وہ شخص برہما وغیرہ کی بھی پرتش کے لائق ہے اور آدمیون کی تو کیا حقیقت ہے پھر منتر شاستر کا قول ہے کہ مالا اور تلک اور بھگوت شستروں کے نشان جس شخص کے جسم پر موجود ہین اگر وہ چانڈال بھی ہو تو بھی لائق پرتش کے ہے مہابھارت بھیشم پرب مین لکھا ہے کہ براہمن ہو خواہ چھتری خواہ بیس خواہ شودر جس کسی نے لباس مذکورہ بالا دھارن کیا ہے وہ پوجا اور دنڈوت کرنے کے لایق ہے اور وہی سب کرمون کا عامل ہے اگر شودر بھی ہو تو ایسا ہے کہ براہمنون کو زمین پر ملنا مشکل ہے اور علے ہذا القیاس صدہا ہزارہا اشلوک ہین اور کیون نہ اسقدر مہما و بزرگی اس لباس کی ہووے کہ بلا اسکے کوئی راہ واسطے مغفرت اور نجات کے نظر نہین آتی فرض کیا کہ کسی نے بلا کسی سنپردا کے بھجن کیرتن کا ارادہ کیا تو وہ بھجن کیرتن کس قاعدہ اور طریق سے کریگا یا تو یہ بات ہوگی کہ بہ سبب نہ ملنے کسی طریق اور قاعدہ کے سب ارادہ بھجن وغیرہ کا چھوڑ دیگا اور اگر ارادہ مستقل اور مضبوط ہے تو ہار جھک مار کر کسی نہ کسی سنپردا کو قبول کریگا کسواسطے کہ جس قاعدہ اور طریق ذہنی سے بھجن شروع کریگا وہ کسی نہ کسی سنپردا سے متعلق ہوگا اور جب کہ کسی سنپردا کے تعلق ہوا تو بالضرور قواعد اس سنپردا کے قبول کرنے پڑینگے اور جبکہ قواعد قبول کیے تو سب سے اول قاعدہ سنسکار مذکورہ کا ہے اور سب بیشنو اور شیو[1] عبادت[2] و شاکت[3] وغیرہ اس بات مین متفق ہین چنانچہ جسقدر رکھیشر اور بھگت تابر مہاگذرے ہین سب کو اول سنسکار گورو منتر اُپدیش ہوا ہے بلا منتر وغیرہ کے کسی کی مغفرت نہ آجتک ہوئی نہ آیندہ ہوگی اور شاستر و نکا حکم عام ہر ایک جگہ پر ہے اگر براہمن بالک کا سنسکار آٹھ برسکی عمر مین اور چھتری کا گیارہ بارہ برس کی اور بیس کا سولہ برسکی عمر مین نہ کیا جاوے تو وہ اپنی قدیم یعنے برن سے پتت ہو جاتا ہے یعنے گر جاتا ہے پس بہرحال سنسکار مذکورہ کا ہونا مقدم اور واجب تر ہے اگر کسیکو یہ گفتگو ہو کہ ظاہری لباس بنانے سے کیا فائدہ ہوگا دل کا لباس درست کرنا چاہیے واضح ہو کہ اولاً اس بات مین گفتگو اور دلیل کی گنجایش نہین کسواسطے کہ شاستر کے احکام مین کسکو طاقت چون وچرا کی ہے اسکے موافق عمل واجب ہے قطع نظر ازان غور کر لینا ضرور ہے کہ کسی شخص کو آجتک از روز پیدایش دینا لیکا یک بلا ظاہری لباس وبھجن کے باطن کی صفائی نصیب ہوتی ہے جو معترضین کو ہوگی جب ظاہری بھجن برت نیم جب تپ وغیرہ کرتے ہین تب صدہا جنم مین باطن کا درجہ نصیب ہوتا ہے علاوہ ازان ظاہر ہے کہ سنگ پارس آہن کو طلا کر دیتا ہے سو یہ لباس ظاہری مثل پارس کے ہے بیشک اندرونہ کے نقص کو دور کر دیگا پھر تلسی اور بھگوت کے سنکھ چکر وغیرہ کا ست سنگ ہے اور ست سنگ کا حال پہلے

[1] شیو شیو
[2] عبادت عبادت
[3] شاکت شاکت

تحریر ہو چکا ہے پھر مثل تیر تھ کے ہے کہ دل کو صاف کر دینا خاصہ تیرتھون کا ہے سپاہی اسوقت کھلاتا ہے
کہ جب تلوار باندھتا ہے بلا دھجا علحدہ علحدہ قسم کے ٹھاکر دوارہ وشیوالہ وغیرہ کی امتیاز نہین ہوتی
بیل پر ترسول کا داغ دیتے ہین شیوجی کا نادیہ مشہور ہوتا ہے کالو کہار گورو کہاران کا ذکر ہے کہ
کسی راجہ دھرما کی عملداری مین مچھلی پکڑتا تھا راجہ کو آتا دیکھکر بخوف جان کے جال تالاب مین چھوڑ
دیا اور کل تالاب کا تلک کر کے اور دانہ ہائے جال کی مالا لیکر بطور سادھان کے بیٹھ گیا راجہ نے
اُسکو سادھو جانا ڈنڈوت کری اور کچھ نذر کر کے روانہ ہوا کالو مذکور اسیوقت تارک دنیا ہو کر بھگوت
سرن ہوا اور یہ دوہرہ پڑھا ؎ بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال ؎ جم ڈرپے کالو کے بھے مانے
بھوپال ؎ درین صورتہا بہت واجب اور ضرور ہے کہ اول لباس بیشنوی بید خود سے حاصل کرے
منجملہ ۱۲ تہ نہج سنکارہ مذکورہ کے اول اوردہ پنڈ پہنے تلک ہے اُسکے واسطے حکم اکثر بید کے اُپ نشد
مین یہ ہے کہ بھگوت چرن کی علامت یعنی تلک اپنے فائدہ کو جو کوئی دھارن کرتا ہے اوردہ تلک درسیانسے
خالی ہووے اور اونچا یعنے کھڑا ہووے شخص بھگوت کو عزیز ہے اور صاحب ثواب اور کمتی والا دیگر پورانون
کے قول بسبب ترجمہ کر دینے بید شرتی کے لکھنے ضرور نہ سمجھے سو بہ تعمیل حکم بید اور پورانون کے ہر چار
سنپردامین رواج تلک مذکور کا ہے لیکن صورت تلک کی بنانے مین باہمدگر اختلاف ہے سری سنپردامین
ہر دو طرف مابین پیشانی کے بھگوت چرنون کی علامت بنا کر سنکھاسن مابین ہر دو ابرو کے لگاتے ہین
اور درمیان مین روئی سرخ یا زرد کا خط مثل شعلۂ چراغ کے کھینچتے ہین کہ اُسکا نام سری ہے اور وجہ ایزاد
کرنے سری کے واسطے یاد تصور اس بات کی ہے کہ یہ علامت اُن چرن کملون کی ہے جنکا سیون سری
یعنی لچھمی ہر وقت کرتی ہے واضح ہو کہ اس سنپردامین دو فریق ہین یکے بڈ گل دوم تنگل سو سنکھاسن
کے لگانے مین اندکے فرق مابین ہر دو فریق کے ہے مادہ سنپردامین دو خط باریک اوپنے لگا کر
سنکاسن زیر ہر دو ابرو کے لگاتے ہین اور سنکھاسن کے نیچے ایک علامت مثل پیکان تیر جانب
ناک کے نمودار کرتے ہین نارک سنپردامین دو خط باریک بیچ مین ایک بندی خرد شیام مندلی کی یا سفید کے
لگانے کا دستور ہے اور سنکھاسن باریک خط کا مثل خط تلک کے بشن سوامین سنپردامین دو خط باریک
اور نیچے اُسکے سنکھاسن لگا کر بیچ مین خالی چھوڑ دیتے ہین اور بعض بندی بھی لگاتے ہین بیاس جی نے
جو اختراع اپنی سنپردا کا کیا تو نارک سنپردا سے اُنکے تلک مین یہ فرق قلیل ہے کہ نارک سنپردامین تلک
کا سنکھاسن زیر ہر دو ابرو کے لگایا جاتا ہے اور بیاس جی کی سنپردامین سنکھاسن نوک بینی پر لگا کر
وہین سے تلک شروع کرتے ہین ہست ہرنبس جی کی سنپردا کا موافق نارک سنپردا کے ہے اور رامانند

جن کی سنپردا کا موافق سری سنپردا کے ہر چہار سنپردا مین بارہ عضو پر تلک کرنا لکھا ہی اور حلقہ تلک کے منتر
علحدہ علحدہ ہین تارک سنپردا مین ہر دو خط کے بیچ مین بندی یعنے نقطہ کا لگانا اور مادہ اور بشن
سوا مین سنپردا مین نہ لگانا جو رائج ہی تو وجہ یہ ہی کہ ایک اشلوک مین حکم واسطے لگانے تلک کے یہ ہی کہ
درمیان سو نیہ رکھے سو نیہ لفظ کے دو معنی ہین یکے خالی دوم نقطہ سو تارک سنپردا مین تو نقطہ کے
معنی تصور کیے گئے اور مادہ اور بشن سوا مین سنپردا مین خالی کے شری سنپردا مین سوا ئے گوپی چندن کے
دیگر تیر تھون مثل جگن ناتھ پوری دتودا وری وغیرہ کے مرتکا یعنی گل کا تلک لگانا جائز ہی باقی ہر سہ سنپردا مین
گوپی چندن کا دو بلا چاری دیگر تیر تھون کی مرتکا کا لیکن بشن سوا مین سنپردا مین زعفران وغیرہ کا بھی لگا
لیتے ہین اگرچہ چند تفریق دیگر متاخرین کامل نے تلک کے بنانے مین کری ہین لیکن اصل اچارجون نے
جو رواج دیا تھا اور زیادہ تر مروج ہی وہ حال تحریر ہوا اور علامت تلک کے یہ ہین



دوم سنسکار مدرا کا ہی اور اتھرن بید کی سرتی حکم دیتی ہی کہ جو کوئی شخص بھگوت کے سنکھ چکر شستر ون کے
تپت مدرا دونون بازو پر لگاتا ہی سو بشن مہاراج کے پرم پد کو جاتا ہی اور اسیطرح دوسری سرتی مطابق مضمون
بالا کے بھی مشی چند الفاظ کے ہیر پوران واسکند پوران وغیرہ مین بھی ایسا ہی حکم ہی اگرچہ چارون سنپردا
والے تسلیم احکام مذکورہ مین متفق ہین لیکن شری سنپردا مین یہ دستور ہی کہ بروقت دیچھا فے الفور
پتت مدرا دھارن کرا دیتے ہین دنیا دار ہو خواہ تارک دنیا اور باقی ہر سہ سنپردا مین بشہادت ایک
پوران کے سیتل مدرا کا دستور ہی یعنے گوپی چندن سے علامت سنکھ چکر کی بازو اور سینہ پر کر لیتے ہین
اگرچہ متقدمین بعض سنپردا نے بشہادت پورانون کے پتت مدرا دھارن کرنے خاص ایک مقام وار
تحریر کی ہی لیکن دنیا داردن مین رائج نہین بعد ترک خانہ داری ضروری اور فرض ہی سوم سنسکار
مالا کا ہی تلسی کی خواہ کمل کے پھلون کی جائز ہی تلسی کا مہاتم جا بجا ہر یک پوران مین مندرج ہے
اسواسطے حرف بحرف ترجمہ ضرورنہ سمجھا خلاصہ یہ ہی کہ تلسی کے دھارن کرنے والے کو بالضرور
بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی اور وقت مرگ کے تلسی کی مالا یا کنٹھی خواہ تلسی دل اس شخص کے جسم پر ہو

توجہ راج کا ثبوت نہیں ہوتا بدکت کو جاتا ہے پدم پوران میں لکھا ہے کہ بھاگوت اعدت وغیرہ انجیا
بندا بن سے بنی ہوا سکا مہاتم مثل تلسی کے بالا کے چہارم سنسکار منتر ہے سو اسکی مہما ہر یک کو معلوم ہے
کہ بنیاد سب سنپردا کون کی اور سب بید و شاستروں کا سار و خلاصہ اور بھگوت کو جلد پہونچا دینے والا
اور برآورندہ حاجات دنیا و آخرت کا منتر ہے سر مو بھگوت میں اور منتر میں فرق نہیں ہے بھگوت منتر کے
قابو میں ہے سب بید اور پوران اُس منتر کی مہما کو بیان کرتے ہیں اسوا سطے کسی سمرتی وغیرہ کے
ترجمہ کی ضرورت نہیں سو منتر چار ون سنپرداؤں نیز دیگر سنپرداؤں کے جدا جدا ہیں اگر یہ اعتراض ہو
کہ ایک ایشر کا منتر جدا جدا کسوا سطے ہے سو یہ تمثیل اس اعتراض کو بخوبی رفع کرتی ہے کہ ایک شخص کو کوئی باپ
کوئی دادا کوئی بیٹا کوئی بھائی کوئی چچا کوئی تایا وغیرہ صدہا نام و لقب سے پکارتے ہیں اور وہ شخص
ہر یک نام و لقب سے مخاطب ہوتا ہوا سیطرح وہ بھگوت جس نام اور منتر سے یاد کیا جاوے مخاطب
ہوتا ہے پنچم سنسکار نام کا تبدیل کرنا ہوا اسکے واسطے کسی تحریر و دلیل کی حاجت نہیں جس فریق میں جو کوئی
ہوتا ہے اسکا نام رکھا جاتا ہے ملٹن میں نوکر ہو تو سپاہی کہتے ہیں اور سواروں میں نوکر ہو تو سوار سری
سنپرداکے سنیاسی بلفظ त्रिदंडी ترڈنڈی مشہور ہوتے ہیں ایک ڈنڈ جو ڈھاک کا دوم سکی آپنی
چوٹی کا سوم سوتر یعنے جگیوپویت کا نام گری پوری تیرتھ من وغیرہ وقت سنیاس کے رکھے جاتے
ہیں پوشش پارچہ سفید یا رنگ گل کانی مثل گیروا و شنجرف وغیرہ کے مروج ہے اور قبل از سنیاس سب
سنپرداؤں میں سب رنگ کی پوشش جو مثل نیل وغیرہ کے خلاف شاستر نہو دے جاتی ہے اور
سنپرداؤں میں یہی قاعدہ سنیاس کا جاری ہے انکے قواعد کچھ سری سنپرداسے اور کچھ تمارت سنپرداسے
ملتے ہیں اور نام بھی حسب دستور سری سنپرداکے رکھے جاتے ہیں نمارک سنپرداؤں دستور سنیاس کا
معلوم نہیں ہوتا بشن سوامین سنپرداؤں بجاے سنیاس کے سمرنی مارگ ہے اسکو برہمہ سمبندھ بھی
کہتے ہیں اور اخیر درجہ کا نام مرجاد پالن ہے کہ بعد سنکار معمولی اپنی سنپرداکے دھارن کرتے ہیں
برکت نہیں ہوتے برہمن بنا رہتا ہے عمارت سنپرداجو علاوہ ہر چہار سنپرداؤں مذکورہ بالا سے ہے اور اسکے
اخیر آچارج شنکر سوامین ہوئے اسکے تلک کا دستور تر پنڈ خواہ بٹ آکار یعنی علامت مثل برگ
برگ چندن خواہ بصم خواہ گوپی چندن یا تیرتھ کی مرتکا سے ہے ۔

त्रिपुंड

दलाल

ब्रह्मा

बट आकार

त्रिपुंड

اور مالا کمنڈل دھلتی وجیا پوتہ ورتو دسا پھوٹہ وغیرہ کی دگاتری وغیرہ سب قسم کے منتر ہین مدرا لگانے کا
نہین متروک جانتے ہین نام وہی رہتا ہے جو بروقت تولد رکھا گیا بروقت بجلیو پویت جو سنسکار ہو
اُسیکو کافی سمجھتے ہین پھر گورو نہین کرتے سنیاس کا اس سنپردا مین یہ دستور ہے کہ شکھا سوتر دو
کر دیتے ہین صرف ایک ڈنڈ چوب کا رکھتے ہین اور نام بھی اسیوقت بدلا جاتا ہے اور اس سنپردا مین
سنیاسیون کے دش نام مقرر ہین کہ شجرۂ مندرجہ کتھاے شنکر سوامین مین تحریر ہوے پوشش
رنگت گل کاتی مثل گیرو د شنجرف کے جائز ہے تلک تریپنڈ بھشم کا براہمن سے سوا اور کسی کے ہاتھ
نہ کھانا کرمونکا کرنے نہ کرنے کو برابر سمجھنا وغیرہ ہذا القیاس دیگر دھرم سب سنیاسیون کے برابر ہین
اصل سنیاسی وہ ہین جو ڈنڈ دھارن رکھتے ہین اور سب سنپردا مین یہ لقب ڈنڈی سوامین ملقب ہے
اکثران اضلاع دکاشی وغیرہ مین آتے ہین ہے رگھنندن سوامین ہے دین قبل ہے دینیال
کرنا کرکبھی کرپا کرکے اس اپنے خانہ زاد کی طرف بھی نگاہ توجہ کی فرماؤ گے سے ناتھ بھلا ہون یا بُرا
جیسا ہون آپ کا ہون جسطرح لاکھون کرورون جنم سے اس میرے دل نے مجکو اپنے قابو مین رکھا
اسیطرح کبھی مجکو بھی تو ایسا کردو کہ مین دل کو اپنے قابو مین کرلون اور فی الحقیقت اگرچہ ہمیشہ
گنہگار ہون لیکن میری طرف خیال کیا ضرور ہے آپ آپنی بروپت پاوِنتا پر خیال فرماوین کہ کوٹان کوٹ
مہا پاپی اور پاپنی ایک نام کے وسیلہ سے پاک صاف ہوگئے اور ہوتے ہین اور یہ درخواست میری
نہین کرجسکا ایجاب مشکل ہو تھوڑی سی بات یہ چاہتا ہون کہ وہ سماج آپ کا جو اختتام دیسا چہ مین مندر
ہوا ہر وقت میرے دلمین بسا رہے کہین دیہون دوزخ مین یا بہشت مین ما کبت بسی رہے جیسے مین
جیون من چکورن کے ال مست مالتی سومن مین بسی رہے ۔ بسی رہے ج من رلوالی رگھوبر مین مورلی
کھٹاکھن مین بسی رہے ۔ بسی رہے ہری چندسدن کملا گوبند مدن چندھا جیون جوا جون مین بسی
رہے ۔ بسی رہے مومین تیرے جیہ کی لگن سانم مورت تہاری مورے من مین بسی رہے ۔
رسکھان جی پرم بھاگت بھگوت کے ہوے ہیلے مسلمان تھے بعزم طواف کعبہ جو بندابن مین پہونچے تو پہلے
جنمون کے ثوابون نے ظہور کیا یعنے بج چندمہاراج کے اس سروپ سوبھا یمان پرم سندر سے کہ مورکہ
سر پہ نبالا پہنے ہوے زیورات ہر یک جسم و عضو مین براجمان پھول جا بجا گتھے ہوئے لباس زرق برق
کاسو بھت ایک ہاتھ مین مرلی اور دوسرے ہاتھ مین چھڑی گئو چراتے ہین درشن ہوئے بجرد دیکھتے
اس روپ مادھری اور دلربا کے کچھ حالت اور ہی ہوگئی اور اوس روپ مین محو ہو
بیہوش زمین پر گر پڑے مرشد ہمراہ تھا غش بھگو دینے علاج ہوا اور پکارا کہ آنکھین کھو

वलति मति मालती सुमन मेंबसी रहे बसी रहे पगन मेरे बानी रुधिर से मोर की रुधि पवयन में बसी रहे
वसी रहे श्री पति सदन कमला हेम मय मद्य धान्यो नवाजुवन में बसी रहे २ सो मैं तोरे ये की
लषन श्याम मूर्ति मनिहारी मोरे मन में बसी रहे

رسکھان جی نے کہ انکو اسیوقت سب علوم اور مطالب ظاہر و باطن و شاعری سے بہرہ ہو گیا تھا
کبت مین اُس منور مورتی کا جو دیکھی تھی دھیان بیان کر کے اخیر مین کہا کہ آنکھین کیا کھولون
وہ مورتی دلمین بس گئی ہے مرشد نے کہا کہ کعبے کو چلو رسکھان جی نے جواب دیا کہ کیسا کعبہ اور کیسا
قبلہ جو ہو سو سب یہان موجود ہے اور باب مین کہان جاتا ہون برج کا ہو چکا اور ایک کبت مین نے
بیان کیا کہ اگر آدمی کا جسم مجکو ملیگا تو برج کے گوال اور لوگون مین رہونگا اور اگر بہایم ہوا تو نند بابا کی
گئو بچھڑون مین اگر سنگ ہونگا تو گوردھن کا اور اگر پرند ہوا تو برج کے درختون کا مرشد کو ان کلمات سے
تعجب ہوا اور چاہا کہ رتھ پر ڈالکر زبردستی لیجاؤن رسکھان جی بھاگ کر بن مین جا چھپے اور برندابن مین
باس کر کے نبرار ہا کبت برندابن کے وصف و بھاؤ و سوبھا پر یا پریم کے تصنیف کر کے بھیجے اور
لباس بیشنوی دھارن کیا مالا کیشر پہنا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ ایک دو مالا بھی کافی ہین اسقدر
کثرت کی کیا ضرورت ہے جواب دیا کہ مالا اشخاص مثل سنگ کو بھی سنسار سمدر سے پار اتار دیتا ہے سو جو
شخص مثل چھیو نے پتھر کے ہے اُسکو تو ایک دو کافی ہین اور مین کہ مثل سنگ کلان کے ہون مجکو بہت
رکھنے واجب ہین ۔ گوسائین بھگوان داس جی ساکن متھرا بھگوت کے بچن اور بھاؤ من مستقل
اور مشکل ہیزون کو بآسانی جاننے والے سری مدبھاگوت کے پرمی سرونتا اور اُسکے پوشیدہ رموز
اور رس کے واقف بھگوت بھگتون کے معتقد اور خوبصورت کہ جنکے دیکھنے سے طبیعت کو فرحت
ہو اور بھگوت کے جو دھام ہین اُنکے خادم متحمل نیک باطن نیک خصلت نیک مرد نیک اوصاف ہوئے
ایک دفعہ بادشاہ کا گذر متھرا جی مین ہوا تلک مالا وغیرہ کا رواج بکثرت دیکھکر امتحاناً حکم مشتہر کرایا کہ
جو کوئی تلک مالا دھارن کریگا مارا جاویگا اسپر اکثرون نے ترک کیا لیکن بھگوان داس جی نے کچھ خوف
نہ کیا بلکہ مع لوا حقان بہ نسبت سابق کے بہت روشن تلک دھارن کر کے اور بجائے ایک مالا کے
دو مالا پہنکر بادشاہ کے روبرو آرا دتا آسمے بادشاہ نے چین بجبین ہو کر باعث عدول حکمی کا پوچھا
بھگوان داس جی نے بلا خوف و اندیشہ جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین اگر ایسا موجودگی تلک اور
مالا کے جان جاوے تو مغفرت ہوتی ہے اب کہ ہمکو اپنی موت معلوم ہو گئی تو تلک اور مالا اچھی طرح
دھارن کیے کہ بلا تکلف مغفرت ہو بادشاہ یہ اعتقاد کامل بھگوان داس جی کا دیکھکر کمال خوش ہوا اور
فرمایا کہ جو کچھ مطلوب ہو درخواست کرو بھگوان داس جی نے کہا کہ متھرا جی سے باہر جانا نہین چاہتا
بادشاہ سنے متھرا جی کو التفا لکھدیا اور پھر کسی سے کچھ تعرض تلک اور مالا کا نہ کیا بعد ازان
بھگوان داس جی سنے مدت تک عامل متھرا جی کی کرسی ہر دیوجی کا مندر اور مانسی گنگا تالاب گوردھن

ی مین آکا بنوایا تھا [illegible] چترسین راجہ کرولی اسنے بھگوت بھگت سادھ سیوی
بھیکھ دشتی ہوئے کہ اُنکی تمثیل کو کوئی راجہ نہین ملتا بھگتون کی آمد کا حال سنکر اسطرح واسطے
استقبال کے جاتے تھے کہ جسطرح کوئی خادم اور نوکر اپنے آقا کی خدمت مین جاتا ہی پھر پرارکھ بھگوت
کے موافق اُسکی پوجا اور بڑائی کیا کرتے اور راجہ رانی اپنے ہاتھ سے انکے چرن دھوتے اور
دھوپ دیپ وغیرہ وکیرا اُنکے آگے نرت اور کیرتن کرتے شہر کے ہر چہار طرف چار چار کوس پر چوکی
متعین تھی کہ جو کوئی شخص مالادھاری آوے اُسکی اطلاع کرین ایک راجہ نے یہ حال بھیکھ سیوا
اور بھگتی کا سنا کہنے لگا کہ اگر لائق نالائق کی امتیاز نہین تو تعریف بھگتی کی کیا ہی اُسکے پنڈت نے
جواب دیا کہ کیا معلوم ہی دلمین بھید لیتے ہونگے اور ظاہر نہ کرتے ہونگے راجہ مذکور نے بادفروش بھیکھ کو
واسطے امتحان کے بھیجا اور بھجا دیا کہ ملک مالادھارن کرکے ازنام سوامین ہرداس جی راجہ چترسین کے
پاس جانا بادفروش آیا اور فہمایش اپنے آقا کی بھول گیا حسب دستور بادفروشان کے بادفروشی کرنے
لگا جب گذر بخدمت راجہ مشکل دیکھا تو فہمایش اپنے آقا کی یاد آئی اور اُسی لباس اور نام سے گیا چوبدار نے
کچھ تعرض نہ کیا اور بھیکھ دیکھکر اندر جانے دیا جب روبرو پہونچا تو راجہ نے موافق اپنے دستور کے
تعظیم اور تکریم کری اور بھگوت پر شادجایا بعد ازان بھگوت چرچا شروع ہوئی بادفروش کہ اس کو چرچہ سے
واقف نہ تھا ہان ہون کرتا رہا راجہ نے جانا کہ کسی نے برائے امتحان بھیجا ہی لیکن قواضع اور مدارات
مین قصور نہ کیا اور رخصت کے وقت خزانہ کھولکر بادفروش کو کہا کہ جو مطلوب ہو لیجاؤ پھر ایک ڈبیا مین
پھوٹی کوڑی یعنے خرمہرہ رکھکر اور زری وکمخاب سے لپیٹ کر سر بمہر اُسکو حوالہ کری بادفروش جب اپنے
آقا کے پاس آیا تو سب حال بھگتی و بھاو راجہ چترسین کا بیان کیا اور جو نقد اور اسباب لایا تھا مع اُس
ڈبیا کے روبرو رکھدیا راجہ مترنج نے ڈبیا کو کھلوا کر جو دیکھا تو مطلب نہ سمجھا اور اُسی پنڈت سے کہ راجہ
کو بھاگوت سنایا کرتا تھا مستفسر اُس معما کا ہوا پنڈت نے سنکر کہا کہ صاف بات ہی راجہ چترسین فرماتا ہی کہ اس
بادفروش کو بھگوت بھگتی نہین اسواسطے اندر نہ اسکا شامل پھوٹی کوڑی کے ہی اور اسنے جو لباس
بھگوت بھگتون کا بنایا اسواسطے ظاہر اسکا زرق برق کے ساتھ اور قیمتی ہی راجہ متعرض نادم ہوا اور
پنڈت سے کہنے لگا کہ تم خود جاؤ اور بھگتی بھاؤ راجہ چترسین کی خبر لاؤ پنڈت موصوف ست سنگ
کو غنیمت جانکر روانہ ہوا راجہ چترسین نے جب خبر آنے پنڈت موصوف کی پائی تو فوراً برائے استقبال
آیا اور تسلیم و اعزاز سے نمڈوت کرکے لے گیا اور چند روز تک بھگوت چرچا اور ست سنگ کا
تکرار اس عرصہ مین پنڈت نے بارہا درخواست رخصت کی کری لیکن جانے نہ دیا آخر جب

ارادہ مصمم ہوا تو خزانہ کھولکر کہا کہ یہ سب مال آپکا ہے پنڈت نے کچھ نہ لیا لیکن ایک جوڑا منیا طوطی کا
تھا اسمین سے مینا کی درخواست کری اگرچہ راجہ کو افسوس اُسکی جدائی کا ہوا لیکن انکار کرنا سادہ سیوا سے
بعید سمجھکر حوالہ کیا جب پنڈت مع منیا اپنے راجہ کے پاس پہونچا تو منیا سبھا کو بکھ دیکھکر کہنے لگی کہ
کرشن کرشن کہو جو تمھارا اودھار ہو یہ سنسار بے ثبات اور اگما پانی ہے بدون بھگوت نام کے کسیطرح
اودھار نہین ہوگا راجہ نے پنڈت سے حال چتر بج کا پوچھا پنڈت نے جواب دیا کہ استفسار کی کیا
ضرورت ہے ایک منیا راجہ موصوف کی دیکھ لو کہ بھگوت مین کسقدر محبت ہے اور پھر کہا کہ اگر کروڑ زبان
ہوتین تو بھی راجہ چتر بج کے پریم اور بھگتی کا بیان نہ ہو سکے راجہ متعرض کو کمال اعتقاد ہوا اور بھگوت
بھگتی و سادھ سیوا اختیار کی جب اس راجہ کو کچھ بھاؤ اور بھگتی بھگوت مین ہو گئے تب
شارک مذکور رخصت ہوکر راجہ چتر بج کے پاس پہونچی اور رنج مہاجرت کا رفع ہوا کتھا ۱۰۰ ایک راجا کی.
ایک راجہ بھگوت بھگت ایسا ہوا کہ لذت طعام اور عیش دنیا کی اور راج اور دولت وغیرہ کو بے
حقیقت و ناپایدار سمجھکر ہر وقت بھگوت کے بھجن سمرن مین رہتا تھا جسکے چرتر بھگوت چرنون مین
محبت پیدا کرنے والے ہین جس کسیکو تلک اور کنٹھی دھارن کیے دیکھتا بھگوت روپ جانکر
ڈنڈوت کرتا جو کچھ مال خزانہ مین تھا سب واسطے بھگوت اُتساہ اور بھگوت بھگتون کے تھا
جو کوئی بھانڈو وغیرہ بھگوت بکھ آتا تو اُسکو کچھ نہ ملتا بھانڈون نے صلاح کی کہ کچھ روپیہ راجہ سے
اُڑانا چاہیے بھگوت بھگتون کا لباس بناکر آئے راجہ نے موافق اپنے دستور کے انکا پوجن کیا
اور اغراز سے بٹھلایا بھانڈون نے اپنا ساز و سامان ناچ راگ کا شروع کیا اور نقل بنانے لگے
راجہ کو مطلق خیال انکی حرکات کا نہوا اور نہ کچھ ندامت ہوئی بلکہ خوش ہوکر فرمانے لگا کہ دھن ہے
بھگوت بھگتون کو اور اُنکی مہما کس سے بیان ہو سکتی ہے کہ اپنے سیوکون کو ڈھول بجاکر اور ناچ
گاے کرکرتار تھ کرتے ہین بہت تعظیم اور ادب کے ساتھ بھگوت پرشاد جایا اور بروقت رخصت کے
ایک تھال مین اشرفی رکھکر پیش کی بھانڈون نے جو یہ اعتقاد راجہ کا دیکھا اور بہت تنگ ہوا تو بکھ
ہراگ اور گیان پیدا ہو گیا بھگوت سرن ہوکر بھگت ہو گئے ✣ کتھا گرد ھر داس
گردھر گوال جی سکھا بھاؤ بھگوت مین رکھتے تھے اور اسقدر بھاؤ اُس نشٹھا مین مستقل ہو گیا
تھا کہ ہر وقت بھگوت کے قرب اور ہنسی کھیل مین شامل رہتے تھے بھگوت چرتروں کو کیرتن
کرتے ہوے گدگد کنٹھ ہو جاتے حالانکہ اپنی اندرونیہ کی محبت اور پریم کو کمال پوشیدہ کیا کرتے
لیکن عشق کب پوشیدہ رہ سکتا ہے جب چندروز مین مشہور و معروف ہو گئے تب جنگل مین جاکر تن

اور زینت مین مصروف ہوتے ایک دفعہ موضع مال پور مین بھگوت کا راس ہرپرکرایا اور پریم مین مگن
ہوکر سب مال ومتال بھگوت کے بھینٹ کردیا بھگوت بھگتون مین اور اونکی سیوا مین اسقدر اعتقا
کامل تھا کہ جس کسیکو سادھو لباس مین دیکھتے بھگوت روپ جانتے ایک دفعہ کوئی سادھو
نظر آیا اپنے دستور کے موافق اسکا بھی چرنامرت لیا دیکر برہمنان نے یہ عادت ناپسند کرکے بجا
اور گردھرجی کو منع کیا لیکن انکا کہنا نہ مانا اور جواب دیا کہ بھگوت بھگت کو کبھی موت نہین ہو
تمھاری نے اعتقادی ہے جو مردہ بیان کرتے ہو سب لاجواب ہوے واضح ہو کہ گوال لقب اسوا
مشہور ہوا کہ بھگوت کے سکھا تھے + کتھا لالاچارج واما در امانج سوامین کے ا
بھگوت بھگت ہوے کہ جنکی کتھا سنکر سرور بھگوت چرنون مین محبت ہوتی ہے بروقت مترا پدیش سے
گورو نے ہدایت فرمائی کہ بھگوت بھگتون مین جسقدر محبت اور اعتقاد ہو ازبسکہ اوسے ترجیح لیکر
اقل درجہ بھائی سے کم انکو نہ جاننا سو موافق اس حکم کے عمل کرتے رہے ایک دفعہ کوئی سادھو
دھاری اور تلک والا دریا مین بہا جاتا تھا اسکو نکالکر اپنے گھر لائے اور بھان بناکر بھگوت کیرتن
کرتے ہوئے ندی کے کنارے پر لے گئے اور داہ کیا پھر ہوتساہ مین برہمنان ہمقوم کو نیوتا دیا
اُن برہمنان نے نیوتا تو قبول کرلیا لیکن باہمدگر کہنے لگے کہ شخص متوفی لالاچارج کا رشتہ دار تھا نہ
کون قوم تھا سو اسلئے اُنکے گھر بھوجن نکرنا چاہیے لالاچارج نے جو یہ حال سنا تو متفکر ہوے اور
اپنے گورو کے پاس گئے وہ سوامین رامانج کی خدمت مین لیگیا اور ڈنڈوت کرکے حال کہا سوا
موصوف نے ارشاد فرمایا کہ وے لوگ بھگوت پرشاد کی مہما سے واقف نہین اگر واقف ہوتے
بسر وچشم حاضر ہوتے تم بیفکر رہو اور تیاری بھوجن کی کرو بھگوت پارشد بیکنٹھ لوک سے تشریف لا
بھوجن کرینگے سو روز معہود جب آیا تو گروہ بھگوت پارشدون کا اُس روپ اور لباس سے کہ کسی
خواب مین بھی نہ دیکھا ہوا آیا اور وہ پرشاد جو تیار ہوا تھا نہایت پریم سے بھوگ لگایا برہمنان مذکور
کو اول تو تعجب ہوا کہ ایسے براہمن کہان سے آئے ہین اور پھر بمقتضاے تعصب وتیرہ درونی سے
صلاح کی کہ جب بھوجن کرکے آوین تو ایسی ہنسی کرو کہ نادم ہون بھگوت پارشد اُنکے ارادۂ ناقص سے
واقف ہو گئے اور بعد بھوجن پرشاد کے براہ آسمان روانہ ہوے برہمنان مذکورین نے جو یہ حال
پرتاپ دیکھا تو ازبس خجل ہوئے اور غرور کو چھوڑکر لالاچارج موصوف کی خدمت مین آئے نہایت
شرم اور ندامت سے آنکھین مقابل نہ کرسکے اور نیوا ڑون سے سیت پرشاد لیکر کھانے لگے
پھر لالاچارج کے چرنون مین ڈنڈوت کرکے بولے ہوئے کہ اب ہمارے اوپر کرپا کرو اور اپنے

سیوک کرکے کامیاب ہر دو جہان کا فرماؤ لاچار جی نے فرمایا کہ تمہارے اوپر خود بھگوت کی کرپا ہوئی جس
پار شدون کی مہاشاستر اور پورانون مین لکھی ہی انکے تمکو درشن ہوئے اس سے سوائے اور کیا
کرپا چاہتے ہو برہمنان نے عرض کیا کہ ہمکو شرمندہ کرنا کیا ضرور ہی عنایت فرمانی ضرور ہی چنانچہ سب
بھگوت سرن ہوئے اور بھگوت بھگتی اور بھیکہ نشٹھا کا پرتاپ تمام ملک مین روشن اور ظاہر ہوا
کتھا مدھکر شاہ راجہ اوندچھ بھگوت بھگتی مین بھی راجہ ہوئے اور سادھو بھیکہ
مین اسقدر پریم اور اعتقاد تھا کہ مثل اپنے گورو کے خدمت اور سیوا کرتے تھے فی الحقیقت اسم
با مسمے تھے یعنے مدھکر جسطرح رس مکھی کا قبول کرلیتا ہی اور خار وغیرہ سے کچھ کام نہین اسطرح جو سار
ہوتا تھا اُسکو قبول کرلیتے تھے اور اسار سے کچھ واسطہ نہ تھا دستور تھا کہ جو کوئی تلک و کنٹھی دھارن
کرکے آتا اُسکا چرن امرت لیتے اور پرکرمان کرتے بادران راجہ موصوف کو ناگوار ہوا اور ایک نرکو
بہت سے مالا پہنا کر اور تلک کرکے محل مین بھیجدیا راجہ اٹھا اور اسکے چرن دھوکے اور پرکرمان
کرکے کہا کہ آج نہال کردیا بعدہ بھگوت پرشاد جیوایا اور ڈنڈوت کرکے رخصت کیا دشٹ
اور نالائقون کو ندامت ہوئی اور اعتقاد لائے راجہ نے جو لفظ نہال کرنے کا کہا تو مطلب یہ ہی کہ
میری بڑی خوش قسمتی ہی جو میرے راج مین گدہے بھی مالا تلک دھارن کرتے ہین جو شخص کہ مالا
تلک دھارن نہین کرتا وہ بیشک خر بے دُم ہی بلکہ خر سے بھی بدتر کتھا ہنس پر سنگ
ہنس پرسنگ ایک راجہ کو مرض جذام تھا بہت علاج کیا آرام نہوا طبیب نے کہا کہ ہنس جانورون
کے گوشت سے شفا ممکن ہی راجہ نے صیاد بلائے واسطے لانے ہنسون کے تاکید کی صیادون نے
عرض کیا کہ ہنس مان سرور پر رہتے ہین اور غیر جنس کو دیکھکر اوڑ جاتے ہین ہم کسطرح لاوین راجہ نے
حکم دیا کہ اگر نہ لاؤ گے سزا ہوگی لاچار چلے اور باہمدگر مشورہ کیا کہ ہنس بھگوت بھگتون سے خوف
نہین کرتے سو سادھو روپ بناکر گئے اگرچہ ہنسون نے فریب صیادون کا جان لیا لیکن بھیکہ کو نرمنا
بھاگوت دھرم سے بعید جانکر دانستہ گرفتار ہوگئے صیاد پکڑ کر راجہ کے پاس لائے ہنس بندین تھے
کہ بھگت تبسل ہمارا جو ہر وقت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے ساتھ ساتھ پھرتے ہین
بلباس طبیب اُس شہر مین موجود ہوئے اولاً دہان کے بازار مین بازار طبابت کا گرم کیا اور
پھر راجہ کے پاس پہونچے راجہ نے حال اپنی بیماری اور گرفتار کرکر منگانے ہنسون کا بیان کیا
خود بدولت نے تسلی تشفی فرماکر کہا کہ تمکو بہت جلد شفا ہوجاویگی ان جانورون کے گرفتار
رکھنے کی کچھ ضرورت نہین چھوڑدو راجہ کو جو سبب بہت تلاش سے منگانے کے تامل ہوا

تو کچھ دوا منگا کر راجہ کے بدن پر ملوائی کہ شفا کامل ہوگئی راجہ کمال خوش ہوا اور رہنمون کو اسیوقت چھوڑ دیا طبیب کی خدمت مین عرض کیا کہ یہ مال و منال راج وغیرہ سب آپ کا ہی جو کچھ مطلوب ہووے ارشاد ہو کہ پیش کرون طبیب نے فرمایا کہ فی الحقیقت سب ہمارا ہی اب تم بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا اختیار کر کے آدمی جنم کہ کمال مشکل سے نصیب ہوتا ہی سپھل کرو راجہ نے قبول کیا اور چونکہ بھگوت بھگتون کے اور بھگوت کے درشنون سے دل کو صفائی ہو گئی تھے ایسا بھگت ہوا کہ تمام راج مین بھگوت بھگتی کا رواج ہوگیا یہ سنس پرنگ لائق سمجھنے کے ہی کہ جانوران کو تو یہ بھگتی ہو اور آدمی کہ صاحب تمیز اور عقل ور ہوتا ہی وہ بکھ ہووے تو وہ آدمی ہی یا جانورون سے بدتر ہی اور جنمی ہوگا یا نہین ؞

منشٹھا ہفتم دربیان گورو مہما مستمبر کتھا یازدہ بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی گوپد رکھا کو ڈنڈوت کر کے پرتھو اوتار کو ڈنڈوت کرتا مون کہ اجودھیا جی مین ظاہر ہو کر سب دھرم از سر نو ایجاد کیے اور زمین کو برابر کر کے سب اوشدھی وغیرہ نکالی شاستر کا قول ہی کہ گورو تین ہین اول گورو پتا یعنے والد دوم سنسکار کرتا کہ جس جگیوپویت وغیرہ دیا ہو سوم بھگوت منتر اور بھگوت طریق کا اپدیش کرنے والا اور ایک قول سے عورت کا گورو شوہر ہی سو اگرچہ درجہ اور مہا مین سب برابر ہین لیکن اس منشٹھا مین اُس گورو کا ذکر ہوتا ہی کہ جو گورو وا سطے حاصل ہونے بھگوت کے کیا جاوے واضح ہو کہ بید اور سب شاستر اس بات پر متفق ہین کہ گورو اور بھگوت مین کچھ فرق نہین بھاگوت کے ایکادس مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ گورو کو میرا روپ جان مصنف بھگت مال کا قول اول ہی مندرج ہوا کہ بھگت اور بھگتی اور گورو اور بھگوت برابر ہے نام چار ہین اور حقیقت مین ایک ہین گورو کیسا ہی کامی کرودھی لوبھی موہی بعقل کو روپ ہووے اُسکو بھگوت روپ جاننا چاہیے کسی پوران مین ذکر ہی کہ اگر گورو کامی ہی تو سریکرشن سروپ ہی اور اگر کرودھی ہی تو نرسنگھ اور لوبھی ہی تو بامن اور اگر دھرماتما ہی تو رام روپ بھاگوت مین لکھا ہی کہ جو شخص گورو بھگوت کے گیان دینے والے کو مثل دیگر آدمیون کے جانتا ہی اُسکی عقل مثالی تھی کہ ہی کہ غسل کر کے پھر خاک سر پر ڈال لیتا ہی آج تک نہ کوئی دیکھا نہ سنا کہ بلا گورو کے ایشور کو پراپت ہوا ہو اور غور کا مقام ہی کہ جس حالت مین ظاہری علوم بلا گورو کے حاصل نہین ہوتے تو

بھگوت بلا گورو کے طرح حاصل ہوگا جاجابھارت مین لکھا ہے کہ جب تک گورو نہین کرے تب تک
حاصل نہین ہوتا اسواسطے گورو کرنا ضرور ہے اور حکم ہے کہ بید پوران شاستر جپ تپ وغیرہ
بلا گورو کسی کام کے نہین اور بید کی اجازت ہے کہ بلا گورو راہ پذیر کے جو پوجا وغیرہ کرتے ہین سب
لاحاصل ہے پس بوجوہ وحکم مصرحہ بالا کمال واجب آیا کہ اگر بھگوت اور بھگتی کے حصول کی تمنا ہو
تو گورو کے سرن ہو بعض قومون مین رائج ہے کہ بعد سنسکار کے گورو نہین کرتے اور بعض
قوم مین یہ رواج ہے کہ بعد سنسکار واسطے حصول بھاگوت طریق کے گورو علٰحدہ کرتے ہین سو واسطے
دریافت ضرورت وعدم ضرورت گورو ثانی و نفع نقصان کے ایک تمثیل یاد آئی کہ اندھیری کوٹھری مین
ایک سوئی باریک ہے اُسکو ایک تو اسقدر جانتا ہے کہ ضرور سوئی اس کوٹھری مین ہے اور دوسرے شخص کو
یہ معلوم ہے کہ فلان طرف اور فلان گوشہ مین زمین سے اسقدر اونچی دیوار مین گڑی ہے دونون کے
شاگرد واسطے تلاش اس سوئی کے گئے شخص اول کا شاگرد تلاش کرتا پھرنے لگا اگر مل گئے تو
بہتر ورنہ سرگردان اور پریشان ہوکر چلا آیا اور اگر تلاش کرتا رہا تو نہ معلوم ملے یا نہ ملے اور ملے تو
کب تک اور دوسرے شخص کا شاگرد موافق نشان بتلائے ہوئے اپنے گورو کے سیدھا موقع پر
چلا گیا اور بلا تکلف وہ سوئی مل گئی اور یہ نہین ہوسکتا کہ ردے مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ بعد
ہوجانے جگیہ پویت وغیرہ سنسکار کے جب کچھ تمیز اور فہمید ہو تو بھگوت طریق کے جاننے والے کو
گورو ضرور کرے بلا گورو کچھ نہین ہوسکتا اور اگر اس گورو سے کچھ شبہہ باقی رہجاوے اور اپنی
مراد حاصل نہو تو دوسرے گورو کرنے مین کچھ ہرج نہین شاستر کی اجازت ہے چنانچہ دتاتریہ جی نے
چوبیس گورو کیے اگرچہ دھرم گورو اور چیلہ کے شاسترون مین کثرت سے پائے جاتے ہین لیکن گورو کے
چار دھرم مقدم ترہین ایک تو شاسترون کو جاننے والا ہو دوم بھگوت بھگت سوم سمدرسی یعنے
سمدرشی
سب کو برابر دیکھنے والا چہارم موافق بید کے عمل کرنے والا علاوہ ازان ایک دھرم سب جگہ
مطابق تحریر ہے کہ گورو واسطے دور کرنے اگیان کے ہو تو جسطرح ہو سکے چیلہ کو بھگوت سنگھ کردیوے
اور اس حکم کو خود بمعنی لفظ گورو کے تصدیق کرتے ہین کہ گو جو اگیان کا اندھیرا اُسکو
دور کرے وہ گورو ہے اسیطرح چیلہ کے واسطے چار دھرم مقدم ہین اول خدمت
گورو کی انجان دوم دوم بروقت ترک لذائذ سوم ترک غرور چہارم اعتقاد کامل قول گورو مین
منجملہ دھرم مذکورہ بالا سے دو دھرم مقدم ترہین کہ خدمت دوم اعتقاد کسواسطے
کہ اگر یہ دونون دھرم مستقل موجود ہونگے تو باقی دھرم خود بخود موجود ہوجاوینگے چنانچہ

[illegible] اور مطالب خود بخود حاصل ہو جاتے ہین بموجب اعتقاد اسقدر ہو کہ جسقدر بھگوت بھگتون کو بھگوت مین ہوتا ہو اور خدمت ایسی ہو کہ جس طرح اگیانی اپنے جسم کی کرتے ہین مہابھارتھ کے آدیرب مین لکھا ہو کہ دھوم رکھیشر کے چار شاگرد تھے چارون بسبب اعتقاد اور خدمت گورو کے صرف دعاے گورو سے سب علوم کے دانندہ اور یابندہ مقاصد دینی و دنیوی کے ہوگئے اگر یہ اعتراض ہو کہ بلا محنت صرف اعتقاد کے ذریعہ سے کسطرح سب علوم وغیرہ حاصل ہوے تو واضح ہو کہ گورو مین جو اعتقاد کیا تو بھگوت روپ جانکر کیا سو بھگوت نے گورو دوارہ سے مراد وغیرہ حاصل کردی قطع نظر ازان جابجا ذکر آیا ہو کہ فلان رکھیشر کے استھان کو یہ پرتاپ تھا کہ شیر بکری کو نہین کھاتا تھا سو کہین شیر مین بھی ایسی عادت ہوتی ہو کہ رحم کرے لیکن وہ تصرف اور رحم اُس رکھیشر کا ہو کہ شیر کے دل مین بھی اسکا اثر ہوا سو اسیطرح گورو بھی اپنا تصرف کرکے لحظہ مین منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہو چنانچہ اکثر ایسا ہوا کیا ہو رہوتا ہو اور بعید نہین کسواسطے کہ صاف پانی کپڑے کا فی الفور میل دور کردیتا ہو نیک دعا اور بد عافورًا اثر کرتی ہو اس تحریر و تقریر سے پایا جاتا ہو کہ گورو صاحب کمال چاہیے اور ایسے گورو اس زمانہ مین نہین ملتے بلکہ ایسے ہین کہ انکو صرف اپنی زرکشی سے کام ہو چیلا چاہے دوزخ مین جاے یا بہشت مین شش ماہی یا سال مین تشریف لاکے اور ظاہرداری کی دکانداری پھیلا کر جو ہاتھ آیا سو لیگئے اور اگر کسی چیلے نے کوئی بات واسطے رفع اپنے شک اور شبہہ کے پوچھی تو اُسکے جواب کا کیا ذکر تھا وہ بیچارہ اس عذاب مین آگیا کہ گوروجی جابجا متسم بہ بحث ناسنجار کرنے لگے اور چیلون کا یہ حال ہو کہ گوروجی کی نصیحت پر عمل کرنا اور منتر کو جپنا تو کیا ذکر تھا لیکن اگر سال دوسال مین گوروجی بطور زیارت تشریف لائے تو گویا جم دوت نظر آئے بدین وجہ کہ چار پانچ روز رہینگے اور خوراک حسب دلخواہ لیوینگے اور پھر کچھ نقد بھی دینا پڑیگا ورنہ صورت جبکہ اس زمانہ کے گورو چیلون کا یہ حال ہو تو جوابات تصرف گورو اور صاف کرنے دل چیلہ کے تحریر ہوئی فضول معلوم ہوتی ہو سو واضح ہو کہ گورو بہت ملتے ہین الا چیلون کی آنکھ بند ہین کہ انکو دیکھین اگر تھوڑا سا عاقبت کا خوف کرکے متلاشی بھگوت اور گورو کے ہون تو ممکن نہین کہ نہ ملین بقول معروف جو بندہ پابندہ اور جب کہ قدم تو گھر سے نہین نکالا جاتا اور عاقبت کا خوف نہین اور نہ بھگوت کی تلاش ہو تو کہان گورو ملے کہ کسی کو چھپر پھاڑ کر دولت نہین ملتی تحریر بالا سے کوئی صاحب یہ مطلب

نہ سمجھ لیوے کہ جب گورو صاحب کمال لیکاتب ہی گورو کرنے کے بلکہ بنظر کمال زیادہ خاص منصور ہو
اصل مطلب اس تحریر کا یہ ہو کہ گورو کرنا چاہیے جیسا ملے صرف اسقدر دیکھ لینا کافی ہو کہ اُپاسنا کا
جاننے والا ہو اور اُسکو منتر کا اپدیش گورو دیچکا سے ہوا ہووے نہ یہ کہ کوئی پوتھی دیکھکر منتر
اُپدیش کردیا اور چیلا بنا لیا اور اس گورو کے قول اپدیش کردہ و منتر پر اعتقاد کامل مستقل ایسا
ہووے کہ ہرگز تزلزل و بے اعتقادی کو دخل نہو پس وہ گورو ہو اس شخص کو دست بدست اس
سنسار سمدر سے اُتار دیگا اعمال افعال اُس گورو کے بد ہوویں یا نیک اس شخص کے واسطے
سب اعمال اُسکے مثل اعمال صاحب کمال اور بھگوت کے کارگر ہونگے کسواسطے کہ وہ اعتقاد
کامل جو اس شخص مین موجود ہو رہبر ہو کر سب مقاصد دینی و دنیوی موجود کردیگا اور اگر اعتقاد نہوگا
تو کیسا ہی صاحب کمال گورو لیکاتب بھی کچھ حاصل نہوگا غرض گورو کے قول اور گورو مین اعتقاد
موجب رستگاری کا ہو اور بلا اُسکے بیشک جنمی ہو اور غور کرنا چاہیے کہ اگر آدمی ایشور سے بکھر
ہووے تو گورو کے ذریعہ سے ایشور مل سکتا ہو اور جبکہ گورو نہ کیا یا اُسکے قول پر اعتبار نہ کیا تو پھر
کیا ٹھکانا ہو اکثر ایسا ہوا ہو کہ چیلون کے اعتقاد کی بدولت گورو بھی تر گئے ہین کہ کتھا بعض گورو
بھگتان سے جو اس نشٹھا مین تحریر ہونگی واضح ہوگا اُنسے سوائے ایک اور ذکر ہو کہ کسی کھتری کے
لڑکے نے اپنے گرو سے سنا کہ سری نندنندن مہاراج برج مین نت رہتے ہین کہین نہین جاتے
اور جو دل سے تلاش کرے تو اُسکو ملجاتے ہین یہ لڑکا کمال شائق درشنون کا ہو کر برج مین گیا
اور تلاش کری کچھ پتا نہ لگا لوگون سے پوچھا کسی نے کہا کہ گئو لوک مین ہین اور کسی نے بیکنٹھ مین بتلایا
اور کسی نے کہا کہ اگر برج مین ہین تو نظر نہین آتے اور کسی نے کہا کہ پرم دھام گوکل ہے اس لڑکے نے
کسی کے قول پر اعتبار نہ آیا اور کہنے لگا کہ میرے گورو کا قول ہرگز جھوٹھ نہیں لیکن میری ہی تلاش کا
قصور ہو غرض خواب و خور چھوڑ کر مضطرب و بیقرار مصروف بتلاش ہوا جب چند روز گذرے کہ نہ کھایا
نہ سویا نہ بیٹھا جا بجا پھرا ہی کیا تو کرنا کروین بنسی پر گھبرے ہوئے اور کہا کہ جسکی تلاش مین تو پھرتا ہو
وہ مین ہون یہ شخص روپ مادھری اور چھب انوپ دیکھکر قدمون مین گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک وہی ہین کہ میری
مجکو تلاش تھی لیکن مین نے سنا ہو کہ آپ چور اور چھلیا بھی ہین جب تک میرے گورو تمکو سچا کر تصدیق
کرو نگے تب تک مجکو یقین نہین بھگت بنسی مہاراج بسبب اُسکے پریم اور اعتقاد کے کچھ عذر
نہ کرسکے اور ساتھ ہو لیے اور اس شخص نے بخوف و غبازی اور چھل کے ہاتھ پکڑ لیا غرض
فی الفور جہان اُسکے گورو تھے آپہونچے نصف شب تھی اور گورو بالاخانہ پر آرام مین تھے اس

[illegible] کہ مہاراج برج نندن مہاراج کو یا ہمون آپ شناخت کرلین گورنی کو دو چار دفعہ کے
پکارنے سے خبر ہوئی اسکے قول کو واہی سمجھے لیکن روشنی چہرہ و اسمو کھن سو بھا دھام کی براہ شوالہ
اندر بالاخانہ کے دیکھی تو گھبرا کر اُٹھے اور دریچہ سے جھانکا تو کیا دیکھتے ہین کہ فی الحقیقت نٹ ناگر
چھب سمدرہین کہ چہرہ کی اب وتاب سے پرچہار طرف روشنی ہورہی ہے اور زلفین گھونگرالی چھوٹی ہوئی
رسیلی آنکھون مین سرمہ مورکٹ چڑاؤ جواہرات کا سر پہ ہے کانون مین کنڈل کہ اُسکے موتیون کی چھلک
کپولون پر اور کپولون کی چھلک موتیون پر پڑتی ہے ناک مین چھوٹا سا بُلاق کہ اُسمین سبزا چڑا ہوا ہے
کنٹھا پنجرنگی مالا جواہرات اور موتیون اور خوشبودار پھولون کے گلے مین نازنین جسم مین باگا زری کا
اسپر مقیش مین موتی پروکر گوپیون نے بطور جھالر کے لگا دیے ہین اُسکے اوپر پیچل جڑاؤ جھلکتی ہے
دھانی دوپٹہ زردوزی سے کمر کسی ہوئی ہاتھون مین کنگن اور پہونچی اور بازو بند جڑاؤ انگلیون مین
انگوٹھی گھنگھنا گلناری گلبدن کا کہ گوٹہ و ٹھپہ کی گلکاری اسپر ہورہی ہے مزیب چرن کمکون مین مہاور
لگا ہوا اوسپر گھونگرو دار کڑے ہین اور کسی گوپکا کے ساتھ جو کچھ چھیڑ چھاڑ کری تھی اور اسنے کیسر کے
چھینٹے دیدیے تھے وہ چہرہ پر نمایان ہین اور اس گوپکا کے چھیڑنے کی اور اس سے جواب پانی کے
ہنسی اب تک نہین جاتی پھول جا بجا گتھے ہوے ہین اور مُرلی پیٹ مین غرض یہ دیکھکر گورو جی
بیتاب ہوکر پکارے کہ ارے ٹوکس گستاخی سے ہاتھ پکڑ رہا ہے یہ نندنندن مہاراج پورن برہم
سچدانند گھن ہین اور مین آتما ہون یہ کہکر گورو جی آتے ہی رہے کہ خود بدولت مہاراج مع اُس لڑکے کے
استر دھیان ہوگئے گورو جی جو آئے تو کچھ نہ دیکھا کبھی اپنے چیلہ کے اعتقاد پر نگاہ کرکے اپنے اوپر
لعنت اور کبھی بسبب درشن پانے کے اپنی خوش نصیبی پر آفرین کہکر تارک ہوگئے اور بدولت اعتقاد
اپنے چیلہ کے بھگوت کو پراپت ہوئے سو گورو مین اعتقاد کرنا بھی باعث نجات ہے صاف حکم شاستروں کا
باتفاق سب پرانون و سمرتی کے یہ ہے کہ گورو کو ادیش خواہ بھوئی اوتار بھگوت کا باعتقاد دل جانے
ای دل نادان و ناالائق کبھی اُس سروپ کی طرف تو رجوع ہو کہ جو لکھ آیا اور غور کرکہ بلا بھگوت پرن
مکلون کے کیسکو بھی کچھ حاصل ہوا ہے برھادک دیوتا تو جسکے پرن مکلون کے رج کو اپنی خوش نصیبی
سمجھے ہون اور تو ایسا غافل ہو کہ کبھی اُسطرف کو توجہ بھی نہ کرے تو بجز تیری کم نصیبی کے اور کیا
تصور کیا جاوے بس اب بھی سمجھ اور مہربانی کرکے اُس سروپ انوپ کا چنتون کیا کر سب سے پہلے
تیری ہی کشتی کنارہ پر پہونچے **کتھا** **श्रीमद्वल्लभाचार्य** پدیا چارج جی پرم بھگت بھگوت کے
اور گورو دشتہ ہوئے گنگا جی کے کنارے پر گوروسیوا مین رہا کرتے تھے ایک دفعہ گورو داسجی تیرتھ جاتا کے

جانے لگے اور پدم آچارج موصوف کو واسطے خبر گیری سیوا بھگوت و دیگر سادھان کے ارشاد
فرمایا پدماچارج جی معاجرت گورو سے ملول ہونے لگے تب گورو نے فرمایا کہ گنگا جی کو بجائے ہمارے
تصور کرنا پدم آچارج جی حسب ارشاد گورو کے گنگا جی کی پوجا پرستش کیا کرتے اور پاس ادب
قدم اندر نہ رکھتے اشنان وغیرہ کرنا کوپ یعنی چاہ کے جل سے کر لیتے دیگر سادھان نے یہ قاعدہ
ناپسند کیا بلکہ جب گورو آئے تو شکایت کی گورو موصوف بمقتضاے صفائی قلب اصل ما فے الضمیر
پدم آچارج جی کو جان گئے لیکن واسطے رفع بے اعتقادی لوگون کے ایک روز بروقت جانے گنگا
اشنان کے پدماچارج جی کو ہمراہ لیا اور گنگا جی کے اندر جاکر انگو چھلا نگا پدا چارج جی کو فکر ہوئے کہ
اگر انگو چھا لیکر جاتا ہون تو گستاخی گنگا جی کے ہوتی ہو کہ گورو روپ ہین اور اگر نہین جاتا تو تعمیل
حکم گورو مین خلل ہوتا ہی یہ تردد دامنگیر تھا کہ گنگا جی مین کمل نمود ہوا آئے اور پدم آچارج جی
اون کملون پر قدم رکھتے ہوئے انگو چھا گورو کی خدمت مین پہونچا آئے اور اسیطرح کنارے پر
واپس آئے گورو نے جو یہ پرتاپ بھگتی پدماچارج جی کا دیکھا تو کمال خوش ہوئے اور اپنی چھاتی سے
لگایا بلکہ قدم پکڑ لیے اور پادپدماچارج نام سے موسوم کیا کتھا بشن پوری بھگوت بھگتی
اور بھاگوت دھرم مین ایسے یکتا ہوئے کہ جسطرح طلا کے روبرو تمبل دیگر فلزات کی بے حقیقت ہوتی
ہی اسیطرح اُنکے بھاگوت دھرم کے روبرو دیگر دھرم ناچیز ہو گئے اور ست سنگ مین ایسے ہوئے کہ
استقلال بھگتی پر بھی شرف لے گئے سری مدبھاگوت جو مثل سمندر کے ہی اُسمین سے جواہر بے بہا
یعنے اشلوک ایسے انتخاب کر کے نکالے کہ کلیگ کے جو جو بھاگوت دھرم دولت کے مفلس
ہین انکو نہال کر دیا یہ بشن پوری جی مادہ سپنر داین چیلہ سرکرشن چیتن جی کے ہوئے جگنا تھ
پوری مین برسبیل تذکرہ دیگر سادھان نے اعتراض کیا کہ بشن پوری کاشی مین مدین خیال مقیم ہی
کہ کاشی مین مکت ہوجاتی ہی اُنکے گورو نے جواب دیا کہ یہ بات ہرگز نہین بشن پوری کو مکت
مکت سے کام ہو نہ کسی دیوتا سے نہ کاشی سے سرکرشن سوامین کے چرن کملون کے سوائے
اور کسیطرف بھولکر بھی اُنکی طبیعت نہین جاتی اور کاشی مین صرف برائی ست سنگ مقیم ہی یہ سنکر
لوگون کو یقین نہ آیا اُنھون نے ایک چٹھی بنام بشن پوری جی کے بھیجی کہ ہمکو جواہرات کی مالا درکار ہین
بشن پوری جی نے اپنے گورو کے دل کی بات خوب سمجھی اور بھاگوت سمندر سے پانچسو جواہر یعنی
اشلوک منتخب کر کے اور بھگت رتناولی نام رکھکر اپنے گورو کی خدمت مین روانہ کیے سادھان نے جو
اُسکو پڑھا اور سنا اور بھگوت دھیان اور بھگتی کے رس مین مگن ہوئے تو اعتقاد ہوا کہ بشن پوری جی

سب آئینہ بھگتون مین اول درجہ کے بھگت ہین اور علے ہذا القیاس گورونشھا مین واضح ہو کہ
بھگت رتناولی کے تیرہ ادھیاے یعنی فصل ہین ہر یک فصل مین جدا جدا انداز سے بھگوت
بھگتی اور دھیان اور بیراگ وغیرہ کا بیان ہے کتھا پرتھی راج کچھواہہ والی امیر
ایسے بھگوت بھگت ہوے کہ دوارکا ناتھ مہاراج کے درشن پاے اور کرشنداس جی کی کرپا سے
سب دھرمون کے جاننے والے اور اُنکے خلاصہ کے مجسم ہو گئے نرگن وسگن کہ بھگوت کی پاسنا
ہین اُنکی عدم واقفیت کا گیان اول سے دور کیا یگیا وہ مثل بھیشم پتاما کے اور دھرما تما مثل
راجہ جدھشٹر کے اور بھگوت کی پوجا کرنے والے مثل پرھلاد جی کے ہوئے سنکھیپ کا نشان بھگت
وچھن کی خانہ خود بخود جسم پر عیان ہوا غرض دھرم کی دھجا ہوے جسطرح کرشنداس جی کے پیدا ہوے
وہ حال کرشنداس جی کی کتھا مین بیان ہوا کرشنداس جی موصوف جب دوارکا کو جانے لگے تو
راجہ نے ہمراہ چلنے کی درخواست کی بعد حصول اجازت سامان روانگی کا تیار کرنا شروع کیا
کارپردازان راج نے جو راجہ کے ساتھ سے خلل دیکھا تو کرشنداس جی کی خدمت مین عرض کیا کہ راجہ
بھگوت بھگتی اور بھگوت بھاو سے روانہ ہوے ہین اگر راجہ دوارکا کو چلا جاویگا تو بھگتی کی راہ مین خلل
پڑ جاویگا کرشنداس جی نے راجہ کو فرمایا کہ تم اپنے دیس مین رہو راجہ نے ملول ہو کر عرض کیا کہ مہاراج
بھگوت دوارکا ناتھ مہاراج کے درشن کا اور گومتی اشنان کا اور بھگوت مہنتون کی بھاپ حاصل ہونے
کا فائدہ تھا اور قدمبوسی آپ کی علاوہ رہی اب مین ان سب فوائد عظمے سے محروم
ہوتا ہون کرشنداس جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اُن سب کا حصول اسی مقام پر ہو جاویگا اور
یہ فرما کر روانہ ہوے راجہ کو محزون دیکھ کر اپنے گورو کا سا قدر رحم اور نام ہو کر زار زار رونے لگا
تین روز گذر رہے تھے آدھی رات کو کرشنداس موصوف کی اور راجہ نے پہچانی اور سر نوح کر گیا
دیکھا کہ خود بدولت دوارکا ناتھ جی مہاراج ہین پریم مین بیطاقت ہو کر دنڈوت اور پرکرما ن
کری اور پھر حسب اجازت گومتی مین اشنان کیے بعد ازان جو اپنے جسم کو دیکھا تو تشکیم چکر کے
نشان موجود پاے اسیوقت غیبی آگئی کہ راجہ کی اجازت سے اشنان گومتی مین کر کے گزارتھ
ہوئی راجہ اور رانی اپنی قسمت کی بڑائی کرتے ہوے بھگوت اور گورو کرپا کے پریم سے جسم مین
نہ سماے صبح کو اُس معجزہ اور بھگوت کرپا کی شہرت تمام شہر اور ملک مین ہوئی اور باشندگان شہر اور
جاتریا کے سنت و مہنت نامی گرامی واسطے درشنون کے آنے بھیٹ سب قسم کی پیش ہوئی اور
بڑی بھگتی اور بھگوت بھاو کا اعتقاد ہوا بعد ازان راجہ نے بھگوت مندر بنوایا اور بھگوت مورتی

برا جان کر کے سیوا پوجا مین سب دن وقت معروف رہنے لگا ایک براہمن نابینا بھگتی مین
مدت تک پڑا رہا اگرچہ چند دفعہ اُسکو جواب ہو گیا کہ اب بینائی ملنی مشکل ہے لیکن اُسنے دروازہ
کو نچھوڑا شیوجی مہاراج آشوتوش نے رحم کر کے فرمایا کہ پرتھی راج کا انگوچھا آنکھون پر ملنے سے
بدستور بینائی ہوجاویگی براہمن مذکور نے اکر راجہ سے درخواست کی راجہ نے اول تو یہ خیال کیا
کہ براہمن کو اپنے انگ کا انگوچھا کسطرح دون لیکن بنظر رحم و پرُپکار کے نیا کپڑا منگا کر اور اپنے
جسم کو لگا کر براہمن موصوف کو دیا کہ فی الفور آنکھین کھل گئین اور بھگوت بھگتی کا معتقد ہو کر
بھگوت سرن ہوا کتھا تتوا جیوا ہردو برادر قوم براہمن پدم ناتھ دیس کوکہ مثل
کمل کے ہی شگفتہ یعنے بھگت کرنے کے واسطے مثل آفتاب کے ہوئے یا بھگوت بھگتی جو امرت کا
سمدر ہی اُسکے دو کنارہ جنکے بدولت بھگتون کے بھاو اور بھگتی کا پرم آنند روز بروز ترقی و تزائد کو پہونچا
اور لاکھون کو فیض عام ہوا رکھ کل والے کہ خوش خلق و شجاع و راحم و مستقل مزاج و متقی و
عاقل و نیک طینت و واقعہ بھگت بھگوت کے مشہور و معروف ہین اور اپنا عدیل و نظیر نہین رکھتے
ویسے ہی یہ دونو بھائی ہوئے اور سادھو سیدانشھا کی تو تعریف نہین ہو سکتی عہد کیا تھا کہ
جس سادھو کے چرن امرت سے چوب خشک جو دروازہ پر ایستادہ کر رکھی تھی سرسبز ہو جاوے اسکو
گورو کرینگے چنانچہ کبیر جی کے چرن امرت سے سبز ہو گئی کبیر جی نے اول چیلا کرنے سے انکار کیا
اور جب عشق اور استبداد دونون بھائیون کا زیادہ دیکھا تو نام منتر اُپدیش کیا اور بروقت رخصتی دائی
کے ارشاد فرمایا کہ بروقت ضرورت ہمکو یاد کرنا بعد اُسکے برہمنان ہمقومان نے بسبب اسکے کہ
جولاہ کے چیلے ہوئے دونون بھائیون کو ذات سے علیحدہ کر دیا اور رشتہ انکی دختر کا نہ لیا متفکر
ہوئے اور ایک شخص کاشی کو جاتا تھا یہ حال اپنے گورو سے کہلا بھیجا کبیر جی نے جواب دیا کہ یہ گو
بھگوت سے بکھ ہین تمھاری رشتہ داری کے لائق نہین تم دونون بھائی ہمدگر مین اپنی اولاد کا
رشتہ کرو چنانچہ موافق حکم گورو دیو کے ارادہ کیا ہمقوم گھبرائے اور خفا ہو کر دونون بھائیون سے
کہا کہ ایسا رواج مناسب نہین ہے جواب دیا کہ ہمکو خلاف حکم اپنے گورو کے اور کچھ عمل کرنا ہرگز منظور
نہین ہے جو حکم گورو کا ہوگا سو کرینگے وہ لوگ اس اعتقاد کے معتقد ہوئے اور پھر واسطے موقوفی
اس رواج کے التجائی لاچار ہردو برادر کبیر جی کی خدمت مین آئے اور حال کہا کبیر جی نے فرمایا
کہ اگر وے لوگ بھگوت بھگتی اختیار کرین تو مضائقہ نہین اُنکی درخواست قبول کرو سو ان
لوگون نے بھگوت بھگتی قبول کی اور پھر رشتہ داری برادری مین شروع ہوئی بھگوت بھگتون کا

سمان اور پرتاپ بھگتی و اعتقاد ہردوبر اور موصوف کا دیگر اشخاص نے دیکھا تو سب بھگوت سرن ہوکر کرتارتھ ہوگئے ۔ کتھا رکھوجی پرم بھگوت بھگت ہوئے اور گورو من مثل بھگوت کے اعتقاد رکھتے تھے اُنکے گورو نے ایک گھنٹہ اپنے مکان پر آویزان کرکے چیلون کو فہمایش کی تھی کہ جب ہم بھگوت کے پرم دھام کو جاوینگے تو یہ گھنٹہ آواز دیگا جب گورو ممدوح نے دیہہ تیاگ کیا تو گھنٹہ نے آواز دی سب چیلون کو فکر ہوئی اسوقت رکھوجی موصوف موجود نہ تھے جب اسے اور یہ حال سنا تو جس جگہ گورو نے دیہہ تیاگ کیا تھا وہان لیٹ گئے اور دیکھا کہ مقابل چہرہ کے ایک آب بخہ لگا ہے فوراً اُٹھے اور آب کو توڑا اور تراش کر دیکھا تو ایک کرم موجود پایا اُسیوقت وہ کرم مرگیا اور گھنٹہ نے خوب آواز دی سبکو تصدیق معجزہ گورو موصوف اور پرم دھام کو جانے کی ہوگئی اس حال سے اگرچہ رکھوجی موصوف کی بزرگی تو بخوبی ظاہر ہوئی لیکن گورو کے مہامین اندکے کمی آتی ہے سو واضح ہووے کہ گورو کے معجزہ مین کیا مقام شک ہے کہ قبل از مرگ بھگوت دھام کا جانا بیان کردیا تھا اور اُسکی تصدیق حسب و نخواہ ہوگئی دوم کسی سبب سے گورو موصوف کو اس امر کا ثبوت کردینا اپنے چیلونکو ضرور ہوتا تھا کہ بروقت مرگ جس کیلی بطبیعت حسطرف ہوتا ہے وہ اُسی بھاو کو پہونچ جاتا ہے کہ بھگوت گیتا مین بھگوت نے فرمایا ہے سو اُسکا ثبوت بخوبی کردیا بلکہ یہ چرتر گورو موصوف نے قصداً کیا تھا سوم بھگتی بھاو بھی گورو کا ثبوت ہونا ہے کہ بروقت نزع اُنکو اِشٹ دائق بھگوت ارپن کے نظر آیا سو دیہہ تیاگ کرکے اور اُس آسن مین جاکر بھگوت ارپن کیا

کتھا ۔ ایک گورو نشٹھ بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ گورو کو ایشور روپ جانکر خدمت پوجا کرتے تھے اور سوائے گورو سیوا کے کسی سادھو سنت کی سیوا کا اعتقاد نہ تھا بلکہ یہ سمجھ لیا تھا کہ گورو کی خدمت سے سب کی خدمت ہوجاتی ہے گورو کو یہ خیال ہوا کہ یہ شخص جیسی ہماری خدمت کرتا ہے اگر سادھو سیوا بھی کرے تو خوب ہے لیکن بدین خیال کہ شاید قبول کرے یا نہ کرے کبھی واسطے سادھو سیوا کے نہ کہا اور اول امتحان اس امر کا ضرور جانا کہ ہمارے قول من کسقدر اعتقاد اس شخص کو ہے ایک دفعہ گورو نشٹھ موصوف واسطے تیرتھ جاترا کے تیار ہوا گورو نے فرمایا کہ جب تم واپس آؤ گے کچھ ہدایت کرینگے بعد تیرتھ جاترا جس روز واپس آنیکا دن ہوا تو گورو نے اپنے پران چھوڑ دیے اور لوگ اُنکی نعش واسطے جلانے کے لیچلے گورو نشٹھ موصوف بھی اسیوقت آپہونچے اور حال لیجانے نعش گورو کا سنکر بیتاب و بیقرار ہوئے دوڑ کر لوگون سے کہا کہ میرے گورو کا وعدہ تھا کہ بعد واپسی کچھ ہدایت کرونگا اور قول میرے گورو کا ہرگز خلاف نہیں

سو جب تک گورو وہ ہدایت فرما ینگے نعش کو جلاتے نہ دونگا غرض بعد گریہ وزاری ومنت وسماجت اور قسم دھرم نعش واپس لائے اور بدستور سنگھاسن پر بٹھلا کر عرض کیا کہ حسب وعدہ ہدایت کا امیدوار ہون گورو موصوف اُسکے اعتقاد سے خوش ہوئے اور زندہ ہوکر ہدایت سادھو سیوا کی فرمائی گورو نشٹھ نے عرض کیا کہ آپ تو پرم دھام کو جاتے ہین میری سادھو سیوا کو کون دیکھیگا اور جناب کو کسطرح معلوم ہوگا کہ مجھ سے تعمیل حکم ہوئی یا نہین گورو موصوف اس گفتگوی اعتقاد وعقلمندی سے زیادہ تر مہربان ہوئے اور ایک سال اور زندہ رہے

کتھا چادم اگھائم قوم مینہ ساکن موضع کھوڑی علاقہ جیپور گورِ بھگتی اور قول کے اعتقاد سے اس درجہ اوے کو پہونچے کہ کرتار تھہ ہوگئے اور بھگوت بھگتون مین انکا شمار ہوا پیشہ چوری اور رہزنی کا تھا ایک دفعہ خیال آیا کہ اگر اسیطرح عمر گذری اور بھگوت بھجن نکیا تو آدمی اور بہائم مین کیا فرق ہے کسی ہر بھگت کے پاس گئے اُسنے ہدایت فرمائی کہ چوری چھوڑ دے گھائم نے عرض کیا کہ میری معاش چوری سے ہے کسطرح چھوٹ سکتی ہے ہر بھگت موصوف نے کہا کہ بعوض اُسکے یہ چار بات اختیار کرے راست گفتاری — دوم سادھو سیوا سوم خود نوش بعد بھگوت بھوگ ارپن کے چہارم شامل ہونا بھگوت آرتی مین بفور سننے آواز نکے گھائم نے چارون امر قبول کیے تب ہر بھگت موصوف نے چیلہ کرکے منتر اُپدیش کیا گھائم ممدوح موافق اجانت گورو کے عمل کرتے رہے جو کچھ چوری سے ہاتھ آتا سادھو سیوا مین خرچ کردیتے ایک روز چند ہر بھگت آگئے اور کچھ گھر مین موجود نہ تھا خرمن تیار تھے وہان پہونچے اور بھگوت خواہش سے سب محافظہ منجمد ہوگئے غلہ گندم چورا لائے اور سادھو سیوا مین مصروف ہوئے لیکن خدمت کرتے وقت اسقدر خیال ہوجاتا تھا کہ ایسا نہو مالکان غلہ سُراغ نکالکر گرفتار کرلین اور سیوا سادھان مین فرق آجاوے انتر جامی بھگوت نے یہ چرتر کیا کہ کمال زور شور کی اندھی آئی اور منہ پر سا سب سراغ جاتا رہا گھائم نے بدستور تمام خدمت کری ایک دفعہ گھائم کے گورو نے بھگوت اُبتساہ مین انکو بلایا اُسوقت بسبب خرچ سادھو سیوا کے کچھ پاس موجود نہ تھا فکر مین ہوئے اور دو تسرا سے راہ پاتے ورباتان نے جو استفسار کیا تو جواب دیا کہ چور ہون اور گھائم میرا نام ہے اُنھون نے لباس امیرانہ دیکھکر جانا کہ شائد اپنے آپ کو چور کہتا ہے کچھ تعرض نہ کیا اندر گئے اور اصطبل سے ایک گھوڑا عمدہ مشکی انتخاب کرکے اور سوار ہوکر چلے دروازہ پر جو محافظان قلعہ نے روکا تو جسطرح گفتگو راست راست اول ہوئی تھی اسیطرح کرکے چلے آئے اور طرف اپنے گورو کے روانہ ہوئے شام کے وقت ایک شہر مین بھگوت آرتی

ہوتی تھی شنکھ اور چھاپچھ کی اواز شنکر وہان بجھے اور بھگوت کے ورشن اور بھجن مین مصروف ہوے
راجہ نے جو خبر چوری جانے اسپ کی سنی تو کوتوال کو تاکید شدید کرکے تینات کیا اور وہ بجمعیت
سپاہیان سراغ نقش پاے اسپ کو دیکھتا ہوا اسی دروازہ بھگوت مندر پر جہان پرارتی ہوتی
تھی جا پہونچا اور یقین کرلیا کہ اس مندر مین چور اور گھوڑا دونون ضرور ہین بھگوت بھگت تمبل
مہاراج نے خیال فرمایا کہ یہ کوتوال اسپ کو شناخت کرکے میرے بھگت کو دکھ دیویگا اسواسطے
گھوڑا مذکور رنگ نقرہ کردیا اسوقت گھانٹمی سوار ہوکر دروازہ پر آے اور کوتوال نے دیکھا تو
مع سمراہیان مثل رنگ اسپ مذکور کے سفید ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ گو سب علامت اسپ
مسروقہ کی اس اسپ مین موجود ہین لیکن رنگ وہ نہین حیف کہ محنت رایگان گئی اور نہ معلوم
کہ راجہ کیا سزا دیگا گھانٹمی نے حال متغیر ان لوگون کا دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو اور کسواسطے
ہمکو دیکھکر ملول اور مغموم ہوگئے انھون نے سب حال بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر گھوڑا نہ ملا
تو راجہ ہم سبکو زندہ نہ چھوڑیگا چونکہ بھگوت بھگتون کو دوسرے کے دکھ سے اپنی جان اور
تن کی کچھ خبر نہین رہتی اسواسطے گھانٹمی نے فرمایا کہ وہ چور مین ہون اور یہ گھوڑا بھی
وہی ہو لیکن بھگوت نے اسکو واسطے میری حفاظت کے نقرہ رنگ کردیا ہے اب تم خاطر جمع رکھو
کہ مین تمھارے راجہ کے پاس مع اسپ چلتا ہون اور تمکو بچاؤ موت سے چھڑاتا ہون چنانچہ
واپس آئے اور کوتوال نے سب حال مفصلہ گذشتہ بیان کیا راجہ کہ بھگوت بھگتی اور بھگتونکی
مہما سے واقف تھا بسر و چشم آیا اور گھانٹمی کے قدم پکڑ لیے پھر عذر تقصیرات کا کرکے ملتمس ہوا کہ
جو ارشاد ہو بجا لاؤن گھانٹمی نے اسکی عزت اور اعتبار کرکے فرمایا کہ سوا اسے اس اسپ کے
اور کچھ مطلوب نہین راجہ نے وہ اسپ مع دیگر نقد و جنس کثیر اندر کیا اور گھانٹمی نے وہ سب
گوروکی خدمت مین لیجاکر بھینٹ کردیا بیشک بھگوت بھگتی اور بھجن کو ایسا ہی پرتاپ ہے چنانچہ خود
گیتا جی مین بھگوت نے فرمایا ہے کہ کسی کے اعمال ناقص اور بد بھی ہین لیکن میرا بھجن ایسا کرتا ہے کہ
دوسرے کو ہرگز نہین جانتا اسکو بیشک سادھو جاننا چاہیے کیونکہ جو اصل مطلب رشتہ توحید کا
خلاصہ ہے اسکو دریافت ہوچکا ہے اور بالضرور عمل بد بھی جلد چھوٹ جاویگے اور مجکو پراپت ہوگا ای
ارجن نشچ جان کہ میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا ۔ کتھا نرواہن نبا ہمن جی اور ملیچھ
ساکن بھونگام چیلا ہت ہرمن جی بھگوت بھگت سادھو سیوی ہوے اور گورو کے چرن کملون مین
من بچن کرم سے بھگت اور بھگتی بلا تکلف تھی ایک شخص تجار کی کشتی لوٹ لی اور اس سے خواستگار

دیگر مال و منال کے ہوے جب اسنے انکار کیا تب قید کر لیا کنیز تربا ہن جی کی بسبب رحم اُسکو
کھانا پہونچایا کرتی تھی ایک روز کنیز مذکور نے یہ تدبیر اُسکو بتلا دی کہ آدھی رات کیوقت رادھا بیجہ
بہت ہرنبس رادھا بلبھ بہت ہرنبس پکار پکار کہنا کہ آواز نرباہن جی تک پہونچے اور اگر کچھ استفسار
کریں تو بہت ہرنبس جی کا چیلہ اپنے آپ کو بیان کر دینا تجار نے حسب فرمودہ کنیز کے عمل کیا
نرباہن جی بفحوا سننے نام رادھا بلبھ اور بہت ہرنبس جی کے بے محابا دوڑے ساہوکار کو ڈنڈوت کر کے
پریشان حال ہوے اُسنے بیان کیا کہ بہت ہرنبس جی کا چیلہ ہون اور رادھا بلبھ لعل جی کا درم ناخریدہ
غلام نرباہن جی نادم اور پشیمان ہوے اور بالکل مال اُسکا واپس کر کے تقصیرات کی معافی چاہی
بلکہ قدمون پر پڑ کر عرض کیا کہ تم برادر کلان ہو مجکو چھوٹا بھائی اور غلام جانکر یہ پرورش کرو کہ اس
حال کی خبر سوا ہن جی پر نہووے تجار مذکور یہ حال بھگتی اور اعتقاد نرباہن جی کا دیکھکر اسیوقت بھگوت
سرن ہوا اور گشائین بہت ہرنبس جی کی خدمت مین آچیلہ ہوکر بھگوت بھگت ہوگیا اور گشائین
جی بھی اعتقاد نرباہن جی سے کمال رضامند ہوے یہان ایک اعتراض دامنگیر ہوا اور یہ ہے کہ ایک کتھا
توگھا ئم کی لکھ آئی کہ وہ چوری کیا کرتا تھا دوسری کتھا یہ نرباہن جی کی لکھی کہ قزاق و رہزن تھے کیا
بھگوت بھگت چوری اور قزاقی کو گناہ نہین سمجھتے جواب یہ ہے کہ بھگوت بھگت بالضرور رہزنی اور
چوری وغیرہ کو اعمال بد سمجھتے ہین اور اسکے نزدیک نہین جاتے اور بھگوت بھگتون کے برابر
جہان مین طایب اور پرہیزگار کوئی نہین شہ دیانت دار اور یہ چور جو گھا ئم و نرباہن جی سے ہوے
تو چوری مین شمار نہین ہوتے بھگتو نکو چوری کرنا مثل چور تر چوری ماکھن سر کرشن سوا ہین کے اور
بھکھ مانگنا مثل بھکھ باون مہاراج کے ہے چوری وہ ہے کہ اپنی ذات کے واسطے ہووے اور اُس سے
حاجت روا ای خرچ عیال و اطفال کی ہو اب اور اعتراض پیدا ہوا کہ اس تحریر سے جواز چوری کا ثابت
ہوگیا کہ خوب لوگون کا مال لوٹا کرے اور سادھو سیوا کیا کرے جواب یہ ہے کہ ہرگز چوری کر کے
سادھو سیوا واجب نہین مال طیب اور پاک سے سادھو سیوا واجب ہے اور مطلب میرا یہ نہ تھا
کہ جو کچھ سمجھکر اعتراض پیدا کر دیا مطلب یہ تھا کہ جسوقت صفائی قلب حاصل ہوئی اور یہ جہان فانی
و ناپایدار معلوم ہونے لگا اور دنیوی کا پردہ اُٹھ گیا اسوقت جو اعمال از جانب بھگت سرزد ہوتے
ہین وہ سب نیک ہین اگر چوری اور قزاقی کرے تو اُسکے گناہ مین وہ بھگت ماخوذ نہین ہوتا کہ تصدیق
اس تحریر کی ادھیاے پنجم اور اشلوک مقتدم مندرجۂ ادھیاے ہیجدہم گیتا جی سے بخوبی ہوتی ہے
اور گھا ئم کی کتھا بھی موید یہ ہے کہ بھگوت نے واسطے دور کرنے سراغ کے آنکھین اور منہ پر سادیا اور

بھگوت کا پردہ اٹھ جانیسے گناہ بھی ثواب ہوجاتے ہین

اسپ کا رنگ مشکی سے سفید کر دیا اور اپنے بھگت کے اعمال کو ثواب سمجھکر جانب دارا سکے ہوئے
علاوہ ازان سب دھرم واسطے حصول بھگوت بھگتی کے ہین جس کام سے کہ بھگوت بھگتی ہو وہ داخل
چوری کے نہین بلکہ مثل دیگر سادھن کے ہی چنانچہ گھاٹم و نرباہن دونون سے رضامندی بھگوت
اور گورو کی ہوئی اگر وے چورا و رقمزاق ہوتے تو بھگوت کیون رضامند ہوتے سوائے ازین
سمرتھ کو کچھ گناہ نہین ہوتا جسطرح گنگا مین سب قسم کے پانی ہو کر گنگا جل ہو جاتے ہین اور
آتش سوزان مین ہر یک شی تا یہ چرکین آتش واضح ہو کہ سادھو سیوا وہ پرم دھرم ہی جسکے واسطے
بھگوت بھگتون نے خاص بھگوت کا زیور اتار کر فروخت کر دیا ہر دیگر اعمال کی تو کیا حقیقت ہی بلکہ
خود بدولت ساہوکار ہو کر اپنے بھگتون کے ہاتھ سے رنہرنی کراتے ہین اور اس چرتر سے خوش و
محظوظ ہوتے ہین کہ تصدیق اُسکی ہر پال نشکلپن کی کتھا سے ہوتی ہی محبت صادق و اعتقاد راسخ
واجب ہی گھاٹم کے اعتقاد کو نگاہ کرنی چاہیے کہ کسقدر گورو کے محول پر ہاست اور ثابت قدم تھا کہ جان
تک سے دریغ نہ کیا اور نرباہن جی کے اعتقاد کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے کو رواور اشٹ کا صرف نام سنکر
سر لکھ دس ہزار روپیہ کا مال واپس کر دیا اور اپنے آپ کو بھگت کی ایذا رسانی کا گنہگار سمجھا عرض بھگوت
بھگتی مین اعتقاد ہونا از جملہ مقدمات مقدم تر ہی اور ایک وجہ اس باب مین اخیر کتھا گھاٹم مین مندرج ہوئی
سوائے اسکے ایک یہ ہی کہ جس قصور سے بالی اور راون راندہ درگاہ ہو کر قتل کو پہونچے وہی قصور
سگریو اور بھبکھن سے بھی سرزد ہوا لیکن وے بھگتی کے پرتاپ سے بزمرہ مہابھارت اور بھگوت بھگتون کے
شمار ہوئے تو بھگوت بھگتی کو یہ پرتاپ ہی کہ سب گناہ مبدل بہ ثواب ہو جاتے ہین **کتھا راجہ نیلا چل**
بگیت راجہ نیلا چل یعنی پرشوتم پوری مین بھگوت بھگت ہوئے گسائین سری کرشن چیتن اپنے
گورو مین اعتقاد کامل رکھتے تھے جب انکے درشن کر لیتے تب راج کاج کیا کرتے ایک روز گورو
موصوف نے حاضری سے منع کر دیا راجہ صاحب کو اسقدر غم اور فکر ہوا کہ راج کاج چھوڑ دیا اور سنیاسی
روپ ہو کر آوارہ و سرگشتہ بامید قدمبوسی پھرا کرتے لیکن چونکہ گسائین جی جگناتھ پوری سے باہر نہین
جاتے تھے اسواسطے درشن نہوتے پر دور رتھ جاتا گسائین موصوف کو رتھ کے آگے نرت اور کیرتن
کرتے دیکھا راجہ نے دوڑ کر قدم پکڑ لیے اور عاجز اور دین ہو کر قدمون کو نہ چھوڑا گسائین جی نے جو
حال راجہ کا دیکھا اور دل محبت پر لحاظ کیا تو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور پریم کے سمدرمین غوطہ
دیکر حسب دلخواہ آنند مین پورن کیا ۔ **کتھا بلرام داس** سوامی چیتر داس جی پرم بھگت پرا گوان
ہوئے سوائے بھگوت بھجن کے اور کسی طرف محبت نہ تھی اُسی پرم آنند مین مگن رہکر ہمیشہ بھگوت

روپ کے رنگ مین رنگین رہتے تھے جنھون نے متھرا اور برج منڈل مین گشت کرکے سبکو آنند دیا
اور بھاگوت دھرم مین مستقل اور مضبوط ہوکر اپنی شیرین کلامی سے جابجا بھگوت بھگتون کے
ست سنگ کا لطف اُٹھایا جنکی مہما کو سنت اور رشی منت اور بیشمار بھگوت بھگتون نے جہان مین مشہور
کیا اور گورو بھگتی مین ایسے ہوے کہ سب سے گوے سبقت کی لے گئے گورو کو ہمیشہ مکان پر
تشریف لایا کرتے بھگوت روپ جانکر بھاو اور بھگتی سے انکی سیوا پوجا کیا کرتے استری سوامین
جی کی حسین اور نوجوان تھی اُسکو گورو کی خدمت مین تعینات کردیا کہ جو ارشاد کرین اُسکی تعمیل
بسر و چشم کرنا اور خود اپنے دھرم پر ایسے مستقل رہے کہ کبھی راسخ الاعتقادی مین تجاوز نہ آیا بلکہ
روز بروز اعتقاد اور محبت کی گورو چرنون مین ترقی ہوتی رہی آخرش سب اسباب و دولت اور استری
گورو کی بھینٹ کرکے بعد ڈنڈوت و اجازت برج منڈل مین تشریف لائے صبح ہی منگل آرتی سری
گوبند دیو مہاراج کے درشن کیا کرتے اور سرنگار آرتی کیشو دیو جی کی اور راج بھوگ نند گانون کا لیکر
گوردھن جی مین رادھا کنڈ پر ہوتے موے برندابن مین آتے اور اس گشت اور بھگوت
چنتون کے پرم آنند مین تمام دن رہتے ایک دفعہ نند گانون مین مان سرور پر بے خورد و نوش رہے
چونکہ نند گانون کے رئیس اعظم نند بابا ہین اور خبر گیری مسافران کہ جو اُنکے مکان پر مہمان ہو وین اُنپر
واجب ہو اسواسطے نند جی کے صاحبزادہ بلند اقبال یعنے بھگوت بھگت تبسل کرپا سندھ مہاراج اپنے
مہمان کو بیچ رو نوش نہ دیکھ سکے و بلباس طفل دوازدہ سالہ دودھ ایک کٹورہ مین لاے اور سوامین
چترداس جی کو دیا سوامین چترداس جی نے جو روپ انوپ دیکھا تو بامید دوبارہ دیکھنے کے پانی کی
درخواست کی جب تا دیر وہ طفل چنچل اور شوخ پانی نہ لایا تو مضطرب اور بیقرار ہو گئے بھگوت نے
خواب مین ارشاد فرمایا کہ پانی کی کچھ ضرورت نہین تمکو دودھ ہر یک برجباسی سے ملیگا سوامین جی نے
عرض کیا کہ برجباسیون کو دودھ ازبس عزیز ہی کہ مانا جسودھا نے دودھ کے واسطے آپ کو چھوڑ دیا تھا
پھر وہ لوگ مجکو دودھ کسطرح دینگے بھگوت نے فرمایا کہ ضرور ملیگا چنانچہ حسب الارشاد ہر یک دھام مین
سوامین جی گئے اور وہان کے باشندہ دودھ لیکر حاضر ہوے جو کوئی نہ لایا تو خود سوامین جی اُسکے
گھر مین جاکر لے آئے بر تقدیر کسی نے انکار کیا تو وہ دودھ خراب ہو گیا اور اگر کسی نے ناراضی دینے
دودھ سے ظاہر کری تو پھر اُسکے گھر دودھ نہوا بلکہ اب تک دستور ہی کہ جو کوئی سوامین چترداس جی کے
خاندان کا چیلہ ہی اُسکو دودھ بلا طلب ملتا ہی فی الحقیقت گورو سیوا اور اعتقاد سے کون سی نعمت
غیر مترقبہ نہین ملتی * کتھا राघवदास راگھوداس جی پرم بھگت بھگوت کے ہوے اور اپنی تصنیفات

مین دور یا بعنی لاغرخواہ حقیر تخاص کیا کرتے تھے اسواسطے اگرچہ لوگ دبلا کہتے تھے لیکن بھگتی بھاو مین فربہ اور موٹے مہنت تھے بھگوت دھرم کے متعلق جو آچار ہین انپر حسب فرمودہ شاستر کے بخوبی عمل کیا اور گورو چیلہ کے جو قاعدے شاسترون مین لکھے ہین انکو ایسا ظاہر اور روشن کردیا کہ اور کسی سے نہین ہوسکتا یعنے بابو پوران مین جو یہ لکھا ہے کہ جو منتر ہو وہی گورو ہے اور جو گورو ہو وہی بھگوت ہے جب گورو خوش ہوجائیگا تو بھگوت خود بخود رضامند اور بسی بھوت ہوگا سو راگھوداس جی نے اپنے گورو کو بھگوت روپ جانکر ایسی سیوا کری کہ گورو اور بھگوت کو رضامند کرلیا اور جس کسیکو اپنا چیلہ کیا تو اسکو فی الفور بھگوت سنگھ کرکے آواگون کے دکھ سے چھوڑا دیا ظاہر اور باطن سے ایسے نرمل اور صاف ہوے کہ کلجگ کی کائی کبھی نزدیک نہ آنے پائی زبان سے کلمہ بیہودہ کبھی سرزد نہوا ونرات سواے بھگوت چرتر کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا مصنف نے جو تمثیل الماس کی اونکے واسطے لکھی تو مطلب یہ ہے کہ جسطرح الماس کو اہرن پر رکھکر گھن مارتے ہین اور شکستہ نہین ہوتا بلکہ اُس اہرن مین گھس جاتا ہے اور جب اُسکا ہمجنس لاکر مقابل کرتے ہین تو اہرن سے نکل آتا ہے اسی طرح راگھوداس جی بھی تھے کہ ہواے گرم و سرد و رنج و راحت زمانہ کی انکی مستقل مزاجی اور مضبوط بھاو بھگتی مین خلل انداز نہین ہوسکتی تھی اور ست سنگ کو دیکھکر اسطرح آملتے تھے کہ جسطرح الماس اپنے ہمجنس کو دیکھکر آملتا ہے ٭

نشستھا ہشتم در بیان پرتما و آرچا مشتمل کنتھا پانزدہ بھگت

شری گھسندن سوامین کے چرن کملون کی سنگھ ریکھا کو ڈنڈوت کرکے پھر ہنس اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ برہمہ پوری مین ظاہر ہوکر برہما اور سنکادکون کو اپدیش کیا شاسترون کا سدھانت ہے کہ بھگوت کی پراپتی کے واسطے بھگوت کی ہی پوجا آرچا جیسے نشرو غیرہ سادھن ہے اور پوجا ارچا بدون موجود ہونے اُسکے کہ جسکا پوجن کرنا چاہیے ہو نہین سکتی اور بلا پوجا آرچا بھگوت کی پراپتی مشکل ہے اسواسطے کرناکردین تبسل مہاراج کو یہ خیال ہوا کہ جس حالت مین حضرت کی پراپتی کا اور پوجا کے ہوا اور وہ بلا موجودگی کے ممکن نہین تو اوتادھارو گون کا کسطرح ہوگا اسواسطے خود بھگوت کہ جسطرح واسطے بھگتون کے اوتار دھارن کرے تھے اور کرتا ہے اسطرح پر تما روپ ہوکر جہان مین ظاہر ہوا چنانچہ باڑہ پرتما مثل بدری نارائن ورنگ ناتھ سوامین وگوبند دیو وغیرہ سوم بکیت یعنی خود ظاہر شدہ ہین وجگناتھ رائے جی و بدری راج وغیرہ چند پرتما ایسے ہین کہ برہما و شیو وغیرہ دیوتاؤن نے استھاپن کری اور بعض منیشرور گھیشرون کی استھاپت کردہ ہین جب

ان مورتیون کو بھی بھگوت نے جانا کہ سبکو میسر نہین تب سالگرام روپ ہوکر ظاہر ہوئے کہ
بکثرت لوگون کو میسر ہون بعد ش جب یہ جانا کہ یہ بھی ہر ایک کو ہر وقت دستیاب ہو تب اجازت فرمائی
کہ سونے چاندی اور پاکھان وغیرہ کی پرتما بناکر اور موافق بید منترون کے پرتشٹھا کر کے پوجن کرین
اور سب پرتماؤن کی پوجن اور درشن مین معجزہ دکھایا کہ جسنے اننیہ ہوکر یعنی لاشریک جانکر آرادھن
کیا منزل مقصود کو پہونچ گیا اور دیالتا کو کار فرمایا کہ جو کوئی تصویر کچھ اکرا در بھگوت
جانکر پوجن کرتا ہے بھگوت کو پراپت ہوتا ہے سو اس بھگوت بگرہ پوجن درشن کو بھگتون نے چند طرح
مانا ہے اول یہ کہ بعض تو اس پرتما کو اصل بھگوت کی تصویر اور مورتی جانکر اسطرح پر پوجن کرتے ہین کہ اول
مانسی پوجن کیا اور پھر اس بگرہ مورتی کا اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ اسی پرتما کو پورن برمھ سچدانند
گھن مانتے ہین مانسی پوجن وغیرہ کی کچھ ضرورت نہین اور تیسرے فریق کا یہ قول ہے کہ اصل مورتی
اس سچدانند گھن کی لوگون کے تصور اور دھیان مین جلد نہین آسکتی واسطے جانے دل کے
اس اصل بھگوت روپ مین اس مورتی کا درشن اور پوجن کرتے ہین اور ہر ایک موافق اپنے
عقیدہ اور یقین کے مراد کو پہونچتے ہین سو جب کہ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ خود بھگوت نے واسطے
اودھار بھگت کے اپنا روپ بصورت پرتما کے ظاہر کیا ہے تو کمال واجب ہوا کہ بھگوت بگرہ کو اشٹ
روپ جانکر باعتقاد کامل درشن اور پوجن کیا کرے ہزارون کڑورون کا اودھار بدولت اعتقاد
پرتماؤن کے ہوا اور ہوتا ہے بھاگوت کا قول ہے کہ مکند یعنی بھگوت کی مورتی کا درشن اور اُس
مورتی کے درشن کرنے والے کا ملنا یا مورتی کے چڑھے ہوئے پھولون کا سونگھنا اور تلسی دل کا
کھانا اور بھگوت مندر مین جانا اور ڈنڈوت کرنی اور یہ سب بھگوت لوک کو پراپت کرتے ہین نارد پنچراتر
مین مندرج ہے کہ سالگرام جی کا اشنان جس ظرف مین کرایا جاتا ہے اُسکا ساتوین دفعہ کا دھوون وہ
گنگا جل کا رکھتا ہے سو مہاتم درشن وغیرہ کا اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ کسقدر ہوگا لیکن واضح ہو
کہ یہ پوجن آرادھن بھگوت مورتی کا کچھ ایسا آسان نہین کہ راہ چلتے اُس درجہ اعلے کو پہونچا دیوے
کمال مشکل ہے کیا معنی کہ بموجب شاسترون کے بھگوت ایک بیاپک اور برمھ سروپ ہے جب تک کہ
دیگر اعتقادات کو اور طرح طرح کے اعتراضات اور خامی طبع کو صفحہ دل سے دور کر کے خاص
اس مورتی مین طبیعت نہ لگیگی تب تک کسطرح ملنا بھگوت کا ممکن ہے اور وہ طبیعت ایسی لگے
کہ دوسری طرف نجاے اور نہ دوسرے کی پناہ یا بھروسا ہووے ذکر ہے کہ ایک شخص خواستگار
اسباب دنیا کو بھگوت کی پوجن کرنے سے دولت نہ ملی ہدایت کسی شخص کے بھگوت مورتی کو

طاق مین رکھکر رگا موری کا پوجن کرنے لگا ایک روز خیال ہوا کہ دھوپ جو درگا کو دیتا ہون
اول بھگوت کو پہونچتی ہوگی اسواسطے بھگوت پرتما کی ناک مین روئی بھرنے لگا اسوقت بھگوت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمنا ہی بیان کر اُسنے عرض کیا کہ پوجن وغیرہ سے تو کبھی راضی نہوئے
اور گستاخی سے خوشنود ہوے اسکی کیا وجہ ہی فرمایا کہ بایام پوجن تو تمکو تھیر کی مورتی جانا کرتا تھا
اور اسوقت سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت روپ تصور کیا اسواسطے رضامند ہوا مطلب
اس ذکر سے یہ ہی کہ بھگوت مورتی کو پورن برمھ سچدانند گھن جانے نہ مورتی سنگ کی ایک بائی
گجرات مین بھگوت مورتی کا ارادھن باتسل بھاؤ اور پریم بھگتی سے کیا کرتی تھی اُسکے دہ مین
بھیڑیون کا زور ہوا اور چند لڑکون کو بھیڑیا اُٹھا لیگیا اس بائی کے سنکر ہوش گئی اور مونسل
ہاتھ مین لیکر تمام رات جاگنے لگنی عرصہ تک یہ حال گذرا کہ دنکو طیاری بھوگ و رسوئی و سرنگار
بھگوت مین رہتی اور رات کو مصروف بحفاظت بھگوت کو کمال کرنا ہوئی اور ساکھات موجود ہوے
بائی نے جو آواز چھم چھاٹ گھونگھرو وغیرہ کی سنی تو مونسل اٹھاکر دوڑی دیکھا کہ کوئی لڑکا سیام سندر
موہنی روپ ہی پوچھا کہ تو کون ہی جواب دیا کہ مین وہی ایشور پرتما ہون کہ جسکی مورتی کو تو مالک جانکر
ارادھن کرتی ہی سو جو تجکو مطلوب ہو درخواست کر بائی نے خوش ہوکر کہا کہ اگر فی الحقیقت تو ایشور
پرتما ہی تو یہ ور مانگتی ہون کہ اس میرے لڑکے کو بھیڑیا نہ لیجاوے واہ واہ بائی جسودھا خواہ
کوشلیا روپ مطلب یہ کہ اعتقاد کامل بھگوت مورتی مین اسدرجہکا ہووے کہ اگر خود بھگوت
ظاہر ہوکر آوے تب بھی اپنا مالک اُس مورتی ہی کو سمجھتا رہے اور اگر دوسری طرف طبیعت گئی
تو عشق کمان اور جسطرح عورت کو دوسرے مرد کی تعریف و خوبصورتی کا بیان ممنوع ہی اسیطرح
اپنی سیوا مورتی کے روبرو اور کسی کی زیبایش وغیرہ ذہن مین نہ لاوے کہ مورتی کی پوجا پرکار
مین یہ بات لکھی ہی اور جسطرح کوئی غلام اپنے آقا کو جان سے زیادہ عزیز جانتا ہوا ور ہر طرح کی سامان
عیش و آرام کے وقتاً فوقتاً اُسکے روبرو پیش کرتا ہوا سیطرح اپنی سوا مین سیوا مورتی کی سیوا اور
خدمت واجب ہی مثلاً موسم گرمی ہی تو سامان ٹٹی ہاے خس و بادگیر و خوشبویات تکلف و آب سرد
و آب پاشی و مکان ہوادار و پھول و پوشاک زرق برق کی تیار کرکے ایک روز مین چند دفعہ
آرایش بھگوت کی کرے اور علے ہذا القیاس موسم برسات و سرما وغیرہ مین موافق لوازمات
اس موسم کے کاربند ہو غرض جو کچھ اپنی جان اور اپنی آرام اور نمود کے واسطے تکلفات و آرایش
و تیاری اسباب ملبوسات ہر قسم و اطعمہ و اشربہ وغیرہ کی کرتا ہی اس سے وہ چند و صد چند بھگوت کیواسطے کرے

اور جس روز کوئی تیوہار مثل ہولی و دیوالی و دسہرا و بسنت پنچمی وغیرہ یا سانجھی کا موسم یا ماہ ساون
جھولا جھلانے کا چتر یا بھگوت جنم اوتسو مثل رام نومین و جنم اشٹمی و نرسنگھ چترد شی و یا دن دوادشی
وغیرہ یا تیرتھ اور برت کا دن ہو اس دھوم دھام کے ساتھ اوتسو و آرائش وغیرہ کیا کرے کہ جیسے
اپنے لڑکے کی شادی مین یا بروز تولد فرزند کیا کرتے ہین کہان تک شرح کیجاوے کہ یہ ام
متعلق اپنی محبت دلی اور بھگوت کرپا اور خوش نصیبی کے ہو یہ اُتسو وغیرہ اس ملک مین مثل خواب
و تعجبات کے ہین البتہ دکھن مین یا متھرا بندرابن و اجودھیا وغیرہ مین رائج ہین خاکسار کو یاد
ہو کہ ایک گشائین برہمچاری نے ایک شخص کاردار کے مکان پر بروز بسنت پنچمی پھولڈول بنایا یا ظاہر
حسب معمول جو کاردار موصوف کے مکان پر واسطے انعام اُس تیوہار کے آئی تو اُسنے بلحاظ گوشائین
جی راگ نہ سنا اور رخصت کیا گشائین جی نے فرمایا کہ بھگوت کے سامنے راگ کسواسطے نہین ہوتا
کاردار نے پوچھا کہ کیا بھگوت کے سامنے بھی طوائفان کا ناچ راگ ہوتا ہی گشائین جی نے فرمایا کہ
اگر ناچ اور راگ کے شوقین بھگوت نہوتے تو جہانین رواج ہی کسطرح پاتا جو کچھ عیش و آرام کا سامان
جہان تک چشم ظاہر اور باطن کو نظر آوے سب بھگوت کیواسطے ہی کہ اصول ہر ایک امر کا بھگوت سے ہی
شانزدہ قسم کا پوجن جو مشہور اور معروف ہی وہ واسطے بھگوت مورتی پوجن کے تو سامان ظاہر مین کرتے
پڑتے ہین اور واسطے مانسی پوجن کے دل اور تصور مین سو منجملہ شانزدہ قسم مذکور کے اوّل آواہن
آواہن ہی سو آواہن اُس دیوتا کا کرنا پڑتا ہی کہ جسکی کبھی کسی روز پوجا کرنی ہو اور بھگوت پوجن کا آواہن
صرف اسیقدر مانتے ہین کہ صبح ہی اپنے سوامی کو خواب سے اُٹھانا اور ڈنڈوت کرنی اور اشلوک و پد
بھگوت جگانے کے پڑھنے اور گانے دوم آسن فرش سنگھاسن وغیرہ کمال آرائش کے ساتھ بچھانا
و جاروب کشی وغیرہ سوم پادیہ یعنی چرن بھگوت کے دھونے اور انگوچھہ سے پونچھنے چہارم
ارگھہ یعنی ہاتھ منھ دھولانا پنجم آچمن یعنی داتون کرلانا کرانا ششم اشنان یعنی
غسل کرانا انگوچھہ سے جسم پونچھنا دھوتی کرانی ہفتم بستر لباس مکلف و زیورات سے آرائش
کرنی ہشتم جگیوپویت یعنی جنیو سونے کا یا ریشمی یا ستوت کا زرد کرکے پہنانا نہم
گندھ یعنی خوشبویات مثل چندن و زعفران و مشک و عطریات وغیرہ لگانی دہم پشپ یعنی
پھول بھگوت کے مکٹ اور جھومکہ وغیرہ مین گوندھنے اور مالا پھولون کی پہنانی یازدہم
دھوپ یعنی بخورات زعفران و مشک و اگرو عنبر وغیرہ کے دینے دوازدہم دیپ یعنی
چراغ روشن کرنا سیزدہم نیدھ یعنی سب قسم کے کھانے کھلانے آچمن کرانا پانی پلانا کرلا

کرانا ہاتھ دھلانے انگوچھے سے ہاتھ منہ پوچھنا یان تیار کرکے دینا چہارم دچھنا یعنی
نذر پیش کرنی یا نزدہم نیراجن یعنی آرتی کرنی پردچھنا دینی مطلب پرد چھنا کا تصدق ہونے
سے ہوا ورشپ انجلی دینی یعنی پھول اوپر پھیرنے شانزدہم بسرجن اور ریہان مراد
بسرجن سے یہ ہو کہ پلنگ و توشک بچھانا تکیہ چادر لحاف وغیرہ سامان عطر پان وخوردنی ونوشیدنی
پاس پلنگ کے تیار کردینا اور بروقت آرام فرمانے بھگوت کے پانون دبانے واضح ہو کہ اس شانزدہ قسم
کا ارادھن مثل جگناتھ رائے جی و بدری نارائن و رنگناتھ واجودھیا و برندابن مین ہر روزہ سات دفعہ ہوتا
ہوا اور بعض جگہ پانچ دفعہ اور اکثر جگہ تین دفعہ یعنے ایک بوقت صبح منگل آرتی دوم بوقت دوپہر راج بھوگ
سوم بوقت شام معمولی آرتی سو برستش اور درشن کرنے والے کو سات دفعہ یہ آرادھن از بس ضرور
ہو ورنہ تین دفعہ سے کم نہوا اور واضح ہو کہ بموجب قول تنتر شاستر پورانون کے جو مورتی سویم بھگت یعنی
خود ظاہر شدہ مثل بدری نارائن و رنگناتھ سالگرام و گوبند دیو وغیرہ وسالگرام مورتی دیشکر دیمکھا نیہ
وغیرہ تیرہ مین وے پارہ پارہ کوس تک سدہ اور پاک کرتے ہین اور جو مورتی دیوتاؤن کے اسھاپت
کی وے چار چار کوس تک اور جو کیشر اور رشیدہ لوگون نے براجمان کی وے دو دو کوس تک اور جو مورتی
دیگر اشخاص سے موافق قواعد شاستر و منترون کے قائم ہوئی وہ ایک ایک کوس تک اور جو مورتی صرف
گھر مین براجمان کرتے ہین وے اسی گھر کو پاک اور سدھ کرتی ہین بھگوت نے کرپا کرکے سب سامان
واسطے ادھار اس جیو کے تیار کردیے کہ کسیطرح دل چرن کملون مین لگے لیکن کوئی ایسے عمال
سخت اور بد ہمہ لوگون کے پیش آرہے ہین کہ ہر گز اس سہل طریق پر بھی جمعیت نہین لگتی کوئی شہر اور قصبہ
نہین کہ وہان بھگوت مندر اور ٹھاکر دوارہ نہو مگر پوجاری کے سوائے کیا ممکن ہو کہ کوئی درشنون کے
واسطے جاوے بالخاص دولتمند اور انمین بھی نوکری پیشہ وسیر چکلہ کیواسطے جہان تک کوئی لیجاوے
ہزار دل اور قدمون سے موجود اور جو کوئی ٹھاکر دوارہ کے چلنے کو کہے تو گویا دم نکلگیا بروقت گشت
اگر راہ مین کوئی مندر آجاوے تو یہ فرماوین کہ میان شام ہوگئی فرصت نہین پھر کسیوقت درشن کرینگے
اور اگر شاذ و نادر کبھی اتفاق جانیکا ہو بھی گیا تو تمام زمانہ کے جھگڑے قصہ ڈگری ڈسمس وغیرہ کا ذکر
وہان یاد آیا جب تک بیٹھے رہین وہی ذکر رہے کیا ممکن ہو کہ ایک دفعہ بھگوت نام زبان پر آوے
بلکہ اگر کوئی شخص بھجن کرتا ہو تو اسکو بھی اپنی طرف متوجہ کرلین یہ حال نہ شنیدہ ہو بلکہ بچشم خود دیدہ
ہمان تک لکھون کہ خوف طوالت اور ناراضی اُن اشخاص کا کہ میری اس تحریر کو نسبت اپنے سمجھ
لیوین دامنگیر ہو آئینہ ادل درجہ اس مت مندو نالائق کا ہی سو صد آفرین کہ اعمال تو

اپسے خوبصورت اور تمنا وہ کہ فرور پرم دھام کو جاوینگے کیون نہ سدگتی ہوگی ارے دل پاپی اب بھی شرم کرا ور خیال کرکے دیکھ کہ آدمی جسم بار بار نہین ملتا نہ معلوم کون سے اعمال نیک سے یہ جسم ملا ہی اس دیہہ کو پاکر جو چرن کملون مین سری رگھنندن سوا مین کے نہ لگا تو تجھ سے سوائے اور کون کم نصیب ہی بہت روپیہ پیدا کرنا جھوٹھ سچ بول کرلو گون کو گرویدہ کرلینا بقول گشائین تلسی داس جی کے طوایفان کو خوب آتا ہی اور اگر یہ جسم برائے لذائذ دنیا سمجھ رکھا ہی تو خوک اور سگ وخر وغیرہ کو بھی سب لذائذ شہوات وغیرہ کے حاصل ہین جسم انسانی اور اُن جسمون مین اسقدر فرق ہی کہ اس جسم کی بدولت حاصل ہوتا ہی اگر بھگوت چرنون مین دل نہ لگایا تو خوک اور سگ وغیرہ سے بھی زیادہ تر نالائق وگنہگار ہی کسواسطے کہ اُن اجسام مین برائے آیندہ گناہ لازم نہین آتے اعمال سابقہ کو بھوگتے ہین اور آدمی کو درصورت نکرنے بھگوت بھجن کے ہزار ہا گناہ عائد ہوتے ہین پس اب تجکو اس روپ انوپ کا چنتون کرنا واجب ہی سو یا پاٹ نوپرا و بیتوجی کرکن منج بنی بن مال ہیے ۔ نینل کلیور پیت جھگا جھلکین پلکین نرپ گود لیے ۔ ارتیہ سے اُن روپ مرندانندت لوین بھر نگ پیے ۔ من مین نہ لیے اس بالک جوگو تو جگ مین پھل کون جیے ۔ کتھا

راجہ چندر ہاس راجہ چندر ہاس خرد سالی سے اپنے بھگوت بھگت ہوئے کہ مہابھاگوتون مین منتخب وشمار ی ہین اور اب تک اُنکی بھگتی کا جس مثل چندر ہاس یعنی چاندنی کے سب شاستر ون مین مندرج ہی جسمین اسمید مین لکھا ہی کہ میدہادی راجہ کیرل دیس کے گھر جب چندر ہاس موصوف پیدا ہوئے تو ایک پانون کی چھ انگلی تھی کہ سامدرک مین منحوس لکھی ہین روز ولادت سے تھوڑے عرصہ بعد کوئی غنیم چڑھ آیا اور میدہادی موصوف اُس لڑائی مین مارا گیا والدہ چندر ہاس کی ستی ہوگئی اور دایہ اُنکو لیکر کنتل پور مین چلی آئی راجہ کنتل پور کے وزیر کا نام دھرشٹ بدھی تھا اُسکے گھر رہنے لگے پھر وہ بھی مرگیا اور چندر ہاس جی پنجسالہ شہر مین لاوارث پھرنے لگے جو کوئی کچھ دیتا تو اُس سے شکم سیری کرلیتے ایک روز نارد جی تشریف لائے اور سالگرام جی کی پرتما دیکر ارشاد فرما گئے کہ جو کچھ بھوجن وغیرہ کرے اس پرتما کو دکھا لینا چندر ہاس جی اُس مورتی کو مکھ مین رکھتے اور موافق ارشاد نارد جی کے عمل کیا کرتے تھوڑے ہی عرصہ مین بھگوت کی محبت ہوگئی ایک روز اُس وزیر کے گھر بتقریب برمہ بھوج براہمن آئے تھے اُسنے براہمنون سے پوچھا کہ میری لڑکی کو بر یعنی شوہر کون اور کیسا ملیگا اُنھون نے چندر ہاس جی کا نشان دیا کہ یہ طفل اسکا شوہر ہوگا وزیر کو کمال شاق اور ناگوار ہوا کہ ہاے میری دختر کنیز زادہ کی زوجیت مین آویگی جلادون کو کہا کہ اس طفل کو

جنگل مین لیجاکر قتل کرو جلاد جنگل مین لے گئے اور حکم وزیر کا سنا کر کہا کہ اب تمھارا محافظ کون ہے چندر ہاس جی کو مطلق غم اور فکر اپنے قتل کا نہوا اور فرمایا کہ ایک لحظہ میرے قتل مین تامل کرو پس از آن سالگرام جی کا پوجن کیا اور جلادان کو اشارت قتل کی کری بھگوت دھیان کی سمادھی لگالی بھگت رچھک مہاراج نے اُن جلادان پر حم کے دل مین ایسا رحم ڈال دیا کہ ایک انگلی فاضل کو واسطے ملاحظہ کرانے وزیر کے کاٹ کرلے گئے اور چندر ہاس جی کو اُسی جنگل مین چھوڑ گئے چندر ہاس جی تین روز تک بھگوت دھیان مین مگن اور مسرور پھرتے رہے جسوقت دھوپ ہوتی تو پرند اپنے پرون کا سایہ کرتے اور وقت شب درندہ واسطے حفاظت کے آتے اتفاقاً کلند نامی راجہ جنگل کا گذر بقریب صید افگنی اُس جنگل مین ہوا اور چندر ہاس جی کو اپنے گھر لیگیا بسبب نہونے کسی وارث کے اپنا بیٹا تصور کرکے سب علوم کی تعلیم کی بعد ازان راج تلک کرکے تمام کارخانہ ملکی و مالی سپرد کردیا اور خود بھگوت بھجن مین مصروف ہوا یہ راجہ کلند باج گزار راجہ کنتل پور کا تھا جب روز حکومت چندر ہاس جی سے محصول معمولی نہ پہونچا تو دھرشٹ بدھی وزیر مع فوج آیا راجہ کلند خبر پاکر واسطے ملاقات کے گیا اور بہت اعزاز اور تعظیم کے ساتھ شہر مین لایا چندر ہاس جی کی ملاقات کرائی اور حال دینے راج کا بیان کیا وزیر مذکور چندر ہاس جی کو پہچان کر مغموم و متفکر و خجل ہوا اور یہ تدبیر سوچی کہ چندر ہاس کو کنتل پور مین بھیجکر وہان مروا ڈالنا چاہیے اسواسطے راجہ کلند کو دھوکا یا کہ تمکو مناسب نہ تھا بلا اطلاع ہمارے راجہ کے چندر ہاس کو راج تلک کردیتے اب چندر ہاس کو بذریعہ خط موسومہ مدن اپنے پسر کے روانہ کنتل پور کرتا ہون کہ وہ منظوری راج تلک کی کرادیگا چنانچہ چندر ہاس جی مع خط روانہ ہوئے اور متصل کنتل پور اُسی وزیر کے باغ مین ٹھہرے اشنان پوجا کری بھگوت پرشاد بھوجن کرکے بسبب کسل راہ کے سوگئے اتفاقاً بکھیا دختر وزیر مذکور کی واسطے سیر باغ کے آئی سکھیون سے علیحدہ ہوکر جہان چندر ہاس جی آرام مین تھے وہان پہونچی اور بغور دیکھنے جمال چندر ہاس جی کے عاشق ہوکر بھگوت سے خواستگار ہوئی کہ یہ شخص میرا شوہر ہووے پھر جونگاہ اُسکی طرف کرچندر ہاس جی کے گئی تو ایک خط کمر مین دیکھکر نکال لیا اور پڑھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مدن بقور پہونچنے حامل خط کے بلا توقف آسکو دینا اور اگر توقف ہوا تو موجب میری ناراضی کا ہوگا دختر وزیر نے پڑھکر افسوس کیا کہ ہائے یہ محبوب مرغوب ناحق مارا جاویگا اور پھر یہ خیال مین آیا کہ میرا والد مدت سے متلاشی کسی خوبصورت اور لائق جوان کے میرے واسطے تھا اور مجھسے بروقت روانگی بہت جلد شادی کردینے کا وعدہ کیا تھا سو اس شخص کو

میرے واسطے روانہ کیا ہے اور بسبب جلدی کے بعد لفظ بلچھ کے حرف یا لکھنا سہو ہو گیا ہی سو
حرف یا بنا دینا چاہیے چنانچہ اپنے سرمہ کی سیاہی سے بنا کر اور خط چندر ہاس جی کی کر بیر کھلکر چلی آئی
چندر ہاس جی مدن پسر وزیر کے پاس پہونچے اور خط دیا وہ بہت خوش ہوا اور اُسیوقت سامان
کر کم شادی چندر ہاس کی اپنی ہمشیر کے ساتھ کر دی جب وزیر کو حسب تحریر مدن کے خبر پہونچی
تو ایسا مغموم اور ناراض ہوا کہ رنگ فق ہو گیا بسبب شدت رنج کے اُسیوقت روانہ ہو کر اپنے گھر
آیا اور مدن اپنے پسر کو لعنت ملامت کرنے لگا اُسنے خط مذکور پیش کیا اور عذرات کیے وزیر مذکور نے
اپنے دل مین یہ صلاح کی کہ اگر دختر بیوہ رہے تو رہو لیکن چندر ہاس کو قتل کر دینا واجب ہی اسواسطے
جلادون کو طلب کر کے اجازت دی کہ صبحکو جو شخص درگا بھون مین اویگا قتل کر دینا اور چندر ہاس
جی سے کہا کہ ہمارے خاندان مین بعد شادی کے درگا پوجن واجب ہی تم صبحکو درگا بھون مین
جا کر پوجن کر آؤ وزیر نالائق نے تو یہ تدبیر کی اور بھگوت کی یہ خواہش ہوئی کہ کنتل پور کا راج بھی
چندر ہاس جی کو ملجاوے اسواسطے راجہ کنتل پور کے دل مین ہدایت فرمائی کہ راج وعمر نا پائدار ہین
اور بھگوت بھجن سے سوائے اور کچھ کارآمد نہین سو یہ راج تو چندر ہاس داماد وزیر کو کہ لائق وفائق ہی
دینا چاہیے اور باقی عمر بھگوت بھجن مین صرف کرنی واجب ہی صبحکو جسوقت چندر ہاس جی واسطے
درگا پوجن کے چلے تو راجہ نے مدن پسر وزیر کو طلب کر کے فرمایا کہ ہم راج تلک چندر ہاس کو دیتے
ہین اسکو جلد لاؤ وہ اس خوشی سے کہ راج اپنے گھر مین آتا ہی جسم مین نہ سمایا اور چندر ہاس جی
کے پاس آکر اُنکو تو راجہ کی خدمت مین بھیجدیا اور خود درگا بھون مین واسطے پوجا کے گیا راجہ نے چندر ہاس
جی کو فی الفور راج تلک کر دیا اور سب کارخانہ اونکے سپرد کیا مدن پسر وزیر جب درگا بھون مین پہنچا
تو جلادون کے ہاتھ سے کام آیا اور وزیر بعد اطلاع یابی قتل پسر کے سر پر خاک ڈالتا ہوا اُسکی
نعش پر پہونچکر اور سنگ سے سر مار کر مر رہا یہ حال چندر ہاس جی نے سنا اور درگا بھون مین
آکر شدت رحم اور کرنا سے بیتاب ہو گئے بعد ازان بامید زندگی مقتولان کے درگا کی استت کی
اور جب کچھ جواب درگا سے حاصل نہوا تو تلوار نکالکر اپنے قتل کے مستعد ہوئے درگا مہارانی
شاکھسات ہوئی اور ہاتھ چندر ہاس جی کا پکڑ کر فرمایا کہ وزیر دشت دو صد شت بد جی ہمیشہ درپے
تمھارے قتل کے رہتا تھا کہ بعوض اُسکے مع پسر مارا گیا اب زندہ کر دینا مصلحت نہین چندر ہاس
جی نے عرض کیا کہ درست ہی لیکن آپکو یہ بھی تو طاقت ہی کہ اونکے دل کو صاف کر کے بھگوت بھگت کر دین
تاکہ پھر کسی کے ساتھ بدی نکرین درگا مہارانی خوش ہوئی اور دونون کو زندہ کر دیا وزیر نے جو

پرتاب بھگوت بھگتی اور بھگتون کا دیکھا تو معتقد ہوا اور چندر ہاس جی کے چرنون مین کمال محبت سے
گر کر بھگوت سرن ہو گیا چندر ہاس جی نے تین سو برس راج کیا اور بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ
تمام ملک بھگت ہو گیا جب راجہ جدھشٹر نے جگت اسومیدہ کیا اور اسپ جگ کو چندر ہاس جی نے
پکڑ لیا تو بھگوت سریکرشن مہاراج نے سمجھا کہ جس حالت مین چندر ہاس جی نے مجکو پکڑ کر اپنے دلمین
ایسا بند کر لیا ہے کہ ہرگز باہر نہین جا سکتا پس کسکو طاقت ہے کہ چندر ہاس جی کو لڑائی مین فتح کر سکے
اسواسطے خود چندر ہاس جی کے پاس تشریف لے گئے اور ارجن کے ساتھ صلح مصالحت
کرا کر اسپ جگ کا واپس کرایا بعد ازان چندر ہاس جی نے راج تلک پسر کلان کو کر دیا
اور خود راجہ جدھشٹر کے جگ مین شامل ہوئے اب اس کتھا سے غور کرنا چاہیے کہ کسقدر
ہدایات واسطے بھگتون کے ہین اول تو ہر تماشٹھا کا پھل دوم یہ کہ بھگوت بھگت موت سے بھی
ہراسان نہین ہوتے سوم یہ کہ بروقت آنے کسی صدمۂ سخت کے ممکن نہین کہ بھگوت کا بھجن و
تصور چھوٹ جاوے چہارم یہ کہ جو اُنکے ساتھ بدی کرتا ہے اُسکو بھی نیک ہی ثمرہ بخشتے ہین علاوہ ازان
یہ بات تو عام ہے کہ بھگوت اپنے بھگتون کے ایسے قابو مین ہو جاتے ہین کہ اپنی رضامندی سے
اُنکی رضامندی مقدم تر سمجھتے ہین چنانچہ چندر ہاس جی سے اسپ جگ جو واپس کرایا تو خود جا کر
اپنے بھگت سے لجاجت کری اور زبردستی روانہ رکھی ورنہ ایک لحظہ مین کرورون برہمانڈ کو ظاہر
اور ناپیدا کر سکتے ہین ۔ کتھا نا بدیو جی چیلہ گیان دیو بشن سوامین سنپردا کے مجتہد
و آچارج بھگتی کا جہان روشن کرنے کو مثل آفتاب ہوئے خرد سالی ہی مین اپنی بھگتی اور بھاوے
بھگوت کو قابو مین کر لیا بھگوت انس سے اُنکی پیدایش ہوا اور حال یہ ہے کہ پنڈھرپور مین بادیو
نامی قوم کاچھیپی بھگوت بھگت ہوا اُسکی لڑکی خرد سالی مین بیوہ ہو گئی جب دوازدہ سالہ ہوئی تو
بادیو نے واسطے بھگوت سیوا اور پوجن کے ہدایت فرما کر کہا کہ بشرط دلی محبت اور بھگتی کے
سب خواہش و تمنا بھگوت پورن کر دینگے دختر ممدوحہ نے اُسی روز سے بہ کمال بھگتی و اعتقاد
ایسی سیوا پوجا اختیار کی کہ عرصۂ قلیل مین بھگوت رضامند ہو گئے یہان تک کہ بمقتضاے جوانی
جو اُسکو خواہش کام کی ہوئی تو وہ بھی بھگوت نے پورن کری در اُس دختر کو حمل رہگیا تمام قوم اور
شہر مین یہ بات مشہور ہوئی اور معاندین بدبخت کے واسطے بدنامی بادیو کے مراد دلی حاصل ہو گئی
شنوندہ یہ خبر بادیو تک پہونچی اور دختر سے پوچھا کہ یہ کیا بدبختی ہے اُسنے کہا کہ تمنے فرمایا تھا کہ سب تمنا
تیری بھگوت سے حاصل ہونگی سو جو ہوا وہ بھگوت سے ہوا بادیو جی اسس مژدہ سے

اسقدر خوش ہوئے کہ جسم مین نہ سمائے اور جب لڑکا پیدا ہوا تو تمام مال واسباب اسکے نذر کی
خوشی مین خیرات کردیا نامدیو نام رکھا اور جان سے زیادہ عزیز جانا واسطے رفع اعتراض وسیہ باطنی
نامعتقدان ومنالایقان کے علاوہ ازکتھا پوران وغیرہ بھگوت کا قول یاد آیا دوسرے اسکندھ
بھاگوت مین لکھا ہو کہ نسکام یا جملہ کامنا یا مکتی کے واسطے مجکو مستقل بھاؤ سے جو سیون کرتے ہین
تو خود سب کامنا پورن کرتا ہون ایکادس مین لکھا ہو کہ اپنے بھگتون کو تا یہ مکتی عنایت کرتا ہون
دنیاوی کامنا کی تو کیا حقیقت ہو قطع نظر قول مذکور سے جس حالت مین کہ بھگوت اپنے بھگتون کے
واسطے نجدھام کو چھوڑ کر چلے آتے ہین اور ایسے جسم مثل بارہ اوتین وکچھپ وغیرہ بنا لیتے ہین
کہ وہم اور قیاس سے باہر ہین پس اگر کسی اپنے بھگت خواستگار کام کی کامنا پورن کری تو کیا بعید
ہو اگر بھگوت کے اوتارون گوپیکا وغیرہ کے چرترون پر اعتبار ہو تو نامدیو جی کا پیدا ہونا خاص
بھگوت سے بہرحال راست ودرست ہے القصہ روز تولد سے ہی نامدیو جی کو بھگوت کا
پریم ہوا اور جس جس قدر عمر بڑھتی گئی اُسی اُسیقدر پریم اور بھگتی مین بھی ترقی ہوتی گئی جب دو چار
سالہ ہوئے تو کھیل بھگوت آرادھن کے کھیلتے یعنے بھگوت مورتی بناکر اور ابوکھن لیکر اُسکو
پہنا کر جسطرح اُنکا نانا سیوا آرتی کیا کرتا تھا سب اُسیطرح کرنے اور بھگوت کے تصور اور دھیان
مین محو ہو جایا کرتے نانا پر روز تقاضا رہتا کہ یہ بھگوت مورتی مجکو بخش دو اور وہ بسبب خردسالی کے
حیلہ بہانہ کردیا کرتا ایک روز انکے نانا نے کہا کہ دس پانچ روز مین ایک گانون جاونگا اور تین روز
بعد آونگا تم میری غیبت مین سیوا پوجا بھگوت کی کیجیو اگر بھگوت نے تمہارا بھوگ لگانا قبول کرلیا
تو سیوا پوجا تمکو سپرد کردونگا نامدیو جی خوش ہوئے اور دن شمار کرنے لگے نانا سے ہر روز یوم وانمی
پوچھا کرتے اور کمال خوش ہوا کرتے آخر وہ دن آیا اور نانا سب ترکیب بھگوت سیوا اور دودھ پلانے
کی سمجھا کر روانہ ہوا نامدیو جی کو سرشام سے شوق ہوا اور جب گئو کے آنے مین دیر ہوئی تو خود
جنگل مین جاکر لائے پھر والدہ نے تقاضا کیا کہ دودھ پلانے کا وقت آگیا اسواسطے بہت
جلدی سے دودھ گرم کیا اور خوشبویات ومصری ملاکر کمال محبت وخوشی سے کٹورہ بھگوت کے
روبرو لے گئے لیکن یہ خوف دل مین رہا کہ مجسے کچھ قصور نہو گیا ہو بھگوت کے سامنے دست بستہ
کمال عجز سے عرض کیا کہ مہاراج دودھ تیار ہے مجکو اپنا غلام تصور فرماکر نوش فرماوین اور اپنے
غلام کو پرم آنند دیوین اگرچہ بھگوت محبت قلبی نامدیو سے راضی ہوئے اور اُنکے دل مین
اپنے سروپ کی چاندنی اور بھاؤ اور عقل سلیم کی ترقی کردی لیکن یکایک ملا صفائی وامتحان کامل

اعتقاد کے دودھ نوش فرمایا نامدیوجی خرد سال تھے اور خیال مین یہ بات نہی کہ بھگوت بھی مثل دیگر لڑکون کے دودھ پیا کرتے ہین اسواسطے بھگوت کی خاموشی سے ملول ہوئے اور روبرو سے علیحدہ ہوکر دم سرد بھرنے لگے جب ناامیدی سی ہوئی تب رونے لگے اور کہا کہ مہاراج کسواسطے دودھ نہین پیتے دیکھو تو مصری بہت ڈالی ہو اور گرم خوب کیا ہی آخر جب بالکل مایوسی ہوئی تو یاد پدہ زار و دل بیقرار بیخور و خواب پڑے رہے اور اسیطرح دو روز گذرے تیسرے روز کہ فردا سے اُسکے اُنکا نانا آنے والا تھا یہ اضطراب ہوا کہ آج اگر بھگوت نے دودھ نوش نہ فرمایا تو صبحکو سیوا پوجا مجکو نصیب نہوگی اسواسطے بکمال احتیاط دودھ تیار کیا اور بھگوت کے روبرو لیگئے چند دفعہ عرض معروض اسطے پینے کے کری جب تامل ہوا تو چھری نکالکر اپنا گلا کاٹنے پر مستعد ہوے بھگوت نے جو یہ پختگی اعتقاد کی دیکھی تو ایک ہاتھ تو اُنکا ہاتھ پکڑلیا اور دوسرے ہاتھ سے کٹورہ دودھ کا اُٹھاکر نوش کرنے لگے جب دو دھ کٹورہ مین تھورا رہا تو نامدیوجی نے کہا کہ ہر روز تو خوب کٹورہ بھر بھر پیتے ہو مین تین روز کا بھوکھا ہون میرے واسطے بھی چھوڑو بھگوت ہنسے اور اپنا مہا پرشاد عنایت فرمایا فی الحقیقت بقول اسکندپوران کہ بھگوت نہ چوب کی مورت مین ہی نہ سنگ کی اور نہ دیگر جگہ صرف اس شخص کے اعتقاد مین موجود ہی درینصورت اعتقاد کامل جب ہو فردا سے اسکے نانا نامدیوجی کا آیا اور رحال دودھ پلانے کا پوچھا نامدیوجی نے کمال آنند سے سب سرگذشت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ نہ معلوم کس قصور سے دو روز مجکو حیران کیا تیسرے روز جب مین اپنا گلا کاٹنے لگا تب مارے ڈر کے پی گیا اور وہ تو بالکل پیے جاتا تھا جب مین نے واویلا کیا تب تھوڑا سا مجکو دیا نانا نے جب یہ حال سُنا تو پرم آنند مین مگن ہوگیا اور کہا کہ ہمکو بھی تو دکھلاؤ نامدیوجی اسیطرح کٹورہ تیار کرکے لے گئے اور جب کچھ تامل ہوا تو وہی چاقو دکھا کر کہا کہ یہ موجود ہی بھگوت نے فوراً نوش کرلیا واہ واہ بھگت بتسلتا اور پریم کے رجھوار تاکہ جسکو پریت نیت کہتے ہین اور رشیو آدک جسکے واسطے طرح طرح کی سمادھی لگاتے ہین وہ اپنے بھگتون کی اور محبت کے ایسا قابو مین ہی کہ اُنکی خواہش کے موافق سب کچھ کرتا ہی اس بات کی شہرت تمام ملک مین ہوگئی راجہ بادشاہ ملک نے کہ بیٹھا نامدیوجی کو بُلا کر کہا کہ ہمنے سُنا ہی تمسکو خدا ملا ہی سو ہماری ملاقات بھی خدا سے کرادو یا کچھ کرامات یا معجزہ دکھلاؤ نامدیوجی نے فرمایا کہ اگر ہم مین کچھ کرامات ہوتی تو چھیپی کا پیشہ کیون کرتے اور کسواسطے دن بھر تے جو کوئی سادھو سنت آجاتا ہی ادھر سیر آٹا بانٹ کھاتے ہین کہ اُسکی بدولت آپنے طلب کرلیا بادشاہ نے کہا کہ ہم یہ گفتگو مکر و فریب کی کچھ نہین سُنتے مادہ گاؤ مردہ موجودہ کو زندہ کردو ورنہ

ہمارا نقل کردہ نگاما دیوجی نے ایک بشن پد تصنیف کرکے کیرتن کیا مصرعہ مطلع کا یہ ہے بنتی سنن
جگدیس ہماری ۔ بفور سنتے اس پد کے مادہ گاؤ زندہ ہوگئی اور بادشاہ معتقد ہوکر اور قدمون مین
گر کر ملتمس ہوا کہ خزانہ وجاگیر وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد فرماوین تاکہ نذر کرون نامدیوجی نے فرمایا کہ
مجکو کچھ مطلوب نہین ایک رخصت درکار ہے بادشاہ نے ایک پلنگ طلائی و مرصع بھنیٹ کیا اسکو سر
رکھکر چلے اور ملازمان شاہ جو ہمراہ آئے تھے سبکو واپس کردیا راستہ مین ایک دریا تھا پلنگ کو اسمین ڈالدیا
بادشاہ نے جو خبر سنی تو متعجب ہوا اور ملازم اپنا بھیجکر اُس پلنگ کو طلب کیا کہ اُسکے نمونہ کا دوسرا پلنگ بنوایا جاوے
نامدیوجی نے اُس پلنگ سے بہتر بے شمار پلنگ دریا سے نکالکر ڈال دئے اور فرمایا کہ اپنا شناخت
کرکے لیجاؤ تب تو بادشاہ کی عقل گئی اور آکر قدمون مین پڑا نامدیوجی نے بادشاہ کو ہدایت فرمائی کہ
پھر کسی سادھو کو تکلیف نہ دینا اور تمکبھی ہمکو یاد کرنا یہ کہکر اپنے گھر چلے آئے ایک روز واسطے بھگوت
درشن کے کہنڈرپور مین ٹھاکر دوارہ واقع ہوئے دروازہ پر کثرت لوگون کی تھی خیال کیا کہ اگر جفت
پاپوش دروازہ پر چھوڑتا ہون تو دو دلی رہیگی اسواسطے پاپوش کمر سے باندھکر مندر مین گئے
اتفاقاً کنارۂ پاپوش نظر آتا تھا کسی نے دیکھ لیا اور زدوکوب مندر سے نکالدیا نامدیوجی کو مطلق
کچھ خیال اس زدوکوب کا نہوا اور نہ غصہ آیا مندر کے پیچھے جاکر بیٹھ رہے اور بھگوت سے یہ عرض
کری کہ جو مجکو سزا فرمائی بہت مناسب کیا لیکن مجکو آپ کے سوائے کچھ ٹھکانا نہین اور نہ کچھ مطلوب ہے
اگر درشن دیگر اشخاص کو ہین تو گوش میرے کیرتن کے طرف رہین یہ عرض کرکے کیرتن شروع کیا
اور پشن پد کہ مشتمل بر طعنہ اور اپنی حقارت کے ہے گایا مطلع کا مصرعہ یہ ہے ہین ہین ذات میری
جادون رایا پد بھگوت سنتے ہی اس پد کے کرنا اور دیالتا سے بیقرار ہوگئے اور مندر کو بیخ و
بنیاد سے پھیر کر دروازہ اُسکا نامدیوجی کی طرف کردیا یہ چمتکار دیکھکر سب صحت وغیرہ نادم و پشیمان
ہوئے اور اُنکے قدمون پر سر رکھکر خطا معاف کرائی اب تک دروازہ اُس مندر کا بجانب جنوب
واقع ہے ایک روز یکایک نامدیوجی کے گھر کو آگ لگ گئی بھگوت پرم مین آنند ہوکر جو چیز اُس مکان
سے علیحدہ رکھی تھی آگ مین ڈالنے لگے اور عرض کیا کہ سبکو منظور فرماوین بھگوت خوب ہنسے اور فرمایا
کہ کیا اس آگ مین بھی مجکو جاتا ہے عرض کیا کہ یہ گھر آپکا ہے آپ کے سوائے اور کون دخل کرسکتا ہے
بھگوت نے خوش ہوکر خود دنیا چھپر ایسا خوبصورت باندھ دیا کہ کبھی کسی نے نہین دیکھا تھا لوگون نے
نامدیوجی سے پوچھا کہ یہ چھپر کتنے چھایا ہے اور کیا مزدوری لیتا ہے نامدیوجی نے فرمایا کہ مزدوری
سخت ہے یعنے تن من دھن بیچا ہتا ہے اور جب یہ مزدوری اول لے لیتا ہے تب نظر آتا ہے پنڈرپور مین

ایک ساہوکار تھا اسنے نذر دان کرنے زر کثیر تمام شہر میں تقسیم کیا کسی کے گھر سے نادیوی کو بھی بولایا
نادیوی نے دو دفعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو کچھ مطلوب نہیں تیسری دفعہ جب آدمی آیا تو تشریف لے گئے
ساہوکار نے کہا کہ میں نے تمام شہر میں زر کثیر تقسیم کیا ہے کچھ تم بھی لو کہ میرا بھلا ہووے نادیوی نے
فرمایا کہ جسمیں تیرا بھلا ہو ہمکو کب دریغ ہے اور دلمیں خیال کیا کہ جب اس شخص سے غرور دولت کا
دور ہوگا تب بھلا ہوگا اسواسطے ایک تلسی دل پر حرف راز کہ نصف نام رکھتے ہیں سوا میں کاہے کو لیکر
ساہوکار سے کہا کہ اسکے برابر سونا وزن کرو ساہوکار نے کہا کہ کیا ہنسی کرتے ہو میری قیافہ
اور رحم پر کہ تمہاری نسبت منظور ہے نگاہ کرکے طلب کرو نادیوی نے فرمایا کہ ہنسی و خندہ سے کچھ
واسطہ نہیں اسی کے برابر مطلوب ہے ساہوکار نے وزن نگاکر اندکے سونہ رکھدیا لیکن برابر نہوا تب
ترازو نگائی اول پانچ سات سیر اور پھر اور پانچ سات من سونا رکھا تب بھی پلہ جانب تلسی دل کا نیچے
پر رہا پھر ہمقومان وغیرہ سے طلا منگا کر رکھا وہ بھی کم رہا تب تو ساہوکار و دیگر لوگ حیقین کو کمال
فکر ہوئی اور نادیوی کو معلوم ہو گیا کہ غرور دولت تو رفع ہوا لیکن جو کچھ ثواب مدت العمر میں کیے
ہیں انکا غرور باقی ہے وہ بھی دور کرنا ضرور ہے اسواسطے ساہوکار سے کہا کہ جو ثواب مدت العمر کیے
ہیں انکا بھی شنکلپ کردے شاید برابر ہو جائے ساہوکار نے انکا بھی شنکلپ کر دیا جب برابر نہوا
تو لاچار کہنے لگا کہ اسقدر لیجاؤ نادیوی نے فرمایا کہ ای بیوقوف یہ دولت ہمارے کس کام کی ہے ایک بھگوت
بھگتی کی دولت چاہیئے کہ جسکے تعلق سب دیوتا اور سب نعمات ہر دو جہان کے ہیں بتا ساہوکار نادم ہوا
اور معتقد ہو کر بھگوت بھگت ہو گیا جب یہ معرکہ گذر چکا تو بھگوت نے ارادہ امتحان ایکادشی برت نادیوی
کا کیا اور للاغر برہمن کے روپ سے تشریف لاکر نادیوی سے مستدعی بھوجن کے ہوئے نادیوی نے
بسبب ایکادشی کے انکار کیا برہمن نے کہا کہ بسبب گرسنگی کے میری جان برلب ہے اسوقت کچھ لاؤ غرض
برہمن کی طرف سے استبداد لینے کا اور نادیوی کی جانب سے نہ دینے کا اعتقاد ہوا کہ دونوں باہمد گر گرپڑے شور
وغل سنکر لوگ جمع ہو گئے اور نادیوی کو سمجھایا کہ کچھ سامان رسوئی کا دیکر رخصت کر لیکن نادیوی نے ایکادشی برت
کو مقدم سمجھ کر کچھ نہ دیا اور برہمن کچھ یہ ہٹھ ہوئی کہ بدون لیے ہرگز نہ جاؤنگا دروازہ پر پڑا رہا اور شام کے وقت
بسبب گرسنگی کے مر گیا جو لوگ ناواقف قاعدہ برت ایکادشی سے تھے کہنے لگے کہ نادیوی
نے برہم ہتیا کری نادیوی کو مطلق فکر و اندیشہ نہوا اور چتا بنا کر مع برہمن مذکور کے اسمیں بیٹھ
گئے لوگوں کو کہا کہ آگ دیدو بھگوت ہنس پڑے اور صدق دل و اعتقاد کامل نادیوی کا دیکھ
کمال راضی ہوئے لوگوں نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہو کر نادیوی کے قدموں پر پڑے

ایکادشی کو جاگرن نامدیوجی کے مکان پر ہوا کرتا تھا ہر جگہ تون کو تسلی ہوئی پانی موجود نہ تھا کوئی
پانی لانے کے بخوف برگیت یعنی خبیث کے کہ باؤڑی مین رہتا تھا اُس نصف شب مین بجا بجا
نامدیوجی گاگر لیعنے سبو جہ لیکر خود تشریف لے گئے اور خبیث بصورت مہیب و ہولناک
آیا نامدیوجی نے یہ پدکہ مطلع اُسکا تھرتھر ہوتا ہی تال ہاتھ مین لیکر کیرتن کیا ؎ آئے آئے میرے
لبنک ناتھ دھرتی پانون سرگ لوناتھو جن بھر بھر ہاتھ بھگوت اُسی بھوت مین سے ظاہر
ہوئے اور وہ بھوت بھی نامدیوجی کی کرپا سے بھگوت دھام کو پہونچا نامدیوجی ایکادشی کے جاگرن
مین ایسے معتقد اور ریتی ہوئے کہ سب جاگرن کرنے والون مین اوّل درجہ اُنکا ہی اور اب تک
دستور ہی کہ جہان جاگرن ایکادشی ہوتا ہی اوّل یہ مصنفہ نامدیوجی کا واسطے مشکلا چرن کے گاتے ہین
لکھا الجی پرم بھگوت بھگت ہوئے تیرتھ جاترا کو جاتے ہوئے کسی راجہ کے باغ سرسبز
وشاداب مین ایک درخت کے نیچے بھگوت سیوا پوجا کرنے لگے آنب پختہ دیکھکر واسطے بھگوت
بھوگ کے باغبان سے مانگے اُسنے جواب دیا کہ اگر بدون آنب کھائے دل نہین رہتا تو خود
توڑلو چونکہ الجی کو اپنے واسطے ضرورت نہ تھی بھگوت کے واسطے درخواست کری تھی اسواسطے
بھگوت نے شاخہاے اُس درخت کی ایسی نیچی کردین کہ سنگھاسن کے اوپر پہونچ گئین اور الجی
جیونے آنب بھگوت کے بھینٹ کیے باغبان نے راجہ کو خبر پہونچائی اور وہ آکر قدمون مین
پڑا عرض کیا کہ آپ قدمون کی برکت سے مین اور یہ باغ بلکہ تمام ملک پوتر ہوگیا اب کچھ کرپا زیادہ
کرنی چاہیے الجی نے بمقتضاے رحم اسکو بھگوت سرن کرکے بھگت کردیا واضح ہو کہ بھگوت
بھگتی اور بھگتون کو یہ پرتاپ ہی کہ شیو برہما دک جنکے چرنون مین اپنا سر جھکاتے ہین ایک درخت
خم ہوکر زمین پر آگیا تو کیا تعجب ہی ؎ پرتھی راج راجہ یکانیر پسر کلیان سنگھ
بھگوت بھگت اور پنڈت ہوئے گیت دوہا وغیرہ بھاکھا مین اور اشلوک سنسکرت مین
تصنیف کرکے نہایت پریم اور بھگتی سے کیرتن کیا کرتے تھے شاعری کمال موزون اور حسب
قاعدہ پنگل شاستر کے تھی اور معنی و شرح اشلوک وغیرہ کی اس خوش کلامی و شیرین گفتاری سے
کرتے تھے کہ خواہ نخواہ دلکو فرحت و بھگوت کی طرف کشش ہوتی تھی بھگوت سیوا مین از بس اعتقاد
تھا اور تارک لذائذ شہوات نفسانی کے اسقدر تھے کہ مدت العمر عورت کی شکل نہین دیکھی
اتفاقاً سفر پیش آیا جہان بھگوت مورتی کی سیوا پوجن کیا کرتے تھے بحالت سفر اُسکا نمی پوجن
کرتے رہے ایک روز بھگوت مورتی دھیان مین نہ آئی کمال بیقرار ہوئے اور دوسرے روز

بھی ایسا ہی حال ہوا تیسرے روز جب وہ مورتی درمیان مین آئی تب دل کو قرار ہوا لیکن دو روز تک درشن نہونے کا سبب خیال مین نہ آیا اور واسطے دریافت حال بھگوت مندر کے اپنے اہلکاران کو لکھا جواب آیا کہ بسبب مرمت ہونے مندر کے دو روز بھگوت کی مورتی نکلنے سے باہر رہی تھی راجہ کو تب دلجمعی ہوئی اور کمال آنند ہوا راجہ موصوف نے اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ متھراجی مین دیہہ تیاگ کرین یہ خبر بادشاہ وقت کو پہونچی اُسنے بسبب تعصب کے مہم کابل پر تعینات کر دیا راجہ کو اس سفر سے بیحد بسبب کہ ایام زندگی کے قلیل رہے ہیں ایک ایک پل مثل کلپ کے گذرتا تھا جب نوبرس قریب آیا تو بھگوت نے اُس یوم سے راجہ کو مطلع کر دیا تا الوقت سیالکوٹ پر سوار ہو کر متھراجی مین آئے اور حسب عہد وہان دیہہ تیاگ کر کے پرم دھام کو پہونچے جے جیکار کا آوازہ تمام جہان مین پہونچا اور نرمل جس بھگوت بھگتی اور بھگتون کا مشہور عالم ہوا ایک حال اور بھی راجہ موصوف کا مترجم ثالث نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ سفر مین اتفاق قیام راجہ ممدوح کا جنگل مین ہوا اور وہان لشکر کو کچھ سامان خورد و نوش نہ ملا بھگوت کے مقتضائے بھگت بتسلتا ایک شہر وسیع ظاہر کر دیا کہ سب طرح سے آسایش تمام لشکر کو ہوئی دھنا بھگت

دھنا قوم جٹ پرم بھگت ہوئے ابتداے اُنکے بھگوت بھگت ہونے کی یہ ہے کہ بایام خرد سالی ایک براہمن بھگوت بھگت اُنکے گھر آیا بھگوت کی سیوا پوجا کرتا تھا دھنا بھگت نے اُسکو کہا کہ ایک مورتی مجکو بھی عنائت کرو کہ مثل تمھارے سیوا پوجن کیا کرونگا براہمن نے اوّل تو حیلہ بہانہ کر دیے اور جب استبداد زیادہ دیکھا تو چھوٹا سا پتھر کا لا حوالہ کیا دھنا جی نے کمال محبت سے سر اور آنکھون پر رکھا اور موافق طریقہ اُس براہمن کے سیوا پوجا شروع کری یعنے اول خود اشنان کیا اور پھر بھگوت کو اشنان کرا کر تالاب کی مٹی کا تلک لگایا اور بجاے تلسی دل کے برگ سبز چڑھائے اور کمال خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کری جب وہ الدہ روٹی لائی تو بھگوت کے آگے رکھکر اور آنکھ بند کر کے بیٹھ گئے اور بڑی دیر تک منتظر رہے کہ بھگوت بھوگ لگا دین لیکن جب نہ کھائے تو ملول و غمگین ہو کر بار بار ہاتھ جوڑے پھر طفلانہ استبداد کر کے خوشامد کری جب بھی نہ کھائے تو مورت تالاب مین ڈالدی اور خود بھی بیخود و نوش رہے چند روز اسیطرح گذرے اور بسبب نقاہت تشنگی و گرسنگی کے قریب مرگ ہو گئے بھگوت کو بر بھگت تبسلتا کا جوش مین آیا اور ظاہر ہو کر روٹی کھانی شروع کی جب نوبت تا نصف کھانے کے پہونچی تو دھنا جی نے کہا کہ کیا بالکل تو ہی کھا جائیگا کچھ مجکو بھی دیگا یا نہین بھگوت نے ہنسکر باقی روٹی دھنا جی کے حوالہ کی

اور اسیطرح روز کا معمول ہو گیا دھنا جی نے جو پرم منوہر روپ بھگوت کا دیکھا تو ایسا عشق ہو گیا کہ
اگر ایک لحظہ اُس روپ کو تصور مین یا ظاہر مین نہ دیکھتے تو بیتاب ہو جاتے بھگوت نے دیکھا
کہ جسکی روٹی بے محنت کھاتے ہین اُسکی خدمت بھی کچھ کرنی چاہیے کہ مفت خوری اچھی نہین ہو
دھنا بھگت سے پوچھکر گئو چرالایا کرتے ایک دفعہ وہی براہمن آیا اور مطلق نشان سیوا پوجا کا
دھنا جی کے پاس نہ دیکھا سبب پوچھا دھنا جی نے کہا کہ مہاراج بھلی پوجا دے گئے تھے کہ تجکو
چند روز تک بھوکھا مارا اب بڑی مشکلون سے ایسا سدھا ہوا ہے کہ گائے تک چرالاتا ہے براہمن کو
تعجب ہوا اور کہا کہ ہمکو بھی دکھلاؤ دھنا جی نے براہمن کو بھی درشن کرائے اور وہ براہمن چرن
کملون کو ڈنڈوت کرکے پریم کا جل آنکھون سے برساتا ہوا اپنے گھر آیا اور اُسی روپ کے تصور اور
سیوا بھجن سے میرے کمل دل لوچن شیتار من کو خوشنود کرکے کرتارتھ ہو گیا بھگوت نے دھنا
بھگت کو ہدایت فرمائی کہ کاشی مین جاکر رامانند جی سے منتر اُپدیش لو سو رامانند جی کے پاس آئے
اور اُنھون نے بمقتضاے اپنی صفائی قلب کے دھنا بھگت کو پریم بھگت اور مرسلہ بھگوت کا
جانکر منتر اُپدیش کیا پھر کمال آدر بھاؤ سے رخصت فرماکر سادھ سیوا کی ہدایت کی چنانچہ اپنے
گھر آکر موافق ہدایت گورو کے کاربند ہوئے ایک روز واسطے تخم ریزی زراعت کے غلہ گندم لیے
جاتے تھے سادھو آگئے اور وہ غلہ سادھان کی سیوا مین خرچ کر دیا اور بخوف والدین کھیت کو مثل
تخم ریزی کر وہ کے درست کرکے چلے آئے بھگوت نے سمجھا کہ جو کوئی غلہ زمین مین بامید پیدا ہونے کے
ڈالتا ہے وہ چند گونہ ہو جاتا ہے اور دھنا بھگت نے میرے بھگتون کے مکھ مین غلہ ڈالا ہے تو ہزار گونہ
ہونا چاہیے اسواسطے کھیت دھنا بھگت کا دیگر کاشتکاران کے کھیت سے ایسا اچھا جما یا کہ لوگ
تعریف کرنے لگے دھنا جی وہ تعریفات اُنکی براہ خندہ و مزاح کے سمجھے اور ایک روز بطور سیر جو
کھیت کی طرف گئے تو کہنا لوگون کا راست پایا بھگوت کی کرنا اور یہ یم کے تصدق ہو کر پریم آنند مین
مگن ہو گئے اور زیادہ تر بھگتون اور بھگوت کی سیوا مین مصروف ہوئے اہا راجہ اندر تو کیسا دانا
عقیل ہے کہ واسطے بنانے بیج کے دو صحیح رکھنیر کو تکلیف دہ ہوا میرے اس دل کمبخت کو کسواسطے
اٹھا کر نہ لیگیا کہ کروربیج سے بھی زیادہ سخت ہے جو یہ کہتا دھنا بھگت کی پڑھکر اور کرنا اور بھگت تسلسا
اور جھوار تا پریم دیال کی سنکر ذرہ بھی نرم نہین ہوتا بلکہ ہنسا اودے پور کے قریب ایک
مندر روپ چتربھج سوامین کا ہے وہان کا پوجاری دیوانامی براہمن پیر و ضعیف ہوا ایک روز جب
بوقت شب حسب دستور معمودہ بھگوت کو آرام کرا کر مالا پھولون کے اُتارے تو اپنے سر سے

لپیٹ لیئے اور دروازہ مندر کا بند کر دیا اُسیوقت رانا والی اودے پور کا آگیا اور دیوا موصوف
نے وہ مالا اُتار کر رانا کے گلے مین ڈالدیئے اتفاقاً ایک بال سفید اُس مالا مین رانا کو نظر آیا اور دیوا
موصوف سے پوچھا کہ کیا بھگوت کے بال سفید ہو گئے دیواجی نے جواب دیا کہ مہاراج ہو گئے رانا نے
کہا کہ ہم بھی صبحکو دیکھینگے اور یہ کہکر چلا گیا اگرچہ دیواجی کی زبان سے بیساختہ وہ بات نکل گئی لیکن
پھر کمال خوفناک ہوئے سوائے بھگوت کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور بیقرار ہو کر کہنے لگے
کہ ہے رکھی کیش ہے سوا مین نہ آپ کی بھگتی میرے دل مین ہوا اور نہ سیوا پوجا مین اعتقاد لیکن آپ کے
چرن کملون کے سوائے کوئی سرن اور پناہ بھی نہین کہ جہان جاؤن اب آپ کو ہی میری شرم ہو
چاہو سو کرو بھگوت یہ بنتی اپنے بھگت کی سنکر دیا اور کرنا سے پورن ہو گئے اور اُسیوقت اپنے جسم
مبارک پر بال سفید نمایان کر لیے صبحکو جو دیوا موصوف نے مندر کھولا اور جسم پر بال سفید دیکھے تو
بھگوت کی کرنا اور دیالتا کے پریم مین ایسے بیخود اور بیخود ہو گئے کہ نیک و بد رنج و راحت اپنے بیگانہ
کی کچھ خبر نہ رہی بعد ازان جو ہوش مین آئے تو کہنے لگے کہ ہمسے مہاپاپ آتما پرسے بھول کر بھی باوجود
قرب ہر وقت کے چرن کملون مین دل نہین لگایا اور نہ کبھی بھگتی بھاؤ سے سمرن بھجن کیا یہ کریا کری تو شاید
میرا خلاف رشتہ پوجاری ہونے کا جناب والا کو راست کرنا منظور ہوا یا اپنے نام کرنا کرو
دین دیال دین بندھو یہ خیال فرمایا غرض اسیطرح بھگتی اور بھاو مین چھکے ہوئے بھگوت کی عاجز نوازی
اور دین پسلتا کی سمتا اپنے دل مین بیان کر رہے تھے کہ رانا مذکور آیا اور بھگوت کے جسم پر بال سفید
دیکھکر خیال کیا کہ اس براہمن نے کسی کے بال لگا دیے ہین برائے امتحان ایک بال بھگوت کا
کھینچا بھگوت کو درد معلوم ہوا اور رنا کو چڑھائی پھر وہ بال ٹوٹ گیا اور خون کی دھار اس زور سے
نکلی کہ رانا کے کپڑون تک پہونچی رانا یہ حال دیکھکر اور بسبب خوف کے غش کھا کر گر پڑا اور ایک
پہر تک بیہوش رہا پھر اُٹھکر دیوا موصوف کے قدمون مین پڑا اور واسطے عفو تقصیرات کے عذرات
پیش کیے حکم ہوا کہ آیندہ اولاد رانا کو جب تک کنور کا منصب رہے تب تک واسطے دیدار بھگوت کے
اجازت ہو اور جب سے راج تلک ہووے تب سے اُسکی آمد و رفت اس مندر مین نہو چنانچہ اب تک
یہ رسم جاری ہے بھگتھا دو دختر۔ ایک دختر کسی زمیندار کی اور دوسری راجہ کی بھگوت کرپا کی بدولت
اس درجہ اور مرتبہ بھگتی کو پہونچین کہ جنکی کتھا اب تک بھگوت بھگتون کے زبان زد ہے اگر اُن کو نارائی
روپ لکھا جاوے تو درست اور بجا ہے حال یہ ہے کہ ایک دفعہ گورو راجہ کے آئے تھے اور وے
بھگوت کی سیوا پوجا حسب قاعدہ کیا کرتے تھے ہر دو دختران مذکورہ نے اُنسے درخواست بھگوت

مورتی کی کرپا اور موصوف کے سبب خردمالی کے اُن لڑکیون کو بھگوت مورتی کا دینا نہایت مناسب سمجھا
اور ایک ایک ٹکڑہ شل یعنے سنگ کا حوالہ کرکے نام اُنکا شلمسی بتا دیا اور اسقدر اُپدیش کیا کہ دل سے
سیوا پوجا کرتی رہو سنسار سمدر سے پار ہوجاؤگی ہر دو دختر خوش اختر و فرخندہ خصال نہایت اعتقاد
و محبت سے بھگوت سیوا کرنے لگین اور ایسا دل لگایا کہ بھگوت نے اُنکے دلمین ظہور فرمایا یہان تک
حال ہر دو دختر کا شامل تحریر ہوا اب علٰحدہ علٰحدہ تحریر ہوتا ہے دختر زمیندار کا چچا اپنے بھائی یعنے والد
دختر سے عناد رکھتا اُسکے دیہ مسکن پر چڑھ آیا اور گانون کو لوٹ لیگیا اُس لوٹ مین دختر ممدوحہ
کی سیوا مورتی بھی گئی اور اپنے فراق مہاجرت کی بلائے عظیم اُس معصومہ کی جان شیرین پر ڈال
گئی یہان تک غم والم اُس دختر کو ہوا کہ جہان اُسکی نظر مین تاریک ہوگیا اور زندگی وبال جان ہوئی
جبکہ خواب و خور ترک کیا اور لوگ سب طرح فہمایش کرکے ہار گئے تب لوگون نے اُس لڑکی کو
کہا کہ رشتہ مین جیسے ہم باپ اور بھائی ہین ایسے ہی وے ہین کہ جو لوٹ لے گئے تم خود جا کر اپنے
ٹھاکر لے آؤ یہ لڑکی گئی اور جہان اسکا چچا چوپال مین بیٹھا تھا اور سب آدمی گانون کے موجود تھے
وہان جا کر اپنے ٹھاکر کی درخواست کی وہ بولا کہ پہچانکر لیجا کسی اور شخص نے کہا کہ جیسی تیری محبت
ٹھاکر مین ہے ایسی ہی ٹھاکر کو بھی تیرے ساتھ ہونی چاہیئے تو آواز دے اگر اُنکو تیرے ساتھ محبت
ہوگی تو خود چلے آوینگے وہ لڑکی کہ روتے روتے آنکھین اُسکی ورم کر آئی تھین اور آواز پڑگئی تھی
عاجز اور دین ہو کر پکاری کہ ہے شلمسی مہاراج کہان ہو اور اس باندی کو کیون چھوڑ آئے بھگوت
یہ درد سننے آواز دلی اُس بڈھا گاکے فی الفور آکر چھاتی سے لپٹ گئے اور اُس جان بلب کو
حیات تازہ بخش کر ہر دو گانوں کے معتقد اپنی بھگت اور بھگتی کا کیا دختر راجہ کو اسقدر محب بھگوت
مین ہوئی کہ اُسی رنگ مین رنگین ہوگئی اور ہوا و ہوس لذائذ دنیا کی تمنا بالکل دل سے دور ہوئی
لیکن شخص مرتد اور بیکھ کے ساتھ شادی اُسکی ہوگئی تھی وہ لینے کو آیا اور اُس دختر کو کمال اضطراب
بھگوت سیوا کا ہوا آخر جب والدین نے ہمراہ اُسکے روانہ کیا تو مجبور ہو کر چلی اُس اپنے پریم پرتیم
شلمسی مہاراج کو اپنے ڈولے مین بٹھا لیا اور کوئی کنیز ہمراہ نہ لی راستہ مین وہ بیکھ پاس آیا اور متمنی
گفتگو وغیرہ کا ہوا وہ نیک باطنہ مطلق ملتفت نہوئی اور نہ کچھ کلام کیا وہ شخص بولا کہ تم کسواسطے
نہین بولتی ہو اور کیا تمکو درد ہے کہ اُسکی تدبیر کریجاوے دختر موصوفہ نے جواب دیا کہ اگر خواہش
ہمکلامی کی ہے تو بھگوت بھگتی اختیار کرو ورنہ ہرگز مجکو ہاتھ نہ لگاؤ اُسکو غصہ آیا اور پٹاری
بھگوت سیوا کی دریا مین ڈال دی اُس لڑکی کا مہاجرت اپنے سوا مین سے یہ حال ہوا کہ

زندگانی مشکل ہوگئی اور خورد نوش مثل زہر اُس بھگت کے واسطے رضامندی کے بہت سی باتین بنائین اور منت خوشامد کری لیکن کچھ سود مند نہوا اور اپنے گھر اگر سب حال راہ کا بیان کردیا عورات نے اُس لڑکی کو سمجھایا اور ساس اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگی لیکن اُس بدبھاگا نے بسبب متعلق ہونے دل کے بھگوت چرنون مین کچھ نہ سُنا اور نہ کچھ کھایا جب سب تدبیرات کرکے ساس وغیرہ عاجز ہوئین تب اُس دختر سے کہا کہ جو تو کہے سو کرین اُسنے فرمایا کہ اگر بھگوت تشریف لاوین تب میری زندگی ہے ورنہ خیر سب اُس مقام پر آئے کہ جہان بھگوت مورتی اُس شخص نے ڈالدی تھی اور اُس خوش نصیبہ نے بحالت گریہ وزاری آواز دی کہ ہے سوامین شلبلی مہاراج کہان ہو اور اپنی کنیز سے کسواسطے ناراض ہوگئے اگر بہت سے پانی مین اشنان کرنا منظور تھا تو یہ داسی گنگا جل منگا کر اشنان کراسکتی تھی اب کرپا کرو اور درشن دو چونکہ بھگوت اپنے بھگت کے ایسے قابو مین ہین کہ جسطرح کامی عورت حسین کے بسی ہوتی ہے وہ آواز تنجر کی بھری ہوئی سنکر فوراً اپنی عاشقہ مہجورہ کو اپنے دیدار سے جان تازہ عنایت فرمائی سبکو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور بھگوت بھگتی و سادھ سیوا اختیار کرکے کرتارتھ ہوگئے ۔ کنتھا سنت داس جی بموضع نوائی بملا نند کے پرلوکھ بس مین پرم بھگت ہوئے جسطرح راجہ پرتھ نے مع اپنی استری کے بھگوت سیوا کری تھی اسیطرح سنت داس جی نے کری اپنی تصانیف مین بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا پرتاپ برابر لکھا اور شاعری اُنکی سور داس جی کی شاعری سے مطابق تھی بھگوت کے جنم اور کرم اور چرتر اور رہ لیلا جو پوشیدہ تھی ایسے مضامین دلچسپ مین لکھی کہ بالضرور دل نرم ہوکر بھگوت چرنون مین لگتا ہے ایک دفعہ اُنکے دل مین یہ خیال ہوا کہ بھگوت کو جیسین قسم کے بھوگ لگانے چاہیے سو تصور مین حسب دلخواہ سب بھوجن تیار کیے اور بھگوت کو بھوگ لگایا چونکہ اعتقاد صادق اور بھگتی راست تھی سری بھگناتھ راے جی نے وہ اُنسے بھوگ قبول و منظور کیا اور واسطے ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی اور بھگت کے پوجاریان کا تیار کردہ بھوجن کو بھوگ نہ لگایا اور راجہ کو خواب مین ارشاد کیا کہ سنت داس کے گھر ہماری ضیافت تھی اُسنے اسقدر طعام مرغوب و لذیذ کھلائے کہ زیادہ کھا گئے اور اب تک اُسکی گرانی ہے راجہ سنت داس جی کی بھگتی و پرتاپ کا معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی و بھاؤ کی ترقی ہوئی ۔ کنتھا ساوی گوپال دوبرہمن گوڑ دیس کے رہنے والے منجملہ اُنکے ایک پیرانہ سال و خاندانی اور دوسرا نوجوان اور کم خاندان تیرتھ جاترا مین یک شامل تھے جابجا درشن کرکے جب برندابن مین آئے تو ضعیف برہمن بیمار ہوگیا برہمن جوان نے خدمت اُسکی بخوبی کری جب آرام

ہوا تو اُسنے خوش ہوکر وعدہ شادی کردینے اپنی دختر کا کیا براہمن کے بعد مبالغہ بسیار اُسکے کہنے کو قبول کیا اور جو گواہی کا ذکر آیا تو برہمن ضعیف نے سری گوپال جی کو گواہ قرار دیا جب دونون اپنے گھر آئے تو براہمن خرد خواہان بایفاے وعدہ کا ہوا لیکن زوجہ پسران برہمن ضعیف کی ملحاظ اپنے خاندان و بزرگی کے منکر ہوگئی اور دائرہ حالت بیماری کو لائق اعتبار کے نہ سمجھا آخر پنچایت جمع ہوئی اور دو عویدار سے گواہ پوچھے گئے تو اُسنے جواب دیا کہ جس حالت مین گوپال جی گواہ ہین تو اور کسی گواہی کی کیا ضرورت ہی پنچایت نے کہا کہ اگر گوپال جی تشریف لاکر گواہی دیوین تو بلا تامل شادی ہوجاوے اور نوشت بھی اس بات کی کردی براہمن دعویدار برندابن مین آیا اور شری گوپال جی کے مندر مین حاضر ہوا استدعاے تشریف لے چلنے کی کرکے چند روز تک بامید جواب پھر تا رہا جب بھگوت نے بخوبی اعتقاد دلی دیکھ لیا تب ارشاد فرمایا کہ مین پر تا بھی چلتی ہو براہمن نے عرض کی کہ اگر چلتی نہین تو بولتی کسطرح ہین بالکیش لاجواب ہوئے اور ساتھ ہولیے لیکن اُس براہمن سے فرمانے لگے کہ جب تو پیچھا پھر کر دیکھیگا اُسی جگہ کھڑا ہوجاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ جو ایسا بھگوڑا ہووے کہ باوجود ہزار ہا تدبیرات و محنت ہاے شاقہ سمادھی وغیرہ کے دل مین سے بھاگ جاتا ہو اور جسنے گوپکاؤن کا ماکھن وغیرہ چور اکر خوب کھایا اور جو اُنھون نے پکڑنے کا ارادہ کیا تو پھر بھاگ گیا اُسکا کسطرح اعتبار ہووے کہ پیچھے پیچھے آتا ہو یا نہین اسواسطے ساتھ ساتھ چلنا چاہیے بھگوت نے ہنسکر فرمایا کہ ہمارے گھونگرو کی آواز تیرے کان مین پڑتی رہیگی اُسنے مجبور اُ بھگوت نوپرون کی آواز موافق درشن کے سمجھ لی اور بھگوت سے حسب فرمودہ اُنکے وعدہ کرلیا جب نزدیک وہ مسکن کے پہونچے تو برہمن کو تمنا ہوئی کہ اب تو روپ انوپ کو آنکھ بھر دیکھ لینا چاہیے سو اس خواہش مین وعدے کو بھول گیا اور پیچھے پھر کر دیکھا تو بھگوت وہین کھڑے ہوگئے اور براہمن حسب الارشاد گانون مین گیا حال تشریف آوری خود بدولت گوپال جی مہاراج کا بیان کرکے پنچایت کو لایا اور بھگوت نے قرار داد فریقین کی بآواز بلند ہاتھ اُٹھا کر گواہی دی سب کو بھگوت اور بھگتی اور بھگتون کا اعتقاد ہوا اور اُس براہمن کی شادی کمال خوشی کے ساتھ ہوگئی اب تک سری گوپال جی مہاراج بموضع کھڑوان سہ کروہ از مندر سری جگناتھ راے جی براجمان ہین اور بنام سامی گوپال مشہور جو کوئی جاتا ہی درشن پاتا ہی کتھا سیوان اپسر سامگر راجہ اپنی قوم کا دوارکا دیس مین پرم بھگت ہوئے اگرچہ کمند مہم جی از بس تارک سب لذایذ دنیا اور تعلقات کے مشہور ہین لیکن یہ راجہ باوجود متعلق ہونے راج کاج اور موجود کی نعمات دنیاوی کے

بلند مجھ سے زیادہ تارک دلی تھے شجاعت وہمت وسخاوت وطاقت اسقدر تھی کہ بھگوت کی مہما
کری حال یہ ہی کہ عزیز خان نامے ملازم بادشاہی با فوج جرار دوارکا پر چڑھ گیا اور رنچھوڑجی مہاراج کے
مندر اور شہر کو آگ لگا کر لوگون پر طرح طرح کے ظلم شروع کیے بھگوت نے اُسوقت اپنے بھگت
سیوان سے امداد چاہی سیوان اُسیوقت مع جزوی اپنے ہمراہیان کے سوار ہوا اور پاشنہ کوب
دوارکا مین پہونچا معاندین کے ساتھ مقابلہ ہوا اور ایسا اُنکو تہ تیغ کیا کہ ہزارہا مقتول ہوئے اور
بقیۃ السیف بھاگ گئے عزیز خان مردود داخل جہنم ہوا اور سیوان نے اُس فتح عظیم سے کمال
خوش ہوکر اور اپنے پران نچھاور کرکے بھگوت کے پرم پد کی راہ لی اس چرتر مین ایک یہ اعتراض
لازم آیا کہ بھگوت ہمیشہ اپنے بھگتون کی سہاے کرتے رہتے ہین یہان سیوان سے کسواسطے درخواست
اپنی سہاے کی کری اور کسواسطے خود یا اپنے شہر والون کے ہاتھ سے اُس عزیز خان جہنمی کو مغلوب
نہ کردیا سو واضح ہو کہ جسقدر بھگوت کے چرتر ہین اسواسطے ہین کہ کیرتن کرکے بھگتی لوگون کو
ہووے ورنہ خود بھگوت دوست دشمن راحت رنج فتح شکست وغیرہ سے مبرا اور سچدانند گھن پورن
برہم ہی سو یہ چرتر واسطے اذدیاد اعتقاد قوم کا واسکے خود کرایا تاکہ موافق سیوان کے بھگتی اختیار کرین
اگر یہ بات منظور نہوتی تو عزیز خان کو دوارکا پر کیون چڑھاتے سواے ازان شاید بھگوت کو امتحان
اعتقاد اور بھگتی سیوان کا منظور ہوا ہو اور اگر کسی کو یہ گفتگو ہووے کہ سیوان کی جان اس لڑائی مین
کسواسطے گئی سو اسکا حال یہ ہی کہ سیوان اس لڑائی مین کسان کم بینان کو مردہ نظر آتا ہی ورنہ وہ
مرا نہین بلکہ زندۂ جاوید ہوگیا وہ شخص مرتا ہی بلکہ زندہ ہی مردہ ہی کہ جسکو بھگوت بھگتی نہین ایک بات لطیفہ
کی خیال مین گذری کہ دوارکا مین جو رنچھور نام بھگوت مورتی کا ہی اسواسطے ہی کہ لڑائی سے بھاگ کر
دوارکا مین آئے سو اگر بھگوت خود یا اپنے شہر والون سے مقابلہ اُس جہنمی کا کراتے اس نام مین
فرق آتا یا بعد مقابلہ بھاگنا پڑتا اسواسطے سیوان کی مدد چاہی یا اس چرتر سے بھگوت اپنے بھگتون
کو اپنے برابر ظاہر کرتے ہین کہ جسطرح مین اپنے بھگتون کی سہاے کرتا ہون اسیطرح میرے بھگت میری
سہاے کرتے ہین بلکہ اُنکو اسقدر ترجیح ہی کہ وے جان سے بھی دریغ نہین کرتے علاوہ ازین ایک
اور بات ثابت ہوتی ہی کہ جسوقت بھگت نے بھگوت مین دل لگایا تو بھگوت اسکے دل مین موجود
ہوتا ہی اور اس حالت مین جو کام بھگت سے ہووے وہ بھگوت کا کیا ہوا جاننا چاہیے اس دلیل سے
یہ چرتر قتل عزیز خان کا خود بھگوت نے کیا مدد اور سہاے کسی سے نہین چاہی کتھا سمان
ہی قوم قصاب پرم بھگت بیراگوان ہوئے جسطرح طلا کسوٹی سے بے عیب ہوجاتا ہی اسیطرح

سدن جی نے پچھلے جنموں کے گناہ دور کر دیے کو شت اور دن سے خرید کر بیچا کرتے تھے کبھی جان ایذا نہیں کری تھی سالگرام کی مورتی پاس تھی اُسی سے سیر کا خواستگار ہوتا یا من کا وزن کر دیتے تھے ایک سادھو نے دیکھکر دل مین کہا کہ یہ مورتی ایسے پیشے والے کے پاس کب مناسب ہی اسواسطے سدن جی سے درخواست اُس مورتی کی کری اُنھون نے بے تامل حوالہ کر دی رات کے وقت بھگوت نے اُس سادھو سے خواب مین فرمایا کہ ہمکو جہان سے لائے ہو وہین پہونچا دو سادھو نے عرض کیا کہ مہاراج آپکا تشریف رکھنا قصاب کے گھر کب مناسب ہی بھگوت نے فرمایا کہ ہمکو اس قصاب سے ازبس محبت ہی جسوقت وہ ہمکو پلڑے ترازو پر رکھتا ہی تو ہم اُسکو بجاے جھولہ کے سمجھتے ہین اور جو خرید فروخت کی گفتگو کرتا ہی وہ بجاے کیرتن کے ہی سادھو نے کو رحسب الارشاد واپس لایا اور سدن جی کے سپرد کر کے کہا کہ مین نے پنچامرت[1] مین اشنان کرا کر چندن تلسی وغیرہ سے پوجا کری ہی لیکن قبول نہوئی اور تمسے رضامند نہین مجسے خطا ہوئی کہ تمھارے پاس سے لیگیا یہ کہکر سادھو روانہ ہوا اور سدن جی پریم مین مگن ہو کر تارک تعلقات ہو گئے وہی بھگوت مورتی اپنے پاس رکھلی اور جگناتھ راے جی کو روانہ ہوئے راہ مین چند رشتہ داران کو جاتا دیکھکر اُنسے پوشیدہ جدا راستہ کو راہ لی یدین خوف کہ کوئی واسطے واپسی کے تکلیف نہ دیوے ایک گانون مین کسی گرہست کے گھر واسطے بھوجن کے گئے عورت اُسکی سدن جی کو نوجوان اور خوبصورت دیکھکر عاشق ہو گئی طعام لذیذ و مکلف کھلا کر ٹھہرایا اور رات کو درخواست اپنے ساتھ لے چلنے کی کری سدن جی نے فرمایا کہ اگر میری گردن کاٹ لیوے تب بھی یہ بات نہین ہو سکتی وہ بدبخت یہ سمجھی کہ واسطے قتل شوہر کے کہتا ہی اُسیوقت گئی اور اپنے شوہر کو قتل کر کے پھر آئی اور وہ حال سدن جی سے بیان کر کے مستدعی اُسی درخواست کی ہوئی سدن جی نے فرمایا کہ ای نالائقہ تیری عقل گئی ہی میرا ایسے امور سے کیا تعلق ہی عورت مایوس ہوئی اور شور و غل کر دیا کہ اس شخص کو سادھو جانکر ٹھہرایا تھا اب میرے شوہر کو قتل کر کے میرے لیجانے کا ارادہ رکھتا ہی گرفتار ہو حاکم کے روبرو گئے اور عند الاستفسار جواب دیا کہ فی الحقیقت مجسے یہ کام ہوا ہی حاکم نے ہاتھ کٹوا ڈالے اور چھوڑ دیا سدن جی باوجود اُس صعوبت کے مطلق چین جبین نہوئے اور ظہور اُسکا بسبب اپنے کسی گناہ عظیمہ کے سمجھے بھگوت کے تصور مین شادان و فرحان روانہ ہوئے جگناتھ راے جی نے خوش ہو کر خاص سواری کی پالکی واسطے سدن جی کے بھیجی لیکن سدن جی نے پاس ادب سوار ہونے سے انکار کیا اور رجب مبالغہ ہوا تو عدم بجا آوری حکم اپنے سوا مین کی موجب گستاخی کا سمجھکر

[1] پنچامرت = دودھ دہی گھی شہد شکر ملا ہوا

اور سوار ہو کر دربار مین پہونچے اور بھگوت درشنون سے اپنے آپکو کرتارتھ جانکر ڈنڈوت کری
اُسی حالت ڈنڈوت مین ہاتھ بدستور ہو گئے اور سب دُکھ جنمانتر کے رفع ہو گئے فی الحقیقت
بھگوت بھگتی کا ایسا ہی پرتاپ ہی چنانچہ بھگوت نے مہابھارتھ مین فرمایا ہی جس شخص مین میری
بھگتی نہین اور چارون بید پڑھا ہو وہ مجکو عزیز نہین اور جو شخص میرا بھگت ہی گو وہ چانڈال بھی
ہی لیکن مجکو ازبس عزیز ہی اور وہی لائق پرستش کے ہی بھگوت نے ایکادس اسکندھ مین بھی اسی اسلوک
کے موافق اودھو سے ارشاد فرمایا ہی کرمانندی قوم چارن رجواڑہ مین بھگوت
بھگت بیراگوان ہوئے شاعری اور تصنیف اُنکی ایسی سریع التاثیر ہی کہ ہر ایک سنکر دل
پڑھ سنکر نرم ہو جاتا ہی اُنھون نے سنسار کو ناپایدار اور بے حقیقت جانکر ترک کیا اور تیرتھ جاترا
کے واسطے روانہ ہوئے بھگوت سالگرام مورتی کا سنگھاسن سر پر دھارن کر لیا اور ایک چھڑی ہاتھ مین لے
جہان کہین قیام کرتے اُس چھڑی کو زمین مین گاڑکر بٹوہ سالگرام کو بطور جھولہ اُس چھڑی کی شاخ پر براجمان
کر دیتے ایک دفعہ وقت روانگی کے وہ چھڑی بھول گئی اور چونکہ دل تصور بھگوت چرترون مین
رہتا تھا اسواسطے راستہ مین بھی خیال نہوا منزل پر پہونچکر جب ضرورت بھگوت کے براجمان کرنے
کی ہوئی اُسوقت یاد آئی اور نہایت پریم سے کہنے لگے کہ فی الحقیقت جاروب کش و سویہ وآبکش
چمنکار وبجاے سواری کے تو یہ غلام ہی کیا جو امور کہ حضور والا کے تعلق ہین وہ بھی اس غلام کے
ذمہ ہوئے یہ پریرک قلوب کے آپ ہین چھڑی جو یاد نہ رہی آہمین غور فرمالیون کہ تصور سکا ہی بھگوت
نے جو یہ گفتگو لطیفہ اور تمثیل مجسم سُنی تو خوش ہوئے اور فوراً وہ چھڑی منگادی کہ
گوالہ والہ ہر دو برادر رجواڑہ مین ہوئے کو بھی برادر کلان ابتداسے بھگوت بھگت بیراگوان تارک
شراب گوشت وغیرہ و پرستگار بھگوت روپ مادھری کے تصور مین مگن اور بھگوت چرتر اور گنون کی
کیرتن کرنے والے ہوئے والا جی برادر خرد مینوش گوشت خوار اکثر اجاگا کی تعریف مین قصائد تصنیف
کیا کرتے اور کبھی شاذ و نادر بھگوت چرتر کا بھی کیرتن کرتے لیکن برادر کلان کے فرمان بردار تھے ایک
روز برادر کلان نے فرمایا کہ عمر عزیز رائیگان جاتی ہی اور دنیا بے ثبات و ناپایدار ہی مناسب ہی کہ دوارکا
ہی مین بھگوت کے درشن کو آدین چنانچہ دونون بھائی دوارکا مین آئے کہ برادر کلان نے اپنی تصنیف کے مضمون
گیت اور چھند بھگوت رنچھوڑجی کے بھینٹ کیے اور والا برادر خرد نے نہایت شرم سے سرنگون ہو کر چشم
تر آب و بخیال اپنے گناہون کے دل بیتاب سے دو چار گیت پڑھے بھگوت نے جو نہایت محبت دلی
کیساتھ اور اپنے گناہون کی شرم سے نادم خیال فرمایا تو خوش ہو کر اُنکی کیرتن پر مخاطب ہوئے اور منکاری

بھرنے لگے بدین مطلب کہ ہم سُنتے ہین کچھ اور کہو اور پوجاری کو واسطے عنایت فرمانے مالا کے
خاص کے ارشاد فرمایا الہ جی نے عرض کیا کہ کولھ برادر کلان مستحق ان نوازشات کا ہی نہ مین گنہگار پوجاری
نے جواب دیا کہ اس سرکار مین بڑائی چھوٹائی محبت دلی کی دیکھی جاتی ہی اور ہمکو صرف تعمیل حکم
بھگوت کی واجب ہی یہ کہکر وہ مالا الہ جی کی گردن مین ڈال دی کولھ جی کو ازبس ناگوار ہوا اور بیعزتی
اپنی تصور کرکے کمال رنج وحسرت سے بارادہ ڈوبنے کے سُمدر مین کود پڑے سمدر مین زمین اور آسمان
ملا اور اصل دوار کا و بھگوت کے درشن کرکے کرتارتھ ہوئے بھگوت چرنون مین نہایت پریم سے
ڈنڈوت کرکے رنج وراحت وغیرہ سے اُسیوقت علیحدہ ہو گئے اور بھگوت کا روپ انوپ دیکھتے
ہوئے بھگوت کی راجدھانی مین پہونچے جب واسطے بھوجن کرنے کے گئے تو بھگوت نے ارشاد
فرمایا کہ دوپہر اڑھائی ون مین پارس کرو کولھ جی نے پوچھا کہ دوسرا پارس کسکے واسطے ہی بھگوت نے فرمایا
کہ واسطے تمھارے چھوٹے بھائی کے ہی ستے ہی پھر رنج ہوا اور وہ بھگوت پرشادشل زہر کے معلوم
ہونے لگا بھگوت نے فرمایا کہ رنج کی کچھ بات نہین تمھارا چھوٹا بھائی میرا پرم بھگت ہی اور حال اُسکا
یہ ہی کہ پہلے جنم مین راجہ تھا اور راج کو چھوڑ کر جنگل مین ہمارے بھجن سمرن مین مصروف رہا کرتا تھا
اتفاقاً ایک راجہ وہان وارد ہوا اور اُسکا سامان عیش ورانگ رنگ وغیرہ کا دیکھکر متمنی اُن لذایذ کا ہوا
اسواسطے یہ دیہہ پائی اب وہ تمھاری جدائی سے بیخور وخواب مثل قالب بیجان کے ہی تم بہت
جلد جاؤ اور اُسکی خبر لو کولھ جی پرشاد لیکر ایک لحظہ مین اپنے مکان قیام پر آئے اور الہ جی کو وہان
نہ پاکر بدریافت خبر روانگی طرف وطن کے روانہ ہوئے الہ جی کا مفارقت اپنے بھائی سے یہ حال
رہتا تھا کہ ہمیشہ گریہ وزاری کیا کرتے تھے اور سوائے رنج مفارقت کے کسی طرف توجہ نہ تھی کسی کی زبانی
سنا کہ کولھ جی سلامت ہین اور ہمراہ سنگھ (قافلہ) کے آتے ہین کمال خوش ہوکر واسطے پیشوائی کے روانہ
ہوئے اور ڈنڈوت کرکے دونون بھائی بکمال محبت وپریم یک دگر سے ملے کولھ جی نے سب
حال درشنون کا اور ملنے مہاپرشاد کا اور وہ حال جو بھگوت نے بیان کیا تھا مفصل بیان کیا اور دونون
بھائی ایسے پریم مین پورن ہوئے کہ گھر بار کو ترک کرکے جنگل کو چلے گئے اور بقیہ عمر بھگوت سیوا
پوجا مین گذرانی بنکٹھ جگناتھ جی ساکن تھا نیشر پرم بھگت اور سریکرشن چیتن مہاپربھو کے
سیوک شل پارشد کے ہوئے سال سیوک ہونے کا یہ ہی کہ تین روز تک سریکرشن چیتن موصوف کو
اپنے گھر پر براجمان دیکھا اور اُنکے پرتاپ اور مہما کی بزرگی اپنے گھر مین ظاہر پاکے معتقد ہوئے اور
خوب سمجھ لیا کہ پرم کرپا سوامین نے میرے اوپر کری ہی کہ مجھ ناواقف اور گمراہ کو خود اپنا پرتاپ

دکھا کر ہدایت فرمائی اسواسطے اُنکی خدمت مین حاضر ہوئے اور سیوک ہوکر کرشنداس نام پایا لیکن لوگ صرف کرشن نام کہا کرتے تھے مدت تک مانسی پوجا اور دھیان کرتے رہے ایک روز یہ تمنا ہوئی کہ اگر آرچا مورتی بھگوت کی ملے تو استھاپن کرکے ہر وقت سیوا پوجا مین رہا کرین بھگوت نے کرپا کرکے اپنا سروپ ایک چاہ مین نشان دیا اُسکو لاکر استھاپن کیا اور ایسے سیوا پوجا مین مصروف رہا کرتے کہ شب و روز بھگوت کے سرنگار و راگ بھوگ و اُتساہ اور لاڈ لڈاسے سے سوائے اور کچھ کام نہ تھا اُنکے صاحبزادہ کا نام رگھناتھ جی تھا وہ خردسالی سے ایسا بھگت پریمی ہوا کہ بھگوت نے خواب مین ایک اشلوک اپنے پریم اور بھگتی کا ہدایت فرمایا کتھا رامداس جی ساکن ڈاکور قریب دوارکا کے ازبس پریمی بھگت بھگوت کے ہوئے ایکادشی برت نہایت پریت اور بھگتی سے رکھکر واسطے جاگرن کے سری پنچھور جی کے مندر واقع دوارکا مین جایا کرتے جب ضعیف الجسم ہوگئے تو پنچھور جی نے اجازت فرمائی کہ اب تمکو تکلیف دوارکا آنے کی معاف ہو اپنے گھر سمرن بھجن کرتے رہو رامداس جی نے اگرچہ ارشاد بھگوت کو مُوقت تسلیم کرلیا لیکن جب جذبۂ شوق درشنون کا ہوتا تو بے اختیار ہوکر روانہ ہوجاتے بھگوت کو تکلیف آمد و شد اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور فرمایا کہ تم ایک گاڑی لے آؤ ہم تمہارے گھر چلینگے۔ رامداس جی اگلی ایکادشی کو مع گاڑی کے پہونچے اوز لوگون نے جانا کہ بسبب ضعیفی کے گاڑی پر سوار ہوکر آیا ہے بروز دواوسی حسب منشا اور بھگوت کے مندر مین گئے اور گاڑی پر سوار کراکر روانہ ہوئے لیکن شریورات بھگوت کے سب مندرمین چھوڑ دیے صبح کو جو پوجاریان نے مندر کھولا اور بھگوت کو نہ پایا تعجب کیا کہ رامداس جی لے گئے سب پیچھے دوڑے اور رامداس جی کو اُنکے آنے سے فکر ہوئی بھگوت نے فرمایا کہ قریب ہی ایک باوڑی ہے اُسمین ہمکو پوشیدہ کردو۔ رامداس جی نے حسب الارشاد عمل کیا وہ لوگ جو آئے تو اول رامداس جی کو بضرب شدید مجروح کیا اور پھر جب گاڑی مین بھگوت کو نہ پایا تو رامداس جی کے مجروح کرنے سے نادم و پشیمان ہوئے بعدازان ایک شخص کی نشاندہی سے باوڑی کو دیکھا کہ پرازخون ہے متعجب ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ رامداس ہماری اجازت سے ہمکو لایا ہے تمنے جو اُسکو زخمی کیا تو وہ زخم ہمنے اپنے جسم پر روکا ہے اسواسطے یہ باوڑی پرازخون ہے اب تم واپس جاؤ تمہارے ساتھ نجاویگے پوجاریان نے کمال منت وزاری سے عرض کیا کہ مہاراج اگر آپ تشریف نہ لیچلے تو ہمارا کیا حال ہوگا بھگوت نے کچھ نہ سُنا اور بعد دو وقوع بسیار قرار پایا کہ بھگوت مورتے کے برابر سونا یعنی ۱۲۵ وزن کرین پوجاری اس بات پر قانع ہوگئے رامداس نے عرض کیا کہ مہاراج میرے پاس تولا کہان ہے

بھگوت نے فرمایا کہ تمہاری عورت کے کان مین بالی طلائی ہی ہمارے وزن کے برابر کافی ہی جب اُس بالی طلائی کے ساتھ بھگوت مورتی کو وزن کرنے لگے تو خواہش بھگوت سے پلڑہ جانب بالی کا زمین پر آگیا اور بھگوت مورتی کا پلڑہ بسبب سُبکی وزن کے اونچا ہوگیا پوجاری شرمندہ ہوئے اور اپنے گھر کو چلے گئے رامداس جی نے بھگوت کو اپنے مکان پر لاکر براجمان کیا اور بھگوت کی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوئے اس چرتر سے ظاہر ہی کہ راجہ بل کے دروازہ پر تو بعد اُسکے باندھ لینے کے قیام فرمایا تھا اور یہان بعد مجروح ہونے رامداس جی کے مقیم ہوئے اور برائے دوام رہنے کی علامت یہ ہی کہ اب بھی بھگوت مورتی کسی اور شخص سے نہین اُٹھتی جب کوئی اولاد رامداس جی سے اُٹھاتا ہی تب فوراً اُٹھ آتی ہی چنانچہ بروقت مرمت ہونے مندر کے یہ امتحان ہوچکا ہی ؛

نشتھانم دربیان مہالیلا نوکرن یعنی راس و رام لیلا وغیرہ مشتمل کتھا شش بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی چکر رکھا کو دنڈوت کرکے کمٹھہ اور تار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ بروقت متھنے سمدر کے سمدر مین ظاہر کرکے مندر اچل کو اپنی پشت پر دھارن کیا اور دیوتاؤن کے دکھ دور کیے رام لیلا و نرسنگھ لیلا و راس لیلا بناکر چو بھگوت کا آرادھن پوجن کرتے ہین اُسکا نام لیلا نوکرن ہی یہ نشتھا پرم پونیت ایسی ہی کہ صدہا ہزار ہا ادھم اور مہاپاپی جسکی بدولت بھگوت پراین ہوئے اور بھاگوت سے ظاہر ہی کہ جب بروقت شروع راس لیلا کے بھگوت گوپیون سے انتردھیان ہوگئے تو وے دیوانہ وار بن اور جنگل مین ہر یک درخت اور لتا وغیرہ سے پوچھتے ہوئے تلاش کرنے لگے اور گریہ وزاری و منت و الحاح و استت وغیرہ جو کچھ تدبیر خیال مین آئین سب کری لیکن بھگوت ظاہر نہوے آخر کار سب گوپیون نے بھگوت چرترون کی نقل شروع کی یعنے کوئی گوپی تو سریکرشن روپ بنی اور کوئی بالک اور کوئی گئوا اور کوئی پچھڑہ اور جسطرح ابتداے جنم سے بھگوت نے چرتر کیے تھے سب کیے بھگوت اُسیوقت خوش ہوکر ظاہر ہوئے پس ثابت ہوگیا کہ بھگوت اپنی لیلا نوکرن سے ایسے راضی ہوتے ہین کہ خود ظاہر ہوآتے ہین علاوہ ازان راس لیلا بھگوت نے خود اجازت دیکر جہان مین ظاہر کری کہ وہ حال نارائن بھٹ جی کی کتھا مین مندرج ہوا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ بھگوت کو اپنی لیلا نوکرن مثل خاص چرترون کے عزیز ہی اور ظاہر ہی کہ شاستردن مین واسطے پاشنا و پوجن مورتی کے اجازت ہی اور وے مورتی سنگ و چوب و فلزات یعنی سونا چاندی کی ہوتی ہین اور آدمی خود اُنکو بنا لیتے ہین اور اکثر دیوار وغیرہ پر نقش کھینچکر یا چبوترہ اور

شکل بنا کر پوجا وغیرہ کرتے ہین اور اسکی بدولت حسب اعتقاد اپنی مراد کو پہونچتے ہین اب غور کرنا چاہیے
کہ یہ لیلا نوکرن مورتی اول تو براہمن بالک ہوتے ہین کہ بقول بھگوت اور بید کے جنم سے ہی بھگوت
روپ ہین پھر انھون نے اپنا لباس مثل بھگوت کے بنایا پس جو کوئی باعتقاد دل انکی پوجن پرستش کریگا
تو کیون نہ مراد کو پہونچیگا بلکہ دیگر مورتی وغیرہ سے تو کامیابی بدیر ہوتی ہے اور ان لیلا نوکرن مورتی سے
جلد صفائی دل اور بھگوت پراپتی ہوجاتی ہے کسواسطے کہ حصول بھگوت کا پوجن مورتی وغیرہ سے
اسوقت ہوتا ہے کہ اوّل تو اُس مورتی مین خوب دل لگے دوسری طرف نجاے دوئم بھگوت کے چرتروں
کا سرون وکیرتن ہو سوئم ست سنگ ہووے سو دیگر مورتی پوجن وغیرہ مین ایسا دل کمال محبت سے
کم لگتا ہے کہ جسکو عشق کہتے ہین بلکہ شاذ و نادر اور سرون وکیرتن دست سنگ حصر پر تلاش ہے اور لیلا
نوکرن مورتی کی پوجن سیوون مین وہ سب بات مصرحۂ بالا ایک جگہہ اور ایک وقت حاصل ہوجاتے
ہین کیا معنی کہ بسبب حسن ظاہری اور لباس زرق و برق کے محبت تو فوراً پیدا ہوتی ہے اور بھگوت
چرتروں کا کیرتن سرون اور بھگوت بھگتون کا ست سنگ بلا تلاش موجود رہتا علاوہ ازان پوجن بھگوت
مورتی کا اسواسطے ہے کہ اُسکے ذریعہ سے اصل بھگوت مورتی کے تصور اور دھیان مین طبیعت مستقل
ہو سو جبکہ حسب وجوہ بالا بذریعہ لیلا نوکرن مورتی کے تصور اصلی سروپ بھگوت کا جلد تر ممکن ہو تو اس
لیلا نوکرن نشٹھا سے بہتر اور کون سی مورتی اور نشٹھا ہے درین صورتہا از بس واجب و ضروری ہے کہ بھگت
لیلا نوکرن مورتی کو خاص مورتی بھگوت کی تصور کرکے باعتقاد دل پوجا پرسنگل کرکے بیشک و شبہ
منزل مقصود کو پہونچ جائیگا واسطے اودھار مہاپاپ آتما کلیگ کے لوگون کے بھگوت نے سب کچھ تدبیر
آسان تر از آسان کردی کوئی الفور بیڑا پار ہوجائے لیکن پرنتو آفرین ہزار آفرین تمہاری کم نصیبی اور واژگونی طالع
پر ہے کہ اُن مورتیون کو بھگوت روپ جاننا اور چرتروں مین دل لگانا تو ایک طرف رہا گستاخی اور بے
اعتقادی اُس درجہ نہایت پر ہے کہ جسکا ذکر موجب طوالت کا ہے بلکہ ناگفتہ بہ بیشک ایسے مہاپاپی نامعتقد و
گستاخ ایک کلپ تک مہارورو نرک مین پڑے رہینگے اور ہرگز نقد نجات سے نہ چھوٹینگے اور واضح رہے کہ آدمی کو
اعتقاد ہے کہ اگر نیک اعتقاد ہوا تو مراد کو پہونچ گیا اور اگر ناقص ہوا تو تحت الثری کو گیا اور چونکہ بید
اور شاستردن نے بھگوت کو دربار دینے ثمرۂ اعمال حسب اعتقاد ہر ایک کے مثل کلپ برکچھ کے لکھا ہے لہذا
ایک تمثیل کلپ برکچھ کی تحریر واجب ہوئی کلپ برکچھ کا خاصہ ہے کہ حسب خواہش کے
پھل دیتا ہے ایک مسافر اتفاقاً کلپ برکچھ کے نیچے پہونچا اور خیال کیا کہ اگر ہوا سرد چلے تو خوب ہے
ہوا چلنے لگی پھر متمنی ایک حوض آب سرد و میل سبزہ کا ہوا وہ بھی موجود ہوگیا پھر ملبوسات

فاخرہ وسامان عیش ورنگ ورنگ وعورات حسین کی آرزو ہوئی وہ بھی سب حاصل ہوئی جب اُن
عورات کے ساتھ مشغول العیش ونشاط ہوا تو خیال آیا کہ ایسا نہوا نکا مالک سزا دینے لگے سو پاپوش پڑنے
لگے اور سر پیلا ہو گیا اسیطرح بھگوت موافق اعتقاد ہر یک کے پھل دیتا ہے اور بھگوت نے گیتا میں
فرمایا ہے کہ ضرور من ہی آدمیوں کو باعث قید اور رہائی کا ہے بھاگوت کا قول ہے کہ جو کوئی جس اعتقاد سے
دل لگاتا ہے ویسا ہی ثمرہ اُسکو ملتا ہے غرض اعتقاد شرط ہے اگرچہ کتھا اُن بھگتوں کی کہ جو لیلا نوکرن کی
بدولت پرم پد کو گئے مفصل تحریر ہوئی لیکن دو ایک ذکر یہان بھی لکھتا ہوں میرا دھو جو بھگوت بھگت
مشہور ومعروف ہیں اُنکی بھگتی کی ابتدا لیلا نوکرن ہوئی حال یہ ہے کہ امیر کبیر تھے مذہب محمدی رکھتے تھے
رہرد متصرا برندابن میں پہونچے اپنے منشی سے کہ بھگوت اُپاسک تھا بڑائی اس لیلا کی سنکر مشتاق تماشا
ہوئے منشی نے بدریافت غلبۂ شوق امیر کے بعد اقرارات ادب دیوجا وغیرہ کے راس کرنے والونکو
بلایا اور امیر نے باادب وشوق تمام بھگوت چرتروں کو دیکھا جان ودل سے عاشق صورت اصلی نند نندن
برندابن چندکے ہو گئے اور تمام مال وخزانہ بھگوت کے نذر کیا بعدہ ترک دنیا ولباس کا بھی کر دیا سری
کرشن سری کرشن گویان بن وکنج شری برندابن میں طالب اصل مطلوب عزیز کے پھرنے لگے چونکہ وقت
نام بھگوت کا زبان سے نکلتا تھا اسواسطے لوگون نے میرا دھو نام رکھدیا اور بھگتون میں تصور کیا
تصنیفات اُنکی مشعر بال چرتر بھگوت کے بکثرت ہیں ازانجملہ ایک قصیدہ اس خاکسار کے پاس بھی ہے
مطلع اُسکا یہ ہے ؎ تا کے زخود رانی سخن سریکرشن گوسریکرشن گو ہا بگذار کیرو مامن سریکرشن گوسریکرشن گو
تھوڑے عرصہ میں بھگوت کا روپ اُنکے دل میں ظاہر ہوا اور سدھ ہو گئے اُس روپ انوپ کے نشہ میں
مست رہنے لگے اور سری مد بھاگوت سننے کی تمنا ہوئی لیکن کسی پنڈت نے مندر میں جانے نہ دیا بھگوت نے
ایک گسائین اپنے بھگت کو اجازت سنانے کی فرمائی کہ اُنھون نے بہت اعزاز کے ساتھ کتھا سنانی
شروع کی ایک دفعہ کتھا کرتے ہوئے بہت رات گذر گئی اور میرا دھو مندر میں سو رہے بعد نصف شب کے
گرسنگی معلوم ہوئی بھگوت نے خیال فرمایا کہ آج میرا دھو جی ہمارے مہمان ہیں افسوس ہے کہ گرسنہ ہیں
اسواسطے اپنے خاص بھوگ کے تھال میں لڈو جلیبی اور لوشین چل بسروپ طفل دہ دوازدہ سالہ
کے لائے اور فرمایا کہ گسائین جی نے بھیجا ہے میرا دھو نے لیکر بھوجن کر لیا اور سو رہے صبح کو تھال ولوٹا طلائی
جو مندر میں نہ ملا تلاش ہوئی اور میرا دھو جی کے پاس دیکھکر پنڈا جاریان ناواقف نے خوب زدوکوب کیا پھر
جو بھگوت مندر میں گئے تو بالکل پارچہ بھگوت کے پارہ پارہ پائے اور بھگوت مورتی کو بھی
کشیدہ اور برآشفتہ تصور کیا فی الفور سب پوجاری گسائین جی کے پاس آئے اور سب حال کہا گسائین جی

پابرہنہ دوڑے آئے اور میرادھوجی کے چرنون مین سر رکھکر منت وسماجت کی جب میرادھوجی نے قصور پوجاریان کا معاف کیا تب بھگوت بھی راضی ہوگئے اور برائے آیندہ ہدایت ہوئی کہ میرے بھگت کو مجھسے کم نہ سمجھا کرین سامعین کتھا کو گشائین جی پر اعتراض ہوا کہ مسلمانون کو اپنے پاس بٹھلا کر کتھا سُناتے ہین ایک روز گشائین جی نے امتحاناً سامعین سے پوچھا کہ کل کتھا کہان تک ہوئی تھی کوئی کچھ نہ بتلا سکا اور میرادھوجی نے از شروع کتھا تا آخر سب کو اشلوک ومعنی اور جو حرف گشائین جی کی زبان سے برآمد ہوئے تھے حرف بحرف سُنا دیے کہ سب معترض بیعقل نادم ہوئے ایک دفعہ کسی راجہ نے واسطے مندر بہاری جی کے عطر کیوڑہ بھیجا میرادھوجی نے کہ بن مین پھرتے تھے وہ عطر قاصد سے لیکر زمین پر ڈال دیا قاصد جو بہاری جی کے مندر مین آیا تو تمام پوشاک بھگوت کی اُس عطر مین تر پائی اور رسید عطر کی ملی اعتراض تمام پوشاک کے تر ہونے کا سوا مین ہر داس جی کی کتھا سے رفع ہوگا کہ وہان بھی ایسا ہی حال گذرا تھا وسراذکر چندا نامی ڈاکو کا یہ ہے کہ ڈاکہ زنی و قطاع الطریقی کیا کرتا تھا ایک عمدہ کے مکان پر راس چیتر ہونے کی خبر پائی اور یہ بھی سُنا کہ لاکھہا روپیہ کا تر وزیور بروقت راس موجود ہوگا پاشنہ کو بجمعیت پانسو آدمی مسلح کے آیا اور اُسکے آتے ہی راس مین خلل شور واقع ہوا تماشائی اپنی اپنی جان لیکر بھاگ گئے بھگوت سروپ جو راس مین تھے اُنھون نے عمدہ مذکور سے پوچھا کہ کیا شور وغل ہے اُسنے حال ڈاکو مذکور کا بیان کیا بھگوت مورتی نے فرمایا کہ کیا خوف ہے آنے دو اسی گفتگو مین تھے کہ وہ ڈاکو سیدھا بلاخوف قریب سنگھاسن بھگوت مورتی کے آپہونچا اور ارادہ تھا کہ دست اندازی اسباب وغیرہ پر کرے خود بدولت نے سنگھاسن سے اُٹھکر اور ہاتھ چندا کا پکڑ کر ایک طمانچہ مُنھ پر مارا اور فرمایا کہ اسقدر گستاخی حالانکہ عمر بھگوت سروپ کی دس بارہ برس سے زیادہ نتھی لیکن وہ پہلوان ڈاکو طپانچہ کے صدمہ سے ایسا بیہوش وحواس گم کہ تادیر کچھ خبر نرہی اور ہمراہیان مثل نقش دیوار بے حس وحرکت ہوگئے بعدازان جب اُس ڈاکو کو ہوش آئے تو اپنے اسلحہ بھگوت کے روبرو رکھکر چرن کمل اس پدیت اور محبت سے پکڑ لیے کہ تادیر نہ چھوڑے اور تارک دنیا ہوکر بھگوت بھگت اور پربین ہوگیا تیسرا اور ذکر ہے کہ کسی عمدہ نے جمنا کے کنارہ پر راس لیلا کرائی کالی کے ناچنے کا ہو چتر شروع ہوا تو اُسنے لوگون سے پوچھا کہ کیا بھگوت سروپ جمنا مین کود دینگے جوکہ کہتے ہین یہ بات بھگوت سروپ کے بھی گوش زد ہوئی اور فرمایا کہ ہان اور یہ کہکر جمنا جی مین کود پڑے اور ایک سانپ ایسا بھاری کہ جو دس بیس آدمی سے نہ اُٹھ سکے پکڑ لائے اُسوقت عمدہ مذکور نے بھگوت روپ کی

روشنی وجھلک ایسی دیکھی کہ نظر خیرہ ہو گئی اور بیہوش ہو کر گر پڑا بعد ازان جو ہوش مین آیا تو ترک تعلقات کر کے بھگوت پارایں ہو گیا کاشی مین پاٹھک جی مہاراج پرم بھگت رگھنندن سوامین کے ہوئے بھگوت سے شاکھات درشنون کی درخواست کی ہدایت ہوئی کہ رام لیلا مین بروز بھرت ملاپ درشن ہونگے اور تصدیق اُسکی اُسوقت تصور کرنا کہ جب کچھ چیز خود بہم طلب کرین واضح ہو کہ کاشی مین رام لیلا کمال دھوم دھام سے ہوتی ہے کہ ایسی شاید کہین اور ہوتی ہو جس روز بھرت ملاپ کا دن آیا تو پاٹھک جی بھی واسطے تماشا کے گئے بعد ہو لینے ملاقات کے جسوقت بھرت جی آنکھون سے خوشی اور پریم کا جل برساتے ہوئے قدم مبارک لزوم کوتوان کوٹ برھادکون کے اشٹ دیو کو پکڑ رہے تھے اُسوقت اُس رام مورتی نے پاٹھک جی کو یاد کیا لوگون نے تلاش شروع کی سوآئے اور بھگوت سروپ نے فرمایا کہ کچھ شیرینی پرشاد کے واسطے اور تھوڑا جل لاؤ پاٹھک جی نے فوراً حاضر کیا بھگوت نے اندکے بھوگ لگا کر اور جل پیکر پاٹھک جی کو وہ مہا پرشاد دیا اور ایسی جھلک اُس منوہر مورتی کی کہ جیسی شاستروں مین لکھی ہے پاٹھک جی نے دیکھی کہ محو دیدار ہو گئے اور اسی درشن اور مہا پرشاد کے ذریعہ سے مع کروڑون اپنے بزرگون کے سدھ اور مُکت ہوئے بلا التباس دیگر چند کتھا اس قسم کی ہین کہ بخوف طوالت نہین لکھی جاتی اس خاکسار نے بھی دوچار دفعہ رام لیلا دیکھی تو چند شخص ایسے دیکھنے مین آئے کہ نہایت پریم سے بیہوش وحواس ہو جاتے تھے اور چند اشخاص ایسے دیکھے کہ اولاً صرف بطور تماشا شریک بنا تے رام لیلا کے ہوئے اور اسی ذریعہ سے گمراہی وراہ بد کو چھوڑ کر کچھ طرف بھگوت کے رجوع ہو گئے کیا خوب ہو کہ یہ میرا من پاپی اپنے تزلزل اور خیالات باطلہ کو چھوڑ کر اسی لیلا نوکرن کے ذریعہ سے بھگوت سنگھ ہو اور بڑا تعجب یہ ہے کہ دنیا کے دُکھ ہزارہا طرح کے ہر روز نگاہ سے گذرتے ہین لیکن کبھی اُنسے خائف ہو کر بھگوت چرنون مین رجوع نہین ہوتا جو سکھ اور اسباب اور دولت وغیرہ بلا تدبیر خود بخود حاصل ہونے والے ہین اسکے واسطے ہزارہا قسم کی تدبیر اور بے ایمانی ودروغگوئی وغیرہ کرتا ہے اور جو بھگوت کہ کروڑون جنم تک حاصل نہین ہوتا اُس سے ایسا غافل کہ مطلق اُسکا خیال بھی نہین کرتا واہ رے دل تیری عقلمندی وہوشیاری ارے کمبخت اب بھی چیت اور اُس سماج اور سوبھا کو جو دیباچہ کے اخیر مین لکھ آیا ہے ہمیشہ چنتون کیا کر تاکہ یہ دریائے ناپیدا کنار جنم مرن کا بالکل خشک ہو جاوے اور رنج وراحت دنیا کی پرم آنند سے مبدل ہون ॥ نیل سرورہ نیل من نیل نیر دھر شیام پٹ لاجت تن سوبھا نرکھ کوٹ کوٹ سیت کام ॥ کتھا आती भगवान آئی بھگوان اولاً شری رگھنندن سوامین مین نشٹھا رکھتے تھے لیکن برندابن مین آکر اُنکی کچھ اور ہی صورت ہو گئی

یعنی جب راس چرتر مین بھگوت کا منموہنی سروپ دیکھا تو اُس چھب مادھری کے پریم سے اپنی اشٹ پاشناسب بھول گئے اور سری پرمیشر پریتم کے روپ انوپ مین محو ہوکر اُسیطرف کے ہو رہے۔ بھاری جی کے چرتر اور راس لیلا کے چمتون اور پوجا مین دل لگ گیا اور وہی سروپ صفحۂ دل پر منقوش ہوا اُنکے گرو نے جو یہ حال سنا تو برندابن مین آئے الا بھگوان کسی جنگل مین چلے گئے اور وہان گرو کے درشن ہوئے ڈنڈوت کری اور عرض کیا کہ مہاراج میرے گورو اور سوامین آپ ہین لیکن زبردستی برج ناگر نے میرے من کو کھینچکر اپنی طرف لگا لیا ہے گورو موصوف نے جو محبت کامل دیکھی تو خوش ہوئے اور بھگوت سریکرشن سوامین کے چرترون اور محبت کا اُپدیش کرکے چلے آئے واضح ہو کہ گورو کے آنے کا مطلب یہ تھا کہ الی بھگوان پہلے تو سریرام اُپاسک تھا اب راس لیلا کو دیکھکر کرشن اُپاسک ہوگیا فرد اکسی اور مذہب والے کے پاس بیٹھے گا تو اُسیطرف طبیعت آجاویگی درینصورت کیطرف کا بھی نہوگا اور ہر دو جہان سے جاتا رہیگا سو اسلئے کہ سروپ بھگتی کا شاسترون مین یہ لکھا ہے کہ بلا تزلزل طبیعت ایک طرف لگی رہے سو جب طبیعت اُنکی بھگوان کی مستقل دیکھی تو خوش ہوئے پکتھا विष्णुस्वामि بُچل بٹھل جی سوامین ہر داس جی کے چیلے مدھبن مین بھگوت بھگت مادھرج اُپاسک ہوئے جب سوامین ہر داس جی بھگوت کے پرم پد کو گئے تو اُنکے چرن کملون کی مہاجرت سے نہایت غمگین واندوہناک رہا کرتے ایک دفعہ راس لیلا مین ہر بھگتون نے اُنکو بھی طلب کیا اور عدول حکم ہر بھگتو لگا نہ کرسکے جب وہان گئے اور پریا پریتم کے سروپ کو دیکھا تو بھگوت کانرت اور کیرتن اور بھاو دل مین سما گیا اور اصل بھگوت سروپ مین محو اور تدروپ ہو گئے سوامین ہر داس جی کے درشن اُسی حالت مین ہوئے اور پرم آنندو بالا ہوا غرض ایسا بھگوت کے چھب سمدر مین غوطہ لگایا کہ پھر نہ نکل سکے اور اسی روپ اور بھاو مین ملکر بھگوت کے نت بہار مین شامل ہوئے پکتھا रामराय رام رائے پسر راجہ کھپال پرم بھگت ہوئے بھگوت بھگتی اور بھاو کا ایسا ملک مین رواج دیا کہ ہر یک کو بھگتی آسان ہو گئی جسطرح شیو جی مہاراج نے اُس پرم دھرم کو جہان مین رواج دیکر خود عمل کیا اُسی طرح رام رائے جی ہوئے جو لوگ بھگوت بھگتی سے بکھرتے تھے اُنکو متروک کیا اور جنکو لائق اُپدیش کے تصور کیا اُنکو اُپدیش کرا کر مراتبات علیا پر سرفراز فرمایا اقبال مثل راجہ بھرت کے تھا کہ جنکا بیٹا بعالم خردسالی شیر کا کان پکڑ کر جنگل سے لے آیا تھا غرض اُس زمانہ مین اور کوئی راجہ لائق اُنکے تمثیل کے نہ تھا اور کسطرح اُنکے بھاؤ کی برابری کسی سے ہو سکے کہ اپنی دختر کو بقاعدہ گانڈھوبی بواہ بھگوت مورتی کے ارپن کردیا حال یہ ہے کہ سروپ دونون یعنی جس رات سری برج ناگر مہاراج نے راس چرتر کیا تھا راجہ موصوف نے سماج

راس لیلا کا کرایا بھگوت کے سروپ اور چرتر اور راگ رنگ اور نرت کو دیکھکر پریم مین بیطاقت ہوگئے
ایک براہمن جو شیر تدبیر تھا اُس سے پوچھا کہ بھگوت کی کیا بھینٹ کرنا چاہیئے براہمن نے جواب
دیا کہ جو چیز آپ کو عزیز ہووے راجہ نے بعد غور تامل فرمایا کہ مہان کو تو مہان کی ڈاہری پیاری چھی
لیئے ہمکو اپنی دختر عزیز ہی یہ کہکر محل مین گئے اور دختر خوش اختر کو زیور و لباس فاخرہ سے سرنگار کراکر
لے آئے اور بقاعدہ گاندھربی بواہ کے بھگوت بھینٹ کیا بعد ازان نقد و جنس بیشمار کہ مدت العمر
دختر کو کافی ہو نیوچھاور کرکے بھگتی بھاو کا اخیر درجہ جہان مین مثل آفتاب کے روشن کردیا یہ کتھا
खड्गसेन. کھڑگ سین جی قوم کایست ساکن گوالیار بھگوت بھگت راس نشٹھی اور پریمی ہوئے
شاعری کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ تھی برج گوپکا اور برج گوالون کے والدین کا نام کمال
تلاش و جستجو سے حاصل کرکے ایک گرنتھ تصنیف کیا اور روان لیلا و دیپ مالکا کا چرتر ایسا پر
مضمون بنایا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سے بھگوت مین ضرور پریت ہوتی ہے تمام عمر شری برج چند
مہاراج کے اور اُنکے سکھا اور سکھیون کے چرترون مین صرف ہوئی اور اسقدر سری نند نندن سوامین
کے چرن کملون مین پریت اور محبت تھی کہ سوائے بھگوت چرترون کے اور کوئی بات خوش
نہین آتی تھی اگرچہ راس لیلا و دیگر چرترا اُتساہ کا سماج ہمیشہ رہا کرتا تھا لیکن سردیونون کو یہ عہد واثق
تھا کہ زر کثیر خرچ کرکے راس لیلا کا سماج کرایا کرتے تھے ایک دفعہ بحالت راس بلاس پریا پریتم کے
ہنسی اور کھیل و راگ و نرت و باہمد گر دیکھتا اور منسکانا و سکچانا اور سری لاڈلی جی کا مان اور خود بدولت
کا منانا دیکھکر ایسے محو تدروپ ہوگئے کہ دیہ کو پریا پریتم موجودہ کے قربان کرکے بران اصل رس راس
اور پریا پریتم کے نت بہار مین واصل کیے اور پریم کی حالت اور راس نشٹھا کی تھا کہ اُسکی بدولت اصل
راس بلاس اور بھگوت سروپ حاصل ہوتا ہے لوگون پر ظاہر کرکے یہ ایت بھگوت بھگتی اور بھاوکی
فرمائی یہ کتھا वल्लभ. بلبھ جی چیلہ نارائن بھٹ جی ایسے بھگت اور پریمی ہوئے کہ جنھون نے
اُس برج بلبھ مہاراج پر مانندگن کو کہ جو آنند کا بھی آنند اور سکھ کا بھی سکھ ہے راس چرتر مین نرت اور
گیرتن سے اور اپنی آنکھون کی بہاو بھاو اور مند مسکان سے آنند اور سُکھ دیا یعنی راس چرتر مین
کبھی للتا اور کبھی بساکھا کا روپ بناکرتے اور ایسے پریم اور محبت سے بھگوت کو رجھایا کرتے
کہ تدروپ للتا و بساکھا کے ہوجاتے برندابن باس کرکے اپنی بھگتی بھاو اور سخاوت و فیاضی سے
لوگونکا اودھار کیا اور بھگوت کے مہوتساہ کرکے لوگون کو پرم آنند دیا یہ کتھا नाथभट्ट ناتھ بھٹ
بھٹی یعنی شیش جی کے بنس مین پرم بھگت ہوئے بھٹی بنس کی یہ شرح ہے کہ بلدیو جی مہاراج شیش کا

اوتار ہوئے اور بلدیو جی کا اوتار نت انند جی سو اُن نت انند جی کے بنس مین جو شخص ہو اُسکو پھنی بنس یعنے شیش جی کا بنس کہنا واجب ہو چنانچہ نت انند جی کے چیلہ سناتن جی اور سناتن جی کے کرشنداس اور کرشنداس جی کے نارائن بھٹ اور نارائن بھٹ کے چیلے ولپسر گوپال بھٹ اور گوپال بھٹ کے پسر ناتھ جی موصوف ہوئے اونچہ گانون مین رہتے تھے منہ شاستر وید و پوران اور سب شاستر و نکو بچار کر اُنکا جو سار و خلاصہ بھگوت بھگتی اور پریم ہو اُسکو اپنے دل مین مستقل قائم کیا روپ اور سناتن وجیو گسائین و نارائن بھٹ نے جو کچھ اپنی تصنیفات مین بھگوت کا مادھرج و سرنگار رس بیان کیا ہو اُسکو اپنا سربس تصور کر کے اُسکے موافق عمل کیا بلکہ سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم ہوئے رشک بہاری مہاراج کی راس لیلا کمال آنند و اعتقاد سے بناتے اور اُس نشٹھا مین پرم پریم اور اعتقاد تھا صاف دلی اور خوش گوئی مین یکتا ہوئے اور راس اُپاسنا کے بھگتون مین سرمنشہ بلکہ راجہ واضح ہو کہ راس نشٹھا ناتھ جی موصوف کے خاندان مین موروثی تا زمانہ حال ہے

نشٹھا دھرم دربیان دیا و اہنسا مشتمل بر کتھا شش بھگت

سو تک یعنی سیٹھ نی دیکھا چرن کمل سری رکھنند ن سوامین کو ڈنڈوت کر کے دھنوتری اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ واسطے اُدھار جگت کے سمدر مین اوتار دھارن کر کے پھر اس جہان مین ظہور کیا دیا یعنی رحم بھگوت کا روپ ہو مہابھارت مین لکھا ہو کہ سب دھرمون مین دیا پرم دھرم ہو جب تک دیا نہین تب تک کوئی دھرم شمار نہین ہوتا بھاگوت و اسکند پوران مین تعریف دیا کی لکھکر اخیر مین فرمایا ہو کہ جسکو دیا ہو اُسنے سب دھرم کر لیے نارد جی سے بھگوت نے سب دھرم بیشنون کے بیان کر کے فرمایا کہ دیا و بھجن دسا دھو یہ دو اسب دھرمون مین مقدم ہین اور اُنمین بھی دیا سو دیا کا سروپ یہ ہو کہ دوسرے کسی ذی روح کا دُکھ دیکھکر دل کو نرمی اور دُکھ کا ہونا اور وہ دُکھ و نرمی بلا کسی سبب و تعلق کے ہو اور جب تک اُسکا دُکھ دور نہو تب تک وہ چند حالت اُس دیا وان کی رہے اُس دیا کی دو قسم ہین یکے سنسارک یعنی امور دنیاوی مین کسیکا درد و رنج دیکھکر رحم ہونا اور اُسکے دور کرنے کو من یا کرم یا بچن سے تدبیر کرنی اور غصہ کا نہ آنا و تیر بچن گفتاری و خلق و کسیکو رنجیدہ نہ کرنا و سخاوت و دکان اور قول مین کسی کا نقصان تصور نہ کرنا و زمین کو دیکھتے چلنا و علے ہذا القیاس دیگر امور کہ جس سے کسیکو رنج نہ ہو دے یا کسی کا رنج دور ہوتا ہو یہ سب انگ یعنی عضو اُس دیا کے ہین دوسری پرمارتھک دیا یعنے عاقبت کا رنج دیکھکر رحم ہونا اور وہ یہ ہو کہ لکھا کروڑہا جنم سے جو جیو یعنے روح دوزخ وغیرہ کے انواع انواع عذاب اور رنج مین گرفتار ہو اُن دُکھون اور عذابون کو دیکھکر رحم ہونا

اور جس طرح کہ ممکن ہو بھگوت کی طرف اُس ذی روح کو رجوع کرکے اور جنم مرن کے عذابون سے
چھوڑ کر تارتھ کر دینا سو منجملہ ہر دو قسم کے پہلی قسم تو سادھک یعنے سالکون کو ہوتی ہوا ور سدھ
یعنے کامل و بھگوت بھگتون و وارستگان دنیا کو ہر دو قسم کے شاسترون مین مہادان وخلق وغیرہ ایک
ایک عضو دیا مذکورہ کی اسقدر لکھی ہو کہ انمین سے کسی ایک پر قادر اور مستقل ہو جاوے تو اُسکے
ذریعہ سے بھگوت حاصل ہوتا ہو جو شخص دیا پر قادر اور مستقل ہو اُسکی مہاتو کس سے بیان ہو سکتی
ہے ایک ساہوکار بہ کھروی زمانہ مفلس ہو گیا چار جگ اسنے کیے تھے بہدایت کسی رکھیشر کے
ایک جگ کے پھل ملنے کو دھرمراج کے پاس چلا ایک وقت کا سامان خوردنی پاس تھا اسکی رسوئی
بنا کر واسطے کھانے کے جب تیار ہوا تب ایک کتیا اُسیوقت کی جنی ہوئی بھوکھ سے بیقرار آئی ساہوکار
کو رحم آیا اور چارم کھانا اُسکو دیدیا لیکن بھوکھ نہ گئی تب رچ ثانی دیا پھر بھی وہی حال رہا غرض چار دفعہ
کرکے بالکل دیدیا اور پانی پلایا کہ وہ کتیا سیر ہو کر چلی گئی اور ساہوکار تشنہ و گرسنہ دھرمراج کے پاس پہونچا
بروقت حساب دھرمراج نے فرمایا کہ منجملہ پانچ جگ کے ایک انمین اچھی ہو یعنی جسکا ثواب کبھی کم نہوے
وکسکا پھل چاہتا ہو ساہوکار متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج مین نے چار جگ کری ہین پانچوان
جگ کو نسا ہو دھرمراج نے فرمایا کہ پانچوان جگ اچھی وہ ہو کہ تو نے کتیا پر رحم کرکے اپنا بالکل کھانا
دیدیا مطلب یہ ہو کہ اندکے رحم جگ کا پھل دیتا ہو بعض کا مقولہ ہو کہ اہنسا یعنی نہ مارنا کسی جاندار کا
ہیمہ دیا مذکور کا ہو کسواسطے کہ اگر دیا ہو گی تو جان کشی سے خود بخود پرہیز لازم آویگا اور بعض یہ کہتے ہین
دیا مذکور اہنسا کا ایک جزو ہو اور گیتا جی مین بھگت نے اہنسا دھرم جدا شمار کیا اور دیا جدا سو ان
اختلافات کی تنقیح اور بحث لکھنی بالکل فضول و بیفائدہ ہو فروعات دیا و اہنسا کے جو شاسترون مین
سُنے گئے تو اکثر برابر و یکسان ہین اسواسطے دونون کو لازم ملزوم سمجھ لینا چاہیے سو یہ اہنسا
دھرم وہ ہو کہ جسکے وصف مین شاسترون نے یہ فرمایا ہو کہ اہنسا سب دھرمون کا مالک اور سرمنشہ
ہو سو لھوان ادھیاے بھگوت گیتا مین بھگوت نے سب دھرمون سے اول اہنسا کو شمار کیا
واسطے ہذا القیاس دسوین ادھیاے مین تنجلی مہاراج نے جہان آٹھ سدھی بیان کری وہان سب سے
اول اہنسا سدھی لکھی ہو اور سبب یہ ہو کہ اگر اہنسا سدھی سدھ ہو جاوے تو مابقی دیگر سدھی
خود بخود حاصل ہو جائین کسواسطے کہ جب اہنسا سدھی کی طرف استقلال اور طبیعت کی رجعت
ہو گی تو سب ذی روح بھگوت روپ تصور ہونگے اور جبکہ بھگوت کو سب جگہ موجود دیکھا
تو بھگوت حاصل ہو گیا اور جب کہ بھگوت ملا تو سب کچھ مل گیا واضح ہو کہ اہنسا وغیرہ آٹھ سدھی

سندر جہ پاتا نجل واسطے حصول بھگوت کے ہین اور انادک آٹھ سدھی مطالب دینا کے اُنے علاوہ
رہزن وفار تگر بھگوت پراپتی کے ہین ارے من خیال کر کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہین آویگا اگر اب بھی
شری رگھنندن سوامین کے چرنون مین نہ لگا تو پھر کہین اور کچھ ٹھکانا نہین اور غور کر کہ ہرن کشپ
وراون وسہسرا باہ وغیرہ صدہا ہزار ہا ایسے شخص گذرے کہ جنھون نے جمراج کو بھی اپنے قابو مین
کر لیا تھا جبکہ وے پنجۂ موت سے نہ بچے تیری تو کیا حقیقت ہی جنکے ساتھ تو محبت کر کے اپنا جانتا
ہوے صرف اس جسم اور اپنے مطلب کے ساتھی ہین سنسار سمندر کے اُتارنے مین کوئی تیری سہاے
کرنے والا نہین پس تو اُنکے واسطے کیون اپنے پرلوک کا ناس کرتا ہے اب اپنے نفع ونقصان کو سمجھ
اور راس سماج کے چتون مین رہا کر کہ دونون لوک تیرے درست ہون جسوقت جنک پور باسیون کی
دعاہاے عمری مستجاب ہوئی اور کڑورون جنمون کے نیک کرم روبرو آئے اور راجہ جنک کے
گیان ویراگ کا درخت ثمر ہوا یعنے شری رگھنند سوامین سوبھادھام نے ان لکھو کھا راجون کی سبھا
مین کہ جو سمیرو کیلاس کو مثل دانہ خشخاش اُٹھا سکتے تھے اور اُس راج منڈپ مین کہ جسکے درو دیوار سب
طلائی انواع انواع جواہرات سے منقش تھے اور شامیانہ وچندوہ زردوزی کہ جسمین جھالر موتیون
وغیرہ کی لگی تھی چھائی تھی شیوجی کا دھنش مثل خس کے توڑ کر ڈالدیا اور زمین آسمان سے پھولونکی
برکھا وجے جے کار ونوچھاور وشادیانہ وغیرہ شروع ہوئے اُسوقت شری جنک نندنی اکھل برمھانڈیشوری
واسطے پہنانے جیمالا کے روانہ ہوئی سوبھا جگت جننی کی یہ مت مند تو کیا لکھ سکتا ہے اس خیال مین
سارداگونگی اور شیش بے زبان ہین مکھیون کے سماج مین کہ سب سوبھا وچھب کے مجسم تھے آہستہ
آہستہ کمال اتساہ اور اُمنگ سے دل پرم آنند مین بھرا ہوا والدین ودیگر بزرگان کی شرم شے رنگین
سوبھادھام مہاراج کے روبرو پہونچی اور کہنے سے سکھی سہیلیون کے دونون ہاتھ اُٹھا کر جیمالا
دسرتھ نندن مہاراج کے گلے مین پہرائے جسوقت دونون کا چہرہ مقابل ہمدگر ہوا اور سب طرفسے
طبیعت یکسو ہو کر ہمدگر کا روپ لنوپ دیکھنے مین مصروف ہوئے اُسوقت کا سماج اور سماد یکھکر دیوتا وغیرہ تو
اپنے اپنے موقع پر نقش بدیوار ہو گئے اور جنک وغیرہ کو کمال آنند وپریم سے محویت اور بیہوشی
ہوئی دسرتھ نندن کے شیام سندر رخسارون پر کنڈل کے موتیون کی جھلک ایسی بہار دیتی ہی کہ زبردستی
دل ہاتھ سے جاتا ہی اور ایسا ہی پیشانی پر تلک زعفران اور گورو چن کا براجمان سر پر جواہرات مرصع کا مکٹ
مکٹ آنکھین السیلی ورسیلی کی پنچل چتون گلے مین کنٹھی جواہرات وپھولون کے مالا باگھا کمخاب
دھانی مغرق زری کا مرتب کرتا نہ کسی ہوئی ہیکل جڑاو ہر دو طرف پڑی ہوئی ایک طرف ترکش

سو بھگت ہی اور دوسری طرف کمان دونون ہاتھ شری جنک دُلاری کے مالائے شانہ پر آئے ہوئے
اور مند سکان دونون کو بمقابلہ یکدگر موجود ؛ کتھا شِبی راجہ شیوی کی کتھا پُرانون مین اور
بالخاص مہابھارتھ مین مفصل مندرج ہی کہ دیا وان اور پناہ دینے والے اور دھرماتما ہوئے اسوَمید
وغیرہ جگ بیشمار کرکے براہمنون کو ہر قسم کے دان دیے بھگوت کی خواہش سے راجہ اندر کو نیل
امتحان رحم اور سرناگت تسلیا راجہ موصوف کا ہوا اور اگنی دیوتا کو کبوتر بنا کر خود بشکل باز آیا کبوتر
مذکور نے بخوف باز خائف و ہراسان ہو کر راجہ مذکور کے دامن مین پناہ لی باز نے آکر
راجہ سے کہا کہ یہ کبوتر میرا طعمہ ہی میرے حوالہ کر راجہ نے جواب دیا کہ بخوف جان میری پناہ مین آیا رحم
اور دھرم پناہ دہی سے بعید ہی کہ حوالہ کردون باز نے کہا کہ قدیم سے اس قسم کے جانور رازق
مطلق نے ہماری خورش مقرر کر دیے ہین دھرم سے بعید ہی کہ میرا رزق مجکو نہ ملے اس بات مین
باہمد گر گفتگو کثیر ہوئی لیکن راجہ نے کبوتر کو نہ دیا آخر بعد مباحثہ بسیار باز اوپر لینے گوشت جسم راجہ
کے راضی ہو گیا اور راجہ کو اُس قدر داد مین کمال خوشی ہوئی بدین وجہ کہ اگر اور کسی کا مانگتا
تو کمال مشکل ہوتی ایک پلڑہ ترازو پر تو اُس کبوتر کو رکھا اور دوسرے پلڑہ پر راجہ نے اپنا گوشت
کاٹ کر رکھدیا چونکہ یہ معاملہ برائے امتحان تھا اسواسطے گوشت راجہ کا برابر کبوتر کے نہوا اور یہانتک
نوبت پہونچی کہ راجہ نے تمام جسم کا گوشت رکھدیا آخر راجہ اپنا سر کاٹ کر رکھنے لگا تب ہر دو دیوتا
مذکور اس رحم اور راسخ کلامی اور پناہ دہی کے دھرم سے خوش ہو کر بجسم اصلی ظاہر ہوئے
اور راجہ کو دعائے خیر کی معتقد بھگوت بھگتی اور بھگتون کے ہوئے اور بعد تعریف
وثنا و بدستور ہو جانے جسم راجہ کے اپنے مقام کو گئے بھگوت بھگت کہ بھگوت روپ
ہین جو کچھ کرین تعجب نہین ؛ کتھا مدھوَ راجہ میورالدھج اور اُنکی دھرم پتنی اور تام
الدھج اُنکا صاحبزادہ بلند اقبال سب ایسے پرم بھگت دیادان ہوئے کہ بھگوت نے گھر
بیٹھے درشن دیے اور برقت امتحان مستقل پایا حال یہ ہی کہ جب راجہ جدھشٹر نے جگ اسمید کیا
اور ارجن کو واسطے حفاظت کے ہمراہ کر کے اسپ جگ کا واسطے سیر روے زمین کے
چھوڑا تو تب ہی راجہ میورالدھج نے بھی جگ شروع کیا تھا اور تام الدھج ہمراہ اسپ تھا
راہ مین دونون کا مقابلہ ہوا تام الدھج نے اُس ارجن کو جسنے مہابھارتھ مین فتح پائی تھی
اور اُن سریکرشن مہاراج کو کہ سُدہ سچدانند گھن پورن برہم ہین اور جنکے نام کی کرپا سے
فتح بھی بنام فتح نام زد ہوئی ہی شکست فاش دیکر اسپ کو زبردستی سے چھین لیا بھگت انکول

مہاراج نے دیکھا کہ یہاں دو فریقین بھگت ہین اگر ایک فریق کو فتح دیجاوے تو دوسرے کی دلشکنی ہوگی اسواسطے یہ بہانہ سے ان بھگت راجہ سیور الدھج کے خود بدولت براہمن ضعیف ہوکر اور راجن کو بصورت طفل بنا کر راجہ کے دروازہ پر گئے راجہ نے کہ بھگت شتالا ہین تھا بعد دنڈوت وتعظیم کے پوچھا کہ کس تقریب سے تشریف لائے براہمن نے کہا کہ جنگل مین ایک شیر ہی اُسنے اس طفل کو کھانے کا ارادہ کیا ہر چند مین نے کہا کہ یہ طفل اسکے محکو کھانے اُسنے نہ مانا اور کہا کہ تو ضعیف ہی تیرا گوشت میرے کام کا نہین آخر بعد منت وزاری بسیار یہ قرار پایا ہی کہ راجہ کا اگر نصف جسم لاوے تو اس طفل کو چھوڑ دونگا اسواسطے تمھارے پاس آیا ہون اگر ہو سکے تو اسکی رچھا کرو راجہ کو کمال دیا آئی اور کہا کہ آخر یہ جسم ایک روز جانے والا ہی اگر براہمن کا دُکھ اس جسم سے دور ہووے اس سے اور کیا بہتر ہی براہمن نے کہا کہ ایک وعدہ شیر کا یہ ہی کہ جس آرہ سے راجہ کا جسم چیرا جاوے وہ آرہ ایک طرف سے تو پسر کلان راجہ کے ہاتھ مین ہووے اور دوسری طرف سے راجہ کی استری کے ہاتھ مین اور کسی طرح کا کسیکو رنج وملال نہو راجہ نے اس بات کو بھی قبول کیا تامر الدھج نے براہمن سے عرض کیا کہ بموجب حکم شاستر کے بیٹا بھی باپ کا روپ ہی اگر میرا نصف جسم لیا جاوے تو بہتر ہے براہمن نے کہا کہ تو راجہ نہین پھر راجہ کی استری نے کہا کہ مین بھی راجہ کی ارد ھانگی ہون اگر بجاے نصف جسم راجہ کے مجکو لیجاؤ تو زیادہ تر شبہر کا فائدہ ہی براہمن نے کہا تو استری ہی اور راجہ نہین غرض براہمن نے مقابل روے راجہ کے تامر الدھج کو بدین مطلب کہ باہم صورت دیکھکر محبت پیدا ہوجاوے اور غمگین ہون اور پس پشت استری کو بارادہ مذکور کھڑا کیا اور دونون آرہ راجہ کے سر پر رکھکر بالا رنج وغم کھینچنے لگے جسوقت آرہ تا بینی راجہ پہونچا تو چشم چپ راجہ سے پانی نکلا براہمن نے فرمایا کہ بس اب یہ جسم ہرگز میرے کام کا نہین کہ راجہ رنجیدہ ہوکر دیتا ہی راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج کرپا کرین غصہ نفرماوین جس طرف کی آنکھ سے پانی نکلا ہی اُسطرف کے جسم کو رنج ہی کہ مین بڑا نالائق ہون کہ کسی کام مین نہ آیا اور داہنی طرف کا جسم بڑا بڈبھاگی ہی کہ براہمن کے کام مین لگا بھگوت کرنا بسندہ سنتے ہی اس لفظ کے بھگتی اور اعتقاد سے اسقدر خوش ہوئے کہ پریم مین بیطاقت ہوگئے اور راجہ کو آرہ کے نیچے سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اصلی روپ سے راجہ کو درشن دیے بھگوت کے سپرس ہوتی ہی زخم سر راجہ کا اچھا ہوگیا اور بھگوت نے فرمایا کہ تمھاری دھرم نشٹھا اور اعتقاد کامل سے کمال خوش ہون جو کچھ تمنا ہووے بیان کرو کہ پورن کرونگا راجہ نے دست بستہ گزارش کیا کہ ہے کرپاسندھ مہاراج جب آپ نے انگیکار کیا تو اور کیا باقی رہا کہ اُسکے واسطے

درخواست کرون صرف چرن کملون کی بھگتی چاہتا ہون اور ایک عرض یہ ہو کہ زمانہ کلجگ کا آنے والا ہو بہ آیندہ ایسے امتحانات سے بھگت معاف رہین بھگوت نے قبول فرمایا کہ پھر ارجن اور راجہ کی ملاقات کرا کر صلح کرا دی اور راجہ نے کمال خوشی سے گھوڑا ارجن کا واپس دیا اس چرتر سے بھگوت کو کچھ غرور ارجن کا رفع کرنا منظور تھا سو ہو گیا یہ کتھا بھون راجپوت چوہان سرکار رانا مین دو لاکھ روپیہ کے منصب دار بھگوت بھگت دیاوان سادھو سیوی ہوئے ایک دفعہ بھراہی رانا آہو مادہ کے پیچھے گھوڑا ڈالا اور اُسکو تلوار سے مارا وہ حاملہ تھی مع بچہ دو پارہ ہوئی بھون موصوف کو از بس دیا اور غیرت ہوئی اور دل سے کہنے لگے کہ میرا ظاہر تو وہ کہ بھگوت بھگتون مین شمار ہون اور عادات یہ کہ جس سے بھگوت بلکھ بھی پرہیز کرین اُسیوقت عمد کیا کہ تلوار آہنی رکھنی نچاہیے چنانچہ ایک تلوار چوبی بقیضہ آہنی تیار کرالی جب کبھی رانا کے سلام کو جاتے اُس تلوار کو ہمراہ لیجاتے ایک حصہ دار بھائی کو یہ حال معلوم ہوا اور رانا سے ظاہر کیا رانا کو یقین نہ آیا غماز مذکور نے قسم اور حلف سے کہا تب بھی رانا نے ایک سال تک دریافت کرنا حال کا لیت ولعل مین رکھا جب غماز مذکور نے یہ استبداد کیا کہ اگر یہ عرض میری دروغ ہووے تو قتل کا سزاوار ہون تب ایک جاے وسیع پر محفل جمع کی اور سب منصب دار حاضر ہوئے اول رانا نے اپنی تلوار نکالکر لوگون کو دکھلائی اور پھر نوبت بنوبت سب منصب دارون کی تلوار ملاحظہ کی جب نوبت بہ بھون مہاراج کے پہونچی تو تلوار نکالکر یہ کہا چاہتے تھے کہ جو چاہو سو کرو تلوار میری دار یعنی چوب کی ہو لیکن بھگوت خواہش سے یہ لفظ زبان پر آیا کہ میری تلوار سار یعنی فولاد کی ہو اور یہ کہکر تلوار کو میان سے نکالا اور ایسی نکلی کہ گویا ہزار برق ایک دفعہ برسے برآمد ہوئین اور روشنی وچمکاہٹ سے سب کی آنکھین بند ہوگئین رانا نے فرمایا کہ مار و کمبخت غماز کے سر پر اور یہ کہکر ارادہ قتل غماز مذکور کا کیا بھون موصوف نے دست بستہ کہا کہ اس شخص نے کچھ دروغگوئی نہین کی تھی بھگوت کی خواہش سے یہ تلوار فولاد کی ہو گئی ہو ورنہ حقیقت مین چوبی تھی رانا کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا اور تکلیف نوکری کی معاف کرکے جاگیر دوامی کا پٹہ لکھدیا اور عرض کیا کہ اگر واسطے درشن دینے کے تشریف لایا کرو تو میرا افتخار ہو واضح ہو کہ کچھ تعجب نہین جو تلوار چوبی کو بھگوت نے فولادی کر دیا کسواسطے کہ بھگوت بھگتون کی خواہش اور زبان تلوار سے زیادہ ہو کہ فوج گناہگاران قتل کرکے مستقل راج تلک بھگتی کا عطا کر دیتے ہین اگر اُنکی زبان سے ایک چوب کے واسطے لفظ فولاد نکل گیا اور اُسیطرح اُسکا ظہور ہوا تو کیا تعجب ہو یہ کتھا رانا کی ہرم بھگت بھگوت کے قوم کمہار ہوئے جو کچھ اپنے پیشے سے پیدا کرتے سب ہر بھگتونکی

جنیوا اور خدمت مین صرف کر دیتے ایک دفعہ آوا ظروف خام کا تیار کیا اور کسی سبب سے اُس روز آگ اُنمین نہ لگائی رات کے وقت ایک گربہ نے بچے جنے اور ظروف خام مین رکھکر اُنمین کو چلی گئی رانگا جی کو یہ حال معلوم نہوا اور صبح آگ لگادی جب آگ خوب روشن ہو گئی تب دریافت ہوا اور مضطرب ہو کر بچون کے نکالنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن کچھ نہو سکا زیادہ غم والم ہوا و بحالت گریہ وزاری سواے بھگوت کے اور کوئی پناہ نسوجھی واضح ہو کہ اگر رانگا جی کا سب گھر جل جاتا یا اُنکی جان پر کوئی آفت آتی تو بھگوت سے کبھی درخواست نکرتے کسواسطے کہ جس حالت مین بھگوت بھگت اپنے سوا اُنمین سے مُکت تک کی خواہش نہین کرتے دیگر دو بے حقیقت کے تو کب خواستگار ہوتے ہین علاوہ ازان بلا خواہش سب مطلب اُنکے برآر ہو جاتے ہین بھگوت سے خواہش کی ضرورت نہین ہوتی مطلب اس تحریر سے یہ ہوا کہ بھگوت بھگتون کے رحم اور کرنا پر نگاہ کرنی چاہیے کہ ایک جاندار بے حقیقت کا دُکھ برداشت نہین کر سکتے اور بحالت بیقراری جو کام کبھی نہین کیا وہ کر بیٹھے ہین جب بھگوت نے حال مضطرب اپنے بھگت کا دیکھا تو یہ چرتر کیا کہ تمام وہ آوا پختہ کر دیا اور جسطرف مین وہ بچے تھے وہان مطلق گرمی نہپہونچی رانگا جی سلامتی اُن بچون کی دیکھکر جسم مین نہ سمائے اور بھگوت کو نہایت پریم سے دنڈوت پرنام کری تب سے کمہارون مین یہ دستور جاری ہو کہ ہمروزہ آوا تیار کرکے آگ لگا دیتے ہین نہ لگتا

کیولرام کیولرام جی ایسے پرم بھگت اور بھاگوت دھرم کے رواج دہندہ ہوئے کہ جن لوگون نے کبھی بھگتی اور بھگوت اور گورو اور بھگتون کے نام کو بھی نہین جانا تھا ایسے لوگونکو پوتر کرکے بھگوت مین لگا دیا دُکھ سُکھ دوست دشمن سے علیحدہ اور تلک مالا دھارن بھگتی کے معتقد کامل و مستقل تھے بھگوت کے چرنون مین محبت اور بھگتی نسکام ہوئی اور لوگون پر رحم اور دیا بے سبب ہر یک کے گھر پر جاکر فرمایا کرتے کہ سرکرشن سوامین کی سیوا اور نام مین دل لگاؤ یہ دان مجکو دو اور بھاگوت دھرم اُنکو سمجھایا کرتے یہان کہین وتس پیش سادھو دیکھتے اور سالگرام جی اور بھگوت مورتی اپنے پاس سے دیکر پوجا اور سیوا کے قاعدہ اُپدیش کیا کرتے ایک دفعہ تجارت نے اپنے بیل پر تازیانہ مارا سوامین سو صوف بیہوش و بیقرار زمین پر گر پڑے لوگ دوڑے اور اُٹھا جا جسم پر نگاہ کی تو نشان ضرب تازیانہ بجنس نمایان پایا سب کو تعجب ہوا کہ یہ درجہ رحم کا شاید کسیکو کوشن زدہ ہو

ہریداس ہریداس جی ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ دیوتاؤن کو اپنا چیلہ کرکے بھگوت کا بھگت کر دیا بھگوت بھگتون سے اسقدر محبت تھی

کہ کبھی اُنسے علیحدہ نہوتے اور جسطرح راجہ جنک رکھیشرون کے ست سنگ اور انبوہ مین رہا کرتے تھے اُسیطرح ہربیاس جی رہا کرتے سادھان کی سیوا کرنے والے ایسے ہوئے کہ صفحۂ دنیا پر شاید کوئی اور ہو سوائے بھگوت اور بھگتون کے چرترکے دیگر کسی طرف توجہ نہ تھی ایک دفعہ قصبہ جڑتھا دل مین باغ سرسبز دیکھکر مقیم ہوئے اور ارادہ تھا کہ بھگوت کی سیوا چاکر کے بھگوت پرشاد تیار کرینگے اُسی باغ مین درگا کا مندر تھا کسی شخص نے وہان بکرا مارا ہربیاس جی کو بمقتضائے دیالتا کہ خاصہ ہر بھگتون کا ہی ازبس رحم آیا اور دلکو کراہیت ہوئی تشنہ وگرسنہ بھجن کرتے رہے درگا مہارانی بھگوت بھگتون کی تکلیف گوارا نکر سکی اور ساکچھات ہوکر ہربیاس جی سے فرمایا کہ بھگوت پرشاد کرین ہربیاس جی نے جواب دیا کہ جہان ایسا ظلم ہوتا ہی وہان رسوئی کسطرح ہوسکتی ہی درگا نے فرمایا کہ میرے اوپر کرپا کرکے خطا معاف کرو اور بھگوت منتر اُپدیش کرکے اس شہر کو پاک اور پوتر کردو ہربیاس جی نے دیکھا کہ درگا کے چیلہ ہونے سے سب لوگ درست ہوتے ہین اسواسطے بھگوت منتر اُپدیش کیا جب درگا بیشنو ہوئی تو شہر کو بیشنو کرنا ضرور جانا جو سردار تھا اُسکو بوقت شب چارپائی سے ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر اپنا بھلا چاہتا ہی تو ہربیاس جی کا سیوک ہوکر بھگوت بھگتی اختیار کر ورنہ تمام شہر کا ناس کردونگی فی الفور سب لوگ آکے چیلہ ہوکر بھگوت بھگت ہوگئے اور جو پاپ وگناہ کیے تھے سب سے رہائی پائی ہربیاس جی چند روز وہان مقیم رہے اور ایسا اُپدیش کیا کہ خاکروب تک ہر بھگت ہوگئے

نشٹھا یازدہم در بیان اُپاسنا یعنی برت مشتمل کتھا و بھگت

امرت کلس رکھیا شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کو ڈنڈوت کرکے نرسنگھ اوتار کو پرنام کرتا ہون کہ اپنے پرم بھگت پرہلاد کے واسطے ملتان مین دھارن کرکے ہرن کشب کو پرم دھام دیا اور پاس بھگوت پراپتی کے واسطے ایسی تدبیر کامل ہی کہ ہریک بلا تکلیف وتکلف بھگوت کو پہونچ سکتا ہی لکھنا اشلوک سمرتی و پورانون کا کچھ ضرور نہین کہ پوتھی ہاے ایکادشی وجنم اشٹمی ورام نومی وغیرہ مہاتم ہریک برت کے ازبس مشہور اور ہریک کو معلوم ہین مدار تنقیح برت ایکادشی کا اوپر دسمی کے ہی بدین سبب کہ دشمی بیدھا برت سب سمرتی اور پورانون مین ممنوع لکھا ہی اور وجہ ممانعت یہ ہی کہ دشمی کے روز دیوت پیدا ہوے اگر دشمی بیدھا برت ہو تو دیوت اور راچھسون کی ترقی ہوکر دھرم کا ناس ہوجاوے اور چونکہ ایکادشی کے روز دیوتا پیدا ہوے اسواسطے ایکادشی

برت سے دیوتا خشنود ہوتے ہین اور بھگوت رضامند ہو کر برت کرنے والے کے دل مین ظہور فرماتے ہین بیدہ شرکت کو کہتے ہین یعنے شروع روز مین کچھ دسمی ہووے بعد اڑان ایکادشی سو بیدہ کی تنقیح مین چند اختلاف واقع ہوئے اسکند پوران مین چالیس گھڑی کا بیدھ لکھا ہی یعنے جس شروع تاریخ مین تا چالیس گھڑی دسمی ہووے تو بروز آیندہ برت کرنا چاہیے اور اگر چالیس گھڑی سے زیادہ دسمی ہو تو بروز دوم یعنے دوادشی مین برت ہوگا سو اس قول کے معتقد کالی گنٹھی والے ہین واضح ہوگا کہ کالی گنٹھی والے بہوجی (बहूली) کے چیلے کہلاتے ہین طریق بیشنوی ہی دوآبہ جمنا و گنگا سے سوائے اور کسی ملک مین اس مشرب والے نہین موضع رن ولیوا (रणवेद्य) اعلاقہ سہارنپور مین گنگا گرودوارہ ہی موجد و آچارج اس طریق کا کامل وستہ تھا قواعد اپاسنا کے واجب التسلیم اور بموجب احکام شاستر کے ہین لیکن بالفعل اس طریق مین کوئی پنڈت اور دانندہ غوامض اس اپاسنا کا نہین اسواسطے فروغ کم ہی بلکہ اکثر خاندانون سے بسبب عدم واقفیت کے وہ اپاسنا متروک ہوگئی ہی بہوجی (बहूली) نام محبت اور پریم اصل آچارج کو ثابت اور روشن کرتا ہی کسواسطے کہ اصل بہوجی لچھمی مہارانی ہین اور اس نام و نیز معائنہ بعض قواعد تلک وغیرہ اس سنپردا والون سے مترشح ہوتا ہی کہ یہ طریق سری سنپردا سے نکلا ہی گرنتھ سنسکرت اس سنپردا کے شائق و متلاشی کو دستیاب ہو سکتے ہین چنانچہ مؤلف نے ایک گرنتھ دیکھا ہی اسکند پوران سے بنیز قسم کی تفصیل اس برت مین معلوم ہوئی یعنے اگر کسی نے اکتالیس ۴۱ گھڑی دسمی کو جائز سمجھا تو وہ ایک قسم ٹھہری اور اسیطرح جتنے بیالیس ۴۲ گھڑی کو جائز تصور کیا تو وہ دوسری قسم غرض تا شصت گھڑی بیس ۲۰ قسم ہوگئی اور نام ہر ایک کے بیالی و مہا بیالی و جیا و مہا جیا وغیرہ لکھے ہین چونکہ سوائے کالی گنٹھی والون کے اور کوئی عامل اس طریق کا نہین اسواسطے تشریح و طوالت ضرور نہ سمجھی ہر چہار سنپردا کے بیدہ کی تفصیل اور شرح یہ ہی کہ تمام سنپردا والون نے بموجب حکم سمرتی و پوران کے پینتالیس ۴۵ گھڑی کا بیدھ قبول کیا یعنے شروعات روز آیندہ بعد نصف شب کے ہی اگر نصف شب کے بعد دسمی ہووے تو روز آیندہ برت کرنا چاہیے کسواسطے کہ دسمی کا بیدھ ہوگیا اور اس قاعدہ کو کاپالک (कपालिक) بیدھ کہتے ہین اگرچہ دانندگان قواعد اپاسنا کا یہ اعتقاد ہی کہ موسم گرما مین نصف شب چہل و ہفت گھڑی پر ہوتی ہی اور موسم سرما مین چہل و سہ گھڑی پر سو جس تاریخ مین جسقدر رات گذرنے پر نصف شب ہو اسی مقدم رکھنا چاہیے پابندی چہل و پنج گھڑی کی ضرور نہین لیکن عام رواج پینتالیس ۴۵ گھڑی کی

بیدھکا ہی راماینج سنیہ واین بموجب احکام پوران وسمرتی کے پنجاہ گھڑی تاریخ امروزہ کے گذرنے پر
روز آئندہ تسلیم کیا یعنے براہمی مہورت کہ آٹھوان حصہ رات کا ہی جب سے شروع ہو تب سے
ब्राह्म मुहूर्त्त
تاریخ کی شروعات ہی چونکہ انتہاے شب کی ہندوستان مین مابین ہی وشش وچہل گھڑی کے ہی
اسواسطے آٹھوان حصہ رات کا پانچ گھڑی ہوئی سو اس سنیہ واکے پیرو اگر دسمی پنجاہ وپنج
گھڑی سے زیادہ ہو تو بروز آیندہ برت نہین کرتے اور کم ہو تو کر لیتے ہین باقی رہی دسنیہ وا
یکے بشن سوا ہین دوم مادہ سوا نکا اعتقاد ہی حسب شرح بالا ہی لیکن بعض اشخاص نے
آٹھوان حصہ رات کا چار گھڑی بھی قبول کیا ہی اسواسطے پنجاہ وشش گھڑی دسمی کا بیدھ مانتے
ہین آسمار نکان مین بسبب نہونے قاعدۂ واحد ورغبت ایک طرح کے اختلافات چند ہین
یعنے بعض تو چہل وپنج گھڑی وبعض پنجاہ وپنج وبعض پنجاہ وشش گھڑی کو جائز تصور کرتے ہین
اور بعض اُرنوی بیدھ مانتے ہین یعنے پنجاہ وہشت گھڑی بعد اگر دسمی ہو تو بروز آیندہ برت
अरुणोदय
نہین کرتے ہین اور بعض شروع روز طلوع آفتاب سے جانتے ہین اگر طلوع کے وقت
دسمی ہو تو برت نہین کرتے ورنہ تا شصت گھڑی دسمی کے بیدھ ماننے کی ضرورت نہین
بعض گیارہ کا ایک پنتھ مقدم سمجھتے ہین یعنے جس روز تیرہ یعنے تقویم مین ہندسہ تاریخ یازدہ کا ہو
तिथि
تو اسی روز برت کرتے ہین اور اگر پانزدہ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور تیرہ مین گیارہ
کا ایک نہو برت نہین کرتے کشمیر وغیرہ ملک غربی مین تا پنج گھڑی روز برآمدہ اگر دسمی ہو تو اسی روز
برت کر لیتے ہین وجہ رواج دسمی بیدھا برت کی اُس ملک مین یہ ہی کہ شنکراچارج دیت اور اچھسونکے
گورو تھے اُنکو ترقی اپنے مریدون کی منظور ہوئی اسواسطے اُس برت کا رواج دیدیا لیکن بشن ناراین
نے بیکنٹھ سے آکر دسمی بیدھا برت کو متروک ومردود رکھیشرون سے بیان کیا کہ یہ حال بدم پوران
وغیرہ مین مفصل لکھا ہی سو اُس رواج شنکراچارج کو اشخاص خوش فہم نے اب تک قبول کر رکھا ہی
بعض کا یہ قول ہی کہ ایکادشی کے روز غلہ کھانا منع ہی سو مشروع وقت ایکادشی سے اکل وشرب
ترک کرنا چاہیے اور جب دوادشی شروع ہو تب افطار واجب ہی اسکے عامل وکھن ویش
مین سُنے جاتے ہین اگرچہ بموجب رواج ہر یک ملک ودُیاپاسنا کے اختلافات مصرحۂ بالا تحریر
ہوئے لیکن شاستر کے جاننے والے بیشتر تین قسم کا بیدھ مانتے ہین یکے چہل وپنج دوم پنجاہ
وپنج سوم پنجاہ وشش اور یہ بھی واضح رہے کہ شاسترون مین جو ترسپرشک برت کا ثواب
विस्पर्शक
عظیم لکھا ہی تو اُس ترسپرشک کا ہی کہ جو شروع تاریخ مین گھڑی دو گھڑی ایکادشی ہو اور بعد

ازان دوادشی شروع ہو کر قبل از طلوع آفتاب روز آیندہ کے تریودشی شروع ہو جاوے
اور اس ترسپرشک کا ثواب نہیں کہ جسکے شروع روز مین دشمی ہو اور بعد ازان ایکادشی دودوشی
حسب ترتیب بالا ہوئی یہ ترسپرشک بسبب بیدھ دشمی کے متروک ہی جنم اشٹمی برت
سری سنپردا والون نے اور سنگھ کے سورج مین جو اشٹمی ہو قبول کیا ہی اور اس اشٹمی مین
کرتکا بچھڑا اور ستمی کا بیدھ حسب قاعدۂ ایکادشی کے ضرور ہی اور واضح ہو کہ جنم اشٹمی الگرہ
مین جنم کے بچھڑ پر نگاہ ہوتی ہی چونکہ بھگوت کا ظہور روہنی نچھتر مین ہوا اسواسطے کرتکا کا بیدھ
ماننا واجب آیا اور اگر سنگھ کا سورج بھادون کے مہینے مین پانچ روز بعد تک اشٹمی سے نہ ہو تو
اسوج مین برت کرتے ہین مابقی دیگر سرب سنپردا والے بھادون بدی اشٹمی کو مقدم سمجھتے ہین
لیکن ستمی کے بیدھ پر ضرور نگاہ ہوتی ہی اگر ایک پل بھی ستمی اور تمام دنرات اشٹمی ہو تو اس روز
برت نہوگا اگلے روز ہوگا کرتکا کے بیدھ پر نگاہ نہین لیکن سوا ین سنپردا مین بلبھ کل والون بھائی
کی بات علیحدہ ہی کہ نیم پر پریم غالب ہی سمارتکان نے بروقت طلوع چندرمان کے اشٹمی کا
ہونا ضرور جانا ستمی کے بیدھ پر نگاہ نہین رکھنندن سوا ین کا اوتار وردار چیت سدی
نومی کو اور شری باون اوتار بھادون سدی دوادشی کو اور سری نرسنگھ جی کا ظہور بیساکھ سدی
چترودشی کو ہوا سو رام نومی و نرسنگھ چترودشی مین نو بیار بھر اشٹمی و تریودشی کا حسب قاعدۂ بیدھ
ایکادشی کے ماننا چاہیے لیکن باون دوادشی مین ایکادشی کے بیدھ پر خیال ضرور نہین کسواسطے
کہ ایکادشی بھی بہتیلوی تاریخ ہی اور دوادشی بھی اور ایک جگہ ایسا دیکھنے مین آیا کہ اگر اس
پانزدہ روز مین ایکادشی گھٹ جاوے اور ایکادشی کا برت دوادشی کو ہو تو وہی برت
باون دوادشی کا سمجھکر اور تسو باون دوادشی کا کر لیا جاوے اس فقرۂ اخیر کے اپاسک سنپردا
ایک اور بھی تنقیح کر لیوین اور واضح ہو کہ سری سنپردا والے رام نومی کے برت مین میکھ کا سورج
مقدم مانتے ہین اور چیت مین اگر میکھ کا سورج نہو تو بیساکھ مین برت کرتے ہین چیت سدی
نومی کو سیتا مہارانی کا اور بھادون سدی اشٹمی کو رادھکا مہارانی کا جنم اتسو ہوتا ہی انکے
جنم اتسو و انت چودس وغیرہ برت مین بیدھ ماننے کا حسب قاعدہ مقرر اپنی سنپردا کے
دستور ہی بعض اشخاص تو بھگوت اور مہارانی جی کے یوم اوتار کو برت مانتے ہین اور حسب قاعدۂ
برت ایکادشی کے نرجل اپاس کرتے ہین اور بعض بھگوت اپاسک اتسو سمجھکر اتسا مثل
جنم وسالگرہ کے کرتے ہین اور بعد ہو لینے وقت جنم کے پنج امرت لیکر اور سب طرح کے

طعمۂ لطیف حسب مقدور خود بھگوت کے ارپن کرکے بھوجن کرلیتے ہین اور جو لوگ یہ روز جنم اشٹمی یہ گفتگو کرتے ہین کہ بعد نصف شب کے بھوجن کا کرنا منع ہی اُنکو یہ جواب دیتے ہین کہ وہ رات نہین کوٹان کوٹ روز روشن پر اُسکو شرف ہی اور یہ بھاؤ اُنکا صحیح و درست ہی جنم اُتسو کا حال جو کچھ اُوپاسک اور بھگت جن کرتے ہین تحریر نہین ہوسکتا کہ اپنے اپنے بھاؤ اور بھگتی کے تعلق ہی چند اشخاص کا ایسا بھاؤ دیکھنے مین آیا کہ پسر یا نبیرہ کے جنم یا شادی مین اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو بھگوت کے جنم اُتسو مین اُس سے دہ چند اُتسو کیا اور وہ دھوم دھام اور خوشی کری کہ خواہ نخواہ بھگوت چرترون مین طبیعت رجوع ہو جو لوگ کہ ایکادشی نیم کے ساتھ کرتے ہین اُنکا یہ دستور ہی کہ نومی کے روز ایک وقت ہوش آیند مثل چاول و مونگ و جو گندم و کنجد و روغن زرد وغیرہ کے کھاتے ہین اور دشمی کے روز ایک وقت پھل اہار و ایکادشی کو نرجل برت کرتے ہین ہر روز برت صبح سے بھگوت بھجن مین مصروفیت واجب ہی دوسری طرف توجہ نہوے گواہی اور مصطفی راہ چلنا شطرنج گنجفہ وغیرہ کا کھیلنا دن کا سونا استری و تصویرات کا دیکھنا و دیگر ممنوعات مثل پان و سرمہ وغیرہ کہ مفصل ایکادشی مہاتم مین مندرج ہین اور بسبب طوالت لکھنا فضول سمجھا متروک و ممنوع ہین غصہ دروغ گوئی وغیرہ و دیگر ممنوعات کا ذکر ہی ضرور نہین کہ ہر حالت مین اُنکی ممانعت ہی رات کے وقت جاگرن کرنا واجبات سے ہی اور اگر بہ سبب سماج بھگوت کیرتن اور بھگوت بھگتون کا میسر نہوسکے تو خود تنہا بھگوت بھجن مین بیدار رہے دواُدشی کے روز بعد فراغت بھجن پوجن روزمرہ کے ہر بھگتون اور براہمنون کو بقدر استطاعت بھگوت پرشاد بھوجن کرا کر اور جو مقدور ظروف اور نقد جنس وان کا ہو دیکر اور ثمرہ اُس برت وغیرہ کا بھگوت ارپن کرکے تب خود بھوجن کرے پارنا یعنے افطار دواُدشی مین واجب ہی اور جس روز کہ بلحاظ بیدھ کے دواُدشی کو برت ہوگا تو پارنا ترپودشی مین خود بخود لازم آویگا اور واضح ہو کہ دواُدشی شکل پچھ اساڑھ و بھادون و کاتک مین بیس۲۰ بیس۲۰ گھڑی اترادھا و سرون و ورتی پنچھترون کے درباب پارنا متروک ہین اگر اُن بیس۲۰ گھڑی مین پارنا کرے تو بارہ برت ایکادشیون کا پھل جاتا رہتا ہی اگرچہ شرح ممانعت بیس۲۰ بیس۲۰ گھڑی مذکورہ کی چند قسم پر لکھی ہین لیکن اتفاق اکثرون کا بشہادت کاملہ اس بات پر ہی کہ اترادھا پنچھترکے بیس۲۰ گھڑی اول مین شروع پنچھتر سے و سرون پنچھتر کے بیس۲۰ ورسیانہ مین اور ریوتی پنچھتر کے اخیر بیس۲۰ گھڑی مین پارنا منع ہے اُن بیس۲۰

ف اگر چہ یہ ادی کہ ممانعت پارن کی بعد نصف شب کے بھوجن کرنے کی ہی اور بھگوت بھجن کی رات بھر ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ بھگوت بھجن مین رات بھر جاگنا ہی پر

گھڑی کے اول و آخر مین کبھی کر لیوے اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگر نر جل برت
نہو سکے یا بہ سبب نقاہت و بے طاقتی کے بھگوت بھجن مین خلل آوے تو اُس
حالت مین اس قدر پھل اہار اور دُودھ یا جل کا لینا واجب ہے کہ طاقت
جاگرن اور بھگوت بھجن کی بنی رہے اور اگر بروز ایکادشی برت کے طبیعت بیمار ہو جاوے
تو مونگ اور گندم کا بھوجن کر لینا ممنوع نہین ان قواعد اور بھگوت پریت سے جو برت
کرتے ہین اُنکی مکت اور سدگت مین کیا مقام شک ہی اور چونکہ حال ایکادشی جنم اور پھل
اور سبب سدگت ہونے کا برتون سے ایکادشی مہاتم وغیرہ مین مندرج ہی اسواسطے
یہان نہ لکھا اور ضروری بات درج کردی اب ہمارے برت کا حال سُنیے کہ محبت تو اس قدر ہے
کہ کبھی یاد نہین رہتا اور اگر یاد آگیا تو دنیٰ سے فکر پڑی یعنے رات کے وقت خوب شکم سیر
ہو کر کھایا اور پھر صلاح ہوئی کہ صبح کو کیا کیا پھل اہار ہوگا جب صبح ہوئی تو تیاری پھل اہار کی
شروع ہوئی اور قبل از دوپہر واسطے کھانے کے بیٹھ گئے اور اسقدر کھایا کہ دوادشی کے
روز بھی کبھی نہ کھایا ہوگا بعد ازان آتے ہی پلنگ پر آرام فرمایا اور چونکہ جغرات و کوتو و سنگھاڑے
و ترکاری یا پیڑا یا حلوا اطعمۂ خشک و ثقیل و تیز کھائے تھے اسواسطے چند دفعہ پانی پیا کر
پیٹ پھول گیا اور چارپائی پر لوٹتے رہتے ہنوز وہ کھانا ہضم نہین ہوا تھا کہ موسمی میوہ جات
یاد آئے اور اُسیوقت منگا کر کھائے بعد ازان رات ہوئی اور دُودھ یا پیڑا تناول کیے اور
ایسے چراغ پاؤن ہو کر چارپائی پر گرے کہ ایک لحظہ نہ بیٹھ سکے بلکہ تمام رات شکل گدھیکے
لوٹتے رہے اگلے روز چار گھڑی دن چڑھے خبر ہوئی اور بھجن وغیرہ کا تو کیا ذکر تھا بلکہ ممکن نہین
کہ ایک دفعہ بھی بھگوت نام زبان سے برآمد ہووے واہ واہ یہ تو برت بھجن اور اسپر ارادہ سدگت
اور بھگوت دھام کا ہزار لعنت ایسے جنم اور فہمید اور بے اعتقادی پر آرے من پاپی اب بھی
سمجھ اور ذرا خیال کر کہ بھگوت چرنون سے بمکھ کسی نے بھی سُکھ پایا ہی اگر اس سماج مین مستقل
ہو جاوے تو بترے اودھار مین کیا شک و شبہہ ہی کہ موسم برسات مین جو ساون کا مہینا آیا تو
پربا پریتم کو امنگ جھولا جھولنے کی ہوئی اور بصلاح سب سکھیون کے برسانہ کا پہاڑ واسطے
اس سماج کے قرار پایا بسکے ہر چہار طرف بن سرسبز اور درخت کلپ برچھ و تمال و کدب و پاڈل و
مولسری و چنپا وغیرہ پر بیل چھائی ہوئی خوشبودار پھول موسم و بلا موسم واسطے بھگوت کی
سیوا کے شگفتہ جھرنے جا بجا جاری گھٹا اُمڈی ہوئی بادلون کی گرج آہستہ آہستہ مین کبھی

کبھی بجلی کی چمک طاؤس و سارس و کوکلا و چکور وغیرہ پرندون کی آواز دلکش ہوا سرد آہستہ
و خوشبودار غرض واسطے خوشنودی کشور کشوری کے وہ پہاڑ ایسا سو بھا مان و فرحت انگیز
ہوا کہ خواہ نخواہ تعشق و سرنگار و محبت و پریم ہر ایک جگہ سے نمایان ہوتا تھا وہان ایک
کلب برکچھ کے درخت مین سکھیون نے ابریشم و مقیش وغیرہ کی دور کا جھولا ڈالا اور اسمین
سنگھاسن مرصع و منقش بجواہرات ڈالکر مخمل و کمخواب زردوزی کے فرش اور موتی
وغیرہ کی جھالرون سے آراستہ کیا اسمین پریا پریتم براجمان ہوئے اور ایک طرف
چندراولی و للتا و بسا کھا و سشیلا دوسری متی اور دوسری طرف وھنیا و شیب و پدما و
بھدرا اور مالتی سکھی پکھاوج و دف و بینا و بانسری و کرتالے و جھانجھ وغیرہ ساز و سامان
راگ کا درست کرکے واسطے جھلانے اور گانے کے کھڑی ہوئین راگ ملار شروع کرکے
پریا پریتم کو جھلانے لگین اور وہ سما اور سماج نمودار ہوا کہ برھمانی و پارپتی و اندرانی وغیرہ
نقش بدیوار ہوگئین اور سب راگ راگنی محو و مدہوش اسوقت کی سوبھا و سنگار و سامان
و بہار و ہنسی و قہقہہ و آنند کا کس سے بیان ہوسکتا ہی تمام بن و پہاڑ پرم آنند و منگل کا دینے والا
ہو رہا تھا اور ہر ایک سکھی واسطے فریفتہ کرنے اس منموہن کے کہ جسکی شمہ مایا مین کرورون
برھمانڈ ناچتے ہین موہنی روپ ہر ایک کے گورے مکھ چندرمان پر زلفین مسلسل و پیچدار
چھوٹی ہوئی ماتھے پر ٹیکا و بندی اسکے اوپر چندر کا کانون مین کرن پھول اور جھومکہ بچلڑی
و چنپا کلی و ہیکل وغیرہ گلے مین ہاتھون مین بازو بند و چوڑی و کنگن جڑاؤ انگلیون مین انگوٹھی
چھلا آرسی دوپٹہ اور لہنگا سرخ و سبز و گلناری و دھانی و نافرمانی وغیرہ رنگون کے موافق
اپنے اپنے روپ و رنگ کے مغرق بزری و گوٹہ و پٹھ پہنے ہوے پاؤن مین پازیب و جھانجھن
و پچھوہ و پگ پھول آدن سب سکھیون کے سماج مین نٹ ناگر برج چندمہاراج کی کیسی سوبھا ہی
کہ جسطرح کرورون چھپ مجسم مین سرنگار براجمان ہو حسن و آرایش و زرق و برق لباس کی اسقدر
دلکش و دلربا ہی کہ سب سکھی مکھ چندرمان کی چکور ہو رہی ہین ایک ہاتھ کشوری جی کے گلے مین ہی
اور دوسرے ہاتھ سے زلفین جو بسبب ہوا کے برہم ہوگئین تھین آراستہ کرتی ہین کبھی چندراولے
للتا وغیرہ سے قہقہہ و چھیڑ چھاڑ ہی اور کبھی مصروف بنظارہ حسن و بہار اور کبھی راگ سننے اور
گانے پر توجہ ہی اور کبھی برکھبھان نندنی سے ہنسی و بوس و کنار زیادہ ازین قاعدہ غلامی نے
رخصت تحریر کی ندی کتھا ॥ अंबरीष ॥ راجہ انبریش چکروتی پرم بھگت ہوے کہ جنکے گن

اکثر پُرانون نے کیرتن کیے ہین دانی ایسے ہوے کہ کوئی راجہ کم ہوا ہوگا اور جگ اسقدر کیے کہ بیشمار رہے پنچی باوجودیکہ سب سُکھ اسقدر حاصل تھے کہ اندر وغیرہ کو بھی بمشکل حاصل ہون لیکن کبھی اُنہین دل نہ لگایا بھگوت سیوا پوجا مین اسقدر اعتقاد دیرپم تھا کہ سب کنکرج لینے خدمتگاری وغلامی بھگوت کی اپنے ہاتھ سے کرتے تھے کسی سامان بھگوت پوجا کی تیاری مین ملازم و خدمتگار کو دخل نہ تھا ایکادشی برت کے جو احکام شاستروں مین مندرج ہین اُنکی تعمیل راجہ موصوف نے ایسی کری کہ نہایت درجہ کو پہونچا دیا بعد نیم دنجم نومی دوسنی کے ایکادشی ا برت کرکے جاگرن کیا کرتے اور بروز دواد شی سب قسم نقد اور جنس کی اور چیند کرور گودان کرکے اور براہمنون کو سب قسم کے بھوجن پرشاد جنیوا کرتب خود پارنا کرتے ایک دفعہ دریا سارکھیتر وارد ہوے راجہ نے بعد ادائے مراتب تعظیم ودنڈوت واسطے بھوجن کے عرض کیا دُربا ساجی نے فرمایا کہ اشنان کرآوین چنانچہ واسطے اشنان کے روانہ ہوے اتفاقاً اُس روز دواد شی دو گھڑی تھی راجہ کو واسطے پارنا برت کے اضطراب ہوا اور بصلاح براہمنان کے نارائن کا چرن امرت پان کرلیا جب دُرباساجی آئے اور یہ حال سُنا تو آتش غضب وغصہ سے مشتعل ہوکر مستعد ہلاک راجہ کے ہوے اور اپنی جٹا سے کال کرتیا نامی آتش سوزان ایسی ظاہر کری کہ واسطے جلانے راجہ کے دوڑی بھگوت کہ ہر وقت اپنے بھگتون کی حفاظت درچھا مین مستعد وہوشیار رہتے ہین برداشت خود بینی دُرباسا کی نہ کرسکے اور چکر سودرشن کو حکم دیا اُسنے اوّل تو کال کرتیا کی خبر لی کہ خاک سیاہ کردیا اور پھر واسطے خدمت دُرباسا رکھیشر کے قصد کیا دُرباساجی بخوف جان وہان سے بھاگ نکلے اور چکر سودرشن پیچھے ہوا تمام روے زمین اور برہم لوک اور کیلاس وغیرہ مین سب لوکپال ودیوتاؤن وغیرہ کی سنت خوشامد کرتے پھرے مگر کسی کو تاب وطاقت اُنکی حفاظت اور رچھا کی نہ ہوئی اور فی الحقیقت ایسا کون ہی کہ بھگوت بھگت دردہی کو رکھ سکے آخر مین سری نارائن بیکنٹھ نواس کے پاس گئے اور وہان سے یہ جواب پایا کہ اگرچہ مین تمھاری رچھا کرسکتا ہون لیکن خیال کرنا چاہیے کہ جو میرے بھگت سب سکھ چھوڑکر میرے سرن ہوئے ہین اور مجھ سے سوائے اور کچھ آسرا اُنکو نہین تو کسطرح اُنکی بیعزتی کو گوارا کرکے تمھاری حفاظت کرون اسواسطے تم راجہ امبریش کے پاس جاکر اپنی خطا معاف کراؤ یہ سُنکر دُرباساجی مایوس ہوے اور راجہ کی خدمت مین آئے دور سے ڈنڈوت کری اور تراہ تراہ پکارے راجہ نے ازراہ دیا ورحم چکر سودرشن کو بعد منت سماجت کے

استوکرکے دریاساجی کا اعزاز واکرام اسقدر کیا کہ سب دُکھ بھول گئے واضح ہو کہ دُرباساجی ایک
سال تک حیران و سرگردان پھرا کرے لیکن راجہ بدستور ایک جگہ کھڑا رہا اور افسوس تکلیف
دُرباساجی کا کرتا رہا فی الحقیقت بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عناد نہین ہوتا کہ [redacted] یہ
جگت بھگوت روپ ہی یا بھگوت بھگت روپ بعدہ راجہ نے دُرباساجی کو اشنان کو آئے اور وہ
بھوجن کہ اُنکے واسطے تیار کرایا تھا اور باوجود گذر جانے ایک سال کے بدستور تازہ گرم تھا
جنیوا یا اور پھر آپ بھوجن کیا دُرباسا یہ اعتقاد دیرداشت راجہ اور بھگت بتسلتا اور کرپالتا
بھگوت کی نسبت اپنے بھگتون کے دیکھکر ازبس خوش ہوئے اور بھگت بھگتون کی بہما
و تعریف بیان کرتے ہوئے اپنے آسرم مین آئے اس کتھا مین ایک اعتراض یہ پیدا ہوا کہ
بھگوت نے جا بجا وعدہ واثق کیا ہی کہ کوئی پاپی کیسا ہی خالف ہو کر میرے سرن آوے
فی الفور اُسکو ابھے یعنے بیخوف کر دیتا ہون اور سب بھگوت اُپاشکان بلکہ جملہ دیوتاؤن کی اُپاشنا کا
انجام وسدھانت سرناگتی ہی اب جو دُرباساجی بھگوت سرن گئے اور بھگوت نے حفاظت
نہ کری تو اُس وعدہ مین بڑا اختلاف ہوا سو واضح ہو کہ اول تو اس اعتراض کا دفعیہ خود
بھگوت نے بروقت جواب دینے کے دُرباساجی کو کر دیا ہی کہ اوپر تحریر ہوا علاوہ ازان بھگوت
نے فرمایا ہی کہ سب گناہ معاف کر سکتا ہون لیکن سوائے دو گناہون کے ایک وہ کہ جو میرے
بھگتون کا گناہ کرے جیسا دُرباساجی سے ظہور مین آیا دوم جو میرے نام کا گنہگار ہو یعنے
اس ارادہ سے گناہ کرے کہ بعد اُس گناہ کے نام یا منتر جپ کر پاک صاف ہو جاوینگے
سو جس حالت مین کہ بھگوت کا وعدہ مستقل یہ ہو کہ بھگتون کے گنہگار کے گنہ مجھسے معاف
ہوے تو کب اُس وعدہ مین خلاف ہوا قطع نظر ازان اگر غور ہوتا ہی تو سرناگتی مین بھی کچھ خلاف
وعدگی بھگوت سے نہین ہوئی کسواسطے کہ دُرباساجی واسطے حفاظت جان کے بھگوت
سرن ہوئے تھے سو جان سلامت رہی اگر اُنکی جان کو خلل ہوتا تب گنجائش اعتراض کی
تھی اور یہ بھی واضح ہو کہ دُرباساجی پر کچھ راجہ انبریش کو غصہ نہین آیا تھا بلکہ بھگوت کا
غصہ تھا کہ چکر سودرشن کو اجازت سزا کی دی تھی یہ پر تاپ سرناگتی کو ہوا کہ دُرباساجی سلامت
رہے ورنہ کجا اُس مالک کا قہر اور کجا دُرباسا بیچارہ اور اصل باعث اس چرتر کا یہ ہے کہ
بھگوت اپنے بھگتون کے سبب سب گناہون پر مطلق خیال نہین کرتے لیکن ایک غرور
پر فوراً نگاہ ہوتی ہی کسواسطے کہ غرور سے بھجن اور بھگوت سیوا مین خلل عظیم واقع

ہوتے ہین اور اسیواسطے اپنے بھگت کے غرور کو دور کر دیتے ہین کہ کرور مارکنڈے
نارد وغیرہ کی تھا شا ہے اس بات کے ہین سو دُرباساجی کو غرور اپنی سدھتا اور بزرگی کا
ہوا تھا کہ واسطے امتحان راجہ کے تشریف لے گئے تھے اسواسطے بھگوت نے راجہ کی
ہی سرن بھیجکر غرور دُرباساجی کا دور کرا دیا اُس چرتر سے ایک ہدایت بھگوت کی ہوا در ہی
کہ جب بھگوت نے دُرباساجی کو صاف جواب دیا تو دُرباساجی نے غصہ ہو کر بھگوت کو سراپ
دیا اور اُسکے سبب سے دس دفعہ بھگوت کو اوتار دھارن کرنا پڑا ہدایت اسمین یہ ہوئی کہ
جس حالت مین بگناہ عدم پناہ وہی مجھ مالک اور قادر کو دس دفعہ دنیہ قبول کرنا پڑا دیگر اُنخاص
اگر سرن آنے کو پناہ نہ دینگے تو نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوگا جب یہ حال بھگتی راجہ اور کرپالتا بھگوت
کا مشہور عالم ہوا تو ایک راجہ کی دختر نے کہ بھگوت بھگت تھی درخواست اپنی شادی کی راجہ
انبریش سے کری راجہ نے جواب دیا کہ مجھکو بھگوت سیوا سے فرصت نہین اور نہ استری کی خواہش
ہی دختر مذکور زیادہ تر شایق ہوگئی اور پھر پیغام بھیجا آخر جذبۂ شوق اُس دختر نے راجہ کے
دل پر اثر کیا اور شادی قبول کری لیکن راجہ خود نہ گئے اور اپنے شش تہ بھیجدیے اُنکے ساتھ
رسمیات شادی کی ادا ہوئین جب وہ آئی تو راجہ نے ایک محلسرا اُسکے واسطے جدا
مقرر کردی ایک رات وہ رانی واسطے دیکھنے مکان پوجا راجہ کے گئی ہنوز راجہ بیدار
نہین ہوئے تھے رانی نے جاروب کشی مندر کی کرکے اور جل سدھ لاکر سب سامان پوجا کا
تیار کردیا اور چلی آئی راجہ جب واسطے پوجا کے آئے تو سب سامان درست پایا اور متعجب ہوئے
جب چند روز تک ایسا ہی اتفاق ہوا تو ایک رات راجہ بیدار ہووے اور جب رانی آئی تو پوچھا
کہ تو کون ہی جو میری سیوا مین چوری کرتی ہی اُسنے جواب دیا کہ کنیہ ہون راجہ نے اُسکی
بھگتی دیکھکر فرمایا کہ علاوہ بھگوت سیوا کیا کرو سو اُسنے ایسے پریم سے سیوا پوجا کری کہ بھگوت
و راجہ دونون خوشنود ہوگئے اور مفصل ذکر اس رانی کا پریم نشٹھا مین لکھا جاویگا دیگر رانیون
نے جب دیکھا کہ راجہ بسبب بھگوت سیوا کے راضی ہوتا ہی تو سب نے کمال پریم
اور بھگتی سے بھگوت سیوا اختیار کی اور راجہ ست کے مکان پر جانے لگے باشندگان
شہر کو بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجہ جسکے گھر بھگوت سیوا پوجا ہوتی ہی آیا کرتا ہی اسواسطے
تمام شہر مین سیوا پوجا کا رواج ہوگیا اسقدر بھگتی اور پریم کی افزایش ہوئی کہ تمام شہر
بھگوت پراین ہوا یعنے جب راجہ بھگوت دھام کو جانے لگے تو تمام باشندگان

اپنی راجدھانی یعنے شہر اجودھیا کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب اس درجہ کو پہونچے کہ جو گی جن انیک جنم تک محنت شاق اُٹھا کر جہان نہین پہونچتے + کتھا ۔ رکمانگد راجہ رکمانگد کی کتھا پورانون مین اور بالخاص ایکادشی مہاتم مین مفصل مندرج ہی انکا ایک باغ پھولا پھلا سرسبز و شاداب تھا کہ جسکے پھولون کی خوشبو سے دیوتاؤن کی استری خشنود ہوکر واسطے سیر کے آتی تھین ایک روز انمین سے کسی کے پاؤن مین بادنجان کا کانٹا لگ گیا اور وہ بہ سبب ناپاکی اُس خار کے ہمراہیان کے ساتھ پرواز نہ کر سکی دخترمالی سے کہا کہ اگر کسی نے ایکادشی برت کیا ہو تو اسکا ثواب مجھکو دلادے تاکہ بدولت اُسکے گناہ سے پاک ہوکر سُرگ لوک کو جاؤن اس حال کی خبر راجہ موصوف کو پہونچی اور باغ مین آئے دیوانگنا سے کہا کہ اس شہر مین کوئی ایکادشی برت کا نام بھی نہین جانتا ثواب کس سے دلادین اُسنے جواب دیا کہ ایک عورت نے نادانستہ برت کیا ہی اسکا ثواب دلادو راجہ نے شہر مین منادی کرائی اور دریافت ہوکر ایک ساہوکار نے اپنی کنیز کو کسی قصور پر زدوکوب کیا کہ وہ تشنہ و گرسنہ پڑی رہی اور بسبب شدت ضرب رات کو جاگتی رہی کہ برت موجاگرن ہوگیا چنانچہ وہ کنیز آئی اور اُس برت کے ثواب کا دان اُس دیوانگنا کو دیا کہ وہ شادان و فرحان اُسیوقت سُرگ لوک کو روانہ ہوئی راجہ نے جو پرتاب اس برت کا دیکھا تو تمام اپنے شہر اور ملک مین حکم دیا کہ اگر کوئی ایکادشی برت نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا سب نے بسر و چشم منظور کیا اور ایسا رواج برت و جاگرن اور بھگوت بھگتی کا راجہ کے فرمان مین ہوا کہ سب پرم پد کے ادھکاری ہوکر بھگوت دھام کو پہونچے راجہ موصوف کی دختر کا اعتقاد اُس برت و بھگوت بھگتی مین سنیے کہ بروز ایکادشی شوہر اُسکا آگیا لوگون کو برت کرتا دیکھکر تمام روز تشنہ و گرسنہ رہا رات کے وقت شدت گرسنگی سے درخواست کچھ طعمہ کی اپنی استری سے کی اُسنے کچھ ندیا کہ پرتاب برت اور بھگتی سے واقف تھی وہ شخص دو چار گھڑی بعد مرگیا اور بھگوت روپ دھارن کرکے پرم دھام کو پہونچا اُسکی استری قطع نظر از غم والم کمال خوش و خرم ہوئی اور اپنے شوہر کی تعریف و ثنا کرتی ہوئی اُسی لوک مین پہونچی ناظرین کو واضح ہو کہ اس قسم کی کتھا صدہا ہین ایکادشی و جنم اشٹمی و رام نومی مہاتم کو پڑھ سن لیوین +

شتھا دوازدہم در مہاتم مہا پرشاد شتمبر کتھا چار بھگت

سری رکھنندن سوامین کے چرن کملون کی جنبو پھل رکھیا کو ڈنڈوت کرکے ہمیشہ گریو

اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ کامرود لیس ہین واسطے سہاے دیوتاؤن اور قتل وشتون کے
دھارن کیا گیتا جی ہین بھگوت نے فرمایا ہی جو کچھ کرے جو کھاوے جو جگ کرے جو دیوے
جو تپ کرے سب میرے ارپن کر کہ نیک و بد کرمون کے بندھن سے چھوٹ جاویگا درین
صورت لازم آیا کہ جو کچھ کھانا پینا اسباب وغیرہ نوتیار ہو وہ سب اول بھگوت ارپن کرے تب
اپنے صرف مین لاوے کہ بھگوت وہ ارپن کیا ہوا بھگت کا قبول کرتے ہین چنانچہ گیتا جی
مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ پتر پشپ پھل جل جو چیز بھگتی سے مجھکو بھینٹ کرتے ہین خوش ہوکر
کھاتا ہون بھگوت پرشاد کے کھانے سے علاوہ از بجا آوری احکام شاستر کے یہ فائدہ
عظیم کسقدر ہی کہ بہت جلد صفائی قلب کو ہو کر بھگوت چرنون مین پریت ہو جاتی ہی اور پرانون
مین لکھا ہی کہ ہزار ایکادشی اور نتو دوادشی کا پھل ایک ریزہ بھگوت پرشاد کے سولھوین حصہ
مہاتم کو نہین پہونچتا گرڑ پوران مین بھگوت کا حکم ہی کہ جو بھگوت پرشاد کر کے بھوجن کرتے ہین
اُنکے سب دلی مرضون کا ناس ہو جاتا ہی اور پوتر ہوتے ہین پھر لکھا ہی کہ جو کوئی اشیاے خوردنی و
نوشیدنی میرا پرشاد کر کے کھاتے پیتے ہین وے میرے نزدیک پہونچتے ہین بھاگوت کا حکم ہی کہ جو شخص
بدون بھگوت بھوگ لگاے کھاتے پیتے ہین تو غذا اُنکی مثل غذاے خوک و سگ کے ہی
اور پانی مثل خون اور ایسا ہی قول بشن پوران کا ہی کہ بدون بھگوت ارپن کے کوئی شے چہ
خوردنی و نوشیدنی و چہ دیگر ملبوسات وغیرہ اپنے کام مین نہ لاوے اور ظاہر ا بھگوت ارپن
کرنے سے کچھ خرچ بھی نہین ہوتا نہ اُس شی مین نقصان آتا ہی صرف اسقدر بات ہی کہ جسوقت
رسوئی کھانے کو بیٹھے تو بھگوت کا تصور کر کے بھگوت ارپن کر دیا اور اسقدر اور بھی خیال
کر لیا کہ بھگوت نے اُس کھانے پانی کو بھوگ لگایا بعدہ بھوجن کر لیا اور اسی طرح تمامی
اشیاے حسب تیار ہو کر آوین بھگوت بھینٹ کیا کرے اگر بھگوت مورتی نہو تو تصور مین بھگوت
ارپن کر کے اپنے مصرف مین لاوے اور اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ قبل از بھگوت ارپن کیے
کسی نے رسوئی مین سے کھا لیا ہی تو قبیلہ وار کو ایسا تصور واجب ہی کہ بھگوت نے کچھ اقسام
خوردنی جو بھوگ لگاے ہین اُس مین کا یہ کھانا ہی لیکن تصور کر لینا بھگوت روپ کا اور کچھ
بھوجن کرانا طعمہ تصور یہ کا بہت ضرور ہی کہ بلا اُسکے بھگوت پرشاد نہین ہو سکتا غرض
کوئی چیز ہووے بلا بھگوت ارپن کے متروک و مردود و منع و سخت قاتل ہے ایک شخص
کو اعتراض ہوا کہ صدہا ہزارہا لوگ بھگوت پرشاد چرن امرت ٹھاکر دوارون مین

کھاتے پیتے ہین اور اکثر سالگرام مورتی اپنے پاس رکھتے ہین کہ بلا بھوگ لگائے کچھ نہین کھاتے
لیکن صفائی قلب بھگوت پراپتی شاذ و نادر ہوتی ہی اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ اعتقاد اس
معاملہ مین شرط ہی جسقدر اعتقاد کو ترقی ہوگی اُسیقدر صفائی بہم پہونچیگی نام نشٹھا مین پدم ناتھ
جی کی کتھا آویگی کہ مبتلائے مرض جذام کو دیکھکر فرمایا کہ رام نام تین دفعہ کہکر غوطہ لگاؤ اچھا ہوجائیگا
اُسنے کہا کہ ہر روز صدہا دفعہ رام نام کہتا ہون تین دفعہ کہنے سے کیا ہوگا آخر پدم ناتھ جی کے سمجھانے
سے تین دفعہ وہ نام لیکر گنگا مین غوطہ لگایا کہ اُسیوقت اچھا ہوگیا بعدہ وہ حال کبیر جی نے اپنے
گورو سے بیان کیا اُنھون نے فرمایا کہ تو بُرا بے اعتقاد ہی کہ رام نام کی مہا نہین جانتا رام نام
وہ ہی کہ ایک دفعہ کہنے سے کوٹان کوٹ جنم کے مہا پاپ اور گناہون سے چھوٹ کر بھگوت کو پراپت
ہوجاتا ہی تونے تین دفعہ نام کسواسطے کہلایا غور کرنا چاہیے کہ جیسا جس کیکو اعتقاد تھا ویسا ہی
پھل رام نام سے اُسکو ہوا یہ ہی حال بھگوت کے مہا پرشاد و چرن امرت کا ہی دوسری تمثیل اور ہی
کہ جسطرح کوئی بیمار واسطے رفع اپنی بیماری کے کسی دوا کا استعمال کرتا ہی لیکن پرہیز وغیرہ جو
دیگر ضروریات دوا کھانے کے متعلق ہین نہین کرتا تو وہ دوا فائدہ بخش نہین ہوتی اسی طرح
چرن امرت و مہا پرشاد بجاے دوا کے ہی اور اعتقاد بھگوت و مہا پرشاد و شاستر و گورو بچن مین بجاے
پرہیز کے جو شخص حسب قاعدہ عمل کرتا ہی اُسکو بالضرور جلد تر صفائی اور بھگوت کی پراپتی ہوتی ہی کوئی
شخص اپنے گورو اور سادھان کا چرن امرت اور اُلش کھایا کرتا تھا لیکن اُنکے حکم کا نافرمان تھا سب
سادھو اور گورو اُس سے ناراض رہتے تھے بفہمایش کسی یار غار کے اُسنے فرمانبرداری بھی شروع کی
اُسی روز گورو اور سادھو اُس شخص سے ناراضی ہوگئے اور مطلب دلی کو پہونچا دیا یہی حال یہان ہی کہ چرن
امرت و مہا پرشاد لینے مین فرمانبرداری حکم بھگوت یعنے اعتقاد ہونا بھگوت و شاستر و گورو بچن مین
واجبات سے ہی بھگوت چرن امرت و مہا پرشاد کی مہا تو کس سے بیان ہوسکتی ہی بھگوت بھگتون کے
چرن امرت و اولش کو وہ پرتاپ ہی کہ جسکی بدولت ہزارون پرم پاتکی رستہ اور بھگوت فلک پر
نواسی ہوگئے کتھاے نارد جی و نابھا مصنف اصل پوتھی بھگت مال کے واسطے تصدیق اور
گواہی کے کافی ہی علاوہ ازان بھگوت اپنے مہا پرشاد اور چرن آمرت کی مہما در دیدی
و انبریش وغیرہ کی کتھا سے ظاہر کرتے ہین یعنے در باسا جی نے بقصد لینے چرن آمرت
کے انبریش کو دکھ دیا تھا اُنکا کیا حال ہوا اور دروپدی کی کتھا مین لکھا جاویگا کہ بروقت
بن باس راجہ جدھشٹر کو سورج نے ایک ٹوکنی عنایت فرمائی خاصہ اسکا یہ تھا کہ ہر روزہ

جب تک دروپدی بھوجن نہ کرتی تب تک طعنہ مطلوبہ لاانتہا پیدا ہوتا ایک روز دُرباسا جی بعد
طعام کرلینے دروپدی کے تشریف لائے راجہ جدھشٹر کو تشویش ہوئی سرکرشن مہاراج تشریف
لائے اور ایک برگ شاک کا ٹوکنی بین سے تلاش کرکے کھاگئے اُسکا یہ پرتاب ہوا کہ دُرباسا
جی مع دس ہزار اپنے چیلون کے ایسے شکم سیر ہوئے کہ روپوش ہوکر بھاگ گئے غور کرنا
چاہیے کہ بھگوت بلا کھانے شاک کے دُرباسا کو شکم سیر نہین کرسکتے تھے بلکہ کرسکتے تھے
استبداد کرکے شاک کھانے کا صرف یہ مطلب تھا کہ بھگوت اپنے مہاپرشاد کا پرتاپ دکھاتے ہین کہ
جو کچھ میرے ارپن ہوتا ہی وہ ایسا انپنت ہوجاتا ہی کہ جیسا مین ہون اور جب انپنت ہوا تو کرورون
کو شکم سیر کرسکتا ہی دروپدی نے پہلے جنم مین چھوٹا سا کپڑا ایک رکھیشر کو براہ بھگوت دیا تھا وہ
ایسا انپنت ہوا کہ دوساسن کھینچتا ہوا ہار گیا قطرہ دریا مین ڈالنے سے دریا ہوجاتا ہی اسیطرح
انپنت کو جو چیز ارپن کردیجاوے انپنت ہوجاتی ہی اور جب کہ انپنت ہوئی تو ممکن نہین کہ اُسکے کھانے
پینے سے صفائی قلب نہو اور اس بات کو بہ تشریح لکھا جاتا ہی یعنے دستور ہی کہ ہر یک چیز پاک وصاف
دوسری چیز ناپاک کو پاک اور صاف کردیتی ہی یہ بات تمثیل آتش و آب و ہوا سے بخوبی تصدیق ہوتی ہی
اسی طرح وہ کھانا اور پانی جسوقت بھگوت پرم سُدھ وصاف کو پہونچا تو اُسیوقت سُدھ
اور پاک ہوگیا اُس سُدھ اور پاک اطعمہ واشربہ کو جب شخص سالک نے کھایا پیا تو اُس سالک کو بھی
سُدھ اور صاف وانپنت کردیا اعتقاد شرط ہی مشہور ومعروف ہی کہ فقراء کامل نے راہ چلتے اکثر اشخاص گنہگار
وناپاک کو ایک لحظہ مین اپنا اُلش کھلاکر یا بدن سے بدن ملاکر اپنا سا صاف اور گناہون سے پاک کردیا سبب
اسکا صرف یہی ہی کہ وہ فقیر پاک اور صاف تھا اپنی صفائی سے دوسرے کا میل ولی لحظہ مین دور کردیا
حاصل کلام کا یہ ہی کہ ہرگز بلا بھگوت ارپن کیے کوئی چیز اپنے صرف مین نہ لاوے اور یہ
بھی تحریر ہوچکا کہ کچھ مشکل امر نہین ایک باتون کی بات اور دل مین تصور کرلینا ہی صرف کم نصیبی
ہم لوگون کی اور کلجگ کا پرتاپ ہی کہ یہ تھوڑی سی بات نہین ہوسکتی افسوس کہ اس دل کمبخت
نے مجھکو بہت خراب کیا اور اسی نالیکار نالایق کے بدولت اس نوبت کو پہونچا ہون کہ لاانتہا
طرح طرح کے جنم لیکر انواع عقوبت مین گرفتار رہون لیکن اب میرا بھی خوب داؤ لگا ہی کہ شری
رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی پناہ ملگئی ہی دیکھون گا کہ اس دل مردود کی زبردستی
پیش رفت ہوتی ہی یا میرے سوامین کی برہیت پاون ودین تبسل کی اے دل اگر تیری
نالایقی پر نگاہ کرون تو ہرگز اس قابل نہین کہ تیری بھلائی کے واسطے پیروی کری جاوے لیکن

چونکہ تو ہر وقت میرے پاس رہتا ہی اسواسطے ہدایت کرتا ہون کہ اس روپ انوپ
چنتون کیا کرنا کہ مقبول ہر دو جہان کا ہووے دوسرتھ مہاراج ادھراج کا مندر پرم سندر ہی
اور در و دیوار زمین وسقف وغیرہ طلائی ونقرئی وہیرا لعل سبزہ وغیرہ جواہرات سے جابجا منقش
اسمین چارون بھائی گویا چارون مکت خواہ چارون پھل خواہ چارون بیوہ خواہ چارون
اوپاسنا یعنے نام وعام لیلا روپ مجسم اپنے کھیل اور بال چرترون سے سب ماتا دوسرتھ
مہاراج کو پرمانند مین پورن کرتے ہین کبھی تو ماتا کے ساتھ کسی کھلونے مانگنے کی ہٹھ
ہی اور کبھی دوسرتھ مہاراج کے ساتھ گھوڑے پر چڑھانے اور تیر وکمان منگا دینے کی کبھی نقش
ونگار دیوارون کا دیکھ خوش ہوتے ہین اور ماتا سے پوچھتے ہین کہ یہ کیا ہین اور کبھی جواہرات
مین اپنے چہرے کا عکس دیکھکر دریافت فرماتے ہین کہ یہ کسکے لڑکے ہین کبھی کھاتے کھیلتے
پھرتے ہین اور پرندگان کو جمع کرکے کھلاتے ہین کبھی انکے پکڑنے کو دوڑتے ہین اور بروقت
اجاڑنے کے ماتا سے استبداد ہی کہ تو پکڑلاوے کبھی چارون بھائی ہمدگر کا ہاتھ پکڑ
ناچتے ہین اور کبھی چندر مان کو بوقت شب دیکھکر ماتا سے کہتے ہین کہ ہمکو بھی ایسا منگادے
غرض وہ لیلا چرترپریم منوہر ہین کہ برہما وشیو آدک دیکھکر کبھی تو پرم آنند مین مگن ہوتے ہین
اور کبھی مایا کے جال مین پھنس جاتے مکھ کی سوبھا چارون بھائیون کی وہ ہی کہ جسکو دیکھکر
آنند کو بھی آنند ہوتا ہی اور سوبھا سرنگار وغیرہ تمامی تمثیلات تصدق فرق مبارک کے ہوکر
محو دیدار ہو جاتے ہین زردوزی کام اور گوٹہ پٹھہ وجواہرات سے مغرق ٹوپی سر پر گھونگھروالی
زلفین چھوٹی ہوئین ماتھے پر گوروچن کا تلک کانون مین چھوٹے چھوٹے کنڈل اور بھوکمالاق
کہ جسمین موتی ٹنکتا ہی پہنے ہوے تابندہ رخسارون پر واسطے بچانے نظر کے چھوٹا سا
نقطہ سیاہی کا لگا ہوا گلے مین کنٹھی وکنٹھلا جڑاو وناخن شیر وجگنی سوبھت ہاتھون مین بازوبند
پہونچی کڑے چرن کملون مین گھونگرو وجھانجھن جسم نازنینون مین زردسبز وحنائی سرخ کوتہ
باریک کوشلیا کیگئی سومترا وغیرہ ماتا بال چرترون کو دیکھتی ہوئی آنند مین محو ومستغرق اور اپنے
بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئین ہر چہار طرف براجمان اور خانہ زاد پشتینی بھی موجود تھے

انگد جی عم راجہ سلہدی قلعہ رائے سین مین پرم بھگت بھگوت کے قوم راجپوت
ہوے ابتدا کا حال یہ ہی کہ بھگوت سے بمکھ تھے اور استری انکی پرم بھگت وسادھو سیوی ایک دفعہ
اُس استری کے گورو آئے اور حویلی مین بھگوت اپدیش کر رہے تھے انگد جی آگئے اور غصہ ہوکر

کہنے لگے کہ مرد کو عورت کے پاس تنہا نشست کب لازم ہی گورو موصوف انکی کج اخلاقی سے چلے گئے اور اس استری کا آرام وعیش ساتھ لے گئے یعنے اُسنے بسبب میسر آنے گورو درشن اور بھگوت کتھا کے خورد نوش وگفت وشنود موقوف کیا اور مغموم ہو کر زندگی سے ناراض رہنے لگی انگدجی کہ فریفتہ تھے بیتاب ہوے اور تدبیرات واسطے رضامندی کے یہان تک کی کہ سر اپنا استری کے قدمون پر رکھا لیکن وہ ناراضی رفع نہ ہوئی آخر جب انگدجی نے بھی خورد ونوش ترک کیا اور اقرارات واثق کیے کہ جو تو کہیگی وہی کرونگا تب رضامند ہوئی اور فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار کرا ور گورو موصوف کا چیلہ ہو کر اُنکی خدمت کیا کر واضح ہو کہ استری کا استبداد اور نافرمانی ازشوہر اس باب مین واجب ہی بید سُمرتی کا حکم ہی کہ گورو اور ایشر مین برابر بھاؤ ہو دوسرا حکم ہی کہ جسکی محبت گورو کے چرنون مین مثل بھگوت کے نہین اُسکو سکھ اور سدگت کبھی نہین ہوتی انگدجی گورو موصوف کی خدمت مین گئے اور چیلہ ہو کر تلک مالا دھارن کرے پھر اُنکو اپنے مکان پر لائے اور بھگوت بھجن وسادھو گورو سیوا الیسی شروع کی کہ چندروز مین بھگوت کی محبت صادق وصفائی قلب کی ہوگئی ایک دفعہ راجہ کسی غنیم پر چڑھا اور فتح پائی بروقت لوٹ شہر کے انگدجی کو ایک کلاہ غنیم کی ایسی ملی کہ یک صد و یک الماس اُسمین تھے سو الماس تو فروخت کرکے سادھو سیوا اور بھگوت اُدتساہ مین صرف کیے اور ایک الماس جو گران بہا اور عدیم المثال تھا دو واسطے بھینٹ جگناتھ راے جی کے اپنی دستار مین باحتیاط باندھ لیا الماس کی شہرت ہوئی اور راجہ نے مابقی مال غنیمت کا معاف کرکے فرمایا کہ صرف وہ الماس میرے حوالہ کرو انگدجی نے باوجود فہمایش لوگون کے نہ مانا اور جواب دیا کہ یہ جواہر جگناتھ راے جی کے بھینٹ ہو چکا اب کسیکو نہین مل سکتا انگدجی کی ایک ہمشیر تھی کہ اُسکے ہاتھ کی رسوئی بھگوت بھینٹ کیا کرتے تھے اور جب واسطے بھوجن کے بیٹھتے تھے تو اُسکی دختر خوردسالہ ہمراہ انگدجی کے بھوجن کیا کرتی تھی راجہ نے ہمشیرۂ انگدجی کو طمع جاگیرات کی دیکر زہر بھوجن مین دلوا دیا اور انگدجی نے اول بھگوت ارپن کرکے بروقت شروع تناول دختر کو یاد کیا جب دختر مذکورہ باوجود تلاش نہ آئی تو خود بھی کچھ نہ کھایا اور بیٹھ رہے تب ہمشیرہ کو غیرت آئی اور دل مین کہا کہ میرے بھائی کو تو یہ محبت اور میرا یہ حال کہ اُسکے کھانے مین زہر ملاؤن بڑی کمبخت ہون نادم ہوئی اور اپنے بھائی سے ملکر روئی سب حال زہر ڈالنے دختر کو پوشیدہ کرنے کا کہدیا اور رونے لگی انگدجی کو اپنی جان کے سبب تو مطلق خیال

زہر کا نہوا لیکن بسبب بھگوت ارپن ہونے اُس زہر آلود طعام کے ناراض ہوئے اور ہمشیرہ کو
نکال دیا اُس بھگوت پرشاد کو امرت جانکر بھوجن کرگئے اور پرم آنند مین مگن ہوکر مصروف بہ بھگوت
بھجن ہوئے راجہ کو یہ خبر پہونچی اور منتظر رہا کہ اب خبر مرگ انگدجی کی آوے لیکن چونکہ انگدجی کو
مہاپرشاد مین اعتقاد امرت کا تھا اسواسطے اُس زہر آلود مہاپرشاد نے امرت کا پھل دیا
یعنے دم بدم روشنی چہرہ کی اور دل کو فرحت زیادہ ہوتی گئی اور بے اعتقاد کم بختو نکو ضلالت
و ریخ نصیب ہوا بعد اسکے انگدجی الماس مذکور کو واسطے بھینٹ کرنے سری جگناتھ راے
جی کے لے چلے راستے مین ملازمین راجہ نے گھیر لیا اور کہا کہ یا وہ الماس حوالے کرو
یا ہمارے ساتھ لڑو کہ ہمکو راجہ کا ایسا ہی حکم ہی انگدجی نے فرمایا کہ اندکے صبر کرو شنان
کرلون یہ فرماکر تالاب کے کنارے پر گئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ مہاراج یہ آپ کی
امانت میرے پاس تھی سو آپ سنبھال لین یہ کہکر اور سب لوگون کو دکھاکر اُس الماس کو تالاب
مین ڈالدیا بھگوت اپنے بھگت کی عرض کو سنکر واسطے ظاہر کرنے بھگتی اور پرتاپ بھگتون کے
پرشوتم پوری سات سو کوس سے آئے اور الماس کو پانی تک پہونچنے نہ دیا کہ لے گئے چنانچہ
آپ تک بھگوت کے بازو مین مریب ہی اور درشن ہوتے ہین انگدجی تو اپنے گھر چلے آئے
اور ملازمین راجہ نے اُس تالاب مین خوب تلاش کی مگر کچھ نشان نہ ملا بلکہ راجہ خود اُس تالاب پر گیا
اور پانی اُسکا کھنچواکر تلاش کرائی بے نیل مقصود واپس آیا اور انگدجی کا معتقد ہوا جگناتھ راے
جی نے پوجاریان کو حکم دیا کہ انگدجی کو خبر مقبول ہونے اُس الماس کی کرو چنانچہ پوجاریان نے
تعمیل کی اور انگدجی بدریافت اُس خبر کے کمال شادمانی سے جسم مین نہ سمائے نے الفور واسطے
درشنون کے روانہ ہوے اور بھگوت درشن مع اُس الماس کے کرکے بھگت بنستا اور بھگوت
کرپا کے پریم مین مگن ہوگئے راجہ کہ معتقد بھگتی انگدجی کا ہوگیا تھا بہ سبب چلے جانے اُنکے
مضطرب و مغموم ہوا اور خورد و نوش ترک کرکے براہمنون کو واسطے لے آنے کے بھیجا براہمن
پرشوتم پوری مین پہونچے اور راجہ کا پیغام سُنایا کہ جب آپ تشریف لاوینگے تب ہی میری اور
تمام دیس کی خوش نصیبی ہی ورنہ میرے مرنے مین کچھ شک نہین جب انگدجی کیطرف سے انکار
ہوا تو دھرنہ دیا اور خورد و نوش چھوڑ دیا انگدجی رحم کرکے واپس آئے اور راجہ خبر سنکر واسطے
استقبال کے روانہ ہوا جب قریب پہونچا دوڑکر قدمون سے لپٹ گیا اور آنکھون سے پریم کا
جل جاری کیا انگدجی نے اُٹھاکر چھاتی سے لگایا اور بھگوت بھگتی و سادھو سیوا کا اُپدیش کیا

راجہ نے بالکل خزانہ واسباب بشادمانی تشریف آوری انگدجی کے خیرات کیا اور بھگوت سرن ہوکر
کرتارتھ ہوگیا ۔ کتھا ۔ राजापुरुषोत्तमपुरी. راجہ پرشوتم پوری کے پرم بھگوت بھگت ہوئے
اور مہاپرشادمین اسقدر نشٹھا تھی کہ اندک گستاخی سے اپنا ہاتھ کٹوادالا حال یہ ہی کہ ایک دفعہ چوسر
کھیلتے تھے پوجاری جگناتھ راے جی کا مہاپرشاد لیکر آیا اور بسبب ہونے پانسہ ہاے دست
راست مین دست چپ واسطے مہاپرشاد کے دراز کیا پوجاری باشتباہ بے اعتقادی غصہ ہوکر
واپس لے آیا راجہ اُس اپنی حرکت نامعقول سے پشیمان ہوکر دوڑے اور پوجاری کی منت و
خوشامد کرکے واپس لائے مہاپرشاد کو سر پر دھارن کیا اور پوجاری کو رخصت کرکے بسبب گستاخی
اور بیعقلی اپنی کے مغموم و نالان بے خور و خواب گھر مین جاکر پڑرہے اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح
دست راست کو دور کرنا چاہیے کہ بھگوت پرشاد سے بہکھ ہوا پھر یہ خیال ہوا کہ کوئی شخص میرے ہاتھ
کو بسبب میرے خوف کے کب کاٹ سکتا ہی اس فکر مین ملول اور متردد رہتے تھے ایک روز
وزیر نے باعث رنج و ملال کا پوچھا راجہ نے فرمایا کہ رات کے وقت ایک بھوت آتا ہی کہ معلوم نہین
ہوتا لیکن براہ جھروکھا اپنا ہاتھ نکالکر شور و غل کیا کرتا ہی سو تم رات کو میرے مکان مین رہو اور جب
عفریت اپنا ہاتھ جھروکھے مین ڈالے تب اُسکو تلوار سے قتل کرو سو اُسی رات وزیر چوکی پر حاضر رہا
راجہ نے ایک جھروکھ مین اپنا ہاتھ ڈالکر شور و غل کیا کہ آیا عفریت کا ہاتھ وزیر نے جلد پہونچکر ایک
تلوار ایسی ماری کہ وہ ہاتھ علحدہ ہوگیا بعدازان جب وزیر کو معلوم ہوا کہ راجہ کا ہاتھ ہی تب نادم
و متفکر ہوا راجہ نے فرمایا کہ عفریت ہولناک وہ ہی جو بھگوت سے بہکھ ہی تم کچھ فکر نہ کرو کہ اس ہاتھ کا
کاٹنا واجب تھا بھگوت کرنا سندر نے جو اپنے مہاپرشاد مین بھگت کا یہ اعتقاد دیکھا تو حکم دیا
کہ راجہ کے واسطے مہاپرشاد لیجاؤ اور ہاتھ کٹے ہوے کو لے آؤ پوجاری مہاپرشاد لیکر دوڑے اور
اسطرف سے راجہ واسطے درشنون کے چلے راہ مین پوجاریان نے جب مہاپرشاد واسطے دینے کے
پیش کیا تو راجہ نے کمال بھاؤ اور بھگتی سے دونون ہاتھ واسطے لینے کے اُٹھائے اُسوقت بھگوت
کرپا سے بجاے دست بریدہ کے نیا ہاتھ پیدا ہوآیا کہ دونون ہاتھون مین راجہ نے بھگوت پرشاد
لیا اور اپنی چھاتی سے لگایا بعدازان راجہ بھگوت کے پریم اور کرپا لنا سے آنند ہوتے ہوئے بھگوت
درشنون کو گئے اور شادان ولبشاش بھگوت بھجن اور سیوا مین مصروف ہوے بھگوت نے وہ
کٹا ہوا ہاتھ راجہ کا اپنے باغ مین لگوایا اور درخت دوناخوشبودار پھولون کا ہوگیا کہ اب تک
اُسکے پھول جگناتھ راے جی کو چڑھائے جاتے ہین ایک پوران کا حکم ہی کہ بھگوت جگدیس

کا پرشاد مثل آپن وجل کے نہین بلکہ بھگوت روپ ہی جو شخص اسکے سوائے کچھ اور خیال کرتے ہین
تو وہ پاپی ہین اور الکا ناس ہو جاتا ہی + کتھا सुरेश्वरानन्द سوامین سریشرانند چیلے رامانند جی
پرم بھگت بھگوت کے ہوے اور مہا پرشاد کی مہما تو ایسی جگت مین روشن کی کہ جسکی بدولت
ہزارون کو اعتقاد کامل ہو گیا یعنے ایک دفعہ راہ کے چلتے مین کسی مخالف نے بڑا دال اور
گوشت کا بنا ہوا روبرو کرکے کہا کہ بھگوت کا مہا پرشاد ہی سریشرانند جی نے بجرد سنتے نام بھگوت
پرشاد کے بھوجن کر لیا اور روانہ ہوے پیچھے سے جو چیلے آتے تھے انھون نے بھی دیکھا دیکھی
وہی عمل کیا سوامین موصوف اُنسے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تمنے کیا کھایا اُنھون نے جواب
دیا کہ جو آپ نے سوامین جی نے فرمایا کہ ہمنے مہا پرشاد کا بھوگ لگایا ہی اور تمنے گوشت کھایا ہی
اگر یقین نہو تو قے کرکے دیکھ لو چنانچہ چیلون نے جو قے کری تو گوشت نکلا اور سوامین جی کے
شکم سے تلسی اور گنگا جی رنیکا برآمد ہوئی سب چیلے قدمون مین پڑے اور بھگوت بھجن اور مہا پرشاد
کا اعتقاد ہوا فی الحقیقت سمرتھ کو زہر بھی امرت ہی اور اسمرتھ کو امرت پھل مثل زہر کے
چنانچہ شیو جی نے زہر کو نوش کیا اب تک اُنکے گلے کا آبھوکھن ہی اور راہو نے امرت پان کیا
اسکا سر کاٹا گیا + کتھا श्वेतद्वाप سویت دیپ بھگوت کا بہار استھان ہی اور جو بھگوت بھگت
شاستروں مین چرنجیو لکھے ہین اکثر اُسی دیپ مین جا کر رہتے ہین ایکدفعہ نارد جی اُس دیپ
مین گئے اور گیان اُپدیش کرنا چاہا بھگوت نے منع کیا کہ یہان کے رہنے والے میرے پریم اور
بھگتی بھاؤ مین اندر رہتے ہین اُس سے علحدہ نہین ہو سکتے تم اپنی گیان کہانی کہین اور شروع
کرو نارد جی افسردہ خاطر ہو کر بیکنٹھ مین گئے اور یہ حال کہا نارائن جیو نے فرمایا کہ نے الحقیقت
سویت دیپ کے رہنے والون کا یہ حال ہی چنانچہ بچشم خود دیکھ لو اور بھگوت مع نارد جی وہان
آئے تالاب کے کنارے پر ایک پرند دیکھا کہ بھگوت دھیان مین مصروف تھا نارائن جیو نے
نارد جی سے کہا کہ یہ جانور ایسا بھگت ہی کہ ہزار برس سے آسنے جل پان نہین کیا بدین سبب
کہ بھگوت کا بھوگ لگایا ہوا جل نہین ملا اور سوائے بھگوت پرشاد کے اور کچھ خورونوش نہین
کرتا برائے امتحان بھگوت نے تھوڑا سا پانی لیکر اور اپنا پرشاد دیکر تالاب کے کنارے پھینکا کہ اُس
بھگت نے فوراً وہ پانی اپنی چونچ مین اُٹھا لیا اور نوش کیا نارد جی نے اس جانور کی پرکرمان
کری اور لایق سیوا پوجا کے سمجھکر پریم مین پوران ہوئے پھر آگے چلے اور بھگوت مندر دیکھا
کہ اسوقت آرتی ہو کر دروازہ بند ہو گیا تھا ایک شخص کو اُس مندر کیطرف جلد اور تیز آتا دیکھا پوچھا

۱۲ نارد بھگتون

کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ بھگوت آرتی دیکھنے جاتا ہون نارائن نے فرمایا کہ آرتی ہو چکی اور دروازہ مندر کا بند ہوگیا وہ شخص بفور استماع زمین پر گر پڑا اور مر گیا بعد ش اُسکی استری آئی اور نارائن نے اس سے کہا کہ تیرا خاوند مر گیا اسکا کریا کرم کرنا چاہیے استری نے جواب دیا کہ تو کیسا بھگوت بمکھ ہی کہ بھگوت کے درشنون پر شوہر کی کریا کرم کو فوقیت دیتا ہی نارائن نے جواب دیا کہ بھگوت آرتی ہو چکی عورت مذکور بفور سننے اس لفظ کے مثل شوہر کے جان بحق ہوئی بعد اُسکے پسر وغیرہ گھر کے لوگ آئے اور اُنکا بھی وہی حال ہوا نارائن اور نارد جی یہ محبت اور بھگتی انکی دیکھکر بآیندہ روانہ ہوے اور سیر کنان پھر اُسطرف کو آئے اتفاقاً بھگوت مندر کشادہ ہو کر دوسرے وقت کی آرتی شروع ہوئی اور لوگ سنکھ اور جھانجھ کی آواز سنکر واسطے بھگوت درشنون کے دوڑے وہ لوگ جو مر گئے تھے اُٹھکر بھگوت آرتی مین شامل ہوے اور بھگوت درشن کر کے شادان و فرحان اپنے گھر کو روانہ ہوگئے نارد جی نے جو یہ حال دیکھا تو معتقد ہو کر بھگوت بھگت ہوئے اور وہ دیپ تر یہ لوک کی پرستشگاہ اور مثل بیکنٹھ کے جانا

ہر شہ جہان ۱۲

نشٹھا سیزدہم در تعریف دھما بھگوت دھام مشتمل بر کتھا ہشت بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون اور آردہ چندر بکھا کو ڈنڈوت اور سری باون اوتار کو کہ واسطے سہاے دیوتاؤن کے پریاگ مین دھارن کیا اور برہمچاری روپ سے بلی راجہ کے دروازے پر گئے اور اُسکو چھل کر پاتال مین بھیجدیا پرنام اور بندنا کر کے دھام نشٹھا لکھتا ہون اور بھگوت کا دھام بھگوت روپ ہی چنانچہ دھام لفظ کے معنے بعض جگہ متعلق بھگوت روپ سے ہوتے ہین اور بعض جگہ بھگوت لوک یعنے بیکنٹھ وغیرہ سے اور چونکہ دھام بھگوت کا اچیت وانیت اور مایا سے علیحدہ ہی اور یہی وصف بھگوت کے بید پورانون مین لکھے ہین درین صورت بھگوت روپ ہونے مین کیا مقام شک ہی اور ظاہر ہی کہ جب جیو مایا سے علیحدہ ہو جاتا ہی تب اُس دھام مین پہونچتا ہی پس بہرحال وہ دھام بھگوت روپ ثابت ہوگیا کہ بھگوت کا حصول بھی بعد دور ہونے مایا کے شاستردن مین لکھا ہی جسطرح بھگوت کی مہما اور اُسکے رنگ روپ کا بیان وہم و قیاس سے مبرا ہی اسیطرح بھگوت دھام کا بیان بھی نہین ہو سکتا لیکن بھگوت نے جسطرح اپنا روپ شاستردن مین بیان کیا اسیطرح اپنے دھام کا روپ بھی بیان کر دیا ہی کہ خلاصہ یہ ہی وہ دھام سچدانند روپ ہی عمارت و باغات و مکانات درخت و بستان و تالاب و نہر وزمین وغیرہ

وہانکے سب دت یعنے روشنی وتابندگی اُس بھگوت روپ کی ہی سوائے اُسکے کسی چیز کا بنایا ہوا
وہ دھام نہین جسطرح حلوائی کہ صرف کھانڈ یعنے شکر کے کھلونے بناتے ہین لیکن سب
علامات مع سوار و سواری وساز و سامان بخوبی اُس کھلونے مین محسوس ہوتے ہین اسیطرح
اس دھام کا یہ حال ہی کہ اگرچہ صرف ایک بھگوت روشنی کا وہ دھام ہی لیکن سب مکانات وغیرہ
جو جسطرح کے وہم اور قیاس مین سماوین وہان موجود اور تیار ہین معلوم رہے کہ وہ دھام کسی
لوک اور برمھانڈ مین نہین بلکہ اسنکھیات یعنی بیشمار برمھانڈون مین جس کسیکو مکتی کا درجہ
نصیب ہوتا ہی اُسکو یہ دھام ملتا ہی اور اس دھام مین پہونچکر آواگون سے چھوٹ جاتا ہی چنانچہ असंख्यात
گیتا جی مین لکھا ہی کہ جہان پہونچکر پھر نہین پھرتے وہ دھام میرا ہی بھاگوت مین لکھا ہی کہ بھگوت
دھام یعنی بیکنٹھ مین پہونچکر جیو نشچل ہو جاتا ہی اور پھر جنم نہین ہوتا پدم پوران و اسکند پوران
وبارہ سنگھتا مین لکھا ہی کہ بھگوت دھام مین پہونچکر مُکت ہو جاتا ہی و دیگر جملہ پوران متفق ہین
اور سُرتی وچند اُپ نشد ایسا ہی حکم دیتے ہین زیادہ طوالت ضرور نہین جس کسی نے ایک उपनिषद
پوران بھی سنا ہوگا اُسکو مہما و بزرگی بھگوت دھام کی بخوبی واضح ہوگئی ہوگی سو وہ پرم دھام
باعتقاد سری سنپردا والون کے بیکنٹھ ہی و باعتقاد رام اُپاسکان کے اجودھیا و ساکیت وسانتانک
و باعتقاد کرشن اُپاسکان کے گئولوک و علی ہذا القیاس ہریک اُپاسک اپنے اپنے اشٹ کا دھام सांतानक इष्ट
اُسی وصف اور مہما والا بیان کرتا ہی اور تشریح اعتقاد واسمارتکان کی یہ ہی کہ وے اس دھام
کو موسوم بہ برمہہ لوک کرتے ہین اور جو دیوتا اُنکا خاص اشٹ ہوتا ہی اُسکا دھام سب سے بالاتر مانتے
ہین مابقی دیوتاؤن کا اُس سے نیچے بطور محلہ یا جسطرح آدمی مجسم کے ہاتھ پاؤن وغیرہ عضو ہوتے
ہین یعنے انگ انگے بھاور کہتے ہین اور اس بات کے معتقد ہین کہ وہ دھام سچدانند گھن بھگوت
روپ ایک ہی چند مکان نہین جسطرح بھگوت حسب وعدہ ہائے خود کہ جس بھاوسے جو کوئی اُسکا
بھجن سیون کرتا ہی اُسکو اُسی روپ سے اور اُسیطرح ملتا ہی اسیطرح وہ دھام بھی حسب بھاو
اعتقاد بھگت کے بروقت پہونچنے اُس دھام مین ظاہر اور معلوم ہوتا ہی بھگوت نے گیتا جی مین
فرمایا ہی کہ جو جسطرح میرے سرن ہوتے ہین اُسیطرح ظاہر ہوتا ہون دوبارہ گیتا مین لکھا ہی کہ ایک
جانکر خواہ علیحدہ جانکر خواہ بہت جانکر جو میرا بھجن سیون کرتے ہین اُسی بھاو سے اُنکو ملتا ہون کسواسطے
کہ ہر طرف ہون نارائن اوپ نشد وچند اُپ نشد و دیگر و شہسر شیر کھا وغیرہ سے بھی یہی بات پیدا सहस्रशीर्षा पुरुष
ہوتی ہی سو جس حالتمین کہ بھگوت حسب اعتقاد بھگتون کے اور موافق خواہش انکے ظاہر ہوتا ہی تو بھگوت کا

دھام بھی کہ بھگوت روپ ہی ویسا ہی ہونا واجب ہی بھگوت کے حصول مین جو پرم آنند ہی وہ ہی
اُس دھام مین ہر وقت وہر لحظہ ہر یک کو نصیب رہتا ہی کہ جسکا بیان ہرگز کسی سے نہین ہوسکتا
شاستروں مین جو بہشت وروے زمین پر دولت وراج وغیرہ کے ہزارون سکھ لکھے ہین وہ سب
کروڑ سے کڑوروین حصہ سُکھ دھام کو نہین پہونچتے اب یہ تصریح وتنقیح واجب ہوئی کہ جو دھیا
متھرا کاشی وغیرہ جو دھام اور پوری روے زمین پر ہین کیا ہین سو واضح ہو کہ یہ دھام ہی
ہین کہ جنکا حال اوپر لکھا ہی مطلق موبرابر بھی اُس دھام اور ان دھامون مین فرق نہین بلکہ
بہ نسبت اُس بیکنٹھ دھام کے ان دھامون کو ایک نوع ترجیح ہی کسواسطے کہ وہ دھام تو
ایسا ہی کہ جب آدمی خوب اعتقاد وکامل سے اُپاسنا کرے اور سب طرف سے دلکو جمع کرکے لگاوے
تب نہ معلوم کسقدر جنمون مین حاصل ہوتا ہی اور یہ دھام وہ ہین کہ کیسے ہی گنہگار اور پاپی
نے انکی پناہ لی وہ بھگوت کو جا ملا اور کسی جنم مین ایک دفعہ بھی اُن دھامون مین رہا اُسکے
پرتاپ سے سکھ گت کو پہونچا ہی اور غور کرنا چاہیے کہ وہ الیشر جسکو بید نیت نیت کہتے ہین
اپنے نج دھام کو چھوڑکر ان دھامون مین آتا ہی اور اب بھی براجمان ہی تو ترجیح ان دھامون کو ہی
یا اُس دھام کو بھلا اگر یہ دھام بھی مثل اُس پرم دھام کے ہین تو جو آنند اور سُکھ وہان ہے
یہان کسواسطے نہین واضح ہو کہ بالکل سُکھ اور بالکل سوبھا ان دھامون مین موجود ہی بلکہ ان ہی
دھامون کی بدولت وہان کا سُکھ اور سوبھا اور آنند نصیب ہوتا ہی جسقدر آرادھن اور بھگت
واسطے حصول اُس دھام کے ہوتی ہی اگر اُس سے نصف وچہارم ان دھامون مین اعتقاد کرکے
ہو تو فوراً بیڑا پار ہوجاوے آنکھ دل اور اعتقاد کی کھولکر دیکھنا چاہیے کہ ذرہ کے برابر بھی فرق
نہین ہی جیسو گسائین کی کتھا مین ذکر ہوگا کہ شمہ از سوبھا برندابن کے بادشاہ کو دکھائی اور مروس
جی کا ذکر ہی کہ بادشاہ وقت کو اُنھون نے بھی برج کی چھب اور سوبھا کو دکھایا تھا اور ایک گوشہ
سیڈھی بہارگھاٹ کا شکستہ تھا کہ ہفت اقلیم کی دولت سے اُسکی مرمت بادشاہ نے مشکل سمجھی تھی
غرض اعتقاد اور محبت دلی شرط ہی اور جسقدر دل کو صفائی اور اعتقاد ایزاد ہوتا جاتا ہی اُسیقدر
سوبھا اور سُکھ کو ترقی ہوتی ہی بھلا ان دھامون کو مثل پرم دھام کے لکھتے ہو اور یہان کے
رہنے والے ایسے شریر اور بدتر دیہ اکثر دیکھنے مین آتے ہین کہ تمام زمانہ کے گنہگارون پر انکو
شرف ہی اور ضرور مناسب تھا کہ یہ لوگ ایسے ہوتے کہ جنکے درشن کرتے ہی گنہگار گناہ سے
چھوٹ جاتے اسکی کیا وجہ ہی واضح ہو کہ باشندگان کی ناقصی سے سالک کو سستی اعتقاد مین واجب نہین

ٹ پوپ بن
دوم اکتوبر ۱۲

کسواسطے کہ اعمال بد باشندگان سے بھی بھگوت روپ ہونا اُن دھامون کا بخوبی ثابت ہی کیا معنی
کہ بھگوت مثل کلپ برکچھ کے ہی حسب خواہش ہر یک کے پھل دیتا ہی سو اُن باشندگان کی
نیت بسبب دور زمانہ کے طرف گناہون کے ہوئی تو بھگوت نے حسب خواہش اُنکے
گناہون کی ترقی کردی اور اس دلیل سے ثابت ہوگیا کہ یہ دھام مثل کلپ برکچھ کے بھگوت
روپ ہین اب یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر ان لوگون کی ترقی گناہون مین ہوئی تو سزا بھی زیادہ
ہوگی اور جب کہ بہ نسبت دیگران کے سزا زیادہ ہوئی تو یہ دھام ہی وبال جان ہوئی پہ تاب
واسطے رہائی کے کیا ہوا اور اگر سزا نہوگی تو شاستردن مین جو احکام امر و نہی لکھے ہین وہ سب
غلط ہو جاوینگے سو معلوم ہو کہ اُن لوگون باشندگان کو پورن پھل بھگوت دھام سیوون کا ملیگا اور
قاعدہ شاستردن کا بھی ہاتھ سے نجاویگا کسواسطے کہ احکام پورانون سے ظاہر ہی کہ جو اور جگہ
کے رہنے والے گنہگار ہین وہ تو لاکھون کروڑون برس تک دوزخ مین رہینگے اور چوراسی لاکھ
جون مین نہ معلوم کتنی کتنی دفعہ جنم ہوگا اور طرح طرح کے عذاب پاوینگے اور ان باشندگان کو
اسی جسم ہی مین اندر میعاد قلیل معینہ کے سزاے سخت ہو کر اُن گناہون سے بریت ہو جاوینگی
اور بھگوت کو پراپت ہونگے واضح ہو کہ اول نیت اُن لوگون کیطرف گناہون کے راغب ہوئی
تھی اسواسطے گناہون کی ترقی اول ہوئی اور بعد ازان دھام نے اپنا دہ پرتاب کیا کہ سب
گناہون سے پاک کرکے پرم دھام نصیب کردیا غور کرنا چاہیے کہ اگر اعمال نیک ہونگے اور
بھگوت دھام مین اعتقاد کامل ہوگا تو کیون بلا کسی سزا کے وہ پرم دھام نصیب نہوگا اور
ترقی اعتقاد اول تو ابلون کی اول کسواسطے نہوگی اب اس بات کا جواب لکھنا چاہیے کہ اکثر
جاتری ایسے دیکھنے مین آئے کہ بعد جاترا بہ نسبت سابق کے زیادہ تر سخت اور گناہون کیطرف راغب
ہوگئے سو واضح ہو کہ کلپ برکچھ کی تمثیل یہان بھی سمجھ لینی چاہیے جیسے اعتقاد اور دل سے وی لوگ
جاترا کرتے ہین ویسے ہی امور مین ترقی ہو جاتی ہی مختصر قاعدہ دھامون کے جاترا اور وہان کے
رہنے کا یہ ہی اعتقاد سیدھا اُس دھام مین ہووے اور روز روانگی سے کام کرودھ لوبھ
موہ وغیرہ کو دل سے دور کرے زبان پر بھگوت کا نام اور دل مین بھگوت کے چرتر ہون اور ست
ہر جگتون کا ہووے سنجم یعنے روکنا دل کا خیالات ناقصہ سے اور نیم یعنے عہد بھگوت کی پوجا اور بھگت
مورتی کے درشن اور تیرتھون کے اشنان وغیرہ کا اور دم یعنے قابو مین کرنا پانچون اندری زبان وغیرہ
کا تیتکھا یعنے سہنا دکھون کا اور ست گفتاری و رحم و خلق و سخاوت ضرور ہو اور جب وہان پہونچے تو

ل شہرت
یعنے خواہش دید
قسم ۱۲ ع ایمان
یا قوی دفوت
دیکھو ۱۲

وہان کے باشندگان اور ہر یک در و دیوار کو بھگوت روپ سمجھے اور جو کچھ دان پوجا اشنان برت آدک کرم کرے سب بھگوت ارپن کرکے ثمرہ کی خواہش نہ کرے اور تلاش کرکے جو بھگوت بھگت ملیں انکا ست سنگ کرے کہ تیرتھ جاترا مین ست سنگ سار ہی جب اسطرح جاترا یا وہان کا قیام کرے تو ممکن نہین کہ پورن پھل نہووے اور پورن پرتاب دھام کا نہوا گر بر تقدیر حسب مصرحہ بالا نہو سکے تو دھام مین اعتقاد اور بھجن و ست سنگ مین محبت و اعمال قبیحہ سے پرہیز واجب ہی کہ کچھ ٹھکانا لگے اور منزل کو پہونچ جائے اب ہم لوگون کی جاترا کا حال سنیے کہ جو لوگ عوام و کم استطاعت ہین انھون نے تو جب ایام جاترا اور پھر پرب کے آئے یہ چرچا شروع کیا کہ ابکی دفعہ بڑا بھاری میلہ ہوگا اور خوب سیر ہونگی کہ چار و نطرف سے خلقت چلی جاتی ہی یہ نیت کرکے اور دس پانچ آدمی ہم صحبت جمع ہوکر روانہ ہوئے راہ مین سوائے مزخرفات اور ہنسی قہقہہ و بیہودہ گوئی و حقہ نوشی وغیرہ کے اور کچھ نہ کیا جب دھام مین پہونچے تو سیر میلہ مین مصروف ہوے اور جب تیرتھ اشنان کو گئے تو عورت کے دیکھنے اور تاکنے مین دل لگایا اور وقت واپسی کسی عورت کے پیچھے مثل سگ پرورد کے ہو لیے اور تا مقام قیام اُسکے پہونچا آئے اور جو ہر مندر مین واسطے درشن کے گئے تو بجاے بھجن و دھیان وغیرہ کے مکانات و دیگر تماشا کی سیر کری پھر خرید و فروخت مین مصروف ہوئے اور بجاے ست سنگ کے حسب رغبت طبع دکان بھنگیڑہ اور جو چرس والے اور دیگر کو سنگیون کی تلاش کی اور بجاے ہر بھجن و کیرتن کے ناچ راگ طفل وغیرہ مین رہے جب مکان پر آئے تو باہم گرمیٹھکر جو عورات کہ دن مین دیکھی تھین اُنکا ذکر کرتے رہے یا ندمت وہانکے باشندگان کی و ذکر بے ایمانی دکانداران وغیرہ کا پھر سو رہے غرض جسقدر ایام تک وہان رہے یہ ہی دستور العمل رکھا اور جو اشنان و جاترا وغیرہ کے پھل کی درخواست کی تو حسب اعمال اپنے دولتمند و متوسط جاتری ایسے ہین کہ جب جاترا کی نیت کی تو دل ہی اُسکے پھل کی تمنا کرلی کہ فلان مقدمہ فتحیاب ہوگا و فلان دشمن مغلوب یا بیٹا ہوگا یا دولت و نوکری و جائداد ملیگی اور راہ مین پھر ذکری ڈکس مقدمہ یا ذکر جواب دعوی و رو جواب یا ندمت و تعریف دشمن و دوست یا تاریخ بادشاہان و حاکمان یا شعر و اسوخت یا ترکیب طعام و پوشاک و حسن و دیگر واہیات اسی قسم کے کبھی اور کچھ ذکر نہ کیا اور اگر ہزار مین ایک دو کو لبشن سہسر نام یا مہمن یاد ہوا تو بعد غسل کبھی پاٹ کرلیا ورنہ خیر جب دھام مین پہونچے تو گھوڑے اور بیل دوشالہ و اسباب وغیرہ کی خرید و فروخت شروع کی یا مکانات کی سیر فرمائی یا دوست و ملازم حکام یا امیر وغیرہ جو میلہ مین

مہین

۱۲ شعور پوری ۱۲
۱۲ مقصد پورا ہوجانا
سنگ دوست یا فاتحہ
دوچار قدم ساتھ جانا
ہو لینا
۱۲ ساتھ اپنے مالک
نوکر تابعدار
فقط حال ۱۲

آئے تھے اُنکی تلاش کرکے ملاقات کی یا اور لوگ واسطے ملاقات کے آتے رہے اور جو اشنان
کو کسی تیرتھ پر گئے تو بخوف مانگنے والون کے جسم کو تر کرکے فی الفور چلدیے اور اگر کچھ دان
دیا تو ہزار آدمیون کو دکھایا اور ہزارون سے بیان کیا اور یہ تمنا کری کہ اس دان کی بدولت
فلان فلان مراد حاصل ہو اور اگر کوئی سادھو براہمن مانگنے کو آیا تو بجائے روپیہ پیسے کے
گالیان دین اور کہا کہ دیکھو کیسا فربہ اور سنڈا ہی گھاس کھود کر نہین کھایا جاتا سفت کے مال پر
کمر باندھ رکھی ہی اور اگر مندر یا شوالہ مین واسطے درشنون کے گئے تو سب مراد چاہی اور باقی
اعمال حسب اشخاص اول قصہ کوتاہ جب ایسے اعمال سے جاترا ہووے تو وہ ثمرہ جوشاستران
مین لکھا ہی کس طرح اس جنم مین حاصل ہو اور کیون نہ وے لوگ سخت دل ہو جاوین خلاصہ
اس طوالت کا یہ ہی کہ بھگوت دھام یعنی اجودھیا متھرا وغیرہ مثل اصل پرم دھام کے ہین
اعتقاد اور بھگوت بھجن اور محبت دھام مین واجب ہی اگر تھوڑی سی محبت اور بھگوت کی
تلاش ہوگئی تو بالضرور بہت جلد ترقی بھگتی مین ہو کر بھگوت کی پراپتی بآسانی ہوجاویگی
اے دل جو بات اوپر لکھ آیا یاد رکھنا واجب ہی ورنہ سب سے زیادہ تو فضیحت ہوگا وہ سماج
جو اخیر دیا پہ مین لکھ آیا اگر ہر وقت پیش نظر رکھیگا تو بلا کسی جاترا وغیرہ کے سب کچھ
دست بستہ موجود ہو اور نہ تیرے برابر کوئی دوسرا ہوگا کسواسطے کہ بھگوت دھام اسیکا
نام ہی کہ جہان بھگوت موجود ہی ✣ شیام گھن تن پیت بسن سے دشن پر مادھری ہاتھن پر کھیلت
کیلی رہی ✣ کھور واری بھال پر لوچن بسال پر اور بھال پر جگت جگی رہی ✣ جنگھ جگ جان پر
نیچ مردان پر سری پت سجان سنت پر یم سوان پگی رہی ✣ نو پر نگن پر کیچ سے پگن پر آنند مگن
میری لگن لگی رہی ✣ کتھا काग भुसुंड مہا اور کتھا کاگ بھسنڈجی کی جسقدر پوران اور
شاستروں مین مندرج ہی اُسقدر اس مختصر مین گنجایش تحریر کی نہین رکھتی لیکن بقدر ضرورت
دھام نشٹھا کے لکھتا ہون کہ دے سو در برن اجودھیا باشی ہوئے کسی مصیبت سے اُجین
مین جارہے شیو مندر مین منتر جپ کرتے تھے گورو جو آئے تو انکو ڈنڈوٹ نہ کری شیو جی
مہاراج نے غصہ ہو کر شاپ دیا کہ سانپ وغیرہ کے دنش ہزار جون مین اسکا جنم ہو گورو
موصوف کو رحم آیا اور شیو جی کی استتی کری آواز آئی کہ اے براہمن پراپکاری و نیک بخت برہمن
براہمن نے اول بھگتی کی درخواست کی اور پھر سو در مذکور کے پرم کلیان کی شیو جی نے فرمایا
کہ اگرچہ اسکو سخت شاپ دے چکا ہون لیکن تاہم بلحاظ تمھاری مہربانی کے کمال مہربانی کرونگا

اور پھر سودر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تیرا جنم اجودھیا پوری مین ہوا ہی اور اجودھیا پوری
کا یہ پرتاب ہی کہ کسی جنم مین ایک دفعہ اجودھیا باس ہوجاوے تو بالضرور سری رگھنندن
سوامین کا بھگت ہوکر کرتارتھ اور عذاب جنم مرن سے رہا ہوجاتا ہی چنانچہ بھگوت کا
قول ہی کہ اگرچہ سب نے بیکنٹھ کا بیان کیا ہی لیکن اجودھیا کے برابر کوئی عزیز
نہین سو اُس اجودھیا پوری کے پرتاپ اور میری عنایت سے وہ پرمگت تیری
ہوویگی کہ جسکا کبھی زوال نہووے یعنے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون
مین بھگتی نشچل ہوگی لیکن آیندہ کسی براہمن کا نرادر کبھی نہ کرنا کہ ایشور کے برابر ہین
جو شخص کہ اندر کے بجر اور ہمارے ترسول سے بھی نہ مرے وہ برہمنون کی آتش غضب
سے فوراً خاک سیاہ ہوجاتا ہی بعدازان حسب فرمودہ شیوجی کے کاگ بھسنڈجی نے
وہ جنم پائے اور اخیر کا جنم براہمن بنس مین ہوا جب مان باپ مرگئے تو جنگل کو واسطے بھجن کے
روانہ ہوئے جہان جہان کوئی رکھیشر ملتا تو اُس سے سری رگھنندن سوامین کے چرتر دن
کو پوچھتے پھر لومس رکھیشر کے درشن ہوئے اور اُن سے وہی مطلب دلی اپنا استفسار
کیا رکھیشر موصوف نے اول کچھ سگن اوپاسنا کا ذکر کرکے نرگن برہم کا بیان
شروع کیا کاگ بھسنڈ نے بیان کیا کہ مہاراج سگن اُپاسک ہون رام چرتر جل سے میرا
دل مثل مچھلی کے علحدہ نہین ہوسکتا رکھیشر موصوف نے تھوڑا سا سگن اُپاسنا کا بیان
کرکے پھر نرگن برہم کا بیان شروع کیا کاگ بھسنڈجی نے اُس نرگن مت کو کاٹ کر سگن
اُپاسنا کو قائم کیا اور اسیطرح نوبت مناظرہ ومباحثہ کی پہونچ گئی تب تو رکھیشر موصوف کو
غصہ آیا اور فرمایا کہ مثل زاغ کے اپنی ہی کان کان کرتا ہی میری راست بات نہین
سنتا اسواسطے تو الفور کاگ دیہ تیری ہوجاوے چنانچہ اُسیوقت مبدل بہ جسم زاغ
ہوگئے اور چونکہ بھگوت بھگتون کو کسی کے ساتھ عناد و دشمنی نہین اسواسطے کچھ آزردہ
وملول نہوئے اور رکھیشر کو ڈنڈوت کرکے اپنی راہ لی شری رگھنندن سوامین نے اُس
امتحان مین جب کاگ بھسنڈجی کو راسخ وصادق پایا تو دل لومس رکھیشر کا بطرف
رحم کے منقلب کردیا یعنے رکھیشر موصوف یہ حال تحمل وبرداشت کاگ بھسنڈجی کا دیکھکر
شرمندہ ہوئے اور اپنے پاس بلاکر عذرات پیش کیے بال روپ بھگوت کی اُپاسنا
اور رام منتر کا اُپدیش کیا اور رام چرتر سناکر یہ آشیرباد دیا کہ رام بھگتی

ستقل تمھارے دلی مین رہیگی اور رگھنندن سوامین کے عزیز ہوگے خواہش دلی
ہمیشہ پوران ہوا کریگی موت اختیاری ہوگی گیان بیراگ ہر وقت رہیگا اور مکان قیام
کے چار چار کوس تک تاریکی گمراہی کے نزدیک نہ آویگی رگھنندن سوامین کے
جو پوشیدہ چیز ترہین سب تمکو بلا محنت حاصل رہینگے جب یہ دعا رکھیشر ممدوح نے
سنی تو شری رگھنندن سوامین نے مقبول فرما کر یہ الہام غیب فرمایا کہ اے
رکھیشر ایسا ہی ہوگا کہ یہ میرا بھگت ظاہر اور باطن سے ہی بعد ازان کاگ بھسنڈجی رکھیشر
کے چرنون کو ڈنڈوت کرکے نیلا چل پربت پر کہ سمیر کے قریب ہی تشریف
لے گئے اور بہت کلپ گذر گئے کہ اب تک وہان موجود ہین سری رگھنندن سوامین
کی کیرتن مین ہر وقت رہتے ہین جنکے ست سنگ سے مہا ادھم جیو بھی جیون مکت کے
درجے کو پہونچ گئے اور شیوجی مہاراج نے ہنس روپ ہوکر رام چرتر سنا گرڑجی باوجود
قرب بھگوت کے مایا مین ایسے گرفتار رہو گئے تھے کہ شیوجی اور برہما نے بھی
آدیش سے انکار کیا تھا لیکن کاگ بھسنڈجی نے وہ کریا کری کہ مایا دور ہوگئی اور بھگوت
کی مہما اور پرتاپ سے واقف ہوئے ایک دفعہ کاگ بھسنڈجی کو باوجود حاصل ہونے
بردان سب قسم کے بھگوت مایا نے ایسا نچایا کہ عقل کے چراغ گل ہوگئے اور یہ قصہ
مفصل پورانون مین مندرج ہی لیکن چونکہ مایا مذکور بھگوت بھگتون کا کچھ نقصان نہین
کرسکتی کسواسطے کہ جس حالت مین خود بھگوت نگہبان ہون پھر کسی سے کیا ہوسکتا ہی
اسواسطے اُس مایا سے بھی پرم کلیان کاگ بھسنڈجی کا ہوا کہ خود سری رگھنندن سوامین
نے بھگتی اور گیان اور بیراگ کا بردان دیا واضح ہو کہ جب بھگت کو نخوت اور خودی
اندکے بھی پیدا ہو جاتی ہی تب اپنی مایا سے کہ مصیبت اور صعوبت وغیرہ ضمیمہ اُس
مایا کے ہین اُس خودی اور نخوت کو دور کردیتے ہین اگر ایسا نہ کرین تو وہ بھگت دونون
جہان سے جاتا رہے جسطرح کسی طفل کو تکلیف دہل کی ہو جاتی ہی تو والدین جراح سے
اُسکو چرواتے ہین اور وہ تھوڑی دیر کا دکھ ہمیشہ کی تکلیف کو دور کردیتا ہی درین صورت
بھگتون کو کسیطرح مصیبت اور تکلیف کا ہونا موجب ترا یہ بھگتی اور باعث پرم کلیان
کا ہی بھگوت دھام کی یہ مہما ہی کہ جس درجے کو برمھا وک بھی نہین پہونچتے وہ درجہ بآسانی
نصیب ہوتا ہی ۔ تمام شد بھگوت جی دیوان شجاع الملک صوبہ دار آگرہ

بھگوت بھگت ایسے ہوئے کہ کنج بہاری جی کے چرتر اور انکا سروپ اور پریا پریتم کے
بھگوں کی محبت کا پرتو وعشق ہر وقت دل مین بسا رہتا تھا اور سوائے پریا پریتم کے
دوسری طرف بھولکر بھی طبیعت نہین جاتی تھی امر و نہی کے طریق سے علیحدہ ہوکر
جنگل سروپ کے مادھری رس مین مگن رہتے تھے بیشنوی روپ دھارن کیے ہوے
بھجن اور بھاؤ کا شغل رکھتے تھے اور برندابن دھام مین مثل پریا پریتم کے بھاؤ تھا
جو کوئی وہان کا رہنے والا وارد ہوتا تو اسکو بھگوت روپ جانکر زر و نعمت پیشکش
کیا کرتے ایک دفعہ سوامین ہرداس جی ادھکاری مندر سری بہاری جی کے پریم بھگتی و بھاؤ
مین لاثانی اور بھگونت موصوف کے گورو تھے اور بھگوت نے خود شیر و برنج
جن سے طلب کرکے تناول فرمایا طرف آگرہ کے تشریف لائے بھگونت جی نے
حال انکی تشریف آوری کا سنا اور کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے اپنی استری سے
صلاح کی کہ سوامی جی تشریف لاتے ہین انکی بھنیٹ کیا کرنا چاہیے اُس پرم سُبھاگا نے
جواب دیا کہ سب گھر بار مع دولت و نعمت و بھنڈار زر طویلہ وغیرہ بھنیٹ کرو صرف ایک
دھوتی اپنے جسم مین رکھ لو بھگونت جی اپنی استری سے کمال خوش ہوئے اور فرمایا کہ پریم
اور بھگتی کا رس بھگوت نے تیرے ہی نصیب کیا ہی یہ صلاح ان دونون بھگت کی
سوامین ہرداس جی نے بھی سنی اور یقین کرلیا کہ بالضرور حسب صلاح خود عمل کرینگے کمال
خوش ہوئے لیکن اُنکا مال ومنال لینا گوارا نہ کیا اور برندابن مین بلا ملاقات واپس
آئے بھگونت جی کہ اپنے گورو کی خبر آمد آمد سنکر کمال خوش ہو رہے تھے واپسی کا
حال سُنکر ملول اور متفکر ہوے اور صوبہ سے رخصت لیکر برندابن مین آئے جاترا
وغیرہ کرکے انواع انواع بھگوت بھاؤ اور چرترون کے سکھ سے آنند ہوئے اور
خود بھگوت چرترون کا گرنتھ تصنیف کرکے بھگوت بھنیٹ کیا ایک دفعہ بھگونت
جی کو خبر پہونچی کہ صوبہ دار نے برج باسیون کو بعلت چوری کے گرفتار کرلیا ہی بیقرار
ہوکر آگرہ مین پہونچے اور سب کو قید گران سے چھڑادیا ایک دفعہ برج باسیون نے
بھگونت جی کا بالکل اسباب چُرالیا بھگونت جی ازبس خوش ہوے اور نہایت پریم اور
بھاؤ سے جسم مین نہ سمائے کہ اُس جت چور نمو ہن نند کشور نے میرے مال کو مثل گوپیونکے مالکن کے
بھجا بھگونت جی کی بھگتی اور بھاؤ کا بیان تحریر سے باہر ہی اب اُنکے مالدار مادھو داس جی کا حال لکھتے

سہ سماگانی ۱۲

جب اُنکا اخیر وقت آیا اور لوگون نے علامات سے معلوم کرلیا تب پالکی مین ڈال کر برندابن کو لے چلے نصف راہ طے ہوئی تھی کہ مادھو داس جی کو خبر ہوئی لوگون سے پوچھا کہ کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جس دھام کے دنرات وھیان مین رہا کرتے ہو وہان لیے جاتے ہین مادھو داس جی نے فرمایا کہ جلد واپس چلو میرا جسم سری برندابن کے لائق نہین خیال کرو کہ یہ جسم جلایا جاویگا اور بدبو اُٹھیگی پریا پریتم کو ناپسند ہوکر باعث تخلل کھیل اور بہار بہاری[۹۱] بہارن[۹۲] ہوجاویگی ہرگز اس جسم کا لیجانا برندابن مین مناسب نہین اور اگر برندابن مین جانا ہی ضرور ہی تو جانے والا خود بخود جگل سرپ کو پہونچ جائیگا یہ فرماکر دیہہ کو چھوڑ دیا اور نت[۹۳] نہار[۹۴] مین جا ملے ✦ کتھا

ہردیداس جی قوم بنیہ رہنے والے قریب کاشی رادھا بلبھی سنپردا مین پرم بھگت بیشمار گن اور پوشیدہ بھگوت چرترون کا بیبار جاننے والے ہوئے ترازو گویا اصلی مطلب شاسترون کی کمی بیشی دیکھا کرتے تھے جنھون نے نقارہ دیکر اپنے عہد کو پورا کیا اور رادھا بلبھ جی کے بھجن کا پرتاب دکھایا بھگوت بھجن مین مضبوط اور کلجگ مین مثل کامدھین[۹۵] کے تھے آفرین اُنکے والدین کو کہ جنسے ایسا بھگت یکتائے زمانہ پیدا ہوا ہردیداس جی موصوف نے عہد کیا تھا کہ برندابن مین دیہہ تیاگ کرین اتفاقاً بیماری تپ کی لاحق ہوئی اور طبیبون نے معالجہ سے جواب دیا تب اپنے رشتہ دارون سے کہا کہ برندابن کو لے چلو چار دختر ناکتخدا تھین ہر بھگتون کو حوالہ کین اور خود ڈولی مین سوار ہوکر بھگوت کے تصور اور دھیان مین مستقل بھجن اور کیرتن مین سمادھان روانہ برندابن کے ہوئے ہنوز برندابن مین نہین پہونچے تھے کہ پران چھوٹ گئے لیکن واسطے پورا کرنے عہد کے ویسا ہی جسم بناکر برندابن مین آئے اور شری رادھا بلبھ لعل جی اور گسائین سندر داس اپنے گورو کے پریم اور بھاؤ سے درشن کرکے مستفید ست سنگ اور بھگوت چرترون کے ہوئے اور چیر گھاٹ پر اشنان کرکے اُس دیہہ کو چھوڑ دیا ہمراہیان بعد جلانے نعش کے مغموم وگریان برندابن آئے اور سب حال بخدمت اُنکے گورو دیو دیگر اشخاص کے بیان کیا گسائین جی نے فرمایا کہ تم فکر اُنکے عہد کی ہرگز نہ کرو کل ہردیاس جی ہمارے پاس آئے اور گفتگو کری اور بھگوت درشن کرکے بعد اشنان جمنا جی کے دیہہ کا تیاگ کیا سب کو بھگوت بھجن کا اعتقاد ہوا اس چرتر مین

اگر کسی کو اعتراض ہو کہ جو ہر داس جی ایسے سمرتھ تھے کہ دوسرا جسم ظاہر کر لیا تو پہلے
جسم کو برندابن مین کسواسطے نہ لے آئے واضح ہو کہ اگر اس جسم کو لاتے تو برندابن مین
جلایا جاتا اور بدبو اُسکی رادھا بلبھ جی کو پہونچتی اسواسطے اُس جسم کو راہ مین چھوڑ دیا اور
جسم جدید بنا کر جابجا درشن کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر داس جی کو کچھ نفسانیت ظاہر
کرنے اس بات کی نہ تھی کہ عہد میرا پورن ہو یا نہو بلکہ خود بھگوت کو اُنکا عہد پورا کرنا ضرور
ہوا کسواسطے کہ پرم پوران وغیرہ مین وعدہ مستقل کیا ہی کہ میرے بھگت جو خواہش
کرتے ہین وہ پورن کیا کرتا ہون علاوہ ازان بھگوت کو شہرت اس بات کی ضرور ہوئی
کہ میرے بھگتون کا عہد کبھی خلاف نہین ہوتا + کتھا ۴ مدھوگشائین
کہ مدھوسری رنگ مشہور تھے پرم رشک پریا پریتم دوسری برندابن کے ہوئے باشتیاق
درشن وقیام سری برندابن کے ترک خانمان کرکے بنگالہ سے آئے جب جاترا اور درشن
کر چکے تب تمنائے شاکچھات درشنون کی ہوئی اور برج کشور کشوری کی پرم سوہر دلربا
مورتی کے تصور مین چھکے ہوئے ہر یک بن و کنج مین تلاش کنان پھرنے لگے خورد و خواب دزرا
سردی گرمی کا خیال یک قلم دل سے دور کیا بھگت بھاون مہاراج نے جو یہ شوق اور پریم اپنے
بھگت کا دیکھا تو جمنا کے کنارہ قریب بنسی بٹ کے اُس سروپ سے درشن دیے کہ پرم سوبھاون
شیام سندر سروپ سر پر مور مکٹ کانون مین کنڈل باگا مفرق بہ زری اور گھنٹیا پہنے ہوے
جواہرات کے ابھوکھن ہر یک انگ پر سوبھت ایک ہاتھ مین مرلی اور دوسرے مین چھڑی
اپنے سکھاؤن کے ساتھ کھیل اور بازی مین مصروف ہین گشائین جی کو یہ روپ انوپ دیکھکر کچھ خبر نہ رہی
پرم آنند مین مگن ہو کر بے تحاشا دوڑے اور قدم مبارک مین لپٹ گئے بھاگ کی بڑائی گشائین
جی کی کسطرح لکھی جاوے کہ جس پورن برہم سچدانند گھن کے چرن رج کو برھاوک خواہش کرتے ہین
وہ اُنکی بھگتی و پریم کے بس ہو کر خود ظاہر ہوا + کتھا ۵ بھوگرہہ
گشائین بھوگرہہ جی پرم بھگت مادھورج آپاسک ہوئے گھر بار کو ترک کرکے برکت ہو گئے اور برندابن مین آکر مستقل باس کیا
مستقل لفظ سے یہ مطلب ہی کہ سوائے اُس پرم دھام کے اور کسی طرف دلکو رغبت نہووے بموجب
قول کسی پوران کے کہ برندابن سے باہر آکر کروڑون جنما من ملتی ہون یا خود بھگوت حاصل ہوتا ہو
لیکن برندابن کی خاک اور رج سے یہ جسم کبھی علیحدہ نہووے سو ایسی ہی استقلال سے
گوبند دیو جی کے کنج مین قیام کرکے مالتی بھاؤ سے روپ مادھری پریا پریتم مین محو اور مستغرق

رہا کہتے اور اُس روپ کا لطف اور مزہ اسقدر حاصل تھا کہ خورد و نوش ظاہری اکثر بھول جاتے دل و جان و عقل و قیاس اور سب حواس روپ انوپ کے چنتون مین ایسے لگائے کہ دوسری طرف ہرگز رجوع نہوئی ۔ کتھا ۶ **کاشیشور** گشائین کا شی ایشر جی پرم بھگت ہوئے پہلے آدھوت ۱ تھے بھگوت بھگتی کا رنگ جو چڑھا تو کمال اعتقاد سے پرشوتم پوری مین آئے اور سریگرشن چیتن مہاپربھو کے چیلے ہوے پھر گورو کی اجازت سے سری برندابن آئے اور وہانکی سوبھا اور بھگتی کو دیکھکر پریم مین مگن اور کرتارتھ ہوگئے چندروز مین اُنکی بھاونا اور محبت ایسی مشہور ہوئی کہ سری گوبند دیوجی مہاراج کی پوجا سیوا اُنکو تفویض ہوگئی اور شب و روز بھگوت سرنگار اور سیوا مین رہنے لگے بھگوت کے لاڈلڈانے مین ایسا دل لگایا کہ کچھ خبر اپنے اور بیگانہ کی نہ رہی اور روپ انوپ مادھری کے لطف اور اُس رس کی لذت کے روبرو سب لذت اور لطف ہر شئہ جہان کے تا برمہ لوک وغیرہ ناچیز اور بے حقیقت ہوگئے ۔ کتھا ۷ **پرمبودھانند** پربودھانند سرستی سنیاسی چیلہ سریکرشن چیتن کے بھگوت بھگت پرم رشک مثل ہا رشدون کے ہوے پریا پریتم کا بہار اور کنج کھیل کے رس کا بیان اپنی تصانیف مین ایسا لکھا کہ جسکو پڑھ سنکر کروڑون بھگوت بھگت پریم اور پرم آنند مین مگن ہوئے اور ہوتے ہین جنگل سروپ کے مکھ چندرمان مین اپنا دل مثل چکور کے لگایا اور برندابن باس کا جو آنند اور سکھ ہی اُسکو جہان مین روشن و مشہور کیا یعنے اُس سکھ کے روبرو سب دھرم کرم و آنند بے حقیقت و لوچ سمجھے اس اشلوک کا عمل بعینہ اُنسے ہوا کہ جان جاوے تو جاوے اور سب بندگی اور نیکنامی اور دھرمون کا ناس ہووے تو ہو اور سب امراض و دیگر آفات آجاوین تو آجاؤ اور لوگ بدزبانی و سخت گوئی و بے عزتی کرین تو کرو لیکن ہے نارایں بھول کر بھی دل مین یہ خیال نہ آوے کہ برندابن سے باہر جاؤن ۔ کتھا ۸ **لالمتی** آدمی جسم کو پاکر جو فائدہ کہ ہونا چاہیے وہ لعلمتی جی نے اُٹھایا کیا معنی کہ جابجا شاسترون مین لکھا ہی کہ یا نکھ دیہہ مشکل سے ملتی ہی اور اُسکے حاصل ہونے سے یہ سود بہبود ہی کہ پھر جسم نہو یعنے آواگون سے رہائی ہووے اور وہ رہائی بلا بھگوت بھگتی غیر ممکن ہی سو جس کسی نے بھگوت بھگتی اختیار کی وہ آدمی ہی ورنہ وحشی یعنے کوک سنگ خرو غیرہ مین اور آدمی جسم مین کچھ فرق نہین لعلمتی جی کو وہ بھگوت بھگتی نصیب ہوئی کہ سوائے گورشیام کے چرن کملون سے مطلق کسیطرف توجہ نہ تھی گورشیام کے کہنے سے یہ مطلب ہی کہ جنگل سروپ کے لاڈلڈانے

مین مگن رہتے تھے اور چونکہ لعلتی جی بالتسل اُپاسک معلوم ہوتے ہین اسواسطے مصنف بھگت مال نے گورشیام کی محبت کا لفظ لکھا ورنہ پریا پریتم یا کشور کشوری کا لفظ لکھتے جسقدر محبت لعلتی جیو کو نندنندن اور برکھبان نندنی مین تھی اسیقدر جہناجی سے اور برج کے کنجون سے اور بنسی بٹ وغیرہ بھگوت کے کھیل استھان سے اور برج نرج سے اور گوکل کے گورو کل سے اور بارہ بن اور متھرا پوری اور گورد ھن سے تھی اٹل یعنے مستقل باس سدی برندابن مین کرکے اعتقاد کامل اور بھاو بیشمار کو مضبوط کیا اگرچہ بالتسل اُپاسنا لعلتی جی کو گوکلستھون کے سیوک تھے لیکن دھام نشٹھا کا اعتقاد اور جس قاعدے سے وہان کا باس چاہیے وہ بالکل لعلتی جی مین پایا گیا اسواسطے دھام نشٹھا مین درج کیا

نشٹھا چہارم دہم در مہما بھگوت نام مشتمل بر تھا پنج بھگت

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی کھٹ کون رہکھا اور پرسرام اوتار کو ڈنڈوت ہین کہ واسطے دور کرنے بھار زمین کے اکیس دفعہ چھتریون کو قتل کرکے براہمنون کو راج دیا اور یہ اوتار بموضع جمنا بیساکھ سدی پنچ کو ہوا اگرچہ بھگوت نام کا لینا منجملہ کیرتن کے ہی لیکن چونکہ سمرن سے علاقہ زیادہ تر رکھتا ہی اسواسطے جدا نشٹھا مقرر ہوئی علاوہ ازان جو چار قسم کی اُپاسنا یعنے نام دھام لیلا روپ شاستروں مین لکھی ہین تو نام کی اُپاسنا بدرجہ اول ہی اسواسطے بھی کیرتن سے علیحدہ نشٹھا لکھنی ضرور جانی تھا بھگوت نام کی اگرچہ سب بید اور پورانون نے بیان کی لیکن مقرر ہوئے کہ نہین کہی جاتی جسقدر بھگوت کی مہما وچرتر بے قیاس وبیشمار ہین اُسیقدر نام کی مہمان اور نام بھی انمنت ہین شیش جی ہزار زبان سے ہر وقت نئی صفت سے بیان کرتے ہین لیکن پار نہین پاتے شیوجی مہاراج کا جیون دھن اور پران اودھار ہی واسطے اودھار کے سنسار سمدر سے یہ نام بھگوت کا داعی اور کافی ہی کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین اور وصف یہ ہی کہ کسی حالت مین اور کسی طرح ہتوجہ خواہ بلاتوجہ نام کا ورد ہو بلاشک وبے شبہہ بھگوت حاصل ہوتا ہی اسکندر پوران مین قول ہی کہ بھگتی سے خواہ بلا بھگتی بھگوت نام کا ادچارن سب گناہون کو دور کردیتا ہی جس طرح قیامت کی آگ تمام جہان کو ناس کردیتی ہی تھاگرت کا قول ہی کہ اوشدھی بدون جانے جسطرح اپنا عمل کرتی ہی اسیطرح بھگوت نام غیر دانستگی مین اپنا پھل دیتا ہی گشائین تلسی داس جی نے فرمایا ہی کہ بتوجہ

یا بلا توجہ یا بحالت رنج یا غیر دانستہ نام کا لینا آنند کا کرنے والا ہی دیگر سادھن ایسی ہین کہ اُنسے
باچھت اجات خواہ بکاہش تن خواہ بترک خانہ خواہ بمحنت شاقہ بہ مشکلات تمام و بدیر
مطلب حاصل ہوتا ہی اور بھگوت نام بلا کسی طرح کی محنت و مشکلات وغیرہ کے جلد تر فی الفور
مقصود دینوی کو پہونچا دیتا ہی نرسنگھ پوران مین بھگوت کا قول ہی کہ جو میرے نام کا جپ
کرتے ہین مع اپنی کڑورون پشت کے میرے دھام کو پہونچتے ہین بشن رہس مین لکھا ہی
کہ وہی پرم گیان والا ہی اور وہی پرم تپ والا ہی جو بھگوت کا نام لیوے رام رچھیا مین
(विष्णुरहस्ये)
(राम रक्षा)
لبھوا مترجی فرماتے ہین کہ رام رام خواہ رام بھدر خواہ رام چندر جو کوئی سمرن کرتے ہین اُنکو
کبھی پاپ نہین ہوتا اور دونون جہان کی مراد حاصل ہوتی ہین اسکندر پوران کا قول ہی کہ
راجسوے واسمید جگ اور ادھیاتم گیان وغیرہ کا خلاصہ بھگوت نے اپنے نام مین رکھدیا ہی
یعنے سب کا پھل نام سے ہوجاتا ہی اگر یہ اعتراض ہو کہ جس آدمی کا نام لیکر پکارتے ہین تو فوراً
آجاتا ہی اور ایشر کا نام ہزارہا دفعہ لوگ لیتے ہین ایشر نہین آتا اسکی کیا وجہ ہی سو واضح ہو کہ
جس آدمی کو پکارا جاتا ہی کسیطرح کی بے اعتقادی اُسکے جان لینے اور شناخت مین نہین ہوتی
اسیطرح جب نام کو بھی اُسی اعتقاد سے کہ بالضرور یہ نام بھگوت روپ ہی اور اس نام سے سوائے
اور کوئی پناہ اور وسیلہ نہین اور یہ نام ہی سب دنیا دین کے دینے کو مالک و مختار ہی
لیا جاویگا بیشک فی الفور بھگوت موجود ہوجاینگا اور اس باب مین ایک تمثیل یاد آئی کہ
راجہ منصف و دھرماتما کے دربار مین ہزارہا مستغیث جاتے ہین منجملہ اُنکے اکثر تو ایسے ہین
کہ نہ قاعدۂ استغاثہ سے واقف ہین اور نہ راج دربار کے جانے سے نہ کوئی وسیلہ ہی اور
نہ راجہ کے مزاج سے واقفیت رکھتے ہین صرف اپنی واویلا سے کام ہی اگرچہ بہ سبب
نصفت مزاجی کے اُنپے انصاف کو پہونچتے ہین لیکن جو توقف ہوتا ہی وہ بیوقوفی
اور حماقت اُن مستغیثان کی ہی راجہ کا کچھ قصور نہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ راج دربار کے
قواعد سے واقف ہین اور کارندگان سے ملاقات ہی ایسے لوگ جسوقت دربار مین
گئے اُسیوقت اپنی کوشش اور کارندگان کی مہربانی سے اپنا مطلب حاصل کرلائے
اور کمتر ایسے ہین کہ صرف برائے خوشنودی راجہ کے حاضر ہوتے ہین اور کبھی کسیطرح کی
درخواست نہین کرتے سو ایسے شخص کا خود راجہ مطلب برار کردیتا ہی اُنکو ضرور رستہ
عرض معروض کی نہین ہوتی سو یہ نام بھی مثل راجہ منصف کے ہی موافق لیاقت ہر ایک

مستغنیٹ یعنے حسب اعتقاد جانک کے مراد کو پہونچا دیتا ہی اگرچہ تلوار مین اصلی طاقت جنایک
یہ موجود ہی کہ تابہ آہنی کے دو ٹکڑے کر دیوے لیکن کمزور کے ہاتھ سے اچھی طرح خط بھی
نہین آتا اور ذی طاقت کے ہاتھ سے فوراً دو ٹکڑے ہو جاتے ہین یہ ہی حال نام کے
اعتقاد کا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بلا توجہ دل نام کے لینے سے جدا نہین ہوتا اور دستور
ہی کہ نام کے پکارنے سے نامی موجود ہو جاتا ہی سو وہ بھگوت کہ سب جگہ اور قریب تر
موجود ہی نام کے پکارنے سے کیون نہ آویگا خواہ بتوجہ دل پکارا جاوے یا بلا توجہ دل
قطع نظر از شہادت نظر اشلوکہاے اجامیل کا ذکر اس نشٹھا مین ہوگا کہ دکھ مین بھگوت کا
نام لیا تھا اور پرم دھام کو گیا اور بالمیک جی کی کتھا کیرتن نشٹھا مین تحریر ہوئی کہ اُنکو مطلق
بھگوت کی مہما معلوم نہ تھی اور نہ نام کی اور اگر کسیکو خواہ نخواہ یہ استبداد ہو کہ جب توجہ دل
اور محبت کامل ہوگی تب ہی بھگوت حاصل ہوگا تو واضح رہے کہ بموجب قاعدۂ مستمرہ کے
ابتدا مین محبت و توجہ کسیکو نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بہت کم لیکن وہ نام ہی اعتقاد اور
توجہ دلی کو روز بروز ایزاد کر کے منزل مقصود کو پہونچا دیتا ہی جسطرح طفل خمسہ سالہ
کہ اُسکو علم مین نہ اعتقاد ہوتا ہی نہ توجہ دل معلم کے خوف سے حروف بتلاے ہوے
اُسکے کہتا رہتا ہی لیکن شدہ شدہ معتقد منوجہ علم کا ہو کر عالم و فاضل ہو جاتا ہی ہیطرح
بھگوت نام کا ورد توجہ اور اعتقاد دونون پیدا کر دیگا دیر ہو لا اکثر لوگ ظاہری بھجن اور
نام لینے کو اچھا نہین کہتے اور یہ بات بناتے ہین کہ بلا توجہ دل کیا ہوتا ہے سو وہ
لوگ کبھی کسی مطلب ظاہری اور باطنی کو نہین پہونچتے اور نہ کبھی اُنکی ضلالت و گمراہی
رفع ہوتی ہی بیشک مثل سگ دیوانہ کے ہین کہ عفو عفو کرتے مر جاوینگے اول تو اُنکے
تاس کرنے کو گناہ عدم تسلیم حکم شاستر کا کافی ہی یعنے شاستروں مین تو یہ حکم ہو کہ ظاہری
اور بلا توجہ دل نام لینے سے مغفرت ہوتی ہی اور وے لوگ خلاف اُسکے بیان کرین
تو بہرحال مرتد و گنہگار رہوے علاوہ ازان صرف ظاہری بھجن سے توجہ بجانب دل ہوتی
ہی سو جب کہ اُن مرتدون کو اول ہی درجہ سے نفرت ہوئی تو درجۂ ثانی کب نصیب
ہوگا اور درین صورت سب عذاب جہنم مین گرفتار رہینگے سگ دیوانہ کی تمثیل سے
یہ مراد ہی کہ بسبب نشاء اعمال قبیحہ کے اُنکی عقل جاتی رہی ہی باریک مطلب سمجھنا تو علیحدہ
رہا موٹی باتون پر غور نہین ہوتا یعنے ظاہری سرد آب کا غسل اور آگ سے تاپنا

ظاہری حسن یا کسی کی بات یا خوشبو بدبو وغیرہ تو دل پر نور اثر کر جاوے اور بھگوت نام ایسا ہوا کہ وہ ظاہر مین کہا ہوا کبھی اثر نہ کرے واہ خوش فہمی اور ذہانت اور افسوس ہی کہ ایسے مشہور امور پر نگاہ نہین ہوتی کہ آہن کو سنگ پارس دانستہ لگ جاوے یا غیر دانستہ بالضرور طلا کر دیتا ہی آگ مین کوئی چیز دانستہ ڈالو یا غیر دانستہ بالضرور خاکستر ہو جاتی ہی آب حیات کو کوئی شخص دانستہ نوش کرے یا غیر دانستہ بالضرور زندہ ہو جائیگا اسیطرح بھگوت نام کو کوئی شخص غیر دانستہ و بظاہر لیوے خواہ دانستہ واز باطن بالضرور بھگوت روپ ہو جائیگا الغرض نام مبارک میرے سوا مین کریا سندھیا کا کسیطرح اور کسی حالت مین ملیا جاوے واسطے مغفرت اور دینے ہر چہار مطالب کے وافی اور کافی ہی کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین اور نہ اس سے بہتر کوئی پناہ اور سہارا نظر آتا ہی ست جگ مین طرح طرح کے کرم اور ترشیا مین جگ وغیرہ اور دواپر مین بھگوت پوجن مقدم تھا اور کلجگ مین کہ گناہون کا مجسم ہی سوائے بھگوت نام کے کوئی تدبیر بہتر و آسان تر بھگوت و شاستر نے نہین فرمائی جھاگوت کا قول ہی کہ جس حالت مین مہا پاپی دکھ سے نام لیکر سنسار سمدر کو اتر گئے اگر دانستہ نام لیوینگے تو انکا کیا کہنا ہی رام استوراج مین لکھا ہی کہ رام نام برہم ہتیا وغیرہ کا دور کرنے والا ہی بھاگوت کا قول ہی کہ کیسا ہی کسیکو دکھ ہو اور کیسا ہی مہوس لذائذ دنیا کا ہووے اور کیسا ہی گنہگار ہو بھگوت نام کی بدولت سب گناہون اور دکھون سے چھوٹ کر پرم آنند کو پہونچ جاتا ہی واسطے مطالب دنیاوی کے بھگوت نام سے سوائے اور کوئی سادھن ایسا نظر نہین آتا کہ کامیاب کرے چنانچہ تحریر ہوا اور مشہور بات ہی کہ جب کسیکو کچھ دکھ ہوتا ہے یا کسی مطلب کی خواہش ہوتی ہی تو برن بھلاتے ہین اور بھگوت نام کی بدولت مطالب مطلوبہ کو فائز ہوتے ہین واضح ہو کہ ورد اور جپ بھگوت نام کا ہر وقت اور ہمیشہ کمال ضروری اور فرض ہی لیکن کمال فرض در فرض یہ ہی کہ ساڑھے تین کروڑ آدمی کے جسم پر بال ہین سو مدت العمر مین ایک نخہ بحساب فی بال ایک نام کے ساڑھے تین کروڑ نام پورے کر دینے چاہیین اور اکیس ہزار چھ سو دم ہر روزہ آتے ہین سو اسقدر نام ہر روز جپ لینے واجب ہین تاکہ کوئی دم نام سے خالی نہ شمار ہوا سقدر نام تین چار گھڑی مین پورے ہو جاتے ہین یعنے سوا ڈیڑھ گھنٹہ مین اور یہ ضرور نہین کہ ایک جگہ بیٹھکر لیے جاوین

بلکہ چلتے پھرتے بات کرتے جسطرح ہو سکے پورے کر دینے چاہیے معلوم رہے کہ یہ دونون
فرض اُن اشخاص کے واسطے تحریر ہوئے ہین جنکو نام لینے مین محبت نہین اور جنکو
بھگوت نام مین محبت ہی اور ہر وقت بھگوت کے نام کا ورد رکھتے ہین انکو ایک پل ولحہ بلا نام
نہین گذرتا اُنکے واسطے کوئی قاعدہ تحریر کرنا کیا ضرور ہی کہ اُنکا جیون دھن بھگوت نام ہی
واضح ہو کہ جسقدر ثمرہ بھگوت کے جلد ملنے کا زبان سے نام لینے مین حاصل ہوتا ہی اس سے
وہ چند حلق کے نام لینے سے اور حلق سے وہ چند دل یا بذریعہ پاس انفاس کے نام
لینے سے ملتا ہی اور یہ ضرور نہین کہ صرف اجپا منتر بذریعۂ پاس انفاس جپا جاوے بلکہ
جو جس دیوتا کا اُپاسک ہی اُسکے واسطے اُسی دیوتا کا منتر اجپا منتر ہی نصف منتر بروقت
آنے دم کے اور نصف بروقت نیچے کو جانے کے کہنا اُسکا نام پاس انفاس ہی مثلاً رام نام
جپنا ہی تو حرف را بروقت اوپر کو آنے دم کے کہا جاتا ہی اور حرف میم وقت نیچے کو جانے کے
آرے من ذرا بوجھ اور خیال کر کہ تو بھگوت الش سے ہوا ہمیشہ ایک رس پر کاس دان
گیا نانند سروپ ہی کبھی ایسا نہین ہوا کہ جو تو نہ تھا یا آیندہ نہو گا نہ کبھی تجھکو موت ہی نہ کبھی
پیدا ہونا شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون سے بگھ ہو کر اس نوبت کو پہونچا ہی
کہ طرح طرح کے عذاب دوزخ و بہشت و انواع انواع کی مصیبت چوراسی لاکھ جسم کی تیرے
نصیب ہین زن و اطفال و دولت و مکان و دوست وغیرہ جو کبھی کسی حالت مین تیرا
فائدہ و نقصان نہین کر سکتے اُنکو اپنا قدیم سمجھکر اُنکی فکر مین غلطان پیچان رہتا ہی پس
اپنے اوپر رحم کر اور اُس سروپ کے چرنون مین رہا کر کہ جو دیا چہ مین لکھ آیا تا کہ مایا کے
جال سے تیری رہائی ہو کر پرمانند سروپ کی پراپتی ہو + کتھا اجامل اجامل
اس جنم سے پہلے براہمن تھا اور جنگل مین ریاضت شاقہ کیا کرتا تھا بخیال ایک عورت
چانڈالی کے مرا اگرچہ اُس جنم مین بھی بشہر قنوج براہمن کا جسم پایا لیکن ابتدا سے کرم ناقص
تھے ایک عورت فاحشہ کو دیکھکر عاشق ہو گیا اور اسکے ساتھ رہنے لگا ایسے اعمال قبیحہ
مثل صید افگنی و میخواری و دزدی و قمار بازی وغیرہ سے زیست کرتا تھا کہ ذکر اُنکا اچھا
نہین ایک دفعہ چند بھگوت بھگت اُس شہر مین وارد ہوے اور واسطے قیام کے کسی
سادھو سیوی کی تلاش کر رہے تھے چند دشٹون نے واسطے مضحکہ اور تمسخر کے اجامیل کا
گھر بتلا دیا سادھو موصوف نادانستہ اُسکے گھر آئے اور اجامیل نے مع اپنی استری کے

دست بستہ استادہ ہوکر کمال اعزاز اور اکرام کیا اور خدمت گزاری رستوئی وغیرہ مین حاضر
رہکر خوب سیوا کری بروقت فرصت اپنا حال اُنکی خدمت مین گزارش کیا اور عاجز ہوکر
قدم پکڑلیے ہر بھگتون کو کمال رحم اُسکے حال پُر اختلال پر ہوا اور بروقت روانگی کے یہ
اُپدیش فرماگئے کہ ابکی دفعہ جو پسر تولد ہوے تو اسکا نام نارائن رکھنا چنانچہ اجامیل نے
بروقت تولد فرزند کے موافق اُپدیش کے عمل کیا اور اُس پسر کو کمال عزیز رکھتا جب عمر
اجامیل کی آخر ہوئی اور حمدوت روح قبض کرنے لگے تو بڑا دُکھ ہوا اور بامید چھوٹنے کے
اُس دکھ سے پکارا کہ ہے نارائن نام مذکور زبان سے برآمد ہوا ہی تھا کہ بارشدنارائن جی کے
اُسیوقت پہونچے اور جم دُوتان کو مار کر نکالدیا اجامیل کو جان پر سوار کیا اور پرم
اوتساہ سے بیکنٹھ مین لے گئے حمدوت پاس جمراج کے نالشی ہوئے کہ اجامیل نے
بھگوت نام وقت مرگ کے کچھ بھگتی اور اعتقاد سے نہین لیا تھا اُسکے پسر کا نام نارائن
تھا اُسکو پکارا تھا باوجود آن بھگوت پارشدون نے ہمکو نکال دیا اور مارا جمراج نے
فرمایا کہ جس حالت مین نارائن کا نام زبان سے برآمد ہوا تو اور کونسا دھرم کرم و نیک عمل
باقی رہا کہ اجامیل کو کرنا ضرور ہوتا تم بیوقون کو اس بات اور بھگوت نام کی مہما کا کچھ خیال
نہوا خوب ہوا کہ تمکو سزا ہوئی آیندہ خبردار رہو کہ جہان بھگوت نام کا اوچارن کسیطرح ہوتا ہو
ہرگز نہ جاؤ کسواسطے کہ جہان بھگوت کا نام ہی وہان جمدوتون کا کیا کام جب اجامیل پرم دھام
کو فائز ہوا تو زن فاحشہ بھی دل لگاکر اُسی پرم گت کو پہونچی واہ واہ پرتاپ بھگوت نام کے
کہان تو اجامیل کے گناہ عظیم اور کیا درجہ صرف دھوکے سے نام لینے کی بدولت ملا اگرچہ
اس چرتر مین مہاست سنگ کی اور یہ بات کہ بھگوت بھگت کو کیسا ہی کو سنگ اور مصیبت
وغیرہ عائد ہو لیکن اسکا ناس نہین ہوتا کہ بھگوت نے اودھیاے نہم گیتا جی مین وعدہ مستقل
کیا ہی بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن نام مہما پر زیادہ تر غور اور خیال واجب ہی کہ جو نادانستگی سے
یہ درجہ حاصل ہوا تو بحالت دانستگی نام لینے سے نہ معلوم کیا مراتب نصیب ہونگے ۔
کتھا ۔ ایک راجہ پرم بھاگوت ایسے ہوئے کہ سب بھگوت کا سمرن بھجن پوجا کیرتن وغیرہ
ہر وقت دل مین کیا کرتے اور کسی سے وہ حال دلی اپنا ظاہر نہ کرتے اگرچہ دل سے تارک
سب راج کاج و دنیا کے تھے لیکن بظاہر ایسے مشتاق لذائذ کے لوگون کو معلوم ہوتے تھے
کہ گویا مطلق بھگوت کی طرف توجہ نہین استری راجہ موصوف کی ہر بھگت تھی دلمین خیال کیا

بھگوت ۱۲ سلہ ضرنگاران

کرتی کہ اگر راجہ کسیطرح بھگوت کی طرف رجوع ہو تو خوب ہو اور چونکہ حال دل راجہ سے ناواقف
تھی اسواسطے افسردہ خاطر رہتی تھی ایک رات بحالت خواب و بیخبری سے بھگوت نام
راجہ کی زبان سے برآمد ہوا رانی سنکر کمال خوش ہوئی صبح ہی نوبت افطارہ وغیرہ بجوائے
اور خیرات کری راجہ نے سبب اتساہ اور خیرات کا پوچھا جواب دیا کہ آج آپ کی زبان سے
بھگوت نام برامد ہوا ہی اسواسطے یہ خوشی و خیرات ہی راجہ نے پوچھا کہ کیا حقیقت ہین نام تیرے
منھ سے نکل گیا رانی نے جواب دیا کہ البتہ راجہ نے سنکر فرمایا کہ اصل جان تو بھگوت کا
نام تھا اگر وہی نکل گیا تو یہ جسم کسکام کا ہی یہ کہکر فی الفور جسم کو چھوڑ دیا اور پرم پد کو پایا رانی
نے جو یہ حال بھگتی اور بھاو پوشیدہ راجہ کا دیکھا تو مہا جرت ایسے پرم بھگت اور رنج
اپنی نادانی سے کمال مضطرب و بیقرار ہوئی بیہوش و حواس محو بھگوت بھاو اور راجہ کے
پریم کی ہو کر پران تیاگ کر دیے اور جس پرم دھام کو راجہ موصوف گئے تھے وہان پہونچی
فی الحقیقت جس کسیکو بھگوت نام سے محبت نہین وہ مثل مردہ کے ہی اور جسکو اُس نام
مبارک سے عشق ہی وہ زندۂ جاوید کتھا اگرچہ بھگوت ہمیشہ اور ہر جگ مین اپنے
بھگتون پر کرپا اور انکرہ کرتے آئے لیکن کلجگ مین تو اسقدر نظر رحم اور پروش کی ہی کہ جسکا
بیان نہین ہو سکتا وجہ یہ ہی کہ اس جگ مین بھگوت نے اپنے نام مبارک کو وہ بزرگی
اور معجزہ عنایت فرمایا ہی کہ جو مقاصد دلی ہر دو جہان کے دیگر جگون مین جگ و تپ و پوجا
وغیرہ سے حاصل ہوتے تھے وہ سب صرف نام کیرتن سے حاصل ہو جاتے ہین اور پہلے جگون
مین باوجود عبادت شاقہ و جگ وغیرہ کے حصول بھگوت کا عرصۂ کثیر مین ہوتا تھا اور اس کلجگ
مین نام کی کیرتن سے بہت جلد ہوتا ہی کہ بہ نسبت دیگر عبادت ہاے کے نام کیرتن بہت آسان ہی
اور بلا خرچ و بے تردد سب کو حاصل ہوتا ہی ایک براہمن بھگت بھگت کا ذکر ہی کہ اپنی استری کو
خسرال سے لیے آتا تھا راستے مین ٹھگ ملگئے براہمن نے ٹھگون سے پوچھا کہ کہان جاتے ہو انھون نے
جواب دیا کہ جہان تم جاتے ہو اور ہم تمکو باحتیاط تمام پہونچا دینگے بلکہ جس راستہ کو تم جاتے ہو
یہ راہ اچھی نہین ہم براہ سلامت لے چلینگے ہمارے ساتھ چلو براہمن کو اُن ٹھگون کی گفتگو پر
اطمینان نہوا اور کہا کہ ہمارا تمھارا کیا ساتھ ہی تم ہمسے علحدہ چلے جاؤ اور ہم علحدہ بطور خود
جاوینگے ٹھگون نے گفتگو سے لباسی سادھنا اور دھرم کی کہکر اقرار کیا کہ تمھارے
ہمارے بیچ مین سری رام چندر ہین ہم تمھارے ساتھ کسی طرح کی دغا نکرینگے

براہمن کو تب بھی اندکے بے اطمینانی رہی لیکن براہمنی نے سمجھایا کہ یہ لوگ سری رام چندر
کو ضامن دیتے ہین اس نام سے سوائے اور کیا باعث یقین کا ہوگا براہمن اپنی استری سے
بہت خوش ہوا اور دونون بھگوت نام کا اعتقاد کرکے چلے جب جنگل لق ودق مین پہونچے
تو ٹھگون نے براہمن کو قتل کیا اور مال واسباب لیکر مع استری کے روانہ ہوئے راہ مین
وہ استری بار بار پیچھے پھر کر دیکھتی تھی ٹھگون نے پوچھا کہ تیرا شوہر مارا گیا اب کسکو دیکھتی ہے
استری نے جواب دیا کہ اس شخص کو دیکھتی ہون کہ جسکو تمنے ضامن دیا تھا ٹھگ اسکو نادان
جانکر ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بیوقوف رام چندر کہان ہین سب کہنے ہی کی بات ہے استری عمدہ
ہرگز غیر معتقد نہوئی اور بدستور انتظاری دھنش بان دھاری کی دیکھتی رہی سری رگھنندن
سوا مین اعتقاد کامل دیکھکر گھوڑے پر سوار پاشنہ کوب تشریف لائے اور جسقدر وے
ٹھگ تھے انکو قتل کرکے براہمن کو زندہ کردیا اور ایسے انکی بھگتی اور اعتقاد کے بسی بھوت
ہوئے کہ بطور محافظان ہمراہ انکے تا بخانہ آئے پھر انتر دھیان ہوگئے واضح ہو کہ ٹھگون کے
ہاتھ سے جو براہمن کو اول دکھ ہوا تو یہ سبب تھا کہ جب ٹھگون نے بھگوت کو ضامن دیا
تو براہمن کو بے اطمینانی رہی تھی اگر باطمینان اعتقاد کامل کرکے ٹھگون کے ساتھ ہولیتا
تو ہرگز دکھ نہوتا + کتھا ۱۲۰ کبیر جی کاشی مین بھگوت بھگت ایسے ہوے کہ جنکی بھگتی
اور پرتاب اور معجزات مشہور و زبان زد خلائق ہین جنھون نے بھگوت بھگتی سے خلاف ہو
کو ادھرم جانا یعنے جوگ وجگ ودان وبرت وغیرہ بلا بھگوت بھجن اور بھاؤ کے سب فضول
اور ناحق تصور کیے اور فی الحقیقت شاستردن کا بھی مطلب خاص یہی ہے کہ دیگر سب سادھن
یعنے جوگ جگ تپ دان وغیرہ مثل صفر کے ہین اور رام نام مثل ہندسہ کے اگر رام نام کا
ہندسہ موجود ہے تو وے جوگ جگ وغیرہ صفر رام نام ہندسہ پر ایزاد ہو کر سب دس گنے
ہو جاتے ہین اور اگر رام نام کا ہندسہ نہین تو سب وے صفر ناحق اور خالی از کار بلکہ
بجاے ندارد کے ہین اور مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ جو سادھن ہو وہ واسطے حصول
بھگتی اور محبت رام نام اور بھگوت کے ہو نہ برائے دیگر مزخرفات دنیاوی وبہشت وغیرہ
کے کبیر جی نے ایک ایسا گرنتھ بنایا کہ جسکو ہر فریق والا تسلیم کرے اور بلا تعصب واسطے
مغفرت ہر ایک کے کارآمد ہو بھگوت بھجن بلا تنزل کرنے والے ایسے تھے کہ بھجن کے
روبرو برن آسرم کے دھرم سب ناچیز تصور کیے اگرچہ کتھا انکی بکثرت زبانزد ہین لیکن جو

کچھ بھو جب شرح بھگت مال کے دریافت ہوئی وہ لکھی جاتی ہین ابتدا سے قوم و ملت کے
قواعد وغیرہ کو ترک کرکے بھگوت بھجن مین مصروف رہتے تھے غیب سے آواز آئی کہ تلک
و مالا وغیرہ بھگوت بھگتون کا روپ دھارن کرو اور رامانندجی کے چیلے ہو کبیرجی نے عرض کیا
کہ رامانندجی مسلمانون کی صورت بھی نہین دیکھتے بھلا کیونکر طرح کرینگے بھگوت نے اُسکی بھی
تدبیر بتلا دی یعنے رامانندجی ہر روز کچھ رات باقی رہے واسطے اشنان گنگا جی کے جایا
کرتے تھے اسوقت کبیرجی حسب ہدایت بھگوت کے برسرراہ پڑ رہے اور جب رامانندجی
آئے تو اُنکا چرن کبیرجی کے اوپر پڑا اور رام نام زبان سے برآمد ہوا کبیرجی نے اُسی رام نام
کو منتر کا اُپدیش سمجھا اور تلک مالا وغیرہ دھارن کرکے اُس مہامنتر کا جپ اور بھجن کرنے
لگے والدہ کبیرجی نے جو دیکھا کہ خلاف ہمارے مذہب کے رام نام کی طرف توجہ ہی تو شور
وغل کیا اور سمجھایا کبیرجی نے کچھ نہ سُنا اور اپنے بھجن سمرن مین بدستور مشغول رہے آخر
فریاد اس معاملہ کی رامانندجی تک پہونچی یعنے عرض گویان نے عرض کیا کہ کبیر اپنے آپ کو
چیلہ جناب کا مشہور کرتا ہی اس خلاف گوئی کی سزا ہو رامانندجی نے حکم دیا کہ کبیرجی کو پکڑلاؤ
ہمنے کب اُسکو چیلہ کیا ہی کبیرجی حاضر آئے اور رامانندجی نے پردہ ڈلواکر حال پوچھا
کبیرجی نے سب حال اُپدیش کا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ سب شاستروں کا اتفاق
اس بات پر ہی کہ رام نام مہامنتر ہی چنانچہ منترشاستر رام استوراج مین لکھا ہی کہ سری رام نام پرم
جپنے کے لائق ہی اور مہامنتر برمھ سروپ ہی پھر دوسرا قول ہی کہ جو شخص رام رام منتر جپتا ہی
اُسکو دنیا کی سب حشمت اور مکتی حاصل ہوتی ہی اور شیوجی نے پاربتی کو رام نام پرم منتر جپنے
ہزار نام کے اُپدیش کیا سو سوائے اس نام کے کہ جسکا اُپدیش زبان مبارک سے مجھکو ہوا اور
کونسا منتر ایسا تھا کہ جسکا اُپدیش فرماتے اور جبکہ اُسکا اُپدیش آپ کی زبان سے ہو تو آپ کے
گورو اور میرے چیلہ ہونے مین کیا مقام شک رہا رامانندجی نے یہ اعتقاد کبیرجی کا رام نام مین دیکھکر
پردہ درمیان سے دور کیا اور اپنی چھاتی سے لگاکر اُپدیش بھگوت بھجن و سمرن و سادھو سیوا کا کیا
اور رخصت فرمایا کبیرجی اگرچہ پیشہ پارچہ بافی کا کرتے تھے لیکن دل ہر وقت رام نام مین رہتا تھا
اور پیشہ کے کام مین اُسیقدر مصروفیت تھی کہ جسقدر مین خرچ روزمرہ کا وفا کر جاوے ایک روز بازار مین
واسطے فروخت پارچہ کے کھڑے تھے کوئی سادھو آیا اور اُسنے سوال کیا کہ برہنہ ہون کبیرجی
نصف پارچہ دینے لگے اُسنے کہا کہ نصف سے کام نہین چلتا کبیرجی نے بالکل حوالہ کیا

اور بچے اسکے کہ والدہ وعیال واطفال منتظر ہونگے بلا زر انکے پاس خالی ہاتھہ کیا جاؤن گھوڑے پوشیدہ ہوگئے اور متعلقین انتظار دیکھکر متردد ہوے بھگوت نے جو یہ اعتقاد کبیر جی کا دیکھا تو تکلیف اُنکے لواحقین کی گوارا نہ کرسکے اور بعد تین روز کے ہر قسم کی جنس بیلون پر لاد کر بنجارہ کے روپ سے کبیر جی کے گھر آئے والدۂ کبیر جی نے شور وغل کیا کہ میرا بیٹا کسی سے ایک دانہ بھی نہین لیتا تو کون ہی جو اسقدر جنس ہمارے گھر ڈالتا ہی لیکن بھگوت نے کچھ نہ سُنا اور سب جنس اُنکے گھر ڈالکر روانہ ہوئے بعد ازان دو چار آدمی واسطے تلاش کبیر جی کے گئے اور اُنکو گھر لائے کبیر جی نے جو وہ جنس دیکھی اور حال سُنا تو جانا کہ بھگوت نے کرپا کی ہی خوش ہوئے اور بھگوت بھگتون کو بُلا کر وہ سب جنس تقسیم کردی بعد ازان اپنے پیشہ کو بھی ترک کردیا کہ مخل بھجن تھا برہمنان کاشی نے سُنا کہ نرار ہامن جنس سادھان کو اُٹھادی اور کسی برہمن کو ایک دانہ بھی نہین دیا فراہم ہو کبیر جی کے گھر آئے اور کہا کہ سُن رے جولاہے تجھکو دولت کا ازبس غرور ہوگیا ہی کہ بلا ہماری اطلاع کے فقیرون کو کہ کم ذات اور شودر تھے جنس تقسیم کردی تو اس شہر کو چھوڑ کر کہین اور سکونت اختیار کر کبیر جی نے فرمایا کہ کسواسطے شہر سے نکل جاؤن کسی کے گھر چوری کری ہی یا راستہ لوٹا ہی کہ اُس قصور مین شہر بدر کرتے ہو برہمنان نے جواب دیا کہ تونے بلا ہمارے جو فقیرون کی خدمت اور عزت کری یہی قصور کافی ہی بس خیر اسی مین ہی کہ یا تو ہماری کچھ نذر کر یا شہر سے باہر ہو کبیر جی نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے اس گھر کے اور کچھ نہین سو تم اس گھر مین بیٹھ رہو یہ کہکر اور اُن ناعاقبت اندیشون سے راستہ چھوڑا کر جنگل مین پوشیدہ ہوگئے بھگوت نے اپنے بھگت کا پرتاب تمام شہر کاشی مین مشہور کرنا مناسب جانا سو اسواسطے کبیر کا روپ بنا کر آئے اور سب برہمنان کو نقد اور جنس اسقدر تقسیم کیا کہ تمام شہر مین جس اور نام کبیر جی کا مشہور ہوگیا اور تمام برہمن ازبس راضی اور خوشنود ہوئے بعد ازان بھگوت برہمن کا سروپ دھارن کرکے کبیر جی کے پاس گئے اور فرمایا کہ تو کسواسطے جنگل مین دن بھر پھرتا ہی کبیر جی کے گھر کسواسطے نہین جاتا جو کوئی اُسکے دروازے پر جاتا ہی نقد اور جنس پاتا ہی کبیر جی اپنے گھر آئے اور حال دیکھکر بھگوت کرپا کے پریم سے خوشنود ہوئے جب ایسے معجزات اور بھگوت کرپا کی شہرت کاشی جی مین ہوئی تو لوگون کا ہجوم اُنکے پاس ہونے لگا کبیر جی کو جو بھگوت بھجن مین خلل معلوم ہوا تو واسطے دور کرنے آمد شد لوگون کے یہ تدبیر کری کہ طوائف کو ساتھ لیکر اور ایک ہاتھہ اُسکی گردن مین ڈالکر اور دوسرے ہاتھہ مین

شیشہ گنگا جل بجاے شراب کے لیکر مستانہ شہر مین پھرنے لگے بھگوت بھگتون نے جو یہ حال
دیکھا تو کو سنگ سے خالف ہوے اور دل مین کہنے لگے کہ کبیر جی پرم بھاگوت ہین اُنکو لوگون
نے بسبب ساتھ لینے طوائف کے بسی سمجھ لیا اور گنگا جل کو شیشہ شراب تصور کیا
پس دیگر اشخاص کو کو سنگ طوائفان کا کیون نہ جہنم کو پہونچاوے گا اور بکہ لوگون نے جو وہ
حال کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہو کر ہنسے اور قہقہہ کر کے بجو کبیر جی کی کرنے لگے اگرچہ اس تدبیر سے
مطلب دلی کبیر جی کا بخوبی حاصل ہوا کہ وہ ازد ہام آمد لوگون کا موقوف ہوگیا لیکن عوام ناواقف
گناہ ہجو اور عیب گوئی مین گرفتار ہونے لگے لاچار کبیر جی نے یہ تدبیر کی کہ طوائف اور شیشہ
اُسیطرح لیے ہوے راج دربار مین پہونچے اور سبھا مین جاکر بیٹھ گئے راجہ اور مصاحبین
اُسکے کہ معتقد کبیر جی کے تھے وہ حالت دیکھکر مطلق ملتفت تواضع و تکریم نہوے اور
بے اعتقاد ہوگئے کبیر جی نے اُٹھکر تھوڑا گنگا جل زمین پر ڈالا اور رام رام کہکر افسوس
کرنے لگے راجہ نے پوچھا کہ مہاراج یہ کیا حرکت اور کیا افسوس ہی کبیر جی نے جواب دیا کہ اسوقت
رسویہ سری جگناتھ راے جی کا آگ مین جلنے لگا تھا مین نے یہ پانی ڈالکر آگ کو سرد کیا ہی اور
رسویہ کو بچایا ہی راجہ کو تعجب ہوا اور قاصد بھیجکر جگناتھ پوری سے خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت بروقت اُتارنے دیگ بھگوت پرشاد کے کبیر جی نے آگ بجھاکر رسویہ کو نکالا
راجہ کو کمال ندامت اپنی حماقت پر ہوئی کہ بسبب حال ظاہری کے تعظیم ایسے پرم بھاگوت کی
نہ کری اور فکر معاف کرانے تقصیرات مین ہوا آخر گلے مین کولھاڑی ڈالی اور سر پر لکڑیون کا
بھار رکھکر پا برہنہ مع استری کے کبیر جی کی خدمت مین آیا اور کمال عجز والحاح سے قدمون مین
پڑا کبیر جی کو اُسکے حال پر رحم آیا اور عفو تقصیرات کا کرکے بھگوت بھگتی کا اُپدیش کیا اُس
زمانہ مین سکندر نامے بادشاہ تھا اُسکا ڈیرہ کاشی جی مین پہونچا مسلمانان اور برہمنان معتقدان
نے والدہ کبیر جی کو ہمراہ لیکر استغاثہ کرایا کہ کبیر نے تمام شہر مین لوگون کو ایسا گمراہ کردیا ہی
کہ جو کوئی اُسکی گفتگو پر عمل کرتا ہی نہ ہندو رہتا ہی نہ مسلمان بادشاہ نے کبیر جی کو طلب کیا
اور جب حاضر آئے تو حاضرین نے واسطے آداب سلطانی اور مجرا کے ہدایت کی
کبیر جی نے فرمایا کہ مجھکو نہ سلام کرآتا ہی اور نہ بادشاہ سے کچھ کام ہی ایک رام نام کو
جانتا ہون کہ وہ ہی میرا بادشاہ ہی اور وہ ہی میری جان کا آدھار بادشاہ سُنکر
پر غضب ہوا اور پانبجیر کرکے دریا مین ڈالدیا کبیر جی پہلے ہی زنجیر آداگون سنسار کی

کاٹ چلے تھے دریا سے کنارے پر آگئے اور زنجیر دریا مین ڈوب گئی غیر معتقدان
کور باطن نے وقوع اس معجزہ کا سحر تصور کیا اور لکڑی جلا کر آگ مین ڈال دیا بھگوت
کرپا سے وہ آگ ہزار چندان سے زیادہ سرد ہوگئی اور کبیر جی ایسے اسمین سے نکلے کہ
پہلے بھی ایسا خوبصورت جسم نہ تھا جب ان سب تدبیرات سے کچھ نہو سکا تب ایک مست ہاتھی
چھوڑا اور وہ بھی نزدیک نہ آسکا بلکہ کبیر جی اُسکو شیر نظر آتے تھے اسواسطے بھاگ گیا
بادشاہ نے جو یہ پرتاپ بھگتی کبیر جی کا دیکھا تو قدمون مین گرا اور عرض کیا کہ خادم اور
غلام قدوم مبارک کا ہون عفو تقصیرات کا کرو تا کہ غضب سے مامون رہون زر زمین
وغیرہ جو کچھ مطلوب ہو ارشاد ہوے کہ پیشکش کرون اور ایسی عنایات حال نحیف پر
مبذول فرماؤ کہ سعادت اندوز دنیا و آخرت کا ہون کبیر جی نے فرمایا کہ ہمکو سوائے رام نام
کے اور کسی سے کچھ کام نہین زمین وزر وغیرہ سب ہیچکارہ ہین یہ کہکر اپنے گھر آئے اور سب
ہر بھگتون کو آنند مین مگن کیا برہمنان شہر نے جو یہ حال دیکھا تو خجل ہو کر در پی تدبیرات
تکلیف دہی کبیر جی کے ہوے اور یہ شعبدہ برپا کیا کہ چند اشخاص کو سادھو روپ بنا کر جا بجا
سادھان اور بھگتان کے پاس بھیجدیا اور جانب کبیر جی سے کہلا بھیجا کہ فلان تاریخ اُلساعہ
وبھنڈارہ ہی تشریف لاوین چنانچہ سب سادھو جوق جوق بروز معہود آئے اور کبیر جی بربنا
اصل حال کے بے سامانی وناداری سے اپنے آپ کو متحمل سیوا اور خدمت کا نجانکر پوشیدہ
ہوگئے بھگوت کو ہنسی اپنے بھگت کی گوارا نہوئی اور خود بصورت کبیر جی کے تشریف لائے
اس دھوم دھام اور خوبصورتی سے انصرام اُس بھنڈارہ کا کیا کہ اور کسی سے کب ممکن ہی
یعنے اول تو بروقت تشریف آوری ہر جماعت وگروہ کے استقبال و ڈنڈوت پرنام وغیرہ کی
رسمیات ادا کی پھر ہر ایک کو مکان معقول واسطے قیام کے دیا بعد ازان خدمت پاشوئی اور غسل
وغیرہ ہر ایک سادھو کی بجا لائے پھر حسب دلخواہ ہر ایک کو سامان خوردنی وغیرہ پہونچایا جب ان سب
امور ضروریہ سے فراغت ہوئی تو ہر ایک گروہ کے ساتھ ست سنگ و بھگوت چرچا مین مصروف
ہوے اور چند روز تک یہی حال رہا بعد ازان سادھو روپ بنا کر کبیر جی کے پاس گئے
اور سب حال اُس بھنڈارہ کا بیان کیا کبیر جی اپنے گھر گئے اور بھگوت کرپا کے پریم سے
تن مین نہ سمائے ایک الپسرگ لوک کی واسطے امتحان بھگتی کبیر جی کے خوب صورت
اور موہنی روپ بنا کر آئی اور اپنے ناز و ادا وغیرہ سب کچھ کر گذری لیکن کبیر جی کے دلمین

بھگوت روپ بسا ہوا تھا کچھ گنجایش دغا بازی اُس عورت کی نہو سکی یعنے کبیر جی نے مطلق
خیال بھی اُس ایسرا کی طرف نہ کیا نادم اور لاچار ہو کر چلی گئی بھگوت نے جو یہ حال استقلال
اور بھگتی کبیر جی کا دیکھا تو خوش ہوئے اور چترج بھج روپ سے ظاہر ہو کر درشن دیے اور ہاتھ
مبارک اُنکے سر پر رکھکر فرمایا کہ مع جسم پرم دھام کو چلو کبیر جی روپ مادھری بھگوت کا کہ جسکو
جوگی جن بھی تصور مین نہین پاتے دیکھکر پرم آنند مین مگن ہو گئے اور سب طرح اپنے آپکو
کرتا رتھ جانکر واسطے جانے پرم دھام کے تیار ہوے لیکن واسطے ظاہر کرنے پرتاپ
بھگوت بھگتی کے ایک چرتر عجیب کیا یعنے کاشی کے پار مگھ دیس ہی اور اُس دیس مین
جو کوئی مرتا ہی اُسکو گدھے کی رنیھ ملتی ہی سو کبیر جی بروقت جانے پرم دھام کے اُسی دیس
مین یعنے گنگا پار گئے اور وہان جاکر مع جسم پرم دھام کو روانہ ہوے مطلب اس چرتر سے
یہ ہی کہ جو اشخاص صرف معتقد کرم شاستر کے ہین جسم خر مگھ دیس کے مرنے سے انکو ملتا ہی
اور جنکو بھگوت کی بھگتی نصیب ہی اُنکو ہر ایک دیس اور ہر جگہ مثل ہزار ہا کاشی کے ہی
بلکہ بھگتی کو یہ درجہ ہی کہ مگھ دیس مین مر کر بھگوت بھگت مع جسم پرم دھام کو جاتا ہی بعد ازان
مسلمانان نے چاہا کہ نعش کبیر جی کو دفن کرینگے کہ وہ مسلمان تھے اور ہندوان نے کہا کہ ساد ہو
تھے جلا دینگے اسپر تکرار ہوئی آخر چادر اُٹھا کر جو دیکھا تو بجاے نعش کے خشبودار پھول
ملے اور سب کو بھگوت بھگتی کا اعتقاد ہوا کتھا ۵ पद्मनाभ اس دنیا مین بھگوت کا رام نام
مہامنتر و دولت اور سیوا اور پوجا اور جپ اور تپ اور جوگ اور گیان و ویراگ کا سار
اور بھگوت روپ ہی نام سے سوائے اور کوئی دوسرا نہین نام سے ہی دوستی اور نام سے
ہی رشتہ اور نام سے ہی اعتقاد چاہیے کہ یہ ہی بھگتی ہی اور یہی گیان نام ہی نامی ہے اور
نامی نام خود رگھنندن سوا مین بڑائی اپنے اس نام کی نہین کہہ سکتے کہ ہنومان جی سے برملا
زبان مبارک سے فرمایا ہی اور مصنف بھگت مال لکھتا ہی کہ میرے اعتقاد مین نام رگھنندن
سوا مین کا خود سوا مین ممدوح سے بڑا ہی کہ سب شاستر اس بات پر متفق ہین سو فی الحقیقت اگرچہ
پرتاپ اور مہارام نام کی کتھا بالمیک و اجامیل و تلسی داس و نامدیو و ہنومان و پرہلاد
و بھیکھن وغیرہ سے ظاہر ہی لیکن پدم نابھ جی کا حال سنیے کہ انکو کبیر جی اپنے گرو کی
کرپا سے رام نام کا بخوبی امتحان ہوا کاشی جی مین ایک ساہوکار کو مرض جذام تھا کہ اُسکی
شدت سے کرم جسم مین پڑ گئے تھے گنگا جی مین ڈوبنے کو چلا اتفاقیہ پدم نابھ جی بھی

وہان آگئے اور اسکا حال دیکھکر رحم آیا فرمایا کہ تین دفعہ رام نام لیکر گنگا اشنان کر کہ اچھے ہو جاویگا اُسنے موافق اجازت کے تین دفعہ رام نام لیکر غوطہ لگایا کہ پہلے سے بھی اچھے ہو گیا پدم نابھ جی سے اُسکو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کرکے رخصت کیا اور یہ حال کبیر جی اپنے گورو کو سنایا کبیر جی نے غصہ ہو کر فرمایا کہ تمکو اب تک رام نام کی مہما معلوم نہین ہوئی کہ ایک مرض قلیل دور کرنے کو تین مرتبہ رام نام کہلایا وہ مہامنتر ہی کہ اگر اُسکی ایک دفعہ بھی آواز کان مین پڑ جاوے تو کروڑون جنم کے مہاپاتک دور ہو جاتے ہین ایک جذامی کا جذام دور ہو جانا تو کیا حقیقت ہی پدم نابھ جی یہ مہا سنکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور دنرات بھجن اور سمرن اس نام مبارک مین رہنے لگے ؛

نشٹھا پانزدہم در تعریف و مہا گیان و بیان کتھا بارہ بھگت اُپاسکان این نشٹھا

شری رگھنند سوامین کے چرن کملون کی تین ریکھا اور سنت کمار اوتار کو کوٹان کوٹ ڈنڈوت ہین اوتار موصوف بھگوت نے برمہ پوری مین دھارن کیا اور برمھ گیان نے جگت مین اُسی اوتار سے رواج پایا بید سرتی و سب سمرتی و پوران اس بات پر متفق ہین کہ بلا گیان کے مکتی نہین پس بیدانت شاستر یا تانجل مہانسا ترک سے شیشکے شاستروں نے کہ شارح احکام بید کے ہین و نیز بید کا انگ کہلاتے ہین اور جہان تک جو کوئی طریق رستگاری یعنے مذہب و ملت کا کسی کے خیال مین گذرے اور جسقدر صفحہ ہستی پر موجود ہین اُن سب کا اصول کسی نہ کسی ایک شاستر مین موجود پایا ہی اور ممکن نہین کہ کسی مذہب و طریق کا اصول بیرون از ہر شش شاستر ہاے ممدوحہ کے ہووے واسطے تنقیح اُس گیان کے پیروی و کوشش کری تو سب نے گیان کو مقدم تر جانا لیکن چونکہ ہر ایک شاستر اپنے طور پر قاعدہ مکتی کا بیان کرتا ہی اسواسطے بظاہر صورت اُس گیان کی چھٹے طور پر معلوم ہونے لگی یعنے اچارج موجد ہر یک شاستر نے اپنے اصول و طریق کے موافق شرح گیان لفظ کی لکھی اور خلاصہ و لب لباب اپنے شاستر کا گیان کو بیان کیا اسواسطے شرح گیان لفظ مندرجہ ہر شش شاستر ممدوحہ کی ظاہر مین باہم گرچہ مختلف سی معلوم ہوتی ہی لیکن اخیر و انجام ہر یک کا جو بغور دیکھا جاوے تو واحد نکل آتا ہی اگر ہر یک شاستر کی موافقت و مطابقت سے اُنکے مطلب اور حال گیان لفظ مذکور کا لکھا جاوے تو طوالت کثیر ہو جاوے اور ظاہر کچھ نتیجہ حاصل نہین ہوتا اسواسطے دلائل

وفطائر مندرجہ ہر شش شاستر سے درگذر کرکے جو اصل مطلب ومراد باتفاق بید واکثر شاستروں کے
ہو وہ لکھنا ہوں واضح ہو کہ ایشر یا جیو کا سروپ جتبھار تھ جانکر اور ایشر کی واحد انیت پر دل کو
مستقل کرکے اُسی کو دیکھنا اور جاننا یہ گیان کا سروپ ہی یعنے ایشر واحد ولاشریک اُن
جملہ صفات سے کہ جسقدر بید وشاستر نے مثل ست چت آنند راس وگھن بودہ واویت و
انیت ونت وترنکار وبیاپک اور انباسی وغیرہ بیان کیے ہین موصوف اور سب صفات سے
علیحدہ وجدا ہی بھگت جن اُسکی اُپاسنا پانچ سروپ سے کرتے ہین اول **پرم** پرم یعنے
سری لکشمی نارائن بیکنٹھ نواسی کا اُس روپ وسامان وسماج سے کہ جو بید اور شاستروں نے
بھگوت دھیان کے بیان مین لکھا ہی تصور وآراد ھن کرنا لیکن واضح رہے کہ جو سری رگھنندن
یا سری کرشن سوامین کے اُپاسک ہین وہ سری رگھنندن سوامین کو پرم سا کیت نواسی اور
سری کرشن سوامی گوکل نواسی کو پرم یعنے پرماتما مانتے ہین مطلب یہ کہ جو جس کسی سروپ یعنی
اوتار خواہ کرشن خواہ لکشمن خواہ نرسنگھ وغیرہ کا اُپاسک ہی وہ اپنے اشٹ کو پرم مانتا ہی معلوم
رہے کہ یہ وہ سگن سروپ بھگوت کا ہی کہ جسکو شیو برہما وغیرہ سب جوگی جن طرح طرح کی سمادھی
لگاکر تصور کرتے ہین اور کنہ کو نہین پہونچتے بید اور سب شاستر و پوران وسمرتی وغیرہ مین
ہزارہا تدبیرات دھرم وکرم وگیان وبیراگ وغیرہ کی جو لکھی ہین واسطے حصول اسی سروپ کے
ہین اسی سروپ کے حاصل ہونے سے مکت ونشچل وکرتارتھ وکرت کرتیہ کہلاتا ہی دوم
بیوہ **व्यूह** سروپ اس سنسار کو پیدا کرکے پالن کرتا ہی اور پھر ناس کردیتا ہی یعنے برہما
شنکر گھن پردمن انرودھ سوم विभूति بھوتی یعنے اُنکا رسوا واسطے دور کرنے ادھرم اور مستقل
کرنے بید مرجاد اور رچھیا کرنے اپنے بھگتون کے ہوتا ہی اور دو قسم کا ہی ایک لکھیہ **मुख्य** اوتار
رام کرشن وغیرہ ہین کہ جنکی جسم مایا کا رچا ہوا نہین بلکہ مایا ادھیش یعنی مایا کا مالک، ہر اور پانچ
آپ نشکلنک بید کے اُنکی اُپاسنا ہین گوپال تاپنی ورام تاپنی وغیرہ نازل ہین لیکن واضح ہو کہ یہ اعتقاد
سری سنپردا والون کا تحریر ہوا اور جو لوگ رام کرشن نرسنگھ بادن وغیرہ کے اُپاسک ہین وے
اپنے اشٹ کو اوتاری مانتے ہین اور لکشمن اور دیگر اوتارون کو اوتار در اوتار **अवतार** گون اوتار
اُسکی دو تفصیل ہین ایک تو واسطے رفع اگیان سنساری لوگون کے اور سدھ کرنے اُنکے
اور روانہ دینے دھرمون کے ہوتا ہی مثل بیاس وبل وپرتھ وغیرہ ونیز بعض رکھیشہ دوم
پرسرام وشیو دکش وغیرہ اور واضح رہے کہ کچھ شرح اوتارون کی نشٹھا دوم مین حاشیہ پر لکھی گئی

چہارم انترجامی اسکی دو قسم ہین ایک غیر مجسم یعنے گیانانند الکھ آنا شی
نرسنہہ نرنجن نرگن برمھ سرب بیاپک ہی جسطرح کنجد اور لکڑی کی ہر ایک جسم و عضو مین تیل
وآتش موجود ہین لیکن نظر نہین آتے اسیطرح وہ سب جگہ موجود اور بیاپک ہی اور جسکے
ستاد پریرنا سے مایا بیشمار برمھانڈون کو رچتی ہی دوم مجسم یعنے شگن مورتی سنکھ چکر وصیاری
مایا سے علیحدہ باسدیو سروپ ہی اور یہی بھگوت بکرہ شنکرگھن وغیرہ بیوہ سروپ کے ساتھ
کہ جنکا ذکر دوسرے سروپ مین ہوا شمار ہوتا ہی یعنے باسدیو شنکرگھن پردمن انرودھ پنچم
ارچا سروپ ہی کہ جسکا ذکر نشٹھا ہشتم یعنے پرتادارچا مین مفصل لکھا گیا بھگوت
سروپ کا بیان ہو چکا مایا کا سروپ یہ ہی کہ جڈ یعنے غیر حس ہی بالذات کچھ کسی طرح کی طاقت
نہین رکھتی بھگوت کی پریرنا سے سب کام کرتی ہی بعض کا قول یہ ہی کہ وہ مایا انادی سانت
ہی یعنے یہ معلوم نہین ہو سکتا کب سے ہی اور کب پیدا ہوئی بلکہ قدیم ہی لیکن انت اسکا
ہو جاتا ہی جب حسب قواعد بید و شاستر واسطے رہائی کے تدبیر کیجاتی ہی تو وہ مایا دور
ہو جاتی ہی اور بعض یہ کہتے ہین کہ مایا نت ہی اور ہمیشہ رہیگی کہ بھگوت کی قدرت کا ملہ ہی دور
ہونا اسکا غیر ممکن ہی لیکن جب حسب قواعد بید کے یہ جیو بھگوت آرادھن کرتا ہی تو بھگوت
کی کرپا سے وہ مایا اس شخص پر مثل دیگر اشخاص کے اپنا زور اور طاقت نہین کر سکتی اس
باب مین مطلب اصلی دونون کا واحد ہی صرف گفتگو کا فرق ہی وہ مایا دو قسم کی ہی ایک بدیا
کہ جس سے بیشمار برہمانڈ اور برہمانڈون کے مالک پیدا ہوتے ہین دوم ابدیا کہ جسکے
سلسلہ مین یہ جیو پھنسا ہوا ہی جیو کا سروپ کہ جسکو آتما بھی کہتے ہین کچھ نام نشٹھا کے آخر
مین درج ہوا یعنی بھگوت انس سے ظاہر ہوا نت نربکار پرگاش دان گیانانند سروپ
دہر سہ زمانہ مین موجود ہی الا مثل بھگوت کے انت نہین بھگوت شیشی اور جیو آتما شیش ہی
واضح ہو کہ شرح لفظ شیش اور شیشی کی مفصل سیوا نشٹھا مین مندرج ہو گی سو جیو پانچ
قسم کے اول نت ہین کہ انکا جسم مثل دیگر اشخاص کے دنیا مین نہین ہوا مثل لیوک سین
وغیرہ دوم مکت ہین کہ بھگوت آرادھن اور گیان کے ذریعہ سے مکت ہوئی سوم کیول مین
کہ قریب مکت ہونے کے اپنی جہد و کوشش سے پہونچ گئے یعنے جیون مکت چہارم مومکھو
کہ جو خواستگار مکت کے ہین دو قسم ہین اول وہ کہ جنھون نے بقاعدہ نودھا بھگتی
کے بھگوت چرنون مین دل لگایا ہی دوم سزاگت کہ بھگتی وغیرہ سے کچھ تعلق نہین

سب طرح سے صرف بھگوت چرنون کی پناہ لی ہی اور اپنے آپ کو مطلق بے اختیار جملہ امور
مین سمجھکر سب بوجھ بھار بھگوت پر ڈال دیا ہی اُنکی دو قسم ہین یکے रत्न ورپت کہ جو یہان
ہمہ تن بھگوت کی کینکرج कैंकर्य یعنے سیوا و خدمت وبھجن وغیرہ مین حسب قاعدہ معینہ
شاسترون کے مصروف ہین دوم अमृत وہ ہین کہ یہان تو حسب قاعدہ کے سیوا خدمت
وغیرہ انکی کمال کو پہونچ گئی ہی لیکن مضطرب و بیقرار ہین کہ کسی طرح جلد تر از جلد کینکرج
اُس بھگوت سچدانند گھن کا کہ جو پرم و پرماتما شاسترون مین لکھا ہی اور جسکے واسطے سب
تدبیرات مندرجۂ بید و شاسترون کی ہین ہمکو حاصل ہون پنجم बंध وہ ہین کہ لذائذ
دنیاوی مین محو و مشغول رہکر آواگون کی پھانسی مین پھنسے رہتے ہین اور یہی حال رہیگا
اگرچہ بعض ہر پنج اقسام مصرحۂ بالا کی تین قسم بیان کرتے ہین یکے بھگت विमुक्त جو چھوٹ
گئی یعنے مغفرت یافتہ دوم साधक یعنے تمو گھٹ جو واسطے رہائی کے تدبیر کرتے ہین سوم
विषयी یعنے مہوس لذائذ دنیا لیکن جو غور کیجاتی ہی تو مطلب دونون کا واحد ہی جیو کا بیان
ہو چکا گیان کی تنقیح اور شرح مین بعض کا یہ قول ہی کہ لبعد جان لینے سروپ الیشر مایا جیو کے
جب الیشر اور جیو کو واحد سمجھکر بطاقت اجیاس وبیراگ کے توجہ دل کی مستقل ہوئی اور
حرف دوئی کا صفحۂ دل سے محکوک ہوا اُسکا نام گیان ہی اور اُسمین محو و بلا تزلزل ہونا گیان
مطلب اُنکا یہ ہی کہ جہان تک ظاہر و باطن و قیاس کی نظر پہونچے وہ سب بھگوت نرنکار
گیانانند سروپ سچدانند گھن ایکیت ہی سوائے اُسکے نہ کبھی کچھ ہوا نہ ہی نہوگا اور یہ جو سنسار
نظر آتا ہی سب بھرم اور مثل خواب کے ہی حقیقت مین سب الیشر ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ فی الحقیقت
جہان تک وہم اور قیاس کو دخل ہی وہ سب بھگوت کا روپ ہی لیکن یہ جیو غلام اور بندہ اُس
بھگوت کا ہی اور بعض ایسے ہین کہ نہ انکو اول گفتگو سے کچھ مطلب ہی نہ ثانی سے کہتے ہین کہ اپنے
محبوب مطلوب صادق کے تصور مین دل ایسا محو و مستغرق ہو جائے کہ سوائے اُس روپ
انوپ کے اور کچھ مطلق چشم ظاہر و باطن مین باقی نہ رہے وہی گیان ہی اور وہی بیراگ
وہی بھگتی ہی اور وہی سرنا گتی واضح ہو کہ اس قسم کی تشریحات اندک اندک فرق سے کہ بغور
و تامل و تجاوز با ہمدگر اُنکے محسوس ہوتا ہی کثیر ہین لیکن انجام ہر یک کے اعتقاد اور شرح کا
ایک ہوتا ہی کیا معنی کہ جس شخص نے جیو الیشر کو واحد تصور کیا تو اُسکی نظر مین سوائے ایک
الیشر کے دوسرا نہ رہا اور جس شخص نے اپنے آپ کو غلام اور بھگوت کو مالک تصور کیا تو

سالک تصور
بھگت تصور

وہ بھی بروقت محو و مستغرق ہوکے بھگوت روپ مین خودی کو بھول جاویگا اور سوائے
اُس روپ کے اور کچھ نظر نہ آویگا چنانچہ ہر ایک شخص کو تجربہ ہوا ہوگا کہ بعض وقت کسی کام
مین ایسی بیساختہ طبیعت لگ جاتی ہی کہ مطلق خیال خویش و بیگانہ اور تن بدن کا نہین رہتا
پس جبکہ بھگوت کے تصور و روپ کا مزہ اور کیفیت حاصل ہو تو کب ممکن ہی کہ کوئی دوسرا اور
بھی سوائے اُس روپ انوپ کے باقی رہے اب خلاصہ اور اصل سب شاستروں کا
لکھتا ہون کہ جس طرح ممکن ہو یہ جیو بھگوت چرنون مین لگے سب مقاصد ہر دو جہان کے
اور سب گیان ویراگ وغیرہ خود بخود حاصل ہو جاوینگے چنانچہ بھگوت نے گیتا جی مین وعدہ
کیا ہی کہ مجھکو ایک جانکر خواہ جدا جانکر خواہ بہت طرح کا جانکر جو بھجن سیوں کرتے ہین انکو بالضرور
حاصل ہوتا ہون کسواسطے کہ سب طرف موجود ہون واضح ہو کہ جب تک بھگوت چرنون مین
دل نہین لگتا تب تک سب دانائی نادانی ہین بلکہ جملہ دانستگی پر خاک کیا خوب ہو کہ میرا دل بھی
سب خیالات کو چھوڑکر سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین مگن ہو جاوے اور کیا
اچھی قسمت کھلے کہ سماج مندر جہ دیباچہ کو ذرات تصور کرتا رہے تاکہ سب میری نادانی کروڑون
دانائی اور گیان پر فوق لیجاوین اور سنسار سمدر گوپد جل سے بھی کمتر ہو جاوے سویا دھور
بچول بن پورہی اور دوروتی دیکھیے دامن سے گلچین کانچ ہی کو مول ہاتھ اوپلے ہین کھیلت
کھیل کے بیچ وہے من چال چیتون ہی کب رام نے کالیہ ہون نے کچھ اور بھبوتن سے سجے
بششٹ جی منجملہ اُنکے جو بن بھال مین جینیین چنال دنھرو دنھن + کنتھا **بششٹھ**
برہما جی کے بھگوت گیانی اور اچارج سب علمون کے ہوئے اگرچہ علم نجوم وطب وموسیقی
وغیرہ مین سنسکرتا مصنفہ انکی مشہور و معروف ہین اور متاخرین نے انکو سند پکڑکر قواعد جدید
اختراع کیے ہین لیکن خصوصیت انکے دھرم شاستر اور بھگتی اور گیان شاستر مین ہی جنھون نے
مابین زمین و آسمان کے مدت تک معلق قیام کرکے بھگوت کا بھجن اور دھیان کیا اور پھر
دوسرے برہمانڈ مین جاکر وہان کی برہما سے سفارش کی واسطے سہاے
اور رواج دھرم کے اب تک یہ خیال ہی کہ اپنے تئین سروپ دھارن کرکے تین جگہ ایک
برہمہ لوک دوم دھرمراج سبھا سوم سبت رکھیشرون مین رہتے ہین جنکے پرتاپ کو دیکھکر
راجہ لبسوامتر نے اپنا راج چھوڑ دیا اور بھگوت بھگتی اختیار کی نتیجہ یعنے برداشت سرد و گرم زمانہ کی
اسقدر تھی کہ لبسوامتر موصوف نے سو پسرانکی بہ سبب عداوت شدید نہ بنے تندنی مادر گیتی اور

نہ کہنے برہمہ رکھی کے ایک راچھس سے قتل کرا دیے لیکن اُسکا عوض باوجودیکہ سب کچھ طاقت رکھتے تھے کچھ نہ لیا انکا قول برھا لشن شیو اور تمام زمانہ کو اسقدر مقبول تھا کہ جب لبسوامترجی نے براہمن ہونے کے واسطے مدت تک تپ کیا تب حصرانکے براہمن ہونیکا اوپر زبان ششٹ جی کے کہا اور کسی نے براہمن نہ کہا جب لشٹشٹ جی نے اپنی زبان سے براہمن کہا تب سب کے تزویک اُنکی شمار براہمنون مین ہوئی بھگوت کے چرنون مین اسقدر محبت تھی کہ برھاجی سے یہ بات سُنی کہ پورن برھم سچدانند گھن کا سورج بنس مین رام اوتار ہوگا کمال خوشی اور آنند سے پردہنائی سورج بنس کی قبول کرلی اور بامید بھگوت درشن کے کچھ خیال اور پرناتھی کرم پردہنائی کے نہ کیا جب بھگوت اوتار ہوا تو کبھی باتسل بھاؤ سے بھگوت کے روپ انوپ کو دیکھکر پرمانند مین مگن ہوتے تھے اور کبھی بھگوت کو چراچر مین بیاپک تصور کرکے رنگ مین رنگمین ہو جاتے تھے ۔ کتھا विश्वामित्र لبسوامترجی اول چھتری پسر راجہ کاوہ کے تھے جب نندنی کاوہ گاؤ لشٹشٹ جی کے سبب سے مع لشکر جرار شکست پائی اور راج سے براہمنون کا پرتاپ اور درجہ بسبب بھگوت بھگتی کے زیادہ معلوم ہوا تو راج کو چھوڑ کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوے اور کئی لاکھ برس تک ایسی عبادت شاقہ کری کہ چھتری سے براہمن ہوگئے ۔ بسبب بھگوت بھگتی اور تپ کے اسقدر طاقت اور پرتاپ رکھتے تھے کہ دوسرا برہما منڈ بزور اپنی عبادت سے پیدا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ برھا سے ناراض ہوکر برھانڈ جدید پیدا کرنا تجویز کیا اور بہت مخلوقات چند قسم کے پیدا کرے کہ برھا اور دیگر دیوتاؤن نے آکر وہ ناراضی اُنکی رفع کی اور اُس ارادہ سے باز رہے چنانچہ جو چیز پیدا کری تھی اب تک قائم ہین ترشنکو راجہ اجودھیا کو مع جسم بہشت مین بھیجدیا اور جب اندر نے اُسکو زمین پر گرادیا تو اُسنے آسمان سے فریاد کی لبسوامترجی نے بزور اپنی عبادت کے زمین پر گرنے نہ دیا کہ تا حال معلق ہے اور اندر کو سرگ سے نکالنے کا ارادہ کیا کہ پھر منت وسماجت دیوتاؤن سے رحم کیا اس قسم کے چرتر لبسوامترجی کے کثیر ہین بھگوت کی نسکام بھگت اور کرم شاستر کے عامل ایسے تھے کہ ایک دفعہ مدت تک اکال یعنے قحط اور کچھ کھانے کو نہ ملا بعد مدت ایک چانڈال سے کچھ چیز ناخوردنی ہاتھ آئی اور بکمالت آپت یعنی آفت اُسکو جائز تصور کرکے لائے اشنان سندھیا وغیرہ کرکے چاہا تھا کہ بھگوت ارپن و پرکرم کرکے بھوجن کرین لیکن بھگوت کو منظور نہوا کہ اپنے بھگتو لبسوامترجی کو بھوجن کھانے دیوین اسواسطے جب لبسوامترجی نے واسطے بھگوت ارپن کے

دھیان کیا تو سمادھی لگ گئی اور اسقدر بارش ہوئی کہ تمام جنگل اور کھیت طرح طرح کے میوجات اور زراعت وغیرہ سے سرسبز ہوگئے اور اُس گوشت کا بھی درخت کٹہل و بیل پیدا ہوا آیا بسواستر جی کی جو سمادھی کھلی تو سجدۂ شکر بجا لائے اور ثمر وغیرہ سے رفع اپنی گرسنگی کا کیا شہری رگھنندن سوامی کے چرن کملون مین جو پریت اور محبت تھی اسکا بیان تو کب ہو سکتا ہی کہ بھگوت اُنکے بھاو اور بھگتی کے لبی بھوت ہو کر اُنکے ساتھ گئے اور خود اُنکے جگ کی محافظت کرکے اپنے روپ انوپ امرت سے ترپت اور کرتارتھ فرمایا ۞ کتھا راجا بھرت معروف جڈ بھرت کی کتھا اسقدر مشہور و معروف ہی کہ کسی سے پوشیدہ نہین اسیواسطے بہت مختصر لکھتا ہون روے زمین کے راجہ تھے ناپائدار سمجھکر چھوڑ دیا اور بن مین جاکر بکنارہ ندی گنڈکا بھگوت آرادھن کرنے لگے اتفاقاً ایک ہرن کی پرورش کی جب وہ بھاگ گیا تو بھرت جی نے اُسکی مہاجرت سے پران تیاگ کیے اور ہرن کا جسم پایا پھر وہ جسم چھوڑ کر براہمن دیہہ پائی اور پہلے جنمون کا حال یاد رہا چونکہ ہرن کی محبت سے دو دفعہ جسم دھارن کرنا پڑا اسواسطے بالکل تارک ہر یک امور دنیا کے ہو کر کسیطرف متوجہ نہوے اور ہمیشہ بھگوت بھجن مین مصروف رہے اور بسبب کسی سے نہ کرنے گفتگو اور ندینے جواب سوال کے جڈ بھرت مشہور ہوے ایک دفعہ کھیت پر سے کہ اُنکے برادران نے واسطے محافظت کے بٹھلادیا تھا راجہ سیولان جڈ بھرت موصوف کو واسطے بلدان کالی کے پکڑ کر لے گیا اور جب ارادہ تلوار مارنے کا کیا تو درگا نے وہی تلوار لیکر اُن دُشٹون کو قتل کر دیا اور عذرات اپنی تقصیر کے کیے ایک دفعہ راجہ رگھوگن نے بجاے ایک کہار کے اپنی پالکی مین لگا لیا چونکہ بھرت جی جانوران کی حفاظت کرتے ہوے قدم رکھتے تھے اسواسطے رفتار اُنکی ساتھ کہارون کے موافق نہوئی راجہ مذکور نے پر غضب ہو کر کہا کہ باوجود فربہی اچھی طرح کسواسطے نہین چلتا کیا قتل ہوا چاہتا ہی بھرت جی نے ایسے جوابات معقول دیے کہ راجہ کو کچھ گیان پیدا ہو گیا اور قدمون مین دنڈوت کرکے عذر اپنی تقصیرات کا چاہا بھرت جی کو اُسپر رحم آیا اور بھگوت کا گیان اُپدیش کیا راجہ اُسی اُپدیش سے گیا نوان اور کرتارتھ ہو گیا اور رخصت ہو کر بھگوت بھجن سمرن مین مشغول ہوا اسوقت بھرت جی پرم دھام کو جانے لگے تو جگ بھاس سے دیہہ کا پریتاگ کیا اور اُس پرم پد کو پہونچے کہ جہان سے پھر نہین پھرتے غور کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی بھی محبت کسی چیز کی کسقدر خراب کرتی ہی ۞ کتھا

الرک پسر راجہ رت دھج آتن بھگت گیانی ہوئے مندا تساوالدہ الرک موصوف کی ازبس گیانی و
بیراگوان تھی اُسنے اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ جو میرے بطن سے پیدا ہووے پھر اُسکو جنم مرن
کا دکھ نہو سو جب الرک جی پیدا ہوئے اُنکو ہدایت و اُپدیش بھاگوت دھرم کا ایسا کیا کہ گھر وبار
کو چھوڑ بن کو چلے گئے اور بھگوب بھجن مین مصروف ہوے بعد ش جو اور چند پسر ہوئے تو
اُنکا حال بھی مثل الرک جی کے ہوا اخیر مین جو پسر خرد یعنے سوبا ہو پیدا ہوا تو راجہ نے واسطے
راج کے مندا تسا سے درخواست اس پسر کی کری مندا تسا نے قبول کیا لیکن اپنے عہد کا فکر
اور خیال رہا اور ایک پرچہ بطور تعویذ کے لکھکر سوبا ہو کو دیدیا کہ جب کمال دُکھ ہووے تب اُسکو
کھولکر پڑھنا جب نوبت راج کی سوبا ہو کو پہونچی اور اُسکے سکھ مین غرق ہوا تو مندا تسا نے الرک
جی سے سب حال کہا اور الرک جی کو سوبا ہو پر بڑی کرنا دیا ہوئی اور فکر مین ہوئے
کہ کسی طرح سوبا ہو کو بکھیڑہ دنیا سے چھڑا کر بھگوت سنگھ کرنا چاہیے سو پاس
راجہ بنارس کے جاکر اور نصف حصہ ملک کا دینا کرکے فوج کشی کرائی سوبا ہو کو بعد
جنگ کے تاب مقابلہ نہوئی اور ازبس متردد و متفکر ہو کر اُس تعویذ کو جو والدہ نے دیا تھا کھولکر
پڑھا اسمین لکھا تھا کہ جب بہت دُکھ ہو تب ست سنگ کرنا چاہیے اور یہ دنیا اور اُسکے سب
کاروخانجات انت و ناپائدار ہین بھگوت نت اور سچا انند گھن ہی ایسے سوا ہین چھوڑ کر جو انت
यानित्य
یعنے دنیا مین دل لگاتے ہین ہمیشہ آواگون مین رہتے ہین اور جو بھگوت سرن ہو کر بھجن سمرن
مین رہتے ہین تو بھگوت کے پرم پد کو پراپت ہوتے ہین سوبا ہو کو اگرچہ اسقدر ہدایت سے
کچھ گیان ہو گیا لیکن ست سنگ کو بھی ضرور جانکر خدمت مین دتاتریہ جی کے حاضر ہوا اور اُنکے
تھوڑے سے اُپدیش سے پورن گیان کو پراپت ہو کر اور سب راج کاج کو چھوڑ کر پاس
الرک اپنے بھائی کے گیا اور دست بستہ عرض کیا کہ آپ کی بدولت اس بکھیڑہ راج اور دنیا سے
چھوٹ کر بھگوت سرن ہوا ہون آپ راج گادی کو قبول فرماوین الرک جی بہت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ مجھکو خواہش راج کی ہرگز نہین صرف تمھارے چھڑانے کے واسطے یہ تدبیر کری تھی سو
شکر ہے کہ راست ہوئی سوبا ہو مشکور عنایات اپنے بھائی کا ہو کر مشغول سمرن بھجن بھگوت کا
ہوا الرک جی نے راجہ بنارس سے کہا کہ سوبا ہو تو راج سے علیحدہ ہو گیا تم راج کرو اُسنے جو حال
مفصل سُنا اور حقیقت ناپائداری اس دنیا پر غور کری تو وہ بھی اس راج اور اپنے اصلی راج سے
دست بردار ہو کر بھگوت کی پناہ مین آیا اور سب نے ایسا بھجن اور سیوا بھگوت مین دل لگایا

کہ تھوڑے عرصہ مین دنیا کے دکھ سے چھوٹ کر پرم آنند سکھ پرم پد کو پراپت ہوئے ۔ کتھا
मुनिदेव बहलाश्व.
سرت دیو براہمن اور راجہ بھلاس دونون پرم بھگت بھگوت کے اور گیانی اجودھیا مین ہوئے جسطرح بھگوت واسطے اپنے بھگتون کے اوتار دھارن کیا کرتے ہین ایسا ہی خاص اُن دونون بھگتون کے واسطے چرتر کیا یعنے جب بھگوت سر یکرشن مہاراج جنک پور سے ارادۂ دوارکا رخصت ہوئے تو اجودھیا مین تشریف لائے براہمن اور راجہ موصوف دونون واسطے استقبال کے گئے اور بھگوت درشنون سے اپنے جنم کو سپھل مانکر پریم مین پورن ہوگئے اور دونون نے واسطے پوتر کرنے اپنے اپنے گھر کے عرض کیا بھگوت نے خیال فرمایا کہ دونون میرے بھگت پریم مین اگر راجہ کے گھر جاتا ہون تو براہمن ناراض ہوگا کہ مجھکو غریب جانکر نہ آئے اور اگر براہمن کے گھر جاتا ہون تو راجہ کی دلشکنی ہوگی اسواسطے بمقتضاے کرپا لتا و بھگت تبسلتا اپنے دوروپ مع جلو رکھیشران و تمامی لوازمۂ ہمراہی کے بنا کر دونون بھگتون کے گھر کو پوتر کیا اور تا چار ماہ اجودھیا مین مقیم رہے راجہ کو تو یہ معلوم رہا کہ بھگوت میرے گھر مین اور براہمن یہ سمجھتا رہا کہ صرف مجھکو ہی کرتارتھ کر رکھا ہے دونون بھگت بھگوت کی کرپا اور انگرہ اپنے اپنے اوپر سمجھکر ہمیشہ نت نئے بھاؤ سے بھگوت آرادھن مین شب و روز مصروف رہے اور بروقت رخصت پناپتی بھگتی کا برپایا ۔ کتھا
उद्धव
اودھو پرم بھاگوت اور گیانی ہوئے اگرچہ کرپا سندھو سر یکرشن مہاراج اُنکو مشیر تدبیر اور دوست بے تکلف اور رشتہ دار جانتے تھے لیکن اودھو جی ہمیشہ اپنے داس بھاؤ کو مقدم رکھکر خدمات غلامانہ بجا لاتے تھے جب کرپا سندھ مہاراج نے واسطے تسلی و دلاسا برج سُندریون کے کہ مہاجرت برج چندر مہاراج سے مثل ماہی بے آب کے بیتاب و بیقرار تھین بھیجا تو برج مین گئے اور اُن مہجورون کو اُپدیش گیان اور جوگ کا کرنے لگے لیکن برج کشوریون کو کہ برج راج کے روپ انوپ امرت مین مگن اور پریم و محبت کے رس سے چھکی ہوئی تھین وہ اُپدیش اودھو کا ذرا بھی موثر نہوا اور ایسے جواب معقول دیے کہ گیان اور جوگ اودھو کا خاک مین رُلگیا اور پریم
विह्वल
مین محو اور بیہیل ہوکر برج بلبھاؤ نکی چرن رج مین لوٹنے لگے شاید اُس سے اپنے گیان اور جوگ گم شدہ کو تلاش کرتے ہونگے کبھی اُنکے درشن سے اپنے آپ کو کرتارتھ مانکر اپنے بھاگ بڑائی کرتے تھے اور کبھی اُس پرم آنند سے کہ جو گوپیون کو حاصل تھا اپنے آپ کو بے نصیب جانکر اپنی قسمت سے لڑتے تھے کہ مین کسواسطے اس برج مین گوپ بدھو نہوا واضح ہو کہ اگر اودھو جی گوپیون پریم سے ایسے بیخود ہو گئے تو کچھ جاے تعجب کی نہین کسواسطے کہ خود بوقت برج بھوکہ مہاراج یادو

اس ایشرتا و پربھتا کے کہ برہما وک بھی جسکا پار نہین پاتے ایسے اُنکے پریم مین مگن ہین کہ اول اپنے پرم دھام کو چھوڑ کر اُنکے واسطے نرشریر دھارن کیا پھر اُنکی رضامندی کو اپنی استرضا پر مقدم تر جانکر سبطرح انکی اچھا پورن کری اور اُنکی انکول چرتر کیے اور اب تک اسقدر لبس برتی ہین کہ جو کوئی اُنکے چرتر کو کیسا ہی پاتکی اور گنہگار پڑھتا ہی یا سنتا ہی ممکن نہین کہ اُسکے دل مین نہ آجاوین بیشک برج سندریون کا چرتر واسطے اُتارنے کے سنسار سمدر سے ایسا مضبوط جہاز ہی کہ ہرگز باد مخالف نیک بد کرمون کی تردیک نہین آتی نہ معلوم کسقدر بیشمار ادھم اور پاپی اُسکی بدولت اس گھور سا گر جنم مرن سے نرورت ہوئے اور آیندہ ہونگے غرض جب اودھوجی نے ایسا پریم برج ناگریون کا نٹ ناگر مہاراج کے چرن کملون مین دیکھا تو اپنے گیان اور جوگ کو بے حقیقت جانکر روانہ متھرا ہوے اور سب حال شری برجراج سے گزارش کیا واہ واہ گوپیون کے پریم کہ جب خود ہردولت نے وہ حال سُنا تو باوجودیکہ ہر کھ شوک دُکھ سکھ مایا دمن سے پار ہین لیکن اُس پریم مین ایسے مگن ہوگئے کہ جبکا پیواہ ہردے سے اُمگ کر اور چشمۂ چشم مبارک سے جاری ہوکر نرگن نراکار نرنجن نروند نرمو نرلیپ نامون اور گنون کو بہاتا ہوا اور رخسارون کے اوپر ہوکر ٹھوڑی اور پیتامبر کو بھگوتا ہوا چرن کملون تک پہونچا بعد سش جب کرپا سندھ مہاراج متھرا کو چھوڑ کر دوارکا کو تشریف لے گئے تو اودھوجی نے چرن کمل نہ چھوڑے اور ساتھ گئے جب مرکز قتل جادوان کا پربھاس کشیتر وقوع مین آیا تو بھگوت نے کرپا کرکے گیان اُپدیش کیا اور بھگتی کا بردیکر بدر کا شرم کو بھیجدیا کنتھا بالمیک شوچ یعنے خاکروب بھگوت بھگت گیانوان ہوے جب راجہ جدھشٹر نے اندرپرستھ یعنے دہلی مین راجسوے جگ کیا تو بھگوت سے پوچھا کہ کسطرح معلوم ہوگا جگ میرا مقبول و منظور ہوا بھگوت نے فرمایا کہ جسوقت ہمارا سنکھ از خود آواز دیوے اُسوقت جان لینا کہ جگ پورن اور مقبول ہوا راجہ نے سنکھ کو حسب الارشاد بھگوت کے جگ استھان مین براجمان کردیا اُس جگ مین جسقدر روے زمین کے براہمن ورکھیشر و گیانوان وراجہ و فقرا و محتاج وغیرہ آئے تھے سبکی حسب خواہش ہر ایک کے راجہ جدھشٹر نے تعظیم و تواضع و بھوجن و دان وغیرہ سے کری اور راجاؤن و دیگر اقوام سب دیسونکا سنمان اور آدر موافق قدر و منزلت ہر ایک کے خلعت و انعام وغیرہ سے کیا لیکن سنکھ نے آواز نہ دی تب متعجب و متعجب ہوکر بھگوت سے سبب پوچھا فرمایا کہ شاید کسی بھگوت بھگت نے اپنے پس خوردہ سے اِس جگ کو سپھل نہین کیا راجہ نے عرض کیا کہ بھائی سب دیسون کے رکھیشر اور براہمن آئے کیا اُنمین کوئی تمہارا بھگت نہین تھا بھگوت نے

فرمایا کہ اُن رکھشیشور برہمنون سے پوچھنا چاہیے سو راجہ نے ہر ایک سے پوچھا تو کسی نے رکھیشر
اور کسی نے پنڈت اور کسی نے بیدیا تھی اور کسی نے برہمہ بادی اور کسی نے کرمیشٹی اپنے
آپ کو بیان کیا لیکن بھگوت اُپاسک کسی نے نہ کہا تب راجہ دروپدی وارجن وغیرہ نے
بالجملہ تمام بھگوت سے پوچھا کہ مہاراج بھگت کا نشان دو بھگوت نے بالمیک سوپچ کو نشان دیا چنانچہ
ارجن وغیرہ برادران راجہ اُنکے گھر گئے اور پرنام کرکے واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے
درخواست کی بالمیک جی نے اوّل تو بمبالغہ عذرات پیش کیے لیکن پھر بھگوت کی خواہش سمجھکر
راجہ کے گھر آئے اور راجہ جدھشٹر اور بھگت نبسل مہاراج نے کمال تعظیم وتکریم سے اُنکو بٹھلایا
دروپدی خود تھال بھوجن کا تیار کرکے لائی اور جب بالمیک جی نے بھوگ لگایا تو تھوڑی سی آواز سنکھ
نے دی بھگوت نے چھڑی سنکھ پر ماری اور فرمایا کہ اب کسواسطے کم آواز دیتا ہی سنکھ نے عرض کیا کہ
دروپدی سے پوچھنا چاہیے دروپدی نے دست بستہ گزارش کیا کہ فی الحقیقت میرا قصور ہی یعنے
جسقدر بھوجن علیحدہ علیحدہ قسم کے بالمیک جی کے روبرو لیگئی تھی بالمیک جی نے اُن سبکو مخلوط کرکے
بھوگ لگایا مجھکو کراہیت آئی اور خیال ہوا کہ بالمیک جی لذت اور حلاوت ہر ایک قسم طعام سے
واقف نہین سبکو ملاکر کھاتے ہین بھگوت نے فرمایا کہ آیندہ بھولکر بھی بھگوت بھگتون سے کراہیت
اور اُنکے اعمال وافعال مین خیال ناقص کرنا چاہیے پھر جو بصفائی دل واعتقاد کامل بھوجن کرایا
تو سنکھ نے خوب آواز دی اور راجہ کا جگ پورن ہوا آوازہ بھگوت بھگتی اور پرتاب بھگتون
کا تمام جہان مین پہونچا اور رواج بھجن اور بھاو کا بخوبی ہوا فی الحقیقت ہر کونجے سوہر کا ہوئے
جات پانت پوچھے نہین کوے۔ مہابھارت مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ جو چارون بید کا جاننے والا
ہی لیکن میرا بھگت نہین اُس سے وہ شخص کہ چانڈال اور پتت بھی ہی لاکھ درجہ بھگت ہی عزیز تر ہی
اُسیکو دینا چاہیے اور وہی ملنے کے لائق ہی اور اُسیکا پوجن واجب ہی جیساکہ میرا بھگت
گیان دیو جی پرم بھاگوت مشہور ومعروف ہین جنکے چیلے نامدیو نلوچن جی مثل سورج وچندرمان کے ہوے
شاعری اُنکی مثل ہرستی وگنگا کے جگت کو پوتر کرتی ہی آچارج اور بھگوت بھگتون کے پشت پناہ اور
آنند کے داتا اور نودھا بھگتی اور بھگوت سیوا مین سن بچن کرم سے محبت کرنیوالے ہوے والد گیان دیو
جی کے گھر کو چھوڑکر کسی سنیاسی کے پاس گئے اور نہونا استری کا بیان کرکے سنیاسی ہوگئے استری
اُنکی پیچھے پیچھے آئی اور سنیاسی چیلا کرنیسے جھگڑا قصہ کرکے آئی دیگر برہمنون نے
علیحدہ کردیا کہ یہ سنیاسی ہوگیا تھا قوم مین نہین مل سکتا چنانچہ علیحدہ رہے اور تین پسر تولد ہوے

گیان دیو جی سب سے کان تھے ابتدا سے ہی سری کرشن سوامین کے چرن کملون مین محبت تھی برہمنون کے
پاس جو واسطے بید پڑھنے کے گئے تو کسی نے نہ پڑھایا کہ قوم سے باہر ہی بید پڑھنے کا ادھکار نہین
گیان دیو جی نے فرمایا کہ براہمن ہونا کچھ بید پڑھنے پر منحصر نہین کہ ہائم اور وحشی بھی پڑھ سکتے
ہین علاوہ ازان بید کو بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور وہ سب مین اور سب جگہ موجود ہی
یہ کہکر ایک جامونش کو اجازت بید خوانی کی دی جامونش مذکور نے پڑھنا بید کا شروع کیا اور جب پڑھا
کہ اُس صحت و سد ھتا سے کسی برہمن کو یاد نہ تھی پڑھکر سُنائی دے لوگ یہ حال دیکھکر بھگوت بھگتی سے
معتقد ہوئے اور قدمون مین گرے گیان دیو جی نے اپر رحم کیا اور بھگوت بھگتی کی ہدایت فرمائی
کتھا لڈو سوامین پرم بھاگوت بھگت رنگ مین رنگے ہوے اور سب مین اسی بھگوت
روپ کا چنتون کرنے والے ہوے راحت و رنج سے علحدہ جا بجا سیر اور گشت کیا کرتے تھے اتفاقا
کسی ایسے دیس مین پہونچے کہ جہان مطلق بھگوت بھگتی کا نشان نہ تھا بلکہ وہان کے لوگ دُرگا کی
خوشنودی کے واسطے آدمی کو قتل کر دیتے تھے لڈو سوامین کو موٹا تازہ دیکھکر واسطے بھینٹ کالی کے
لیگئے چونکہ بھگوت واسطے سہاے اپنے بھگتون کے ہر وقت ساتھ موجود رہتے ہین علاوہ ازین لڈو
سوامین کے نزدیک درگا بھی بھگوت روپ تھی اسواسطے وہ پرتما کالی کی شق ہوگئی اور درگا مہارانی
صورت مہیب سے ظاہر ہوئی سب دُشٹون کو تلوار سے قتل کر دیا اور بھگوت کے درشن سے
کمال خوش ہوئی واسطے دکھانے پرتاپ بھگوت بھگتی کے اُنکے سامنے نرت کیا اور چرنونکو ڈنڈوت
کری یہ حال درگا مہارانی کے اعتقاد اور سہاے کا وہانکے باشندگان نے دیکھا تو معتقد ہوئے اور
بھگوت بھگتی اختیار کی کتھا نارائن داس جی ملک شمالی مین متصل بدرکاشرم کے پرم بھاگوت
نادا ین سروپ ہوئے بھگتی اور بھجن مین انتہا کا درجہ اُنکو نصیب ہوا دل تو بھگوت سروپ کے چنتون
مین مگن رہتا تھا اور زبان پر ہر وقت بھگوت کے چرتر اور نام تھے بھگوت بھگتی کی رواج اور
چرتر ون کے پوشیدہ بھاؤ کہنے مین ایسے ہوے کہ گویا خود نارائن بدرکاشرم نواسی نے واسطے
اودھار سنسار کے اوتار دھارن کیا ہی بھگوت بھگتون کی سیوا مثل بھگوت سیوا کے کیا کرتے تھے
اور بیراگ و سخاوت کے مجسم تھے بدرکاشرم سے واسطے درشن متھراجی کے آئے اور کیشو دیو جی کے
دربار مین رہنا شروع کیا ایک روز خیال ہوا کہ جو لوگ واسطے درشن کیشو دیو جی کے آتے ہین اُنکا
دل جوتیون کی فکر مین رہتا ہوگا سو اُنکی جوتیون کی حفاظت کرنی شروع کی اور چونکہ کوئی شخص اُنکے
مذہب اور مہاے سے واقف نہ تھا اسواسطے کسی نے خدمتاس خدمت کے لینے سے شک کیا اور کمال

ہر کہہ وانند سے بجا آوری اُس خدمت کی کرتے رہے ایک شخص ظالم و دشٹ نے پوٹ گرانبار
اُنکے سر پر رکھدی اور کسی طرف کو لیچلا نارائن داس جی کہ رنج و راحت دوست دشمن کو برابر جانتے
تھے وہ گرانبار لیکر چلے اور مطلق خیال اُس مصیبت کا نہوا راہ مین کسی شخص نے شناخت کرکے
ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور وہ حال دیکھکر کمال ملول اور دُکھی ہوا شخص ظالم نے جب یہ حال اُس شخص
کا دیکھا تو نادم ہوا اور چرنون مین گرکر درخواست معافی قصورات کی کری نارائن داس جی نے
فرمایا کہ تم فکر و رنج ہرگز نہ کرو آدمی کا جسم واسطے کار برادری خلقت کے ہی اگر ہمارے جسم سے
کچھ خدمت گذاری ہوئی یا ہووے تو جاے خوشی ہی نہ جاے رنج وہ شخص سرنگون ہو کر رونے لگا
اور کمال پریم و عاجزی سے پھر قدمون مین گر پڑا نارائن داس جی نے اُسکو بھگوت بھگتی کا اُپدیش
کرکے ایک لحظہ مین بھگوت بھگت اور سب گناہون سے مبرا و صاف کردیا فی الحقیقت بھگوت
بھگتون کو سب کچھ طاقت ہی اور جو چاہین ایک لحظہ مین کر دکھلاوین اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ ایسے
گنہگار پر اسقدر کرپا کسواسطے کری سو واضح ہو کہ یہ نشان سمان درشٹی یعنے برابر دیکھنے اور سادھتا
کا ہی یعنے جسطرح ابر باران کے نزدیک دشنام دہندہ و تعریف کنندہ یکسان ہی اسیطرح بھگوت
بھگتونکی کرپا سب پر برابر ہوتی ہی ۔ کنھرداس جی کنھرداسجی پریم بھاگوت و بھجن آنند
ہوئے بھگوت بھگتونکی کرپا سے بھگوت سروپ کا پریم آنند اور اصل مادھرج انکو حاصل ہوا گرو کے
سرن ہو کر اور بھگوت بھگتی کا نیک راہ بخوبی جانکر سلسلہ کے سب دھرم چھوڑ دیے حقیقت و
غیر حقیقت و راست دروغ یعنے گیان و اگیان وسار و اسار کو بچار کر تمام ذی روح کو بھگوت روپ
تصور کیا جسطرح لوگ بتلایا کرتے ہین کہ وہ نظر آتا ہی چندر مان فلان درخت کی شاخ پر حالانکہ چندر
اُس شاخ سے لکھا کوس ہی اسیطرح کنھرداس جی برائے گفت دنیا مین موجود اور حقیقت مین دنیا سے
علحدہ تھے کبھی کسیکو سخت و درشت بات نہ کہی اور بھگوت بھگتون کے چرتر اور اُنکی بزرگی اور پرتاپ
کا بیان ہمیشہ ورد زبان رہا ۔ پرن داس پرن داس کی مہما بیشمار کس سے بیان ہو سکے جنھون نے
ہمالچل پربت مین گنگا کنارے جوگ کے قواعد سے اعتقاد کرکے اور سمادھی لگا کر بھگوت کے دھیان
مین دل لگایا اور شیر و ریچھ وغیرہ درندگان کا کچھ خوف نہ کیا پران وغیرہ ہر پنچ ہوا کو جسم سے جانب
اسفل کے نچانے دیا بلکہ اسفل سے جانب اعلے کو لیجا کر زندگی اور موت کو اپنے قابو مین کر لیا
ساکھی و شدہ و بعد ناب نہ بان اُپاسنا یعنے وحدانیت بھگوت کے بقاعدہ نرگن پرمگہ کے کثرت سے
تصنیف کیے کہ مشہور ہین ۔

نشٹھا شانزدہم در بیراگ و شانت و بیان چہارزدہ بھگت سالکان این نشٹھا

شری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی بندو یعنی نقطہ کی رکھا کو ندوت کرکے شری نارائن اوتار کو بندنا اور پرنام کرتا ہون کہ جنھون نے بدر کاشرم مین وہ اوتار دھارن کرکے تپ اور بیراگ کا رواج جہان مین دیا واضح ہو کہ بعد کمالیت اور پختگی بیراگ کے شانت کا درجہ حاصل ہوتا ہی اسواسطے اول بیراگ کا سروپ اور بعد ازان شانت رس کا بیان اسی نشٹھا مین ہوگا ہر خرد و کلان کو ظاہر ہی کہ بلا یکسو ہونے دل کے بھگوت حاصل نہین ہوتا اور دل یکسو اس حالت مین ہوتا ہی کہ سب تعلقات سے علیحدگی اور ترک ہووے چنانچہ گیتا جی مین جب ارجن نے بھگوت سے سوال کیا کہ دل کا روکنا ایسا مشکل ہی کہ جیسا کوئی ہوا کے پکڑنے کا ارادہ کرے کیواسطے کہ دل چنچل اور ذی طاقت ہی مضبوط و مٹھ والا ہی تب اُسکے جواب مین بھگوت نے فرمایا کہ بیراگ و ابھیاس سے دل پکڑا جاتا ہی درین صورت بیراگ یعنے ترک سب متعلقات پر مقدم تر ہی سو سروپ اُس بیراگ کا مختصراً یہ ہی کہ سار یعنے خلاصہ خواہ اصل خواہ راست خواہ نیک خواہ حقیقت خواہ امر مختص حصول بھگوت کو قبول کرنا اور اسار یعنے سار سے جو خلاف ہووے اُسکو چھوڑ دینا لیکن سوتر مین اُس بیراگ کے دو درجے لکھے ہین اوّل اپرکا اسکو ونشی کار کہتے ہین اُسکا سروپ یہ ہی کہ جسقدر لذائذ دنیاوی نظر مین گذرتی ہین اور جسقدر پیدا اور شاستروں سے سماعت مین گذرین مثل عیش و آرام بہشت تا برمہ لوک وغیرہ اُن سب سے بیراگ و ترک ہو اگرچہ سوتر کی عبارت سے صریحہً کوئی تفصیل اس درجہ کی معلوم نہین ہوتی لیکن منشاء سوتر مذکور کا اور پرچار تفصیل کے ہی اوّل یتمان یعنی سار و اسار کا بچار اور اسکے ترک کی تدبیر دوم تبریک یعنے یہ غور کرنا کہ اسقدر عیوب ظاہری و باطنی رفع ہوئے اور اسقدر باقی ہین اُنکا بھی ترک چاہیے سوم اندریہ یعنے جہانتک لذائذ ہوا و ہوس وغیرہ دیکھے یا سنے ہین اُنکی طرف سے طبیعت کا ایسا روکنا کہ پھر دل انکی طرف نجاوے چہارم ونشی کار مطلق ہوا و ہوس باقی نرہے دوسرے درجہ کا نام پر ہی اُسمین کوئی تفصیل نہین سروپ اُسکا یہ ہی کہ مایا سے ملے ہوئے جو تین گن یعنے ست رج تم اُنکو ترک کرکے صرف بھگوت سچدانند گھن پورن برہم پرماتما کے شاکچھات سروپ مین مگن ہوجانا اور مایا کے گنون سے بالکل بیراگ ہونا حاصل تشریح مذکورہ سے یہ ہوا کہ بھگوت کی پراپتی صرف بیراگ سے ہی جب تک سب لذائذ ہوا و ہوس سے بیراگ نہوگا تب تک بھگوت حاصل نہوگا اور قیاس بھی مقتضی ہی کہ دل مثل ظرف کے ہی جب تک وہ تعلقات دنیاوی سے پر ہی تب تک کب گنجایش بھگوت کے آنے اور پر ہونے کی ہی اگر بھگوت کو اُس

ظرف مین پڑ کر نا منظور ہی تو وہ یکسر سب تعلقات و ہوا و ہوس سے خالی کرنا چاہیے شاستر و نیمن
جو یہ بات لکھی ہی کہ بعد گرہستہ آشرم کے ترک خانہ داری کرکے بن باس کرے مطلب اُسکا یہ ہی
کہ بحالت گرہستہ بھگوت بھجن نہین ہو سکتا جب سب معاملات دنیا سے علحدگی ہوگی تب دل یکسو ہو کر
بھگوت مین لگ جائیگا جس کسی کی طبیعت جانب بھگوت و ترک دنیا کے راغب ہو جاوے تو وہ
ترک حسب قواعد مصرحہ بالا کے ہووے کہ سار کی ایجاب اور اسار کی ترک اور اُن دونون کے
بچار مین مصروف ہو ورنہ صرف اسکا نام بیراگ نہین کہ گھر در جورو وغیرہ کو چھوڑ کر فقیر ہو گئے
اور باواجی کہلانے لگے اگر اسیکا نام بیراگ ہو تو وحشی ہمیشہ جنگل مین برہنہ رہتے ہین یا ہزارہا آدمی
ایسے ہین کہ بسبب مفلسی کے جسم پر کپڑا نہین نہ کوڑی پاس ہی اور نہ جورو اور بینا کیا وے بھگوت
کو پہونچ جاتے ہین بلکہ ہمیشہ آواگون کے جال مین پھنسے رہتے ہین اور جنکو سار و اسار
کا بچار ہر وقت رہتا ہی اور انکے ایجاب و ترک مین مصروفیت ہی اُنکو باوجود خانہ داری کے
سب تعلقات دنیا مثل بن و جنگل کے ہین اور سب عیال و اطفال ست سنگ و سادھو سیوا
چنانچہ پورانون مین جنک و پرھلاد و راجہ بل وغیرہ کے ہزارہا کتھا و تیرا اس بھگت مال مین صنا
بھگتون کے شاہد و مصدق اس حال کے ہین اور جن لوگون کا دل تعلقات مین پھنسا ہوا ہی
اور سارا سار کا بچار نہین وے سب چیزون کو چھوڑ کر جنگل مین چلے جاوین تو بھی ہزار
دنیا داردن کے برابر ہین اور سالک کو ایک بات یہ بھی واضح ہو کہ بسبب بچار سار و اسار و ترک
تعلقات کے دل صاف ہو کر بھگوت سروپ کا جلوہ جسقدر ظہور پکڑتا ہی اُسے اُسیقدر غیب کا
جاننا اور راست ہو جانا قول ہاے نیک و بد کا اور موجود ہو جانا اشیاے خواستہ دل کا کہ جو متعلق
انادک آٹھ سدھی مشہورہ کے ہین زیادہ ہوتا جاتا ہی اگر سالک کا دل اُن سدھون
کیطرف راغب ہو گیا تو بالکل جاتا رہا پھر ٹھکانا لگنا مشکل ہی پس اُسوقت الیناد لکو سنبھالے کہ
مطلق خیال کسی سدھی کا نہووے اور ایسا ترک کرے کہ جسطرح قے اور چرکین کو متنفر ہو کر چھوڑ دیتے
ہین اگر اُسوقت مین سنبھل گیا تو فی الفور منزل مقصود کو پہونچگیا اور اگر اُن رہزنون نے
لوٹ لیا تو تحت الثری کو گیا اگرچہ تشریح سروپ بیراگ مین ضمناً شانت کا سروپ ظاہر ہوتا ہی
لیکن چونکہ بموجب اوپ نشد اور رس شاستر کے شانت رس علحدہ مقرر ہوا ہی اسواسطے حسب
قاعدہ رسون کے ذکر اُس شانت کا لکھا جاتا ہی دیباچہ مین جو اسلے پیدا ہونے ہر یک رس کے چار سامان
لینے بھاو و انوبھاو و ساتوک و بیچاری لکھی گئی سو اس شانت رس کے اول سامان بیھاو مین

بھگوت سب منگل اور آنند کی [illegible] اور سید اکرنیوالا اسکے بات ذوی الارواح
کو جسکا نام گناہ و عذاب عظیم سے چھڑا دینے والا سب کچھ جاننے والا زمانہ سابق و حال و استقبال کا
موجود پرماتما کے دینے والے جوگن ہین اُنکے راس جسکے برابر یا جس سے زیادہ جسکی تمثیل کوئی
نہین پورن برہم پرماتما سچدانند گھن بھگوت اپنا اشٹ دیو وہ تو شیالنبن ہی اور شیو سنکادک
نارد بادیگر بھگت آشیربانین رسا مان دوم یعنے انو بھاو نظر پرہ بیتی و تصور ہر وقت وظیفہ رکھتے
ترک راحت ورنج وغیرہ سامان سوم یعنے ساتوک کے جو ہشت حالت ہین اُنمین سے ایک حالت
ضرور کی جسمین ہوتی ہشت حالت اپنے اپنے موقع اور وقت پر نمودار ہوتی ہین سامان
چہارم بیچاری ہین سے [illegible] ترنبید وغیرہ چند حالت مناسب اس رس کی کمی و قصور اور
زمانہ مین پیدا ہو کر جاتی رہتی ہین اور بھاو یعنی مستقل و جسمین رس کا وہ ہی کہ سب مین برابر
نظر ہو اور برہم لوک تک کے سکھون سے نفرت ہووے جن بھگوت بھگتون کے بعد حصول
بیراگ کے شانت رس مین نوبت استقلال پہونچتی ہی اُنکی علامات یہ ہین کہ کسی ذی روح سے
عداوت نہین رکھتے بلکہ سبکے دوست اور سب پر رحم کرنیوالے ہوتے ہین خودی اور غرور سے
بیزار راحت ورنج دونون کو برابر جانتے ہین متحمل سب طرف سے طبیعت کو بھگوت کے تصور مین ہر وقت
دل لگا ہوا مستقل و لاشرک اعتقاد بھگوت چرنون مین عقل و دل و سب محسوسات بھگوت سروپ مین
مستغرق کسیکو اُنسے دکھ نہین پہونچتا و نہ خود کسی سے دکھی ہوتے ہین راحت و غصہ و خوف سے جو
طرح طرح کے خیالات دلکو پیدا ہوتے ہین اُنسے چھوٹے ہوے نہ کبھی خوش ہوتے ہین نہ ناراض
نہ کبھی کسی بات کی فکر کرتے ہین نہ کسی امر کی خواہش دل صاف و یکسو نیک و بد سے علیحدہ عاقل و
پاک دوست و دشمن دونون کو برابر بالکل امورات دنیا اور اُسکے متعلق کام کرنے سے علیحدہ متنفر
مان و ایمان تعریف و بجو دکھ دسکھ گرم و سرد تحمل مانہ کو یکسان مانتے ہین واسطے رفع اشتہا وغیرہ کے
تھوڑی سی ہی قانع خانہ داری وغیرہ سے علیحدہ عقل سلیم و تیز یہ ترجمہ چند اشلوکون کا منجملہ کثیر کے لکھا گیا تعریف
و مہاتمک و شانت رس کی اخلاق [illegible] تحریر سے باہر ہی جس کسیکو زیادہ شوق سننے اور جاننے کا ہو
ہر یک ادھیان سے بیان کر سکتا ہی [illegible] سوا مین کہان اور درجہ مصرحہ بالا کہان اگر چہ
آپ کی کرپا سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہی کہ ایک لحظہ مین پشہ کو برہما اور برہما کو پشہ اور خس کو بجر اور
بجر کو خس کر سکتے ہو لیکن جو اپنے گناہ و اعمال [illegible] کرتا ہون تو کسی امر کی درخواست نہین
[illegible] اگر بمقتضاے بیچارگی بیراگ اور شانت کی درخواست کرون تو بیشک گذرتا ہی کہ اُس رسم الخط

اور سماج کے چنتون کی کنوا سطے درخواست منکرون کے جنکے [illegible] دونون غلام مین ملتی ہون
کہ اُس سماج اور روپ کے چندن مین دل میرا لگا ہے کہ چترکوٹ کے نزدیک مندا کنی کے کنارہ پر
ایک بن پرم سوبھائمان چنپا و بکلسری و بیل و پیپل و کدنب و آنب و تمال وغیرہ ہر قسم کے درختان کا
سرسبز و شاداب ہی اُن درختون پر بہت خوبصورت لتا اور بیل رنگارنگ خوشبودار پھولونکی
چھائی ہین اُسکے بیچ مین چار وہ خت پلکھن و آنب و کدنب و تمال کے ہین اور اُن چارون درختون
بیچ مین ایک درخت برگد کا ہی اُسکے نیچے اندر آوک نے بھیل روپ تمالکر پرم سوبھن کوٹی تیار کری
ہی اور اُس کوٹی کے آگے بڑا وکھیچ چبوترہ یعنی بیدی ہی کہ سری سیتا مہارانی اُتھل [illegible] بھاندا لیسری
نے اپنے ہاتھ سے اُسکی سوبھا کو بعد تیار کرنے دیوتا ؤنکے درست کیا ہی اُسکے ہر چہار طرف پھلواری
انواع انواع کے پھول راے بیل و چنبیلی و دونا و مرو او ملن بان و ناگرمان وغیرہ کی اس خوبصورتی کے
ساتھ ہی کہ جسطرف کو نظر جاتی ہی خواہ تخواہ طبیعت اٹکتی ہی اُسکے بیچ مین شری رگھنندن سوامی شانت
سروپ سوبھاوھام کہ جنکے مکھ کی سوبھا کے روبرو تثیل نیل مین دکمال و گھن و چندرماں کی پھیکی ہی
مُن ہلکھ بنائے ہوئے جٹا مکٹ سر پر ہی اور اُسمین پھول جا بجا شری مہارانی جی نے گوتھے ہین کانون اور
ہاتھون مین پھولون کے ابھوکھن بن مالا گلے مین وھنش بان دھارن کیے براجمان ہین [illegible] بام انگ
شری جنک نندنی سوبھت پچھن مہاراج مسلح سیوا مین دست بستہ حاضر ہین ہر چہار طرف مُن گن بیٹھے
ہین اور کچھ پرشن اوتر ہو رہا ہی دوہرہ لست منج مُن مندلہ مدہ سیہ رکھ چند ۔ گیان بھاجن تن دھرین
بھگت سچدانند کتھا रन्तिदेव رنت دیو جی راجہ دسکنت کے بنس مین ایسے پرم بھاگوت
ہوئے کہ بحالت راج کرنے کے تمام محاصل ملک کا براہمن سیوا اور بھگت وغیرہ مین صرف
کر دیا اور حب دنیا اور راج کو اسار و نا پائدار سمجھکر ترک کیا مع پسر و استری کے جنگل مین جاکر بھگوت
بھجن مین مصروف ہوئے تو اُس حالت مین بھی جو کچھ ملتا تھا سائل اور بھوکے کو اُٹھا دیتے تھے
ایک دفعہ بعد اڑتالیس روز کے قلیل غلہ بھگوت خواہش سے ملا اسکے تین حصہ کرکے بعد بھگوت بھوگ کے
بھوجن کرنے کو تیار ہوئے ایک براہمن آگیا اور سائل طعام کا ہوا راجہ نے اپنا حصہ اُٹھا دیا بعد اُن
ایک شودر آیا راجہ نے اپنے پہر کا حصہ اُسکو دیدیا پھر ایک کتا سائل ہوا اُسکو استری کا حصہ حوالہ
کیا اور آپ ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے بھگوت نے جو راجہ کو بھجن و بیراگ مین مستقل و راسخ
پایا اور شانت رہنے طبیعت مین اندک بھی فرق نہ دیکھا تو خوش ہوئے اور ساچھشات درشن دے
تفضلات بے پایان فرما کر ارشاد کیا کہ جو تمنا ہو بیان کرو کہ پورن ہونگی راجہ نے بعد قدمبوسی کے

پریم مین بیطاقت ہو کر عرض کیا کہ سوائے بھگتی قدوم مبارک اور کچھ تمنا نہین سو بھگتی عنایت ہو اور چونکہ یہ سنسار طرح طرح کے رنج و عذاب مین مبتلا ہی تو در خواست ثانی یہ ہی کہ سب کا رنج و عذاب تو میرے نصیب ہووے اور جو کچھ میرے حصہ کا راحت و ثواب ہووے وہ سبکو ملے بھگوت اس پر آبکار اور دیا سے زیادہ تر خوش ہوئے اور جو درجہ کہ پرم جوگیون کو ملتا ہی انکو عطا فرمایا واضح رہے کہ جو شخص بھگوت بھجن سے بکھ ہین اُنکو سب راحت اور دولت دنیا کے دکھ روپ ہو جاتے ہین اور جو بھگوت بھگت اور بھجن آنند ہین اُنکو سب رنج و عذاب مثل سکھ اور ثواب و پرم آنند کے ہین ۔ کتھا **پرشورامجی** ۔ پرسرام جی نے اپنی بھگتی کے پرتاب سے جنگل دیس کے جنگلی لوگون کو سطرح ست سنگی اور پارشد روپ کر دیا کہ جسطرح چندن کے درختون کی ہوا نیب کو چندن کر دیتی ہی یا جسطرح مدت کا اندھیرا چراغ کی روشنی سے فی الفور دور ہو جاتا ہی سری بھٹ جی اور ہریداس جی کا جو طریق تھا اسی پر چلتے تھے بھگتوت کتھا کیرتن کا ایسا نیم تھا کہ ہزارہا کو بھگوت سنکھ کر دیا اور زبان پر ہر وقت بھگوت نام رہتا تھا بھگوت سے بکھ ہونا جو مرض مہلک ہی اُسکو اپدیش اور منتر کی دوا سے دور کیا اور بھگتی و تلک و مالا کا رواج دیا باوجودیکہ راجدھانی مین رہکر سب سامان نعمت حشمت کا موجود رکھتے تھے لیکن اُن سب لوازمات دنیا سے اسقدر بیراگ تھا کہ سبکو ہیچکارہ و ناچیز جانتے تھے چنانچہ اُنکا مقولہ ہی دوہرہ مایا سگی نہ من سکا سگا نہ یہ سنسار ۔ پرسرام یا جیو کو سکا سو سر جن ہار ۔ کوئی سادھو یہ دوہرہ سنکر واسطے امتحان کے گیا اور کہا کہ آپ کو بھگوت مین پریت ہی تو اس دولت و حشمت سے کیا فائدہ ہی علیحدہ بھجن کرنا چاہیے پرسرام جی مافی الضمیر اُس سادھو کا جان گئے اور اُس سامان کو ترک کرکے اور گودپین باندھکر کسی گپھا مین پہاڑ کی جا بیٹھے اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اتفاقاً وہان ایک بنجارا آگیا اور دولت بیشمار مع پالکی وغیرہ سامان امیرانہ کے بھینٹ کری سادھو نکو معتقد ہوا اور خوب سمجھ گیا کہ پرسرام جی کو ہرگز خواہش دولت و حشمت کی نہین مگر بھگوت خواہش سے خود بخود آتی ہی پرسرام جی کے قدمون مین پڑا اور نادم ہو کر عرض کیا کہ میرا قصور معاف ہونا دانستہ تھا اب آپکا پرتاپ معلوم ہوا فی الحقیقت بھگوت بھگت جسقدر دولت و نعمت سے علیحدہ ہوتے ہین اسیقدر زیادہ نصیب ہوتی پس خواہندگان نعمت دنیا جسقدر بھگوت بھجن مین مصروف ہونگے اُسیقدر دولت اُنکو حاصل ہوگی اور پھر نعمت غیر مترقبہ یعنی بھگوت بھگتی بھی نصیب ہو جاویگی ۔ کتھا **رانکا بانکا** ۔ رانکا جی پرم بیراگون بھگوت بھگت ہوئے اور بانکا انکی استری رانکا جی سے زیادہ بھگت تھی پنڈرپور مسکن نامدیو جی مین انکا مسکن تھا

لکڑی جنگل سے لاتے اور بسر اوقات کرتے دنرات سوائے بھجن وسمرن کے اور کام نہ تھا ایک روز نامدیو جی نے بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ بڑا افسوس ہی کہ رانکا مانکا دونون پرم بھگت تنگدستی اور عسرت سے گذران کرین بھگوت نے فرمایا کیا تدبیر کیجاوے کہ وے ہرگز دولت کو قبول نہین کرتے چنانچہ بچشم خود تماشا دیکھلو یہ فرماکر نامدیو جی کو اپنے ہمراہ جنگل مین لیگئے اور جس راہ کو رانکا بانکا واسطے لینے لکڑیون کے جاتے تھے اُس راہ مین ایک تھیلی اشرفیون کی ڈالدی رانکا جی کی نظر اُسپر پڑی تو خیال ہوا کہ استری پیچھے آتی ہی ایسا نہو کہ اُسکو طمع اس زر کی ہو جاوے اسواسطے اُسپر خاک ڈالدی استری جو پاس رانکا جی کے پہونچی تو پوچھا کہ تم زمین مین کیا دیکھتے تھے رانکا جی نے حال دیکھنے خریطہ پُر از اشرفی اور اپنے اندیشہ کا بیان کیا استری نے پوچھا کہ مہاراج اشرفی اور خاک مین کیا فرق ہی اور خاک پر خاک ڈالنی کیا ضرور تھی رانکا جی بہت خوش ہوئے اور اپنی استری کو باسم بانکا موسوم کیا اور فرمایا کہ تیرے بیراگ نے میرے بیراگ پر بھی خاک ڈالدی بھگوت نے نامدیو جی سے فرمایا کہ دیکھا کسقدر بیراگ دونون بھگتون کو ہی بعد ازان بھگوت اور نامدیو جی نے باہمد گر صلاح کرکے بھار لکڑی کے فراہم کردیے تاکہ اسیقدر خدمتگزاری ہو رانکا بانکا نے اُن لکڑیون کو جمع کردہ کسی شخص کی سمجھکر ہاتھ نہ لگایا اور ہاتھ خالی گھر کو چلے آئے بلکہ یہ خیال کیا کہ آج اشرفی نظر پڑگئی تھی اُسکی نحوست سے لکڑی بھی ہاتھ نہ آئی اگر اشرفیون کو ہاتھ لگاتے نہ معلوم کیا ہوتا بھگوت نے وے لکڑی جمع کردہ رانکا جی کے گھر پہونچادی اور رانکا جی بسبب مرسلہ بھگوت کے انکار نہ کرسکے بعد ازان بھگوت نے درشن دیے اور واسطے قبول کرنے کچھ پارچہ کے ارشاد فرمایا رانکا جی روپ انوپ اور چھپ مادھری کو دیکھکر ایسے محو مشاہدۂ جمال جیتالی کے ہوگئے تھے کہ کچھ خبر اور ہوش نہ تھا اسواسطے اُس فرمودۂ بھگوت کا جواب نہ دیسکے اور آخر بھگوت پرشاد کو بھگوت روپ جانکر قبول کیا بعد ازان رانکا جی نے نامدیو جی سے کہا کہ مہاراج اُس سوبھاوھام پرم سکمار گل اندام کو جنگل پرخار وخوف مین لیجانا اور تکلیف دینا تمکو کسطرح گوارا ہوا واضح ہو کہ نامدیو جی اور رانکا جی دونون بھگوت بال روپ کے اپاسک تھے سو بھگوت موافق اعتقاد انکے اُنپر ظاہر ہوئے بکتھا رگھوناتھ گساین کی بھگتی اور بھاو کی مماثلت سے کہی جاوے کہ جنکی خدمت خود بھگوت نے کری اور ہمیشہ بھگوت کی خواصی مین حاضر رہے آنکل دیس مین اوڑیسہ شہر کے رہنے والے تھے اور دولت ونعمت بیقیاس گھر مین موجود تھی سکل اسار کو بی حقیقت وناپایدار سمجھکر چھوڑدیا اور جگناتھ پوری مین قیام کیا والد انکا بمقتضائے محبت

پدری ہمیشہ نقد و جنس واسطے اخراجات کے بھیجتا لیکن کچھ قبول نکرتے صرف بھگوت روپ کے درس مین چھکے ہوئے اپنے گرو مہاپربھوجی کی خدمت مین حاضر رہکر اور شری جگناتھ راے سوامین کے درشن کرکے نیک و بد گرم و سرد زمانہ سے علیحدہ و برکران رہتے ایک دفعہ موسم سرما مین سردی معلوم ہوئی شری جگناتھ راے سوامین نے بمقتضاے بھگت بتسلتا باتات خاص اپنی عنایت فرمائی پھر ایک دفعہ مرض اسہال مین مریض ہوے شری جگناتھ راے جی نے جسطرح مادھو داس جی کی خبرگیری اور خدمت کری تھی اسیطرح گشائین موصوف کی کری اور بھگتی کے پرتاب کو روشن کیا گشائین موصوف کے گرو سے اجازت برندابن باس کی فرمائی سو برندابن مین آئے اور رادھا کنڈ پر بسرام کیا ہمیشہ بھگوت کی مانسی پوجن مین رہتے تھے اور روپ الوب مادھری پرم امرت کے تشنہ و زات بھگوت نام کے ذکر اور کیرتن کا شغل تھا اور چہ تر اور کتھا کا ادھار ایک دفعہ شیر و برنج جو بھگوت کو مانسی دھیان مین بھوگ لگا تھا تو مہاپرشاد کو بحالت تصور خود بھی بھوجن کیا بسبب زیادہ کھانے کے ثقالت ہوئی اور بیمار ہوگئے طبیب نے نبض دیکھکر فرمایا کہ بسبب شیر و برنج کھانے کے یہ مرض پیدا ہوا ہی دواہاضمہ اور دواقع ثقالت کی ضرور ہی چنانچہ نسخہ تجویز گیا گشائین جی نے جواب دیا کہ جس غذا سے ثقالت ہوئی ہی وہی غذا واسطے مرض اگیان کے دواے کامل اور واسطے زندگی جاوید کے آبحیات ہی سو آپ نسخہ اپنا اپنے پاس رکھین اور مجھکو بحال خود چھوڑ دین طبیب معتقد ہوا اور قدمون مین پڑا واہ واہ کمالیت تصور و دھیان کی بھگوت اپنے ہر ایک بھگت کو نصیب کرے اور کچھ حصہ مکا اس اپنے خانہ زاد کو بھی ؛

کتھا श्रीधरस्वामी شری دھر سوامین نے سری مد بھاگوت کی شرح ایسی تصنیف کی کہ پرم امرت اصل معنی کا بلا تکلف و بآسانی ہر یک کو حاصل ہونے لگا دیگر شارحان کی شرح سے تو تعصب اور جانب داری ظاہر ہی یعنے جو کوئی آپا شنک کرم کا تھا تو اسنے بھگتی و گیان کے بھی معنی جانب کرم کے لگا کر شرح کی اور جو شخص آپا شنک بھگتی یا گیان کے تھے انھون نے اپنے اپنے طریق کو مقدم ثابت کردیا کسی نے اصل مطلب بید اور بھاگوت پر نگاہ نہ کی لیکن شری دھر سوامین نے ہر سہ فصل یعنی گیان اور بھگتی اور کرم کی جیسی شرح جس موقع اور مقام پر چاہیے تھی بعد دریافت پرمانند جی مہاراج اپنے گروے ویسی ہی مندرج کی اور پرم سنگھتا کو موافق قواعد بید کے مقدم رکھا جب وہ شرح تیار ہوگئی تو پنڈتون کا سماج کاشی پوری مین ہوا اور دیگر پنڈتان نے بھی اپنی اپنی شرح پیش کری ہر یک پنڈت اپنی تصنیف کو اور تصنیف اور شرح دوسرے کے ترجیح دیتا تھا اور سوامین شری دھر جی کو بطلق نفسانیت اور ہٹھ اپنی شرح اور تصنیف کی نہ تھی آخر بصلاح جملہ پنڈتان کے یہ بات قرار پائی کہ نند مادھو مہاراج

ہے شری دھر سوامی بھگوت کے بڑے ٹیکہ کار تھے

جس شرح کو قبول اور منظور کرین وہی روا ج پاوے چنانچہ سب شرح مندر مین بھگوت کے رکھدی
اور مندر کو بند کردیا بعد دیر جو پھر مندر کھولا تو سوا مین شری دھر کی شرح پر دستخط قبولیت کے پائے
اور ما بقی نامنظور ہوئی سبکو اعتقاد ہوا اور وہی شری دھری نیکا مروج اور سبکو مقبول ہوا سوا مین
موصوف ابتدا سے بھگوت کے پرم بھگت تھے جس سبب سے خانہ داری وغیرہ کا ترک کیا اسکا حال
یہ ہی کہ صاحب مقدور تھے آگرہ سے مع نقدی کہین کو جاتے تھے راہ مین ٹھگ ملگئے اور پوچھا
کہ تیرے ساتھ کون ہی جواب دیا کہ رکھنندن سوا مین میرا مالک اور جمیون اوھار میرے ساتھ ہی
ٹھگون نے باہمد گر صلاح کی کہ یہ شخص تنہا ہی قتل کرکے سب مال اسباب لوٹ لو چنانچہ ایک نے جو واسطے
حربہ رانی کے ارادہ کیا تو شری رگھنندن سوا مین کو دھنش بان لیے واسطے حفاظت کے ہمراہ دیکھا
اسیطرح چند دفعہ ارادہ کیا اور ہر دفعہ اس محافظ حقیقی کو واسطے حفاظت کے مسلح اور موجود پایا
جب گھر آئے تو ٹھگون نے پوچھا کہ مہاراج وہ شیام سروپ سکمار نوجوان کون ہی کہ جو راہ مین
تمھاری حفاظت کرتا رہا سوا مین جی نے اسیوقت خانہ داری اور دولت کا ترک کیا کہ میرے سوا مین
کو اسکے سبب سے تکلیف ہوئی اور وے ٹھگ بھی معتقد ہوکر بھگوت سرن ہوگئے ۔ رمان بلاس
رام النورا گی ۔ تجت یون جم نر بڑ بھاگی ۔ یعنی جن اشخاص کی بھگوت چرنون مین محبت ہی تو لذائذ
اور حشمت وغیرہ دنیا کو اسطرح چھوڑ دیتے ہین کہ جسطرح قے کو اور وے ہی صاحب فہم ہین ۔ کتھا
कमध्वज کمدھج جی قوم راجپوت منجملہ ہر چہار برادران حقیقی اپنے کے پرم بھگت اور ویراگوان ہوئے
کہ بن مین رہکر ہر وقت شری رگھنندن سوا مین کے بھجن سیوا مین مصروف رہتے تھے کسی سے کچھ
مطلب اور سروکار نہ تھا ایک وقت واسطے بھگوت پرشاد کے شہر مین آیا کرتے تھے اور اسیوقت
پھر چلے جاتے تھے ایک روز آنکے برادران نے کہا کہ اگر تم ساتھ چلکر موجودات لسکار راجا آؤ
تو مشاہرہ تمھارا بھی کیا جاوے کمدھج جی نے جواب دیا کہ جس سرکار مین نوکر ہون وہان حاضر
رہتا ہون یہ نہین ہوسکتا کہ وہان سے غیر حاضر ہوکر حرامخوارون مین چہرہ لکھاؤن برادران نے
کہا کہ بروقت مرنے کے واہ کرم کون کریگا جواب دیا وہی سب خبرگیری کریگا کہ جسکا غلام ہون
یہ کہکر بن کو روانہ ہوئے بعد عرصہ جب آخر وقت آیا تو شری رگھنندن سوا مین کی اجازت سے منوہر جی
تشریف لائے اور چندن اگرو عنبر سے واہ کرم کمدھج جی کا کیا شری رگھنندن سوا مین نے واسطے
ظاہر کرنے پرتاب اپنے بھگتون کے ایک چرتر عجیب بہ نسبت جٹایو اور سبری کے یہ کیا
کہ جسقدر بھوت اور خبیث اس جنگل مین رہتے تھے سب کمدھج کی دودھ چیا سے پوتر ہوکر

پرم پد کو چلے گئے بلکہ ایک پرت کھین کو چلا گیا تھا جب آیا اور اپنے ہمجنسون کو نہ پایا تو ایک
सन्यासी
سنیاسی سے مستفسر حال ہوا اور بعد دریافت پرتاب کمہ مہج جی کے خاکستر مین لوٹ کر سدگت کو گیا
सप्रमाण
واضح ہو کہ بھگوت کا قول ہی کہ میرے بھگت ہر سہ لوک کو پوتر کرتے ہین اور پریاگ وگنگا وغیرہ کا
یہ قول ہی کہ ہم سبکے گناہ و عذاب دور کرتے ہین اور ہمارے گناہ بھگوت بھگتون کے چرن کرپا سے
पितांबर
جاتے ہین پس کیا جاے تعجب ہی کہ بھوت پشاچ وغیرہ سدھ وصاف ہو کر سدگت کو پہونچے
भूत
کتھا गदाधर दास. گدادھر داس جی پرم بھاگوت اور ایسے پریمی ہوے کہ سری بہاری لال
جی کی سیوا اور چھب ابھرام کے دیکھنے اور سرنگارین ہمیشہ اور ہر وقت آنند اور مصروف رہکر
قواعد سیوا بھگوت بھگتون کے دل سے ادا کرتے تھے نخی اور بھگوت چترون کی کیرتن کرنیوالے
ایسے ہوے کہ بیان نہین ہو سکتا بھگوت مین لاشرک اعتقاد ایسا تھا کہ خواب اور خیال مین بھی
دوسرے دیوتا کو نہ دیکھا دنیا اور اُسکے لوازمات کو ہاریج بھگوت بھگتی کا سمجھکر ترک کیا اور برہان پور کے
قریب ایک باغ مین آکر بیٹھ رہے لوگون نے ہر چند واسطے چلنے آبادی کے منت خوشامد کری
لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین نسکام محبت مستقل تھی اسواسطے اُسی باغ مین رہے اور تصور بھگوت
विक्षाम
سروپ مین مگن رہا کرتے ایک روز بارش بکثرت ہوئی اور بھگوت نے بلا مکان اپنے بھگت کو تکلیف
بھی سواسطے ایک ساہوکار کو حکم دیا کہ تم میرے بھگت کے واسطے مکان تیار کرادو اور اُنکی خدمت مین
حاضر رہکر اور ہمارا حکم سنا کر اُس مکان مین مقیم کراؤ ساہوکار مذکور بجدست گدادھر داس جی کے حاضر
ہوا اور بھگوت حکم سنا کر زبردستی مکان مین لے آیا ایک مندر مضبوط و خوبصورت بنوادیا اور مکانات
متعدد واسطے قیام سادھان اور آیندروندگان کے تیار کیے گدادھر داس جی نے سوا ہین لال بہاری
جی کی مورتی ازبس سوبھا یمان اور براجمان کرکے سادھو سیوا شروع کی جو کچھ آتا اُسی روز خرچ کر دیتے
اور براے روز آیندہ کچھ نہ رکھتے لیکن رسویہ کچھ سامان بخیال اس بات کے کہ صبح کو بھگوت بھگر سنہ ہین
اور وقت پر بھوگ لگ جایا کرے کچھ جنس پوشیدہ رکھ لیا کرتا ایک رات سادھو آئے اور اُنکے واسطے
تلاش سامان رسوئی کی ہوئی گدادھر داس جی نے رسویہ کو بلا کر پوچھا کہ کچھ سامان موجود ہی یا نہین
اُسنے عرض کیا کہ واسطے بھگوت رسوئی کے کچھ سامان رکھ لیا ہی موجود ہی گدادھر داس جی نے فرمایا
کہ بھگوت کے واسطے صبح کو آجائیگا جنس موجودہ سے بھگوت کی سیوا کرو چنانچہ اُسیوقت رسوئین
تیار کرائی اور بھگوت بھگتون کی سیوا کری صبح کو سہ پہر تک کچھ نہ آیا اور بھگوت بھوگ بھی نہ لگا چلیے
باعث گرسنگی کے غصہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو فضول خرچی کے سبب ابتک سب بھوکے ہین نہ معلوم بھگوت

کب گداد ھرجی کے ہاتھ سے چھڑاویگا اسی عرصہ مین ایک ساہوکار آگیا اور اُسنے دو سو روپیہ
نقد بھیٹ کیے گداد ھرجی سنے ساہوکار سے فرمایا کہ یہ روپیہ ان بے صبرون کے سر پر مارو کہ ہاے
ہاے کر رہے تھے ساہوکار خوفناک ہوا کہ کیا یہ خفگی کچھ میری نسبت ہی گداد ھرداس جی نے سب حال
گذشتہ اُس ساہوکار سے بیان کرکے دلجمعی کردی کہ وہ خوش ہوا اور بھگوت بھگتون کی سیوا کا
معتقد ہوکر بھگوت سرن ہوگیا بعدازان گداد ھرجی چند روز وہان رہے اور پھر متھراجی مین تشریف
لائے برج کشور کے روپ اور چھب سے چھکے ہوے سیوا اور دھیان اور ست سنگ اور بھگوت
چرترون کی کیرتن مین مشغول ہوئے اور بقیہ عمر اسی ذکر اور شغل مین بسر کی ۞ کتھا माधव दासजी
مادھوداس جی کی بھگتی اور مہما اور پرتاپ اور بیراگ اور شانت اور بھاؤ کا بیان کس سے ہوسکتا ہی
جسطرح بید بیاس جی نے اوتار دھارن کرکے بیدون کی تفریق کی اور پُران تصنیف کیے اور
مہابھارت اور سوتر وغیرہ کو جگت مین ظاہر کیا اور پھر اُن سبکا سار و خلاصہ سری مدبھاگوت مین
بیان کرکے بھگوت بھگتی اور بھاگوت دھرم کو جہان مین رواج دیا اسیطرح مادھوداس جی نے گویا
بید بیاس جی کا اوتار لیکر بھگوت بھگتی اور چرترون کو بعد نکالنے سار ہر یک شاستر کے جگت مین مشہور
کیا اور بھگوت نام اور لیلا کا کیرتن کرکے ہزارون لاکھون کو سنسار سمدر سے پار اُتارا سری
جگناتھ راے جی کے پرم اُپاسک اور بیراگ کی انتہا اور پریمیون کے سردار ہوئے قنوجیہ براہمن تھے
جب استری اُنکی مرگئی تو خیال کیا کہ یہ سنسار اگما پانی ہی خواہش دلی یہ تھی کہ لڑکا لڑکی ہونگے اُنکے
بیاہ شادی کرینگے اور کل کو ترقی ہوگی اب بھگوت نے یہ تماشا دکھایا بیشک دنیا بے ثبات اور
بیوفا ہی پس ماندگان کی پرورش وغیرہ کا فکر کرنا کسی شخص کو محض بیہودہ ہی کہ سبکا رازق اور
پرورش کنندہ بھگوت ہی جو شخص اپنی تدبیرات کرے بیوقوف ہی ایسا یقین کرکے اور سب آلایش
دنیاوی کو چھوڑ کر علیحدہ ہوئے اور شری جگناتھ پوری مین پہونچکر بھگوت کے درشن کیے سمدر کے
کنارے پر جاکر بیٹھ رہے اور چونکہ دل بھگوت کے روپ الوپ مین مستقل لگ گیا تھا اسواسطے
نہ ملنے اشاے خورونوش سے مضطرب نہوے تین روز گذرے کہ کچھ نہ کھایا اور بھگوت تصور
مین ایک جگہ بیٹھے رہے بھگوت نے دلمین خیال فرمایا کہ افسوس ہمارے واسطے تو ہر روز وہ
ہزارہا من غذاے لطیف کا بھوگ تیار ہوا اور ہمارے بھگت کو تین روز تک ایک دانہ بھی نہ پہونچے
بھگت بتسلتا نے بیقرار کیا اور اسیوقت خاص اپنے مہاپرشاد کا تھال طلائی بہدست لچھمی کے بھیجا
اور خود بدولت شاید اس شرم سے تشریف نہ لے گئے کہ مہانداری واجب تھی خلاف اُسکے

لہ نہ ہوئے
دالا ۱۲

تین روز تک بھوجن نہ دیا تو اب روبرو جانا کیا مناسب ہی لچھمی مہارانی جب بھوجن لیکر چلین تو
خیال ہوا کہ والدہ تو خبر گیری پسر خرد سال سے غافل رہتا ہی لیکن ایسی والدہ کوئی نہین کہ پرورش
پسر چند روزہ کی نہ کرے مادھوداس کہ بھگتی کے خاندان مین ہنور طفل نوزادی اسکی خبر گیری
خورد نوش کی نہ ہوئی تو کمال شرم کی بات ہی اسواسطے لچھمی جی اُسطرف کو گئین کہ جسطرف کو مادھوداس
پشت کیے بیٹھے تھے اگرچہ جھنکار پائے زیب اور روشنی چہرہ مثل برق لچھمی جی کی مادھوداس
جی کو معلوم ہوئی لیکن چونکہ بھگوت دھیان مین مستغرق تھے اسواسطے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا
اور لچھمی جی تھال رکھکر چلی آئین جب مادھوداس جی نے مہاپرشاد کو دیکھا تو آنند ہوکر بھوگ
لگایا اور اپنی قسمت کو سراہا بعد بھوجن کے تھال طلائی مثل پنوارہ برگ کے ایکطرف ڈالدیا تھا
پوجاریان مندر تلاش کنان وہان پہونچے مادھوداس جی کو گرفتار کرکے بید مارے اور چلے
آئے بھگوت نے ضرب بید اپنی کمر پہ لی اور پوجاریان کو نشان ضرب بید سے آگاہ کرکے فرمایا کہ
وہ تھال مہاپرشاد واسطے مادھوداس جی کے ہمنے بھیجا تھا اُنکو جو بے گناہ سزا ہوئی وہ سب
ہمکو ہوئی ہم کمال ناراض ہین پوجاری سب خوفناک و ہراسان مادھوداس جی کی خدمت مین
حاضر ہوے اور قدمون مین کمال ادب سے دنڈوت کرکے بعد منت سماجت کے خطا اپنی معاف
کرائی یہ چرتر اور حال تمام جہان مین مشہور ہوگیا اور بھگوت کی کرپا اور بھگت بتسلتا بھگوت بھگت
سنگ کمال شادمانی اور پریم سے جسم مین نہ سمائے مادھوداس جی کو بھگوت سروپ مین ایسا
پریم اور تعشق تھا کہ اکثر دیکھتے دیکھتے محو از خودی ہوکر بھگوت کے مندر مین رہجاتے تھے
اور بسوقت پوجاریان مندر کو بند کیا کرتے تھے تو بخواہش بھگوت کے اُنکو نظر نہین آتے تھے
ایک رات موسم سرما مین مادھوداس جی کو سردی معلوم ہوئی بھگوت نے پوجاریان کو فرمایا کہ
ہمکو سردی معلوم ہوتی ہی پوجاری فی الفور طرح طرح کے بالاپوش لائے بھگوت نے بالاپوش خاص
تو مادھوداس کو عنایت فرمایا اور خود بالاپوش جدیدے لیا اور اُسوقت سردی رفع ہوئی ایک دفعہ
مادھوداس جی کو مرض ہیضہ ہوا اور شدت اسہال سے سمدر کے کنارہ پر جا پڑے جب طاقت طہارت
کی نہ رہی تو خود بھگوت حاضر ہوئے اور جسم کو پاک اور صاف کیا مادھوداس جی نے فکر کی یہ شخص
کون ہی جو اسقدر خدمت کرتا ہی بعد غور جانا کہ خود بدولت ہین دست بستہ عرض کیا کہ اس قدر
تکلیف کب واجب ہی کہ غلام کی غلامی مین فرق آوے اور مالک کی بزرگی اور مخدومی مین بھگوت
نے فرمایا کہ میرے بھگت کو جب دکھ ہوتا ہی تب مجھسے رہا نہین جاتا چلا آتا ہون

مادھوداس جی نے عرض کیا کہ مرض کو دور کر دیا ہوتا کہ اسقدر تکلیف نہوتی بھگوت نے فرمایا کہ
مرض کا ہونا پرارہدھ کرم کا بھوگ ہے سو پرارہدھ کا دور کرنا مناسب نہین دیکھتا
کہ بھگتی قاعدہ مین خلل پڑتا ہی اور جس حالت مین کہ میرے بھگت بلا ریج اُن پرارہدھ کرمون
کو بھوگ لیتے ہین پس کیا ضرورت اُنکے منسوخ کرنے کی ہی اس قاعدہ سے مادھوداس جی کی
تسکین کرکے وہ مرض بھی اُسیوقت دور کر دیا تاکہ کسی بھگت سادھک کا اعتقاد ضعیف نہو واضح رہے
کہ کرم تین طرح کے ہین سنچت اور کریمان تو اُسیوقت دور ہو جاتے ہین جسوقت یہ آدمی بھگوت
سرن ہوتا ہی اور پرارہدھ کرم بالضرور بھوگنے پڑتے ہین جب یہ چرتر مادھوداس جی کا مشہور ہوا تو ہزارہا
لوگون کا ہجوم رہنے لگا مادھوداس جی نے واسطے دور کرنے ہجوم اور اعتقاد اپنی بزرگی کے
گداگری شروع کی ایک شخص کے دروازہ پر گئے عورت چوکا دیتی تھی اُسنے آواز سنکر وہ پارچہ
کہ جس سے چوکا دیتی تھی کمال غصہ سے مادھوداس جی کے سر پر مارا مادھوداس جی کو اُسپر رحم آیا
اور سنسکردہ پارچہ اُٹھا لیا اُسکو پانی سے صاف کرکے رات کے وقت فتیلہ اُسکا بنایا اور چراغ
روشن کرکے جگناتھ راے جی کے مندر مین رکھا اُسکا یہ پرتاب ہوا کہ بھگوت مندر اور اُس
عورت کے اندرونہ مین برابر روشنی ہوئی یعنے اُس عورت کے دل مین اُسیوقت بھگوت
بھگتی پیدا ہو گئی روز آیندہ جو مادھوداس جی اُسکے دروازہ پر گئے تو کمال بھگتی سے دوڑ کر آئی
اور قدمون مین پڑی ایسی کرپا لایا اور دیا لایا کی مہما کسطرح کہی جاے کہ جو اپنے ساتھ برا کرے اُسکے
ساتھ بھی اسقدر بھلا کرین کہ جسکا حد و حساب نہین ایک پنڈت تمام جہان کے پنڈتون کو مناظرہ
اور مباحثہ مین لاجواب اور دگیے کرتا ہوا پرشوتم پوری مین آیا اور حال پنڈتائی مادھوداس جی
کا سنکر اُنسے کہنے لگا کہ میرے ساتھ چرچا کرو مادھوداس جی نے چرچا نہ کی اور کاغذ پر لکھدیا
کہ مادھوداس ہارا پنڈت مذکور کاشی مین گیا اور اپنی صفت و ثنا کرکے کہنے لگا کہ مادھوداس
کو فتح کرآیا جب وہ کاغذ پنڈتون کی سبھا مین پیش کیا تو اسمین یہ لکھا پایا کہ مادھوداس جیتا
اور پنڈت ہارا پُر غضب ہوکر پھر جگناتھ پوری مین آیا اور مادھوداس جی کو کلمات سخت
و سست کہکر مستعد لڑائی اور فساد کا ہوا مادھوداس جی نے فرمایا کہ جو کچھ تم کہو پھر لکھدیون
پنڈت نے کہا کہ تو بڑا دغاباز ہی گدھے پر چڑھاکر اور کالا منھ کرکے شہر کے ہر چار طرف
پھراؤنگا مادھوداس جی تو خاموش ہو رہے اور پنڈت مذکور واسطے اشنان کے چلا گیا
بھگوت اُسکے پاس بلباس پنڈت پہونچے اور چرچا کرکے لاجواب کیا اور گدھے پر چڑھاکر

اور شنود و شنو طفل جمع کرکے اور خود بھی بلباس طفل ہمراہ ہوکر اُس پنڈت کی خوب خاکر ڈالی اتفاقاً
مادھوداس جی بھی اُسطرف آگئے اور بھگوت سے عرض کیا کہ ایسے پنڈت کو بے عزت اور
خراب کرنا کیا مناسب تھا بھگوت نے فرمایا کہ کمال مناسب اور ضرور تھا کہ یہ بیوقوف میرے
بھگتون کو گدھے پر چڑھا کر مجھکو گدھے پر چڑھایا چاہتا تھا مادھوداس جی نے اُس پنڈت کو
خود گدھے سے اُتارا اور اپنی خطا معاف کرائی اس موقع کے ایک دھیان کا کبت منجملہ چند کے یہ
ہے دُھورہی بھور بھری سب گات سُجان لکارت ڈولت ہین ۔ الکاولی راجت ہین بتھری ستھری
پرگال گلولت ہین ۔ اینچ لوچن چار چتون سو بھال بشال بلولت ہین ۔ لڑکان مین ڈولت ہین
چگنا تھ ہر رو ہر رو ملھ بولت ہین ۔ ایک دفعہ مادھوداس جی کو یہ خیال ہوا کہ پرشوتم پوری مین
برج کے چرتر اکثر کیرتن کیا کرتے ہین برج کے درشن کرنے چاہیے سو روانہ ہوے راہ مین ایک بائی
بھگوت بھگت واسطے پرشاد کرانے کے لیگئی جب بھگوت بھوگ لگا یا تو جگنا تھ راے جی تشریف
لائے اور مادھوداس جی بھوجن مین مصروف ہوے بائی موصوفہ بھگوت کا نازک جسم اور خوبصورت
چہرہ تھوڑی عمر دیکھکر رونے لگے جب مادھوداس جی نے سبب پوچھا تو بیان کیا کہ یہ لڑکا جو تم
ہمراہ لائے ہو تھوڑی عمر کا پرم سکمار ہی اُسکے والدین یاد کرکے کسطرح زندہ رہے ہونگے مادھوداس
جی نے گردن پھیر کر دیکھا تو اپنے سوامین کو موجود پایا بھگوت کرپا اور انگرہ کے پریم مین محو ہوگئے اور اُس
بائی کو تسلی کرکے روانہ ہوے کسی اور گانون مین ایک مہاجن بھگوت بھگت رہتا تھا اور اُسکے ساتھ
مادھوداس جی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم تیرے گھر آوینگے اُسکے گھر گئے مہاجن مذکور کسی کام کو گیا تھا
اُسکی استری آئی اور قدمون مین پڑی ایک مہنت اس مہاجن کے بالاخانہ پر سوئی کرتا تھا استری نے
اُس مہنت سے کہا کہ ایک ہر بھگت آگئے ہین وے بھی تمھارے شامل پرشاد کرلیوینگے مہنت
نے غصہ ہوکر جواب دیا کہ یہان کسی اور کی رسوئی نہین ہوسکتی لاچار اُس بائی نے مادھوداس
جی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہی آپ رسوئی بنالیوین مادھوداس جی نے فرمایا کہ اب رسوئی
نہین بنا سکتے جو کچھ از قسم خوردنی موجود ہو وے لے آؤ وہ دودھ گرم لائی اور مادھوداس جی
بھوگ لگا کر روانہ ہوئے اور فرمایا کہ اپنے شوہر سے مادھوداس جگنا تھی کا آنا بیان کردینا
تھوڑی دور گئے تھے کہ مہاجن مذکور اپنے گھر آیا اور عورت سے خبر سنکر دوڑا گیا نہایت پریم سے قدم پکڑ لیے
اور دست بستہ واسطے قدم رنجہ فرمانے اپنے گھر کے درخواست کی مادھوداس جی نے اُسکی بہت
تعظیم داری کی اور فرمایا کہ تیرے گھر استری تیری ایسی پرم بڑ بھاگی ہی کہ تعریف نہین ہوسکتی

پس تیری سدگت اوتار مین کیا شک ہی مہنت مذکورہ بالا بچن سنا مادھو داس کا شکر بجا لاکر مہاجن کے
دست بستہ مستدعی معافی قصور اور ہدایت کا ہوا مادھو داس جی نے فرمایا کہ ہردوار مین جا کر بھگوت
بھگتون کی سیوا پرشاد کا سیون کرو تب کچھ ٹھکانا لگ جائیگا غرض مہاجن و مہنت کو رخصت
کرکے برندابن مین آئے اور برندابن چندر کے درشن کرکے پرم آنند مین مگن ہوگئے اور
ہانکے بہاری جی کے مندر مین واسطے درشنون کے گئے وہان بجاے بھگوت پرشاد کے نخود ملے
اگرچہ دربان کہہ رہے کہ اب بھگوت رسوئین کا بھوگ لگ جاتا ہی تب پرشاد ملیگا لیکن نخود ہی
واسطے رفع کرسنگی کا فی سمجھکر جمنا کے کنارہ پر آئے اور بھگوت ارپن کرکے بھوگ لگائے جب مندر مین
رسوئین تیار ہوئی اور انواع انواع قسم کی غذاے لطیف واسطے بھگوت بھوگ کے پوجاری لیگئے
تو بھگوت نے کچھ قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مادھو داس جی نے نخود ہمکو بھوگ لگائے اسواسطے اب
کچھ خواہش نہین رہی گشائین اور پوجاری مندر کے دوڑے گئے اور تلاش کرکے مادھو داس جی کو لائے
تب بھگوت نے بھوگ لگایا بعد درشن سری برندابن کے دیگر ہمچ بھوم کے درشن کو تشریف لیگئے
اور بھانڈیرین مین کھیم نامے سادھو رہتا تھا اسکے مکان پر قیام کا ارادہ کیا اُسنے مقیم ہونے نہ دیا
بلکہ بدرشتی پیش آیا مادھو داس جی وہان سے علحدہ جا ٹھہرے جب اُس سادھو نے واسطے
اپنے شیرو برنج تیار کیے اور واسطے کھانے کے بیٹھا تو بجاے برنج کے کرم معلوم ہوئے لاچار
ہوکر آیا اور مادھو داس جی کے قدمون مین پڑا مادھو داس جی نے اُسکی خطا معاف کی
اور بھگوت بچن کی ہدایت فرمائی بعد ازان موضع ہریانہ مین پہونچے وہان ایک استھل
بیراگیان مین سادھو سیوا ہوا کرتی ہی اور گئو بہت رہتی ہین اُس استھل مین کتھا بھاگوت
کی ہوتی تھی واسطے سُننے بھگوت چرترون کے چندروز قیام کیا اور خدمت اُس استھل کی
اپنے ذمہ یہ مقرر کرلی کہ گوبر جمع کرکے اُپلا پاتھ دیا کرتے ایک سادھو آگیا اور مادھو داس
جی کو شناخت کرکے ڈنڈوت کری جب اُس استھل کے مہنت وغیرہ نے مادھو داس جی کو
جانا تو سب قدمون مین پڑے اور بعد رات پیش آئے چندروز اس استھل مین مقیم رہے
اور چلتی دفعہ ایسی دعا کرآئے کہ اب تک وہ استھل بدستور بنا ہوا ہی اور سادھو سیوا ہوتی ہی
بروقت معاودت اپنے گھر پہنچ گئے اور والدہ و فرزندان کو بھگوت بھگتی کا اُپدیش کرکے
روانہ ہوئے جب قریب گانو اُسی مہاجن کے پہنچے تو خواب مین اُسکو اپنے آنے سے
خبردار کیا وہ آیا اور درشن کیے وہان سے روانہ ہوکر شوتم پوری کے ہوئے اور بھگوت

دربار مین پہونچکر دھیان اور بھجن مین مصروف ہوئے چرنژمادھو داس جی کے کثیر ہین جسقدر دریافت ہوئے لکھے گئے ❊ کنٹھا نارایندا سجی نارایں داس جی قوم چارن اولا والہ بھگت کے بھگوت بھگت بیراگوان ہوئے اُنکا برادر کلان توکمانے والا تھا اور یہ نارایں داس لٹانے والے ایک دفعہ بھابھی نے بھوجن سرد واسطے کھانے کے دیا نارایں داس جی نے نہ کھایا اور گرم طعام مانگا بھابھی نے طعنہ دیا کہ ایسا ہی شل الہہ جی اپنے بابا کے بھگوت بھگت ہی کہ تعمیل حکم کی کرتے بجائے نارایں داس جی کو کمال غیرت ہوئی کہ بھگوت بھگتی سے بمکہ ہو کر زندگی کرنی مثل زندگی وحوش کے ہی آدمی جسم صرف واسطے بھگوت بھگتی کے ہی نہ برائے ہوا و ہوس دنیا غرض اس سنسار کو اسارا اور بھگوت بھگتی کو سار سمجھکر تارک دنیا ہوے اور دوارکا جی مین جاکر ایسی سیوا اور بھجن مین مصروف ہوے کہ بھگوت نے انکی بھگتی کے بس ہو کر چوکر پا الہہ جی اُنکے بابا پر کری تھی وہی خود ظاہر ہو کر اپر کری یعنے ساکھات درشن دیکر بیراگ اور بھگتی کا پرتاپ سبکو دکھایا اور بھاگوت کے نوین اسکند مین جو یہ فرمایا ہی کہ مجھکو بھگتی اور بھگت اسقدر عزیز ہین کہ زبردستی اُنکے قابو مین ہو جاتا ہون اُسکو راست کیا ❊ کنٹھا جیو گوسائیں اس کلجگ مین روپ سناتن جی تو مثل بھگتی کے چل کے ہوئے اور جیو گسائین مہاراج مثل مان سرور کے بھگوت بھجن تو جس تالاب کا مثل مضبوط گھاٹ کے ہی اور بھگتی کا استقلال مثل پھوے کمل کے جس تالاب کے کلجگ کے گناہون کی کائی کبھی نزدیک نہ گئی اور بھگوت بھگت جو مثل ہنس کے ہین انکو پرم آنند کا دینے والا ہوا جنھون نے برندابن مین باس کرکے پریا پریتم مہاراج کی سیوا اور بھجن مین دل لگایا اور واسطے اودھار جگت کے سب شاستر و پران وغیرہ جمع کرکے اور انکا جو سار و خلاصہ تھا اُسکو بخوبی سمجھکر ایسا بھگوت بھگتی کا رواج دیا کہ کرورون سنسار سمدر کے پار ہو گئے واسطے دور کرنے شبہہ اور شکوک کے ایسے ہوئے کہ جسطرح آفتاب تاریکی کا دشمن ہی اور واسطے اُپکار ہر شخص کے ایسے ہوے کہ جسطرح ابر باران ہر ایک کا دوست ہی بھگوت کی مادھرج بھاؤ سے اُپاسنا کرتے تھے اور اس چرترودیگر بہار لیلا کو پرم تتو اور خلاصہ جانتے تھے روپ سناتن جی کے برادرزادہ تھے دولت و حشمت بیقیاس رکھتے تھے سب کو ناچیز و ناپائدار سمجھکر تارک ہوے اور برندابن مین آئے دھوتی اور چادر ریشمی بیش قیمت جسم مین تھی روپ سناتن جی نے بروقت ملاقات کے خنده کرکے فرمایا کہ نام تو بیراگوان اور پوشاک یہ جیو گسائین جی نے اُسکا بھی ترک کیا اور آبادی سے علحدہ جمنا کے کنارے پر کوٹی بنا

بھگوت بھجن اور تصور روپ مادھری مین مصروف ہوئے ایک روز گذر گشائین روپ جی کا اسطرف
ہوا برجباسیان نے کہا کہ مہاراج ہمارے گشائین جی کے بھی درشن کرین روپ جی آئے اور
حالت استغراق جیو گشائین جی کی دیکھکر کمال خوش ہوے اور چھاتی سے لگا کر پریم مین پورن
ہوگئے پھر اپنے پاس ٹھہرا کر سب شاستر تعلیم کیے اور رس شاستر و بھگوت چوتر خفیہ جو لایق سینہ
بسینہ تعلیم کے تھے وے بھی بخوبی سمجھا دیے جیو گشائین جی نے انکا ایسا رواج دیا کہ زمانہ کو
فیض عام ہوا اور جابجا شہرت علم و فضیلت گشائین جی کی ہوگئی اکبر بادشاہ نے واسطے تنقیح
مہاتم و بزرگی گنگا و جمنا کے اکبر آباد سے بلایا چونکہ برج بھوم و برندابن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ شب باش
ہونے کا عہد و نیم تھا اسواسطے بادشاہ نے چند جگہ گھوڑون کے رتھ تعینات کر کے ایک پہر کے
اندر واپس پہونچا دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اکبر آباد مین آئے اور ایسی دلیل معقول سے جمناجی کی
بزرگی ثابت کر دی کہ کسی کو گنجایش تقریر کی نہ رہی یعنے یہ فرمایا کہ امر قلیل کے واسطے ناحق تجھکو
بلایا کوئی سا پوران دیکھ لیا ہوتا کہ گنگا جی کو جس پورن برمھ پرماتما کا چرن امرت لکھا ہی
جمناجی اُسی پورن برمھ کی پٹ رانی ہین غور کر لینا چاہیے کہ بزرگی کسکو ہوئی اس جواب سے
کسی شخص کو کچھ شبہہ کسی امر کا نہ ہووے یہ اُپاشنا و اعتقاد کی پختگی ہی جسطرف جس کسیکو جیسا
اعتقاد ہی اُسکو وہ دیوتا ویسا ہی پھل دیتا ہی بادشاہ تقریر گشائین جی کی سُنکر کمال خوش ہوا
اور عرض کیا کہ کسی امر کی مجھکو اجازت ہو کہ بجا آوری اُسکے شرف اندوز ہون گشائین جی نے
فرمایا کہ کچھ درکار نہین جب بادشاہ نے مبالغہ کیا تو فرمایا کہ تمام پوران و سمرتی و سب شاستر
کاشی جی وغیرہ سے منگا کر برندابن مین فراہم کراؤ بادشاہ نے چندروز مین تعمیل ارشاد
گشائین جی کر دی کہ اب تک سب پوران و سمرتی وغیرہ برندابن مین موجود ہین گشائین جی نے
جسطرح مندر گوبند دیوجی کا مانسنگھ والی امبیر سے بنوایا وہ سب حال روپ سناتن جی کی کتھا مین
مندرج ہوا بادشاہ ممدوح برندابن مین آیا اور واسطے درشن گشائین جی کے گیا بروقت رخصت
عرض کیا کہ واسطے کسی امراو رنبوا دینے مکانات وغیرہ کے کچھ اجازت ہو گشائین جی نے
فرمایا کہ کچھ مطلوب نہین بادشاہ کیطرف سے کچھ استبداد ہوا گشائین جی نے فرمایا کہ
دلکی آنکھون سے برندابن اور یہان کے سامان کو دیکھنا چاہیے بعد ش استبداد حسب حوصلہ
مناسب ہی بادشاہ نے آنکھ بند کر کے دیکھا تو زمین اور مکانات اور کنج وغیرہ برندابن کے بالکل
طلائی اور منقش جواہرات کے جڑاؤ سے ایسے نظر آئے کہ نظر خیرہ ہوتی تھی اور دیگر سامان

ہر قسم کے ایسے دیکھے کہ گوش ہوش نے کبھی نہین سنے تھے معتقد و شرمندہ ہو کر رخصت ہوے
دستور گشائین جی کا ایسا تھا کہ جو کوئی بھینٹ پوجا لاتا تھا جمنا جی مین ڈال دیتے تھے اور
اپنے پاس کچھ نہین رکھتے تھے سیوکان نے دست بستہ عرض کیا کہ کسواسطے جمنا جی مین
وہم لاکرتے ہو بہتر ہی کہ سادھو سیوا ہوا کرے فرمایا کہ سادھو سیوا کے لایق کوئی نظر نہین آتا
ایک چیلہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو حسب منشاے جناب کے بندہ یہ خدمت بجالاوے
گشائین جی نے اجازت دی چنانچہ اُسنے سادھو سیوا شروع کی ایک سادھو نے بیوقت رات
کو کھانا مانگا وہ شخص کہ بسبب سخت کار و خدمات کے تھک گیا تھا غصہ ہو کر بولا کہ اسوقت
کھانا کہان ہی صبح کو ملیگا اگر زیادہ اشتہا ہی تو مجھکو کھا لو گشائین جی نے سنکر فرمایا کہ اسی حوصلہ
پر خدمت سادھان کی قبول کری تھی کہ اُنکو آدم خور قرار دیتا ہی بعد ازان ہر بھگتون کا مہاتم
اور بزرگی اور اُنکی سیوا کا پھل سبکو سمجھایا گشائین جی کے تعلق شری گوبند دیوجی کی سیوا پوجا گشائین
روپ جی نے کر دکھی تھی مدت تک کمال محبت اور پریم سے سیوا کری جب ایک چیلے
بھگوت بھگت اور پریمی کا سب طرح سے امتحان کر لیا تب بھگوت سیوا اُسکے متعلق کر دی
اور خود شری برندابن کے لتا و کُنج و جمنا کے کنارہ و بن وغیرہ مین بھگوت روپ کے تصور اور
دھیان سے محو و مستغرق رہنا شروع کیا کتھا لیلا سُرسُری جی پرم ستی بھگوت
بھگت ایسی ہوئین کہ جنکا ست قائم رکھنے کے واسطے خود بھگوت سروپ دھارن کر کے
تشریف لائے بایام خانہ داری دولت اور نعمت سب کچھ گھر مین رکھتی تھین اسار و ناپایدار سمجھکر
زر نقد و اسباب خیرات کر دیا اور ہمراہ اپنے سُرسُرانند شوہر کے برندابن مین آکر بھگوت بھجن اور
دھیان مین مصروف ہوئین سو بھائمان ازلبس تھین مسلمان کا ڈیرہ متصل اُنکی کٹی کے مقیم
ہوا اور سرمنشائان دُشٹون کا روپ پر سُرسُری جی کے از خود رفتہ و فریفتہ ہو گیا اپنے ملازمین
کو واسطے پکڑ لانے کے بھیجا اسوقت سُرسری جی نے دھنریان دھاری بھگوت کو یاد کیا چونکہ
بھگوت اپنے بھگتون کی سہاے مین ہر وقت مسلح اور تیار رہتے ہین شیر کا روپ بنا کر ظاہر ہوے
اکثر دُشٹون کا ناس کر دیا اور مابقی ڈیرہ چھوڑ کر بھاگ گئے بھگوت کرپا سے سُرسُری جی کا ست
قائم رہا اور سب معتقد ہوئے سُرسُری جی نے بھگوت دھنریان دھاری کو یاد کیا تھا اور بھگوت
خلاف اُسکے شیر کا روپ بنا کر آئے تو اُسوقت بھگوت کو یہ خیال ہوا کہ اگر دھنش بان لیکر جاوینگے
تو ترکش مین سے تیر نکالنے اور کمان پر چڑھانے اور مارتے ہوئے دیر لگیگی پس ایسا روپ بننا چاہیے

کہ ہمہ تن سلطح ہوا اور فوراً ڈنڈوت مین تہلکہ پڑجائے اسواسطے شیر کا روپ بنا کر آئے ۔ کتھا ۱۴

دوارکادا س دوارکا داس جی چیلہ سوامین کیلہ کی پرم بھگت سریرام اپاسک ہوئے بموجب پاتانجل شاستر کے اشٹانگ جوگ سے سریر تیاگن کرکے بھگوت کا پرم دھام پایا موضع کوسکی قریب ندی جاری ہی اسکے جل مین جاکر بھگوت کا دھیان کیا کرتے تھے اور شری رگھنندن سوامین کے چرنون مین مضبوط اعتقاد تھا کہ زن و فرزند و دولت و مکان و خاندان اور سب کی پھانسی کاٹ کر اور سب کو ترک کرکے ایک اسطرف دل کی توجہ کو مستقل کیا ۔ کتھا ۱۵

راگھوداس اگرچہ اس جہان کو کلجگ نے فتح کرکے اپنے قابو مین کر لیا لیکن راگھوداس جی نے کلجگ کو فتح کرکے اپنے قابو مین کیا اور بھگوت بھگتی کو ایسا نبا ہا کہ کبھی کسیطرح کا فرق اُسمین نہ آیا کام یعنے خواہش و کرودھ یعنے غصہ و لوبھ یعنے طمع کی ہوا بھی جسم کو نہ لگی جس طرح آفتاب پانی کو کشش کرکے پھر بارش کردیتا ہی مگر آفتاب کو نہ خواہش کشش کی ہی نہ بارش کی اپنے اپنے موسم پر خود بخود کشش اور بارش ہوتی ہی اسیطرح راگھوداس جی کو کچھ خواہش کسی حشمت اور دولت کے جمع کرنے کی نہ تھی خود بخود آتی تھی اور خرچ ہوتی تھی بھگوت بھگتونکی سیوا کے معتقد حلیم خوش خلق شیرین گفتار و خوبصورت تھے الہ رام جی ملقب بہ زاول اپنے گرو کی خدمت مثل بھگوت سیوا کے کرکے جہان مین مشہور ہوئے ۔ کتھا ۱۶

ہرنرائن ہرنرائن جی کو اُن بھگوت کے قولون پر کہ جو نشکپٹ میرا بھجن کرتے ہین جلد اُنکو ملتا ہون کمال اعتقاد تھا مثل اس شخص کے کہ جسنے بروقت گنگا اشنان کے اپنا گھڑا جالی کہ وہی اُسکے پاس تھا وان کردیا تھا سب سرمایہ خیرات کرکے اور تارک دنیا ہوکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئے اور ضبط اوقات ایسا تھا کہ ایک لحظہ بلا بھگوت بھجن و سمرن خالی نہین جاتا تھا مدت العمر کوئی کلمہ بیہودہ کبھی زبان سے سرزد نہوا رامانج سنبردا مین سری رنگ جی کے سیوک تھے صابر شاکر حلیم خوش خلق

نشٹھا ہفتدہم در تعریف و مہما بھگوت سیوا و بیان کتھا دہ بھگت پاشکان این نشٹھا

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی اور دھیان رکھا کو پرنام کرکے بدھاوتار کو کہ گیا جی مین بدھارن کرکے اولاً واسطے ایک ضرورت کے جگ وغیرہ کی بجو کرا اور پھر سب دھرمون کو اسطاپت کیا ڈنڈوت ۱۷ ہین قبل از بیان مہما و تعریف سیوا کے ایک شک کا رفع کرنا ضرور ہوا اور وہ یہ ہی کہ بھگوت وغیرہ پورانون مین بمجملہ ۹ قسم بھگتی کے سیوا دیو جن وو اس نشٹھا کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا اور بظاہر

سیوا نشٹھا کا حاضر باشی ہر وقت کی بھگوت کی خدمت اپنے مالک کے اور گوارنہ ہونا مہاجوت ایک لحظہ اور ایک پل
کا اور بجا آوری جملہ خدمات کی جو پیش آوین ہی اور وے خدمت من بچن کرم سے ہون سو یوجن نشٹھا سے
تو اس سیوا نشٹھا کو یہ فرق ہوا کہ یوجا نشٹھا اسکو کہتے ہین جو صرف شانزدہ اقسام کے جنکا ذکر نشٹھائے ہشتم
یعنی پرماتما دھیان نشٹھا مین مفصل تحریر ہوا یوجا کیجاوے حضور پر حاضری ہر وقت کے نہین اور مہاجوت بھی
گو پاشنک کو گوارا ہو سکتی ہی اور واس نشٹھا سے یہ فرق ہی کہ واس نام غلام کا ہی اور ادائے خدمات علاوہ حاضری
وغیرہ دونون حالتہین ممکن ہی غلام کو رضامندی آقا پر نظر رہتی ہی استبداد کسی امر مین نہین کر سکتا
مہا سیوا نشٹھا کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہی اور کس طرح بیان ہو سکے کہ جسکی بدولت پورن برہم
سچدانند گن کا قرب حاصل ہوتا ہی جنکو نرت مکت کہتے ہین وے اسی نشٹھا سے اُس درجہ پر
قائم ہین بھاگوت مین لکھا ہی کہ دیوتا یا راچھس یا آدمی یا جیو یا گندھرپ کوئی ہووے نارائن کے
چرن سیوون سے پرم کلیان کو فائز ہوتا ہی پھر لکھا ہی کہ ہے بھگوت تمھارے چرتر مثل کشتی کے ہین
اور اُنکی سیوا مین جسکا دل لگا ہی وہ اس سنسار سمدر کو مثل گوپد جل کے اُتر جاتا ہی کپل دیوجی کا
قول ہی کہ جو میری چرن سیوا کرتے ہین اُنکو سنسار کا دکھ کبھی نہین ہوتا سا تو بن اسکند بھاگوت
مین لکھا ہی کہ تب تک خوف اور غم اور لمع اور حرص و دیگر امور دکھ کے دینے والے ہین کہ جنتک
بھگوت چرن سیوا مین دل نہین لگتا شیش شیشی بھاو جو شاستروں مین لکھا ہی اُسکی تشریح یہ ہی
کہ جو چیز کسی شخص کے واسطے ہووے اُسکا نام شیش ہی اور جسکے واسطے وہ چیز ہو اُسکو شیشی
کہتے ہین جسطرح راجہ کے متعلق ملک و فوج و رعایا و دولت وغیرہ ہی سو راجہ تو شیشی ہی
اور دیگر لوازمہ متعلقہ راج شیش و علی ہذا القیاس سوار تو شیشی و گھوڑا نفر وغیرہ شیش سو جب
کہ سلسلہ وار ایک کو دوسرے کا شیشی انتخاب کیا جاوے تو اخیر شیشی ہونا بھگوت پر ختم ہوتا ہی کیونکہ
کہ سب موجودات اور برہمانڈ جہان تک چشمہائے ظاہر و باطن کو نظر آوین بھگوت کیواسطے ہین اور
بھگوت کے متعلق بھگوت سے زیادہ کوئی نہین اور اسیطرح جب شیش کا اخیر درجہ تلاش کیا جاتا ہی
تو شیش ناگ پر ختم ہوتا ہی کیونکہ جس حالت مین کل موجودات کو بھگوت کیواسطے قرار دیا گیا
تو تلاش کرنا چاہیئے کہ سب سے زیادہ کونسی چیز بھگوت سے متعلق ہی جو چیز کہ انتہا درجہ سے متعلق
بھگوت کے ہووے وہی سب شیش چیزون مین منتخب اور منتہی شیش ہی سو یہ علامات شیش ناگ
جی مین پائے گئے یعنے کوئی عضو شیش کا ایسا نہین کہ بھگوت سیوا سے خالی ہووے جسم تو بجاے
پلنگ کے ہی اور ملائم حصہ جسم کا بجاے توشک کے ہی اور ہزار سر یعنی پھن بجاے چندوہ یعنے

سانبان کے اور ہر سر پر جو من یعنی جو اہر مین وے بجائے دیپ نالکا کے اور زہر آلودہ سوانس کو
روک کر جو سرد دم کا لیتا ہی وہ بجائے باد کہشش کے زبان سے بھگوت کا نام لیتے ہین اور ظاہر و باطن
کی آنکھون سے ہر وقت درشن انت گن اوسج بھاد ھام بھگوت کے روپ انوپ کا کرتے ہین
ناسکا سے بھگوت جسم کی خوشبو پات اور تلسی سونگھتے ہین اور چونکہ سرپ جون کو بھگوت نے کان
نہین دیے آنکھ سے سماعت کا کام دیتے ہین اسواسطے آنکھون کی راہ سے بھگوت مکھ سے
جو بید اور منتر بجائے دم کے نکلتے ہین مع اصل الفاظ اور معنی کے دلمین دھارن کرتے ہین
غرض سب عضو شیش جی کے بھگوت سیوا مین لگے ہوئے ہین اور سب عضو کا ہونا صرف
واسطے بھگوت سیوا کے ہی اور کبھی اُس سیوا سے برائے دم یا ساعت مہاجرت نہین ہوتی اسواسطے
اُنکا نام شیش مشہور ہوکر درجہ اخیر و انتہا شیش ہونے کا اُنپر ختم ہوا سو مطلب اس تحریر سے یہ ہی
کہ سیوا بھگوت کی ایسی ہو کہ ظاہر و باطن کی عضو مین سے کوئی عضو خالی از سیوا نہووے اس
درجہ کو جسکی سیوا پہونچ جاتی ہی اُسیکا نام شیش ہی اور وہی امنت اور وہی مُکت ہی اور وہی
خواص اور وہی پاشد اور اُسیکا نام سامیپ مکتی والا ہی رامانج سنپردا مین لفظ کنیکرج جو مشہور ہی
وہ مراد بھگوت سیوا سے ہی ابتدا حاصل ہونے اس درجہ کی یہ ہی کہ جسقدر کام صبح سے صبح آیندہ
تک جس کسی عضو سے یہ آدمی اپنی ذات کے واسطے کرتا ہی وہ سب بھگوت سیوا کے متعلق تصور
کرکے کرتا رہے اپنی ذات کا تعلق مطلق نہ سمجھے مثلاً رسوئین تیار کرنی ہی تو چوکے کا دینا اور جل
کا لانا اور رسوئی کا بنانا یہ تصور رسوئین بھگوت کے ہو یا گھوڑا خرید کرنا ہی تو واسطے سواری
بھگوت کے کرے نہ اپنی ذات کے واسطے اور بروقت سواری یہ تصور کرے کہ بھگوت گھوڑے
پر سوار ہین اور خود بجائے نفر کے ہمراہ ہی یا کوئی پوشاک بنانی ہی تو بھگوت کے واسطے ہونہ برائے
خود اور اول بھگوت کو پہناوے بعد ازان پرشاد بھگوت کا خود دھارن کرے وعلی ہذا القیاس
دیگر تمام کام شب و روز اور اپنے پیشہ کے اور اگر تارک دنیا ہو تو جو کچھ بن اور جنگل مین جسمے
سرزد ہو سب بھگوت سیوا کے واسطے تصور کرے اپنی ذات کی خصوصیت بالکل اُٹھادے اور یہ سیوا
بھگت مورتی کی کرے یا مانسی و تصور یہ بھگوت روپ کی اور تصور و اعتقاد روپ انوپ بھگوت کا
ایسا ہو کہ گویا وہ پوشاک یا کوئی شی نذر کردہ بھگوت نے قبول و منظور فرمائی اور پرشاد مجھکو عنایت
کیا صرف جمع خرچ زبانی نہو اور ہر ایک کام اور ہر ایک حس و حرکت مین کہ جو کسی امر کے واسطے ہو تصور
بھگوت کا برابر کرتا رہے اور واضح ہو کہ بعض معاملات متعلق بھگوت سیوا کے نشٹھا اشٹم یعنی پرماتما

دار چانشخانہ مین بھی مندرج ہوئی ہین کہانتک لکھا جاوے خلاصہ یہی ہی کہ اگر زیادہ نہوسکے تو جسقدر سامان اور کام واسطے آرام و آسایش اپنی ذات کے یہ آدمی کرتا ہی وہ سب بھگوت کے واسطے کیا کرے اگرچہ وے سب سامان واسباب اس آدمی کے ہی آرام و آسائش کے واسطے ہوجاتے ہین لیکن بسبب کم نصیبی اور واژگونی طالع کے تصور بھگوت کا مفقود ہی ہے رگھنندن سوامین اس دل کمبخت کو مین نے بہت سمجھایا بلکہ سمجھاتے سمجھاتے ہار گیا لیکن اس نابکار و نالایق کو کچھہ اثر نہین ہوتا اب مجھکو اپنے پر شار تھ اور تدبیر کی مطلق توقع نہین رہی صرف امیدوار آپ کی کرپا کا ہو کر عرض رسا ہون کہ جسطرح ہوسکے آپ کے چرن کملون مین میرا دل لگے اور یہ سماج آپ کے چرتر کا ہر ایک رشک جن کو آنند کا دینے والا ہو سری برج چندر مہاراج پرم رشک ورجھوار کو خبر پہونچی کہ برسانہ مین برکھبان نندنی ایسی پرم سکماری اور سوبھا بان ہی کہ نظیر اپنی ہر سہ لوک مین نہین رکھتی کمال شایق دیدار ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موسم سانجھی مین ہر روزہ واسطے لینے پھولون کے باغ مین آیا کرتی ہی چنانچہ اُس باغ مین کہ جسکے رد بر و نندن بن نے کمال شرم سے آسمان کی راہ لی پہونچے اور شمل گلہاے اُس باغ کے ہمہ تن چشم و نظر بر راہ تھے ناگہان یک جانب شمال سے ایک حسن اور سوبھا کو مجسم ہزار ہا سکھیون کے بیچ مین دیکھا اپنے چہرہ کی روشنی سے تمام باغ اور چہار سمت کو روشن و درخشان و محو و مدہوش کرتی ہوئی آتی ہے زیورات و لباس زرق برق کے اُس آرایش و خوبصورتی کے ساتھ زیب تن ہین کہ گویا سوبھاد چھب و سنوہر تا وغیرہ نے بصورت لباس اور زیورنے واسطے فریفتہ کرنے دل منموہن مہاراج کے ہر یک عضو و جسم نو لکشوری مہارانی پر قیام کیا ہی اگرچہ لبسو بھا بن و روپ راس مہاراج کے واسطے دیکھنے برج ناگری جی کے ارادہ آیندہ چلنے کا کیا لیکن کچھ ایسا سما اور رعب پریا جی کے حسن کا دل پر چھایا کہ اُسی جگہ کھڑے رہے اور قدم آیندہ کو نہ اُٹھا اس عرصہ مین برج چندنی بیخبر از آمد چت چور و منموہن مہاراج کے اپنی سکھیون کے ساتھ ہنستی کھیلتی اور پھولون کو توڑتی ہوئی قریب آپہونچی دیکھا کہ ایک نوجوان سیام سندر سروپ والا زیورات و لباس مکلف سے آراستہ ایسی بیچ دیج کے ساتھ ہی کہ جسپر کروڑون کا مدیوا اور سرنگار قربان ہوتے ہین عاشقانہ مصروف دیدار اور دیکھنے کا ہو کر دل از دست رفتہ اور نشا حسن مین محو و مدہوش کھڑا ہی چونکہ جذبۂ عشق برج چندسوبھا دھام برج کشوری جی کے دل پر اثر کر گیا تھا اسواسطے بر کھبان کشوری دیکھتے ہی اُس حسن و جمال بیمثال برج کشور مہاراج کے از خود رفتہ ہو کر چکور کہ چندرمان کی ہوگئی اور پریا پریتم چار چشم ہو کر

مستغرق مشاہدۂ جمال وحسن وبہار ہمدگر کے ہوئے بعد ازاں برکھمان کماری نے شرما کر سکھیون سے
پوچھا کہ یہ نازنین نوجوان کون اور کہان کا اور کسکا ہی کہ بیخوف وخطر شوخ وبیباک بلا استفسار
اجازت کے ہمارے باغ نو بہار مین گلہاے نو شگفتہ کا طایع سا پھرتا ہی سکھیون نے کہ واقف ہر
دلی طرفین کی ہوگیئی تھین بہ طبع دیدار منموہن و دیکھنے سماج ملاقات پریا پریتم کے حروف
فرمودۂ پریا جی مین معنی نو عد یگر پیدا کرکے ایسے کلمات رمز وکنایت وہنسی ومزاح کے شروع
کیے کہ طرفین کا تعشق دوبالا ہوگیا اور سلسلہ ملاقات ہر روزہ کا مربوط ومضبوط ہوا اس موقع پر
بعض کا قول یہ ہی کہ اُسی روز دونون نے گاندھرپی بواہ کر لیا اگر اس قول کو بگواہی پورانون کے
مضبوط کیا جاوے تو پر کیا بھاؤ والون کو ناگوار ہوگا اسواسطے تنقیح اسکی مختصر اوپر اعتقاد ہر یک
بھاؤ والے کے چھوڑدی اور واضح ہو کہ پریا پریتم کے روپ کا بیان جو اس سماج مین نہین کیا تو
وہ اوپر رجوعات طبع دھیان کرنے والے کے حصر رکھا کہ اس سماج کے موافق جیسے روپ اور
حسن پر طبیعت رجوع ہو ویسا ہی اپنے دل مین تصور کر لیوے ۞ کتھا लक्ष्मी जी. لچھمی جگت
جننی بھگوت کی پرم پریا کا بھگوت کی سیوا مین اول درجہ ہی کہ ایک لحظہ بھگوت چرن سیوا سے
علحدہ نہین ہوتین اگرچہ لچھمی جی اور بھگوت مین کچھ فرق نہین برائے نام علحدہ سی معلوم
ہوتی ہین جسطرح لفظ اور معنی کہ حقیقت مین ایک بات ہی الا بظاہر علحدہ زبانزد ہین بلکہ جگل
سروپ کے اُپاسکان نے دونون کو بدلائل ایک ہی ثابت کر دیا لیکن چونکہ بھگوت تو مالک اور
لچھمی جی سیوا کرنیوالی معلوم ہوتی ہین اسواسطے شاستردن نے لچھمی جی کو بزمرۂ بھگتان سیوا نشٹھا کے
لکھا اور مثل دیگر بھگتان کے جو تلاش لکھنے کسی چرتر خاص لچھمی جی کے ہوئے تو معلوم ہوا کہ
جسقدر چرتر بھگوت کے شاستر اور پُرانون مین مندرج ہین وہ سب بشمول لچھمی جی اور بھگوت کے
ہین کوئی چرتر ایسا نہین کہ خالی از چرتر لچھمی جی کے ہووے اسواسطے سب چرتر مندرجۂ بید و پوران
وغیرہ کو لچھمی جی کے چرتر سمجھ لینے چاہیے اسیطرح سیتا مہارانی اور رادھکا جی اور رکمنی جی کے
چرترون کا حال ہی سرمو فرق نہین الا اپاشک کے اعتقاد اور اپاسنا کا ۞ کتھا शेष जी.
سیوا نشٹھا شیش ناگ جی پر ختم ہوئی کہ بالکل جسم اُنکا بھگوت سیوا مین لگا ہوا ہی اور کبھی اُس
سیوا سے سیری نہین ہوتی چنانچہ ذکر متعلق ہونے ہر یک عضو اُنکے کا بھگوت سیوا و کینکرج مین
مندرج تمہید و تعریف اُس سیوا نشٹھا کے ہوا تصریح دوبارہ کی ضرورت نہین بھگت کے اُپکار
اور اودھار مین اسقدر محبت ہی کہ ہمیشہ بھگوت بھجن اور بید سُرتی کا اُپدیش کرتے ہین اور

چند شاستر جدید ایجاد کرکے مشہور کیے کہ واسطے اُتارنے کے سنسار سمدر سے مضبوط پُل ہوگئے
مگر اُنکے بیاکرن شاستر ایسا ہی کہ اگر وہ نہوتا تو بید اور شاستروں کے معنی دریافت نہ ہوتے
یا تانچل شاستر وہ ہی کہ جسقدر مشرب و مذہب جوگ اور بھگتی اور گیان وغیرہ کے خیال مین آتے
ہین اسی شاستر سے رواج پائے ساہت شاستر وہ ہی کہ رس بھید اور شاعری وغیرہ اُسکے بدولت
مروج ہوے جب کبھی دھرم مین خلل واقع ہوا تو اوتار دھارن کرکے پرم دھرم بھگوت بھگتی کا
رواج دیا اور سب خلل دور کیے شیش جی کے چرتروں کو بھگوت چرتر سمجھنا چاہیے اور جس حالت مین کہ
بید اور پوران وغیرہ انکی مہما بیان نہین کرسکتے تو مجھ مت مند کو کب عقل و تمیز ہی کہ ایک حرف بھی
لکھ سکے اور چونکہ شیش جی کا نام انت ہی تو اُنکے چرتروں کا انت کس سے ہو سکتا ہی کتھا
विष्वक्सेन। सुषेण। बल। प्रबल। जय। विजय। भद्र। सुभद्र। नंद। सुनंद। रुद्र। प्रच
बकुंडन सुकुंडन ड। कुमुद। कुमुदाक्ष। शील। सुशील।
चंड सुचंड चंड प्रचंड कमल कमलाक्ष सील सुसील شانزدہ دوار پال یعنے دربان بھگوت ہین اور ہر وقت
بھگوت سیوا مین حاضر رہتے ہین اگرچہ خدمت گزار اور پارشد بھگوت کے بیرون از احاطۂ تحریر
ہین زمین کے ریزہ اور ذرہ شمار ہو سکتے ہین لیکن بھگوت پارشدون کے شمار نہین ہو سکتے الا
ہی دربان اور پارشدون مین شانزدہ پارشد مصرحۂ بالا ہین انکو محبت صادق اور اعتقاد
کامل بھگوت سیوا مین اسقدر ہی کہ کسیوقت سواے بھگوت سیوا کے اور کوئی کام نہین بھگوت کے
سروپ کا چنتون کرکے سیوا اور روپ کے پرم آنند مین مگن رہتے ہین اور کبھی علیحدہ نہین
سلسلۂ آواگون سے معرا اور مبرا ہین اور ہر ایک کو یہ طاقت اور سمرتھ ہی کہ کروڑون برمھانڈ کو
پیدا کرکے پالن کرے اور پھر ناس کردے بیشک بھگوت کے پارشد بھگوت روپ ہین اگر کسیکو
اعتراض ہو کہ اگر جنم مرن سے باہر ہین دسنکا دکون کے شاپ سے جنمے پارشدون کے تین تین
جنم کسواسطے ہوئے جواب یہ ہی کہ جو نکت ہین اگر آدمی دنیہہ دھارن کرکے زمین پر رہین تو اُنکی
نسبت اطلاق آواگون کا نہین ہو سکتا چنانچہ نارد و سنکادک و شبشٹ جی وغیرہ علاوہ ازان بھگوت
بھی واسطے ضرورت کے جسم دھارن کرتا ہی اگر بھگوت کی نسبت اطلاق آواگون کا کیا جاوے
تو پارشدون کی نسبت بھی ممکن ہی قطع نظر اُسکے ایسا اتفاق کبھی نہین ہوا کہ جب اُن پارشدون
کا جنم ہوا تو بھگوت کا اوتار نہ ہوا ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جسطرح راجہ کسی ملک کو
جاتا ہی تو اپنا سامان ڈیرہ خیمہ اور ملازمان کو اول بھیج دیتا ہی ہمیطرح جب بھگوت کا پورن اوتار

ہوا تو جو چرتر کرنے منظور تھے اُنکا سامان اوّل ہی بھیجدیا چنانچہ یہ بات باراہ سنگھتا اور گرگ سنگھتا
سنہتا
سے ظاہر ہی سوائے ازین بھگوت اپنی خواہش سے اس جہان مین اپنا روپ ظاہر کرلیتا ہی
اسیطرح اگر پارشدون نے بھی کہ بھگوت روپ ہین ظاہر کرلیا تو کیا جاے اعتراض کی ہی اور
ایک وجہ یہ بھی ہی کہ بھگوت خواہش کی تعمیل سب مقدمات پر مقدم تر ہی جب کہ اُنھون نے
صرف واسطے تعمیل بھگوت خواہش کے اس سنسار مین دنیہہ دھارن کری اور تعمیل بھگوت
حکم کی کرکے پھر اُسی لوک مین چلے گئے تو آواگون کا اطلاق کب ہوسکتا ہی اب یہ اعتراض
پیدا ہوا کہ بھگوت سیوا کے اُپاشک ایک لحظہ کی علیحدگی گوارا نہین کرسکتے چنانچہ بروقت
روانگی بَن کے شری رگھنندن سوامین نے لچھمن مہاراج کو اجازت اجودھیا مین رہنے کی دی
چونکہ سیوا کے اپاشک تھے بھگوت کا حکم قبول نہ کیا اور ہمراہ گئے سو ہر دُو پارشد یعنی جو بحر
کو بھگوت سیوا سے علیحدگی کسطرح گوارا ہوئی یہ اعتراض بجا اور معقول ہی جواب اس اعتراض
کا اسیقدر کافی ہی کہ انھون نے علیحدگی مین یہ مطلب سمجھا کہ بھگوت جو اوتار ہمارے مارنے
کے واسطے چند دفعہ ہوگا اور ان چترترون کو کبر تن کرکے جگت کے لوگ بھگوت سیوا
کرینگے تو وہ ہمارے ذریعہ سے ہوگی پس اس سے بہتر اور کیا ہی کہ ہماری سیوا کے عیوض
انگھیات اور بشمار سیوا کرنے والے ہوجاوین اسواسطے علیحدگی قبول کری اور وہ فہمیدگی
راست ہوئی کہ قطع نظر بھگوت بھگتون کے بشمار راچھس اور دیت اور برم پاپی بھگوت
پد کو پہونچے + کتھا ہنومان چرتر اور کتھا اور بھگتی اور بھاؤ ہنومان جی کے ایسے پوتر
ہین کہ خود رگھنندن سوامین سنکر خوش ہوتے ہین اور بار بار کہلاتے ہین شری رگھنندن
سوامین کے چرتر جو سنسار سمدر کے اترنے کو مضبوط جہاز ہین ہنومان جی کے چرتران جہازون
کے واسطے مثل بادبان کے ہوئے مہما ہنومان جی کی کس سے بیان ہوسکتی ہی کہ تمام برہمانڈ
انکی سیوا اور کرپا کا احسانمند اور مشکور ہوا سیتا مہارانی جگت جننی کو تو بھگوت کا پیغام اور
انکے قتل کی خبر سنا کر اور رگھنندن سوامین کی خدمت مین حاضر کرکے احسان مند کیا لچھمن
مہاراج کے واسطے سنجیونی لاکے اور موت کے پنجے سے بچایا بھرت ستروگن جی وادجودیا
باسیونکو بھگتون کی شریف اور بکا پیغام ساکر ممنون منت کیا راون کو قتل کرا کر سب
دیوتاؤن کو مشکور فرمایا بھگوت کے چرتر سنسار مین مشہور کرکے سب باشندگان دنیا کو
رہون اپنے کرپا کا اور پرم پد ادھکاری کیا غرض ایسا کوئی نہین کہ جس کے واسطے

انکار ہنومان جی نے نہ کیا ہو بلکہ خود شری رگھنندن سوامین نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا
کہ اے ہنومان تجھ سے اُورن نہین یعنے تیرا قرضدار ہون اگرچہ اکثر علوم مین ہنومان جی کا
اچارج ہونا شاستر مین لکھا ہی لیکن شستر بدیا برہم بدیا اور علم موسیقی اور بیاکرن اور
ساہت شاستر مین بالخاص آچارج اول اور گورو دیو وی ہنومان جی کو ہی شیو جی مہاراج کا
اوتار ہین اور صرف واسطے سیوا رگھنندن سوامین کے اوتار لیا اگرچہ سب تنشھاون مین اعتقاد
کامل اُنکا ظاہر ہی لیکن سیوا نشٹھا مین اسواسطے مندرج کیا کہ خود بھگوت نے انکی سیوا کی تعدیم
بیان کری اور ہر وقت سیوا مین حاضر رہتے ہین بھگوت نام مین اسقدر اعتقاد ہنومان جی
کو ہی کہ جب شری رگھنندن سوامین بعد فتح لنکا کے اجودھیا جی مین آئے تو بھیکھن واسطے
بھگوت ندر کے ایک مالا جواہرات کا کہ اپنی نظیر اور عدیل نہین رکھتا تھا سمدر سے مانگ کر
لایا اور جسوقت شری رگھنندن سوامین راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے وہ مالا اندر کی رتنا
وراجہ وغیرہ موجودین سبھا کو تمنا اُسکے ملنے کی ہوئی بھگوت انتر جامی مہاراج نے خیال فرمایا
کہ مالا ایک اور خواہندہ بے شمار پس ایسے شخص کو دینا چاہئے کہ جسکو خواہش نہو چنانچہ
ہنومان جی کو بنیادی ہنومان جی نے جب اوس مالا کو دیکھا تو خیال کیا کہ بظاہر کوئی بات
بھگوت بھگتی کی اس مالا مین نظر نہین اتی شاید اندر کوئی بات ہوگی اسواسطے ایک دانہ کو
توڑا اور اُسکو دیکھا جب اُس مین بھگوت کا نام نہ پایا تو دوسرے دانہ کو توڑا اور خالی از نام
دیکھکر ڈال دیا اسیطرح اکثر دانے توڑ ڈالے جو دانہ توڑتے تھے خواہندگان مذکورین کا دل ٹوٹتا
تھا اور دل ہی دل مین رنجیدہ ہوکر کہتے تھے کہ بھگوت نے کیسے بے تمیز کو یہ بے بہا عنایت فرمایا ہے
کہ قدر جسکی نہین جانتا آخر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور ہنومان جی سے پوچھا کہ کسواسطے ایسے
بے نظیر مالا کو خراب کرتے ہو ہنومان جی نے فرمایا کہ خراب نہین کرتا بلکہ ہر ایک جواہر کے اندر رام
نام کو دیکھتا ہون اس شخص نے کہا کہ مہاراج کہین ایسی چیزون کے اندر رام نام ہوتا ہی ہنومان
جی نے فرمایا کہ بلا رام نام کس کام کا ہی اُسنے کہا کہ اگر یہ حال آپ کے اعتقاد کا ہی تو ایکے اندر بھی
رام نام ہونا چاہئے ہنومان جی نے فرمایا کہ البتہ ہونا چاہئے اور یہ کہکر چیرم اپنے جسم کا اکھاڑ کر
دیکھا یا تو ہر ایک روم مین رام نام لکھا تھا سب معتقد ہنومان جی کی بھگتی اور اعتقاد کے ہوئے
گیتا شاستر ہر وقت سنا بھارتھ جو بھگوت نے ارجن کو آپدیش کیا تو ہنومان جی نے بھی کہ ارجن
کے رتھ پر براجمان تھے سُنا ارجن تو بھول گیا اور ہنومان جی کو ایک ایک حرف یاد رہا بھگوت

لہ بھگوت نے ہنومان جی پر بھگتی کی سے ایک بے تمیز کو یہ بے بہا عنایت فرمائی ہے

اجازت واسطے شرح کے دی ہنومان جی نے حسب اجازت شرح موافق منشاء بھگوت کے تصنیف
کی کہ ہنومان بھاش مشہور ہے اور گنیا جی کا رواج اس سنسار مین دیا یہ بات گیتا مہاتم سے
ظاہر ہے اگرچہ بروقت مہابھارتھ کے بھگوت خود سہایک ارجن کے تھے لیکن ہنومان
جی کا بھی وہ پرتاپ ہوا کہ بھگوت نے خود سراہا اور مہابھارتھ سے مفصل ظاہر ہے ✣

کتھا ۵ **جگت سنگھ** راجہ جگت سنگھ پسر راجہ انند سنگھ بھگوت بھگتی اور سادھو سیوا کے
ملک مین بھی راجہ راجگان ہوئے محبت صادق بھگوت سیوا مین ایسی رکھتے تھے کہ کبھی انمین
تزلزل نہین ہوتا تھا جسقدر دولت وحشمت خزانہ ظاہری مین تھی اُسیقدر دولت وحشمت
بھگتی کی دل مین رکھتے تھے جنھون نے کچھی نارایں کو اپنی سیوا سے بس بھوت کرلیا اور ایسا
نرمل جس جگت مین پھیلایا کہ لا انتہا بلکہ لوگ بھگوت بھگت ہوگئے اقبال وہ تھا کہ دشمن مثل
بید کے کانپتے تھے بلکہ جسطرح آفتاب کی روشنی سے تاریکی خود بخود دور ہوجاتی ہے اسیطرح سب
معدوم اور نیست نابود ہوگئے تھے حکم مستقل وہ تھا کہ رعایا کو ارام اور ترقی ہو اور کسیکو تاب عدول
کی نہووے کچھی نارایں کے سیوا کا یہ نیم تھا کہ اگر کبھی اپنی راجدھانی سے باہر جاتے تو بھگوت کی پالکی
سب سے پہلے چلتی اور خود مثل نوکران اور غلامان کے پیچھے ہوتے جب کبھی اتفاق لڑائی و مقابلہ
دشمن کا ہوتا تو مالک لڑائی اور فوج کے بھگوت ہوتے اور خود مثل ہراول یا بخشی فوج کے
کام کرتے جسقدر کام صبح سے تا صبح آیندہ بھگوت سیوا یعنے جاروب کشی وچوکہ درسوئی و
ظروف شوئی وسرنگار و بادکشی وغیرہ کی ہوتی سب اپنے ہاتھ سے کرتے حتے کہ پانی بھگوت
سیوا کے واسطے خود اپنے سر پر لاتے شاہجہان آباد مین راجہ ممدوح و دیگر راجگان مثل جسونت
والی اودے پور و جے سنگھ والی چیتور وارد تھے سب نے یہ حال بھگتی اور سیوا کا سُنا
کمال خوش ہوے اور اپنی طرف خیال کرکے دل ہی دل مین از بس شرمندگی اور خجالت
اوٹھائی ایک روز راجہ جسونت سنگھ و جے سنگھ مذکوران کو شوق درشن راجہ جگت سنگھ
ممدوح کا بروقت لانے جل کے ہوا چنانچہ دو چار گھڑی رات رہے برسر راہ جا بیٹھے اور
اِس سماج سے درشن ہوئے کہ سَو دو سَو سپاہی جرار مع صدہا خدمتگار و غلام کے
پس و پیش ہمراہ اور خود راجہ اپنے سر پر بھگوت سیوا کا جل سبوچہ طلائی مین لئے ہوئے زبان
پر نام اور دل مین بھگوت سروپ تلک اور مالا دھارن کئے ہوئے پا برہنہ جاتے تھے
ہر دو راجگان مذکورین کو تاب نہ رہی اور شاشٹانگ دنڈوت کرکے قدمون مین پڑے پھر

دست بستہ گزارش کیا کہ زندگانی کا لطف بھگوت نے تمکو ہی عطا فرمایا ہی کیا معنی کہ بھگتی
کا سکھ اور راج تو دنیا مین نصیب ہوا اور برم دھام اور بھگوت کا سروپ اس
جہان مین ملیگا راجہ جگت سنگھ نے بجانب راجہ جے سنگھ مخاطب ہوکر فرمایا کہ مین
ناچیز و نالایق ہون مجھ سے کیا سیوا اور خدمت ہوسکتی ہی البتہ ہمشیرہ تمھاری بھگوت
بھگت ہی کہ اُسکے ست سنگ اور توجہ سے قدری قلیل میری طبیعت بھی طرف
بھگوت سیوا کے رجوع ہونے لگی ہی راجہ جی سنگھ کو بدریافت حال بھگتی دیرتاپ
دیپ کنور اپنی ہمشیرہ کے کمال خوشی ہوئی اور کسی سبب سے جو کچھ ناراضی ہمدگر ہمشیرہ اور
برادر کے ہوگئی تھی اوسکو دل سے دور کرکے دیہات اور جاگیر اُسکی جو ضبط کرلی تھی چھوڑدی
اور نقد و زیور و لباس وغیرہ واسطے اُسکے بھیجکر درخواست معافی اپنے قصورات کی کری
دیپ کنور نے بجواب اوسکے خط معافی قصورات کا اپنے بھائی کو لکھا اور واسطے بھگتوت
بھگتی و سادھو سیوا کی ہدایت فرمائی بھگوت کرپا سندھ مہاراج اس پاپ نیچ اور مت مند پر بھی
ایسی نظر رحم کی ہووے کہ اپنی حقیقت کو جو کانی کوڑی کے برابر بھی نہین خوب سمجھکر و تشخیص
خود بینی کو چھوڑکر سری رگھنندن سوامین کے چرن سرن ہو + کتھا کنور کشور
نبیرہ راجہ کھیمال بھگوت بھگتی کے کمال معتقد اور پریم کے مجسم عاقل و خوش خلق سخی شیرین
گفتار ہوئے بھگوت بھگتی کو جہان مین رواج دیا ہی خاص و عام کو مشکور و ثنا خوان اپنی
عادات نیک کا کیا باوجودیکہ کم عمر تھے لیکن بھگوت بھگتی مین جوانان و پیران سالان سے
بھی سبقت لے گئے اپنے جد امجد کی نصیحت کو ایسا بنہا کہ مدت العمر کبھی اس سے تجاوز و تفاوت
نہ کیا لیتے جسوقت راجہ کھیمال دادا اُنکا دنیہ نیاگ کرنے لگا تو چشم پرنم ہوکر کمال متاسف
ہوا پسران نے عرض کیا کہ خزانہ و ملک و اسباب وغیرہ سب کچھ موجود ہی جو چاہین سو
خیرات کرین مقام افسوس کیا ہی راجہ نے فرمایا کہ ان امور مین کسی امر کا تاسف نہین کہ
جو کام نیکنامی و خیرات وغیرہ کے کرنے واجب تھے سب کچھ کرلیے لیکن دو بات کا افسوس
ہی ایک یہ کہ کبھی بھگوت سیوا کے واسطے کلس جل کا اپنے سر پر لاکر سیوا نہ کری دوم
یہ کہ لوٹ باندھکر کے بھگوت کے سامنے نرتیہ نہ کیا پسران راجہ سُنکر خاموش
ہوئے لیکن کشور نبیرہ راجہ نے کھڑا ہوکر دست بستہ عرض کیا کہ اس غلام کو اجازت
ہووے جب تک زندہ ہون بدل و جان تعمیل کرون گا اور کبھی خلاف نہوگا

कुँवर किशोर

راجہ ممدوح اسی خجالت مین کمال شادمانی اور فرحت سے اُٹھا اور کنور کشور کو چھاتی سے لگا پاوہرد
خدمت ممدوحہ کی اجازت دیکر پرم دھام کی راہ لی کنور موصوف نے اس حکم راجہ کو ایسا کچھ
بنا یا کہ قلم کو تحریر کی طاقت نہین جسم تو بھگوت سیوا مین لگا دیا اور دل بھگوت کے تصور مین
زبان بھگوت نام اور چترون کی کیرتن مین اور چشم ظاہر و باطن کی بھگوت روپ کے چنتون مین
بھگوت بھگتی کا ایسا رواج دیا کہ بھگوت بھگتون نے تعریفات تمام زمانہ مین بیان کین و کتھا
नरहरियानन्द. نرہریانند جی ایسے پرم بھگت ہوئے کہ ذرات سوائے بھگوت
سیوا کے اور کچھ کام نہ تھا اور ہمیشہ وہر وقت طیاری سامان بھگوت سیوا مین رہتے تھے
ایک روز بھگوت رسوئی کا چوکا وغیرہ درست کرکے مستعد تیاری بھگوت رسوئی کے ہوئے
گھر مین لکڑی نہ پائی اور بارش بشدت ہو رہی تھی اسواسطے بازار سے بھی نہ ملی جو کہ بھگوت
سیوا جملہ مقدمات پر مقدم تر ہے اور سب دیوتا بھی اس بات پر متفق ہین اسواسطے بھگوت رسوئی
مین دیر کرنا مناسب نجا کر مکان درگا مین کہ قریب انکے مکان کے تھا گئے اور شگاف اوتار نے
لگے درگا مہارانی اس کامل اعتقاد بھگوت سیوا سے ہوئی اور نرہریانند جی سے فرمایا کہ
مکان کو خراب نکرو لکڑی تمہارے گھر پہونچتی رہیگی نرہریانند جی واپس آئے اور بقدر
ضرورت ہر روزہ کے لکڑی پہونچتی رہی ایک زن ہمسایہ اس حال سے واقف ہو گئی اور
اپنے شوہر سے کہا کہ نرہریانند جی نے درگا کو دھکا کر لکڑی کا پہونچانا ذمہ درگا کے مقرر
کرلیا اگر تو بھی ایسا ہی کرے تو ہر روزہ لکڑی بلا فکر آتی رہے وہ نادان درگا کے مکان پر پہونچا
اور اوّل ہی چھاولا مکان پر مارا تھا کہ درگا مہارانی نے سر نیچے کو اور پاون اوپر کو کرکے لٹکا دیا جب
جان سے تنگ ہوا تو پکارا کہ ہے مہارانی ہے ماتا ابکی دفعہ جان بخشی کردے پھر ایسا قصور
نہین ہوگا درگا نے فرمایا کہ اگر میرے عیوض نرہریانند کے گھر لکڑی پہونچاتا رہے تو جان
بخشی ہوسکتی ہے ورنہ اسیوقت جان لیتی ہون لاچار ہوکر حکم درگا کا قبول کیا اور درگا کے
سر سے بیگار ٹلی بھگوت سیوا کی مہما جو کچھ کوئی بیان کرے یا لکھے وہ کم از کم ہے سیس اور سارد
اسے بھی بیان نہین ہوسکتا ہے۔ کتھا प्रेमनिधि پریم نددھی نوم براہمن ساکن
اگرہ سجن ظاہر و باطن آراستہ شیرین کلام نود ھا بھگتی سے بھگتون کو انند کے دینے والے
باوجود تعلقات خانہ داری بسبب اپنے گیان کے سب سے بے تعلق نیک رویہ تھی
بھگوت بھگتون کے ست سنگ مین نیم والے اور راحم ہوئے حقیقت مین پریم کے ندھی تھے

اور کسی شخص نے یہ نام اونکا صحیح اور نفس الامر تجویز کیا ہمیشہ چار گھڑی رات سے اٹھکر بھگوت سیوا مین مصروف
ہوتے اور واسطے سیوا اور اشنان بھگوت کے جمنا جل اپنے سر پر رکھکر لاتے ایک دفعہ برسات مین جابجا کیچ از بس تھی متفکر ہوئے کہ اگر بعد طلوع آفتاب جمنا جل لاوین تو
بسبب کثرت آمد و شد لوگون کے احتمال سپرس کسی قوم بیچ کا ہی اور اگر قبل از طلوع
آفتاب جاوین تو بسبب تاریکی و شدت کیچڑ کے شاید کہین گر پڑین اور سبو جو آب مین
نقصان آجاوے اخر کار سپرس ہونا نیچ کا گوارا نہوا اور بحالت بارش گھر اسر پر رکھکر چلے دروازے
قدم باہر رکھا تھا بھگت بتسل مہاراج سوامین انکی دلی سیوا سے خوش ہو کر بصورت طفل دو دو
سالہ مشعل لیکر آگے آگے پریم ندھ جی کے ہوئے پریم ندھ جی نے جو روپ مادھری اُس پرم موہن
مشعلچی کا سبز رنگ انکھین رسیلی اور البیلی گھونگھر والی زلفین چہرہ سرخ باندھے ہوئے کہ مثل
مشعلچیون کے کسی ہوئی ہاتھ مین مشعل دیکھا تو فریفتہ اور موہت ہوگئے اگرچہ یہ خیال ہوا کہ اپنے
اتا کو پہونچا کر اپنے گھر جاتا ہی مگر بامید اُسکے دیکھنے کے جسطرف کو وہ چلا ہمراہ ہوئے اور جمنا جی
پر پہونچے پریم ندھ جی بعد اشنان کے سبو جو جمنا جل کا بھر کر اور سر پر رکھکر چلے اور گھر لائے سبو جو
بھگوت مندر مین رکھکر فی الفور تلاش اُس مشعلچی روشنی بخش دیدۂ ظاہر و باطن کی کری کہین نشان
نہ ملا جان لیا کہ ایسے روپ والا اُس برج کشور جیت چور کے اور کون ہی کہ ایک نگاہ مین اپنا
غلام کر لیوے اور اس پرم وباکرنا کر کے سوائے ایسا اور کون سوامین ہی کہ سیوک کی تھوڑی
سی تکلیف کے واسطے اس اپنے الیشٹ ناکو کہ جسکا بید اور برہما بھی پار نہین پاتے چھوڑ کر فی الفور
حاضر ہو یہ سمجھکر مصروف بھگوت سیوا اور بھجن کے ہوئے یہ نیم تھا کہ جب بھگوت سیوا سے
فراغت ہوتی تو بھگوت چرترون کا کیرتن کیا کرتے اور چونکہ نہایت پریم سے کہتا کہتے تھے تو
سامعین بکثرت آتے تھے بعد کتھا کے سماج گان اور کیرتن کا ہوتا تھا اور سب بھگوت کے
بھاو اور بھگتی مین پورن ہوتے تھے دشٹ اور پاپ آتما لوگونکو ہمیشہ بھگوت چرترون کی اور
بھگتون کے مخالف رہے ہین یہ بات ناگوار تھی بحضور بادشاہ مستغاثی ہوئے اور خفیہ غمازی
کر کے کہ پریم ندھ شہر کی عورات کو بہانہ کتھا اپنے گھر پر فراہم کرتا ہی یہ بات موجب فساد کی ہی
بادشاہ نے چوبدار بھیجا اور اُسنے واسطے جلد چلنے کے تاکید کری اسوقت پریم ندھ جی بھگوت کے
واسطے جل لئے جاتے تھے بسبب جلدی چوبدار کے جل کا پلانا سہو ہوگیا اور بادشاہ کے روبرو
آئے بادشاہ نے حال پوچھا پریم ندھ جی نے جو راست بات تھی بیان کر دی کہ بھگوت کتھا کا

کیرتن کیا کرتا ہون اُس حالت مین کوئی عورت آوے خواہ مرد ممانعت نہین ہوسکتی کہ شیوہ نیکمردی اور دھرم سے خلاف ہی لیکن عورت کو نظر بد دیکھنے سے خراب عظیم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ تمھارے محلہ کے لوگون نے حال تمھارا بنوع دیگر کہا ہی سو ہم حقیقت حال کو دریافت کرینگے یہ کہکر پریم ندھ کو نظر بند کیا اور محل مین چلا گیا رات کو جب بادشاہ سویا تو خواب مین بھگوت نے بصورت اسکے اشٹ دیو کے فرمایا کہ ہمکو تشنگی ہی بادشاہ نے کہا کہ پانی ابدارخانہ مین موجود ہی نوش فرماوین اس جواب سے بھگوت کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ آبدارخانے کے پانی کو کون پیتا ہی اور ایک لاتاری کہ ہماری بات نہین سنتا بادشاہ نے عرض کیا کہ جسکو ارشاد ہو پانی حاضر لاوے فرمایا کہ جو ہمارا آبدار اور پانی پلانے والا ہی اُسکو تو قید کرلیا پانی کون بلاوے بادشاہ کی آنکھ کھل گئی اور باعزاز تمام پریم ندھ جی کو بلایا اور اپنا سر انکے قدمون پر رکھکر عذرات کئے اور کہا کہ آپ جلد تشریف لیجاوین جو تشنگی کی بھی تشنگی کا رفع کرنے والا ہی وہ بلا آپ کے تشنہ ہی اور مجکو خادم اپنا تصور کرکے جو ملک ومال وغیرہ مطلوب ہو ارشاد فرماؤ کہ پیشکش کرون پریم ندھ جی نے بسبب اسکے کہ بھگوت بھگتونکو سوائے بھگوت کے اور کچھ مطلوب نہین ہوتا ملک ومال وغیرہ بے حقیقت وناچیز ہی کچھ قبول نہ کیا اور رخصت ہوئے بادشاہ نے مشعل ساتھ دیکر انکے گھر پہونچا دیا اور اسیوقت پریم ندھ جی نے جل بھگوت کے ارپن کیا کہ تشنگی رفع ہوئی + کتھا جیمل راجہ میرٹھ پریم بھگوت بھگت ہوئے بعض اونکو میران بائی کا جیٹھا بھائی کہتے ہین دس گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا پوجا مین مصروف رہتے تھے اور حکم تھا کہ سیوا کے وقت کوئی پاس نہ آوے ورنہ لایق قتل متصور ہوگا سبب یہ کہ دلکو دوسری طرف توجہ کسی ہمقوم دشمن کو خبر ہوجاوے اور جو وقت راجہ ممدوح کی سیوا پوجن کا تھا اوسیوقت فوج کثیر لیکر چڑھ ایا جب اُسکے چڑھ انیکا غلغلہ شہر مین ہوا تو بخوف راجہ کے کوئی واسطے خبر کے نہ گیا آلا والدہ راجہ ممدوح نے جاکر سب حال بیان کیا راجہ نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھین بھگوت سب بہتر کرینگے اور بدستور بھگوت سیوا مین مصروف رہے شیر شیودن مہاراج کو ہر وقت اور ہر ساعت واسطے سہارے اپنے بھگوتکے دشمن کو مارنے والا سستھ اور کمربستہ رہتے ہین راجہ کے اسپ پر سوار ہوکر فوج مخالف پر پہونچے اور لمحہ مین وہ سب لشکر شہنہم اور زیروزبر کردیا راجہ جیمل بعد فراغت بھگوت سیوا کے جب باہر ائے تو آدمی مقابلہ دشمن کے ہوئے اسپ سواری خاص کو عرق عرق دیکھکر متعجب ہوگئے لیکن بسبب جلدی سواری کے کچھ خیال نہ کیا اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوکر مع فوج مقابل غنیم کے پہونچے اول اپنے غنیم

کو دیکھا کہ زمین پر پڑا ہوا ور بیتاب و بیقرار ہو اُسنے راجہ جیمل سے پوچھا کہ تمہارے لشکر مین وہ شیام سندر پرم انوپ سپاہی کون ہو کہ جسنے تنہا اگر تمام میری فوج کو قتل کر دیا اور میرا دل اپنے ساتھ لیگیا راجہ جیمل نے جواب دیا کہ بھائی تیری قسمت نیک کی تعریف کس سے بیان ہو سکے کہ تجکو وہ سپاہی اج تک کبھی خواب مین بھی نظر نہین آیا اور تجکو درشن ہوئے وہ تخص سب چرتر بھگوت کے جانکر معتقد ہوا اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے کرتارتھ ہو گیا راجہ جیمل موصوف کو بموسم گرمی یہ خیال ہوا کہ ازبس بے اعتقادی و گستاخی ہی کہ بھگوت تو نیچے مندرین کہ جہان ہوا کا نام و نشان نہین پہونچتا ارام فرماوین اور ہم بالاخانہ پر ہوادار مکانون مین سووین اسواسطے ایک بنگلہ مکلف ستہ منزلہ تیار کرایا اور اُسکو فرش و پردہ و چھت بند وغیرہ کمخواب و زردوزی و جھالر و موتی سے سجایا ایک پلنگ طلائی و نقرئی نوشک و چادر و تکیہ وغیرہ سے تیار کرکے اسمین بچھایا اور سب سامان شب خوابی مثل شیرینی و پاندان و عطردان و اوگالدان وغیرہ کے رکھکر بھگوت کو تانسی تصور سے اُسمین ارام کرایا خود مسلح و کمربستہ واسطے چوکی اور پہرہ کے گرد بنگلہ پھرتے رہے اور بصور روپ بھگوت سے پرم اتندمین پھرتے رہے ہر روز راجہ بنگلہ اور خدمت ظروف شوئی و جاروب کشی وغیرہ بدست خود کیا کرتے تھے اور کسی ملازم و خدمتگار کو اس سیوا و خدمت مین دخل نہ دیتے بھگوت کے جلوا انتہا پریم اور عشق راجہ ممدوح کا سیوا مین دیکھا تو حسب قول اپنے مندرجہ گیتا جی کے کہ جسطرح میرے بھگت مجکو سیون کرتے ہین اسیطرح انپر ظاہر ہوتا ہون اُس سیوا کو ایسا منظور اور مقبول فرمایا کہ ہر روز صبحکو علامت خرچ ہونے شیرینی اور پان اور عطر اور پانی کی اور نشان دانون کرنے کا اور اوگالدان مین اُگال ہونے کا بخوبی راجہ کو معلوم ہوا کرتا اور راجہ اس کرپا بھگوت سے پرم پریم کے سمدرمین غوطہ لگایا کرتے چند روز جب اسطرح گذرے اور محل مین جانا نہوا رانی کو خیال ہوا کہ راجا شاید کسی عورت کو اس بنگلہ مین بلاتا ہی واسطے دریافت حال کے اوپر چڑھکر جو بنگلہ کو دیکھا تو ایک لڑکا قریب بجوانی پرم سوبھائمان شیام سندر سروپ پیتامبر پہنے ہوئے آرام مین پایا متعدد ہوئی اور صبحی یہ حال راجہ سے کہا اگرچہ بظاہر اس حرکت رانی سے ناراض ہوئے لیکن دلمین یہ خیال کیا کہ پرم بڑبھاگی یہ استری ہی کہ اسکو بھگوت کے درشن ہوئے + کتھا آسکرن راجہ نرورگذھ اسپر مہاراجہ بھیم سنگھ کمپیا سیوا مین لیلہ جی کے چیلہ دھرماتما اور پرم بھاگوت گنوان نیک عمل عاقل شیرین کلام شجاع مستقل مزاج بھگوت شعار ساد ھو سیوی سری جانکی بلبھ اور رادھا بر بھجن کے نیم والے ہوئے یعنی شری

رگھنندن سوامین اور سریکرشن مہاراج کو ایک روپ جانتے تھے مثل اجفس آپاسکان کے کمی و بیشی
کی نظر نہ تھی دس گھڑی دن چڑھے تک بھگوت کی سیوا اور پوجن نہایت بھگتی اور بھاوے
کرتے تھے اور دربانان کو حکم تھا کہ کوئی شخص روبرو نہ آنے پاوے اور نہ کسی معاملہ کی خبر
اتفاقاً بادشاہ وقت کا ڈیرہ آیا اور صحبکو کسی کام ضروری کے واسطے طلب کیا سزاولان شاہی
جو آئے تو کسی نے اُنکے حکم پر التفات نہ کیا اور نہ راجہ تک خبر پہونچائی سزاولان نے بحضور بادشا
حال بے التفاتی کا عرض کیا اور بادشاہ نے پرغضب ہوکر فوج جرار تعینات کی لیکن تب بھی راجہ تک
کوئی نہ گیا اور نہ کچھ خیال آمد فوج کا ہوا سردار فوج نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ باوجود تعیناتی فوج کے
کوئی راجہ تک خبر نہین پہونچاتا اگر حکم ہو تو جنگ شروع ہووے بادشاہ یہ حال سنکر خود آیا اور دربانان نے
صرف بادشاہ کو اندر جانے دیا بادشاہ نے دیکھا کہ آسکرن جی بعد فراغ از سیوا و پوجن بھگوت کے سامنے
ڈنڈوت کرتے ہین بادشاہ تا دیر کھڑا رہا اور آخر تلوار راجہ کے پاوں مین ماری کہ ایڑی کٹ گئی
لیکن راجہ نے تب بھی کچھ التفات نہ کیا اور نہ زخم کا خیال ہوا کہ دل بھگوت روپ مین تدا کار ہو رہا
تھا اور جسطرف کہ دل نہوا اُسطرف کا دُکھ سکھ کب محسوس ہوتا ہی چنانچہ بھگوت نے فرمایا ہی کہ جن لوگون
کا دل میری کتھا اور چرترون مین نہین لگا دُکھ سکھ اُنکو معلوم ہوا کرتے ہین بعد فراغ از ڈنڈوت
اور پوجا وغیرہ دروازۂ مندر پر چلین ڈالکر باہر آئے اور بادشاہ کو دیکھکر حسب قاعدہ تعظیم کی بادشاہ
یہ حال دیکھکر اور اوپر صدق اعتقاد اور محبت دلی راجہ کے خیال کرکے ازبس محظوظ ہوا اور
نادم ہوکر عذرات کئے تفضلات و عنایات بادشاہانہ مبذول فرمائے اور سب راجگان مین معزز
و محترم سمجھا بعد چندے راجہ موصوف پرم دھام کو گئے بادشاہ سُنکر متاسف ہوا اور واسطے سیوا
اور راگ بھوگ مندر سری موہن جی معبد راجہ کے چند گانون جاگیر کے مقرر کردئے کہ اب تک معاش مین
نشستھا ہیجدہم در تعریف و مہما سیوا بار دوبیان حالات ششش بھگت آپاسکان این نشستھا
شری رگھنندن سوامین کے چران کملون کے اشٹ کون یعنی ہشت پادر کھا کو ڈنڈوت کرکے کلکی اوتار
کہ جسکو نہ کلنک کہتے ہین پرنام کرتا ہون اور وہ اوتار باخبر کلیگ سنبھل مین دھارن کرینگے اور نام
کلیگ دگنا ہونگا صفحۂ دنیا سے اٹھا دینگے ظاہر ہو کہ جسقدر رشتہ دنیا مین سروج ہین سنبندھ یعنی
رشتہ ہاے مفصلہ ذیل سے شق اور پیدا ہوتے ہین اول ششیش شبی دوم اُلس آلسی سوم
شریر شربری چہارم پت پتنی پنجم پوجنیہ پوجک ششتم سینہ سیوک ہفتم
جنک جنیہ ہشتم گورو شکھ سو جملہ سنبندھ مذکورہ بالا پر جو

۵ بن پاوے کا مالک ۱۲
۶ ہین کے صرف کا لاحق ۱۲ ادرشی کا بجائی ۱۲

بخوبی غور ہوتی ہو تو درجہ اخیر وانتہا کا اسطرف تو البشر پر ختم ہوتا ہی اور اسطرف جیو یعنی ذی روح پر اگرچہ مفصل شرح ختم ہوتی درجہ اخیر وانتہا ہر ایک من بدہ کے البشر وجیو پر سیوا لنشٹھا مین مندرج ہوئی یعنی جو شرح شیش شیشی لفظ کی وہان مندرج ہوئی ہی وہی باقی سنبدہ کے واسطے یہان سمجھ لینی چاہئے لیکن براے سرلع الفہمی ایک دو لفظ کی شرح یہان بھی لکھتا ہون یعنی لایق پوجا یا لایق سیوا یا نگہبان یا کوئی سے سنبدہ والا سب سے برتر واعلے جو زمانہ سابق تھا اور اب ہی اور ایندہ ہوگا اور اوس سنبدھ کے قواعد کو جاننے والا اور تباہ کردینے والا اگر تلاشش کیا جاوی تو بھگوت سے زیادہ اور بہتر کوئی نہین اور اسواسطے رکچھک دیپ وجیتہ دگور دیتا وغیرہ نام بھگوت کے لیشن سہسر نام بادیگر سہسر نامون واستوترون مین قرار دیے گئے ہین درنصورت اسطرف تو انتہا کا درجہ بھگوت پر ختم ہوا اور پوجا کرنے والون اور سیوا کرنے والون یا مستدعیان نگہبانی یا شریری وغیرہ ہین جو تلاش ہوتی ہی تو جیو یعنے ذی روح پر خاتمہ ہوتا ہی کہ جیو سے بہتران امور مین کوئی نہین اور انمین بھی آدمی جسم پس سنبدہ یعنے رشتہ البشر وجیو پر ختم ہوا اور یہ رشتہ انادی اور قدیم یعنی اس روز سے ہی کہ جس روز سے یہ جیو البشر النس سے ظاہر ہوکر موسوم بہ جیو ہوا اور وصف یہ کہ ابندہ کو ہمیشہ بنا رہیگا درنصورت جبکہ السار رشتہ قدیمی مابین جیو اور البشر کے مربوط اور مضبوط ہی تو کمال واجب اور ضرور ہے کہ جو رشتہ قرابت ظاہری ودنیاوی ہین وے بھی بھگوت کے ہی ساتھ جاری اور ساری کیے جاوین اور اس بات مین بھگوت نے خود ارشاد فرمایا کہ جو مجکو رشتہ دار اپنا جانکر سیون کرتا ہی وہ مجکو پراپت ہوتا ہی بھاگوت ومہابھارت کے چند قول موکد اس امر کے ہین پھر گیتا جی اور ایکادش اور شانت پرب مہابھارت مین بارہا یہ ذکر آیا ہی کہ جو جس بھاؤ سے بھگوت کا اراد ھن کرتا ہی بھگوت اسی بھاؤ سے اسپر ظاہر ہوتا ہی اور صدہا ہزارہا کتھا سندرجہ پرمان اور اس بھگت مال کی شاہد اس قول کے ہین ورنہ کہان وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جسکو سچدنیت کہتے ہین اور جسکے سروپ گیان اور مہان کے بیان مین برہما وشیوا اور عقل وقیاس کی عقل کے چراغ گل ہین اور کہان رام کرشن نرسنگھ وامن وغیرہ اوتار دھارن کرکے ہر ایک بھگت کی بھاونا اور خواہش کو پورن کرنا مطلب اور خلاصہ اس گفتگو کا یہ ہی کہ دنیا مین رشتہ قرابت کا ایسا سلسلہ ہی کہ اسکے سبب سے خواہ نخواہ محبت اور الفت ہر ایک کو اپنے رشتہ داران سے ہوتی ہی پس اگر بھگوت مین سوہارو بھاؤ یعنی رشتہ داری کے ذریعہ سے طبیعت لگائی جاوے تو ہرگز مقام شک وشبہہ کا بھگوت کے حصول مین نہین بلکہ بالفرض اور درجہ ترحاصل ہوگا اگر یہ اعتراض ہو کہ بھگوت کو برادر یا والد یا دادا یا مادر یا برادر زادہ یا دیور یا جیٹھ وغیرہ رشتہ دار نرازدنیا

کب مناسب ہی اور کب عقل گوارا کرسکتی ہی جواب یہ ہی کہ اگر یہ مسئلہ کیا جاوے تو داس دکھہ وسرنگارو
بالسل وغیرہ اپاپ ننا منسوخ ہوجاوینگی کسواسطے کہ جن دلائل یا قیاس سے رشتہ داری ناجایز متصور
ہوئی وے ہی واسطے تنسیخ داس وغیرہ نشٹھا کے بھی کافی ہین کہ بھگوت آقا و دوست و فرزند و شوہر نہین
ہوسکتا اور جن دلایل سے داس وغیرہ نشٹھا واجب التسلیم ہین انھین دلایل سے یہ سوہار و نشٹھا بھی
راست و درست ہی کہ جیسا حکم شاستروں کا ان نشٹھاؤن کے واسطے ہی ویسا ہی اس نشٹھا کے
واسطے ہی علاوہ ازان گوکلی جدھشٹر و کونتی و دروپدی و اوگرسین و لچھمن و ستروگھن و بھرت و بلبدر جی
و لوکش و پردیمن و انردھ و چتک وغیرہ صدہا و ہزارہا بھگتان سابق و سوامین رام پرشاد وغیرہ
بھگتان حال کے وافی و کافی ہی ایک اور بات خیال مین ائی کہ سب شاستروں مین یہ لکھا ہی کہ سب
رشتہ دارونکو بھگوت کے رشتہ سے ماننا چاہیے یعنے پسر و برادر و دیگر رشتہ دار کسی کو بھگوت کا غلام اور
کسیکو آگیش اور کسیکو رسویہ اور کسیکو جو کا دینے والا اور کسیکو خدمتگار جانکے نہ اپنے رشتہ یعنے پسر و برادر وغیرہ
کو تصور کرے اور اگر انمین سے کوئی بھگوت بکھہ ہو تو اسکا ترک واجب ہی کہ پرہلاد جی نے والد کو
ترک کردیا اور بھبکھن نے برادر کلان کو اور بھرت جی نے والدہ کو اور راجہ بل نے شکر اپنے گرو کو
اور گوپکاؤن نے شوہران کو اور اس ترک مین یہ نہین ہوا کہ کسیکو کچھ نقصان عائد ہوا ہو بلکہ سب ایسے
ہوئے کہ انکا نام جگت کے آنند اور منگل کو دیتا ہی پس جس حالت مین کہ دیگر رشتہ دارونکو بھگوت
کے رشتہ سے ماننا لکھا ہی تو خود بخود کمال واجب و لازم ہوا کہ اپنی ذات خاص کا رشتہ بھی
قائم کرے اور وہ رشتہ قائم کرنا واجب ہی کہ جسطرف طبیعت کی رغبت ہو اصل اصول سب شاستروں کی
یہ ہی کہ بھگوت کا کسی طرح اور کسی روپ مین اور کسی قاعدہ سے آرادھن ہو وحدانیت اور ایشورتا
بھگوت کی مقدم سمجھکر اعتقاد کامل کرلینا چاہیے ممکن نہین کہ بھگوت حاصل ہوا اور جب تک کہ
وحدانیت اور ایشورتا کا اعتقاد نہو تب تک کچھ حاصل نہین ہوتا اس سوہار نشٹھان کی مہمان اور تعریف
اس سے کہی جاے کہ بھگوت نے واسطے حصول مراد ہر دو جہان کے ایک تدبیر عام در ماندگان
دنیاے دون کو تبلادی ہی اور ایسا پرتاپ اس نشٹھا کو ہی کہ خواہ نخواہ طبیعت بھگوت مین
لگتی اور کیون نہ یہ پرتاپ اس نشٹھا کو ہووے کہ جو پورن برہما انترجامی اور ویاپک ہی وہ مجسم ہوکر
ہر طرح سے دلجوئی اور خاطرداری سالکان اس نشٹھا کی کرتا رہا اور بہ ایندہ کریگا وجہ ایسے پرتاپ کے
اس نشٹھا کی یہ ہی کہ دیگر نشٹھا تو ایسی عام ہین کہ ہر ایک اپنے آپ کو بندہ اور پیدا کردہ بھگوت کا
کہہ سکتا ہی خواہ کسی امر مذہب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس نشٹھا مین اسی شخص کی طبیعت

رجوع ہوگی جو کچھ جاننے والا بھگوت کے سدبھاونت اور شاستر والیشتا وچرن رکھتا ہوگا اور جبکہ بعد وانستگی جملہ امور واصول شاستروں کے طبیعت لگی تو بھگوت کا حاصل ہونا بجلدی ممکن ہی سالکان اس نشٹھا کو واجب اور لازم ہی کہ جس رشتہ سے بھگوت کا آرادھن کرین اُس رشتہ کا نہایت درجہ کہ جو بظاہر سبائی یا دادا دیا پر اور زادہ وغیرہ کے ساتھ مرعی اور منبدول رکھتے ہین بھگوت کے ساتھ باعتقاد کامل و صدق تصور کمال کو پہونچا دیوین اور جس رشتہ قرابت کی جو خدمات و رعایات دنیا مین مروج ہین وہ سب بھگوت کے واسطے ایسی کرین کہ کوئی دقیقہ اُردقایق باقی نرہے تھوڑا عرصہ گذرا کہ سوامین رام پرشاد باشندہ قریب خیبک پور کے سری رگھنندن سوامین کو اپنا دادا مانتے تھے جب بارادۂ درشن اجودھیا جی مین آئے تو کونسل دیش یعنے جہان تک ملک موروثی شری رگھنندن سوامین کا ہی وہان کا پانی تک پینا چھوڑ دیا جسوقت واسطے درشن سری رگھنندن سوامین کے گئے تو واسطے پورن کرنے انکی دلی خواہش اور ظاہر کرنے پرتاپ بھگتی کے مورتی بھگوت کی رتن سنگھاسن سے اُٹھکر چند قدم واسطے استقبال کے آئے اور جو آواب کہ راجہ خیبک کے واسطے ہونے واجب تھے سب اُنکے واسطے ادا ہوئے یہ بات مشہور و معروف ہی اور سوامین رام پرشاد جی کے سیوک اب تک اُس نواح مین موجود ہین غرض ہی کہ نشٹھا مین کمالیت ہو کہ فورآ بیڑا پار ہی ایک بیشتو بہ ایام فرودسالی دیکھنے مین آئے کہ سری رگھنندن سوامین کو اپنا بہنوئی جانتے تھے اگرچہ اُس عمر مین اس خاکسار کو کچھ اتیہار نتھا لیکن اسقدر یاد ہی کہ کوئی وقت اُنکا بھجن سے خالی نہین ہوتا تھا اور جسوقت اپنی نشٹھا اور اعتقاد کی گفتگو کرتے تھے تو سامعین پریم مین مگن ہو جاتے تھے اور اُنکی حالت کا تو کیا بیان کرون اگرچہ اُنکی تقریرات کا بیان اس موقع پر بھی پریم اور آنند کا بڑھانے والا ہوتا لیکن تاعدۂ غلامی نے قلم کو اجازت تحریر کی نہ دی برج مین مقام برسانہ مولد سری رادھکا مہارانی کا ہی جب اس خاکسار کو بتقریب جاترا وہان جانیکا اتفاق ہوا تو گفتگو وہان کی عورات کی ساتھ جاتریون کے سُنی اور اُس سماج مین جو حالت چند بھگوت بھگتونکی دیکھی بھگوت سب کیکو نصیب کرے مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ اس نشٹھا والونکی گفتگو سے خواہ نخواہ محبت اور پریت سامعین کو بھگتو نمین ہوتی ہی خاص انکے پریم اور محبت کا تو کس سے بیان ہو سکتا ہے رگھنندن ہے دین تبسل ہے تپت پاؤن کوئی نیک ساعت میرے واسطے ایسے بھی ہوگی کہ جسقدر اُس سنسار مین رشتہ قرابت و محبت و دوستی ہین وے سب آپکے چرن کملون مین تصور کیا کرونگا اور کبھی وہ دن بھی ہوگا کہ دیگر سب توقعات و اعتقادات کو ترک کرکے صرف ان چرن کملون کا متوقع اور معتقد ہونگا کہ جو شیو اور برہما وغیرہ پرم دیوتونکے اشٹ دیوہین اور نارد پرہلاد سنکادک بھگتونکے سیوا مین جنکی رج سے اپنیا

۱۲ یہ رام پرشاد جی دسہرہ کے دن بھگت رامائن سنکر راجا جی کو گئی اور مین یا بھجی سو تمام کا ہوا ۱۲

مہاپاپ دور ہوئے اور یاد کا انکی بھرت جی کے سرکا ابھو کمن ہی جو ایک دفعہ بندنا اور پرنام سے مشل بھسمکمن
وسکہ دیو وغیرہ راچھس اور دشٹیون کے ہردیہان کے مطالب پر خابز کردیتے ہین اور تصور دھیان خبکا پرم پاپ
بخشنے والا ہی خبکے چرنودک یعنے گنگا کی وہ مہان ہی کہ تریلوک پوتر ہوتے ہین اور جو مجھے غرق شدگان سنسار سمدر
کو مشل جہاز کے ہین ✦ سو بھگت سیا رام کی جوری ✦ چھب سنرنگار انواک ٹھوری ✦ کتھا
राजा जनक
راجہ جنک مہاراج کی نہان سب شاستروں مین مندرج ہی جنکا گیان مشل آفتاب جہان تاب کے ایسا روشن اور
پرکاشت ہوا کہ سکھدیو وغیرہ رکھیشر گیانوان اور بیراگ والون کے دلون کو مشل کمل کے کھلایا اور آداگون
تاریکی کو دور کیا سیتا مہارانی سب برہمانڈ لیشرون کی ماتا اور سری رگھنندن سوامین کی پرم پریا نی جن جنک
مہاراج کے گھر اوتار دھارن کرکے پرم پوتر چرتر کیے ایسے مہاراجہ کی مہان کا بیان ہر کسی سے کسطرح ہوسکتا ہی جب
سری رگھنندن سوامین بدریافت دھنش جگ یعنی سوئمبر سبھا جانکی مہارانی کے ہمراہی لبسوامتر رکھیشر جنک پور
مین تشریف لیگئے اور راجہ ممدوح واسطے ملنے کے آئے تو سری رگھنندن سوامین کو دیکھا اور سبھوت
گیان بیراگ کو زحمت کرکے پرم سنہ ہرا اور انوپ روپ مادھری کے پریم مین بیطاقت ہوگئے
اور جب اس عہد پر خیال ہوا کہ جو کوئی شیو جی کا دھنش توڑیگا اسکو ہی سیتا ملیگی تو کال مضطرب بیقرار
ہوئے کبھی تو اپنی عقل پر افسوس کرتے تھے کہ کیون ایسا عہد کیا تھا اور کبھی کرمون سے ناراض ہوکر
کہتے تھے کہ تمنے وہ عہد کسواسطے کرایا کبھی دیوتا دانکا دھیان دل مین کرکے خواہان ہوتے تھے
کہ یہ شیام سندر سروپ والا بر سیتا کو ملے اور کبھی اپنے گیان و بیراگ و کرمونکا پھل واسطے پورن
ہونے اپنی خواہش کے دلمین شنکلپ کرتے تھے اخر جب کسیطرح طمانیت دلکی نہ دیکھی تو سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملونکی سرن لی اور یقین کامل اپنی خواہش حاصل ہونیکا کرلیا سری رگھنندن سوامین نے
جو جنک مہاراج کا بھگتی اور بھاؤ ملاحظہ فرمایا اور پھر جنک پور باسیونکی تمنائے دلی کو کہ سب راجہ موصوف سے
وہ پہند بلکہ صدہا خواستگار و تمنی ٹوٹنے دھنش کے رگھنندن سوامین کے ہاتھ سے تھے دیکھا اور جانکی مہارانی
کا وہ پریم اپار پایا کہ سب برہمانڈونکے پریم جنکے کروڑوین حصہ پریم کی چھایا ہین تو دھنش توڑا اور سیتا مہارانی
نے جیمالا سری رگھنندن سوامین کو راج سبھا مین پہرایا اسوقت چھب انوپ سیتا اور رگھنندن
जयमाला
کی جنک مہاراج نے جو دیکھی تو اپنی تسمت کی بڑائی کرتے ہوئے بھگوت کرپا کے سمدر مین غوطہ لگاکر محو
ہوگئے جسوقت بعد ادائے رسوم بواہ و بھانوری کے دونون یعنی سیتا جی اور رگھنندن مہاراج ایک
سنگھاسن پر براجمان ہوئے اسوقت تو کسی حالت مین کسی سے نہین کہی جاتی کہ برہمانند کا پرم انند بھی
اس آنند کے روبرو مشل جس کے ہیچ ظاہری حالت البتہ اسقدر بیان ہوسکتی ہی کہ راجہ موصوف اسقدر محو اور

مستغرق ہوگئے تھے کہ جس وحرکت ہر ایک عضو اور بالخاص انکھونسے بالکل اٹھ گئی تھی لقب بدیہ راجہ ممدوح کا پہلے تو برائے نام تھا اور راست اُسیوقت ہوا اگر اسوقت کی حالت اور پریم راجہ ممدوح اور سومنا انکی رانی سے قطع نظر کرکے کچھ حال جبک پورباسیون کے پریم کا لکھا جاوے تو سو کروڑ شیش اور ساوا بھی نہین لکھ سکتے سنو پنی یہ پرگناہ اور جیتھ تو کیا بیان کرسکتا ہو۔ نواسکی پریت اور گفتگو اور ہنسی وغیرہ ایسے انند کا دینے والا رس ہو کہ جسکو نوش کرکے عقل اور حواس محو ومدہوش ہو جاتے ہین پھر بیان کسطرح ہوسکے بالخاص خانہ زادون سے لیکن گونگے کا گڑ ہو کہ دل ہی دلمین مزا اٹھاتے ہین اگرچہ لبسوا ستر جی کو حال پریم اور بھگتی راجہ کا بروقت ہوتے دھنش اور کچھ بروقت ہونیسے بواہ کے کھل گیا تھا لیکن زیادہ تر سکو حال بھگتی اور بھاو کا اسوقت معلوم ہوا کہ جب جانکی مہارانی کو بالکی پر سوار کرکے سری رگھنندن سوامین سے رخصت ہوکے اور بنت کرکے دلکو سری سیتا اور رگھنندن کے ہمراہ بھیجا + महिमा معما اور بھگتی اور جس بکھیان مہاراج اور کیرت انکی دھرم پتنی کیرتی کا کس زبان سے ادا ہوسکے جبکے گھر رادھکا مہارانی جگت جنی نے اوتار لیکر تریہ لوک کو پوتر کیا رسک لوگو نکو معلوم رہے کہ سری رادھکا مہارانی مین اُپاسک لوگ دو قسم کے بھاؤ رکھتے ہین نارک سنپردا والونکا تو یہ اعتقاد ہو کہ رادھکا مہارانی اور نند کشور مہاراج کا بواہ حسب قاعدہ ہوا اور پشن سوامین سنپردا والے اُنکے قول کے موافق معتقد ہین اور اُس بھاؤ کا نام سوکیتا بھاؤ سنپردا اور رہت ہنس سنپردا والے اعتقاد پرکیتا بھاو کا رکھتے ہین یعنی شادی نہین ہوئی دوستی کا ہونا باہد (یعنی لیلی مجنون کا ہونا باہد) کر بار بار تیم مہاراج کے بیان کرتے ہین سو اگر یہ شہادت قول پوران وغیرہ کی دونون بھاؤ مذکورہ بالا مین سے کسی ایک بھاو کو مضبوط کیا جاوے تو باعث ناگواری دوسری فریق کا ہی اسواسطے اس سے درگذر کرکے اسیقدر پر اکتفا کیا جاتا ہو کہ دونون بھاؤ سے بر بکھیان مہاراج خسر اور کیرت جی ساس سری برج چند مہاراج کے تھے ہین لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اتنک جملہ قوم برسانا گاون سولد رادھکا مہارانی کی نند گاون والونکو اپنی بیٹی بخوشی دیتے ہین اور نند گاون کی بیٹی نہین لیتے علاوہ ازان بلبھاچارج کے خاندان مین نشٹھا بالنسل ہی لیتے بھگوت مین تیر بھاو رکھتے ہین کہ اسکا ذکر بلبھاچارج کی کتھا اور بالنسل نشٹھا مین بخوبی ہوا اُنکا دستور ہو کہ بروقت برج جاترا کے جب کسی مندر مین واسطے درشن کے جاتے ہین تو خود اندر مندر کے جاکر پوجا وغیرہ کیا کرتے ہین سو جب برسانے مین آتے ہین اور لاڈلی جی کے درشنون کو جاتے ہین تو برسانے والے اُنکو مندر کے اندر نہین جانے دیتے بھاؤ اسمین یہ ہو کہ سمدھی کو کس طرح محل مین جانے دیوین باپ کے گھر کوئی لڑکی اپنی سسرال والون کے سامنے نہین جاتے ایسے ایسے رسل بھاؤ برجباسیونکے ہین رسک لوگ خیال نہ کرین اپنے بھاؤ اور اعتقاد کے موافق بر بکھیان اور کیرت جی مین بھاؤ رکھین بہرحال بھگتی اور بھاو پریم آنند کا

دینے والا ہے جس پر کھسان و کرت جی کا چندرمان سے بھی زیادہ ہے جس نے اُس جس کی سرن لی سنسار کی تاپ دور ہوئی ۔ کتھا اُگرسین اوگرسین جی والد راجہ کنس نامی سری کرشن مہاراج کے تھے اور اُنکے بھگتی بھاؤ ایسا اولک یعنی جو نہ دیکھنے میں آوے ہوا کہ بھگوت بھگتی کا پیدا کرنے والا ہے سریکرشن مہاراج کو پورن برہم پرمیشور مانتے تھے و نیز نواسہ اپنا تصور کرکے جو قواعد محبت نواسگی کے ہوتے ہیں سب ادا کرتے تھے اور اس بھگتی اور بھاؤ کو نگاہ کرنا چاہئے کہ کنس وغیرہ آٹھ پسر اُنکے بھگوت نے قتل کئے لیکن بھگوت درشن کا یہ دم تھا کہ ایسا ماتا کہ اُنکے قتل کا دکھ کبھی نزدیک نہ آیا اور بھگوت اوس بھگتی اور بھاؤ اوگرسین جی سے ظہور ہوا کہ ایسے بس بھوت ہوگئے کہ برہما اور شیو اور سورج اور چندران اور اگنی اور کال اور برن وغیرہ سب جسکی ایاسے ترسان و لرزان ہوکر امیدوار رضامندی رہتے ہیں اس ایشور تا پر کچھ خیال نہ کیا اور خود چھتر اور چنور وغیرہ لیکر مثل نوکروں کے خدمت کری فی الحقیقت بھگتی ہی بھگوت کو بس بھوت کرتی ہے نہ گن لینے پر غور کرنا چاہئے کہ سدا ان کو کیا دولت و حشمت حاصل ہے اور گجراج وغیرہ کو کیا علم اور بدیا اوگرسین جی کو کیا طاقت و زور تھا اور کُبجا کو کیا حسن و خوبصورتی زیادہ نے کونسے عمل نیک کئے تھے اور بدُر جی کس قوم نیک میں تھے دھرو کو کیا تمیز تھی اور پرہلاد کی کیا عمر غرض بھگوت بھگتی ہی سار اور خلاصہ ہے ۔ کتھا کونتی جی پرم بھگت بھگوت کی ہیں بھگوت سریکرشن مہاراج کو برادر زادہ اپنا جانتی تھیں اور اسقدر محبت بھگوت سے تھی کہ ہر وقت بھگوت مورتی خواہ تشا کچھات خواہ تصور الکھ کے روبرو رہتی تھی بعد فتح دُرجودھن کے جب راج راجیشور کو حاصل ہوا تو بھگوت نے ارادہ روانگی دوارکا کا کیا کونتی جی نے جانے نہ دیا بعد ازاں جب کبھی ارادہ کرتے تو کونتی جی مضطرب و بیقرار ہوکر فرمایا کرتیں کہ اس راج اور سکھ سے تو جنگل کا ہی رہنا بہتر تھا کہ سریکرشن ہمیشہ ساتھ رہا کرتے تھے اور بھگوت سے کہا کرتیں کہ ہے سریکرشن ہمکو وہ جنگل اور بن باس ہی بہتر ہے اب بھی وہی دینا چاہئے تاکہ تمہارے درشن ہوتے رہیں ایکبار بھگوت نے ارادہ روانگی کا بالجزم کیا اور رتھ پر سوار ہوگئے کونتی جی گئیں اور اُنکی حالت دیکھکر بھگوت کو یقین ہوگیا کہ اگر اب جاتا ہوں تو کونتی جی کی صورت نو عدیگر ہو جاویگی ارادہ جانکا موقوف کیا اور کونتی جی رتھ سے اوتار کرلے آئیں مہابھارت میں کتھا پرم دھام کو جانے کونتی جی کی اور طرح پر لکھی ہے لیکن شارح بھگت مال نے کسی پوران سے یہ لکھا ہے کہ جب کونتی جی کو خبر انتر دھیان ہونے بھگوت کی پہونچی تو فی الفور اپنی دیہہ کو چھوڑ دیا اور جہان بھگوت تھے وہیں پہونچیں واضح ہو کہ اگر کسی کتھا مندرجہ ایک پوران سے دوسرے پوران میں کچھ اختلاف پایا جاوے تو وہ اختلاف بسبب کلپ بھید کے سمجھنا چاہئے کسواسطے کہ ہر کلپ میں جدا جدا ہوتا ہے اور کونتی اور سب چرتر مندرجہ

مہابھارت کے ہوتے ہین اور ریہ نہین ہوتا کہ جو پہلے کلپ مین حال گذرا تھا دوسرے کلپ مین بھی بلا
کم و کاست ویسا ہی گذرا ہو بلکہ اکثر کمی و بیشی ہو جاتی ہے اور یہ حال سب چترا وتار وغیرہ کے واسطے بھی
سمجھ لینا چاہیے + کتھا ارجن یدھشٹر ادی منجملہ ہر پنج پانڈوان کے ارجن کی کتھا سکھا نشٹھا مین تحریر ہوگی
اور راجہ جدھشٹر اور بھیم سین و نکل و سہدیو کی کتھا بیان تحریر ہوتی ہے پانڈوان موصوفین بھگوت کو
اپنا بھائی ماموں زاد جانتے تھے و بیر پورن برہمہ وسوا مین اور بھگوت بھی وہ بھاوانکا اپنی کرپا تا اور
بھگت بتسلتا سے پورن کرتے تھے کیا مجنی کہ ہر صبح بلا ہر جدھشٹر اور بھیم سین کو کہ عمر مین بھگوت سے
بڑے تھے پرنام کیا کرتے تھے اور نکل اور سہدیو سے کہ وے عمر مین چھوٹے تھے پرنام اور بندنا کرایا کرتے
تھے اور کبھی اپنی ایشورتا کا جلوہ ظہور اکو ایسا دکھلا دیا کرتے تھے کہ وہ بھاؤ ایشورتا کا بھی ہر وقت اُنکو
نبا رہتا تھا بھیم سین کے ساتھ اسقدر رعایات ادب قاعدہ کی تھی جسقدر راجہ جدھشٹر کے ساتھ تھی بلکہ ہنسی
قہقہہ برادرانہ ہوا کرتا تھا اور اکثر زیادہ خوری اور فربہی اور طولانی قد پر بھیم سین جی کو ہنسا کرتے تھے علی ہذا القیاس
بھیم سین جی کے جو دل مین آتا تھا کہتے تھے حال مراعات برادرانہ بھگوت اور ہر چہار برادران کا تحریر
و تقریر سے باہر ہے بیاس دیو مہاراج نے اندر کے مہابھارت مین لکھا ہے کہ اُن کتھا اور چترون کو
سُنکر کرورون بلکہ بیشمار گنہگار عذاب جم مرن سے چھوٹ گئے اور آیندہ رہائی پاوینگے جدھشٹر
مہاراج دھرم کا اوتار اور بھیم سین جی بایو یعنی ہوا کا اور نکل و سہدیو اشونی کمار دیوتا دونکے طبیب کا
ہوئے جو جو صعوبات بسبب عداوت درجودھن کے اپر عائد ہوئین بھگوت نے سب سے کرپا کر کے بچایا
اول تو درجودھن نے بھیم سین کو زہر دلایا اور پاون باندھکر دریا مین ڈال دیا بھگوت نے یہ کرپا کری
کہ بھیم سین کو دریا مین سے برن دیوتا اپنے سکان پر لیگئے اور وہان ابچیات اور دش ہزار ہاتھیون کا
زور نصیب ہوا بعد ازان لاکھا منڈپ مین جلانے کی درجودھن نے تدبیر کری کہ وہ بھی مش رفت
نہوئی بلکہ باعث ترقی دولت و جاہ و شہرت نیکنامی پانڈوان کی ہوئی یعنی ہزار ہا راجگان کی محفل مین
درپدی حاصل ہوئی بعد ازان اندر پرستھ یعنی دلی مین آکر بعد فتح راجگان روسے زمین کے راجسوی
جگ بھگوت نے پورن کرایا اُس جگ مین جب درجودھن کی ہنسی ہوئی تو اسی محفل تمامی مین دغل
سے سب مال و اسباب وغیرہ جیت لیا اور دروپدی کو راج سبھا مین برہنہ کرنا چاہا کہ بھگوت نے رچھا کری
اور جب پانڈوان مصوح تا سیزدہ سال بن اور جنگل مین حسب قرارداد درجودھن رہے تو اکثر گندھرو ان
راجہسان کو فتح کیا و انواع انواع کے فوائد رکھیشران و شیوجی و اندر وغیرہ دیوتاون سے اُنکو ہوئے
اور بھگوت نے دُرباسا کے شاپ سے بچایا بروقت جنگ مہابھارت بطرف درجودھن کے گیارہ

چھوٹی فوج تھی اور بھیکم پتامہہ اور درونا چارج وکرپا چارج وکرن واستھاما ان وشل دسومنت وحصد رتھ
ابھمنیو وغیرہ ایسے ایسے سورسورما تھے کہ ہر ایک ارادہ فتح کرنے پانڈوان کا رکھتا تھا اور درجودھن خود
رودھن تن تھا اور وساسن وشل ہزار ہاتھیونکی طاقت والا و دیگر لوڈ دہشت برادر درجودھن کے
سب پرزور شجاع تھے اور بطرف پانڈوان کے ہر پنج برادر پانڈوان اور دوچار دیگر اور سات اچھوٹی
فوج تھی بھگوت نے اُس معرکہ کے دریاسے ہر پنج برادران مذکورین کو تو ملاح ہوکر پار اتارا اور درجودھن
وغیرہ کو مع تمامی بہادران وفوج غرق وفنا کیا بعد ازاں راجہ جدھشٹر راج سنگھاسن پر براجمان ہوئے
اور کمال عدالت اور دھرم سے رعایا پروری کی جب یہ حال سُنا کہ پرم سنیہی برادر یعنی بھگوت
انتردھیان ہوئے تو ائیسوقت راج کو چھوڑ دیا اور ملک شمالی مین متصل سمیر پربت اور سمندر
برت کے جاکر پرم دھام کو گئے چونکہ کتھا پانڈوان کی مشہور اور مہابھارتھ وغیرہ مین مفصل
لکھی ہے اسواسطے برای نام چند سطرین تحریر ہوئی ✣ کتھا द्रौपदी जी دروپدی جی
پرم ستی کے بھگتی اور بھاؤ کی مہما ایسا کون ہے جو بیان کرسکے وہ بھگوت کہ جسکو بید اور برہما
بھی بیان نہین کرسکتے جبکی خواہش کا پیرو ہوا لیجئے جب دروپدی جی نے یاد کیا تب بلا توقف آیا
اور اپنی الیشٹر تا لو چھوڑ کر انکی استر ضا کو مقدم رکھا دروپدی بھگوت سیر کرشن مہاراج کو اگرچہ دل سے
پورن برہم پرماتما مانتی تھین لیکن بھاؤ دیو کا رکھتی تھین کہ اس بھاؤ مین رس اور پریم انند اپار ہے چنانچہ دروپدی
جی کے اور حال انکی پیدائش کا ہمراہ کتھا پانڈوان کے مفصل مہابھارتھ و دیگر پورانون مین مندرج
ہے یہان ایک دو کتھا لکھی جاتی ہے جب راجہ جدھشٹر نے تمام راج سمیت برادران وخود دروپدی کے
بدست درجودھن قمار مین ہار دیا تو درجودھن نے واسطے بےعزتی پانڈوان و دروپدی کے تجویز برہنہ
کرنے دروپدی کی راج سبھا مین کری اور سبھا مین کہ جدھشٹر اور بھیم سین وارجن ونکل وسہدیو بھی
موجود تھے دروپدی کو بلایا اور دوساسن کو حکم واسطے برہنہ کرنے کے دیا بھیشم پتامہہ و دروناچارج
وکرپا چارج وغیرہ خواہ بخیال اس بات کے دروپدی جی بھگوت بھگت ہین اپنے ظلم کو روان کچھ پیش
رفت نہو گا خواہ بخوف درجودھن کے کچھ شفاعت نہ کرسکے اور جدھشٹر وغیرہ دھرم کو
بچار کر نہ بولے دوساسن وشٹ نے ارادہ کھینچنے پارچہ دروپدی کا کہ اسوقت بیسیے ایک ساڑی
یعنے دھوتی پہنے ہوئے تھین کہ اب دروپدی جی نے بھگت وتسل وین بندھو پرت ارت بھجن کرا نندھ
اپنے دیور کو یاد کیا اور سنیشٹ مہاراج کہ ہر وقت سہائے اپنے بھگتونکے واسطے قریب تر موجود رہتے
ہین قصد شریف لائے وہ پارچہ دروپدی مثل جسم باون مہاراج کے یا مثل بلوان کور کھیت کے

ل باہ شد
سا دلکو دود
انجم ۳

یا شل کرمہاے نذر کردہ بھگوتکے بڑھنا شروع ہوا یہان تک بڑھا کہ دوسا سن باوجودیکہ دس ہزار ہاتھیونکا زور رکھتا تھا کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور ایک ناخن بھی دروپدی کا بربنہ نہوا سب دشٹ جنل اور شرمندہ ہوے اور اسوقت ان سب گنہگارون سے راج و دھرم وعقل و بزرگی و زندگی و دولت وغیرہ نے رخصت چاہی دوہرہ کہا کرے بیری پر بل جو سہاے رکھیر ۔ دس ہزار دگ بل گھٹو گھٹونہ دس گج چیر ۔ براے ضیافت طبع بھگتان معنی پسند جب دوسا سن ساری یعنے دھوتی دروپدی جی کی کھینچتا کھینچتا ہار گیا اور بشمار نکلا کری تب بھیشم اون درونا چارج وغیرہ باہمدگر یہ کہتے ہین مصرعہ کبت ساری مدھ ناری ہی کہ ناری مدھ ساری ہی کہ ساری ہی کہ ناری کی ساری ہی ۔ یعنے یہ ساری عورت کے بیچ مین ہی یا عورت ساری کے بیچ مین ہا بالکل یہ عورت مجسم یہ ساری ہی یا عورت کی یہ ساری ہی یہان ایک اعتراض یہ ہی کہ بھگوت بلا درخواست خود سہاے دروپدی جی کی کرتے انھون نے کسواسطے استقلال کو ہاتھ سے دیکر بھگوت سے سہاے کی درخواست کی سو ایک جواب تو پریم اور لطیفہ کا بھرا ہوا یہ ہی کہ بھگوت دروپدی جی کو طعنہ دیکر ہمیشہ اُنکی ہنسی کسی بات پر کرلیا کرتے تھے اور جیسا کہتے تھے دروپدی جی سے ویسا ہی جواب پاتے تھے اور اس ہنسی اور طعنہ بدیکر مین کبھی تو دروپدی جی لاجواب ہوجاتی تھین اور کبھی بھگوت سو جب یہ معرکہ پیش آیا تو دروپدی جی بھگوت کو اپنی سہاے کے واسطے یاد کرکے اپنی عنایات اور مہربانی کا احسانمند اور مرہون منت فرماتی ہین یعنے دروپدی جی کو خیال ہوا کہ اگر خود بخود بلا بلائے بھگوت کی سہاے ہوئی تو میرا اوپر یہ احسان ہمیشہ میرے طعنہ سے لاجواب ہوجایا کریگا کہ فلان وقت واسطے سہاے کے نہین آئے تھے پس اُنکو ہی یاد کرنا چاہیئے تاکہ اوسکی لاجوابی رفع ہو اور وہ مجھکو ہی احسانمند کرکے طعنہ دیا کرے کہ فلان وقت تجھے تیری سہاے کری تھی دوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے طعنہ دیتی ہین کہ تم اپنے راج اور عظمت وغیرہ کی صفت سُنا کرکے مجکو طعنہ دیا کرتے تھے اب دیکھو کہ تمھاری بھاوج کو دشٹ لوگ کسطرح بیعزت کیا چاہتے ہین سوم یہ کہ دروپدی جی بھگوت کو یاد کرکے سب بھگتونکو ہدایت فرماتی ہین کہ بھگوت کی یاد کرنیسے یا رجوع جنس ہی انست ہوجاتا ہی جیسا یعنے ذی روح تو اُسکی یاد سے است اور اچیت کیون نہوجائیگا بعد اسکے دروپدی جی نے واسطے پانڈون کے بارہ برس کا بن باس اور پھر ایک سال کا مخفی رہنا تجویز کیا سو بن اور جنگل کو روانہ ہوے سواے اسلحہ کے اور کچھ سامان خورد و نوش وغیرہ کا پاس نہ تھا سورج نارایں نے ایک لونکنی عنایت فرمائی منجملہ اُسکا یہ تھا کہ جب تک دروپدی جی بھوجن نکر لیتی تھین تب تک سب قسم کا سامان خوردنی جسقدر مطلوب ہوا سمین سے برآمد ہوتا تھا اور بعد بھوجن دروپدی جی کے معدود ہوجاتا تھا ایک روز دربا ساجی مع دس ہزار اپنے چیلونکے حسب ترغیب واستدعای دُرجودھن اسوقت تشریف لائے کہ جسوقت دروپدی جی خانہ

ارطعام ہوچکی تحین راجہ جدھشٹر نے بعد دنڈوت و تعظیم واسطے بھوجن کے عرض کیا دریاساجی نے فرمایا کہ اشنان کراؤ پین تب بھوجن کرینگے دریاساجی تو واسطے اشنان کے گئے اور راجہ جدھشٹر نے دروپدی جی سے کہا کہ تم بھوجن نکرنا دریاساجی کی ضیافت ہے دروپدی جی نے عرض کیا کہ عرصہ ہوا مین نے بھوجن کیا راجہ جدھشٹر بفور سنتے اس لفظ کے بیہوش وحواس ہوگئے اور نہایت غم اور فکر سے گریہ وزاری کرنے لگے کہ اب کسطرح عزت رہیگی اور دریاسا کے شاپ سے کسطرح رہائی ہوگی دروپدی نے جو یہ حالت راجہ ممدوح اور بھیم سین و ارجن وغیرہ کی دیکھی تو بمقتضاے کمال اعتقاد بھگتی کے کہنے لگین کہ تم کسواسطے غمگین اور مضطر ہوتے ہو وہ سرکرشن تمھارا بھائی پرم سنیہی کیا کمین دور ہے کہ اسوقت مین سہاے نہ کریگا اور یہ کہکر دروپدی جی نے سرکرشن سوامین کو یاد کیا بھگوت فی الفور دوارکا سے رکمنی جی کو چھوڑ کر تشریف لائے گویا مین موجود تھے بعد ملاقات از جدھشٹر وغیرہ دروپدی جی کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بھوکھ لگی ہے کچھ کھانا لاؤ دروپدی جی نے کہا کہ یہان پہلے ہی ایک کے واسطے فکر ہورہی ہے یہ دوسرے بھوکھے آئے میرے نیان کچھ کھانے پینے کو نہین ہے بھگوت نے فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا لاؤ دروپدی جی نے کہا کہ کچھ بھی نہین عرصہ ہوا کہ ٹوکنی صاف کرکے رکھدی ہے بھگوت نے جدھشٹر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ پوربیہ اور بھوکھے گھر کی بیٹی ایسی ملگئی ہے کہ جب ہم بھوجن مانگتے ہین بلا انکار کبھی نہین دیتی اچھا وہ ٹوکنی ہی اٹھالاؤ ہم خود تلاش کرلینگے دروپدی جی ٹوکنی اٹھالائین اور بھگوت کے روبرو رکھکر فرمایا کہ اگر خود تلاش کروگے تو یہان کس پر احسان ہے بھگوت نے ٹوکنی لیکر دیکھا تو ایک پتا شاگ کا اسمین کسیطرف لگا پایا اسکو لگالکر دروپدی جی کو دکھایا کہ دیکھ یہ کیا ہے دروپدی جی خوب ہنسین اور فرمایا کہ اس کرشن نے شاگ وغیرہ سے پرورش پائی ہے وہی چیز تلاش کرلی بھگوت نے اس برگ شاگ کو اپنی ہتھیلی پر رکھکر تناول کیا اور ٹھوراجل نوش فرمایا کہ اسیسمہ تریو کی سیر ہوگئی اور دریاساجی کا تو یہ حال ہوا کہ بسبب سیری کے جگہ سے نہ اٹھ سکے اور پھر جو خیال ہوا کہ کیا سبب اس سیری کا ہے تو بھگوت بھگتون کا پرتاپ اپنے دل مین سمجھکر اور راجہ انبریش کے سبب سے جو آفت اٹھائی تھی اسکو یاد کرکے بلا ملاقات راجہ جدھشٹر کے روپوش ہوکر بھاگ گئے حالانکہ بھیم سین نے تلاشی کرائی لیکن نشان نہ ملا ایسے چترو دروپدی جی کے متعلق مین کیا طاقت کسیکو ہے جو کچھ کہہ سکے

نشتھالونڈ دہم در تعریف و مہمان سرنگار و یاد صحح مشتمل بر کتھا بست بھگت

شری رگھنندن سوامین کے چرن کمل کے ترکون یعنی سہ گونہ ذکیا کو اور سرکرشن اوتار کو دنڈوت کرتا ہون کہ وہ اوتار گوکل مین دھارن کرکے ایسے چترتر نوترجگت مین مشہور اور رویج کئے کہ جنکی بدولت بھاگوت اور بھگت پیدا ہوئے اور بھگتی کا پرچار ہوا اور گنگا رہ نکو بھی اسان ہوگئی سنسارمین کو اجل اور شکل برس بھی کہتے ہین

۱۲ پانچوان ادھیائ جہان سے بھیم کی وجے دروپدی کی بھیٹ اور ارجن کی بھی فتح و فرح آباد و غیرہ کا دروپدی جی کو بھیجنا بیان ہوا ہے

یہ وہ رس ہو کہ گیان اور سرانگ اور بھگتی سب جسکے خادم اور غلام ہین دیگر دھرمونکی تو کیا حقیقت ہو اس
سرنگار رس کو وہ تاثیر ہو کہ ایک لحظہ مین عشق پیدا کرکے فقیر کو بادشاہ اور بادشاہ کو فقیر کردیتا ہو اس رس
یعنے حسن کے برابر نہ تاثیر سحر مین ہو نہ منتر مین راگ وغیرہ تو ایک ارخفیف ہین جسقدر بھگت پہلے گذرے اور
آیندہ ہونگے اور اب ہین اسی رس کے ذریعہ سے منزل مقصود کو پہونچے اور پہونچینگے یہان اس رس کی یاد
اور بشمار ہو کہ اگر کوئی شخص بھگوت کی مہمان اور چرنرونکا بیان کرسکے تو شاید اس رس کی بھی مہمان بیان
کردیوی گو پکا اتل تو استری پھر گانونکی رہنے والین بعلیم نہ کچھ سادھن کیا اور نہ کوئی سادھن جانتی تھین
اور قوم سے بھی اعلے نہ تھین اس رس کے ذریعہ سے اس درجہ کو پہونچین کہ برہما جی سب جگت کے والد
اور پیدا کرنے والے جنکی چرن رج اپنے سر پر دھارن کی اور جنکے چرنرونکا جہاز سنسار سمدر سے پار اوتارنے کو ایسا
جاری ہوا کہ ہرگز باد مخالف کا خوف نہین سرنگار آپ اشٹک جو اس رس کو مقدم بیان کرکے کہتے ہین کہ برہما نند
اسی رس سے حاصل ہوتا ہو قول انکا بجا اور درست ہو کیونکہ جب بھگوت ارادھن بذریعہ گیان خواہ
بھگتی کے ہوگا تو کوئی جلوۂ حسن و مادھرج بھگوت کا سالک کے دل مین ایسا نمودار ہوگا کہ اسکے آنند سے سب
لذایذ و نعم ہر تہ لوگ کے شل خس کے متصور ہونگے اور محو اور مستغرق دیدار اس جلوہ کا ہوجاویگا اور جنتک بھگو
حسن کا جلوہ دلین نہ سمائیگا تب تک حصول بھگوت کا ممکن نہین پس ثابت ہوگیا کہ برہمانند صرف سرنگار رس
سے حاصل ہوتا ہو اسمین ایک اعتراض یہ لازم آیا کہ اگر سرنگار رس مقدم ہو تو شاستروں مین جو داس
سکھیہ باتسل وغیرہ بہت قسم کی نشٹھا اور بھگتی لکھی ہین انکا لکھنا کیا ضرور تھا صرف سرنگار نشٹھا لکھدینی کافی تھی
حالانکہ نہ قسم بھگتی مین سرنگار کا کہین ذکر بھی نہین سو واضح ہو کہ جسقدر بید اور پوران اور شاستر وغیرہ تصنیفات
اور احکام ہین سب سرنگار رس کا ہی ذکر کرتے ہین اور سرنگار ہی مقدم ہو بلکہ جو ذکر جہان بھگوت ارادھن کا ہو
وہ سب سرنگار کی شرح سمجھنی چاہئے کیونکہ بلا ظہور جلوۂ حسن کی حصول بھگوت کا ہرگز ہرگز ممکن نہین اور
اس داس سکھیا باتسل وغیرہ جو اقسام بھگتی کے مندرج شاستروں کے ہین وے بھی تفصیل اسی سرنگار کی
ہین جسطرح بیان سروپ بھگتی مین مندرج دیباچہ ہوا کہ بھگتی ایک ہو اور جس جس قاعدہ سے جس کسی نے دل
لگایا وہی ایک قسم بھگتی کی ہوگی اسیطرح تصور بھگوت کے حسن و مادھرج کا سب نشٹھا داس وغیرہ مین واجب
اور لازم ایا ہو جس کسی نے بھگوت کو اپنا سوامی تصور کرکے حسن اور روپ اور مادھرج کا تصور اس قاعدہ سے
کیا وہ تو داس نشٹھا متصور ہوئی اور جس کسی نے دوست جانکر اس روپ کا دھیان کیا وہ سکھیا اور جس کسی نے
فرزند جانکر چنتون کیا وہ باتسل وعلی ہذا القیاس سیوا اور آرجا اور سرانگتی وغیرہ کو تصور کرلینا چاہئے پس
یہ سعادت بید اور پورانون کے ثابت ہوگیا کہ بھگوت کا سرنگار و مادھرج مقدم ہو اگر یہ گفتگو ہو

کہ بھگوت کی کرنا دیالتا و بھگوت بتسلتا وغیرہ بھی توجا بجا لکھی ہی کہ اُنکے سبب سے بھگوت مین پریت
ہوتی ہی سو اوّل تو جواب یہ ہی کہ وہ پریت کہ جسکا بیان کرتے ہو کس چیز مین ہوتی ہی اگر کسی جلوہ اور روپ
مین ہوتی ہی تو اُسکا نام سرنگار و مادھرج ہی اور اگر تصور جلوۂ حسن نہین ہوتی کسی اور بات مین ہوتی ہی
تو غلط ہی کہ بلا ظہور کسی جلوۂ حسن کے ہرگز عشق نہین ہوسکتا دوسرا جواب یہ ہی کہ جسطرح عشق مجازی مین
معشوق کے حسن کا بیان کرتے ہین تو اُسکی گفتار و رفتار و خوش خلقی وغیرہ عادات کا بھی بیان کیا کرتے
ہین اسیطرح بھگوت عشق کے بیان مین بھگوت کے روپ اور مادھرج کا بیان کرنا نمثل بیان حسن معشوق کے
ہی اور بھگوت کی وحدانیت و کرپالتا و کرنا و بھگت بتسلتا و ایشرتا و سرپگتا و دیگر گن مثل اُچت و اتت و بیاپک
و انترجامی و پورن برمھ و بیراٹمان و سچدانند گھن وغیرہ کا بیان مثل بیان و عادات معشوق کے
اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ ایک فقرہ سے بھگتی اور سرنگار یکسان ظاہر ہوتے ہین یعنی ایک جگہ تو اس سکھ
یا تسل وغیرہ کو بھگتی کے اقسام مین مندرج کیا اور اس سرنگار نشٹھا کے بیان مین سرنگار کی فرع اور تفصیل اُن
داس وغیرہ نشٹھاؤن کو لکھا حالانکہ بھگتی حالت عاشق کی ہی اور سرنگار حسن معشوق کو کہتے ہین پس دو حالت
جدا گانہ واحد کب ہوسکتی ہین سو واضح ہو کہ فی الحقیقت دونون قسم جدا گانہ ہین لیکن ایسے لازم و ملزوم
ہین کہ ہرگز ظہور ایک کا بلا دوسرے کے نہین کیا معنی کہ بلا حسن کے عشق ہرگز نہین ہوسکتا اور اسیطرح
بلا عشق کے حسن کا پُرسان کوئی نہین چنانچہ جب جگت نہ تھا تو بھگتی بھی نہین تھی اُسوقت ایشور کو کون
جانتا حالانکہ بھگوت موجود تھا اور علیٰ ہذا القیاس آیندہ جب پرلے ہوجاویگی تب بھگوت کے حُسن پر
کون عاشق ہوگا پس جس حالت مین کہ عشق اور حسن ایسے لازم و ملزوم ہوئے تو فروعات اُن کی
لازم و ملزوم بطور واحد ہون تو کیا بعید ہی و علاوہ ازان اخیر درجہ مین عاشق و معشوق ایک ہوجاتے ہین
یعنی عاشق خودی سے محو ہوکر ہمہ تن معشوق ہوجاتا ہی درینصورت بھی فروعات کے واحد لکھے جانے
مین اعتراض لازم نہین آتا سوا سے ازین سرنگار اور بھگتی دونون بھگوت روپ ہین کچھ فرق نہین دیکھنے
بھی اعتراض کی گنجائش نہین غرض یہ سرنگار رس سب رسون مین مقدم تر ہی اور فی الفور بھگوت مین
پراپت کردیتا ہی یہ رس چار سامان بھاو و انو بھاؤ و ساتوک بیچھاری کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہی سامان
اوّل یعنے بھاؤ مین بھگوت سچدانند گھن برمھ نوجوان سب سوبھا اور حسن و خوبصورتی کا سارسام سندر سرو
ملبوسات و زیورات وغیرہ سے آراستہ کہ جسکے ہر ایک عضو پر کرورون کامدیو قربان ہوتے ہین بشیا التبین ہی
اور واضح ہو کہ جس اُپاسک کی جیسی حسن و آرایش بھگوت پر محبت و رغبت ہووے وہ سب اُپاسنا اپنی کہ
جا بجا بھگوت کے دھیان شاستر و نہین بیان کیے ہین اور اس ترجمہ مین بھی بعض بعض مقام پر تحریر ہوئی تصریح

کرلیوے بھگوت بھگت کہ اُس حسن و آرایش کے عاشق اور دھیان کرنے والے ہین اُس بھاؤ مین اشرپالنہن ہین
باقی سامان اس سرنگار رس کے مفصل و شرح مندرج دیباچہ ہوئے حاجت تحریر دوبارہ کی نہین سرنگار رس
مین اُپاسکان دو تفصیل بیان کرتے ہین یکے سرنگار دوم مادھرج سرنگار تو مراد اُس حسن اور عشق سے ہی کہ جو
مابین عورت و مرد کے ہو اور بلا ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورت کے سرنگار نہین کہلاتا سو اسمین درجہ
اول والے سوکیٹا یعنے بواہی استری اور شوہر کے سرنگار کا ہی بھگوت بھگتو نہین یہ درجہ سری جانکی مہارانی
اور لچھمی جی اور رُکمنی جی پر ختم ہوا اور بقول واعتقاد بعضے رادھکا جی بھی سوکیٹا تھین اب کوئی اپاسک اس درجہ کا
نہ دیکھا نہ سُنا درجہ ثانی پر کیسا سرنگار کا ہی وہ گوپکاؤن پر ختم ہوا اب وہ بھاؤ کسکو ہو سکتا ہی الا اگر کوئی کسی گوپکا کا
اوتار لیوے تو ممکن ہی مثل سیران بائی جی و کرمتی جی و نرسی جی و ہیر و اس وغیرہ کے اور یہ بھی واضح ہو کہ
قواعد عشق و سرنگار کے اسی درجہ مین ادا ہوتے ہین اب جو اُپاسک نظر آتے ہین اُنکے بھاؤ یہ ہین
کہ بعض تو بھاؤ داسی یعنے کنیز کا بتقدیم سکھیہ یعنے دوستی کے رکھتے ہین اور بعض کو داسی بھاؤ کی تقدیم
اور دوستی کی تاخیر ہی اور بعض پریا پریتم یعنے دونوکی کنیز اپنے آپ کو جانتے ہین دوستی سے کچھ
واسطہ نہین اور بعضے اپنے آپ کو داسی سری پریا جی کی جانکر انکی پرشنتا سے پرشنتا پریتم کی مانتے ہین
اور اس درجہ اخیر کے خاص اُپاسک بہت ہرنس جی کے سنپردا والے ہین لیکن اسقدر اور فرق
ہی کہ بہت ہرنس جی کے سنپردا والے الیشرتا کی تقدیم بھی بہ نسبت پریا جی کے تصور کرتے ہین سب سرنگار
اُپاسکان کا یہ طریقہ ہی کہ پریا پریتم کے سرنگار اور بھاؤ مین استری بھاؤ سے ہر وقت و ہر لحظہ حاضر رہتے
ہین کوئی وقت غیر حاضری اور پردہ کا نہین اور طرفین یعنے پریا پریتم کے رازدان اور ادا کرنے
والے پیغامات ہمدگر مین ہوشیار اور بروقت ہو جانے رنج اور مان کے ہمدگر کا رنج دفع کرنے والے و
علی ہذا القیاس صدہزار ہا بھاؤ سے سیوا اور تصور کرتے ہین بھاؤ باریک اور کمال مشکل ہی کہ تصور
ضرور نہین اُپاسنا سرنگار کی قدیم سے ہی اکثر رکھیشر اور جوگی جن روپ اپاسری رکھنندن مہاراج اور مرلی
کا دیکھکر موہت اور فریفتہ ہو گئے اور اُس روپ اور مادھرج کے پورن پھل کی پراپتی سری مہارانی جی کو
دیکھکر مانسی بھاؤ سے اُس روپ انوپ مین دل لگایا مادھرج کے معنی اگرچہ شیرنی کے ہین لیکن مراد حسن
اور خوبصورتی سے ہی اُپاسکان مادھرج کے اپنے آپ کو استری نہین مانتے فریفتہ و عاشق
بھگوت کی مادھرج اور حسن کے ہوتے ہین اُنمین چند تفصیل ہین ایک وہ ہین کہ صرف بھگوت
مادھرج کے اُپاسک ہین پریا جی کے دھیان سے کچھ تعلق نہین رکھتے دوم وہ ہین کہ جگل سروپ
یعنے پریا پریم کا تصور اور دھیان کرتے ہین اُنمین بھی ایک گروہ والے تو بھگوت کی الیشرتا

مقدم مانتے ہین اور پر یاجی کو آدیا یا اور سب برہمانڈ کو مایا اور بھگوت آسرہ بھوت و بیوم ایسے ہین کہ
پناہ شدہ
پریا پریتم کو ایک مانتے ہین جسطرح جل اور ترنگ یا سانپ اور اسکا کنڈل کہ حقیقت مین ایک ہین اور
برائے نام دو گفتگو مین آتے ہین تیسرے ایسے ہین کہ پریاجی کی تقدیم بیان کرتے ہین اور پریتم
کی تاخیر تصریح اس تیسرے درجہ کی آیندہ لکھی جاویگی طریق سیوا پوجا سب اُپاسکان مادھرج مین
علاوہ ازبھاؤ ہاے مذکورہ بالا چند تفصیل دیگر ہین یعنی بعض تو بروقت سیوا پوجا جنگل سروپ کے
اپنے آپ کو مغل دو چار سالہ تصور کرکے سب خدمت اور سیوا پوجا کرتے ہین بعض کا یہ طریق ہی کہ
خود تو سیوا بھگوت کی کرتے ہین اور وہ واسطے سیوا مہارانی جی کے اپنی والدہ یا زوجہ یا ہمشیرہ وغیرہ یا سب
ستورات اپنے گھر کو کنیز مہارانی جی کی تصور کرلیتے ہین اور سب سیوا اشنان اور سرنگار کرانے مہارانی جی
کی اُنکے ہاتھ سے تصور سمجھ لیتے ہین اور بعض کا یہ طریق ہی کہ جیسے نت پارشد بھگوت کے ہین ایسے ہی
نت سکھی مہارانی جی کے بیشمار ہین اُنکے ہاتھ سے خدمت مہارانی جی کی ہوتی ہی اور بعض برہمانی و
بھوانی اندرانی وغیرہ کو خدمت کرنے والے و کنیز سری مہارانی جی کی خیال کرکے بھگوت کی سیوا پوجا
خود کرتے ہین علاوہ اسکے سوکیتا پرکیتا بھاؤ علیحدہ رہا سو مامانج سنپردا اور رام اُپاسکو نہین تو پرکیتا
بھاو ہرگز مرتب نہین ہو سکتا سوکیتا بھاو سے سیوا آرادھن مروج ہی البتہ سریکرشن اُپاسنا مین پرکیتا بھاو
سے آرادھن ممکن ہی سو اُسکی یہ تفصیل ہی کہ نمارک سنپردا مین سوکیتا بھاو سے پوجن سیوا کرتے ہین
اور براہ کا ہونا سری کرشن اور رادھکا مہارانی کا بہ شہادت پورانون کے مانتے ہین اور وشن
سوامین کی سنپرداے اگرچہ اُپاسک صرف بال چرتر سری کرشن سوامین کے ہین لیکن
رادھکا جی کو بقول نمارک سنپرداے سوکیتا بھاو سے پرم پریا سری کرشن سوامین کی جانتے
ہین اور مادہ سنپرداین پرکیتا بھاو کا قاعدہ ہی رغبت دلی علیحدہ بات ہی اسمارتگان مین
کوئی قاعدہ خاص معین نہین جیسے چرترون اور بھاو پر توجہ ہوگی ویسا ہی مان لیتے ہین سرنگار
اور مادھرج بھاو مین جو آرایش اور سرنگار پریا پریتم کا تصور یہ یا ظاہری کرنا چاہیے اور جو
پریا پریتم ہمدیگر کے ملنے اور دیکھنے اور دکھلانے اور اپنے اپنے آراستہ رکھنے اور سامان
عیش و نشاط بہت تکلف اور بناوٹ سے تیاری کی اُمنگ رکھتے ہین اور جو کھیل و ہنسی و گفتگو
و ناز و نیاز ہوتے ہین اُسکا بیان ہرگز و مطلق بیشمار شیش اور سارداسے کروڑون کلپ تک نہین
ہو سکتا اور جن بھگوت بھگتو کی اُپاسنا کمال کو پہونچ گئی ہی اور وے سامان اور سماج دل مین سما گئے
ہین ممکن نہین کہ اُنسے بھی بیان ہو سکے دل ہی دل مین لطف اُٹھاتے ہین بس یہ مست منہ

اور بعقل تو کیا لکھ سکتا ہو وے عاشق و معشوق کہ جنکا دل ہمدگر کے حسن پر از دست رفتہ ہوا اور اُمنکے
وشوق وصل یکدیگر مین بھرے ہوئے تریہ لوک کی حشمت و دولت سے جہان تک سامان عیش و عشرت
و آرایش و نشاط کے از روے شاستر اور کتابون کے سُنے ہین اور جو کچھ دیکھے ہین یا جہان تک دل پہونچے
وے سب تیار کرتے ہون پر پاپر یتم کے سامان سرنگار و بھاو و عیش و نشاط و حُسن کے روبرو ایسے ہین کہ
جیسا سو کرور آفتاب کے روبرو ایک ذرہ در بینصورت اُپاسکان حسب رغبت و تنگ پوے طبیعت دیدہ
و شنیدہ کے جسقدر اور جسطرح جگل سروپ کا تصور اور آرادھن کر سکین اُسیقدر بہتر ہی جیسا اور جسطرح
تصور کرینگے وہی مراد کو پہونچا ویگا اور یہ بھی واضح رہے کہ پریا پریتم عاشق و معشوقون مین سروپنی و سرنشا
ہین جو چرتر کوئی سرنگار و مادھرج کے دل کی آنکھون کو نظر آوین وے سب بھگوت کے کیے ہوئے ہونگے
جدید چرتر کوئی نہوگا غرض اُس روپ انوپ مین جسطرح طبیعت لگے لگانی واجب ہی کہ پرمانند و برہمانند
وگیان و بھگتی و بیراگ و ہر چہار پدارتھ خود بخود موجود ہو جاتے ہین اوپر ذکر ہوا ہی کہ بعض شخص پریاجی
کی تقدیم بیان کرتے ہین اور پریتم کی تاخیر سو واضح ہو کہ ہر چہار سنپردا مین اب تک ایسا قاعدہ کسی نے
پیدا نہین کیا تھا البتہ جو سکھی بھاو رکھتے ہین اُنمین ہت ہرہنس جی نے اس بھاو کو رواج دیا تھا
سو اُنکا طریق ہر چہار سنپردا سے علحدہ ہی لیکن اب منجملہ چہار سنپردا کے ایک شخص نے جدید شاخ نکالی
یعنی پہلے سے رامانج سوامین کی سنپردا مین دو طریق ہین یکے تنگل دوم بڑگل تنگل وے ہین کہ
اصلی قاعدہ رامانج سوامین کے معتقد ہین اور اُنکے اعتقاد مین بشن نارائن الیشر ہین اور لچھمی جی
جیو اور بڑگل وے ہین کہ بیدانت آچاری نے قاعدہ اختراع کر کے بشن اور لچھمی کو برابر جانا اور بڑگل سروپ
کے آرادھن کا رواج دیا اب عرصہ قلیل یعنے سو دو سو برس بیدانت آچاری کے طریق پر راگھوا چارج
نے یہ شاخ نکالی کہ بشن نارائن پر لچھمی جی کو فائق لکھا ہی اور طریق پر راگھوی رواج دیا اُنکا طریقہ در گا
اپاسکان سے اندکے ملتا ہی قلیل آدمی اُس طریقہ پر ہین اور مندر اس سے ایک منزل جانب غرب
اُنکا گردوارہ ہی واضح ہو کہ اُپاسکان سرنگار و مادھرج در باب تصور و اُپاسنا حسن و آرایش پریا پریتم کے
متفق ہین اور ابتدا اور انجام دونونکا یکسان ہی اسواسطے بھگتان پیروان سرنگار و مادھرج کو ایک ہی
نشٹھا مین لکھنا مناسب جانا ہے کر پاسندھو سے دین پسل سے کرنا کر اب اس نالائق کیطرف بھی کچھ ایسی
نظر پرورش کی ہو کہ اپکی مادھرج کا چنتون کرتا ہوا آنند رہا کرون اگرچہ میرے اعمال ایسے ہین کہ مطلق
واجب الرحم نہین لیکن جو آپ کے بیدون تبسل اور پرنت آرت بھجن پر نگاہ ہوتی ہی تو سب کچھ توقع ہوتی
ہین سو اپنی طرف اور اپنے برہ کی طرف نگاہ فرما کر یہ استقلال عنایت کرو

कवित्त

कबित

जिन जानो वेद ते तो याद कै विदित हो हैं जिन जानो लोक लोक लोक पर लर मरौ ।
जिन जानो तप तो नो तापन सौं तपन प्रपंच अग्नि संग लै समाधि धर धर मरौ ॥

जन जानो वेद ते तो याद की बदत हो मैं जन जानो लोक लोक लोक पर लर मरो

जिन जानो योग ते तो योगी युगे युगे जीये जिन जानो जोत सोउ जोत लै जर मरौ।
हों तो देवनन्द के कुमार तेरी चेरी भई मेरो उपहास कोउ कोटिन कर मरौ ॥

जन जानो तप तिनों तापन सों तप तप पंच अगन संग लै समाधि धर धर मरो

जन जानो जोग ते तो जोगी जुगे जुगे जीये जिन जानी जोत सोउ जोत लै जर मरो

हों तो देवनन्द के कुमार तेरी चेरी भई मेरो उपहास कोउ कोटिन कर मरो

कवित्त दूसरा

कबित दूसरा

कोऊ कहो कुलटा कुलीन अकुलीन कोऊ कोऊ कहो कनकलंकन कुनारी हौं
कोउ कहो कुलटा कुलीन अकुलीन कोउ कोऊ कहो कनकलंकन कुनारी हौं

केशव देव लोक परलोक निरलोक तें नो तीनो हैं अलौकिक लोक लोकन तें न्यारी हौं २
कैसो दो लोक परलोक तो लिनहो हमालोक लोक लेकिन तेन तेन्यारी हौं २

तन जाहु धन जाहु देव गुरु जानि जाहु जीव कयों न जाहु नेक सुनन गयी हौं ३
तन जाहु धन जाहु देव गुरु जानि जाहु जीव कयों न जाहु नेक सुनन गयी हौं ३

वृन्दावन बारी मुनबारी मुकुटबारी पीतपटबारी बांमूरत पर बारी हौं ४
वृन्दावन बारी मुनबारी मुकुटबारी पीतपटबारी बांमूरत पर बारी हौं ४

कवित्त तीसरा

कबित तीसरा

माथे पै मुकुट देख चन्द्र की चटक देख लटकि लटक देख रूप रस पीजिये १
माथे पै मुकुट देख चन्द्र की चटक देख लटकि लटक देख रूप रस पीजिये १

लोचन विशाल देखि गरे गुंज माल देखि अधर सलाल देख चित्त चोप कीजिये २
लोचन विशाल देखि गरे गुंज माल देखि अधर सलाल देख चित्त चोप कीजिये २

कुरादल हलन देव अलफेवलन देव पलकन चलन देव सरबस दीजिये ३
کنڈل ہن دیکھ الکین بکن دیکھ پلکین چلن دیکھ سربس دیجے

पीतामबर छोर देखि मु ली फेरन देव सांवरो की ओर देख देव दोई कीजिये ४
پیتامبر چھیور دیکھ مرلی کی گھور دیکھ سانورے کی اور دیو دیکھو ہی کیجے

کتھ برج گوپکاؤن کا چرتر تریہ لوک کو ایسا پوتر کرنیوالا ہو کہ تیسیں کوئی نظر نہین آتی اگر گنگا وغیرہ تیرتھونسے برابر کیا جاوے تو وے ایک ایک ملک مین واقع ہین اور اشخاص ملکہاے بعیدہ اور دور کو بحنت و مشکل بسیار حاصل ہوتے ہین اور کمی و بیشی ثواب کی بلحاظ پرب وغیرہ کے علیحدہ رہی اور یہ چرتر پرم پوتر ہر ایک کو سب جگہ باسانی حاصل ہین اور واسطے دینے ہر چہار پدارتھ کے ہر لحظہ اور ہر وقت برابر اپنی کم نصیبی سے اگر اُسطرف رغبت نہو تو امر دیگر ہے مہما گوپکاؤن کی بید اور برہما اور سیس اور سارد وغیرہ بھی نہین کہہ سکتے برہما جی نے جنکے چرن رج اپنے سر پر دھارن کری اور اپنا بھاگ سراہا پھر اُنکی مہما کا بیان کرنے والا کون ہو اگر گوپکاؤن کو بزمرۂ بھگوت بھگتون کے شمار کیا جاوے تو اسمین اعتراض لازم آتے ہین اوّل یہ کہ جنکے چرتر کیرتن کرکے بھگت جن موسوم بہ بھگت ہوتے ہین اگر اُنکو بھگت کہا جاوے تو گستاخی ہو دوم یہ کہ بید اور پورانو نہین چند قسم کی بھگتی لکھی ہین اُنکی سادھن سے بھگت نام ہوتا ہو سو منجملہ اُنکے ان گوپکاؤن نے کونسا سادھن کیا کہ اُنکو بھگتو نمین شمار کیا جاوے اور اگر بزمرۂ بھگتان نہ لکھا جاوے تب بھی جاے اعتراض ہو اوّل یہ کہ کسی نے بلا بھگوت بھگتی کے بھگوت کو نہین پایا دوم یہ کہ اگر وے بھگت نہین تو اس بھگت مال مین کیون مندرج کیا در صورت اُنکو بھگوت کی پرم پریا اور بھگوت روپ جاننا چاہیے اور جو مہمان اُنکی بیان ہو وہ مہمان بھگوت کی تصور کرنی واجب ہی بلکہ گوپکاؤن کا درجہ زیادہ ہو بدین سبب کہ جو زبردست ہوتا ہو کمزور کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہو سو گوپکاؤن نے بھگوت کو گوُلوک سے اپنی طرف کھینچ لیا علاوہ ازان تمام جہان کہتا ہو کہ بھگوت اس جہان کا کرتا دھرتا اور مالک ہو لیکن باوجود اس گفتگو کے کسی کو اعتقاد نہین ہوتا کہ بھگتونکا بھجن سمرن کرکے بھگوت کے روپ انوپ کا تصور کیا کرین اور گوپکاؤن کے چرتر کو وہ پرتاپ اور قدرت ہو کہ اگر تھوڑا سا بھی کوئی سُن لیتا ہو تو ممکن نہین کہ وہ روپ بھگوت کا اُسکے ذہن مین نہ آجاوے اور اعتقاد بھگوت مین نہو ارادہ تھا کہ کچھ چرتر گوپکاؤن کے مندرج نسخہ ہذا کیے جاوین لیکن منجملہ بیشمار چرتروں کے ایک قسم کے چرتر کی بھی طاقت تحریر کروون جنم تک نہ دیکھی گوپکاؤن کا بھاؤ بھگوت مین الولک یعنی جو نہ دیکھنے مین آوے ایسا ہوا کہ بھگوت بھگتونکو پرم آنند کا دینے والا ہو اور دیگر اشخاص کو بھگوت مین لگا دینے والا شرح الولک بھاؤ کی یہ ہو کہ گوپکا بھگوت کو واحد لاشریک پورن پرمہر پرماتما جانتی تھین اور اسی کو یار غمگسار

دوست دلنواز و محبوب مرغوب سمجھکر قواعد دوستی و نازونیاز کے بجالانے تھین اگرچہ یہ دونون باتین باہمدیگر ایسی مختلف ہین کہ جسقدر تاریکی اور روشنی کو آپس مین مخالفت ہوتی ہی لیکن چونکہ گوپکا و نہین موجود تھی اسواسطے اُنکا بھاؤ شاستروں نے الوکک کہا سو اس بھاؤ کے ثبوت مین مجملہ کروڑون چرتر کے ایک دو چرتر لکھتا ہون ایک دفعہ برجبھوکھن مہاراج رات کو کسی گوپکا کے گھر گئے جب وہانسے روانگی کا ارادہ کیا تو اپنے گھونگھرو اس خوف سے کہ کوئی آواز سُنکر بیدار نہو جاوے اُتارنے لگے گوپکا مذکور نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اگر میری بدنامی ہووے تو مضائقہ نہین لیکن یہ بدنامی تمکو نہونی چاہیے کہ سر پر کرشن پورن برہما اپنے چرن کملونسے لگے ہوئے کو علیحدہ کردیتا ہی ایک دفعہ برج گوپکا واسطے فروخت ماکھن کے جمنا پار جاتی تھی چونکہ شوق دیکھنے اور گفتگو برج چند مہاراج کا ہر وقت رہتا تھا اسواسطے اُسیطرف کو روانہ ہوئی کہ جسطرف نٹ ناگر مہاراج تھے اور بعد درشن ہمدیگر اور قصہ و تنازعہ دان وغیرہ کے ارادہ جمنا پار جانے کا کیا برج کشور مہاراج نے کہا کہ یہ کشتی جمنا مین موجود ہی الّا اسوقت ملّاح موجود نہین اگر تمکو ضرور جانا ہی تو ہم تمکو پار اُتار دیوینگے سب گوپی اُس کشتی مین سوار ہوگئین اور برج کشور مہاراج ملاح ہوئے اتفاقاً وہ کشتی بوسیدہ و کہنہ تھی جب درمیان دریا کے پہونچی تو پانی اُسمین آنے لگا کونتی مہاراج نے کہا کہ خبردار ہو کشتی ڈوبی اُنمین سے جو ہنسی اور مزاح کے مزاج نندنندن مہاراج سے واقف تھین اُنھون نے کہا کہ کچھ فکر نہین ڈوبنے دو ہم وہ بیوقوف نہین کہ تیری دھمکی مین آکر جو تو کہے وہ قبول کرلین اور بعض جو کم عمر اور ناتجربہ کار و ناواقف مزاج برج چند مہاراج سے اور نوآمد تھین گھبرائین اور سوبھادھام کے پاس آکر کوئی تو چھاتی سے لپٹ گئی اور کسی نے ہاتھ پکڑ لیا اور کوئی چرن پکڑ کر بیٹھ گئی اور کسی نے گردن مین ہاتھ ڈالدیے جب متبسم ہوئے مہاراج نے دیکھا کہ اکثرونسے تو کام دل حاصل ہوا لیکن بعض ہماری دھمکی مین نہین آتین تو کشتی کو قریب غرق کے کردیا تب سبکو یقین ہوگیا کہ اب ضرور کشتی ڈوبی گوال بال جو کنارہ پر کھڑے تھے اُنھون نے ادھر نندنندن مہاراج کا تالی بجا بجا کر تمسخر اُڑایا کہ جھیلا سب سے پہلے بلی لیکر کشتی پر جا چڑھے تھے اور لو ادھر گوپکا کو بیوقوف بنایا کہ یہ گنواری اس نازک بدن کے بھروسے پار جایا چاہتی تھین برج سندریونکو مطلق کچھ فکر نہوئی اور بدستور شادان اور بشاش کہنے لگین کہ نہ غم گورس کا نہ ماکھن نہ اسباب وغیرہ کا اور بدنامی ہزار نیکنامی سے بہتر ہی لیکن غم اور افسوس عظیم اُس شہر کا ہی کہ جس کشتی کا کشتیبان کرشن سا تارک تھا وہ کشتی ڈوب گئی جب جسودھا مہارانی نے یہ ماجرا اور شیدو وغیرہ کی مایا کی پھانسی سے باندھنے اور چھڑانیوالے کو رسّی سے باندھا تو سب گوپکا واسطے تماشا دیکھنے کے آئین اور کہنے لگین کہ ہے نندنندن خوب ہوا جو تجکو جسودھا جی نے اوکھل سے باندھا تا کہ اب بھی دوسرے کے بندھنے کا

دکھ تجکو معلوم ہووے یعنی تجکو جو مایا کی پھانسی مین تمنے باندھ رکھا ہی اُسکے اوپر کرپا کرو جب اودھو جی بھگوت کا پیغام لیکر متھرا سے گوپکاؤنکے پاس آئے اور گیان بیراگ کا راگ شروع کیا تو برج سندریون نے جوابات معقول دیے اتفاقاً ایک بھنورہ وہان آگیا گوپکا بہانہ اُس بھنورے کے اودھو سے کہتی ہین کہ اے بھنورہ تو اسی دغاباز بیرحم کی تعریف کرتا ہی کہ جسنے راجہ بل بچارہ کے ساتھ دغا کرکے اُسکا راج لے لیا پھر رام اوتار دھارن کرکے اول تو سُپ نکھا کو اپنے حُسن اور چہرہ پر فریفتہ کرلیا پھر اُسی کے روپ کا ناس کردیا اور نہین معلوم کہ اس دغاباز بیمروت کو انترجامی یعنے ہر ایک کے اندرونہ مین رہنے والا کسواسطے کہتے ہین اگر حقیقت مین انترجامی ہو تو ہمارے اندرونہ کا حال دیکھکر کیون نہین آتا اور ہماری حالت پریشان پر دیا نہین کرتا یا تو انترجامی نہین یا بیرحم و بیمروت ہو اس قسم کے چرترون سے کہ بے انتہا ہین الوکک بھاؤ گوپکا بخوبی ثابت ہے مہابھارت و بھاگوت و گرگ سنگتا و بشن پوران و دیگر پوران سے ظاہر ہی کہ گوپکا اوتار بید سُرتی ورکھیشران اور جنک پور باسیونکی استریونکا ہین جسقدر گیان اور پریم بھاؤ وغیرہ انکو ہوا سب درست اور بجا ہے پریم گوپکاؤنکا اسقدر ہوا کہ سب رکھیشران و شاعران سابقین و حال نے انتہا پریم کی گوپکاؤنپر لکھی اور اس بھگت مال مین جو مدارج پریم کے پریم نشٹھا مین لکھے جاوینگے اور اُنکی تمثیلات بیان ہونگی وہ کروڑہا سے کروڑہا ان حصہ گوپکاؤنکے پریم کا ہی ارادہ تھا کہ کچھ ذکر پریم گوپکاؤنکا اس کتھا مین بھی درج کیا جاوے لیکن جبکہ لاانتہا دیکھا تو خاموشی اختیار کی سرنگار رس جسکا ذکر کچھ دیباچہ مین اور کچھ تمہید اس سرنگار نشٹھا مین مندرج ہوا اُس رس کے خزانہ کی دھجایا اُس ملک کی بادشاہ یہ برج گوپکا ہوئین بلکہ اُس رس کا خاتمہ برج گوپکاؤنپر ہوچکا اب قدرے قلیل جس کسی کو وہ رس حاصل ہوتا ہی تو برج ناگریونکی کرپا سے ملتا ہی اور جس کسی کو اُسکے لطف کی تمنا ہووے تو گوپکاؤنکے چرترونکی سرن لیوے افسوس کہ نسبت برج سندریونکے حروف بصیغہ ماضی زبان قلم سے برآمد ہوئے حالانکہ برج گوپکا اور برج چندر مہاراج وے چرتر کہ جو شاستر ونمین مندرج ہین بدستور ابتک کرتے ہین جنکو کہ بھگوت نے آنکھین بینائی کی بخشی ہین وے اُس چرتر کو دیکھتے ہین برج چندر مہاراج کبھی برج کو چھوڑکر علحدہ نہین ہوتے اور بھاگوت وغیرہ پورانونمین جو ذکر بھگوت کے جانے کا متھرا اور دوارکا کے ہوا وے چرتر بھگوت کے واسطے انجام بعض امور ضروریہ کے ہین ایک روپ نے تو سب چرتر متھرا وغیرہ مین کیے اور دوسرا روپ پوران برمھ سچدآنند گھن نندنندن مہاراج کا برج مین رہا کہ ابتک وے چرتر ہوتے ہین ثبوت اسکا آپاسک جن بید سرتی اور پورانونسے بخوبی کرتے ہین اسنگہ گھنایش تحریر اس طوالت کی نہین لیکن ایک حال مختصر لکھا جاتا ہی جب اودھو جی نے حال بیتابی اور بیقراری گوپکاؤنکا دیکھا تو خود بیاعث رحم کے بیتاب و بیقرار ہوگئے اور بھگوت کیطرف اطلاق بیرحمی اور بیوفائی کا کرنے لگے یہ خیال دل مین ہوا ہی تھا

کہ ایک چترتر دیکھا یعنی نند نندن مہاراج کسی برج گوپکا سے ہنستے ہین اور کسی کا کچھ چیز اگرتھائے ہین اور نندجی کے گھر گوبھرون کی خبرگیری کرتے ہین اور جنگل سے گوالتے ہین اور گوپکا واسطے دیکھے بھگوت کے اپنے اپنے دروازون پر کھڑی ہین غرض اس قسم کے صدہا چرتر جو بھگوت ہمیشہ کیا کرتے تھے دیکھے اور متعجب ہوکر حواس باختہ ہوگئے تب برج گوپکاؤن نے سمجھایا کہ اودھو تو گیان کسکو سکھاتا ہے اور کیا جوگ وغیرہ کو بیان کرتا ہے سرکرشن ہر وقت یہان موجود رہتے ہین اور کبھی برج سے علیحدہ نہین ہوتے تھے گوپکاؤن کے موافق پریت اور بھگتی کلجگ مین بلاخوف خطر کسی طرح کی میران بائی جی کو موہ دنیائی سرم اور کل کا سلسلہ ترک کرکے صرف گردھرلال جی سے پریم لگایا اور جنکا نرمل جس سب بھگوت بھگتون نے گایا راجہ میرتھ کے گھر جنم ہوا اور خردسالی سے گردھرلال جی کے روپ انوپ مین عشق ہوگیا ابتدا اس عشق کی بعض بھگوت بھگت یہ کہتے ہین کہ کسی عمدہ کے گھر برات آئی تھی واسطے دیکھنے دھوم دھام برات کے محل کی عورات بالاخانہ پر چڑھین اُسوقت والدہ میران بائی جی کی واسطے درشن گردھرلال جی کے کہ محل مین براجمان تھے گئی تھی میران بائی جی بھی کہ تین چار برس کی تھین کھیلتی ہوئی اپنی والدہ کے پاس چلی گئین اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ ہمارا دولہ کون ہے والدہ نے ہنسکر گود مین اٹھالیا اور گردھرلال جی کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ تیرا دولہ یہ ہے میران بائی جی نے والدہ کی شرم سے اپنے دولہ سے گھونگھٹ کرلیا اور اُسیوقت سے ایسا عشق گردھرلال جی مین ہوا کہ ایک دم بلا درشن یا تصور اسنے سوا مین کے نہین گذرتا تھا شارح بھگت مال لکھتا ہے کہ بعد ہوجانے رشتہ عشق ومحبت میران بائی اور گردھرلال جی کے والدین نے نسبت اُنکی ساتھ پسر رانا والی چتوڑ کے کردی اور برات عظم وشان کے ساتھ آئی جب پسر رانا کے ساتھ بھانوری یعنی پھیرے ہونے لگے تو میران بائی جی اپنے پھیرے گردھرلال جی سے کرتی تھین مغلق خیال پسر رانا کا نہ تھا جب وقت رخصتی کا آیا اور والدین نے سامان جہیز کو کہ جو کچھ لائق تھا کیا تو میران بائی جی مفارقت گردھرلال جی سے بیقرار ہوگئین والدین کی گوارا نہ کرسکین اور مضطر بہا وبیقرار ہوکر شدت گریہ وزاری سے بجھ اس ہوگئین والدین نے کمال محبت وپیار سے کہا کہ سب کچھ موجود ہے جو تمکو خوش معلوم ہو وہ بلا استفسار لیجاؤ میران بائی جی نے اسحالت بیقراری مین کہا کہ جو میری زندگی ورضامندی مطلوب ہے تو گردھرلال جی کو عنایت کرو کہ جان ودل سے سوا کرونگی چونکہ والدین کو میران بائی جی ازبس عزیز تھین اور وقت مفارقت دختر عزیزہ کا تھا علاوہ ازان اُنکو بھگوت بھگت اور پریمی پہلے سے سمجھ رکھا تھا اسواسطے گردھرلال جی کو میران بائی جی کے حوالہ کیا میران بائی جی بھگوت کو اپنے ڈولے مین براجمان کرکے بھگوت چھب کو دیکھتی ہوئین اور اپنے مالک کے ملنے سے شاداں وفرحان رانا کے گھر پہونچین ساس نے بعد ادائے رسوم آمد کے درگا کی پوجن

اول اپنے پسر سے کرائی اور پھر میران بائی جی سے کہا میران بائی جی نے جواب دیا کہ یہ جسم گردھرلال جی کے نذر کر چکی اُنسے سوائے اور کسی کے سامنے سر کب جھک سکتا ہے ساس نے کہا کہ درگا کی پوجن سے سہاگ کی ترقی ہوتی ہے میران بائی جی نے جواب دیا کہ استبداد ضرور نہین جو کچھ اول مین نے کہا ہے اس سے سوائے اور کچھ نہوگا یہ جواب سُنکر ساس میران بائی جی کی ناراض ہوئی اور جل بلکر اپنے شوہر کے پاس گئی اور کہا کہ یہ بہو کسی کام کی نہین جبکہ اول روز مجکو جواب دیکر شرمندہ کر دیا نہ معلوم کہ آیندہ کیا کریگی رانا سُنکر بیحد غضب ہوا اور مستعد قتل میران بائی جی کا ہوگیا لیکن اپنی عورت کے کہنے سے باز رہا اور علیحدہ حویلی مین مقیم کر دیا واضح ہو کہ رُکمنی اور گوپکاؤن نے جو درگا پوجن کیا تھا تو سر یکرشن مہاراج تب تک حاصل نہین ہوئے تھے میران بائی جی کا اول ہی سر یکرشن مہاراج شوہر ملگئے اسواسطے درگا پوجن ضرور نہوا اور نہ رُکمنی و گوپکاؤنکی نظیر سے اعتراض لازم آیا میران بائی جی جب علیحدہ مکان مین رہنے لگین تو کمال خوش ہوئین اور گردھرلال جی کو براجمان کر کے سرنگار اور آرایش بھگوت اور ست سنگ مین شب و روز دل لگا یا رانا کی دخترکہ اودا بائی اُسکا نام تھا واسطے فہمائش میران بائی جی کے آئی اور کہنے لگی کہ بھابھی تو بڑے گھر کی بیٹی ہے کچھ عقل سیکھ اور فقیرونکا سنگ چھوڑ دے کہ دونون کُل کو کلنک لگتا ہے میران بائی جی نے جواب دیا کہ ست سنگ سے کروڑون جنم کے کلنک جاتے ہین جسکو ست سنگ عزیز نہین وہی کلنکی ہے اور میری زندگی ست سنگ سے ہے جس کسی کو دُکھ ہووے اُسکو فہمائش تمھاری واجب ہے اودا بائی واپس آئی اور اپنے والدین سے سب حال کہا کہ میران بائی ایسی مستقل بھگوت بھگتنی مین ہے کہ کسی کا کہنا نہین مانتی رانا برآشفتہ ہوا اور زہر قاتل کا کٹورہ بنا مزہ چرن آمرت پاس میران بائی جی کے بھیجدیا میران بائی جی نے بھگوت چرن امرت کو سر پر چڑھایا اور بخوشی تمام نوش کیا رانا منتظر تھا کہ اب خبر فوت میران بائی جی کی پہونچے لیکن میران بائی جی کے چہرہ پر بدستور وقت بوقت زیادہ ہوتی تھی بھگوت سرنگار اور سوبھا مین چمکی ہوئی ترکیبات جدیدہ سے آرائش کرتی تھین اور بھگوت چرترونکا کیرتن کر کے رس اور پریم امرت مین بھرتی تھین اسوقت میران بائی جی نے ایک بشن پد بھگوت کے روبرو کیرتن کیا مصرع اولیٰ یہ ہے رانا جی زہر دیو ہم جانی ؛ جب زہر کا اثر میران بائی جی کو نہوا تب رانا نے چوبدار تعینات کیے کہ جسوقت میران بائی جی سادھو سے گفتگو کرتی ہون اُسکی اطلاع پہونچاوین کہ قتل کر دیا جاوے چونکہ میران بائی گردھرلال جی کے ساتھ ہنسی و قہقہہ کھیل و گفتگو عاشقانہ و معشوقانہ کیا کرتی تھین ایک روز چوبدارون نے خبر پہونچائی کہ اسوقت میران بائی جی کسی کے ساتھ گفتگو ہنسی اور مزاح کی کرتی ہین رانا شمشیر بکف آیا اور پکارا کہ کیوار کھول میران بائی جی نے کیوار کھول دیے جب اندر گیا تو کچھ نہ دیکھا بولا کہ جسکے ساتھ گفتگو خوش مزاحی کی ہو رہی تھی وہ کہان ہے میران بائی جی نے فرمایا کہ

تمہارے سامنے موجود ہے آنکھ کھول کر دیکھو کہ اُسکو تمسے کچھ شرم اور پردہ نہین ہے واضح ہو کہ اسوقت میران بائی
اور بھگوت باہمدیگر جوسر کھیلتے تھے اور جب رانا پہونچا تو بھگوت نے ہاتھ واسطے ڈالنے پانسہ کے دراز کیا
تھا رانا نے جو ہاتھ بھگوت کا مع پانسہ دراز دیکھا تو شرمندہ ہوا اور واپس آیا حالانکہ یہ پردہ رانا نے
خود دیکھا لیکن کچھ اثر اُسکے دل کو نہوا فی الحقیقت جب تک بھگوت بھگتونکی کرپا نہین ہوتی تب تک بھگوت
ہرگز کرپا نہین کرتے راناہذکور میران بائی جی کے درپے قتل تھا پس بھگوت کرپا کسواسطے ہوا ایک شخص
فاسق وفاجر سادھو روپ بنا کر میران بائی جی کی خدمت مین آیا اور بیان کیا کہ گردھر لال جی کی یہ اجازت
ہے کہ میران بائی جی کو پرکھ کے انگ سنگ کا سنکھ دو اسواسطے آیا ہون میران بائی جی نے فرمایا کہ گردھر لال جی
کا حکم سر پر ہے اوّل آپ بھوجن پرشاد کرین میران بائی جی نے صحن اُس مکان مین کہ جہان بھگتونکا سوانگ
موجود تھا پلنگ بچھوایا اور آراستہ کرکے اُس فریبی سادھو کو بُلایا اور فرمایا کہ پلنگ پر تشریف لیجیے شرم یا خوف کسی
بات کا نچاہیے کہ اجازت گردھر لال جی کی بہرحال واجب ہے وہ شخص سُنتے ہی زرد ہو گیا اور تاریکی دل کی
مبدّل بہ روشنی ہوئی میران بائی جی کے قدمونمین پڑا اور دست بستہ تمنی کرپا اور بھگوت سرنا گتی کا ہوا جسنے
میران بائی جی نے رحم کرکے بھگوت سنکھ کر دیا اکبر بادشاہ حال خوبصورتی میران بائی جی کا سُنکر ہمراہی
تانسین واسطے درشنونکے گیا اور بعد درشن میران بائی جی اور گردھر لال جی کے حال بھگتی کا دیکھکر اپنی
خوش نصیبی سے کمال خوش ہوا جب تانسین ایک بشن پد بھگوت بھیٹ کرچکا تب واپس آیا میران بائی جی
واسطے درشن برندابن کے تشریف لائین اور جیو گشائین جی کے درشنونکو گئین گشائین جی ممدوح نے کہلا بھیجا
کہ استری کے درشن نہین کرتے میران بائی جی نے فرمایا کہ ہمتو برندابن مین سبکو سکھی روپ جانتے تھے اور
مرد صرف گردھر لال جی کو آج معلوم ہوا کہ اس برج کے اور اُس برجراج کے اور بھی حصہ دار ہین گشائین جی یہ
سُنکر باہر نہ آئے اور میران بائی جی کے درشن کرکے بھگوت پریم مین پورن ہوگئے بعد ازان میران بائی جی نے
ہر ایک بن اور کُنج وغیرہ کے درشن کیے اور روپ مادھری بھگوت کو دلمین براجمان کرکے اپنے دیس مین
واپس آئین دیکھا کہ رانا کی عقل بدستور ناقص ہے اُسکے دیس کو چھوڑ کر دوارکا جی مین چلی گئین اور گردھر لال جی
کی سوبھا مین چھکی ہوئی بھگوت سرنگار کے رس مین مگن رہنے لگین جب بھگوت بھگتونکا آنا رانا کے شہر مین
موقوف ہو گیا اور طرح طرح کے فسادات ہونے لگے تب رانا نے میران بائی جی کی بھگتی کا پرتاپ جانا اور بہت سے
براہمن واسطے واپس لانے میران بائی جی کے بھیجے اور آگوتا کیدکی کہ میران بائی جی کی منّت خوشامد کرکے واپس لاؤ
اور میری جانب سے عرض کرو کہ بلا تشریف آوری آپکے میری زندگی ممکن نہین براہمن دوارکا مین آئے اور
بلتمسہ رانا کو گوش گزار کیا میران بائی جی نے کیا برہمنان نے جب دیکھا کہ میران بائی جی کو واپسی مین تامل ہے

تو سب نے اتفاق کرکے اُنکے دروازہ پر دھرنا دیا کہ جب تم چلوگی تب خورد نوش کرینگے میرا بائی جی نے برہمنان کو کہا کہ میرا قیام اس دوار کا مین سری رنچھور جی مہاراج کی کرپا سے ہوا ہے اُنسے رخصت ہوا ون سو وہان جاکر اور گردھر لال جی کے پریم مین مگن ہوکر ایک بشن پد بھگوت بھینٹ کیا مصرع اخیر مقطع کا یہ ہے میران کے پربھو گردھر ناگر لال بچھڑن نہین کیجیے ۔ بھگوت پورن برہم سچدانند گھن پرم پریت میران بائی جی کی دیکھکر علیحدہ نہ کرسکے اور انکو اپنے جسم مین ملایا بعد دیر جو براہمن تلاش کنان وہان گئے تو میران بائی جی کو کہین نہین دیکھا لیکن ساڑی جو میران بائی پہنے ہوے تھین وہ سجاے پیتامبر کے بھگوت کے جسم پر دیکھی بھگوت بھگتی کے معتقد ہوکر واپس آئے اور اکبر بادشاہ نے چتور کو بعد چلے جانے میران بائی جی کے فتح اور تاخت و تاراج کیا تھا کرمیتی جی دختر پرسرام ساکن کنڈیلہ پروہت راجہ سیکھاوت ایسی پرم بھگت ہوئین کہ زمانہ کلجگ جو ہزارون کلنک اور عذابہا سے انواع انواع سے بھرا ہوا ہے کرمیتی جی کے نزدیک نہ آیا فانی اور ناپایدار شوہر کو ترک کرکے نت نرنکار شوہر یعنی سرکرشن مہاراج سے محبت کری اور دنیا کی سب پھانسی مثل خس کے توڑکر برہمانند مین باس کیا پرمل کُل والا جو پرسرام برہمن ہے اُسپر صد آفرین ہے کہ جسکے گھر ایسی دختر نیک اختر پیدا ہوئی جسکی بزرگی اور بھگتی سب بھگتونکے زبانزد اور بھگوت مین محبت پیدا کرنے والی ہے سرکرشن مہاراج کی چھب ابھرام پر کڑورونکا مدیو تصدق ہوے ہین ایسی طبیعت لگائی کہ اُسی چھب کے تصور اور دھیان مین مگن رہتی اور دھیان کے سُکھ سے ایسی لذت اور فرحت اُٹھاتی کہ جسم مین نہ سمائی بلکہ سب کام دنیا کے بے حقیقت معلوم ہوتے شوہر کرمیتی جی کا واسطے گونہ کے کہ جسکو بعض ملک مین مکلاوہ کہتے ہین آیا والدین نے زیور اور پارچہ وغیرہ اسباب گونہ کا خوب تیار کیا کرمیتی جی کو فکر ہوئی کہ یہ جسم واسطے بھگوت بھجن کے ہے نہ برائے لذات و شہوات جسمانی اسواسطے ارادہ دنیہ تیاگ کا کیا پھر خیال مین آیا کہ بھگوت کی پریت اور بھجن سب مقدمات پر مقدم تر ہے اور ظاہری محبت و رشتہ وغیرہ سب ہیچکارہ اور فضول چونکہ بھگوت بھجن بلا جسم نہین ہوسکتا اسواسطے دنیہ کا تیاگ کرنا ضرور نہین بر دھان بھجن کا ترک واجب ہے یہ ارادہ بالجزم کرکے جس رات کی صبح گونہ تھا اُسکی نصف گذرنے پر بھگوت کی چھب مین چھکی ہوئی اور اُسی تصور کی ہمراہی اور رہبری مین تن تنہا بلا خوف کسی طرح کے گھر سے نکلکر روانہ ہوئی صبح ہی ہر سمت کو آدمی تلاش کنان دوڑے اُنکو آتا دیکھکر ایک شتر مرد کی کرنگ مین پوشیدہ ہوگئی اور چونکہ بدیوے گناہ ہاے کلجگ کے بمقابلہ بدیوے شتر مرد ہزارون حصہ بھی نفوت نہین رکھتی اسیواسطے وہ بدبو معلوم نہوئی و نیز خوشبوے عطریات بھگوت سرنکار کی جو دماغ دل و جان مین سمائی ہوئی تھی اُسکے سبب سے تبھی کچھ شہ بدبو کا نہوا تین روز تک اُس کرنگ مین چھپی رہی بعد اُن

اُس سے ایک مدت گنگا اشنان کو جانا تھا اُسکے ساتھ گنگا جی پر آئی اور بعد اشنان کے زیور وغیرہ
دان کرکے متھراجی مین گئی وہان اشنان اور جاترا کرکی اور وہانسے برندابن مین برھ کنڈ پر قیام کرکے
بھگوت کے تصور اور دھیان مین رہنے لگی پرسرام والد کریتی جی تلاش کنان متھراجی مین پہونچا اور ایک
متھرا بانی سے خبر پاکر برندابن مین گیا اُن روزون مین اسقدر آبادی اور گنجی و باغات وغیرہ برندابن
مین نہ تھے بن سرسبز و گنجان اکثر تھا ایک درخت برگد پر چڑھکر دیکھا کہ کریتی جی بھگوت دھیان مین
براجمان ہین درخت سے اُتر کر اُنکے پاس آیا اور نہایت محبت سے گریہ وزاری کرکے چرنون مین لپٹ گیا
اور کہنے لگا کہ تمھارے چلے آنے سے میری ناک کٹ گئی کہ برادری اشتباہ نامعقول کرتی ہے اور تمام ملک
طعنہ دیتا ہے اب گھر کو چلو اور اپنی سسرال مین جاکر بھگتی اور سیوا پوجا کیا کرو یہ جنگل ہے کوئی شیر
وغیرہ درندہ تمکو کھا جاویگا اور مجکو دکھ ہوگا اپنے والدین کو کہ مثل مُردہ کے ہوگئے ہین زندگی بخشو کریتی جی
نے جواب دیا کہ فی الحقیقت جس جسم مین بھگوت بھگتی نہین وہ جسم مثل مُردہ کے ہے اگر زندگی مطلوب ہے تو
بھگوت بھگتی کرنی چاہیے اور جو یہ بیان کرتے ہو کہ ناک کٹ گئی سو ناک اوّل ہی تمھارے چہرہ پر نہ تھی کیا
معنی کہ اصل ناک بھگوت بھجن اور بھگتی ہے بلا اُسکے ہزارون نکٹو کا نکٹا ہے غور کرو کہ پچاس برس تمھارے دنیا کے
بھوگ بلاس مین گذرے اور کبھی طبیعت سیر نہوئی اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کہ سب بھوگ و بلاس
نا پایدار اور بے حقیقت ہین اور بھگوت کا بھجن اور بھگتی سار ہے سب جھگڑہ چھوڑ کر اُسطرف دل لگاؤ پرسرام
کا اس فہمایش مختصر سے اگیان اسطرح دور ہوگیا کہ جسطرح سورج کے نکلنے سے اندھیرا جاتا رہتا ہے تب کریتی جی
نے ایک بھگوت سروپ والے سیوا کے دیا اور رخصت کیا پرسرام گھر آیا اور بھگوت مورتی کو براجمان کرکے
ایسا دل لگایا کہ سوائے بھجن اور سیوا کے متعلق کسی طرف توجہ نہ رہی لوگونکے پاس آنا جانا ترک کر دیا اور گفتگو
بھی ہر ایک سے چھوڑ دی ایک روز راجہ نے لوگون سے پوچھا کہ پرسرام برہمن عرصہ سے ہمارے پاس نہین
آتا سکا کیا حال ہے کسی شخص نے مفصل حال بھگتی اور بھجن کا بیان کیا راجہ نے آدمی واسطے خبر اور طلب کے
بھیجا پرسرام نے کہا کہ اب راجہ سے کچھ کام نہین آدمی کو جسم پاکر جو کام کرنا چاہیے اسمین مصروف ہون راجہ
اور پرجا اور بھگتی پرسرام کے خیال کرکے خود واسطے درشن کے آیا اور محبت صادق اُنکی دیکھکر اور کریتی جی
کی بھگتی اور پرتاپ کا حال سُنکر پرسرام سے بیطاقت ہوگیا تمنا ہوئی کہ کریتی جی کے درشن کرنا چاہیے اگر میری
قسمت زبردست ہو تو کیا بعید ہے کہ تشریف لاوین اور ملک کو کرتار تھہ کرین اس توقع سے برندابن کو گیا
اور کریتی جی کے درشن کیے دیکھا کہ بلا تزلزل اور مضبوط عشق تندتندن مہاراج مین کریتی جی کی حالت
اُس درجہ کو پہونچ گئی ہے کہ نوبت عرض معروض کی نہین رہی اُس حالت مین زیادہ گفتگو واسطے

قدم رنجہ فرمانے اپنے ملک کے نہ کرسکا اور باوجود ممانعت کے ایک کٹنی یعنی گنج واسطے قیام کرشنجی جی کے
تیار کراکر بعد ڈنڈوت اور قدمبوسی واپس آیا اور بھگوت بھجن مین مشغول ہوا اب تک کٹنی کرمیتی جی کی
برہمہ گھاٹ پر موجود ہے دکتھا نرسی جی مہاراج بلقب بلہتا کا گجرات دیس اور ایسے کل مین
کہ سمارت دھرم سے سوائے جہان بھگوت بھگتی کا مطلق نشان نہ تھا اور اگر کسی کو تلک چھاپ دھارن
کرے ہوئے دیکھتے تھے تو اسکی ہجو کرتے تھے جنم ہوا اور ایسے پرم بھاگوت ہوئے کہ اس ملک کے پاپ
اور گناہون کو دور کرکے بھگوت بھگت کردیا سرنگار اور مادھرج کی اپاسنا مین ایسے ہوئے کہ گوپکاؤنکے
برابر کہنا چاہیے جونا گڈھ کے رہنے والے تھے والدین جب مرگئے تو بھائی بھاوج کے پاس رہنے لگے
ایک روز باہر سے کھیلتے ہوئے گھر مین آئے اور بھاوج سے پانی مانگا اسنے بسبب عادت ناقصہ کے غضب
ہوکر جواب دیا کہ ایسا ہی کمائی کرکے لایا ہے جو پانی پلاؤن نرسی جی کو بسبب غیرت کے زندگی ناگوار ہوئی اور شیوجی
کی خدمت مین گئے سات روز تک بے خورد نوش شوالہ مین پڑے رہے شیوجی مہاراج نے خیال فرمایا کہ
ہر ایک نالائق بھی اپنے دروازے پر پڑے ہوئے کی خبر لیتا ہے اور مین تو جگت کا ایشور ہون شاکھات ہوکر
درشن دیے اور فرمایا کہ جو خواہش ہو طلب کرو نرسی جی نے عرض کیا کہ مجکو مانگنا نہین آتا جو کچھ آپ کو عزیز
ہووے عنایت کرو شیوجی کو فکر ہوئی کہ مجکو وہ عزیز ہے کہ جسکو وید بھی نیت نیت کہتے ہین اور جسکا حال
پاربتی پرم پریاکو بھی بخوبی نہین بتلایا اس شخص کو یکایک کسطرح بتلادون پھر جو اپنے قول اور اسباب پر
نگاہ ہوئی کہ اس شخص کے ذریعہ سے ایک ملک کرتارتھ ہوجائیگا اسواسطے اپنا اور نرسی جی کا سکھی روپ
بناکر برندابن مین آئے دیکھا کہ زمین بالکل طلائی اور جواہرات سے جڑت ہے اسکے بیچ مین راس منڈل
اور راس منڈل مین بیشمار گوپکا اور گوپکاؤنکے بیچ مین سنگھاسن اور سنگھاسن پر پریا پریتم براجمان ہین
روپ کی چاندنی سے کروڑون چندرمان کی چاندنی پھیکی معلوم ہوتی ہے راس بلاس ہورہا ہے تال دیکر کبھی
پریتم پریاجی کو اور کبھی پریاجی پریتم کو سانگیت کی ترکیب سکھاتی ہین اور کبھی گلبا ہین ہوکر نرت اور کبھی
ہدگر کا ہاتھ پکڑکر گان کرتی ہین کبھی دیگر گوپکاؤنکے راگ اور تال پر توجہ ہے اور کبھی ہنسی اور توقہہ ہوتا ہے چھاپ
وبینا وغیرہ سب قسم کی تال بجتے ہین چھتیسون راگ مع راگنی وغیرہ سکھی روپ بنائے ہوئے حاضر ہین
نرسی جی نے جب یہ سماج دیکھا تو کرتارتھ ہوگئے دکھ سکھ راحت رنج سے اسیوقت علیحدہ ہوئے
اور حسب فرمودہ شیوجی کے اس سماج مین مشغول دکھلانے لگے بیچ کشور مہاراج نے پریاجی سے فرمایا کہ آج
یہ سکھی کوئی نئی آئی ہے پریاجی نے جواب دیا کہ شیوجی کے ساتھ ہے تب نٹ ناگر مہاراج نے مندسکان اور
کرپا کی نظر سے نرسی جی کیطرف دیکھا اور پریاجی نے بھی سفارش فرمائی ارشاد ہوا کہ اب تم جاؤ اور رجھ

دیکھا ہو اُسی کا دھیان اور تصور کرتے رہو جہان بلاؤ گے وہان فوراً آؤنگا نرسی جی حسب الارشاد بھگوت کے پریم آنند مین مگن اپنے مسکن کو آئے اور علٰحدہ مکان بنا کر اُسی سماج کے دھیان مین رہنے لگے ایک برہمن کی بیٹی سے شادی ہوگئی اُس سے ایک پسر اور دو دختر پیدا ہوئے جگت مین بھگوت بھگتی کو مشہور کیا جو سادھو آتے اُنکی سیوا بخوبی کیا کرتے اور شب و روز سوائے بھگوت بھجن اور کیرتن کے اور کچھ کام نہ تھا یہ حال دیکھکر برہمنان ہمقوم رنجیدہ ہوئے اور دشمنی کرنے لگے لیکن چونکہ نرسی جی بھگوت روپ کے سمدر مین غرق تھے اور ہمیشہ بھگوت واسطے اُنکی رچھا اور سہائے کے موجود رہتے تھے اسواسطے وے لوگ کچھ اُنکا نہ کرسکے ایک دفعہ سادھو وارد ہوئے اور لوگونسے پوچھا کہ ہمکو دوارکا کی ہنڈی کرانی منظور ہو کوئی ساہوکار یہان ہو لوگون نے براہ تمسخر نرسی جی کا نشان دیا اور سمجھا دیا کہ اگر وہ انکار کرے تو تم قدم پکڑ لینا اور بہت منت و خوشامد کرنا سادھو آئے اور سات سو روپیہ نرسی کے روبرو رکھکر قدم پکڑ لیے نرسی جی نے جو انکار کیا تو منت خوشامد کرنے لگے نرسی جی نے جانا کہ کسی کے بہکانے سے آئے ہین یا بھگوت نے دشمنان کے دلکو تنبیہ دیکر واسطے بھیجے خیر کے یہ سبیل نکالی ہو فی الفور ہنڈوی لکھدی اور سمجھا دیا کہ جسکے نام ہنڈوی ہو اُسکا نام ساہوکار ساہو ہو اُسی کے ہاتھ مین دینا سادھو نے کہا دوارکا مین آئے اور تلاش ساہ موصوف کی کری کہین نشان نہ ملا ناچار مضطر و بیقرار بھوکے پیاسے شہر سے باہر آئے کہ بعد فراغ بھوجن پرشاد کے پھر تلاش کرینگے ساہوکار ساہ مہاراج نے خیال فرمایا کہ اگرچہ میرا ملنا بلا تلاش کامل کے ممکن نہین لیکن اگر زیادہ تکلیف تلاش کی دیتا ہون تو میری گماشتہ گری اور نرسی جی کی ساہوکاری مین غرق آتا ہو اسواسطے بڑی پگڑی لمبی دھوتی نیچا جامہ پہنکر کمر باندھ قلم کان مین رکھ اور ایک بہی بغل مین دبا ساہوکار روپ بنا اور تھیلی روپیہ کی شانہ پر رکھ جہان سادھو مقیم تھے تشریف لائے اور پوچھا کہ نرسی جی کی ہنڈوی کون لایا ہو سادھان کو جان تازہ آگئی اور سب یکبارگی بولے کہ مہاراج ہم لائے ہین آپ کی تلاش کرتے کرتے ہار گئے آپ نے بڑی کرپا کری کہ تشریف لائے ساہ موصوف نے فرمایا کہ اسواسطے شرماتے ہو ہمکو تمھاری تلاش کرتے چند روز گذر گئے اور شہر مین جو میرا نشان نہ ملا تو وجہ یہ ہو کہ جو بھگوت کا خاص غلام ہو وہ مجکو جانتا ہو سادھان نے ہنڈوی حوالہ کری اور ساہ ممدوح نے روپیہ نقد دیکر جواب بنام نرسی کے لکھدیا کہ چٹھی آئی روپیہ روک دے دیے مجکو اپنا گماشتہ جانکر کام کاج لکھتے رہنا سادھان مذکور بعد جانیکے پھر نرسی جی کے پاس آئے اور وہ چٹھی حوالہ کری نرسی جی نے پوچھا کہ ساہوکار ساہ کو دیکھ آئے جواب دیا کہ ہان مہاراج دیکھ آئے نرسی جی نہایت پریم سے ملے اور سادھان کو جو یہ حال معلوم ہوا تو وے بھی بھگوت پریم مین رنگے گئے نرسی جی نے اِس کُل روپیہ کو سادھو سیوا مین خرچ کیا کسواسطے کہ ساہ کا روپیہ تھا ضرور اسواسطے

پاس کوئی قاصد پہونچ نہین سکتا بجز سادھو سیوا کے اور کوئی سہیل نہین دختر کلان نرسی جی سے لڑکا پیدا ہوا اور نرسی جی کے گھر سے سامان چھوچھک نہ پہونچا ساس وغیرہ ہر روزہ طعنہ و دشنام دیا کرتین دختر موصوفہ نے نرسی جی کو کہلا بھیجا کہ اس ساس نے مجکو عذاب مین دے رکھا ہی اگر تمسے کچھ دیا جاوے تو لے آؤ نرسی جی ایک کہنہ گاڑی پر کہ جسکے بیل از بس لاغر اور ضعیف تھے سوار ہو کر اُس شہر کے کنارے پہونچے دختر نے جو حال ظاہر مفلسی اور مفلو کی دیکھا تو نرسی جی سے کہا کہ اگر تمھارے پاس کچھ نہ تھا تو کسواسطے آئے نرسی جی نے فرمایا کہ فکر ضرور نہین اپنی ساس کے پاس جاکر جو کچھ سامان چھوچھک کا مطلوب ہو ایک کاغذ پر لکھا لاؤ ساس نے غصہ ہو کر تمام شہر کے واسطے سامان پوشیدنی اور زیور کا لکھدیا جب دختر نرسی جی فرد لیکر آئی تو نرسی جی نے واپس بھیجا کہ اگر کسی کے واسطے کچھ اور لکھنا باقی رہگیا ہو تو وہ بھی مندرج فرد مذکور کے کردو ساس نے غضب مین آکر لکھا دیا کہ دو پتھر بھی بھیج دینا بعد اُسکے برائے قیام ایک دلہیز کہنہ و شکستہ بتلادی اور واسطے غسل کے جو پانی بھیجا تو ایسا گرم تھا کہ ہاتھ نہ لگایا جاوے بھگوت خواہش سے مینھ برسا اور پانی سرد ہو گیا نرسی جی نے بفراغت تمام غسل کیا اور ایک کوٹھری کو کہ اس دہلیز مین تھی درست کر کے اور اُسکے دروزاہ پر پردہ ڈالکر بھگوت کیرتن شروع کیا خود بدولت مع رُکمنی جی سب اسباب مندرجۂ فرد لیکر اُس کوٹھری مین تشریف لائے اور رُکمنی جی کو ساتھ لانے کی یہ وجہ ہی کہ اشیاے مردانہ کا تو ذمہ کش مین ہون اگر اشیاے زنانہ مین کچھ فرق آویگا تو وہ قصور رُکمنی جی کا تصور ہوگا ایک اعتراض پیدا ہوا کہ نرسی جی سرنگار کے اُپاسک تھے واجب تھا کہ اُنکے اشٹ دیو یعنی تندندن اور رادھکا مہارانی تشریف لاتے رُکمنی جی دوارکا ناتھ مہاراج کسواسطے آئے جواب یہ ہو کہ نرسی جی نے تکلیف پر یا پریتم کی اور خلل انداز ہونا بہارا ورُسکھ سماج مین نہ سمجھا اسواسطے دوارکا ناتھ اور رُکمنی جی کو یاد کیا علاوہ ازان بھگوت نے سمجھا کہ یہ معاملہ سرنگار کے تعلق نہین بلکہ تعلق امور عیالداری کے ہی اسواسطے اس روپ سے چلنا چاہیے کہ سب کام بیاہ شادی چھوچھک بھات وغیرہ کے جسمین کہ ہون سو دوارکا ناتھ اور رُکمنی جی کے روپ سے ظاہر ہوئے بعد ازان ہر ایک باشندۂ شہر کو تقسیم شروع ہوئی اور ایسا اسباب دیا کہ کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا تھا سب سے پیچھے دو پتھر چاندی اور سونے کے دیے تمام شہر اور نواح مین جس نرسی جی کا ایسا ہوا کہ اب تک سادھو سماج مین گایا جاتا ہی بعد اُسکے نرسی جی اپنے گھر کو چلے ایک عورت اس فرد مین لکھنے سے رہگئی تھی اسکو نرسی جی کی دختر اپنی پوشاک دینے لگی اُسنے استبداد کیا کہ جسکے ہاتھ سے سب نے لیا ہی اُسی کے ہاتھ سے لونگی نرسی جی نے اپنی دختر کے لحاظ سے دوبارہ بھگوت کو بلایا اور اُسکو بھی سب اسباب دیدیا دختر نرسی جی کی اس داد و دہش سے اسقدر خوش

ہوئی کہ جسم مین نہ سمائی اور اپنے والد کی بھگتی اور پرتاپ کو دیکھکر شوہر وغیرہ کو بھی تر دیا نرسی جی کے ساتھ
چلی آئی اور بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی دوسری دختر نے اپنی شادی نہ کرائی اور وہ بھی بھگوت بھگت
ہوگئی جونا گڈھ شہر مسکن نرسی جی مین دو گائن گاتی پھرتی تھین ایک خرمہرہ انکو حاصل نہوا کسی نے نرسی
جی کا نام بتا دیا کہ اُنکے گھر سے تمکو خوب کچھ ملیگا وے آکر ناچنے گانے لگین نرسی جی نے سمجھا دیا کہ ہم فقیر
ہین ہمسے کیا چاہتی ہو چلی جاؤ اُنھون نے نہ مانا نرسی جی نے کہا کہ یہان صرف بھگوت بھگتی موجود ہی
اگر تمکو اُسکی ضرورت ہی تو اپنے موے سر دور کرکے آجاؤ اُنھون نے فی الفور سر منڈوا لیا اور نرسی
جی کے سماج مین شامل ہوئین ہر دو دختر نرسی جی کی اور ہر دو گائن مذکور پریم اور بھگتی سے بھگوت کا
بھجن اور کیرتن کرکے جو بھاو بھگوت بھگتی اور پریم کے پرم آنند دینے والے ہوتے ظاہر کیا کرتین
سامنگ نامے مامون نرسی جی دیوان والی ملک کا تھا اُسکو عداوت نرسی جی کے ناگوار ہوئے اور
راجہ سے غمازی خلاف واقع کرکے اس بات پر آمادہ کیا کہ ڈنڈی سادھو اور برہمنون کا سماج کرکے نرسی جی
کو اس ملک سے نکال دینا چاہیے کہ لوگون کو فریب دیتا ہی چنانچہ چار چوبدار بطلب نرسی جی کے
بھیجے نرسی جی نے دختران اور ہر دو گائن کو کہا کہ تم کہین علٰحدہ ہو جاؤ ہم راجہ کے پاس جاتے ہین
اُنھون نے کہا کہ راجہ کا کیا خوف ہی ہم بھی ہمراہ ہین چنانچہ سب بھگوت کیرتن کرتی ہوئین راجہ کی
سبھا مین آئین اگرچہ سبھاد انکی نرسی جی کے پرتاپ سے رونق چہرہ جاتی رہی لیکن ایک پنڈت نے
پوچھا کہ عورات کو ہمراہ رکھنا کس قاعدہ مین جائز ہی نرسی جی نے جواب دیا کہ سب شاستر اور پوران
اور بید ونکا سار بھگوت بھگتی ہی جس کسیکو حاصل ہو وہ پرم بھاگوت اور بھگوت روپ ہی عورت ہووے
خواہ مرد اور اُسکا ایک لحظہ ست سنگ بھگوت بھگتی کا دینے والا ہی بھگوت نے اپنی زبان مبارک سے
متھرا باسی استریون کی تعریف کری اور اُنکے شوہرون نے اُنکے بھاگ کی بڑائی کرکے کہا کہ یہ اُسری پرم
بڑبھاگی ہین کہ بھگوت درشن پائے اور ہماری ہمہ دانی اور بید خوانی پر خاک ہی کہ بھگوت سے بکھان مین
لکھا ہی کہ وہی بزرگ ہی اور وہی لائق کتی کے ہی اور وہی ست سنگی ہی اور وہی سیوا کرنیوالا ہی کہ جسکو بھگت
بھگتی ہی پھر بھگوت کا قول ہی کہ مین بھگتی کے قابو مین ہون ایکادش اسکندھ مین بھگوت نے فرمایا ہی
کہ میرا بھگت اگر خاکروب بھی ہی تو اون بزرگ قومون سے کہ جو بھگوت بھگت نہو بزرگ ہی پس جس کسیکو
بھگوت بھگتی نصیب ہوئی ہی اُسکو عورت یا مرد یا کم قوم یا بزرگ قوم کہنا خلاف شاستر کے ہی وہ بھاگوت
اور بھگوت کا عزیز ہی شاسترون کے سدھانت اور اصول کو سمجھکر جو بھگوت کی طرف رجوع ہین وے
ہی پنڈت اور بہمہ دان ہین ورنہ سب گن اور پنڈتائی ہیچ ہیچ غرض اس قسم کے جوابات سے سب سبھا کو

الجواب کیا اس گفتگو مین ایک برہمن نے راجہ سے نرسی جی کا پرتاپ اور حال دینے چھوچھک کا
بیان کیا۔ راجہ معتقد ہوا اور قصد سونپن پڑھ اغدر رات کرکے گزارش کیا کہ میرے غریب خانہ پر براجمان ہو
کہ موجب میرے تفاخر اور تمھاری کرپا کا ہی نرسی جی راجہ کی تسلی اور تشفی کرکے چلے آئے اور بھگوت
بھجن مین مصروف ہوئے مورتی بھگوت جو براجمان تھی ہر روزہ اسکے سامنے بھجن اور کیرتن کیا کرتے تھے
اور جسوقت راگ کیدارا گاتے تھے اسوقت بھگوت خوش ہوکر اپنے گلے کی مالا عنایت کیا کرتے تھے
ایکدفعہ بضرورت ساہوکار کے راگ کیدارا پاس ساہوکار کے گروی کردیا کہ جبتک روپیہ ادا
نہ کرینگے راگ کیدارا بھگوت کے روبرو نہ گاوینگے اُسی عرصہ مین معاندین نے والی ملک کو بہکایا کہ نرسی کی
بڑی تعریف اور بزرگی ہورہی ہی ایک رشتہ خام مین پھولونکی مالا بھگوت کو پہناوتیا ہو اور وہ خود بخود ویسے
گرتی پھولونکے ٹوٹ جاتی ہی راجہ نے کہ روپی امتحان کے ہُوا اور حالانکہ والدۂ راجہ نے کہ بھگوت
بھگتی تھی سمجھایا لیکن کچھ نہ مانا ایک مضبوط ڈورہ ابریشم مین مالا بنوائی اور بھگوت کو پہنا کر نرسی جی سے
کہا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ بھگوت تمکو مالا کسطرح عنایت کرتے ہین نرسی جی نے بھگوت کیرتن شروع کیا
اور سوائے راگ کیدارا کے سب راگ گائے لیکن بھگوت خوش نہوئے اور نہ مالا دی تب تو نرسی جی نے
طعنہ دینا شروع کیا کہ آخر گوال پال ہو ایک مالا کے واسطے اسقدر مسکی اختیار کررکھی ہو کہ چھاتی سے
لگا لیا ہی اور سوائے اُس راگ کیدارا کے اور کسیطرح خوش نہین ہوتے بشن نارائن بڑے دانا ہین
کہ تمام جہان کا پالن کرکے اپنے غلامون کی خواہش پوری کرتے ہین میری قسمت مین تم گوال پال لکھدیے
ہین کہ ایک مالا کے واسطے یہ حال ہو اور اس فیاضی اور دریا دلی پر لطف یہ ہو کہ اپنے سے علیحدہ بھی
نہین ہونے دیتے اپنے چہرہ دلفریب اور سوبھا الوپ کو دکھاکر فریفتہ کرلیا ہی اور اس تمھاری مسکی
مین میرا کیا نقصان ہو تمکو ہی کلنک لگیگا جب خود بدولت نے یہ طعنے سُن لیے تو نرسی جی کا روپ بناکر
اور زر قرض لیکر اُس ساہوکار کے گھر گئے ساہوکار حقیقت خواب مین تھا اسنے کہدیا کہ میری جورو
کو روپیہ دیکر رقعہ نوشت واپس لیجاؤ جب عورت کے پاس گئے تو اسنے دنڈوت اور تعظیم کری اور روپیہ
لیکر رقعہ نوشت واپس دی بعد ازان کچھ بھوجن کرایا اور رخصت کیا عورت ساہوکار کو جو درشن ہوئے
تو سبب یہ تھا کہ ایک دفعہ اُس عورت نے نرسی جی سے بمنت وسماجت عرض کیا تھا کہ بھگوت کے
درشن کرادو اور نرسی جی نے وعدہ کرلیا تھا تو بھگوت نے اُس وعدۂ نرسی جی کو پورا کیا اور اسواسطے
عورت کو درشن ہوئے جب بھگوت راگ کیدارا گروی سے چھڑا لائے تو رقعہ نوشت کو نرسی جی
کے گودین ڈال دیا نرسی جی دیکھکر خوش ہوئے اور ایسا اُس راگ کو گایا کہ اور روز

تو مالا بھگوت کے گلے سے علیحدہ ہو جایا کرتی تھی اور اُس روز بھگوت مورتی نے آکر اپنے ہاتھ سے
نرسی جی کو پہنائی سب نے جے جے کار کری اور راجہ معتقد ہو چرنون مین پڑا سب وشٹ شرمندہ ہوئے
اور بھگوت بھگتی مین اعتقاد لاکر بھگوت سرن ہو گئے بھگوت نے جو بلا راگ کیدارا مالا عنایت
فرمائی تو سبب یہ ہوا کہ نرسی جی کے جی سے بزرگی اور محبت راگ مذکور کی جاتی رہی علاوہ ازان ساہوکار
و دیگر اشخاص کو اعتبار راگ مذکور کا نہ رہتا اور نرسی جی نے جو واسطے ملنے مالا اور دکھانے معجزہ کے
استمداد کیا تو وجہ یہ ہوئی کہ اُس دیس مین بھگتی کا رواج نہ تھا اور بسبب معجزات کے اکثر لوگون نے بھگتی
اختیار کی تھی اگر اس معرکہ امتحان صدق بھگتی مین کچھ نقص ظاہر ہوتا تو سب لوگ غیر معتقد ہو جاتے اور
بھگتی کا رواج اُس دیس مین نہ ہوتا ایک براہمن واسطے سگائی دختر کے جُونا گڈھ مین آیا کوئی لڑکا پسند
نہ ہوا کسی نے پسر نرسی جی کا نشان کہ بہت خوبصورت ہی بتایا براہمن مذکور نے جو صاحبزادہ نرسی جی کا
دیکھا تو کمال خوش ہوا اور فی الفور تلک سگائی کا کر دیا نرسی جی سے فرمایا کہ ہم غریب اور مفلس ہین تم کسی
دولتمند کے گھر سگائی کرو براہمن مذکور صفت و ثنا نرسی جی کی کر کے جلد اپنے شہر مین پہونچا اور والد دختر
نرسی جی کے صاحبزادہ سے سگائی کرانے کا حال سنایا وہ شخص نرسی جی کا نام سنکر بسبب ناراض ہونے
براہمن مذکور سے کہا کہ یہ لڑکا منظور نہین ہی رسمیات نسبت کی پھر لاؤ براہمن نے کہا کہ جس انگشت سے تلک
نسبت کا کر آیا ہون اُسکو اگر کاٹ ڈالون تو کچھ ہرج نہین لیکن نسبت نہین پھر سکتی وہ شخص ناچار ہوا اور
کہنے لگا کہ جیسی دختر کی قسمت ہو ویسا ضرور رہو گا اور فکر کرنا کیا ضرور ہی شادی مین اسقدر جہیز دینگے
کہ نرسی کو متمول کر دینگے جب ایام شادی کے قریب آئے تو اُس شخص نے لگن یعنی خط شادی کا بھیجا
نرسی جی نے اُسکو کہین ڈال دیا اور مطلق شادی کا ذکر اور کچھ خیال نیکیا بدستور بھجن اور کیرتن مین
مصروف رہے چار روز جب شادی مین باقی رہگئے اور نرسی جی نے کبھی نام تک شادی کا نہ لیا تو
سرکیرشن سوامین اور رکمنی مہارانی واسطے انجام کے تشریف لائے رکمنی جی تو تنہا قبل سوم عورات
لی ہوئین اور خود بدولت کنیل کار نرسی جی کے عورات نے رسوم شادی لگانے وغیرہ کی شروع کی جا بجا
شیرینی و پکوان تیار ہونے لگے نوبت خانہ بجنے لگا سری رکمنی جی نے اپنے ہاتھ سے لڑکے کے
سہرے پر تلک کیا کہ جسکو چترمکھ خواہ مکھ مندن خواہ مروٹ کہتے ہین اور خود سنگار کر کے گھوڑے پر
بڑھایا اور جس جس جگہ جو جو رسوم داد و دہش کے واجب تھے وہ چند کرے پھر جو نا رہوئی بیشمار آدمی
لے اور برہمنون نے بسبب عداوت اور حرص کے اسقدر شیرینی اور پکوان لیا کہ پوٹ باندھکر
لے گئے پھر برات کی تیاری ہوئی بیشمار رتھ و اسپ فیل و پالکی وغیرہ پر جوانان خوبصورت سوار

ہوئے جب برات چلی تو بھگوت نے نرسی جی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم بھی ساتھ چلو اگرچہ مین در پر وہ ہمراہ
نہ رہون لیکن بظاہر تم انجام کام کرتے رہو نرسی جی نے عرض کیا کہ مہاراج آپ جانین اور آپ
کا کام مجکو تال بجانا اور آپ کا کیرتن آتا ہی سو یہ کام جہان چاہو وہان لے جاؤ بھگوت نے بچارا
کہ سوائے بھجن کیرتن کے نرسی جی سے کچھ کام نہو گا پھر کفیل سب امور کے ہوئے اور برات قریب شہر
سمدھی کے پہونچی سمدھی مذکور نے قبل آنے برات سے اپنے آدمی بھیجے تھے کہ دن شادی کا آپہونچا ہی
اگر لڑکا اور دو چار آدمی آتے ہون تو لے آؤ آدمون نے جو برات عظیم الشان کو دیکھا تو لوگون سے
پوچھا کہ یہ برات کسکی ہی برات والون نے کہا کہ نرسی مہتا کی ہی وے لوگ سمدھی کے پاس آئے اور حال
کثرت اور زیبائش برات کا بیان کیا سمدھی نے کہ نرسی جی کو مفلس سمجھ رکھا تھا اور کچھ سامان تیار نہین کیا تھا
اُن لوگون سے کہا کیا میری ہنسی کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہنسی نہین راست کہتے ہین تب تو
سمدھی کی عقل گئی اور جو براہمن سگائی کر ایا تھا اسکو واسطے دیکھنے کے بھیجا وہ برات کو دیکھکر ازبس اضی
اور خوشنود ہوا اور واپس آکر سمدھی سے کہنے لگا کہ اسقدر برات آئی ہی کہ تم تمام اپنی دولت کے خرچ سے
گھوڑون کو گھاس نہین دے سکتے جسطرف نظر جاتی ہی بجز برات کے اور کچھ نظر نہین آتا سمدھی گھبرا کر
خود واسطے دیکھنے کے گیا اور برات کو دیکھکر متفکر ہوا غرور دولت وغیرہ کا جاتا رہا بلکہ عزت کا بچنا مشکل نظر
آیا ناچار اور عاجز ہوکر برہمن نسبت کنندہ کے قدمون مین پڑا کہ اب میری عزت سوائے تمھارے اور
کسی سے نہین رہتی برہمن مذکور اُسکو نرسی جی کی خدمت مین لیگیا اُسنے جاتے ہی نرسی جی کے
قدم پکڑ لیے اور دست بستہ عرض کیا کہ کرپا کرو اور مجکو اور میری عزت کو رکھ لو یہ کہکر زار زار رونے لگا
اور پھر قدم پکڑ لیے نرسی جی اُس سے ملے اور بھگوت کے درشن کرائے اور اُسکی تسلی کری کہ دونون
طرف کی عزت و شرم ان مہاراج کے اختیار ہی اور سمجھا کر رخصت کیا بھگوت نے خود دونون طرف کا
بالکل انجام دیا اور اُس دھوم دھام کے ساتھ شادی ہوئی کہ بیان سے باہر ہی جب بواہ کرکے نرسی جی
گھر آئے تب بھگوت دوارکا کو تشریف لے گئے اور بھگوت بھگتی کے پرتاپ کا جس عالمگیر ہوا یہ پرسنگ
نرسی جی کا پڑھا اور سُنکر جسکو بھگوت چرنون مین پریت پیدا نہووے تو اُس سے سوائے اور کوئی کم نصیب
کسواسطے کہ یہ چرتر بخوبی تسلی کرتا ہی کہ بھگوت کے سرن ہونے سے کچھ فکر دنیا اور آخرت کا باقی نہین
رہتا خود بھگوت سب انجام کرتے ہین کتھا ہریداس جی سوامین ہر داس جی سب اُپاسکان سنگار
و بلد حج مین سرمور اور سرتاج ہوئے اور جیسی مستقل دھارنا اور اُپاسنا اُنکو ہوئی اُسکا بیان نہین ہوسکتا کار
اپنے عہد مین لاثانی تھے سکھی بھاوناسے ہر وقت پریا پریتم کے سکھ سماج اور نت بہار مین شامل رہتے تھے

اور زبان پر پریا پریتم کنج بہاری رادھا رمن رادھا کرشن نام رہتا تھا بھگتی کا پرتاپ یہ تھا کہ دیس دیس کے راجہ امیر درشن دروازہ پر حاضر رہتے تھے بھگوت کو بھوگ لگانے کے بعد جو طاوس وبندر وغیرہ دیکھتے تو انکو کمال محبت اور پریت کے ساتھ بھوجن کرایا کرتے اس خیال سے کہ نٹ ناگر مہاراج اُنسے کھیل اور بازی کرتے ہین جنکی کیرتن اور گان بدیا کے روبرو گندھرب بھی شرمندہ تھے کوئی سیوک واسطے سوامین موصوف کے عطر قسم اول کمال تلاش اور محنت سے لایا اسوقت سوامین جی جمنا کے پلن مین بیٹھے تھے شیشہ لیکر بالکل عطر اُس ریت مین ڈالدیا اُس شخص کو کمال رنج وافسوس ہوا اور دلمین کہنے لگا کہ سوامین جی نے قدر اس عطر کی نجانی سوامین جی اُسکے دل کا حال جان گئے اور اس شخص سے فرمایا کہ بہاری جی مہاراج کے درشن کر آؤ وہ شخص جب مندیر آیا تو تمام مندر کو خوشبو سے معطر پایا جب بہاری جی کے درشن کیے تو سر سے پاؤن تک پوشاک بھگوت کی عطر مین تر دیکھی معتقد ہو کر اپنے خیال ناقصہ سے پشیمان ہوا تمام شیشۂ عطر بھگوت پر ڈالنے کا سبب یہ ہی کہ ہردا س جی تصور مین بھگوت سے ہوری کھیلتے تھے بھگوت نے ہر داس جی کے اوپر رنگ وگلال ڈالا سوامین جی کے ہاتھ مین اسوقت یہ شیشہ عطر کا آگیا کہ بجاے رنگ کے شیشۂ مذکور بھگوت پر ڈالدیا کوئی شخص سوامی جی کی خدمت مین حیوک ہونے کو آیا اور رنگ پارس بھینٹ کیا سوامی جی نے جانا کہ اس شخص کو سنگ مذکور از بس عزیز ہی جب تک اُسمین سے محبت نجائیگی تب تک پریا پریتم مین محبت کب ہوگی اسواسطے اُسکو اجازت دی کہ سنگ مذکور جمنا جی مین ڈالدی اُسنے اگرچہ موافق ارشاد کے عمل کیا مگر یہ خیال دلمین رہا کرتا کہ اگر پارس مذکور رہوتا تو سادھو سیوا اور تیاری سامان بھگوت سرنگار کی خوب ہوتی سوامین جی نے دیکھا کہ ہنوز محبت سنگ پارس کی دور نہین ہوئی اسواسطے اپنے ہمراہ جنگل مین لے گئے اور ہزار ہا سنگ پارس دکھا کر فرمایا کہ جسقدر دولت وغیرہ ہر سہ جہان کی اور جسقدر ہوس لذائذ مظاہر و باطن کی ہی سب بھگوت پریا پریتی کے سہزن ہین اور جب تک سب طرف سے محبت دور کر کے بھگوت چرنون مین طبیعت نہین لگتی تب تک پرم آنند بھگوت پریا پریتی کا حاصل نہین ہوتا اسواسطے سب طرف سے طبیعت کو کھینچکر بھگوت مین لگانا چاہیے اور اگر سنگ پارس عزیز ہی تو جسقدر مطلوب ہو اٹھالے وہ شخص چرنون مین پڑا اور ایک سورداس ہوکر بھگوت کے بھجن اور دھیان مین مشغول ہوا اکبر بادشاہ نے تانسین سے پوچھا کہ تمھارا استاد علم موسیقی کا کون ہی اُسنے سوامین ہردا س جی کو بیان کیا بادشاہ کو کمال شوق درشن سوامین جی کا ہوا اور ہمراہ تانسین کے طنبورہ لیکر یار یاب درشنون کا ہوا تانسین نے ایک پد

گایا اور دیدہ ودانستہ دو ایک جگہ تال سُر مین خطا کری سوامین جی نے خود طنبورا لیکر اُس پد کو
گایا کہ حاضرین سب محو سروپ بھگوت کے ہوگئے جب بادشاہ واپس آیا اور تانسین سے فرمایش
کسی پد کے گانے کی کری تو وہ لطف جو زبان سے سوامین جی کے حاصل ہوا تھا نہ پایا تانسین سے
سبب پوچھا جواب دیا کہ سوامین جی تو اُسکے روبرو گاتے تھے کہ جو سب کا مالک اور خالق ہی
اور مین تو تمھارے روبرو گاتا ہون بادشاہ نے قول اُسکا پسند کیا بروقت رخصت ہے کے سوامین
جی سے بادشاہ ندکو نے عرض کیا کہ کسی امر کا مجکو حکم ہووے سوامین جی نے فرمایا کہ کچھ مطلوب
نہین جب بہت استعداد کیا تو سوامین جی نے اصل برج بھوم ویدۂ باطن بادشاہ کو دکھلائی کہ وہ
ذکر دھام نشٹھا مین تحریر ہوا بعدہ بادشاہ قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ اگرچہ لائق کسی
خدمت کے نہین لیکن کسی امر خفیف کے ہی واسطے حکم ہو تو موجب میری سرفرازی اور خوشی
قسمتی کا ہی سوامین جی نے فرمایا کہ اول واسطے بندرون کے کچھ غلہ پہونچتا رہے دوم برج بھوم کے
درخت اور شاخ کوئی شخص کاٹنے نپاوے سوم تم پھر کبھی ہمارے پاس نہ آنا
بادشاہ نے حسب الارشاد عمل کیا + کتھا رتناولی جی بھگوت بھگتون مین راجہ
ہوئین بھگوت کتھا اور کیرتن اور رست سنگ اور اُتساہ اور بھگوت سرنگارین ہر وقت مصروف
رہتی تھین شوہر کی صحبت کا مطلق خیال نہ تھا بھگوت محبت اور بھگتی کو مقدم سمجھکر اپنے اعتقاد سے
برگشتہ نہوئین اور اپنی بھگتی کے عہد کو قرار واقعی نبہا یا بیشک اندھیرے گھر کا چاندنا ہوئین ماہونگ
برادر خرد راجہ مانسنگہ والی امیر کی رانی تھین ایک خواص بھگوت بھگتی مین پگی ہوئی بھگوت نام
قول کشور وتند کشور وبرج چندر ومنموہن وبہاری جی وغیرہ لیکر پریم سے آنکھون مین جل بھر لاتی
اور خوش ہوا کرتی رانی جی نے جو بھگوت کے نام سُنے تو عشق پیدا ہوگیا اور خواص سے پوچھا
کہ بار بار کسکا نام لیتی ہو جو میرے دل کو اپنی طرف زبردستی کھینچتے ہین خواص نے جواب دیا کہ تم
کیا پوچھتی ہو اپنے سکھ اور سنگ مین مصروف رہو بھگوت بھگتون کی کرپا سے یہ نعمت
عظمے مجکو میسر ہوئی ہی رانی جی کو زیادہ پریم اور تعشق بھگوت کا پیدا ہوا اور خواص سے کہا
کہ کسی طرح وہ منموہن مہاراج مجکو بھی نصیب ہو خواص نے جو شوق رانی کا دیکھا تو بھگوت
کے چرتر رانی جی کو سُنائے اور بھگوت بھگت جو رشک وسرنگار اُپاسک گذرے ہین اُنکی
کتھا کہی رانی جی نے اُس خواص کو خدمت سے معاف کرکے مثل گرو کے تصور کیا
بلکہ تعظیم وتکریم اُسکی ازبس کیا کرتی اور بھگوت چرتر دن رات اُس سے سُنا کرتی

جب خوب دل بھگوت چرتر دن مین لگا تو درشنون کی تمنا ہوئی اور خواص سے کہا کہ کچھ ایسی تدبیر
کرنی چاہیے جس سے بھگوت درشن ہون اور صورت زندگانی کی ہووے کہ وہ منوہن دل
سما گیا ہی خواص نے کہا کہ اُسکے درشن کمال مشکل ہین ہزار ہا رکھیشر وراجہ وغیرہ
نرک خانمان اور راج کاج کرکے خاک مین لوٹتے ہین اور درشن نہین پاتے الا پریم سے
حصول اُسکا ممکن ہی سو تم بھگتی اور بھاو سے بھگوت سیوا اختیار کرو اور سرنگار و راگ بھوگ مین
مصروف رہا کرو رانی جی نے نیلمبر یعنے نیلم کا سروپ بھگوت کا برابھان کیا اور کمال بھگتی اور
بھاو سے سیوا مین مصروف ہوئی انواع انواع کے سرنگار اور طرح طرح کے لاڈ لڈانے اور
راگ بھوگ شروع کیے چند روز مین اُس درجہ کو پہونچ گئی کہ خواب مین بھگوت سے گفتگو
ہوا کرتی فی الحقیقت کروڑون تدابیر اور جوگ وجگ وتپ ودان وغیرہ سے پریم کی راہ
کچھ علیحدہ ہی بعدہٗ یہ آرزو ہوئی کہ بھگوت کے ساکھات درشن ہون اُسی خواص سے مطلب
دلی ظاہر کیا اُسنے جواب دیا کہ اپنے مکان کے نزدیک ایک مکان تیار کراؤ اور ہر چہار طرف اپنے
آدمی تعینات کرو کہ جو کوئی ہر بھگت اور سادھو آیا کرے اُسکو لاکر اُس مکان مین فروکش کیا
کرین اور بھوجن وغیرہ کی سیوا بخوبی ہوتی رہے اور تم پردہ مین بیٹھکر اُنکے درشن کیا کرو
اُس تدبیر سے یقین ہی کہ برج کشور مہاراج کے درشن ہو جاوینگے رانی جی نے حسب ہدایت اُس
خواص کے عمل کیا اور سادھو سیوا مین مجورانہ وعاشقانہ دن ڈالنے شروع کیے ایک دفعہ خاص
برج بھوم کے رہنے والے سادھو آگئے کہ جو گل کشور مہاراج کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے
اُنکے درشن اور گفتگو سے رانی بیتاب ہو گئی اور خواص سے کہا کہ ست سنگ بغیر روبرو ہوئے
حسب دلخواہ نہین ہو سکتا اور پردہ وغیرہ سب بخلافات ظاہری ہین حقیقت مین برہما سے لیکر
تمامور سب ذی روح برابر ہین بھگوت سروپ کے رس سے پرم آنند مین مگن ہونا یہی سار ہی اور
باقی سب بے حقیقت و اسار یہ کہکر جہان بھگوت بھگت تھے وہان باوجود مخالفت اُس خواص کے پہلی
آئی اور چرن پکڑ کر دنڈوت کری کمال عجز و انکسار سے پیش آئی اور اپنے ہاتھ سے بھوجن کرانے
اور خدمت کرنے کی تمنا کرکے عرض کیا کہ جو اجازت ہووے وہ بجا لاؤن اسوقت کا حال محبت
رانی جی کا تحریر و تقریر سے باہر ہی اور کس طرح بیان ہو سکے کہ پریم سے نیم نہین رہتا اپنے
ہاتھ مین طلائی تھال بھگوت پرشاد کا لیکر سب کو بھوجن کرایا اور چندن لگایا اور پان دیے
اور چرنون مین پڑی ہر بھگت پر سیوا اور محبت رانی جی کی دیکھکر پریم سے بیطاقت ہو گئے

سب پردہ دار لوگ رانی جی نے اٹھا دیا تو شہر مین شہرت ہوئی اور لوگ واسطے دیکھنے کے اسکے متصل
متعینہ محل سے بذریعہ خط راجہ کو حال مفصل لکھا کہ رانی جی نے بیخوف ہو کر سب شرم و
حیا کو دور کیا اور منڈے بیٹھے فقیرونکے ساتھ بھیجی ہی راجہ نے جو خط پڑھا اور زبانی آرندہ
خط کے حال سنا تو جل جلکر خاک ہو گیا اتفاقاً کنور پریم سنگھ جو بطن رانی ممدوحہ سے پیدا ہوا تھا
واسطے سلام اپنے والد کے اس سروپ سے آیا کہ پیشانی پر تلک تھا اور گلے مین کنٹھی اور مالا
جسوقت مجرا کیا اور لوگون نے حال آمد کنور ممدوح کا بسروپ سادھان کے کہا تو مادھو سنگھ
مذکور نے کنور موصوف کو منڈی کے یعنے پسر بیراگن کہا اور یہ کہکر محل مین چلا گیا پریم سنگھ کو فکر
ناراضی اپنے والد کی ہوئی اور لوگون سے سبب پوچھا بعد دریافت جملہ حال کے اپنے دل مین
خیال کیا کہ اگر ہم سادھو ہوین تو اس سے بہتر اور کیا ہی بھگوت بھگتی اختیار کرنی چاہیے
اور والدہ کو لکھ بھیجا کہ اگر تمھارے مجھ بھگوت پر نون مین صادق ہی تو راجہ نے مجھکو آج
بھاٹ مین منڈی کا کہا ہی اسکو راست کرنا چاہیے اور موت کو سر پر آیا جانکر کسیطرح کی فکر واجب
نہین رانی نے وہ خط پڑھا اور بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین ہو کر اوسیوقت موے سر کہ
عطر اور چنبیلی سے معطر تھے دور کیے اور پہلے سادھو سیوا کر کے اور ان سب کو پرشاد کرا کر رات
کے وقت اپنے محل مین چلی آیا کرتی تھی اُس روز سے محل کا جانا موقوف کیا اور سادھو
سیوا کے مکان مین رہنے لگی راجہ کی طرف سے جو کچھ واسطے اخراجات کے معین تھا اُسکا لینا
چھوڑ دیا اور فرزند راجمند کو لکھ بھیجا کہ آج منڈی ہو گئی تم آنند سے رہو پریم سنگھ کو بدریافت
اس خبر فرحت اثر کے کمال خوشی ہوئی لوگون کو انعام دیا اور خیرات کری بلکہ نوبتخانہ رکھوایا
مادھو سنگھ نے لوگون سے پوچھا کہ آج کنور پریم سنگھ کو کس بات کی خوشی ہی لوگون نے بیان کیا
کہ پہلے تو رانی جی نے منڈی کا سوانگ بنا رکھا تھا اب کہ آپ نے کنور پریم سنگھ کو منڈی کا کہلا
رانی موصوفہ حقیقت مین منڈی ہو گئی اور بال سر کے دور کیے راجہ مذکور کمال رنجیدہ ہوا اور شومن
جانی کنور اور اسکی والدہ کا ہو گیا بلکہ مسلح مع فوج واسطے قتل کنور کے سوار ہوا کنور موصوف
نے جو یہ حال سنا تو وہ بھی تیار ہو گیا اور قریب تھا کہ نوبت بجنگ و کشت و خون کے پہونچے
بیکاران نے راجہ کو سمجھایا کہ پسر پر کمر قتل کی باندھنی مناسب نہین کمال بدنامی تمام ملک مین ہوگی اور
بسطرف کنور پریم سنگھ کو فہمایش کی کنور نے جواب دیا کہ واسطے لذات جسمانی کے بیشمار جسم دھارن
کیے اور پھر مرے جسم جاتے رہے اگر ایک دفعہ بھگوت کی راہ مین یہ جسم جاوے تو اس سے

کیا بہتر ہی اہلکاران نے قدم پکڑ لیے اور منت خوشامد کی تب یہ قرار پایا کہ اگر مادھو سنگھ کنور اپنے
مکان پر چلا جاوے تو ہمکو بھی خواہ نخواہ جنگ منظور نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا رات کے وقت
راجہ نند کو رد ہلی سے روانہ ہو کر اسطے قتل رانی جی اپنے شہر مین آیا اور لوگون سے ملاقات کر
بعد دریافت جملہ حال کے اپنے محل مین گیا کارپردازان سے صلاح کی کہ رانی نے ہماری ناک
کاٹ لی ایسی عورت کے قتل سے کچھ گناہ نہین ہوتا قتل کرنا چاہیے ایک نے صلاح دی کہ تلوار
وغیرہ سے مارنا مناسب نہین جہان رانی رہتی ہی وہان شیر کو چھڑوا دو کہ رانی کو مار ڈالیگا
سب کو یہ صلاح پسند ہوئی اور بمجلہ موافق صلاح مذکور کے عمل کیا اسوقت رانی مدھو بھگوت میدا
کر کے اُٹھی تھی اور بھگوت روپ کے پریم کا جل آنکھون مین تھا خواص مدھو سے نہ کہا کہ دیکھو شیر آیا
رانی جی نے دیکھکر فرمایا کہ یہان شیر کا کیا کام ہی نرسنگھ جی تشریف لائے ہین اور کمال بھگتی
سے روبرو آنی ڈنڈوت و تعظیم کر کے کہا کہ آج میری کمال خوش قسمتی ہی جو درشن دیے بھگوت نے
جو یہ سدھ بھاو دیکھا تو اُس شیر مین ہی اپنا نرسنگھ روپ دکھایا رانی جی نے پوجن کیا اور پھول و
مالا وغیرہ بھینٹ کر کے آرتی کری بھگوت نے سمجھا کہ پوجا تو کرا لی لیکن کام بھی تو نرسنگھ کا کرنا چاہیے
اسواسطے مثل نرسنگھ جی کے کہ بروقت مارنے ہرن کشیپ کے کھنبھ سے بصورت خونخوار
ظاہر ہوئے تھے حویلی سے باہر آئے اور جو لوگ بکھ تھے اُنکو مار کر روانہ ہوئے مادھو سنگھ کو
یہ خبر پہونچی اور رانی کا حال سنا کہ بدستور بھگوت بھجن مین آنند مین مقعد اور نرم ہو کر آیا اور
زمین پر گر کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی خواص مذکورہ نے عرض کیا کہ راجہ جی ڈنڈوت کرتے ہین
رانی جی نے کہا کہ لعلجی مہاراج کو ڈنڈوت کرین پھر عرض کیا کہ ایک نظر دیکھنا چاہیے جواب دیا
کہ یہ آنکھین ایک طرف لگی ہین دوسری طرف نگاہ نہین ہوسکتی راجہ نے دست بستہ گزارش
کیا کہ ملک و مال و خزانہ وغیرہ سب آپکا ہی جو دلمین آوے سو کرو رانی جی لمقت ہوئین اور
بھگوت بھجن مین مصروف رہین ایکدفعہ راجہ مانسنگھ و مادھو سنگھ دریاے عمیق کے پار جاتے تھے
کشتی ڈوبنے لگی اور ملاح بے اختیار ہو گئے دونون گھبرائے اور راجہ مانسنگھ نے راجہ مادھو سنگھ
سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے مادھو سنگھ نے رانی کی بھگتی کا حال کہا اور پھر تصور رانی کا
کیا اسیوقت کشتی کنارہ پر لگ گئی اور دونون کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی راجہ مانسنگھ کو کمال
تمنا درشنون کی ہوئی اور جب آیا تو اول رانی جی کے درشنون کو گیا مگر وانکسار سے بنتی کری
اور روبرو مقعد ہوا + کتھا गुहनिषाद گھوجی راجہ بھیلان کی کتھا سب راجاؤن مین

مفصل لکھی ہی یہان حال مختصر مندرج ہوتا ہی جب سری رگھنندن سوامین صبب جارت وسرتھ
مہاراج کے بن کو تشریف لیگئے تو سرنگ بیر پور مین کہ اب سنگر ور مشہور ہی اور وہان کے راجہ کو موصوف
تھے پہونچے گھوجی باستماع خبر تشریف آوری سری رگھنندن سوامین کے نذر اور بھیٹ لیکر آئے
اور روپ انوپ وچھب مادھری کے درشن کرکے دل وجان سے عاشق ہوگئے اور اسی وقت سے
سوائے اُس روپ اور دولت دیدار کے کچھ خبر خویش و بیگانہ کی نہ رہی جب سری رگھنندن
سوامین چترکوٹ کو تشریف لے گئے اور گھوجی کو رخصت کیا تو بیہوش وحواس ہوکر
اُسی روپ کے تصور مین رہنے لگے جب بھرت مہاراج واسطے ملنے رگھنندن سوامین کے
چترکوٹ کو روانہ ہوئے اور گھو موصوف کو خبر پہونچی تو اشتباہ ہوا کہ میرے سوامین اور
محبوب مرغوب کے ساتھ لڑنے کو یہ فوج جاتی ہی واسطے جان دینے کے مستعد ہوگئے اور
کچھ خوف اُس فوج جرار بھرت جی کا کیا پھر جو حال بھگتی اور صفائی دل بھرت جی کا معلوم ہوا تو
بھرت جی سے ملے اور تا چترکوٹ ہمراہ گئے وہان سے جب واپس آئے تو مہاجرت بھگوت سے
ایسے مضطرب اور بیقرار ہوئے کہ بسبب گریہ وزاری کے آنکھون سے خون جاری ہوگیا اور
بھگوت روپ کے تصور مین اپنے اور بیگانہ کی خبر جاتی رہی پھر دل مین خیال کرنے لگے کہ مجھ
مچھلی وغیرہ جانوران آبی ہزارگونہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہین
آخر اس امید پر دلکو تسلی دی کہ پھر درشن ہونگے لیکن یہ گوارا نہوا کہ ان آنکھون سے سوائے
اُس روپ کے کچھ اور بھی دیکھنا چاہیے اسواسطے آنکھین بند کرکے بامید مذکور تصور اور دھیان
مین مصروف ہوئے چودہ برس بعد جب رگھنندن سوامین تشریف لائے تو اعتبار نہ آیا اور کہنے
لگے کہ ایسی میری قسمت کہان ہی جو پھر بھی اُس روپ کو ان آنکھون سے دیکھون سری رگھنندن
سوامین محبت لاحد دیکھکر خود تشریف لائے اور اُٹھاکر اپنی چھاتی سے لگایا اسوقت گھوجی نے
آنکھین کھولین اور درشن اپنے سوامین پرم پریتم کے کرکے دونون لوک مین کرتارتھ ہوئے
لکھا ہی بلومنگل جی سرکرشن سوامین کی کرپا کے پاتر انند سروپ پرم بھاگوت ہوئے
کرشن کرنامرت وگوسندادھو گرنتھ ودیگر استور سنسکرت مین ایسے تصنیف کیے کہ رشک بھگتونکو
مثل ہار اور مالا کے ہین چنتامن کے سنگ کو پاکر برج سندریون کے بہار اور پرم آنند کو بیان کیا
وچھن ولیس مین کرشن بینا دریا کے نزدیک بلوواہانس تھی اور چنتامن طوائف کے عشق مین ایسے
مبتلا تھے کہ دنیا کی شرم کو چھوڑ کر دن رات اُسکے دام محبت مین گرفتار اور اُسکے ہی گھر رہا کرتے

تھے قوم کے براہمن تھے بروز سرادھ والد کے کرم کرنے اور براہمن جیوانے مین قلیل دن رہگیا
مضطرب ہوکہ چلے طوائف مذکور اُس پار دریا کے رہتی تھی جب دریا پر پہونچے تو طغیانی پر دیکھا
اور کشتی وغیرہ سامان عبور کا کچھ نپایا زیادہ تر بیقرار ہوئے بلا معشوقہ کے زندگی فضول سمجھکر
دریا مین کود پڑے کچھ خبر اپنے اور بیگانہ کی نہ تھی صرف طوائف کے ملنے کا خیال تھا جب بیچ مین
ڈوبنے لگے تو ایک مردہ کا جسم بہا جاتا تھا اُسکو پکڑ لیا اور خیال کیا کہ محبوبہ نے کشتی بھیجی ہی
اسپر چڑھکر کنارہ پر پہونچے وہان سے افتان وخیزان بسرعت تمام بر طوائف مذکورہ کے دروازہ
پر آئے آدھی رات تھی اور دروازہ بند تھا اندر جانے کی فکر مین ہوئے اتفاقاً ایک سانپ لٹکا ہوا تھا
خیال کیا کہ معشوقہ نے ازراہ مہربانی کمند لٹکا دی ہی اوسکو پکڑکر سقف خانہ پر چڑھ گئے اور وہان سے
جب اترنے کی راہ نپائی تو صحن خانہ مین کود پڑے آواز سُنکر طوائف اور اُسکے گھر کے لوگ بیدار
ہوئے چراغ روشن کرکے دیکھا تو بلومنگل جی ہین غسل کرایا اور پارچہ خشک پہنائے پوچھا کہ کسطرح آئے
جواب دیا کہ تمنے دریا پر کشتی بھیجی اور دروازے پر کمند لٹکا دی اسکی وساطت سے آیا ہون طوائف
نے جو سقف خانہ کو جاکر دیکھا تو اژدہاے خونخوار بجاے کمند کے دیکھا وہ طوائف کمال نادم ہوئی
اور کہنے لگی کہ جسطرح میرے جسم پر کہ صرف گوشت اور پوست ہی دل لگایا ہی اسطرح سیام سندر سے بھی
کے دھام جیدرج ناگر مہاراج مین اُپر کسواسطے دل نہین لگاتا کہ اس منسار سمدر سے پار ہو جاوے
اور دونون لوک سدھ ہون مین تو صبحی سے جنگل کشور مہاراج کا بھجن سمرن کرونگی تجکو اپنا اختیار ہی
جو چاہے سو کر بلومنگل جی کو یہ گفتگو ایسی موثر ہوئی کہ دلکی آنکھین کھل گئین اور مرمی بچ چندر
کے روپ مادھری نے فی الفور دل مین ظہور کیا اور اُسیوقت اُس روپ کا رس ایسا کام دل کو
حاصل ہوا کہ پرم آنند مین مگن ہوگئے وہ رات تو بھگوت چرتر اور برندابن کے کنج اور سوبھا پر کے نام
کیرتن مین گذری اور صبح کو دونون نے اپنی اپنی راہ لی دلمین پرم سوبھا دھام کا روپ اور زبان
اور انکھون مین پریم کاجل تھا بلومنگل جی سوم گرنامی سنیاسی کے مادہ سنیر وامین سیوک ہوئے
اور بھگوت کے روپ انوپ کا چنتون کرتے ہوئے ہزارہا اشلوک رس چرتر اور بھگوت دھیان کے
گرو سے پڑھے اور خود تصنیف کیے ایک سال تک گرو کی خدمت مین حاضر رہے اور پھر شوق درشن
سری برندابن کا ہوا تمتاے درشن اور سوبھا بچ چندر مہاراج کے دریا مین غوطہ لگاتے ہوئے
روانہ ہوئے راستہ مین کسی دریا کے کنارے پر پہونچے وہان عورات غسل کر رہی تھین ایک
عورت حسین وجمیلہ کو دیکھکر فریفتہ ہوگئے اور اپنے لباس کو بھولکر اُسکے پیچھے روانہ ہوئے

وہ تو اپنے گھر مین چلی گئی اور بلومنگل جی بشوق دیدار دروازہ پر کھڑے رہے شوہر عورت مذکورہ کا
بھگوت بھگت تھا ایک شخص پرم بھاگوت کو دروازہ پر کھڑا دیکھکر عورت کے پاس گیا اور حال پوچھا
عورت موصوفہ نے حال فرلفتہ ہونے اور ہمراہ آنے کا بیان کیا بھگت ممدوح بلومنگل جی کے
پاس آیا اور دست بستہ گذارش کیا کہ میرے گھر آپ تشریف لیچلین کہ قدوم مبارک سے
میرا گھر پوتر ہو اور خدمت کرکے سعادت دارین حاصل کرون چنانچہ اپنے گھر لیگیا اور بالاخانہ
پر مقیم کرکے کمال سیوا اور خدمت کرنی اپنی عورت کو کہا کہ آرایش و سرنگار کرکے سطرح سے حد منگاری
کرکہ بھگوت بھگتون کی سیوا سے بھگوت جلد ملتے ہین عورت موصوفہ سرنگار کرکے
اور تھال مین بھگوت پرشاد لیکر خدمت مین بلومنگل جی کے حاضر ہوئی بلومنگل جی نے اُسکے
کو دیکھکر اور آگی بھگتی اور سادھو سیوا پر خیال کرکے اپنے دل از خود رفتہ کو جمع کیا اور جانا کہ
سب فساد میری آنکھون کا ہی اگر یہ نہوتین تو کیون دل ہاتھ سے جاتا اُس عورت کو فرمایا کہ دو سوئی لے آؤ
چنانچہ وہ لائی اور بلومنگل جی نے اُن دونون سے اپنی آنکھون کو نابینا کر لیا عورت مذکور خائف
و ہراسان اپنے شوہر کے پاس آئی اور حال کہا وہ شخص آیا اور چرن پکڑ کر بسیار مضطرب ہو بولا
کہ مہاراج سے کیا قصور ہوا کہ جسکے سبب سے آپ کو یہ تکلیف ہوئی بلومنگل جی نے انکی تسلی تشفی
کرکے فرمایا کہ تمھاری سادھتا اور بھگتی مین کچھ شک نہین بلکہ ہماری سادھنا مین فرق ہی آنے عرض
کیا کہ چندے قیام فرماوین تاکہ خدمت کرکے کرتارتھ ہون بلومنگل جی نے فرمایا کہ تمنے ایسی خدمت
کری ہی جو کسی سے نہین ہوسکتی اب تم بھگوت بھجن کرو یہ کہکر روانہ ہوئے ظاہر کی بینائی کو دور کر
باطن کی آنکھون سے کام رکھا برندابن مین پہونچے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھکر بھگوت کے دھیان
اور بھجن مین مشغول ہوئے بھگوت نے دیکھا کہ میرا بھگت گرسنہ و تشنہ ہی خود تشریف لائے اور مہاپرشاد
بھوجن کرایا جس مقام پر بلومنگل جی بیٹھے تھے وہان دھوپ آگئی بھگوت نے فرمایا کہ چلو سایہ مین بیٹھا
دیوین چنانچہ ہاتھ پکڑ کر سگھن چھایا مین لیگئے بلومنگل جی نے مہاپرشاد کے بھوجن اور شیرین گفتاری و نازک ہاتھ
اسپرس سے جان لیا کہ خود بدولت ہین اسواسطے ہاتھ پکڑ لیا اور چھوڑنے کو دل نہ چاہا بھگوت نے بہواسطے
چھڑانے کے زور کیا تو بلومنگل جی نے بھی زور کیا آخر بھگوت ہاتھ چھڑا کر لینے سے تب بلومنگل جی نے کہا کہ بھلا
مہمان تو زبردستی تمھاری پیش رفت ہوگئی اب دلمین پکڑنا ہون دیکھونگا کہ کسطرح بھاگ جاؤگے اور
ایسا ہی کیا یعنی سب طرفسے طبیعت کو جمع کرکے ایک سری برج چندر مہاراج کے روپ اور تصور مین ایسا لگا
کہ جو جو گیونکے دل سے بھی نکل جاتا ہی وہ بلومنگل جی کے دلمین مستقل مقیم ہوگیا جب خوب استقلال طبیعت کو

ہو گیا تب جنگل سے اٹھکر برندابن مین آئے اور تمنا ہوئی کہ اگر آنکھین ہوتین تو بھگوت کے کنج محل اور بہار استھان اور بھگوت مورتی کا درشن کرتے بھگوت نے اُنکی خواہش لی جانکر اول تو اُس مرلی کی آواز کہ جو جگ مایا کی بھی مہامایا ہے سنائی اور پرم آنند مین پورن کیا اور پھر دونون آنکھین بنا کر دین جسطرح آفتاب کے طلوع سے کمل شگفتہ ہوتا ہے بلومنگل جی نے بن اور تما اور کنج اور بہار استھان بھگوت کے درشن کیئے اور پھر روپ سوبھا مان بھگوت مورتیون کا دیکھکر زیادہ تر تمنا اور تشنگی تصور یہ روپ پرم امرت کی ہوئی کسواسطے کہ اُس پرم انوپ روپ کا لطف ایسا نہین کہ سیری حاصل ہو بلکہ جیقدر دلمین سماتا جاوے اُسیقدر زیادہ تشنگی اور تمنا کو بڑھاتا ہے بلومنگل جی نے کرشن کرنامرت گرنتھ اور چنداستوتر دیگر ایسے تصنیف کیے کہ جنسے دلکی گرہ دور ہو کر بھگوت کے جگل سروپ مین طبیعت لگتی ہے کرشن کرنامرت گرنتھ کے منگلاچرن مین جو اول نام چنتامن اور بعد ازان اپنے گرو کا لکھا تو اُس سے دو بات ثابت ہوتی ہین ایک یہ کہ اول اپدیش چنتامن سے ہوا تھا اسواسطے اُسکو بجاے گرو اول کے جانا دوم یہ کہ بھگوت بھگت تصورطے سے احسان کو بھی بہت سا مانتے ہین اسواسطے گو وہ طوائف تھی لیکن اُسکا احسان اسقدر مانا کہ گرو سے بھی اول درجہ اسکا تصور کیا اور جی لفظ اُسکے واسطے لکھا چنتامن ممدوحہ معظمہ سے وصال بلومنگل جی کا سُنا کہ بھگوت کے درشن ہوئے اور پرم بھگت ہو گئے رشتہ محبت سابقہ کا خیال کر کے برندابن مین آئی بلومنگل جی اُسکو دیکھکر اُٹھے اور کمال تعظیم وتکریم سے دودھ شیرو برنج مہاپرشاد خاص کا واسطے بھوجن کے پیش کیا چنتامن نے پوچھا کہ یہ بھوجن کہان سے آیا ہے بلومنگل جی نے فرمایا کہ بھگوت کرپا کر کے عنایت فرماتے ہین چنتامن نے کہا کہ یہ مہاپرشاد بھگوت نے تمکو عنایت فرمایا ہے اگر تمجگو اپنے ہاتھ سے خود کرپا کر کے دیونگے تو لونگی اور یہ کہکر بھگوت بھجن مین مصروف ہوئی بھگوت نے جو پریت لاانتہا چنتامن کی دیکھی تو پرم پریت اور کرپا سے خود دودھ شیرو برنج کا واسطے چنتامن کے لائے کہ جسکے برمھاوک بھی ہزار تمنا خواستگار رہتے ہین اور درشن دیکر کرتارتھ کیا ۔ کرشنا سورداس مدنموہن براہمن سورو ہیچ کسی بھگوت سکھی کا اوتار پرم بھگت مادھو سنپردا مین ہوئے اگرچہ اصلی نام اُنکا سورداس تھا لیکن چونکہ سری مدنموہن جی مہاراج مین پریم اور عشق کمال رکھتے تھے اسواسطے بنام سورداس مدنموہن مشہور ہوئے جسمہاے ظاہر اور باطن مثل کمل کے شگفتہ تھین اور علم موسیقی وشاعری وغیرہ مین مہارت کمال رکھتے تھے پر یا پرتیم کے جو پوشیدہ پرزے ہین اُنکے پرم آنند سکھ اور رس کے ادھکاری ہوئے اور نوسون مین جو سرنگارس مقدم اور اول ہے اُسکو اپنی کبتا یعنے شاعری مین خوب بیان کیا کبت یعنے شعر اُنکا بصور زبان سے نکلنے کے مشہور ہو جاتا تھا بلکہ ایک روز مین چارسو کوس تک پہونچ جاتا تھا گو یا وہ شعر ہی پر پرواز بہم پہونچا لیتا تھا اضلاع وارب مین

سندیلہ کے صوبدار جانب بادشاہ سے تھے بازار مین قند سیاہ قسم اول دیکھا خیال مین آیا کہ لائق مال پدا سری مدنموہن جی مہاراج کے ہمراہ واسطے خرید کرنے کے حکم دیا ملازمین نے عرض کیا کہ قیمت قند سیاہ سے بست گونہ خرچ کرایہ کا پڑیگا اور تا بر بندابن مصری سے بھی گران پہونچیگا سورداس جی نے فرمایا کہ خرچ وغیرہ کا کیا ذکر ہی بھگوت پریت پرنگاہ چاہیے غرض گاڑیون مین بھروا کر روانہ کیا اتفاقاً بر زمین مین وقت شب پہونچا پوجاریان مندر نے بھنڈارے مین رکھوالیا کہ صبح کو بھوگ لگا دینگے بھگوت کہ اپنے بھگت کے تحفہ مرسلہ کا انتظار دیکھتے تھے بسبب گرنگی صبح تک صبر نہ کر سکے اور گسائین جی کو خواب مین حکم دیا کہ اسیوقت مال پُوا تیار ہون چنانچہ تیار ہوئے اور بھوگ لگا یا تب شکم سیر ہو کر آرام فرمایا دواہ بھگت تبسّم اور کرپا لتا کہ جبکی مایا کو ٹان کوٹ ابرھمانڈ کا ایک لحظہ مین لقمہ کر لیتی ہی وہ سوا سین بھگت کے بس ہو کر گرنگی اور سیری ظاہر کرتا ہی سورداس جی موصوف نے ایک بشن پد کے مقطع مین بیان کیا کہ بھگوت بھگتون کی پاپوش کا محافظ خطاب مجکو ملے کسی سادھو نے واسطے امتحان کے سورداس جی سے کہا کہ ہم مدنموہن جی مہاراج کے درشن کر آوین ہماری پاپوش کی نگہبانی کرتے رہو سورداس جی نے کمال خوشی پاپوش سادھو کی اپنے ہاتھ مین اُٹھالی اور کہنے لگے کہ آجتک تو اس باب مین جمع خرچ زبانی تھا لیکن آج آزمودہ آئی کہ یہ خدمت میرے نصیب ہوئی گسائین جی نے چند دفعہ آدمی واسطے طلب کے بھیجا نہ گئے اور عرض کیا کہ بعد چرن سیوا سادھو کے حاضر ہونگا گسائین جی اور سادھو اس اعتقاد سے کمال خوش ہوئے سندیلہ کے صوبہ سے تیرہ لاکھ روپیہ تحصیل ہو کر آیا سب سادھو سیوا مین خرچ کر دیا اور کچھ خوف محاسبہ اور بادشاہ کا نہ کیا اہالیان بادشاہی جب واسطے لینے روپیہ کے آئے تو صندوق لنگر نیہ دن سے بھر کر ہر ایک صندوق مین ایک ایک پرچہ ڈالدیا اُسمین یہ لکھا تھا سے تیرہ لاکھ سندیلہ مین اوپجے + سب سادھن مِل گٹکے + سورداس مدن موہن جو + آدھی رات کو ٹکے + اور ہر ایک صندوق پر اپنی مہر کر کے آدھی رات کو بھاگ گئے صندوق نکلوا جب کھولے گئے تو لنگر نیہ بر آمد ہوئے بادشاہ نے پرچہ کا غذ کو پڑھکر فرمایا کہ گٹک یعنی کھانا تو خوب ہوا لیکن ٹک یعنی بھاگ جانا اچھا نہوا اور بدریافت سادھو سیوا اور فیاضی کے خوشنود ہو کر ایک فرمان فیصون معافی قصورات اور خوشنودی سادھو سیوا اور واسطے حاضر ہونے حضور کے بھیجا سورداس جی نے عذر لکھ بھیجا کہ اب عالمی اور صوبہ داری سے جاروب کشی اور کوچہ گردی سری برندابن کی ہزار گونہ شرف رکھتی ہی لوڈرل دیوان نے عرض کیا کہ اگر اسیطرح لوگ مال واجب سرکار کا خرچ کر کے بھاگ جاوینگے تو بالکل انتظام جاتا رہیگا حکم واسطے گرفتاری کے جاری کرایا اور برندابن مین بھیجدیا

سورداس جی نے ایک دوہرہ لکھکر بادشاہ کے پاس بھیجا اُسمین بادشاہ کی تعریف اور رقیہ کا تشدد
اور اپنا حال مختصر حروف مین لطیفہ کے ساتھ لکھدیا تھا بادشاہ نے اسیوقت رہا فرمایا بعد رہائی
برندابن آکر سری برج کشوری کے دھیان اور تصور مین مگن رہے کتھا[۱۱] سوامی ہرپرساد
سوامین اگرداس جی چیلہ کرشنداس پی اہاری کی تیسری پشت مین رامانندجی کے پرم بھگت ہوئے
اور چونکہ اُنکی سنپردا مادھرج اُپاسک مشہور و معروف ہی گو کتھا سے کوئی چرتر مادھرج اور سرنگار کا
معلوم نہوتا ہو اس واسطے اس نشٹھا مین مندرج کیا ایسے بھجن آنند تھے کہ ایک پل وکھنہ بھی بلا
بھگوت بھجن و تصور نہین گذرتا تھا صبح سے اُٹھکر موافق قاعدۂ بھگوت بھگتون کے آچار اور
کریا سے سری سیتاپت اودہ بہاری کی سیوا اور سمرن مین رہتے اور اپنے بچن امرت کی برکھا سے
سبکو ایسا آنند دیتے کہ جسطرح ابر کی سب پر نظر برابر ہوتی ہی سدھا ایسے ہوئے کہ نابھا مصنف بھگت مال
جنم کے اندھے کو از سر نو بینائی عطا فرمائی اور سمدر سے ڈوبتا ہوا جہاز بچایا کہ یہ دونون حال دیباچہ
مندرج ہوئے سری جانکی مہارانی کے سابکھات درشن پائے بیراگ اسقدر تھا کہ سب کارخانہ دنیا کے
ترک کرکے گلتاجی مین کہ متصل امیر کے واقع ہی بھگوت بھجن مین مشغول ہوئے باغ کو آرامگاہ وجاے
سیر اپنے سوامین کا سمجھکر خود جاروب کشی اور صفائی اُسکی کیا کرتے حالانکہ صدہا باغبان اور
مثل نابھ وغیرہ چیلہ موجود تھے لیکن کسیکو اپنی سیوامین شریک نہ کرتے ایک روز بعد درستی اور صفائی کے
برگ وغیرہ اٹھاکر باہر ڈالنے کو گئے تھے مہاراجہ مانسنگھ والی امیر واسطے درشنون کے آیا سوامی جی
ہجوم دیکھکر باغ مین نہ گئے اور بیرون از باغ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ رہے جب دیر گذری تو
ناچاری گئے اور دنڈوت کرکے پریم مین بھرے ہوئے کھڑے ہورہے کچھ عرض نہ کرسکے راجہ موصوف
دیر تک منتظر تشریف آوری کا رہا آخر جہان سوامین جی بیٹھے تھے وہان گیا اور درشن کرکے شروانند
قدمبوسی کا ہوا مطلب سوامین کا اندر بجانے سے یہ تھا کہ اس درخت کے نیچے خاص وعام کو برابر
درشن ہونگے اور مکان پر خاص لوگون کی باریابی ہوگی عوام محروم رہینگے علاوہ ازان یہ بھی خیال کیا
کہ دولتمندون کی جسقدر صحبت کم رہے اسیقدر بہتر ہی سو درخت کے نیچے تو بسبب خاک وغیرہ کے
راجہ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا جاویگا اور پھر نہ آویگا اور مکان پر جانے سے نہ معلوم کتنی دیر مین جاوے یا
بھجن مین خلل رہے ۔ کتھا[۱۲] کیلہ سوامین کیلہ جی چیلہ کرشنداس پی اہاری کے مادھرج اور
سرنگار اُپاسک پرم بھاگوت سوامین اگرداس جی کے گُرُبھائی ہوئے دنرات سری رگھنندن
سوامین کے چرن کملون کے دھیان مین مگن رہتے تھے جنکا نرمل جس اب تک تمام جہان مین مشہور ہی بھگت بھجن مین

سوروپ اور سانکھ جوگ کے اصل مطلب کے جاننے والے ہوئے مثل بھیکم پتامہ کے موت پر قادر تھے
باوجود اس درجہ کے اخلاق و فروتنی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کو خود پرنام کیا کرتے سمیر دیو نکے والد گجرات
مین منصب صوبہ داری پر مفرز تھے جب اُنکا انتقال ہوا تو بمان پر چڑھکر پرم دھام کو چلے اُس وقت
کیلہ جی موصوف متھرا مین پاس راجہ مانسنگھ کے بیٹھے تھے بمان کو دیکھکر اُٹھے اور دنڈوت کرکے کہا
کہ خوب ہوا خوب ہوا راجہ مانسنگھ نے پوچھا کہ کس سے یہ گفتگو تھی کیلہ جی نے اول تو چھپایا لیکن بعد
مبالغہ جو حال تھا بیان کر دیا راجہ موصوف نے سہ کارہ واسطے دریافت حال کے بھیجا پوم اور وقت وقت
سمیر دیو جی کا جو دریافت کیا تو مطابق پایا دنڈوت کری اور معتقد ہوا ایک دفعہ کیلہ جی بھگوت پوجن
کرتے تھے اور پٹاری پھولونکی پاس رکھی تھی اسمین واسطے پھول لینے کے جو ہاتھ ڈالا تو سانپ نے
انگلی مین کاٹا کیلہ جی نے جانا کہ یہ سانپ سیر نہین ہوا اُسکو کہا کہ پھر کاٹ چنانچہ تین دفعہ کٹوایا اور مطلق
زہر کا اثر نہوا جب پرم دھام کو جانیکا ارادہ کیا تو بھگوت بھگتون کا سماج کیا اور بعد درشن اور رست سنگ
اُنکے سماج مین دسوین دروازہ یعنی تارک سر کی راہ پر ان تیاگ کیے کہ جو گی بن بھی بھال سنکر متعجب ہوئے
اور سب بھگتون کو اعتقاد ہوا + کتھا गोपालभट्ट گوپال بھٹ پسر بلنکٹ بھٹ چیلہ سریکرشن چیتن
مہاپربھو کے پرم بھاگوت ہوئے مادھریہ اور سرنگار رس پاستا مین ایسے پگے ہوئے تھے کہ برندابن کا بن
اس امرت اور رس کا لطف اور مزہ اُنکو ہی نصیب ہوا جنکی بدولت ہزارہا کو بھگوت کی پراپتی ہوئی بھاگوت
دھرم کے روج دہندہ اور بھگوت بھگتی کے سروپ ہوئے سوائے صواب کے کسی کا عیب خیال مین نہ گذرا
ملک و مال کو ترک کرکے برندابن مین باس کیا اور ہمیشہ رس راس اور پرم سوبھا یہ کشور مہاراج مین مگن
رہتے تھے بھگوت بھگت بھاون مہاراج اُنکی بھگتی اور سیوا کے ایسے قایل تھے کہ از بس خوش ہو کر
سالگرام سے مورتی روپ اپنا ظاہر کیا یعنی اُنکو بروقت سیوا اور پوجن سالگرام جی کے خیال ہوا کہ جسطرح
بھگوت کا سرنگار تصور مین کیا جاتا ہی اگر ظاہر مین بھی اُسیطرح ہوا کرے تو خوب ہی بھگوت نے اپنے
بھگت کی تمنا پوری کرنے کے واسطے سالگرام جی سے مورتی اپنی پرم سوبھا مان بیسا کھ سدی پورنماشی کو
ظاہر کری بھٹ جی نے مندر مین براجمان کرکے بنام رادھارون جی کے نامزد کیا کہ برندابن مین مشہور
و معروف ہو اور نشان نصفی حصہ سالگرام جی کا زیر پاے اور نصفی کا کمر پر موجود بعد اس کرپا کے بھٹ جی
سرنگار و سیوا اور راگ بھوگ وغیرہ مین مصروف ہوئے اور فیض عام واسطے تمام جہان کے ہو کیا
کتھا केशवभट्ट کیشو بھٹ کاشمیری براہمن ایسے پرم بھگت ہوئے کہ لوگون کو عذاب اور
گناہون سے چھڑا کر بھگوت سنگ کر دیا سمان بھٹ جی کی جہان مین مشہور و معروف ہی کہ بھگتی کے

کلہاڑے سے دیگر دھرموں کے درختوں کو کاٹ کر بھگوت چرتروں کو جگت مین مشہور کیا بھٹ جی موسوف کو نمارک سنپردا والون نے اپنے شجرۂ خاندان مین داخل کیا ہی اور ازروے اُنکی کتھا کے ہدایت ہوئی سریکرشن چیتن سے کدوے مادھ سنپردا مین تھے ظاہر ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو اُپدیش بھگوت بھگتی کا سریکرشن چیتن سے ہوا اور بسبب صغیر سنی اُنکے کہ ہفت سال تھے چیلے اُنکے نہوئے نمارک سنپردا والون کے سیوک ہوئے جسطرحسے بھگوت بھگتی اختیار کری اُسکا حال یہ ہی کہ بھٹ جی بڑے پنڈت تھے ہزارون پنڈتون کو مباحثہ اور مناظرہ مین لاجواب اور فتح کیا جب دگ بجے کرتے ہوئے مع صدہا پنڈت اور شاگردون کے ندیا ساتی پور مین پہونچے تو وہان کے سب پنڈت خوفناک ہوئے سریکرشن چیتن جی نے خیال فرمایا کہ اس شخص کو کمال غرور اپنی پنڈتائی کا ہی وہ غرور دور کرنا چاہیے اسواسطے بھٹ جی کے پاس آئے اور شیرین زبانی وملایمت کہا کہ آپ کا علم اور جس تمام زمانہ مین مشہور ہی کچھ مجکو بھی سُنا کر فیضیاب کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ ہنوز طفل ہو اور علم بھی حاصل نہین ہوا ایسے کلمات بیباکانہ داخل گستاخی ہین لیکن ہم تمھاری خوشکلامی سے راضی ہین اسواسطے جو کچھ کہو وہ سناوین فرمایا کہ گنگا جی کا سروپ بیان کرو بھٹ جی نے چند اشلوک مصنفۂ خود سنا دیے سریکرشن چیتن جی کو فوراً یاد ہوگئے بلکہ پڑھکر سُنا دیے اور فرمایا کہ معنی اور جو عیب وصواب ہین بیان کرو بھٹ جی نے جواب دیا کہ میری شاعری مین عیب کب ممکن ہی سریکرشن چیتن جی نے فرمایا کہ یہ نہین ہوسکتا اگر اجازت ہووے تو مین عیب وصواب ومعنی بیان کرون چنانچہ بیان کرنا شروع کیا اور ایسے معنی کہے کہ بروقت تصنیف بھٹ جی کے وہم وخیال مین بھی نہین گذرے تھے اور جو جو عیب وصواب تھے وہ بھی ایسے مفصل ظاہر کیے کہ بھٹ جی کو جواب نہ آیا سریکرشن چیتن تو اُسی وقت اپنے مکان کو چلے آئے اور بھٹ جی نے نادم ہوکر بوقت شب سرستی جی کا دھیان کیا سرستی جی تشریف لائین بھٹ جی نے عرض کیا کہ تمام جہان کو فتح کرا کر ایک طفل سے شکست دلائی مجھسے ایسا کیا قصور ہوا تھا سرستی جی نے جواب دیا کہ سریکرشن چیتن جی بھگوت اوتار اور میرے مالک ہین میری کیا تاب و طاقت ہی کہ اُنکے مقابلہ پر گفتگو کرسکون اور تمھاری کمال خوش نصیبی ہی کہ اُنکے درشن ہوئے یہ فرماکر سرستی جی تو انتردھیان ہوئین اور بھٹ جی سریکرشن چیتن کی خدمت مین آئے دست بستہ عجز وانکسار کرکے عرض کیا کہ کچھ ہدایت ہو سریکرشن چیتن جی نے فرمایا کہ بھگوت بھگتی اختیار کرو اور آیندہ کسی پنڈت کے ساتھ بحث مناسب نہین بھٹ جی نے قبول کیا اور جو پنڈت ہمراہ تھے سبکو رخصت کرکے بھگوت بھگت ہوگئے پھر کشمیر اپنے وطن مین گئے اور کچھ روز وہان رہے تھا جی سے

خبر پہونچی کہ مسلمانان نے بسرانت گھاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہے کہ جو کوئی اُسطرف گذرتا ہے اُسکی سنت
خود بخود ہو جاتی ہے اور مسلمان زبردستی اُسکو اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین بھٹ جی بغور استماع اس خبر
کے کشمیر سے چلے اور مع ایک ہزار اپنے چیلون کے متھرا مین تشریف لائے اولاً بسرانت گھاٹ پر
گیے حرامزادگان نے حسب دستور دیگر اشخاص کے بھٹ جی سے بھی کہا کہ برہنہ ہوکر نہکو دکھاؤ بھٹ جی
نے اُنکو خوب مارا اور جنتر کو توڑ کر جمنا جی مین ڈالدیا وے لوگ صوبہ کے پاس فریادی ہوئے
چونکہ سب شرارت بحمایت صوبہ کے تھی اُسنے اپنی فوج واسطے مدد کے بھیجی بھٹ جی اُس فوج سے
ایسا لڑے کہ اکثرون کو قتل کیا اور بعض کو دریا مین غرق کر دیا اور کچھ بھاگ گئے اِس معرکہ کا حال
ایک شاعر نے مفصل لکھا ہے اُس سے معلوم ہوا کہ بھٹ جی نے بھگوت چکر کا آرا دھن کرکے ایسی آگ برسائی
کہ سب دُشٹ عاجز ہو گئے اور قاضی وصوبہ وغیرہ اگر قدمون مین پڑے بعدش یہ چرتر کیا کہ سب
مسلمانون کے جسم پر علامات ہنود معلوم ہونے لگے وہ لوگ یہ کرشمہ دیکھکر زیادہ تر معتقد ہوئے اور
سب نے دست بستہ غلامی قبول کرکے امان چاہی بھٹ جی نے سب ہنود برج کو جمع کیا اور اکثر جگہ خود
تشریف لے گئے سب کو مسلمانون سے یخوف کر دیا اور بھگوت بھگتی کا رواج دیا کتھا بنواری جی
بنواری جی بھگوت بھگتی کے رنگ مین رنگین اور مادھرج اور سرنگا رس کے رشک اور بھجن کے
مجسم ہوئے خوشگوئی وشعر فہمی ولطیفہ سنجی مین ازبس عاقل اور فہیم وہوشیار سار لینے حقیقت واسار
لینے بالعکس از حقیقت کے بچارمین پرم ہنسون سے بھی گوے سبقت لے گئے سدا چارج
سدا چار یے لینے نیک دھرم جو بھگتی کے ہین اُنکے کرنے والے صابر وشاکر اور سب پر رحم کرنے والے بیشمار نہ ون
کے دانا پنڈت اور دشٹ طرح کی بھگتی کے عمل مین سادھان ہوئے اُنکے درشنون سے ہی لوگ
پوتر ہوتے تھے اور اگر کسی سے گفتگو ہوئی تو اُسکے پوتر اور بھگت ہو جانے مین کچھ شک ہی نہ تھا
چرتر برج بھومن سکھدام کی الاپ مین ازبس چتر تھے + کتھا یشونت جی یشونت قوم راجپوت
آلاپ
راٹھور بھگوت بھگتی مین سادھان اور جملہ قواعد بھگتی کے عامل ہوئے بھگوت بھگتون سے ایسی
محبت صادق تھی کہ تکلف نزدیک نہین آتا تھا دست بستہ کشادہ پیشانی اور کمال فرحت سے اُنکی
خدمت مین ببک بایستادہ اور ہر وقت متمنی رہتے تھے کہ کسی سیوا کے واسطے اجازت ہو سری برندابن
مین مستقل باس کرکے اور سری رادھا بلبچہ بعل کے چرتر اور بہار لیلا مین دل کو لگا کر دنرات بھگوت
کے سرنگار اور مادھرج کے چنتون مین رہتے تھے سب دھرمون کا سار جو نوہ دھا بھگتی ہے اُسکے
تخم اور راست گوئی کی دولت کے دولتمند ہوئے اور بھگوت پریم مین ایسے ہوئے کہ اکثر بیخبر

وبیس ہوجاتے تھے + کتھا कल्याणदास بھگوت کی بھگتی اور بھلائی اور سب گنون کی باریک فہمی جہان مین کلیان داس کے حصہ مین آئی نول کشور برج چندر مہاراج کے پریم مین مگن رہتے تھے اور جسطرح دریا دنرات جاری رہتا ہی اُسی طرح انیہ اور مستقل دل کی توجہ ہر وقت و ہر لحظہ مادھرج اور سرنگار کے تصور مین رہتے تھے شیرین کلام ایسے تھے کہ خواہ نخواہ سامعین کی طبیعت خوش ہوکر گرویدہ ہوجاتی تھی پرانگاری راحم اور بچا روان ہوئے اور اصل مصنف نے جو یہ لفظ لکھے ہین کہ من کرم بچن سے روپ بھگت کی چرن رج کے اُپاسک تھے اُسکے معنی یہ معلوم ہوتے ہین کہ روپ برادر سناتن جو بھگت ہین اُنکی چرن رج کے اُپاسک یعنی چیلہ تھے یا روپ یعنی مادھرج اُپاسک بھگوت اُنکے اُپاسک تھے یا روپ یعنے مادھرج اور بھگوت بھگت دونون کے اُپاسک تھے + کتھا कशीहरिदेव विरव्यात कन्हरदास کرن ہردیو معودن کنھر داس جی ساکن بوڑیہ بھگوت بھگت اپنی آتما مین آنند کرنے والے اور جو آیندہ شدنی ہی اُسکو جاننے والے سریکرشن بھگتی کے قائم کرنے والے براہمن کل مین مثل آفتاب کے حلیم اور مستقل مزاج سب گنون کی کھان ہوئے بھگوت بھگتون کو اپنا سربس جانکر محبت سے سیوا اور خدمت کرتے تھے پارچہ واشیا رخوردنی و نوشیدنی وغیرہ جو کچھ جس کسی کو مطلوب ہوتا تھا بصفائی واعتقاد دل دیتے تھے سو بھارام جی سے اُنکو فیض ہوا سرنگار اور مادھرج بھاو کے مجسم تھے اور سب مخلوقات پر برابر نظر عنایت کی رکھتے تھے + کتھا लोकनाथ. لوکناتھ جی کو بھگوت مین پریم اور عشق اسقدر تھا کہ جسقدر پارشدون کو ہی سریکرشن چیتن جی کے چیلے تھے اور پریا پریتم کے چنتون اور چرترون مین ہر وقت اور ہر لحظہ ایسے مگن رہتے تھے کہ اگر ایک دم اور لحظہ بھی بھگوت سروپ کا چنتون نکرتے تو مضطرب ہو جاتے سری مدبھاگوت کا گان اور کیرتن جان سے زیادہ عزیز تھا اور جو کوئی بھگوت کے راس چرتر کا بھجن اور کیرتن کرتا تو اُسکو اپنا دوست جانتے تھے اور اُسکو ہی رشتہ دار ایک دفعہ بر سرراہ جاتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بھگوت چرترون کا کیرتن کرتا ہی اُسکو رشک اور پریم جانکر بے اختیار اُسکے قدمون مین پڑے اور اس چرتر سے دیگر اشخاص کو ہدایت بھگوت کے پریم اور بھگتی کی فرمائی + کتھا मानदास. مانداس جی پرم بھگت پرانگاری دیاوان سوسیل ہوئے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین محبت اور بھگتی انیہ تھی جانکی جیون مہاراج کے جو چرتر رامائن اور ہنومان ناٹک اور دیگر رامائینون مین پوشیدہ لکھے ہین اُنکو ماندا س جی نے بھاکھا مین اس لطف شاعری سے

بیان کیا کہ ہر ایک کو مرغوب اور فائدہ بخش ہر دو جہان کے ہین اگرچہ جملہ رس کہ جنکا حال دیباچہ مین مندرج ہوا اپنے گرنتھ مین مفصل بیان کیے لیکن بھگوت کا سرنگار اور مادھرج رس ایسا لکھا کہ جسکے پڑھنے اور سُننے سے بالضرور بھگوت سروپ مین طبیعت لگ جاتی ہی اور جو فواعد سرنگار کے سرمکرشن چرتر مین اُپاسکون نے بیان کیے ہین اُسی طرح رام چرتر مین مانداس جی نے بیان کیے ۔ کتھا کرشنداس جی پرم بھگت اور پنڈت ہوئے سری گوبند چند مہاراج کے روپ مادھری اور سرنگار مین مگن ہوکر اُسکے رس مین شب و روز مست رہتے تھے بھگوت سیوا ایسی محبت سے کرتے کہ سیوا کا روپ ہو جاتے بھگوت بھگتون کو اقسام اقسام کے بھوجن اور پرساد دیا کرتے اور جو کوئی سادھو اُنکی سنپردا کا ہوتا تو اُسکے ساتھ کمال شوق سے ملا کرتے بھگوت چرترون کی کیرتن اور سروپ کے چنتون اور انبھو अनुभव مین ایسے مسرور اور محو رہا کرتے تھے کہ بیان اُسکا غیر ممکن ہی

نشٹھا نمبستم در تعریف وہمان باتسل و بیان کتھا نہ بھگت اُپاسکان این نشٹھا वात्सल्य

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کے اندر دھنش ریکھا کو ڈنڈوت کرکے ہری اوتار کو پرنام धनुष
کرتا ہون کرگ کے واسطے وہ روپ ظاہر کرکے نشرلیف لائے اور اُسکو گراہ سے چھڑایا یا باتسل نشٹھا وہ ہی کہ اپنی زبردستی سے بھگوت کو کھینچکر اُپاسک کے دل مین مقیم کردیتی ہی اور ہرگز ایسا نہین ہوتا کہ اسس نشٹھا کے ذریعہ سے اُپاسنا کرنے والے کو بھگوت حاصل نہون سبب یہ ہی کہ بھگوت کا حاصل حصر اور پرمحبت دلی کے ہی سو اسس نشٹھا سے جلد اور بسہولیت محبت پیدا ہو جاتی ہی کہ اور کسی نشٹھا سے اسقدر جلد نہین ہوتی ظاہر ہی کہ محبت صادق صرف والد کو نسبت اپنی اولاد کے ہوتی ہی اور بیٹا کیسا ہی بدصورت اور بے تمیز ہو لیکن والد کا لخت جگر اور نورِ بصر ہی پس اگر وہی محبت بھگوت مین لگائی جاوے گی تو کس واسطے جلد تر بھگوت حاصل نہوگا علاوہ ازان بالکون کے چرتر ایسے دلچسپ ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت لگ جاتی ہی اور ہر ایک نے دیکھا ہوگا کہ کسی کا لڑکا تماشے اور توتلی باتین کرتا ہی اور خوبصورت بھی ہی تو غیر شخص راہ چلتے اُسکا تماشا دیکھکر خوش ہوتے ہین اور کھلاتے ہین اور وہ لڑکا دل مین سما جاتا ہی پس وہ پورن برہم سچدانند گھن کہ جسپر خوبصورتی اور تماشے و دیگر چرتر بالکون کے ختم ہین اِس نشٹھا کے ذریعہ سے ارادھن کیا جاوے تو کسواسطے جلد تر از جلد دلمین نہ سمایگا

قطع نظر ازین محبت ہر چیز کی کسی نہ کسی خوف سے ہوتی ہی اور جب وہ خوف نہین رہتا تو محبت بھی کم ہو جاتی ہی اور پسر کی محبت بلا کسی خوف کے خود بخود جذبۂ دل سے ہوتی ہی اور اسی واسطے اُسکو پایداری ہی درینصورت ثابت ہو گیا کہ اگر اِس نشٹھا کے ذریعہ سے طبیعت بھگوت مین لگیگی تو حسب تمثیل بالا ہرگز محبت مین کمی نہوگی اور روز بروز وہ محبت ترقی کو پہونچکر بھگوت پراپتی کر دیوگی جس مقام مین رس بھید کی بحث مندرج ہی تو وہان معتقدان نذرس نے بالتسل نشٹھا کو ضمیمہ کرنا رس کا لکھا ہی اور بھگوت اُپاشکان نے جو اُنکا جواب دیا اور تنقیح رسون کی کری تو کرنا کو ضمیمہ بالتسل کا ثابت کر دیا سو دونون کے قول پر جو نگاہ کیجاتی ہی تو فہید بھگوت اُپاشکان کی صحیح اور درست ہی کیواسطے کہ رس اُسکو کہتے ہین کہ جس سے زیادہ لطف خاص اُس چیز کا کہ جسکو رس نامزد کیا گیا ہی اور کسی چیز مین نہو مثلاً بیر رس اُسکو کہینگے کہ سب مدارج شجاعت کے جسپر ختم ہونگے اُسی طرح یہان درباب رحم اصل رس اُسکو کہنا چاہیے کہ جس پر رحم ختم ہو سو جو بخوبی تامل اور فکر کیا جاتا ہی تو رحم بالتسل نشٹھا پر ختم ہی کیواسطے کہ کرنا اُسکو کہتے ہین کہ دوسرے کا دُکھ دیکھکر دل نرم ہو جائے اور کرم خواہ بچن خواہ من سے اُسکے واسطے تدبیر کریجاوے اور بالتسل وہ ہی کہ کمال جذبۂ محبت سے بے تحاشا و بیساختہ رحم ہووے اور من بچن کرم یکبارگی جذبہ اور کشش باطنی سے سب ایک طرف توجہ کر جاوین پس بغور خیال کرنا چاہیے کہ خاتمہ رحم کا بالتسل پر ہوا یا کرنا رس پر اور دونون مین کرنا کا درجہ زیادہ ہوا یا بالتسل کا واسطے سریع الفہمی کے ایک تمثیل یاد آئی سو لکھتا ہون ایک کوچۂ تنگ مین ایک طرف سے مویشی آتی ہی اور دوسری طرف سے ایک شخص اشنان کرکے آتا ہی اور ایسا سدھو و پوتر ہی کہ کسی کو سپرس نہین کرتا اتفاقاً کسی کا لڑکا دو سہ سالہ کھیل رہا ہی جب وہ مویشی نزدیک اُس طفل کے آئی تو وہ شخص کمال رحم سے پکارا کہ کوئی جلد آکر اس لڑکے کو اُٹھالو اور خود بخوف نجس ہو جانے کے نہ اُٹھایا چند قدم چلا تھا کہ شخص مذکور کا بیٹا بھی اُسی قدر عمر کا راستہ مین کھیل رہا تھا اور مٹی و کیچ وغیرہ سے بدن اُسکا نجس ہو رہا تھا وہ مویشی اُس طفل کے نزدیک بھی آپہونچی وہ شخص بے تحاشا دوڑا اور کچھ خیال اُس طفل کی نجاست کا اور اپنی پاکیزگی وغیرہ کا نہ کیا فی الفور اُس طفل کو اُٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیا اِس تمثیل سے تمیز بالتسل اور کرنا رس مین کر لینی چاہیے غرض اصل رس بالتسل ہی اور کرنا اُسکا ضمیمہ ہی یہ اُپاشنا مری و سرتھ تندن اودھ بہاری اور نندنندن برندابن چندر کی مروج ہی اور ایسا الوکک

بھاو اس اُپاسنا والون کا ہی کہ تعریف اُسکی نہین ہوسکتی بھگوت کو فرزند ارجمند اپنا مانتے ہین اور اسی کو پورن برہم سچدانند گھن پرماتما وکند کہہ ایک نواعد اس اُپاسنا کے بشن سوامین اور بلبھ آچارج کی کتھا مین سندرج ہوئے اور بعض مسئلہ سامان بہ آیندہ تحریر ہونگے مہان اس اُپاسنا اور اُپاسکان کی نگم واگم دبرھاوستیو بھی نہین کرسکتے اس مت مند باب پنچ کو کیا تاب وطاقت ہی کہ دم مارسکے اور فی الحقیقت کوئی کسطرح کہہ سکے کہ جو پورن برہم انیک جنم تک باوجود ہزارہا سادھن جوگیون کے من مین بھی نہین آتا وہ اُن اُپاسکان کے واسطے نررد پ ہوا اور پرم انوپ بال چرتر انکو دکھلائے اور اب دکھاتا ہی اور آیندہ دکھا دیگا خود اُسی پورن برھم کو یہ نشٹھا ایسی عزیز ہی کہ اپنے بھگتون کی طبیعت دیگر نشٹھاؤن سے پھیر کر اس نشٹھا کی طرف راغب کردیتا ہی کہ تعدد اس امر کی بھاگوت اور رامین سے بخوبی ہوتی ہی یعنے کوسلیا و نند رانی و دیوکی و لیسدیو کو چنہ دفعہ اپنی الیشر تا بھگوت نے دکھلائی جب اُنکی طبیعت اس طرف رجوع ہوئی تو خود بھگوت نے اسطرف سے اُنکی توجہ دل کو برگشتہ کرکے طرف بال چرترون کے متوجہ کردیا اور پرم انند دیا اگر بھگوت کو یہ نشٹھا بہ نسبت دیگر نشٹھاؤن کے زیادہ تر عزیز نہوتی تو کیون ایسا کرتے اور اُنکی طبیعت طرف بال چرترون کے کسواسطے راغب کردیتے بلکہ واسطے پختہ کردینے بھاؤ اپنے بھگتون کے اب بھی اس قسم کے چرتر اپنے بھگتون کو دکھلا دیتے ہین کہ ملاحظہ کتھا بھل ناتھ وکرشنداس وکرمان بائی وغیرہ سے ظاہر ہی اور حصہ قلیل کا ذکر ہی کہ ایک گسائین نام اُنکا یاد نہین بلبھ کل مین پرم بھگت بانسل اُپاسک ہوئے ایک دفعہ منہاری واسطے چوڑی پہنانے کے اُنکے گھر کی عورتون کو آئی جب گسائین جی قیمت دینے لگے تو منہاری نے کہا کہ مین نے سات لڑکی اور بہو وغیرہ عورات کو چوڑی پہنائی ہین گسائین جی نے جواب دیا کہ ہمارے گھر چھ عورات مع لڑکی اور بہوکے ہین اس تکرار مین منہاری بلا لینے قیمت کے چلی گئی رات کو رادھکا مہارانی نے گسائین جی کو خواب مین کہلا بھیجا کہ کیا مین تمھاری بہو نہین ہون کہ جو میری چوڑیون کے دام منہاری کو نہین دیتے پس دیکھنا چاہیے کہ بھگوت کیسے پرم منوہر چرتر کرکے اپنے بھگتون کے بھاؤ کو پختہ کردیتے ہین غرض یہ بانسل نشٹھا واسطے جلد ملنے بھگوت کے پرم سار وخلاصہ وتنوسب نشٹھاؤن کا ہی دیبا جو مین مندرج ہوا کہ ہر ایک رس چار سامان یعنے بھاو الوبھاؤ ساتوک بھچاری سے ظاہر ہوتا ہی سو اس بانسل رس مین منجملہ سامان اول کے پورن برھم پرماتما چت انند سچدانند گھن سری

رگھنندن سوامین یا نندنندن مہاراج تین برس سے سات برس تک عمر والا نازک بدن توتلے بچن
شیام سندر سروپ سر پہ چھوٹا سا مکٹ جسم ناز نین مین باریک کرتہ زرد وزی پیٹھ اور گوٹہ سے مزین
کانون مین مچھرکہ اور چھوٹے چھوٹے گنڈل گورو چن کا تلک پیشانی پہ بلاق ناک مین نقطہ سیاہی کا
رخسار پہ آنکھین بغوخ اور چنچل کلے مین کھلاو نقونیات و ناخن شیر باتھون مین کڑہ دہوچنی چرن
کملون مین گھونگھرو بشیالنین ہی اور کوشلیا مہارانی و نند و جسودھا وغیرہ آشیر بالنین اور ازلس
چنچلتا و چپلنا کہ کبھی مانا کی گود مین اور کبھی کھلونون کی طرف مخاطب کبھی جانورون پر نظر اور کبھی
کھانے کا خیال اور کبھی کسی چیز کی طلب مین استبداد اور کبھی توتلی گفتگو سے کچھ پوچھنا اور کبھی
پلنگ کو پکڑکر کھڑا ہونا اور کبھی مانا کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھنا کبھی ناچنا کبھی آنگن مین اپنے یارون
اور بھائیون کے ساتھ کھیلنا و علی ہذا القیاس دیگر بیشمار چرتر اشنان کرا کے سرنگار کرنا کھلونا
وغیرہ بال چرتر کے تیار و موجود رکھنا سب طرح کے کھانے کھلانا پیار کرنا لاڈلانا گود مین
لیکر سیر کرانا اشیر باد دینا اور اسی قسم کے دیگر لاانتہا ساز و سامان کا تصور سب منجملہ بھاو لینے
سامان اول والو بھاو سامان دوم کے ہین سامان سوم لینے آٹھ سا توک سب اس رس مین
مل کرتے ہین اور منجملہ سی وسہ بھچاری لینے سامان چہارم کے دس حالت اس رس مین عائد
ہوتی ہین کے تپش دل دوم لاغری سوم تغیر رنگ چہارم دل برداشتگی از جملہ امور دنیا
پنجم بے استقلالی ششم بجیس و حرکت ہو جانا ہفتم بیماری ہشتم ویوانگی نہم غش دہم موت
اور اس رس کا استثنائی بھاو وہ ہی کہ توجہ دل ہر دو جہان کی جملہ خیالات کو چھوڑ کر اور
ایک سو ہو کر شب و روز بلا تزلزل بھگوت کے سروپ اور محبت مین مستقل ہو جاے اور کسی طرح
کسی اور کی طرف نچاے ہے رگھنندن ہے دین بندھ ہے پرنیت آرت بھجن ہرتے پاون
प्रणतार्ति भंजन
ہے دین بندھ ہے کرپاسندھ مہاراج آجتک جو شکایات اس دل کی عرض کری تو ایک
فضول امر معلوم ہوتا ہی کس واسطے کہ ان شکایات سے کبھی بھی کچھ حاصل نہوا اور نہ اس
دل کمبخت نے کچھ سنا اور نہ کچھ مانا اگر اس کرپا اور عنایت کا کہ جسکی بدولت اجامیل اور
گج اور گنکا اور وحشی اور طیور وغیرہ بلا کسی سادھن و بھجن کے ایک لحظہ مین
برم پد کو پہونچکر قید موت و حیات سے چھوٹ گئے امیدوار ہو کر عرض و معروضات
خدمت مین جناب بندگان والا کے کیا کرتا تو آپ کے بردار رحم سے کب
ممکن تھا کہ میرا حال ایسا ہی رہتا اور یہ دل کمبخت میرے اختیار مین نہو جاتا

سو اب اُسی کرپا اور عنایات کا امیدوار ہو کر عرض رسا ہون کہ جسطرح ممکن ہو ایسی لطف خاوندی کی ہووے کہ سروپ مندرجۂ ذیل یا بالا یا مصرحۂ اغیر دیا چہ شب و روز بلا تزلزل میری آنکھون مین بسا رہے

کبت سویا

کب ہین ایسو مانگت آر کرین کبھون پرت نہار ڈرین
کبھون کرتال بجاے کے ناچت مات سے سن مود بھرین
کبھون رس مار کہین بٹھ سون بن لیت وہی جھ لاگ ارین
اودھیش کے بالک چار سدا تلسی من مندر مین بسرین

کبت دیگر

تن کے دت شیام سروپ لوچن کنج کی کو ملتائی ہرین
ات سوبھت دھوسر دھور بھرے چھب بھور انانگ کے دور دھرین

دمکین دنتان دت دامنی جیون کلکین کل بال نمود کرین

چمکین چھوٹے چھوٹے دانت روشنی بجاے چمکاری نیک اند مراد از چرتر

اودھیش کے بالک چار سدا تک ان نندرین بھرین

معنی اُس تک سنے منورج کے دلاین معنی مصرع چہارم کبت بالا ۱۲

کبت دیگر

دنت کی بات کہو کا اوھر آ ہرلیو گھونن کے

چلا چمکین گھن دھنج چلکین مسن مہم گھونن مال امولن نین کے

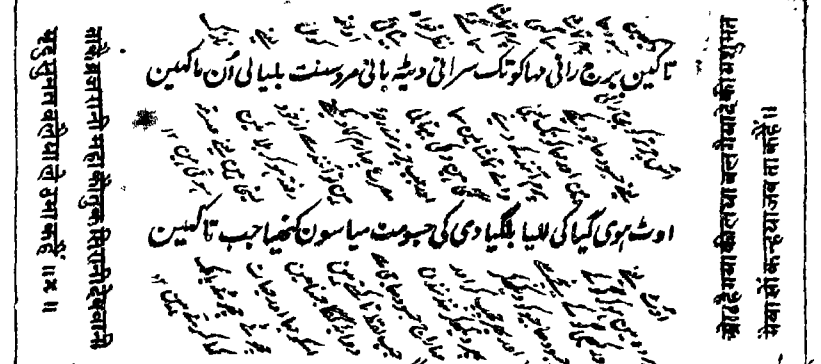
گھونگھواری لٹکین لٹکین بنج اوپر کنڈل لول کپولن جھوکے

نیو چھاور پران کرے تلسی بل جاؤن للا ان بولن کے

کبت دیگر

دوہنے کے سمین وا منموہن للا کی للت لنائی کہے برکھا کین

کہبون کلک دھاے نند کے نکٹ اے کر اچکاے مکھ توتری بیا کین



تاکین برج رانی مہاکو تک سرانی دیئے باتی مرد سنت بلیالی اُن مالکین

اوٹ ہوی گیا کی للیا بلکیا دی کی جیوت سیا سون کنیا جب تاکین

کتھا کوشلیا مہان اور بھاگ کی بڑائی اور بھگتی بھاؤ پرم پوتر کوشلیا مہارانی کا جو بیان کریکے ایسا اس برہمانڈ مین کوان ہوا اور ہوا اور ہوگا اور انصاف شرط ہی کہ کسطرح کسی سے بیان ہو کہ جسکے بعض ترگن نرآکار نرنجن اور بعض گو لوک نواسی اور بعض سیکنٹھ ناتھ اور بعض ساکیت بہاری اور بعض چھیر ساگر باسی اور بعض پرم تتو اور بعض پرم جوت و علی ہذا القیاس دیگر شاستر والے موافق اپنی فہمید اور قیاس کے بیان کرتے ہین اور پار نہین پاتے جسکی مایا بیشمار برہمانڈون کے برہماشیو وغیرہ کو رچکر پھر ناس کر دیتی ہی اور جو سب بید اور شاسترون کا سار ہی اور اپنے بھگتون کا سر بس و آدھار وہی پورن برہم پرماتما سچدانند گھن جس کوشلیا کی بھگتی کے بس ہوکر اور پرم منوہر روپ دھارن کرکے ظاہر ہوا ایسے پرترپوتر انکو دکھلائے کہ جنکو سنکر مہا مہا پاپکی اس سنسار سمدر سے پار ہوتے ہین پس کوئی کسطرح مہان ایسی کوشلیا جی کی بیان کر سکے مہاراج ادھراج دسرتھ جی کی کتھا مین ذکر ہوا کہ پہلے جنم مین مہاراجہ موصوف سوا نجہ منو اور کوشلیا مہارانی ست روپا تھے اور انکو بھگوت کا بردان ہوا کہ تمہارا پتر ہونگا اسوقت ست روپا نے استدعا اور درخواست کری کہ تجکو گیان تمہارے سروپ کا نار ہے بھگوت نے فرمایا کہ والدہ بچا و اور گیان دونون تمکو سونپے رہینگے سو اُس بردان کے موافق کوشلیا جی بھگوت کو سدھ سچدانند گھن پورن برہم اور اپنا پتر مانتی تھین چنانچہ جب بھگوت اوتار ہوا تو کوشلیا جی نے یہی سمجھا کہ وہ پرم آتمان جسکو جوگی جن سمادھی لگا کر دھیان کرتے ہین اور عقل و دل وغیرہ محسوسات کے اور اک سے باہر ہی وہی میرا پتر ہوا دیکھو صورت موجد اور آدآچارج بالسل اپنا شسا کا کوشلیا مہارانی کو سمجھنا چاہیے ایک دفعہ مہارانی ممدوحہ بھگوت کو پالنے پر خواب کرا کر خود واسطے

بوجن کل دیوتا کے تشریف لیگئین بروقت پوجا کے بھگوت یعنی سری رامچندر مہاراج کو دیکھا
متعجب ہوکر وہان سے جو بکان خوابگاہ بھگوت کے آئین تو وہان سوتا پایا پھر پوجا کے مکان
مین گئین تو وہان بھی بھگوت کو دیکھا غرض دو چار دفعہ کے آنے جانے مین جو دونون جگہ بھگوت
کو موجود پایا تو متفکر ہو خیال کرنے لگین کہ یہ کیا بات ہی بھگوت نے فکر اور رنج دیکھکر اپنے سروپ
اور اپنی مایا کے درشن مانا کو کرائے کہ بیشمار برمھانڈ ہین اور علحدہ علحدہ قسم سے سب
برمھانڈون کی رچنا ہی اور سب مین سری رگھنندن سوامین براجمان ہین لیکن بھگوت کا روپ
مثل پیدائیش برمھانڈون کے جدا جدا قسم کا نہین سب جگہ یکسان اور برابر ہی برمھا وشیو
سنکھر دیوتا و اسر وغیرہ استت کرتے ہین اور ایک گوشہ مین وہ مایا کہ جو سب برمھانڈون کو بنا کر
پھر ناس کردیتی ہی خائف و ہراسان موجود ہی کوشلیا جی یہ چرتر دیکھکر خوفناک ہوئین اور بیتاب
ہوکر قدم پکڑلیے بھگوت نے ہنسکر تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ آیندہ تمکو میری مایا کبھی نہ ستاویگی
اس چرتر سے بھگوت کی ہدایت یہ ہی کہ جسکو میرا سروپ حاصل ہی اُسکو مجھے سوائے اور کون
پوجنے کے لائق باقی ہی کسواسطے کہ جس دیوتا مین جو الیشرتا وغیرہ ہی وہ سب میری دی ہوئی ہی
اور وہ دیوتا مجھسے ہی متعلق ہی پھر تو کوشلیا جی اسقدر بھگوت سروپ کے چنتون اور لاڈلڈانے
مین مصروف ہوئین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور ایسا بھگوت کا روپ ظاہر و باطن مین سمایا کہ
سوائے محبت اور سروپ بھگوت کے متعلق خیال دوسرا نہ رہا چنانچہ جب رگھنندن سوامین بن
کو تشریف لے گئے تو سروپ بھگوت کا ایسا روبرو کوشلیا جی کے رہتا تھا کہ کبھی بن کو جانا معلوم
نہوا جب کوئی یاد دلاتا تھا اُسوقت بن کا جانا معلوم ہوتا تھا اور بعد لحظہ کے پھر وہی حالت
ہوجاتی تھی جب رگھنندن سوامین بعد فتح لنکا واپس تشریف لائے اور کوشلیا مہارانی بدستور
معہود کہ جس طرح پہلے آرتی بھگوت کی کیا کرتی تھین آرتی کرنے لگین تو یہ معلوم نہوا کہ یہ وقت
کونسا ہی آیا وہ ہی کہ رگھنندن سوامین حسب معمول ہر روزہ آیا کرتے تھے یا وہ کہ چودہ برس
کے بعد آئے ہین بلکہ یہ فکر ہوئی کہ اس لڑکے نے رکھیشرون کا سا روپ کیون بنایا ہی اور جانکی
مہارانی کا سروپ دیکھکر یہ خیال ہوا کہ دیکھو اِس لڑکے نے اپنا سوانگ تو رکھیشرون کا
بنایا ہی تھا لیکن پیاری بہو کا روپ بھی ویسا ہی بنالیا اُسی وقت سری جانکی مہارانی
کو اپنے ساتھ اٹھالے گئین اور اچھو کمن وغیرہ سے سرنگار کرایا جب بھگوت کے
راج سنگھاسن پر بیٹھنے کا سماج ہوا اور تمام زمانہ مین خوشی اور دھوم ہوئی تو کوشلیا

مہارانی کو یہ فکر ہوئی کہ بروقت راج تلک رکھیشر و دیوتا و اسر وغیرہ سب آدینگے اور میرا لڑکا اور بہو پرم سکمار اور کومل اور منوہر ہین ایسا نہو کہ روپ کو دیکھکر کسی کی نظر لگ جاوے سو سونٹھ اور غیرہ راتی تو تیاری منگل وارتی وغیرہ مین رہین اور خود کوشلیا مہارانی کو ناوقت کرنے آرتی کے تلاش لوازمات وقتیہ نظر کی رہی غرض بروقت راج تلک جب آرتی کرنی شروع کری تو اوّل واسطے بچانے نظر کے نقطہ سیاہی کا اپنے لڑکے اور بہو کے چہرہ پر لگایا تب آرتی کری اور روپ کو دیکھکر پرم انند مین مگن ہوگئین ہے رگھنندن سوامین اُسوقت کے پرم انند کا جو ذرہ مین سے کرور در کرور واں حصہ ہر اس اپنے خانہ زاد کے نصیب کرو۔ کتھا نند بابا اور جسودھا رانی منجملہ نند لینے وھرانند ودھرانند واُدّ نند واُدھ نند وسونند واسھانند وکرانند ودھرانند ولیھانند کے وھرانندجی کے گھر بھگوت اوتار ہوا سو دھرانند موصوف وجسودھا رانی کی یہ کتھا ہے جسطرح کوشلیا مہارانی کی مہان اور بھگتی کا بیان کسی سے نہین ہوسکتا وہی حال جسودھا ماتا و نند بابا کی مہان کا ہے سر مو کسی طرح کا فرق نہین اگر کوئی اُنمین سے کسی کو ترجیح دیوے تو خلاف ہے یا بہ آپا شنا بھید کے سمجھنا چاہیے البتہ بھگوت چرترون کو فرق ہوا یعنے سری رام اوتار مین تو ایسا چرتر کوئی نہین ہوا کہ جسکو کوشلیا جی سے پوشیدہ کرنے کی ضرورت ہو اور سر یکرشن اوتار مین ابتدا سے سب چرتر ایسے ہوئے کہ ماتا سے پوشیدہ کرنا ضرور ہووے وجہ اس قسم کے چرترون کی صاف اور سب کو ظاہر ہے کہ زمانہ کلجگ قریب آنے والا تھا اور بھگوت کا اوتار صرف واسطے اُدھار جگت کے ہوتا ہے تو جیسے چرتر اس زمانہ کے پیدا ہونے والون کو مرغوب اور اپنی طرف لگانے والے دیکھے ویسے ہی کیے اور اُن چرترون کی خبر جسودھا ماتا اور نند بابا کو کبھی نہین ہوئی اور اگر کوئی قرینہ اشتباہ کا ہوگیا تو یہ سمجھا کہ ہمارا بالک بھولا اور سیدھا سادھا ہے اُسنے یہ کام ہرگز نہین کیا ہوگا چنانچہ جب خود بدولت گوپکا و نکا ماکھن چُراتے اور دے واسطے دیکھنے روپ کے بہانہ نالش جسودھا مہارانی کے پاس آتین اور نالش کرتین تو جسودھا جی اپنے فرزند ارجمند کو تنکی کا ہرگز قصوروار نہ سمجھتین بلکہ اُنکو ہی ملزم کرتین ایک دفعہ رات کو کسی کنج مین خود بدولت اور رادھکا جی بہار اور راس بلاس کرتے رہے جب دو چار گھڑی رات رہی تو خود بدولت چپکے چپکے اپنے پلنگ پر آکر سو رہے بسبب جلدی کے بجاے پیتا نبر کے رادھکا جی کا نیل انبر بدل گیا تھا اُسی کو اوڑھے ہوئے ارام مین تھے صبح کو جسودھا جی نے جگایا تو نیل انبر کو دیکھکر یہ جانا کہ بلدیو جی کا نیل انبر بدل گیا ہے اور باہدیگر ہنسی کھیل مین جو رادھکا جی کے ناخنون کا نشان

جسم پر نمودار ہوگیا تھا تو اُسکو یہ خیال کیا کہ کل ایسے بن مین یہ لڑکا گیا تھا کہ بندرون نے گھیر لیا
اور اُنکے ناخنون کا نشان جسم پر ہے اور چشم نیخواب اور شب بیدار کو یہ جانا کہ بسبب تکلیف
لگنے ناخن بندرون کے رات کو خواب نہین آیا نہایت محبت اور پیار کر کے چھاتی سے لگایا اور
رونے لگین برائے آیندہ فہمایش کی ایسے بن مین ہرگز نہ جانا اور براہمنون کو بُلا کر صدقہ اور
دان دیا اگرچہ گھر پر ہزارون غلام و کنیز موجود تھے لیکن جو گؤ خاص واسطے بھگوت کے
تا مزد تھین اُنکی خدمت اور اُنکا دُوہنا اور دودھ گرم کرنا اور جانا اور بلونا جسودھا جی خود اپنے
ہاتھ سے کیا کرتی تھین کبھی کسی کو دخل نہ تھا اور جو ماکھن ہوتا تھا اُسکو علحدہ علحدہ چند ظروف
مین ایسی جگہ رکھا کرتین کہ جہان بھگوت کی نظر آتے جاتے پڑے مطلب یہ تھا کہ کسی طرح
یہ لڑکا مجھسے مانگ کر یا پوشیدہ کچھ ماکھن کھاوے تاکہ لاغری رفع ہو براہمن اور فقیر جو کہین کچھ
جاننے والا سنتین تو اُسکو کمال منت اور آرزو سے بُلاتین اور دھن دولت حسب دلخواہ دیکر
اِس بات کا تعویذ گنڈہ کرایا کرتین کہ لڑکا سکھار ہے بُری بھلی جگہ وقت سیوقت پھرتا ہے کسی کی نظر
گذر نہ جاوے اور کسی طرح کمخوری رفع ہو ایسے ایسے چرتر اور بھاو بیشمار ہین کہ اگر کوٹان کوٹ جنم
شیش اور سادا کے پانُون تو بھی بیان نہ کرسکون اور کسطرح بیان ہو کہ جو شخص نہاپی اور
نیٹ اُن بھاؤ اور چرتر جسودھا ماتا کا خیال کریگا ہے اُسکی جہان کسی سے نہین کہی جاتی اور ترن
تارن ہو جاتا ہے جو پرم آنند جسودھا ماتا کو نصیب ہوا وہ نہ برہما کو نصیب ہوا نہ شیو کو نہ لچھمی کو اور
کسی کی تو کیا حقیقت کہ بھاگوت اِس امر کی گواہ ہے ایک ہدایت بھگوت کا اِس کتھا مین لکھنا مناسب
معلوم ہوا اور وہ یہ ہے کہ جب جسودھا جی نے بسبب ظہور چند قصور کے اُس شوخ اور شرارتی کو اوکھل
سے باندھنا تجویز کیا تو خبر سُنکر سب گوپکا خوش ہوئین کہ آج سب شرارتون کا عوض ہوگا اور اپنے
اپنے گھر سے رسّی لیکر دوڑین اور اصل مطلب دلی یہ تھا کہ اسی بہانہ سے اُس پرم سوبھا کو دیکھ
آوین جب جسودھا جی باندھنے لگین تو ہر ایک رسّی دو انگشت کم ہوتی رہی حتی کہ کسی گوپکا کے
گھر رسّی نہ رہی اور بھگوت نہ بندھے تب تو جسودھا جی کو بہت شرم اور ہار ہن ہوا اور عرق
آگیا کر پاسندھ مہاراج اپنی والدہ کی آرزدگی نہ دیکھ سکے اور فوراً رسی مین بندھ گئے اس چرتر
مین یہ ہدایت ہے کہ میرے بندھ جانے مین صرف دو انگشت کا فرق ہے ایک انگشت کا تو از جانب
بھگت یعنے محبت اور کوشش کا اور دوسرے انگشت کا از جانب میرے یعنے کرنا اور دیالتا کا
جسوقت بھگت کی جانب سے کوشش ہوئی اور اُنکے سبب سے مین نے رحم فرمایا تو فوراً بندھ

جاتا ہون یعنے طالب کو ملجاتا ہون ۔ کنٹھا وٹھلناتھ بٹھل ناتھ گنتائین خلف الرشید بلبھدر چاریج کہ جنکی کنٹھا دھرم پہ چارک نشٹھا مین لکھی گئی ایسے پرم بھگت بانسل نشٹھا کے ہوئے کہ جو سکھ بانسل کا نند باپ کو ہوا تھا وہی بھگوت نے کر پا کرکے انکو دیا دستور بٹھل ناتھ جی کا تھا کہ شب و روز بھگوت ارادھن یعنے لاڈلڈائے اور کھلائے اور سیاری راگ بھوگ اور سیوا مین رہتے تھے صبحی بھگوت کو خواب سے جگانا اور مُنھ دھونا کچھ بھوجن کرانا پھر اشنان کرانا زیور و لباس پہنانا سرنگار کھلونہ وغیرہ تلاش کرکے لانا بچھونا بچھانا آرام کرانا و دیگر لوازمات بال چرتر مین مصروف رہنا اور یہ آرادھن صرف ایک دفعہ نہ تھا بلکہ سات دفعہ کرتے تھے غرض سوائے سیوا اور آرادھن کے مطلق توجہ دلکی دوسری طرف نہین جاتی تھی جیسا کہ اصلی گوکل اور نندراے کا سماج تھا ویسا ہی سب کارخانہ اور ویسی ہی سیوا کا سامان اپنے سیوکون کے دلپر منقوش اور ظاہر کر دیا تھا بیشک بٹھل ناتھ جی نے کلجگ کے فرمانے کو دوا بر کر دیا اگرچہ بتصورین بھگوت کے بال چرترون کا درشن مثل سا کچھات درشنون کے ہوتا تھا لیکن ایک دفعہ یہ تمنا ہوئی کہ سا کچھات بال چرتر دیکھین بھگوت نے رضامندی اُنکی از بس ضرور تصور فرماکر ارشاد فرمایا کہ ہم اپنی آدیش اوتار سے تمکو یال چرتر دکھلاوینگے چنانچہ جب گردھر جی پسر کلان پیدا ہوئے تو اُنکے جسم مین بھگوت کی کلا لئے حلول فرمایا اور بال چرتر بٹھل ناتھ جی کو دکھلائے جب گردھر جی عمر پنج سال سے متجاوز ہوئے تو وہی کلا گردھر جی سے علحدہ ہوکر دوسرے صاحبزادہ کے جسم مین اگئی اسی طرح سات صاحبزادہ ہوئے اور سب مین بھگوت نے اپنی کلا کا عوض فرماکر بال چرتر دکھلائے ایک دفعہ بھگوت بندر کو دیکھکر ڈرے اور دوڑکر بٹھل ناتھ جی کی گود مین آ چھپے اُسوقت بٹھل ناتھ جی کو بھگوت کی الیشٹا خیال تھا محبت سے گود مین بٹھلاکر اور پیار کرکے فرمایا کہ جس وقت انکا پرچھ اور بیشمار بندر سنگ کال کے ہمراہ تھے اُسوقت تو کبھی خوف نہوا اب اس ایک چھوٹے سے بندر سے کس واسطے خوف ہی بھگوت نے فرمایا کہ اگر تمھاری توجہ دل طرف میری الیشٹا کے راغب ہی تو بال چرتر کی اُپاسنا کیا ضرور ہی اور اگر بال چرتر کی اُپاسنا مقدم ہی تو اُن چرترون کا سبب پوچھنا ضرور نہین میرے چرتر اور میرے سروپ بمقتضاے بھگت بتسلنا و کرپا نا حسب خواہش بھگتون کے ہوتے ہین ورنہ ان معاملات سے علحدہ اور سب مایا کے گنون سے جدا ہون بٹھل ناتھ جی اس کرپا بھگوت سے کمال آنند ہوئے اور ساتون صاحبزادون کا نام شجرۂ خاندان بلبھاچاریجہین مندرج ہوا اور سب آویش اوتار ہوئے ساتھ گادی

اُنکے نام سے اب تک گوکل مین موجود اور مشہور ہین گویا اِس سنسار سمندر سے پار اُترنے کو سُنسل سات جہاز
کے ہین سات مورتی بھگوت کی براجمان کردہ سوامین بلبھ آچارج اور بٹھل ناتھ اور اُنکے صاحبزادون
کی تھی سنجملہ اُنکے ایک مورتی سری ناتھ جی مہاراج کی حسب درخواست اور منت و خوشامد رانا والی
اودے پور کے بطور سیر راج رانا موصوف مین بعہد عالمگیر بادشاہ تشریف لے گئی اور اودے پور
سے بارہ کوس جانب شمال براجمان ہین اور ناتھ دوارہ تمام جہان مین مشہور اور معروف
اب تک خود بدولت وہان بطور مسافران رونق بخش ہین کہ خاص قیام کے واسطے کوئی مندر
نہین بنوایا گشائیان و پوجاریان کے واسطے مکانات عظیم الشان تیار ہوگئے ہین اور بٹھل ناتھ
جی کی اولاد مین سے وہان کے ادھکاری وہ گشائین ہین اور اسی طرح دوسری مورتی موسوم
بہ چندرمان عہد بادشاہ مذکور مین والی جیپور لے گیا وہ مورتی بھی اب تک جیپور مین ہے اور
گردوارہ عظیم الشان بٹھل ناتھ جی کی اولاد مین سے وہان پوجاری اور گشائین ہین + کتھا
کرمان بائی پرم بھگت بالسل اُپاشک ہوئین دستور ہے کہ طفلان خردسال صبح کو
اُٹھتے ہی کھانا مانگا کرتے ہین اور والدہ کھچڑی یا روٹی کی فکر قبل از بیداری کر رکھتی ہے سو کرمان
بائی جی کو اِسی بھاؤ سے اول فکر بھگوت کی کھچڑی تیار کرنے کی ہوتی اور بلا اشنان و کریا وغیرہ
سے تھوڑی سی کچھڑی چھوٹے سے کوزہ مین انگارون پر رکھدیا کرتین اور جب وہ تیار ہو جایا کرتی
تو کمال پریت اور محبت سے بھگوت کو بھوگ لگایا کرتین اور جگناتھ راے سوامین پرشوتم پوری
سے تشریف لاکر اور خوش ہوکر کھایا کرتے ایک دفعہ کوئی سادھو آگیا اور اسطرح کی کھچڑی کا
بھوگ لگانا منع کرکے آچار اور کریا سکھائی ناچار کرمان بائی جی نے سادھو کی اجازت کا عدول
مناسب نہ جانا اور موافق اُنکے ارشاد کے عمل کیا اِس سبب سے وقت معہود مین دیر شروع ہوئی
اور گرسنگی بھگوت کی کرمان بائی کو مضطرب اور بیقرار کرنے لگی ایک روز بھگوت کرمان بائی جی
کی گود مین بیٹھے ہوئے کچھڑی بھوجن کر رہے تھے کہ پرسوتم پوری مین راج بھوگ کی تیاری
ہوئی اور بھگوت بلا ہاتھ مُنھ دھوئے وہان پہونچے جب پنڈون نے بھگوت کے ہاتھ اور
مُنھ کو کھچڑی لگی دیکھی تو متعجب ہوئے اور حال پوچھا فرمایا کہ کرمان بائی ہمکو صبحی کچھڑی
بھوگ لگایا کرتی تھی اور ہم اُسکی محبت کے فایو مین ہوکر واسطے بھوجن کے جایا کرتے تھے
اب ایک سادھو نے اِس بائی کو اچار اور کریا کی تعلیم کردی ہے کہ اُسکے سبب سے
دیر ہو جاتی ہے سو اُس سادھو کو اجازت دو کہ کرمان بائی کو معمول قدیم کی

اجازت دے آوے پوجاریان نے اُس سادھو کی تلاش کرکے کرمان بائی جی کے گھر بھیجا اور وہ حسب ارشاد بھگوت کے اجازت دے آیا کرمان بائی جی نے کہ اُس کریا اچار کو بلاے عظیم سمجھ رکھا تھا بدین سبب کہ میرا لڑکا سکمار اور کم خورہ تا دوپہر بھوکھا رہنے لگا جب اجازت معمول قدیم کی بائی تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائین ابتک جو جگنا تھا رہے جی مین صبحی سب بھوکون سے اول کھچڑی کا بھوگ بنامزد کرمان بائی کے لگایا جاتا ہے تو اُسکے دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک یہ کہ بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہے کہ جو شخص جس بھاؤ سے مرتا ہے وہ اُسی بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے سو اِس قول کے موافق کرمان بائی جی کو جسودھا مہارانی کا درجہ ملا کسواسطے کہ اُنکو وقت مرگ کے اپنے بالتسل بھاؤ مین مستغرق نشٹھا تھی اور موافق اُپاسنا اور بھاؤ کے اب تک بھگوت کو کھچڑی کا بھوگ لگاتے ہین دوم یہ کہ بھگوت اپنے بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ میری محبت اور بالتسل بھاؤ کا یہ وجہ ہے کہ کرمان بائی جی کی کھچڑی کا مزہ اور لطف ابتک میری زبان سے نہین چھوٹا اُپاسکان اور بھاوکان ورشکان کو واضح رہے کہ بیشک کرمان بائی جی خود تشریف لاکر ابتک وہ کھچڑی بھوگ لگاتے ہین کسواسطے کہ ہزارہا قسم کے طعمہ واسطے بھگوت کے پرشوتم پوری مین تیار ہوتے ہین لیکن جو لطف اور مزہ کرمان بائی کی کھچڑی کو ہے اسقدر اور کھانے کو نہین + کتھا ۔ कृष्णदास

کرشنداس جی بالتسل نشٹھا مین ایسے پرم بھگت ہوئے کہ سری گوردھن دھاری برج بھوشن مہاراج نے اپنے نت پرم آنند مین شامل کرلیا سری بلبھ اچارج نے گرو کے فرمودہ پر ایسا عمل کیا کہ خود بھگوان اور سیوا کے سروپ ہوگئے اور شاعری بے عیب ایسی تھی کہ پنڈت اور بھگت سب جسکو حرز جان سمجھکر ڈنڈوت کرتے تھے اور اب تک ہادی گراہان ہے برج کی رج کو مثل اپنے اشٹ دیو کے جانا اور ہمیشہ ست سنگ مین بھگوت بھگتون کے رہے ایک دفعہ واسطے خرید سامان سرکار سری ناتھ جی کے دہلی مین آئے جلیبی لطیف دیکھکر خیال ہوا کہ اگر ناتھ جی کے واسطے یہ جلیبی بھیجی جاوین تو انگن مین کھاتے پھرتے ہوئے اور بندرون اور جانورون کو کھلاتے ہوئے بہت خوش ہونگے اور یہ بھی خیال فرماوینگے کہ ہمارے بابا نے ہمارے واسطے دہلی کی مٹھائی بھیجی ہے اور اپنے یارون کو کھلاوینگے غرض اس تصور یہ سروپ کے چنتون مین مگن ہوکر اُن جلیبیون کا بھوگ سری ناتھ جی کو لگایا اور وہ ایسا مقبول ہوا کہ طاش جلیبیون کا دکان سے کرشنداس جی کے روبرو آگیا کہ اُسکا پرشاد اپنے سیوکون کو دیا بعض نے تو نہ لیا اور یہ سمجھا کہ پوجاری کی عقل مین فرق آگیا ہے نہ معلوم یہ جلیبی کس کریا اور اچار سے بنی مین

اور بعض نے لیکر مہاپرشاد تصور کیا اور درباب کریا اور آچاریہ سمجھا کہ بزرگون کے عمل مین دخل کرنا
نچاہیے انکی اجازت کو سر پر رکھنا واجب ہو وہان سے آگے چلے ایک طوائف کو ناچتا دیکھکر
پریم مین مگن ہوگئے کہ اس چندر مکھی کا ناچ ناتھ جی کو دکھانا چاہیے اور اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہمارا
صاحبزادہ ناچ راگ کا بڑا رسیا ہی اُسکے روبرو ناچنے کے واسطے چل اُسنے قبول کیا چنانچہ ناتھ
لیکر آئے اور گوردھن جی مین مانسی گنگا کا اشنان کراکر زیور اور لباس زرق برق کا پہنایا اور
عطر وغیرہ خوشبو لگاکر مندر مین لے گئے طوائف مذکور سروپ سری ناتھ جی کا دیکھکر نشہ تعشق سے
مست ہوگئی اور من کرم بچن سے بھگوت کی ہوکر محو دیکھنے اور دکھلانے کی ہوئی کرشنداس
جی نے پوچھا کہ ہمارے صاحبزادے کو دیکھا طوائف نے جواب دیا کہ دیکھا اور میرے دلمین
سما گیا پھر اُسنے ناچنا اور گانا شروع کیا اور ایسے ایسے بھاؤ اپنی مسکان وغیرہ کے بتائے اور
دکھلائے کہ اس پرم رجھوار کو اپنے حسن اور ناچ اور راگ اور بھاؤ کے قابو مین کرلیا اور پھر
تدا کار روپ ہوکر اور دیہہ کو چھوڑکر نت بہار مین شامل ہوئے کروڑون ونڈوت ہین بھگوت
بھگتون کے چرن کملون کو ایک لحظہ مین پرم پاتکی اور گنہگارون کو کہ جنھون نے کبھی نام تک
نہین لیا تھا اُس درجہ کو پہونچا دیتے ہین کہ خود دہ بیشمار برمھانڈون کا پیدا کرنیوالا ہوجاتا ہی
کرشنداس جی نے پریم رس راس گرنتھ تصنیف کیا کہ اُسکو خود سری ناتھ جی نے مقبول فرمایا
اور سب بھگتون کو مرغوب اور پرمان ہی سورداس جی نے بروقت ملاقات کے کرشنداس جی سے
کہا کہ کوئی پد اپنی تصنیف کا ایسا پڑھو کہ جسمین میری تصنیف کا پرتو نہووے کرشنداس جی نے
دس پانچ پد سُنائے لیکن سورداس جی نے اپنی تصنیف کا پرتو سب مین ظاہر اور ثابت کردیا
کرشنداس جی نے فرمایا کہ حسب فرمایش تمھارے صبح کو سُنا دینگے اور فکر مین ہوئے سری ناتھ جی
مہاراج پرم کرپال نے جو اپنے بھگت کو متفکر دیکھا تو خود ایک پد تصنیف کرکے اُنکے تکیہ کے نیچے
رکھدیا کرشنداس جی نے جو صبحکو اُٹھکر دیکھا تو بھگوت کرپا سے خوش ہوے اور سورداس جیکو وہ پد سُنایا
چونکہ سورداس جی بھی پرم بھگت تھے جان گئے اور فرمایا کہ یہ کرتوت تمھارے کو تکی کی ہی کہ اپنے
بابا کی حمایت کری اور دونون بھگوت پریم مین محو اور مدہوش ہوگئے اول مصرع اُس پد مصنفہ
بھگوت کا یہ ہی مصرع آوت بنے کا نخہ گوپ بالک سنگ نیچ کے گھر رین چھوت الگا ولی واضح
ہو کہ کرشنداس اور سورداس جی دونون گرو بھائی بلبھ آچارج جی کے چیلے ہین کرشنداس جی ہر روز
متھراجی سے بسرانت گھاٹ کا جل واسطے بھگوت اشنان کے لایا کرتے تھے کہ گوردھن جی سے

نوکوس ہی بھگوت نے منع کیا کہ اسقدر تکلیف کچھ ضرور نہین لیکن جب کرشنہ اس جی نے نہ مانا تو
سری ناتھ جی نے نشان لانے سبدچہ پانی کا اپنے سر مین دکھایا کرشنہ اس جی بمجبوری کوپ یعنی چاہ کے
جل سے اشنان کرانے لگے ایک روز بہ سبب لغزش پا چاہ مین گر پڑے اور نت لیلا بہار بھگوت
مین شامل ہوئے رسک لوگون کو ایک تو دکھ انکی مہاجرت کا اور دوم چاہ مین گر کر مرنے کا ہوا
سری ناتھ جی مہاراج اُس بدنامی کو برداشت نہ کر سکے کرشنہ اس جی کا بت بہار مین شامل ہونا
سب پر ظاہر اور ثابت کر دیا یعنی کرشنہ اس جی ایک شخص گوال کو متصل گوردھن جی کے ملے اور
اُس گوال سے یہ بات کہی کہ گشائین بٹھل ناتھ جی سے ڈنڈوت کر کے عرض کرنا کہ اسوقت وہ
گوتکی اور شوخ طرف گوردھن کے اکیلا چلا گیا ہے اُسکی تلاش کو جاتا ہون اسواسطے حاضر نہین ہو سکتا
اور میری خوابگاہ مین ساٹھ ہزار روپیہ مدفون ہے تم اُسکو نکلوا کر نصفی زیور و سرنگار سری ناتھ
جی مین اور نصفی سادھو سیوا مین لگا دو بٹھل ناتھ جی نے جو حسب نشان کے تلاش روپیہ کی
کری تو اُسیقدر روپیہ نکلے اور سبکو بھگتی کرشنہ اس کا اعتقاد ہوا + कथा गोकुलनाथ.
گشائین گوکل ناتھ جی خلف الصدق بٹھل ناتھ جی اور نبیرہ بلیبھ اچارج کے بھگتی اور سب گنونکے
سمدر صاحب عقل و فہم و خوبصورت و مستعد دبر دبارہ کم گو اور سری گردھر مہاراج کے بھجن مین مستغل
ہوئے بھگتی کے پرتاپ سے جنکے چرنون کو سب راجہ ڈنڈوت کرتے تھے ظاہر و باطن یکسان اور
دل واسطے فائدہ لوگون کے متوجہ رہتا تھا اُنکی خدمت مین ایک شخص مالدار واسطے سیوک
ہونے کے آیا اور لاکھون روپیہ واسطے نذر بھینٹ کے لایا گشائین جی نے اُس شخص سے
پوچھا کہ تمھاری محبت دلی کس چیز مین ہے اُسنے جواب دیا کہ کسی چیز مین نہین گشائین جی نے فرمایا
کہ تم کسی اور گرو کی تلاش کرلو اگر تمکو محبت کسی طرف ہوتی تو ممکن تھا کہ اُس طرف سے دل کو
ہٹا کر بھگوت کی طرف رجوع کیا جاتا اور جبکہ تخم ہی محبت کا نہین تو بھگوت بھکتی کا شجر کب پیدا ہوگا
فی الحقیقت جو دل کہ بلا محبت و شوق ہے مثل سنگ خارا کے ہے کا تھا حلال خور ہمیشہ ناتھ جی کے
مندر مین واسطے جاروب کشی کے آیا کرتا تھا اور روپ انوپ بھگوت کے درشن کر کے رس اور
پریم مین مگن رہتا تھا گشائین جی نے ہر ایک کی نظر کا پڑنا سری ناتھ جی پر مناسب نجانکر پردہ کی
دیوار بنوادی اور کانھا موصوف کو بھگوت کے درشن ہونے موقوف ہوئے بھگوت بھگت بتسل
کو اُسکی مرضی پسند نہوئی اور بوقت شب خواب مین کانھا نند کو رکو اجازت فرمائی کہ گشائین گوکل
ناتھ جی سے عرض کر دینا کہ دیوار جدید دور کر دیوین ہماری سیر مین خلل انداز ہے کانھا نے

اپنے دل مین خیال کیا کہ گشائین جی کی خدمت مین پہونچنے کی مجکو کب تاب وطاقت ہی اور اگر جاتا ہون تو خوف ہی کہ دربان بجیال گستاخی زدوکوب کرینگے پس لال جی مہاراج ناحق مجکو تنگ کرتے ہین یہ سمجھکر خاموش ہورہا سری ناتھ جی مہاراج نے تین روز تک خواب مین وہی ارشاد فرمایا ناچار گیا اور دربان سے عرض کیا کہ کچھ گشائین جی سے عرض کرنا ہی دربان نے بجیال گستاخی اطلاع نہ کری لیکن کسی اور شخص نے بر سبیل تذکرہ عرض کردیا گشائین جی نے اُسیوقت بلوایا اور حسب الالتماس اُسکے تخلیہ کرکے پوچھا کا سمجھا نے پیغام بھگوت کا سنایا اور یہ بھی کہا کہ تین روز سے برابر تاکید ہی گشائین جی نے پوچھا کہ گیا میرا نام بھی ناتھ جی نے لیا ہی جواب دیا کہ آپ ہی کا نام لیکر کہا ہی کہ دیوار مسمار کرین چونکہ گشائین جی کو بھی کچھ اشارہ اس بات مین معلوم ہوا تھا قول کا سمجھا کا مطابق اُس اشارہ کے جانکر بے اختیار ہوگئے اور کا سمجھا موصوف کو دوڑکر چھاتی سے لگالیا اور تعمیل حکم بھگوت کی کری * کتھا گنجا مالی نام مشہور ہونے کی وجہ یہ ہی کہ گنجا یعنے گھونگچی جسکو صراف بجاے وزنہ ایک رتی کے رکھتے ہین اُسکی مالا بہت پہنا کرتے تھے بین سبب کہ برج بھوکھن مہاراج کو اُسکی مالا عزیز تھی اسواسطے گنجا مالی نام مشہور ہوا یعنی اُسکے پاس کہ گنجا کی مالا والا لاہور کے رہنے والے تھے پسر اُنکا مرگیا بہو سے کہا کہ مال و دولت گھر بار سب تیرا ہی اور گوپال جی مہاراج مالک اور سوامین ہین جو تجکو مطلوب ہو وہ لیکر بھگوت بھجن کیا کر چونکہ بہو مذکور بھگوت بھگت تھی اُسنے کہا کہ مجکو کچھ مطلوب نہین گوپال جی مہاراج کی مورتی واسطے سیوا کے میرے حوالہ کرو اور کمال متمنی بھگوت سیوا کی ہوئی گنجا مالی جی نے بھگوت سیوا تو اُس بہو کے سپرد کری اور مال واسباب استری کو دیکر خود بمزندابن مین تشریف لائے اور برج بلبھ مہاراج کے بھجن کیرتن مین معروف ہوئے بہو بڑبھاگی ممدوحہ بھگوت سیوا کرنے لگی اور ایسی مستغرق ہوئی کہ کوئی وقت بھجن اور سیوا سے خالی نرکھا جس مقام پر بھگوت مورتی براجمان تھی وہان دیگر اشخاص کے طفل حسب خواہش اور بھاو بہو موصوفہ کے کھیلا کرتے تھے ایک روز بیٹون کا کھوہا خشت خاک اُن لڑکون نے بھگوت کے اوپر ڈالدیا بہو ممدوحہ اُنپر ناراض ہوئی اور آنے سے بند کردیا جب بھوجن تیار کرکے بھگوت کے سامنے لیگئی تو بھگوت نے بھوجن نکیا اور اُٹھے ہوکر فرمایا کہ ہمارے یارون کو آنے سے منع کردیا ہم تیری روٹی بھی نہین کہاتے بہو جی نے بہت منت اور خوشامد کری لیکن ایک نہ سُنی تب تو خفا ہوکر کہا کہ میرا کیا نقصان ہی تمھاری ہی پوشاک خراب ہوتی ہی سو مین جسقدر خاک دھول کی مرضی ہوگی صبح کو ڈلوادونگی اب بھوجن کرلو بھگوت بلا

اپنے یارون سے ہرگز راضی نہوئے ناچار اُن لڑکون کو مٹھائی دینی کرکے منت وسماجت سے لائی اور تب بھگوت نے بھوجن کیا واہ واہ بھگوت کی کرپالتا اور دیالتا کہ اپنے بھگتون کی پریت کا ایسا نباہ کرتے ہین کہ خواہ نخواہ طبیعت کو کشش بھگوت کے چرترون مین ہوجاتی ہی بائی یعنے بہو ممدوحہ کی بھاونا بالتسل تھی اور بالکون کو کھیل عزیز ہوتا ہی سو وہی بھاو بھگوت نے پختہ اور مضبوط کردیا + कृतिका गिरिधर گردھرجی مہاراج خلف بٹھل ناتھ نبیرۂ بلبھاچارج جی کے مثل کاپ برکچھ کے ہوئے بلکہ کاپ برکچھ سے بھی اسقدر فضیلت تھی کہ وہ تو مطلب دنیاوی کو حسب خواہش دیتا ہی اور گردھرجی مہاراج ارتھ دھرم کام موکشھ اور بھگوت بھگتی مستقل کے دینے والے بلاخواہش ہوئے سب شاستر ونکا سار اور بید کا اصل مطلب جو بھگوت گیان ہی اُسکو بخوبی سمجھا اور نندجی برج راج کندر مہاراج کی سیوا اور خدمت مین بالتسل بھاو سے عشق لگایا صرف اُنکے درشنون سے لوگ پوتر ہوتے تھے اور جس بھا مین بیٹھتے تھے اُس بھا کی یہ سوبھا ہوتی تھی کہ گویا بھگت پریم کا امرت برستا ہی اور کہان تک بیان کیا جاوے کہ اپنے عہد کے لاثانی تھے + कृतिका तिपरदास تپردا س جی قوم کالیتھ ساکن شیرگڑھ بالتسل بھاو سے پریم اور بھگتی کے مجسم ہوئے ہر سال موسم سرما مین بہ نیم تھا کہ سری ناتھ جی مہاراج کے واسطے پوشاک زردوزی یا کسی اور عمدہ قسم کی تیار کرکے بھیجا کرتے تھے اتفاقاً راجہ نے تمام مال واسباب اُنکا ضبط کرلیا اور کچھ پاس باقی نہ رہا فکر ہوئی کہ اب کہانے پاگھا تیار کیا جاوے کچھ تدبیر نہو سکی جب سردی زیادہ ہوئی تو خیال اس بات کے کہ اُس سکمار کو سردی لگتی ہوگی مضطرب اور بیقرار ہوکر زار زار رونے لگے اور گھر مین جاکر خوب تلاش کری تو ایک دوات ہاتھ آئی بازار مین اُسکا ایک روپیہ ملا تھان پارچہ گندہ کا خرید کرکے سوکھ زنگایا اور بھیجنے کی تدبیر مین ہوئے لیکن اُس پارچہ کو دیکھ دیکھ یہ افسوس کرتے کہ اُس پریم منوہر سوبھا مان اور سکمار کے واسطے یہ موٹا کپڑا بھیجنا کب مناسب ہی اور اسی خیال مین بیتاب وبیہوش ہوجاتے کوئی بھگوت بھگت برج کو جانے لگا اُسکو وہ پارچہ سپرد کرکے کمال منت وزاری سے عرض کیا کہ اس کپڑے کی خبر کشائین جی کو نہووے کسواسطے کہ اُنکی کنیز کے لائق بھی نہین بھنڈارہ مین ڈالدینا وہ شخص آیا اور بھنڈاری نے اُسکو بیقدری سے اور کپڑون کے نیچے رکھدیا سری ناتھ جی کو کہ وہ سرمائی مرسلۂ نند سروپ اپنے بابا کی باوجود پہچاننے کے توشہ خانہ مین میسر نہوئی تو بسبب سردی کے کانپنے لگے گشائین جی نے لحاف اور رضائی

زربفت ولحواب وغیرہ کی اوڑھائی لیکن سردی موقوف نہوئی پھر دوشالہ ورومال وغیرہ اوڑھائے
تب بھی جاڑا بدستور رہا آگ کی انگیٹھی لائے اور سب دروازے بند کردیے لیکن کیا ذکر تھا
کہ سردی رفع ہوگسائین جی نے بعد غور کے بھنڈاری اور کارپردازان کو کہا کہ بھائی یہ سردی
نہین کچھ متمردی ہی بیان کرو کہ کس کس بھگت نے کیا کیا سرمائی بھیجی ہی اُنھون نے جس جس راجہ
اور امرا اور دیگر اشخاص کی مرسلہ سرمائی آئی تھی سب بیان کی اور اوڑھائی کچھ سودمند نہوئی آخر
مین بھنڈاری کو یاد ہوئی اور گسائین جی سے بیان کیا کہ پیرداس مفلس ہوگیا ہی اُسنے ایک تھان
بھت موٹا بھیجا ہی وہ واسطے باندھنے دیگر پوشاک بھگوت کے بھنڈارے کے اندر ڈال دیا ہی
گسائین جی نے کہا کہ جلد لاؤ چنانچہ لائے اور اسکا جھولنا ساتیار کرکے پہنایا کہ فی الفور
سردی رفع ہوکر شوخی اور ہٹ موقوف ہوئی شارح بھگت مال ہدایت فرماتا ہی کہ اس پریت
اور بھگت تبسلتا کی طرف خیال کرکے دل لگانا چاہیے سو فی الحقیقت اگر اس بھگوت کرپالتا
کو خیال کرکے اور پڑھ سنکر اگر دل کبھت بھگوت مین نہ لگے تو بیشک سنگ خارا سے بھی ازبس
سخت ہی بلکہ کوئی اور جنس سمجھنا چاہیے

نشٹھا بلاست دیکم در مہمان داس نشٹھا دبیان شانزدہ کتھا بھگتان آن

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی پوجا کرکے رکھیا کو پرنام کرکے رکھپ دیوا دتار کو ونڈوت
کرتا ہون کہ اجو دھیا پوری مین وہ اوتار دھارن کرکے گیان اور بیراگ کی انتہا واخیر
درجہ کو تمام جہان مین ظاہر کیا مہمان داس نشٹھا کی کس سے بیان ہوسکتی ہی بیشک واسطے
اُدھار بھگت کے اس نشٹھا سے بہتر اور کوئی وسیلہ نہین اگرچہ دیگر نشٹھا بھی واسطے
حصول بھگوت کے بکثرت ہین مگر انجام واختتام سب نشٹھاؤن کا اسی نشٹھا مین پہونچ جاتا ہی
مثلاً سکھا وبالتل ہی اور اسمین داس بھاو بظاہر مقدم نہین لیکن جو اصلیت پر نگاہ
ہوتی ہی تو حقیقت مین اصل اُنکی داس بھاو سے تعلق رکھتی ہی اور سکھا وبالتل بھاو
صرف بمقتضاے رغبت دلی واسطے رجوع ہونے طبیعت کے ہی چنانچہ اُنکے متمرد نے بےرحم
معنی سرن ہونے اور داس بھاو کے نکلتے ہین پس جس حالت مین کہ اُن دونون نشٹھا
والونکا یہ حال ہو تو مابقی نشٹھا ضمیمہ اور فرع داس نشٹھا کی خود ہوگئین اور ہین — برہما ستتی
مین بھاگوت کے مندرج ہی کہ جبتک دوئی وراحت ورنج وغیرہ اس آدمی کی عقل کے

مارق ہین اور تبھی تک خانہ داری وغیرہ مثل محابس ہی اور تبھی تک موہ یعنی اگیان مثل جوالا
کے ہی کہ جب تک بھگوت کا داس نہین ہوتا دوسرا قول بھاگوت کا ہی کہ جس بھگوت کے طرف
نام لینے اور سننے سے نرمل اور صاف ہوجاتے ہین اِسکے داس اور غلام ہونے سے تو کونسا
درجہ ہی کہ ملنے سے باقی رہے وعلے ہذا القیاس صدہا ہزار قول ہر ایک پوران وغیرہ مین
مشہور اور معروف ہین اور یہ نشٹھا ایسی عام ومشہور ہی کہ جس کسی سے پوچھا جاتا ہی تو اپنے
آپ کو غلام وبندہ ایشور کا اور ایشور کو سوامین اور مالک اپنا بیان کردیتا ہی بلکہ یہ گفتگو زبانزد
ہر کہ ومہ کے ہی بعض آپاسکان نے جو سرناگتی کو علیحدہ داس نشٹھا سے بیان کیا تو سبب
یہ ہی کہ داس یعنی غلام تو درباب بجاآوری خدمات غلامی کے مجبور اور ناچار ہی کہ ہر حالت مین اُسکو
خدمت گذاری اپنے آقا کی واجب اور مقدم تر ہی اور سرناگت یعنے پناہ مین آیا ہوا گو غلام
سے زیادہ خدمتگذاری کرتا ہو لیکن مثل غلام کے اوسپر فرض نہین کہ خدمات غلامی بجالاوے
چنانچہ بظاہر دیکھنے اور سننے مین آیا ہی کہ جو غلام کسیکا ہوتا ہی اگر وہ خدمت معینہ اپنے آقا کی
نکری تو بیخطر نمکحرامان کے شمار ہوتا ہی اور نہ آقا رضامند رہتا ہی اور جو پناہ مین آیا ہی اُسکے ذمہ کوئی
خدمت نہین ہوتی لیکن اگر وہ مثل غلامان خدمت متعلقہ غلامی بھی بجالاتا ہی
تو بسبب ہر وقت پیش نظر رہنے اور خدمات کے کاربرآری جلد ہوجاتی ہی قواعد داس
نشٹھا کے جابجا مندرج ہین اور گسائین تلسی داس جی نے بھی اجودھیا کانڈ رامائن مین
داس نشٹھا کے بھاؤ اور قاعدہ خوب کچھ بیان کیے خلاصہ جملہ قواعد کا یہ ہی کہ طمع ہر دو جہان
یعنے ارتھ دھرم کام موکھ کو صفحۂ دل سے دور کرکے صرف اپنے آقا کی خدمت اور رضامندی
کو جملہ مقدمات پر مقدم تر سمجھے اور اپنے آپ کو سب طرح مجبور اور باختیار اپنے سوامین کے
جانکر ظہور اسباب راحت سے شادان اور امور رنج سے رنجیدہ نہو بلکہ راحت کو بخشیدہ اپنے
سوامین کی اور رنج کو بشومی اعمال بدسابقہ کے سمجھتا رہے اکثر زبانزد خلائق یہ بات ہی کہ اگر
کوئی بات رنج ونقصان کی پیش آجاتی ہی تو یہ کہتے ہین کہ بھگوت کی مرضی اور خوشی ایسی ہی تھی
سو واضح رہے کہ ہرگز ومطلق بھگوت کی مرضی واسطے رنج ونقصان اپنے غلام کے نہین ہوتی
بھگوت ہر ساعت وہر لحظہ اپنے داس کے واسطے بہتر اور نیک کرتا ہی ورنہ غور کرنا چاہیے
کہ اُس مالک کی ناراضی اور رنج دینے کی برداشت کروڑون برہمانڈ کے برہمان اور کال وجم وغیرہ
نہین کرسکتے آدمی پراز گناہ کی تو کیا حقیقت ہی درینصورت ہرگز سہو اور خواب مین بھی کسی

آفت اور رنج کے نازل ہونے سے یہ خیال نہو کہ بھگوت کی خواہش سے ہوا خدمات متعلقہ غلا
جو ضروری اور لازم ہین نشٹھاے ہشتم یعنے پوجا اور آرچا و نشٹھاے ہفتدہم یعنے سیوا مین
مندرج ہوئین اُن خدمات کی بجاآوری کمال واجبات سے ہو خواہ بتصور یعنے مانشی بھاو سے
ہون خواہ شاکھات یعنے بھگوت مورتی کے اور جب تک کہ خدمات مذکورہ ادا نہون تب تک
نشٹھا غلامی کی نہین ہوسکتی کسواسطے کہ غلام واسطے خدمت کے ہو نہ براے سیر و مزخرفات
جسوقت اُن خدمات سے فراغت ہو تب اپنے مالک کے روبرو عجز و الحاح و فروتنی اور اپنے
عیوب و گناہون کو بیان کرکے اپنے سوامین کی کرپالتا و دیالتا و بھگت متسلتا و ایشرتا کی مہمان
اور استت کیا کرے اور چرتر اور گن سوچ اور بھگت اُنکے آنند مین مسرور اور مگن رہے اُپاسکان
نے اِس نشٹھا کو منجملہ پنج رس کے لکھا ہو سورس بچار کے موافق بھگوت سچدانند گھن پورن برہم
پرماتما کرنا کردین بندھو دینددیال بھگت متسل سرناگت پالک اس رس کا بشیالبن ہو اور بھگوت
بھگت جو پہلے گذرے یا اب ہین یا آیندہ ہونگے وے اشریالبن تلک اور مالا اور تلسی اور بھگوت
شیشیتو دنکے نشان دھارن کرنے چرترو نکا سرون کیرتن اور شاستررون کے موافق
عمل کرنا اور بھگوت سیوا اور خدمت کے سامان جمع کرنے برت ایکادشی وغیرہ ست سنگ
بھگوت استاہ یہ سب بھاؤ دانو بھاؤ یعنے سامان اول و دوم کے اسباب ہین آٹھ سات تک
مندرجۂ دیباچہ یعنے سامان سوم سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور منجملہ سامان چہارم یعنے
ی و سہ بھچاری کی وشٹ حالت جو باتسل نشٹھا کی تمہید مین مندرج ہوئین اس رس مین
بھی اسیقدر مین زیادہ نہین بھگوت چرنون کی خدمت مین بلا تزلزل محنت کا ہونا و استھائی
بھاؤ یعنی مستقل درجہ ہو اور وہ محبت ایسی ہو کہ کسیطرح اور کسی سبب سے کسی وقت کم نہو
جسطرح گنگا کا پرواہ شب و روز برابر جاری رہتا ہی اُسیطرح دل کی توجہ صرف بھگوت چرنون مین
لگی رہے ہے رکھنندن ہے دین متسل ہے کرنا کرہے تیت پاون مہاراج کس تمہید اور وسیلے
اپنے عرض حال کی نوبت بندگان والا تک پہونچاؤن کہ سب طرح عاجز اور دین ہون اور گناہ
اور نالائقی وغیرہ مزید بران اور اگر خاموش ہو رہون تو بلا عرض چارہ نہین دیکھتا
کسواسطے کہ آپ کے سواے ایسا اور کون ہو کہ جسکو تیت، اور ادھم عزیز ہون اگر ارشاد
ہوگا کہ دیگر دیوتا بڑے بڑے نامی گرامی ہین انکی سران کسواسطے نہین جاتا سو اول تو وے
بیچارے اپنے ہی حال مین گرفتار ہین میرے واسطے کیا کرینگے دوسرے جب کہ

آپ کے چرن کملون کے روبرو کیسکی کچھ حقیقت اور ہستی نہ سمجھی تو مجھسے راضی کیون ہونگے قطع نظر
از ان سب اپنی خدمت اور سوارتھ کے خواہان اور جویان ہین بلاسبب عاجزنوازی و دین پروری
بندگان والاہی کے حصہ مین آئی ہی پس اُن دیوتاؤنکی خدمت مین وہ شخص جاوے کہ جسکو
اپنے اعمال نیک اور سب طرح کی خدمت گزاری کرنے کا بھروسا ہو اُنکے دربار مین مجھے گنہگار
اور نالائق کو کون پوچھتا ہی درینصورت مجکو نہ کوئی جگہ جانے کی ہی نہ کوئی سوا مین نظر آتا ہی
نہ کوئی سرپنہ ہی سرکار کے دروازہ پر پڑا ہون جب کبھی جو کچھ ہوگا آپ ہی کی سرکار سے ہوگا
اور چونکہ بارگاہ والا سے کوئی تپت اور پانکی مایوس و بے نیل مرام نہین پھرا اسواسطے مجکو
بھی یقین ہی کہ اپنی مراد دلی کو پہونچ جاونگا اور ایک عرض یہ ہی کہ گو حصول میرے مطلب کا
میرے نزدیک کمال مشکل ہی لیکن آپ کی اندک توجہ سے بآسانی ممکن ہی صرف اسقدر خواہان
ہون کہ وہ سماوسماج آپ کے راج اور ابھکھیکا کا جو برمھاوک کو پرم آنند کا دینے والا ہی ہر وقت
بلاتزلزل میرے دلمین بسا رہے بھگوت کا باون اوتار اُس سروپ سے ہوا کہ جو بشن پران
سنکھ چکر گدا پدم دھاری کا دھیان شاستروں مین لکھا ہی اور سرناگتی نشٹھا مین تحریر ہوگا
لیکن جسوقت راجہ بل کے دروازہ پر گئے اور دان لیا اُسوقت کا سروپ ایسا بھاگوت
مین لکھا ہی کہ پرم منوہر اور سو بھاگمان چھوٹا سا بر مھچاری کا سروپ جسکو دیکھکر سوریج دل سرو
اور چندرمان غایت خجالت سے ہمہ تن آب ہوتا تھا بنا کر ایک ہاتھ مین جل کا کمنڈل مع
کشا اور دوسرے ہاتھ مین دنڈ لیے ہوئے موبنج یعنے تگری سو بھت چھتری واسطے سایہ
کے لگائے ہوئے راجہ بل کے سنکھ براجمان اور سنکلپ کراتے ہین کتھا پرہلاد
بھگوت واسون مین اگرنی و سرمنشا اور رونق دہندہ اس نشٹھا اور بھاگوت دھرم کے ہوئے
چونکہ کتھا اُنکی سب پورانون مین اور بالخاص بھاگوت اور بشن پوران اور نرسنگھ پوران اور
مہابھارتھ مین مفصل لکھی ہی اسواسطے میان باختصار لکھتا ہون جب ہرن ناچھ اور ہرن کشپ
کو بھگوت نے باراہ روپ دھر کر مارا تو ہرن کشب بارادۂ انتقام واسطے تپ کے کوہستان کو
چلا گیا راجہ اندر نے تمام راج اور خانمان ہرن کشب کا تاخت و تاراج کیا اور اسکی استری کو
کہ پرہلاد جیو گربھ مین تھے پکڑ کر لیچلا نارد جی نے اگرچھوڑا دیا اور اپنی حفاظت مین رکھکر گیان
اُپدیش کیا حقیقت مین وہ اُپدیش واسطے پرہلاد جی کے کہ گربھ مین سنتے تھے تھا جب ہرن کشب
بعد حاصل کرنے بردان کمال مشکل اور سخت کے آیا تو اپنا راج و خانمان سب درست اور فراہم کر لیا

اور تریہ لوگ کے راج پر تسلط ہوکر دیوتاؤن کو قید مین ڈال دیا بعد چندے پرہلاد جی پیدا ہوے
اور برہمنان نے ہرن کشب کو مبارک باد دی کہ بسعادت قدوم اس فرزند نونہال کے تمہارا خاندان
پاک اور صاف ہوا اور تمہارے بزرگ پرم دھام کے بھاگی ہوگئے ہرن کشب نے پرہلاد جی کو
کمال ناز و نعمت سے پرورش کیا اور جب پانچ چار برس کے ہوئے تو سنکھ و لکھت پسران
شکر جی کے پاس واسطے تعلیم نواج نیت و نیورت شاستر کے بھیجا جب گورو نے پڑھانا شروع کیا
تو پرہلاد جی نے بھگوت نام کا اوچارن کیا استاد نے کہا کہ ارے تو کسکا نام لیتا ہے وہ تیرے باپ کا
دشمن ہے اگر تیرا باپ سن پاویگا تو سزا دیگا پرہلاد جی نے جواب دیا کہ سب علمون کا پڑھنا صرف واسطے
جاننے بھگوت کے ہے اُسکو چھوڑکر دیگر علوم کا پڑھنا محض لاحاصل ہے اور اپنے والد کا ہرگز
خوف مجکو نہین گورو نے پرہلاد جی کی والدہ سے فہمایش کرائی لیکن پرہلاد جی اپنے بسواس اور
دھرم مین مستقل رہے ایک روز ہرن کشب نے گود مین بٹھلاکر پوچھا کہ تم اس عرصہ مین کیا پڑھے
پرہلاد جی نے وہی اسم مبارک سنایا ہرن کشب ناراض ہوکر بولا کہ یہ نام میرے دشمن کا کس نے
پڑھایا ہے آیندہ ہرگز اس نام کو نہ لینا پرہلاد جی نے کہا کہ یہی نام سب نامیون کا نام دینے والا ہے
اور سب دھرمون کا پرم دھرم اور سب بدیاؤنکی پرم بدیا ہے تمکو مناسب ہے کہ اسی نام کا ورد کیا کرو
ہرن کشب سنکر زیادہ تر پر غضب ہوا اور اپنے ملازمین کو واسطے تنبیہ پرہلاد جی کے ہدایت
کی انھون نے حسب ایما اپنے آقا کے عمل کیا اور جب کچھ اثر نہوا تو آگ مین جلایا اور دریا مین ڈبویا
اور بلندی کوہ سے ڈالا لیکن چونکہ تمام زمین و زمان پیدا کردہ بھگوت کے ہین اور بھگوت اپنے
بھگتون کے قابو مین ہے اور جب کہ بھگوت قابو مین ہوا تو سب اسباب پیدا شدہ از
ہر پنج عنصر بھگوت بھگت کے فرمان بردار اور خادم ہوجاتے ہین اسواسطے اُن سب آفات
سے کچھ تکلیف پرہلاد جی کو نہوئی ناچار ہرن کشب نے پھر استاد کے سپرد کیا پرہلاد
جی نے سب طفلان مکتب کو بغیبت استاد اُپدیش شروع کیا کہ یہ سنسار اسار ہے اور سب کارخانہ
اسکا ناپائدار بھگوت سار ہے اور ہمیشہ موجود و برقرار بھگوت چرنون مین دل لگانا پرم سکھ ہے اور
بھگوت سے بمکھ ہونا پرم دکھ نردیہ ہے صرف واسطے بھگوت بھجن کے ہے ورنہ وحشی اور طیور اور جن
وخاشاک سے بھی بدتر ہے نارد جی نے جو اُپدیش مجکو کیا تھا وہ تمکو سنایا بہتر یہ ہے کہ بھگوت سرن
ہوکر سمرن اور بھجن کرو بھگوت کو کچھ ذات اور کل پر نظر نہین ہے مین بھی تو تمہارا ہی ہمقوم ہون
دیکھو بھگوت نے کیسی آفات سے بچایا ہے طفلان مذکورین کو اُپدیش پرہلاد جی کا اثر کر گیا

اور سب بھگوت بھجن کرنے لگے اُستاد جب آیا اور یہ حال دیکھا تو برآشفتہ ہوا اور جا کر سب حال
ہرن کشب سے کہا وہ نعل در آتش آیا اور شمشیر بکف مستعد قتل پرھلاد جی کا ہو کر بولا کہ اب
تیرا نگہبان کون ہے پرھلاد جی نے جواب دیا کہ وہی بھگوت جو سب مین بیاپک اور توانا اور موجود
ہے ہرن کشب نے کہا کہ اس ستون مین بھی ہے جواب دیا کہ البتہ ہے ہرن کشب نے ایک مکا
اُس ستون مین مارا کہ آواز سخت وہیب اسمین سے آئی اور پھر بھگوت بھگت رچھک اور ر
راست کرنے والے قول اپنے بھگتون کے نرسنگھ روپ دھارن کر کے بیساکھ سدی چترد شی وقت
دوپہر بمقام ملتان کہ راجدھانی ہرن کشب کی تھی ظاہر ہوئے ہرن کشب بھی مستعد بجنگ ہوا اور لڑائی
ہونے لگی جب وقت شام آیا تو بھگوت نے اُسکو پکڑا اور اپنی رانون پر ڈالکر دروازہ
پر مکان کے اپنے ناخنون سے اُسکا شکم چاک کیا اور پرم پد کو بھیجدیا اور سب بردان پرھلاد کی
رعایت بخوبی بھگوت کو ملحوظ رہی پرھلاد اور شیوا اور اندر آدک دیوتا استت اور بنتی کرنے لگے
اور آسمان سے جے جے کار کی آواز اور پھولون کی برکھا ہونے لگی چونکہ بھگوت کا سروپ ہولناک
اور پرغضب تھا کسی کو یہ طاقت نہوئی کہ قریب جاکر غصہ کو فرو کرے اسواسطے سب نے پرھلاد
جی کو بھیجا پرھلاد جی نے جاکر بعد ڈنڈوت عرض کی کہ ہے پربھ آرت بھجن آپکی مہان بیدلور
برھما بھی نہین کہہ سکتے مجھ ادھم وہیچدان اور طفل سے تو کیا بیان ہو سکتی ہے لیکن کر پاسندھ
وین بتسل جانکر عرض کرتا ہون کہ جناب کے پرغضب سروپ سے سب دیوتا ہولناک اور خائف
ہین کرپا کر کے انکا خوف رفع کرو بھگوت نے خوش ہو کر فرمایا کہ بہتر اور جو خواہش تمکو ہو وے طلب
کرو کہ پورن کرونگا پرھلاد جی نے عرض کیا کہ آپ کے چرن کملون کی بھگتی کے سواے کسی چیز کی
خواہش نہین جو جسم مجکو ملے آپ کے چرنون کی پریت بنی رہے بھگوت نے یہ بردان دیا اور
راج گادی پر بٹھلا کر اپنے ہاتھ سے راج تلک کر دیا اُسوقت بھگوت روپ کی سوبھا ایسی
تھی کہ اگر ہزارون آفتاب ایک دفعہ روشن ہوون تو وے بھی بھگوت مکھ کے تیج اور
روشنی کی برابری نہ کر سکین اس مکھ پر جابجا خون کی بوندین لگی ہوئین بڑی بڑی آنکھین سرخ
مائل بزردی ڈبان سے بار بار اپنے ہونٹھون کو چاٹتے ہین سوچھین بھوری گردن کے
بال زرد اور سیاہ دونون ہاتھ کمال ذی طاقت ناخن تیز چوڑی چھاتی پر آنتون کی مالا براجمان
اور دُم کمر پر ہو کر سر پر لطور چنور کے لہراتی ہوئی پرھلاد جی کو گود مین لیکر راج تلک کرتے ہین
دیوتا ہر چہار طرف بنتی کر رہے ہین آسمان پر نقارے بجتے ہین اپسرا ناچتی ہین

گندھرپ بھگوت چرتروں کا کیرتن کرتے ہین پھولونکی برکھا ہوتی ہی واضح ہو کہ بھگوت سروپ
ایسا نتھا کہ کوئی عضو شیر کا ہووے اور کوئی آدمی کا بلکہ کل سروپ بھگوت کا کبھی مثل شیر کے
معلوم ہوتا تھا اور کبھی مثل آدمی کے کہ یہ بات شرح بھاگوت سے ظاہر ہی الاغلبہ نظر آنے
بھگوت روپ کا بجسم شیر کے تھا بعد ازان بھگوت تو انتردھیان ہو گئے اور پرھلاد جی راج
کرنے لگے اُنکے راج مین بھگوت بھگتی نے اسقدر رواج پایا کہ کوئی بھوکھ نہ رہا اور عدل و انصاف
اسقدر تھا کہ ایک دفعہ ہمدگر برو چن پسر پرھلاد جی و سُرت دھنوا برہمن کے ایک عورت خوبصورت
پر یہ تنازع ہوا کہ برو چن تو اُس عورت کو بسبب فوقیت راج پتر ہونے کے خود لینا چاہتا تھا اور
براہمن موصوف کہتا تھا کہ راجہ وغیرہ پر برہمنون کو فوقیت ہی اسواسطے یہ عورت اول حق میرا ہی
غرض انصاف اس تنازع کا پرھلاد جی پر قرار پایا اور باہم یہ شرط ٹھہری کہ جو خلاف گو راجہ ممدوح کے
نزدیک معلوم ہووہ قتل کیا جاوے پرھلاد جی نے کچھ لحاظ اپنے پسر کا نہ کیا اور برہمن کہ راست
کہتا تھا اسکو عورت مذکورہ دلادی اور واسطے قتل اپنے پسر کے حکم نافذ کیا براہمن مذکور اس
انصاف سے کمال خوش ہوا اور بجلد دے اُسکے قتل برو چن سے درگذر کرکے پرھلاد جی کو
بخش دیا اس پرھلاد چرتر سے بھگوت کی بھگت متبسلنا پر غور کرنا چاہیے کہ یہ ہرن کشب ابتدائے
راج سے دیوتاؤن پر ظلم کرتا رہا اور وے ہمیشہ نالان اور فریادی رہے لیکن بھگوت نے کبھی
خیال بھی طرف ہرن کشب کے نہ کیا جب اُسنے بھگوت بھگت کو دکھ دیا تو بھگوت اُسکی برداشت
نہ کرسکے اور بلاطلب مودہو کر بھگوت کی سہاے کری اور ایک ہدایت یہ اس چرتر سے ظاہر
ہوتی ہی کہ اگر والد بھی بھگوت سنگھی ہونے کا حارج ہو تو تیاگ کے لائق ہی پرھلاد جی نے تیاگ
کیا + کتھا अगादजी انگدجی خلف الرشید بال راجہ بانران ایسے پرم پوتر بھگوت بھگت ہوئے
کہ باوجود عمر جوانی اور موجود ہونے عیش و عشرت و راج و شجاعت و طاقت وغیرہ کے ہمیشہ توجہ
دل کی بھگوت چرنونمین رکھتے تھے حتے کہ سری رگھنندن سوامین نے اُنکے والد کو حسب ہتھیا
سگریون کے قتل کیا لیکن ہرگز راہ بھگتی اور اپنے دھرم سے نہ پھرے بلکہ ممنون اور شکور اس
بات کے ہوئے کہ بال اس درجہ کے لائق کب تھا کہ جو بھگوت نے اُسکو عنایت فرمایا وقت
تلاش سیتا صاحب رانی کے و نیز معرکہ جنگ بارادن جو ہمت و شجاعت و جان نثاری کری وہ حال مفصل
رامایں مین مندرج ہی شمہ یہ ہی کہ حسب جانب رگھنندن سوامین سے اتفاق جانے کا بطور سفارت
راون کے پاس ہوا اور سوال و جواب باموقع و مناسب ہوئے تو اُسوقت راون کی زبان سے

یہ کلمہ گستاخی کا سرزد ہوا کہ جیسے اور آدمی ہین ویسے ہی رامچندر تیرے سوامین بھی ہین بفور سماعت اس لفظ نالائق کے انگدجی آتش غضب وغصہ سے مشتعل ہوگئے اور ایسا سروپ شکل کا ہوگیا کہ راچھسان موجودہ راج سبھا خائف وہراسان ہوکر بھاگ گئے بلکہ راون بھی باوجود اُس شجاعت اور طاقت کے کہ اندر آدک دیوتاؤن کو اپنی قید مین کرایا تھا کانپ کر گر پڑا اُسکے مکٹ سے سر سے اُتر گئے کہ منجملہ اُنکے چند مکٹ انگدجی نے سری رگھنندن سوامین کی طرف روانہ کیے بعد ازان جو نوبت زیادہ سوال وجواب کی ہوئی تو سری رگھنندن سوامی کے پرتاپ کا سمرن کرکے راون سے کہا کہ اگر کوئی تم مین سے میرا قدم اُٹھا دیگا تو میرے رگھنندن سوامین واپس چلے جاوینگے اور سیتا مہارانی کو مین ہار چکا اس بات کو سُنکر اندرجیت وغیرہ جو بڑے بڑے پہلوان زور آور تھے اوٹھے اور بکمال زور اور طاقت چرن کو اُٹھانے لگے ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹا کہ جسطرح کامی کی باتون سے ستی یعنی پت برتا کا دل اپنے دھرم سے نہین ہٹتا یا لبب عالم ہونے آفات دنیاوی کے بھگت کا دل ہرگز بھجن اور الضاف سے راچھسون انواع انواع کی تدبیرات سے چرن کو اُٹھا یا لیکن قدم نے زمین کو اسطرح نہ چھوڑا کہ جسطرح بھاگوت بھجن سے سنسار کا دُکھ اور بد ون بدیا سے اگیان نہین چھوٹتا ناچار سب شرمندہ اور سرنگون ہوکر بیٹھ گئے اور آخر مین خود راون للکار اُٹھا چاہتا تھا کہ انگدجی کے چرن کو پکڑے اُسوقت انگدجی نے نصیحتہً اور واسطے اُسکے تمسخر کے فرمایا کہ ای احمق میرے چرن پکڑنے سے کیا ہوتا ہے سری رگھنندن سوامین کے چرن کسواسطے نہین پکڑتا کہ کرتارتھ ہوجاوے اور دین ودنیا دونون حاصل ہون وہ ازبس شرمندہ ہوا اور اپنے سنگھاسن پر جا بیٹھا انگدجی کو بھگوت کی الیشرتا اور کرپا تتا اور اپنی غلامی اور سیوکائی کا اسقدر کامل بسواس تھا کہ بروقت کرنے اقرار کے راون سے مطلق کسیطرح کا شبہہ دل مین نہین ہوا تھا کہ کوئی میرا چرن زمین سے اُٹھا دیگا اور فی الحقیقت یہ وہ ایشہ کہ جس کو مثل کڑورون بجر کے اور کڑورون بجر کو مثل جس کے ایک لحظہ مین کرسکے پھر ایسا کون ہے کہ اُسکے دُوت اور بھگت کا اقرار وعہد خلاف کردیوے بعد فتح ہونے لنکا کے جب رگھنندن سوامین اجودھیا کو واپس تشریف لائے اور راج ابھیکھ ہوا تب انگدجی بھی حسب الارشاد سوامین کے رخصت ہوکر اپنے گھر کو گئے اور ایسے سمرن اور بھجن مین مشغول اور محو ہوگئے کہ دوسری طرف خیال مطلق نہوا + کتھا پیاجی ایسے پرم بھاگوت گذرے ہین کہ اُنکی بھگتی کے پرتاپ سے وحشی بھی بھگوت سمرن ہوگئے بھگوت کی بھگت اور سب گنون کے

پیاجی

جاننے والے اور جگت کو سکھ اور بھگتی کے دینے والے ہوئے گاکرن گڑھ کے راجہ اور ابتدا مین درگا کے سیوک تھے ایک دفعہ بھگوت بھگتون کا گذر ہوا اُنکو جنس وغیرہ حسب خواہش دلوادی اُنھون نے بھگوت کی رسوئین تیار کرکے بھوگ لگایا اور بھگوت کی جناب مین عرض کیا کہ یہ راجہ بھگت ہوجاوے بوقت شب ایک شخص نے خواب مین راجہ کو ہدایت کی کہ تو کیسا بیوقوف ہی جو بھگوت سے بمکھ ہوکر مغفرت چاہتا ہی بعدہ ایک خبیث نے بصورت مہیب ظاہر ہوکر راجہ کو چارپائی سے زمین پر ڈال دیا راجہ ممدوح اُسیوقت سے بھگوت بھگتی کے متمنی ہوئے اور تمام کارخانہ دنیا کا بے حقیقت معلوم ہونے لگا درگا جی شاکھات ہوئین اور پیاجی نے دنڈوت کرکے پوچھا کہ بھگوت بھگتی کسطرح حاصل ہو درگا مہارانی رامانندجی کو گرو کرنے کی ہدایت کرکے انتردھیان ہوئین اور پیاجی ایسے شائق درشن رامانندجی کے ہوئے کہ لوگ احتمال دیوانگی کا کرنے لگے آخر کاشی پوری مین رامانندجی کے پاس آئے اور رامانندجی نے بروقت حاضری جواب دیدیا کہ یہ خانہ فقر اہی راجہ کا یہان کیا کام ہی پیاجی نے اُسیوقت سب مال ومتاع اور کارخانہ خیرات کیا اور پھر حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین بھی فقیر ہوگیا رامانندجی نے حکم دیا کہ کوئین مین گر پڑو بے تامل روانہ ہوئے اور جب گرنے لگے تو چیلہ ہائے رامانندجی نے پکڑلیا اور اُنکی خدمت مین حاضر لائے رامانندجی نے چیلہ کیا اور بھگوت بھگتی عطا فرماکر اجازت دی کہ اپنے گھر جاؤ اور سادھوسیوا کرتے رہو جب ایک سال گذریگا اور خدمت گذاری بھگوت بھگتون کی تمھاری جانب سے معلوم ہوگی تب ہم بھی مع دیگر ہر بھگتون کے تمھارے گھر آوینگے پیاجی حسب ارشاد اپنے گھر آئے اور ایسے بھجن اور سادھوسیوا مین مصروف ہوئے کہ بیان نہین ہوسکتا بعد ایک سال کے خط لکھا کہ حسب وعدہ کے تشریف لاوین رامانندجی مع کبیر وریداس وغیرہ اپنے چالیس چیلون کے روانہ ہوئے جب قریب شہر کے پہونچے تو پیاجی سواری پالکی والے اپنے گرو کے لیکر آئے اور سب بھگتون کو شاستانگ دنڈوت علیحدہ علیحدہ کری اور اس شاہانہ تزک نقد وجنس کثیر خیرات کیا پھر اُس سماج کو اپنے گھر لائے اور اسقدر سیوا اور خدمت کری کہ اُسکا ثمرہ بہت جلد حاصل ہوا بعد چندے رامانندجی نے ارادہ درشن دوارکا جی کا کیا اور پیاجی مہاجرت گرو سے مضطرب ہونے لگے رامانندجی نے اُنکی محبت دلی دیکھکر فرمایا کہ اختیار ہی خواہ یہان رہو یا درویشی اختیار کرکے ہمراہ چلو پیاجی نے اُسیوقت راج چھوڑدیا اور ہمراہ ہوئے

بارہ رانی بھی ہمراہ چلین پیاچی نے اُنکو بہت سمجھایا اور صعوبات سفر اور جنگل وغیرہ سے ڈرایا لیکن کسی نے نہ مانا پیاچی نے فرمایا کہ یہ زیور اور لباس تو دور کرو اور گلیم لیکر ہمراہ ہو لو گیارہ رانی تو اپنے گھر واپس آئین اور سب سے چھوٹی رانی کہ نام اُسکا سیتا تھا موافق ارشاد کے کمل پہر کر ہمراہ ہوئی پیاچی نے فرمایا کہ اِسکو بھی دور کر رانی نے وہ بھی دور کیا رامانند جی کو اسپر رحم آگیا اور پیاچی کی جانب مخاطب ہوئے پیاچی نے عرض کیا کہ اگر اُسپر رحم ہی تو کسی اور سادھو کو بخش دیوین میرے ساتھ رہنے سے لطف نہین رامانند جی نے پیاچی کو سمجھا کر اور قسم دلا کر رانی کا ہاتھ پکڑا دیا اور روانہ ہوئے ایک برہمن بھی ساتھ ہوا اور جو منع کیا تو زہر کھا مرا بھگوت چرن امرت سے زندہ ہوا اور اپنے گھر واپس آیا سب سماج رامانند جی کا دوارکا مین آیا اور بعد درشن جاترا روانہ کاشی جی کے ہوا لیکن پیاچی اجازت لیکر دوارکا مین مقیم رہے ایک روز تمنا درشن سریکرشن مہاراج کی ہوئی سمدرمین کود پڑے بھگوت نے ایک شخص واسطے رہبری کے بھیجدیا اور پھر کر پاکر کے خود تشریف لائے اور ملاقات کر کے محل مین لے گئے پیاچی کو دہان کی سو بھا اور بھگوت کے درشن کا ایسا شوق ہوا کہ سات روز مثل ایک لحظہ کے گذر گئے بعدہ بھگوت نے اجازت رخصت کی فرمائی پیاچی نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراج آپ اپنے پاس سے کہان رخصت کرتے ہو بھگوت نے فرمایا کہ جس مقام پر رہو گے ہمارے درشن تمکو ہوتے رہینگے اور اگر اب رخصت نکرون تو یہ کلنک ہوگا کہ بھگت سمدر مین ڈوب گیا سو تم جا کر شک لوگونکا رفع کرو ناچار رخصت ہوئے اور بھگوت بھگتان کو بہ مقتضائے محبت واسطے پہونچانے کے آئے پیاچی مع سیتا بھگوت مہاجرت سے بیقرار اور مثل ماہی بے آب بیتاب کنارہ پر آئے بدن خشک تھا اور پارچہ تر لوگ دیکھکر متعجب ہوئے اور بھگوت بھگتی کے معتقد ہو کر قدمون مین پڑے پیاچی نے چھاپ بخشیدہ بھگوت کی کہ بروقت رخصت کے عنایت فرمائی تھی دہان کے پوجاریان کو عنایت کری اور فرمایا کہ جس کسیکے جسم پر یہ چھاپ لگائے جاوینگے وہ بھگوت کو پراپت ہوگا اور پھر جنم نہ پاویگا یہ پرتاپ پیاچی کا جب مشہور ہوا تو لوگون کا ہجوم ہونے لگا سیتا نے کہا کہ اب کسی اور مقام کا قیام مناسب ہے وہان سے چلے چھ منزل طی ہوئی تھین کہ لشکر افغانان کا ملا اور اُنھون نے سیتا جی کو خوبصورت دیکھکر چھین لیا سیتا نے بھگوت کو یاد کیا بفور یاد کرنے کے تشریف لائے اور اُن بدذاتون کو سزا دیکر سیتا کو آنند سے لے آئے پیاچی نے سیتا سے کہا کہ اب بھی گھر چلی جاؤ تمھارے سبب سے فساد برپا ہوتے ہین

سیتا نے جواب دیا کہ مہاراج آپکی تدبیر سے کونسا فساد رفع ہوا ہی کہ جسکے سبب سے بھجن مین خلل
ہوا ہو اور ایسا وقت کونسا ہوا ہی کہ جو بھگوت واسطے سہارے کے تشریف نہین لاوے چنانچہ
آپ کو اور مجکو امتحان اور اعتقاد کامل اس بات مین ہو گیا ہی باوجود اسکے ضیافت فرماؤ اور دیگر
ہی پیاجی اس استقلال سے خوش ہوئے اور دوسرے راستہ کو تشریف لیچلے اُسطرف ایک
شیر خونخوار رہتا تھا دیکھکر آیا پیاجی نے اُسکو نزدیک بلایا اور اپنا چیلہ کرکے بھگوت بھگتی کا اپدیش
کیا اسنے بھگوت بھجن اختیار کیا اور اُسنے وہانکا شیر سادھو برہمن گئو کو نہین مارتا وہانسے
چلکر ایک گانون مین آئے شیش سائی مہاراج کا وہان مندر تھا بازار مین لاٹھی دیکھکر مالک سے
نائکی اُسنے جواب دیا کہ جنگل مین سے کاٹ لاؤ پیاجی نے اُن سب لاٹھیون کو سرسبز کردیا کہ جنگل
ہو گیا اور ایک لاٹھی کاٹ لی پھر ایک چیدھڑ نانے بھگت کے گھر آئے وہ اور اُسکی استری پیاجی
کے درشن کرکے کمال خوش ہوئے گھر مین کچھ موجود نہ تھا استری کا لنگا فروخت کرکے سامان
رسوئی کا لائے اور استری مذکور ربرینہ ایک کوٹھری مین پوشیدہ ہو گئی جب رسوئی تیار ہوئی اور
بھوگ لگاکر واسطے کھانے کے بیٹھے تو پیاجی نے چیدھڑ بھگت سے کہا کہ اپنی استری کو بھی لاؤ
کہ پرساد تیار ہی چیدھڑ بھگت نے کہا کہ آپ بھوجن کرین وہ سیت پرساد کا بھوجن کریگی پیاجی نے
سیتا کو کہا کہ تم لے آؤ سیتا جی گئین اور کوٹھری مین پوشیدہ پایا پوچھا کہ کوٹھری مین پوشیدہ
کسواسطے بیٹھی ہو جواب دیا کہ جسم پر پارچہ کا ہونا نہونا باعث پرم آنند کا نہین بھگوت روپ کا چنتون
اور سادھو سیوا پرم سار ہی اُسکا ہونا واجب ہی سیتا جی نے عقلیہ سب حال جان لیا اور اُنکے بھجن
اور سیوا کے روبرو اپنی بھگتی بے حقیقت سمجھی اپنے پارچہ پوشیدنی سے نصف پارچہ دیکر
باہر لائین اور باتفاق بھوجن کیا بعدہ سیتا نے سب حال پیاجی سے کہا اور خدمت اُنکی بہت
واجبات سے سمجھکر یہ تجویز کری کہ بارمکھی یعنی طوائف کے پیشہ سے زر کثیر جلد حاصل ہوگا
سو بازار مین جا بیٹھی حسن و جمال بیمثال دیکھکر لوگ فراہم ہو گئے لیکن جب نزدیک آئے تو
مرض دلی اُنکا جاتا رہا اور آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھ سکے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو
جواب دیا کہ بارمکھی ہین گھر بار کہین نہین صرف یہ شخص مطرب ہمراہ ہی وے لوگ سنکر خاموش ہو
رہے اور اپنی زبان سے ہنسی کی بات نہ کہہ سکے غلہ اور اشرفی اور روپیہ وغیرہ نذر کیا
اور پیاجی نے وہ سب چیدھڑ بھگت کے گھر پہونچا دیا بھگت موصوف ایسے بیراگوان تھے کہ
فی الفور سب بھگتون کو دیدیا اور خود جیسے تھے ویسے ہی رہے بعد وہ پیاجی اُنسے

رخصت ہوئے اور راہ کی تعوبات سیری وگرسنگی وغیرہ کی طے کرکے ٹوڈا شہر مین مقیم ہوئے واسطے
اشنان کے گئے تھے اشرفیون کا گھڑا نظر پڑا کچھ خیال نہ کیا اور چلے آئے رات کے وقت کسیتا
جی سے ذکر کیا انھون نے جواب دیا کہ پھر اُس تالاب پر نجانا اتفاقاً چورون نے یہ حال سُنا
تالاب پر گئے سبوچہ مذکور مین اژدہاے خونخوار دیکھکر یہ سمجھے کہ ہمارے مارنے کے واسطے بجاے
اژدہا کے اشرفی اس فقیر نے بتلادی ہی اس اژدہا سے اُس فقیر ہی کو کٹوانا چاہیے اسواسطے
سبوچہ کو کھود کر اور پیپاجی کے مکان مین ڈالکر چلے گئے اسمین سے سات سو بتیس اشرفی
کہ ہر ایک پانچ تولہ کی تھی نکلین پیپاجی نے بھگوت اچھا سے تصور کرکے امین عرصہ تین روز کے
بھگوت انشاہ اور بھنڈارہ اور سادھو سیوا مین صرف کردیے سورسین راجہ اس ملک کا تھا
اُسنے نام اور بھگتی اور پرتاپ پیپاجی کا سُنا واسطے درشنون کے آیا اور قدمون مین پڑا درخواست
کی کہ مجکو منتر اپدیش کرو اور سادھو بنا کر اپنا ساکر لو پیپاجی نے اول تو اسکو فہمالیش اور ممانعت
کری جب مستعد پایا تو فرمایا کہ اپنی دولت اور رانی وغیرہ سب ہماری نذر کرو راجہ نذر کو فی الفور
حاضر لایا اور پیپاجی نے بعد اس امتحان کے اُسکو منتر اپدیش کرکے چیلہ کیا رانی اُسکو واپس دیکر
فرمایا کہ سر بھگتون سے پردہ فرد نہین اور جو بھیٹ کیا تھا تھوڑا سا رکھکر سب واپس کیا
برادران راجہ یہ حال سُنکر ناراض ہوئے اور اپنی تیرہ درونی سے پیپاجی کے ساتھ دشمنا
کرنے لگے ایک بنجارہ آگیا اور اُسکو تلاش نرگادان کی تھی برادران راجہ نے اُسکو سکھا دیا
کہ پیپاجی کے پاس بیل خوب ہین بنجارہ آیا اور زر نقد وبرور کھکر بولا کہ بیل نوعمر وجوان کا
خواہان اور خریدار ہون پیپاجی شرارت اور بد ذاتی دشمنون کی جان گئے اور فرمایا کہ اسوقت
بیل واسطے چرائی کے گئے ہین پھر آکر لیجانا بنجارہ تو چلا گیا اور پیپاجی نے اُس روپیہ سے
بھنڈارہ وسنتاشاہ شروع کیا نہرار ہا سادھو جمع تھے کہ بنجارہ آیا اور مستدعی بیلون کا ہوا پیپا
جی نے فرمایا کہ ہزارون بیل موجود ہین کہ پرم دھام تک کھیپ پہونچا دیتے ہین جسقدر مطلوب
ہون لیجاؤ بنجارہ خوش نصیب ہر بھگتون کے درشن کرکے اُسیوقت بھگوت سرن ہوا
اور بھنڈارہ پیپاجی کی طرف سے تصور کرکے پارچہاے باریک وقیمتی اپنی طرف سے
ہر ایک سادھو کی بھینٹ کیے ایک روز پیپاجی گھوڑے پر سوار ہوکر واسطے اشنان کے گئے
تھے اور ترار مطلق العنان چھوڑ دیا دشٹ لوگ گھوڑا چرا لے گئے اور اپنے گھر باندھ لیا جب پیپاجی نے
اشنان کرکے چلنے کا ارادہ کیا تو اسپ مذکور موجود ہوگیا گویا کوئی تیار کرکے لایا ہی ایک دفعہ

پیپا جی ہر بھگتون کے سماج مین گئے تھے طرح پر ساد موجود تھا
سیتا جی بازار مین گئین اور ایک بقال سے بوعدہ رات کو آنے کے جنس لے آئین اسیوقت
پیپا جی بھی آگئے ہر بھگتون کے درشن اور سیتا جی کی خدمتگذاری سے خوش ہوئے اور پوچھا
کہ یہ سامان کہان سے آیا سیتا جی نے سب حال راست براست بیان کر دیا جب رات ہوئی
اور سیتا سرنگار کر کے برائے ایفاء وعدہ چلی تو بارش شروع ہوئی پیپا جی اپنی پشت پر سوار کر کے
بقال کی دوکان پر لے گئے سیتا جی نے اندر دوکان کے قدم رکھا ہی تھا کہ وہ دکان مع
بقال واشیاے موجودہ عیب اور گناہون سے پاک ہوگئی اور اسواسطے اول نظر بقال کی
سیتا جی کے قدمون پر پڑی چرنون کو خشک دیکھکر پوچھا کہ اے ماتا کسطرح آئی سیتا جی نے
جواب دیا کہ میرے سوامی لائے ہین اور دروازے پر موجود ہین بقال دوڑ کر قدمونمین پڑا اور
غایت عجز وانکسار سے ملتمس ہوا کہ کرپا کر پیپا جی نے فرمایا کہ شرم کچھ ضرور نہین اپنی دوکان مین جاؤ
اور چین اوڑاؤ تمنے وہ روپیہ ہمکو دیا ہی کہ جسکے واسطے بھائی باہد گر لوگ مرتے ہین بقال ازبس
محجوب ہوا اور کمال رنج اور دکھ سے زار زار رونے لگا پیپا جی کو اسپر رحم آیا اور جو بچھڑے
دیکر آواگون کے دکھ سے چھڑایا تبیر دروناں اور رمانند ین نے یہ خبر راجہ تک پہونچائی اور برہمنان نے
راجہ سے کہا کہ یہ بڑی اینت ہی راجہ سادہ لوح اپنی ہتک عزت سمجھکر بے اعتقاد ہوگیا پیپا جی کو
جو حال اسکی بے اعتقادی کا معلوم ہوا تو خیال فرمایا کہ سب عذاب اور گناہ سے گرو چھڑاویتا ہی
جب کہ گرو سے بے اعتقادی ہوئی تو پھر کیا ٹھکانا ہی درین صورت اس راجہ کی
دنیا اور دین دونون کا ناس ہوجاویگا اسکی بے اعتقادی دور کرنی چاہیے اسواسطے
راجہ کے گھر تشریف لے گئے اور اطلاع کرائی راجہ نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہون
پیپا جی نے فرمایا کہ یہ راجہ بڑا بیوقوف ہی چمار کے گھر واسطے جوتی لینے کے گیا ہی اور نام
پوجا کا لیتا ہی راجہ سنکر فی الفور پابرہنہ باہر آیا اور قدمون مین پڑگیا پیپا جی نے بمقتضاے
بیعقلی راجہ کے کچھ اور ضرورت معجزہ دکھانے کی سمجھی اور اسکے گھر ایک رانی عقیمہ تھی
فرمایا کہ اس رانی کو لے آؤ کہ ہماری بھینٹ تو نے کری تھی راجہ بخیال ننگ
اور ناموس اور پردہ دری کے متفکر ہوکر چلا صحن خانہ مین شیر بیٹھا دیکھا واپس ہوا
کہ یہی بہانہ کردونگا پیچھے بھی شیر کو دیکھا تب تو اعجاز پیپا جی کا سمجھا اور رانی کے پاس
گیا دیکھا کہ اسکی بغل مین ایک طفل نوتولد شدہ ہی مقعد ہوکر شاشا نگ ڈنڈوت کری

اور دست بستہ لرزان اور خائف ہو کر کہنے لگا کہ اس نالائق اور بے اعتقاد نے مہان تمہاری نہین جانی تھی رحم کر کے اب کرپا کر و بیپاجی اُس طفل کے سروپ سے ظاہر ہوئے اور راجہ نے پشیمان اور نادم ہو کر سب حال اپنے شکوک اور غازی سیہ باطنان کا بیان کیا بیپاجی نے فرمایا کہ ای بے وقوف اُس روز کے اعتقاد اور محبت کو یاد کر کہ جس روز چیلہ ہوا تھا بموجب قاعدہ کے ضرور تھا کہ روز بروز محبت بھگوت اور گرو مین زیادہ ہوتی نہ یہ کہ برگشتہ ہو کر جہنمی ہو جاتا آیندہ گرو اور ہر بھگتون کو بھگوت روپ تصور کر کے معتقد اور اُنکا بھگت رہنا چاہیے کہ دونون جہان بآسانی حاصل ہون اور اسی قسم کے دیگر اُپدیش چند کیے کہ راجہ کے دل مین سما گئے بدستور معتقد ہو کر بھگوت بھجن مین مصروف ہوا اور بیپاجی اپنے مقام پر تشریف لائے ایک شخص نام کا سادھو اور باطن خراب بیپاجی کے پاس آیا اور درخواست کری کہ ایک رات کے واسطے سیتا کو میرے حوالہ کر و بیپاجی نے فی الفور حوالہ کیا اُسنے اپنے دل مین سمجھا کہ اگر اس استری کو رات ہی رات بفاصلہ دور و دراز لیجاؤن گا تو پھر واپس نہ آوے گی اسواسطے تمام رات دوڑا اور سیتا کو بھی دوڑایا جب صبح ہوئی تو سیتا جی سے چلنا مشکل ہوا انظار کیا اور اسواسطے ایک شب کے تھی اُسنے ارادہ کیا کہ سواری پہ لیجاؤن دو تلاش سواری کے گانون مین گیا وہان جملہ عورات گانون کو سیتا کا روپ دیکھا سیتا جی ہو کر قدمون مین پڑا اور عرض کیا کہ چلو واپس پہونچا آؤن چنانچہ ہمراہ سیتا جی کے واپس آیا اور عاجز ہو کر بیپاجی کے قدم پکڑے بیپاجی نے رحم کیا اور سیوک کر کے کام کرودھ وغیرہ سے چھڑا دیا اسیطرح چار شخص کامی اور بسنی سادھو روپ بنا کر آئے اور سیتا جی کی درخواست کی شب کو سرنگا کر کے سیتا جی جب کوٹھری مین گئین تو وے لوگ بھی گئے دیکھا کہ شیر ادھ کھایا ہوا ہے اور پھاڑنے کے بیٹھی ہے نامبردگان پر غضب ڈھونا ک بیپاجی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم کیسے سادھو ہو بجاے استری کے شیر مادہ بھلا دی ہے بیپاجی نے جواب دیا کہ وہ سیتا ہے لیکن جیسا تمہارا دل ہے ویسی ہی نظر آتی ہے اگر صاف دل سے جاؤ تو سیتا کے درشن ہون نامبردگان کی اسیقدر ہدایت سے چشم دل کھل گئین اور سیتا جی کو ماتا تصور کر کے درشن کیے اور اُسیوقت چیلے ہوئے اور بھگوت بھگتی اور سادھتا کو پہونچ گئے ایک گوجری کے پاس سادھان نے جعفرات دیکھکر بیپاجی سے درخواست دلا دینے کی کری بیپاجی نے چند روز تک سیوا سادھانکی

اس گوجری کے حضرات سے کرائی اور زر کثیر بابت قیمت کے اسکو دلایا ایک برا ہمن
درگا اپاسک کے گھر پیاجی نے بھگوت بھوگ لگا کر مہا پرشاد بھوجن کیا اور اُسکو کرایا
اسکی کرپا سے براہمن کو درگا کے درشن ہوئے اور صاف دل ہو کر بھگوت بھگت ہوگیا
اور بجائے درگا مورتی کے بھگوت آ۔ادھن شروع کیا ایک تیلن خوبصورت تیسل لو
تیسل لو کہتی پھرتی تھی پیاجی نے فرمایا کہ اس مُکھ سے رام رام کہنا زیبا تر ہوتا تیلن
غصہ ہوئی اور جواب دیا کہ جب کوئی مرجاتا ہے رام رام اُسوقت کہا کرتے ہین وہ جب
اپنے گھر پہونچی تو شوہر کو مردہ پایا معتقد ہو کر پیاجی کے قدمون مین پڑی اور مع خاندان
رام نام کہنے کا اقرار کیا تب پیاجی نے اُس شخص مردہ کو زندہ کر دیا سادھو سیوا کے
واسطے ایک گاو میش کہین سے آگئی اور چور اُسکو لے گئے پیاجی بچھڑا گاو میش لیکر پیچھے
پیچھے روانہ ہوئے اور اُن چورون سے کہا کہ بھینس بلا بچہ دُودھ ندیگی اسکو بھی لیتے جاؤ
چور معتقد ہوئے اور بھینس مکان پر باندھ گئے کہین سے ایک گاڑی گندم کی اور زر نقد
لاتے تھے رہزنان نے وہ گاڑی چھین لی پیاجی زر نقد بھی دینے لگے کہ بلا روپیہ
کے دیگر سامان رسوئی کا نہو سکیگا۔ رہزن معتقد ہوئے اور خود وہ گاڑی پہونچا گئے ایک
مہاجن کا زر کثیر بسبب خرچ سادھو سیوا کے ذمہ پیاجی کے ہوگیا ہر روز متقاضی ہوتا اور
پیاجی امروز فردا کیا کرتے ایک روز تقاضا سخت کیا پیاجی منکر ہوگئے اُسنے حاکم کے روبرو
استغاثہ کیا اور یہی حساب کی لیگیا وقت معائنہ وہ یہی سفید پائی نادم ہوا اور حاکم نے اُسکو
لائق سزا کے تجویز کیا پیاجی نے رحم کر کے فرمایا کہ اس شخص کا روپیہ مجھکو ضرور دینا ہے
لیکن بسبب تنگ طلبی کے بھگوت خواہش سے یہ یہی سفید ہو گئی ہے یہ کہکر حاکم سے اُس
بقال کو چھڑا دیا وہ پیاجی کے قدمون مین پڑا اور بکمال تضرع وزاری درخواست بدستور
ہو جانے یہی کی کری پیاجی نے اسکی یہی بدستور سابقہ کر دی اور زر دین بھی ادا کیا
بھگوت نے کہ پیاجی مفلس ہوگئے نقدی اور جنس کثیر بھجوادی پیاجی نے وہ گھر اور
اسباب سب خیرات کر دیا ایک شخص سے گئو ہتیا ہو گئی اور ہمقومان نے ذات سے نکال
دیا پیاجی نے رام نام اُسکی زبان سے کہلایا اور بھگوت پرشاد بھوجن کرا کر بھگوت بھگت
کر دیا ہمقومون نے نامبردہ کو بدستور علیحدہ رکھا تب پیاجی نے سب بید اور
شاستروں سے رام نام کا پرتاپ ظاہر کر کے فرمایا کہ وہ نام مبارک ایک دفعہ

اگر زبان سے برآمد ہو تو کروڑون جنم کے مہاپاپ دور ہوجاتے ہین پس اُس نام کے صدہا ہزارہا دفعہ لینے سے ایک گئو ہتیا کہان باقی رہی سب معقول ہوگئے اور قوم مین شامل کرلیا راجہ سورسین کو تمنا ہوئی کہ پیاجی کے درشن ہون پیاجی بصفائی قلب یہ آرزو اُسکی دریافت کرکے خود تشریف لے گئے اور درشن دیے ایک سادھو کو ضرورت روپیہ کی پیش آئی پیاجی سے سائل ہو پیاجی نے اُسی جگہ سے اسقدر روپیہ اُسکو دیا کہ بعد رفع ضرورت کے بچ رہا سری رنگ نامے بھگوت بھگت تھے اُنھون نے خط بطلب پیاجی کے بھیجا تشریف لے گئے اُسوقت سری رنگ موصوف مالنسی پوجن مین بھگوت کو پھولون کی مالا پہناتے تھے کہ وہ مکت مین اولجھ جاتی تھی اس حالت مین کسی نے خبر پہونچائی کہ کوئی سادھو آیا ہے سری رنگ جی نے کہلا بھیجا کہ پوجا کرتا ہون بعد فراغت حاضر ہونگا پیاجی نے جواب دیا کہ کیسی پوجا کرتے ہو مالا پھولون کی نہین پہنائی جاتی سری رنگ جی سُنکر دوڑے آئے اور باہم گر ملاقات ہوئی چند روز تک ست سنگ رہا اور سیتا جی کے پریم اور بھگتی کو دیکھکر زیادہ تر محبت بھگوت چرنون مین ہوئی ایک براہمن و اسطے انصرام کار خیر شادی اپنی دختر کے پیاجی سے ملتجی ہوا پیاجی اُسکو اپنا گرو قرار دیکر راجہ کے پاس لے گئے اور بہت سا روپیہ دلایا ایکادشی کے روز جاگرن ہوتا تھا پیاجی یکایک اُٹھے اور ہاتھ ملنے لگے راجا نے پوچھا کہ مہاراج ہاتھ ملنے کا کیا سبب ہے پیاجی نے فرمایا کہ دوارکا مین بھگوت چندرا کو آگ لگ گئی تھی اُسکو بجھایا ہے راجہ نے شتر سوار بھیجکر جو تنقیح اس امر کی کرمی تو قول پیاجی کا راست معلوم ہوا اور یہ بھی دریافت ہوا کہ پیاجی ہر ایکادشی کو جاگرن مین آیا کرتے ہین ایک روز پیاجی واسطے اشنان کے دریا پر گئے تھے وہان ایک طفل تیلی کا بیل کو واسطے پانی پلانے کے لایا اُسوقت ایک براہمن پیاجی سے بیل مانگتا تھا پیاجی نے وہ نرگاؤ طفل مذکور سے لیکر براہمن کے حوالہ کردیا تیلی مذکور پیاجی کے پاس آیا اور مفلسی اپنی بیان کرکے کہنے لگا کہ وہ نرگاو باعث پرورش میرے عیال اور اطفال کا تھا پیاجی نے فرمایا کہ بیل تیرے گھر موجود ہے چنانچہ جاکر دیکھا تو موجود پایا ایک دفعہ قحط سال ہوا پیاجی نے اسقدر غلہ وغیرہ سامان خوردنی و نوشیدنی لوگون کو تقسیم کیا کہ گویا قحط نہین ہوا تھا اور سب کا دُکھ دور کیا ایک دفعہ زرکثیر کہین سے ہاتھ آیا دو چار روز مین صرف کردیا ایسے چرتر پیاجی کے لاانتہا ہین کہ جنمین قیاس اور وہم کو دخل نہین

ہو سکتا پس بھگوت مین اور بھگوت بھگتون مین کیا فرق ہو کہ ایسی ہی مہان بھگوت کی ہو تھا
प्रयागदास जी پریاگداس جی اپنے گرو اگرواس جی کی کرپا سے ایسے پرم بھگت ہوئے
کہ من بچن کرم سے سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون مین پریم تھا اور بھگوت بھگتون
مین اسقدر پریت اور بھاونا تھی کہ بھگوت روپ جانکر اُنکی سیوا پوجا کیا کرتے تھے کیتا رہ مین
مہوتساہ بھگوت مندر کے کلس چڑھانے کا تھا اور موضع اڈھ بلیہ مین بھگوت مندر کی دھجا
چڑھانے کا دونون جگہ سادھو واسطے طلب کے آئے پریاگ داس جی نے اپنے دل
مین خیال کیا کہ اگر ایک جگہہ جاتا ہون اور دوسری جگہہ نہین جاتا ہو تو وہان کے سادھو
ناراض ہونگے اسواسطے دونون جگہ دورو پ بنا کر گئے اور ست سنگ اور درشن اور
بھگوت چرتر دن کے کیرتن اور بھجن کا انند اُٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ایک جگہہ دھجا
اور دوسری جگہہ کلس چڑھایا راس ہوتا تھا بھگوت کا مادھری سروپ دیکھکر پریم
مین مگن ہو گئے اور غلبۂ پریم اور استغراق سے پران بھگوت کے تصدق کرکے
پرم پد کو گئے واضح ہو کہ اگرداس جی اور اُنکے سپردادا لے مادھرج اُپاسک
سری رگھنندن سوامین کے ہین پریاگداس جی نے بروقت راس لیلا کے مادھرج
اپنے سوامین کا تصور فرمایا اور پران تصدق کیئے ✽ **تھا भगवान** بھگوان نام
بھگوت بھگت قصبۂ سونی پت مین ہوئے جہان کہین منکر دھرم کا سُنتے تو طرح طرح کے
اُپدیش کرتے اور بھاگوت دھرم پر قائم کر دیتے چنانچہ موضع پنڈوری مین فریق جوگیان کا
رہتا تھا بھگوان بھگت نے جو اُنکا حال سُنا تو وہان گئے اوّل نمایش اور ہدایت کی اور جب
ضرورت سمجھی تو معجزات اُنکو دکھلائے کہ وے سب اُنکے چیلے ہو کر بھگوت بھگتی
مین سمادھان ہو گئے بادشاہ عہد نے کہ مخالف مذہب تھا اور مخالفین کو جسقدر
ساتھ ہندو دھرم کے عداوت دلی ہمظاہر ہو امتحاناً خواہ عداوتاً زہر قاتل پلوا دیا
کہ بھگوت بھگت رچھک مہاراج نے مطلق اثر اُس زہر کا ہونے نہ دیا اور ممتحن
کو ر باطن کو ندامت ہوئی داس بھاؤ مین بھگوان ممدوح کو محبت کمال تھی
تھا रामराय رام رائے جی پرم بھگت ہوئے سارست براہمن تھے گیان
اور بیراگ اور جوگ مین واقفیت کامل رکھتے تھے شہوت و غصہ و طمع و حرص
و موہ یعنی اگیان کے تارک تھے اور سادھو سیوا مین ایسی محبت تھی کہ جب کسی سادھو کا

درشن کرتے تو مثل کمل کے کہ آفتاب کے دیکھنے سے کھل جاتا ہے خوش ہوتے ایک دفعہ سادھو
سماج تھا وہان کوئی دُشٹ کہ ہمیشہ سے بھگوت بھگتون کے ساتھ عداوت دُشٹون کی چلی
آتی ہے نہ مت خلاف واقع رام راے جی کی کرنے لگا بھگوت نے سزا ایسے بدذات اور
خلاف گو کی ضرور جانی اور اُس محفل مین کہ ہمقوم اور ہمچشم اُسکے بکثرت موجود تھے دستار اُسکے
سر سے اتر واوی سب صغیر و کبیر خوب ہنسے اور وہ پاپی شرمندہ اور خجل مُنھ چھپا کر اُس
محفل سے بدر ہوا ۔ کتھا ۔ سری رنگ جی موضع دیوسا علاقہ جیپور مین لوگی
کے بیٹے تھے غلام انکا مر مُجدوت ہوا اور ایک بنجارہ وارد دیہہ مذکور کی قبض روح کو آیا
بہ تعرف سابقہ سری رنگ موصوف سے ملا اور حال کہا سری رنگ کو شوق دیکھنے اس تماشا کا ہوا اور
جہان بنجارہ مقیم تھا وہان گئے دیکھا کہ بساعت معہود مُجدوت مذکور نے ایک بیل کو بھڑکا
دیا اور بنجارہ واسطے پکڑنے کے اُٹھا مجدوت مذکور نے نرگاؤ کے سر پر بیٹھکر اور شاخ نرگاو سے
شکم بنجارہ کا چاک کرکے بعذاب عظیم مار ڈالا سری رنگ جی نے جو یہ حال دیکھا تو خوفناک
ہوئے اور اُس دُوت سے علاج رہائی از پنجہ مجدوتان پوچھا اُسنے جواب دیا کہ بلا بھگوت بھگتی
کے سب کو ایسے ہی عذاب پیش آتے ہین اور جو بھگوت بھگت ہین اُنکے خواب مین بھی مُجدوت
نہین آتے سری رنگ جی کو اُسیوقت مذہب بے اصل سراوگیان سے نفرت کمال ہوئی
اور بھگوت بھگتی اختیار کرکے حسب نشانہی دُوت مذکور چیلہ سری انتانند چیلہ رامانند جی کے
ہوئے عرصہ قلیل مین بھگوت سروپ کے پراپتی ہو گئے اور خوف جنم اور مرن سے رہا ہوئے
ایک پریت یعنی عفریت ہر روز پیسر سری رنگ جی کو نظر آتا تھا پسر مذکور اُسکے خوف سے خشک
ہو گیا سری رنگ جی نے سبب پوچھا تو بدین سبب کہ بھگتون کے گھر پریت کا کیا کام ہو کچھ
نہ کہا اور جب مبالغہ ہوا تو سب حال بیان کر دیا سری رنگ جی رات کے وقت جس چارپائی
پر اُنکا پسر سویا کرتا تھا خود سو رہے جب عفریت مذکور آیا تو غصہ ہو کر اُسکے پیچھے دوڑے
عفریت خوفناک بھاگا اور بحالت اضطراب بیان کیا کہ فلان زرگر اسی گانون کا رہنے والا
ہون اور بسبب گناہ ہاے زنا و فسق و فجور کے پریت ہوا ہون واسطے مغفرت کے آپ کا
دروازہ پکڑا ہے اور سرن ہون اس عذاب عظیم سے کسی طرح رہائی بخشو ۔ سری رنگ جی
کو اُسکے اوپر رحم آیا اور بھگوت کا چرن امرت اُسکو دیا کہ اسکی بدولت دیوتا ؤن کا سروپ
پاکر سوت گت کو پراپت ہوا ۔ کتھا ۔ ہتھی نارائن چیلہ کرشنداس جی

ساکن ملک پنجاب کے بھگوت اور مرتاض ہوئے صبر و قناعت کے مجسم تھے ہر وقت بھگوت بھجن
مین رہتے تھے بنگ نوشی کا شوق تھا اور ہرگز اُسکا نشہ نہین ہوتا تھا بادشاہ وقت نے دستور
وغیرہ پڑیا تب بھی نشہ نہوا پھر بسبب تعصب مذہب کے زہر قاتل بنگ مین بارادۂ
قتل کے دیا اور غذاے خوردنی و نوشیدنی موئد ترقی زہر کی کھلائی کچھ اثر نہوا آخر نادم
ہوکر بادشاہ نے اپنی خطا معاف کرائی واضح ہو کہ کوئی شخص اس کتھا کو نظیر اور گواہی واسطے
بنگ نوشی کے نہ سمجھ لیوے بنگ متروک اور ممنوع سب کے نزدیک ہے شراب مین اور بنگ
مین کچھ فرق نہین بلکہ بہ نسبت شراب کے بنگ مین ایک عیب یہ زیادہ ہو کہ مقراض العقل
ہو کسی بزرگ کی نظیر سے جواز اسکا نہین ہوسکتا جملہ شیوجی مہاراج کی نظیر دیا کرتے ہین
سو اگر شیوجی کی نظیر سے بنگ جائز ہو تو شیوجی نے وہ زہر نوش کیا ہو کہ جسکی حدت کو
دیوتا بھی برداشت نہ کرسکے اب کوئی ایک ماشہ تو زہر کھا لیوے یا شیوجی سانپ کا زیور
اور منڈ مالا رکھتے ہین اب کوئی چھوٹا سا سانپ یا کپال مُردہ کا تو ہاتھ مین لے لیوے
شکر سوا مین نے گنج کہ جسکا شیشہ بنا ہو بھنگ مین سے ہاتھ پر رکھکر مثل پانی کے پی لیوے اب کوئی
تھوڑی سی آگ تو ہاتھ مین لے لیوے وسلے ہذا القیاس ہزار ہا تمثیل اس قسم کی
پورانون سے اور اس بھگت مال سے مل سکتی ہین پس بزرگون کی نظیر سے کب کوئی شے ممنوع
جائز ہوسکتی ہے ۔ تم کو نہین دوش گشائین ۔ ارب پاوک ۔ سُمبسری کی تائین ۔ اور چند پرانون
کے قول برابر متفق ہین کہ بزرگون کی نظیر اور تمثیل اور اعمال سے جو شخص امر ناجائز کو
جائز سمجھ لیتے ہین جہنمی ہوتے ہین ہمی نارائن موصوف نے بنگ کو بعد حاصل ہونے
کمالیت اور سمتا کے نوش کیا اور شخص کامل امر اور نہی کی قیمت سے باہر ہے کہ بھگوت
روپ ہوجاتا ہو غرض بنگ کا پینا مردود اور متروک ہے ۔ کتھا ۲۱۵
ریداس جی پرم بھگت بھگوت کے ایسے ہوئے کہ جنکی گفتگو اور شاعری واسطے دور کرنے
تاریکی شکوک و شبہات کے مثل آفتاب کے تھی بید اور شاستر کے موافق اعمال نیک کے
کرنے مین مثل ہنس کے ہوئے پینے ہنس جسطرح پانی کو چھوڑ کر صرف دودھ کو قبول لیتا ہے
اُسیطرح ریداس جی نے ممنوعات کا ترک کرکے جو سار اور خلاصہ ہے اُسکو قبول کیا بھگوت
کرپا سے اسی جنم مین بھگوت دھام کو پہونچے اور جنکے چرنون کو بڑے بڑے برہمن آسرم
والون نے دنڈوت کری پہلے جنم مین برہمچاری اور رامانند جی کے چیلہ تھے گذاری

کرکے گرو سیوا اور تیاری بھگوت پرشاد کی کیا کرتے تھے ایک بقال برسر راہ ہمیشہ عرض کیا کرتا کہ میرا بھی لوازمہ رسوئی کا واسطے بھگوت پرشاد کے قبول فرماؤ لیکن اُس سے کچھ نہ لیا کرتے ایک روز بارش بشدت ہوتی تھی اُسی بقال سے جنس لاکر رسوئی بنائی جب رامانند جی بھگوت کو اُس رسوئی کا بھوگ لگانے لگے تو بھگوت دھیان مین نہ آئے رامانند جی نے برہم چاری موصوف سے پوچھا کہ یہ جنس کسکے گھر سے آئی ہے برہم چاری نے اُس بقال کا نشان دیا اور بعد دریافت اسکا لین دین چارون کے ساتھ معلوم ہوا رامانند جی نے برہم چاری کو ساپ دیا کہ تجکو بھی چار کا جنم ملے چنانچہ برہم چاری موصوف براہمن جنم کو چھوڑ کر بخانہ چار پیدا ہوئے لیکن بھگوت بھگتی اور گرو کے پرتاپ سے پہلے جنم کی خبر رہی وقت تولد سے والدہ کا دودھ پینا ترک کیا کہ بلا گرو منتر اُپدیش کے خورد نوش متروک ہے رامانند جی کو بھگوت نے آکاس بانی سے فرمایا کہ برہم چاری کو تمنے سخت سزا دی اسپر کرپا واجب ہے رامانند جی حسب الحکم چار کے گھر گئے اور والدین ریداس جی نے تشریف آوری اُنکی تعجبات اور متمنات سے جانکر قدم پکڑ لیے رامانند جی نے منتر اُپدیش کرکے ریداس نام رکھا اور واسطے پینے شیر مادر کے اجازت فرمائی جب عمر ریداس جی کی کچھ زیادہ ہوئی تو بھگوت بھگتون کی سیوا کرنے لگے جو کچھ گھر سے ملتا ہر بھگتون کی نذر کردیتے والد ناراض ہوا اور گھر کے پیچھے ایک جگہ واسطے رہنے کے دیدی اگرچہ دولت اور مال بہت تھا لیکن ریداس جی کو ایک حبہ بھی نہ دیا ریداس جی مع استری کے آنند سے رہنے لگے اور پاپوش دوزی سے بسر اوقات کیا کرتے جو کوئی جیشنو اور سادھو دیکھتے اُسکو پاپوش مفت پہنایا کرتے پھر ایک چھپر ڈال لیا اور اسمین بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا کرنے لگے اور خود اس چھپر کے صحن اور میدان مین بلا سایہ پڑے رہتے اگرچہ بظاہر تکلیف افلاس وغیرہ کی تھی لیکن دل بھگوت کے تصور اور دھیان مین شادان اور فرحان رہتا تھا بھگوت نے وہ تکلیف افلاس کی بھی دور کرنی ضرور سمجھکر خود سادھو کا روپ بنایا اور ریداس جی کے گھر آئے ریداس جی نے کمال خدمت کرکے بھوجن کرایا اور بھگوت روپ جانا سادھو ممدوح سے خوش ہوکر سنگ پارس ریداس جی کو دیا اور تعریف اُسکی بیان کرکے کہا کہ احتیاط سے رکھنا ریداس جی نے جواب دیا کہ میرے کسی کام کا نہین میرا دھن اور دولت رام نام ہے سادھو نے جانا کہ قدر اس پارس کی ریداس نہین جانتا اسواسطے رانپی کو لگا کر سونے کی کردی ریداس جی نے دل مین سمجھا کہ

رانی بھی ہاتھ سے گئی پھر جو سادھو ند کورنے دیکھا کہ ریداس جی کو طمع کسی چیز کی نہیں تو بنت
کہا کہ اس سنگ پارس کو قبول کرو ریداس جی نے فرمایا کہ چھپر مین رکھدو چنانچہ سادھو
سو صوف چھپر مین رکھکر تشریف لے گئے بعد تیرہ ماہ کے پھر آئے اور ریداس جی کا
حال بدستور دیکھا پوچھا کہ وہ سنگ پارس کیا ہوا جواب دیا کہ جہان آپ رکھ گئے تھے وہان ہی
ہوگا مجکو اُسکے ہاتھ لگانے سے خوف آتا ہی بھگوت اُسکو لیکر روانہ ہوئے ایک روز شیو
پوجا کی پٹاری سے پانچ اشرفی برآمد ہوئین ریداس جی کو بھگوت سیوا سے بھی خوف ہونے
لگا بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ اگرچہ تمکو ہرگز طمع باقی نہین رہی لیکن اب جو کچھ ہم
دیوین قبول کرو ریداس جی نے قبول کیا اور ایک دھرم سالہ پختہ تیار کرکے بھگوت بھگتونکو
اُسمین بسایا اور پھر ایک بھگوت مندر تعمیر کراکے طرح طرح کے چندوہ اور جھالر
اور بندھن دار زردوزی اور دیوارگیری اور چھت بند وغیرہ سے ایسا آراستہ کیا کہ جو درشن
کرنے والے آتے تھے سو بھا مندر اور بھگوت مورتی کو دیکھکر گرویدہ ہو جاتے تھے پوجا پرستھا
راگ بھوگ وغیرہ سب براہمنونکے سپرد تھا بعد ازان جہان ریداس جی خود رہتے تھے وہان ایک
مکان دو منزلہ بنوایا اور کمال پریت سے بھگوت آرادھن شروع کیا اکثر براہمن بہ سبب عداوت
اور خصومت کے راجہ سے نالشی ہوئے اور کلمہ سخت زبان پر لاکر کہا کہ قوم چمار کو
بھگوت مورتی پوجن کا ادھکار کسی شاستر مین نہین لکھا ریداس بلا خوف وخطر بھگوت
سیوا مورتی براجمان کرکے پوجن وغیرہ کرتا ہی اُسکو سزا دینی چاہیے راجہ نے ریداس جی کو
بلایا اور اسقدر پرتاپ ریداس جی کا راجہ پر غالب ہوا کہ ایک دو بات کہی اور رخصت کیا
رانی راجپتور کا نام جھالی تھا اُسنے جو پرتاپ ریداس جی کا سُنا تو سیوک ہوئی برہمنان ہمراہی
رانی مذکور سے پر غضب ہوئے اور کہنے لگے کہ رانی کی عقل جاتی رہی رانا کے پاس نالشی
گئے اور سب حال کہا رانا نے ریداس جی کو بُلایا اور سب براہمن جمع ہوئے براہمن تو قوم کی
بزرگی بیان کرتے تھے اور ریداس جی کا یہ قول تھا کہ بھگوت کو بھگتی عزیز ہی قوم
پر نگاہ نہین بعد مباحثہ یہ قرار پایا کہ بھگوت مورتی جو سنگھاسن کے اوپر براجمان
ہو جسکے پاس خوش ہوکر آجاوے وہی مقبول ہی اس بات پر برہمنان نے
تین پہر کامل بید پڑھا اور منتر جپ کیا لیکن کچھ نہ ہوا جب [redacted] ریداس
جی پر پہونچی تو عرض کیا کہ مہاراج اپنے پرمت پاون نام کو راست کیجئے اور

وہ ایک تبش پد کیرتن کیے ایک پد کا مقطع یہ ہے سہ بلنب چھاڑ آئے کہ دھون بلاے لیجیے اور دوسرے پد کا مطلع یہ ہے سہ دیوادہ دیو آیو تم سرنا پکرپا کیجیے جان آپنو جناپ بھگوت بفور سُننے پد ہاے مذکور کے سنگھاسن پر سے اُٹھکر ریداس جی کی گود مین آبیٹھے اور سب معتقد ہوئے بعد ازان رانی جھالی مذکور کا نسی سے اپنی راجدھانی مین آئے اور جگ کرنے کی تجویز کری ریداس جی کو بکمال فروتنی ولجاجت لکھا کہ کرپا کرکے تشریف لاوین چنانچہ ریداس جی چتور مین آئے رانی انزبس خوش ہوئی اور نذر کثیر خیرات کیا براہمنان کو خیال ہوا کہ اس رانی کا گرو چمار ہے بہتر ہے کہ خشک جنس لیکر رسوئی تیار کرین سو ایسا ہی کیا جب واسطے بھوجن کے بیٹھے تو ہر ایک نے دو شخص کے بیچ مین ریداس کو بیٹھا دیکھا معتقد ہو کر قدمون مین پڑے اور لاکھون شخص چیلے ہو گئے ریداس جی نے خیال کیا کہ اگرچہ یہ لوگ اسوقت چیلے ہو گئے ہین لیکن پھر جب ہماری قوم کا خیال ہوگا تو غیر معتقد ہو جاوینگے اور وہ بے اعتقادی باعث لیجانے دوزخ کا اُن لوگون کو ہوگی اسواسطے اشتباہ قوم کا دور کر دینا چاہیے سو اُس مجمع عام مین پوست اپنے جسم کا اوتار کر چگیو پوت سب کو دکھا دیا اور فرمایا کہ مین اصلی براہمن ہون گرو کے شاپ سے یہ دیہ پائی ہے سب کو قوم کی جانب سے بھی اطمینان ہو گیا بعد ازان ریداس جی دیہہ کو چھوڑ کر بسبب عنایت اپنے گرو اور بھگوت کے پرم پدم کو گئے اور پھر جنم نہوا ؛ کتھا گوپال بھٹ ایسے بھگوت بھگت ہوئے کہ تمام جہان مین اُنکی ساکھی معروف اور مشہور ہے بھگوت بھگتی کا پرتاپ جنکی پیشانی سے مثل آفتاب کے ظاہر اور روشن تھا بھگتون کی محفل کو زیبائش کے دینے والے اور سری مدبھاگوت مین اگر کسیکو شک وشبہہ واقع ہوتا تو اپنی ہمہ دانی سے اُسکے دور کرنے والے ہوئے باگڑ دیس کو اپنی بھگتی اور بھجن کے پرتاپ سے بھگوت پراین کرکے کرتارتھ کر دیا اور داس بھاؤ سے ان بھگتی مین مستقل ہو کر چرن رج سری رادھا بلبھ لعل کے پریم مین پورن رہے بھگوت بھگتون کی کرپا کے پاتر تھے اور اُپدیش کنندہ نودھا بھگتی کے ؛ کتھا دیواکر کرم چند جو مثل کتب کے تھے اُنکے گھر دیواکر جی واسطے دور کرنے تاریکی دل جہانیان کے دوسرے دیواکر یعنی آفتاب ہوئے اور بہت سے راجاؤن کو اُپدیش کرکے بھگوت بھگتی مین لگایا ہر بھگتون کے واسطے ایسے ہوئے کہ جسطرح کسی درخت ثمر کی شاخ زمین پر جاتی ہو اور ہر ایک کو فیض عام ہوتا ہے بھولا رام اُنکا نکیہ کلام تھا سب کے دوست اور سب پر برابر مہربانی کے کرنے والے ہوئے سری رگھنندن سوامین کی بھگتی کے سوائے اور کبھی

کچھ خواہش نہوئی اور سیتاپت اودھبہاری مہاراج کے چرترون کا کیرتن اور سمرن کیا ۔ کتھا ۱۱۱
ہیمگوسائیں حکیم گشائین مشہور اور معروف ہین کہ رامداس اپنے گرو کی کرپا اور عنایت سے سری
رگھنندن سوامین کے انن واس ہوئے اس لوک اور پرلوک مین سوائے رگھنندن سوامین کے
اور کسیکو کچھ نہین جانتے تھے اور نہ کچھ تعلق دونون جہان کے دکھ سکھ سے تھا دھنش بان جو بھگوت
کے شستر ہین اُنکا نشان اپنے ہر دو بازو پر دھارن کرکے اور دیکھ دیکھکر کمال خوش ہوا کرتے
تھے اور پرم آنند مین مگن رہتے تھے کسیوقت سوامین کے چرنون سے علحدگی نہ تھی اور
ہنومان جی کے موافق شجاع اور سور بیر پرم پریمی اور بھگوت بھگتون مین بدرجۂ اول تھے
کتھا ۱۱۲ کلیان سنگھ کلیان سنگھ جی کو بھگتی پچھم اور اودار تا درجۂ غایت سے ہوئی بھگتی
پچھ کا قلیل حال یہ ہے کہ مع انوپ سنگھ برادر خود واسطے درشن جنم آشٹمی سری نندنندن مہاراج
کے شہر نونیرہ مسکن اپنے سے برندابن کو آتے تھے ایک سراوگی ظالم کو دیکھا کہ سادھو مفلس کو
ستاتا ہے کلیان سنگھ جی نے بیشتو سادھو کا پچھ کیا اور نیچہ ظلم اس ظالم سے بچا پا اور اودارتا
کے یہ معنی کہ مال ومنال بخش دینا تو جزوی امر ہے اُنکو جان دینے سے بھی دریغ نہ تھا
اور بھگوت نے دونون بات مصرحۂ بالا اُنکی مدت العمر خوب بنا ہی ابتدا سے سری جگناتھ راے
سوامین کے چرنون مین پریت تھی جب اخیر وقت آیا تو سری رگھنندن سوامین مین محبت اور پریت
ہوگئی اور جناب ممدوح نے اپنا پارشد جانکر اپنے نزدیک بُلا لیا جگناتھ پوری مین رہا کرتے
تھے اور رگھنندن سوامین کی محبت سے دونون جہان کی محبت مثل خس کے دور کردی تھی
دل مین روپ انوپ رہتا تھا اور زبان پر رگھنندن سوامین اور جانکی مہارانی کا نام ۔
کتھا ۱۱۳ راجہ رکھمال راجہ رکھمال قوم راجپوت راٹھور ایسے پرم بھگت ہوئے کہ اُنکے خاندان مین
بھگتی اٹل یعنے لاجنب ہوگئی رام راے پسر اور کنور کشور نہیرہ کہ اُنکا ذکر اس بھگت مال مین
علحدہ ہوا ہے پرم بھگت ہوئے کہ راجہ موصوف سے بھی سبقت لے گئے راجہ ممدوح کو
بھگوت بھگتون مین اسقدر محبت تھی کہ جسطرح سمدر چندرمان کو دیکھکر نہایت خوشی سے بڑھتا ہے
اسیطرح بھگوت بھگت کو دیکھکر خوش ہوتے تھے اور بھگوت کے بھجن مین اسقدر بھاؤ اور
پریم تھا کہ ہمیشہ اُسمین مصروف رہتے تھے دل مثل گنگا جل کے نرمل اور صاف تھا اور من بچن
کرم سے سری رگھنندن سوامین کے داس تھے سوائے چرن کمل سوامین کے نہ اور کچھ
بھروسا تھا نہ پناہ نہ کچھ اور اعتقاد تھا نہ چاہ ۔ کتھا ۱۱۴ کیشوجی کیشوجی بلقب لیڑا مشہور تھے

لیڑا لاغر خواہ نحیف کو کہتے ہین اگرچہ کام کرو دھ لوبھ موہ وغیرہ مین نحیف اور لاغر تھے لیکن بھگتی بھاو مین فربہ اور توانا سرسرانند جی کی سنپردا مین پرم بھگت ہوئے اور اُنکی بھگتی واسطے دور کرنے دھوپ جنم اور مرن کے دیگر اشخاص کو مثل سائبان کے ہوگئی دلمین بھگوت کے چرتر پوتر رہتے تھے اور زبان پر نام جیسا پریم داس بھاو بھگوت مین کیشو موصوف کا تھا ایسا ہی اُنکے صاحبزادہ کو ہوا اور کیون نہو کہ جیسا درخت بویا تھا ویسا ہی پھل لگا جس بھاو اور بھگتی سے بھگوت سیوا کرتے تھے اُسی اعتقاد سے بھگوت بھگتونکی سیوا مین مصروفیت تھی بھگوت چرترونکے کیرتن مین یکتا تھے اور سخاوت اور رحم مین لاثانی ونیز شاعر پ کتھا شوتی جی ہر بھگتونکی سبھا مین لائق تعریف اور تعظیم کے مشہور اور معروف مثل آفتاب کے ہوئے بھین کا پرتاپ ایسا تھا کہ بھگتی اور دھرم کی دھجا تھے سری سیتاپت اودھ بہاری کے چرنون مین ہر وقت مگن اور آنند رہا کرتے اور دل کو ایسا مستقل بھگوت کے داس بھاؤ مین کیا تھا کہ مطلق دوسری طرف توجہ نہین ہوتی تھی اور نرہرجی اُنکے گرو کے پرتاپ سے ایسی ہی بھگتی اُنکے پسر اور نبیرگانکو بھی ہوئی

نشٹھا بست و دوم در تعریف دھمان سکھا بھاو و بیان کتھا پنج بھگت اُپاسکان آن

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملونکی سرجور یکھا کو دنڈوت کرکے دھرو اوتار کو دنڈوت پرنام کرتا ہون کہ بھجورمین وہ اوتار دھارن کرکے بھگوت بھگتی اور سرناگتی کے سروپ کو جگت مین ظاہر کیا واضح ہو کہ بعض پورانون مین بجاے دھرو اوتار کے نارد جی کا اوتار لکھا ہر آپاسکان سکھا بھاو کا یہ سدھانت ہو کہ ایشر اور جیو دونون باہمد گر سکھا یعنی دوست ہین اور ایسی دوستی اور محبت مربوط مضبوط ہو کہ ایشر کو بلا جیو ایشر تا نہین اور نہ جیو بلا ایشر ہو سکتا ہی یعنی اگر جیو نہو تو ایشر کو کوئی نہین جانتا اور اگر صرف جیو ہو اور ایشر نہو تو یہ بات غیر ممکن ہو کہ بلا ایشر جیو نہین ہو سکتا اگر یہ اعتراض ہووے کہ دوستی باہمد گر دو شخص برابر کی ہوتی ہو سو کہان تو جیو کہ ہزارہا عذاب جنم اور مرن اور گناہ اور ثواب مین پھنسا ہو اور کہان وہ ایشر کہ جسکا سروپ وہم و قیاس سے باہر اور بید جسکو نیت کہتے ہین اور مایا گنون سے علیحدہ نت نربکار اچت آنند پورن برمھ پرماتما سچدانند مگن ہو اس اعتراض کا جواب تمثیل ظاہری سے سمجھ لینا چاہیے کہ اول درباب دوستی برابر ہونا خاندان اور لیاقت اور شرافت اور عقل اور حسن اور پوشش اور لباس وغیرہ اسباب کا واجب ہوتا ہو بعد ازان اپنی قسمت ہو کہ ایک بادشاہ ہو جاوے اور دوسرا مفلس سو یہی حال جیو اور ایشر کی دوستی کا ہو یعنی جیسا ایشر نت نربکار پرگاس وان

گیا مانند سروپ ہی ویسا ہی کبھی دیکھتی دو ایک بات کے جیو ہی کچھ فرق نہین دونون کے بیچ مین مایا کے
سروپ کا پردہ حائل ہوا سو چونکہ جیو اون یعنی خورد و الیگیہ یعنے کم جانے والا تھا اسواسطے
وہ تو مایا کو دیکھکر موہت ہو گیا اور اسکے جال مین گرفتار ہوا اور ایشر کہ انت اور سرگیہ تھا
وہ مایا پر یرک بدستور رہا اگرچہ ایشر نے واسطے چھوٹنے اپنے دوست کے مایا کی قید سے بذریعہ بید
اور شاستر اس دوست کو اپنا اور اسکا سروپ بتلایا اور اپنے نام اسپر ظاہر کیے اور صدہا ہزارہا پرکار
شل منتر جپ اور جگ دوان اور دیا اور کرم اور گیان دیر اگ ولوو ما بھگتی وغیرہ کے رواج دی
لیکن وہ جیو اس مایا کی موہ مین ایسا گرفتار ہوا کہ مطلق ملتفت نہوا اور اپنا اور اپنے دوست کا
سروپ بالکل بھول گیا سو جب اپنے اور ایشر اور مایا کے سروپ کو جانکر واسطے رہائی کے تدبیر کرے
تب پھر اپنے دوست کی ملاقات اور پرم آنند کو فائز ہوا اب بڑا اعتراض یہ پیدا ہوا کہ جس حالت
مین ایشر اور جیو دوست ہین اور وہ ایشر کہ جسکی مایا مین یہ جیو پھنسا ہی خواہان اسکے چھوٹنے کا
مایا سے ہی تو پھر کس واسطے یہ جیو مایا مین گرفتار ہی خود ایشر کس واسطے نہین چھڑا لیتا سو واضح
ہو کہ یہ اعتراض جدید نہین بلکہ وہی بات ہی کہ جو شاسترون مین ایشر کی دیالتا اور کرپالتا نسبت
جیو کے بیان کری ہی اور واسطے منسلک رہنے سلسلہ آفرینش دنیا کے کرم کی تقدیم ظاہر کرکے
ہونا مکتی کا بروقت دور ہونے نیک و بد کرم کے بیان کیا ہی جو جواب اس اعتراض کا ہی جب
سدھانت شاسترون کے وہان تنقیح ہوا ہی وہی یہان سمجھ لینا چاہیے اور اگر بقاعدہ
سکھا بھاؤ کے جواب مطلوب ہی تو یہ ہی کہ قاعدہ دانی جملہ امور دنیا اور دین کی ایشر پہ
ختم ہی درینصورت دوستی کا قاعدہ بھی بھگوت سے بہتر کوئی نہین جانتا اور قواعد دوستی مین
دونون دوست برابر عمل کرتے ہین اگر ایک دوست نے ضیافت کری تو اسکے جواب مین دوسرا
دوست اس سے بہتر ضیافت کر دیتا ہی اور اگر بیاہ شادی وغیرہ مین ایک دوست نے
سو روپیہ خرچ کیے تو دوسرا دوست بھی اسکی شادی مین اسی قدر خرچ کرتا ہی سو اس
قاعدہ برابری کے موافق اگر ایشر بلا رجوعات طبیعت جیو کی مایا کو دور کرنے واسطے ملاقات
کے آوے تو قاعدہ اور اصول دوستی کا خلاف ہو جاوے اگر اسمین یہ گفتگو ہووے کہ
جیو کی رجوعات پر کیا حصر تھا خود ایشر نے مبادرت واسطے ملاقات اپنے دوست کے
کسواسطے نہ کی کہ دوستی مین دوست کا اپنے گھر آنا یا خود اسکے گھر جانا دونون برابر ہین سو
واضح ہو کہ بھگوت کی جانب سے پیشقدمی اور مبادرت بخوبی ہووے اور ہرگز کسی قاعدہ مین

قصور واقع نہین ہوا یعنی اپنا اور اُس دوست کا سروپ بیان کرکے اور بید اور شاستروں کو بطور
پیغامبر بھیجکر پیغام ملاقات کا بھیجا اور اپنے نام و نشان ظاہر کیے بعد ازان تدبیرات ملنے کی
بتلائی اور اب تک ہر جگہ اور ہر وقت واسطے ملاقات کے حاضر اور موجود ہی پس ایشور کی جانب
سے کیا قصور ہی سب قصورات اُس جیو کے ہین کہ ہرگز اُس سے ملنا نہین چاہتا اور نہ توجہ کرتا ہی
غرض بلا اعتراض کسی طرح کے ثابت ہی کہ ایشور اور جیو قدیمی دوست ہین چنانچہ بید سرتی مین صاف
یہی بات لکھی ہی اور سری مدبھاگوت کے چہارم اسکندھ پر بخن کتھا مین مفصل و بہ دلایل لکھا ہی
کہ جیو اور ایشور دونون باہمدگر دوست ہین قطع نظر ازان جہان نودھا بھگتی کا بید اور شاستر نے
بیان کیا ہی تو وہان سکھا بھاؤ کی بھی بھگتی لکھی ہی پس اگر جیو اور ایشور باہمدگر دوست نہوتے
تو سکھا بھاو کی بھگتی اور اُسکے قاعدہ بید اور شاستر مین کیون مندرج ہوتے قواعد ارادھن اور
سیوا سکھا بھاؤ کے موافق قواعد دیگر نشٹھاون کے ہین صرف اسقدر فرق ہی کہ دیگر نشٹھاؤن
مین سوامین وغیرہ تصور کرکے سیوا پوجا کرتے ہین اور اس نشٹھا مین دوست اور برابر
سمجھکر سیوا ہوتی ہی اور چونکہ بھگوت نے چہارم اسکندھ پر بخن کتھا مین فرمایا ہی کہ دیگر بھگتی
تو گروگے اُپدیش سے حاصل ہوتی ہین اور سکھا بھاؤ اور آتم نویدن کو مین خود اُپدیش
اور تعلیم کرتا ہون درنصورت سکھا بھاؤ مین جسوقت طبیعت سالک کی رجوع ہوتی ہی جسوقت
خود بھگوت اُسکے دل مین نزول اور ظہور فرماتا ہی یہ رس جس کسی نے نوش کیا فوراً مست
اور مدہوش ہوگیا رجوعات طبع ہر یک سکھا بھاؤ والے کی بھگوت چرترون مین موافق رغبت
اپنی طبیعت کے ہی مثلاً بدر کا سرم مین نرنار این سکھا ہین اُنکی رغبت تپ اور گیان کے
چرترون مین ہی ارجن اور سری کرشن مہاراج کی محبت مثل دوستی راجگان کے اور برج گوپ
کمارون کے کھیل اور ہنسی مثل گوپ کمارون کے اور اجودھیا کے راجکمارونکی محبت بھگوت
چرترون مین مثل کھیل اور ہنسی وغیرہ شاہزادگان کے ہوئی اور اسی طرح ہر ایک کے بھاؤ جدا جدا
ہین جسطرف جس کسی کو رغبت ہو اُسی قسم کے سامان سے سیوا اور بھگوت ارادھن کیا کرتا ہی ارادھن
اور سیوا پوجا اگر نہ یا سفت بار ہر روزہ نہو سکے تو تین دفعہ سے کم نہوا استوتر پاٹھ اور نام اور منتر
جپ علحدہ رہا ہر وقت کا تصور دلی اسطرف رہنا پوجا سیوا معمولی سے علحدہ بات ہی کہ سب
آپاشنا اُسی کے واسطے ہین اور واجب و مقدم تر ہی ورنیولا اُپاشنا اس سکھا بھاؤ کی بتصور
ماد ھرج اور سرنگار کے بیشتر رائج ہی خواہ رام اُپاشک ہون خواہ کرشن اُپاشک اور فی الحقیقت

جسقدر ترقی محبت کی مادھرج بھاؤ مین جلد ہوتی ہی اور کسی بھاؤ مین اسقدر جلد نہین ہوتی ہی عرصہ
قریب گذرا کہ اجودھیا جی مین رام سکھی مہاراج اور اُنکے چیلہ پریم سکھے جی سکھا بھاؤ کی دھجا اور اِس
بھگتی کے ملک مین بادشاہ ہوئے رام سکھے جی کا ایک گرنتھ اصول اِس بھاؤ کا دیکھنے مین آیا اُسمین
مادھرج کو مقدم رکھا ہی اور برج مین جو تنقیح اس امر کی کری گئی تو وہان خصوصیت مادھرج کی
بہرحال واجب اور لازم معلوم ہوتی ہی کہ برج مین چرتر بھگوت کے سب سرنگار اور مادھرج کے مجسم
ہین وحدانیت بھگوٹ کی اور یہ بات کہ اُپاسنک کو بھول کر واسطے اپنی رہائی کے دوسرے دیوتا کا خیال
نہووے جسطرح سب نشٹھا اور اُپاسنا جملہ دیوتاون مین مقدم ہی اُسی طرح اس نشٹھا مین بھی بدستور ہی
مہان اِس نشٹھا اور اُپاسکان اس نشٹھا کی ہرگز کسی سے بیان نہین ہوسکتی کس واسطے کہ اِس نشٹھا
اور اُپاسکان اور بھگوت مین سرمو تفاوت نہین سب ایک ہین بھگوت اُپاسکان نے اِس سکھا نشٹھا کو
منجملہ پنج رس کے بیان کیا سو اُس قاعدہ کے موافق بھگوت رام خواہ کرشن خواہ بشن عاقل و لطیفہ
گوئی وزود فہمی وخوش خلقی اور جلد جواب دینے مین ہوشیار اور طرار نوجوان پریم سوبھایا کہ جسکے
چہرہ کے روبرو سب خوبصورتی اور حسن گرد ہین زیورات اور لباس حسب مناسبت ہر یک عضو
کے پہنے ہوئے لبشیا لبہن ہزار جن اور سُدامان اور سری دامان وغیرہ برج گوال و دیگر بھگت سکھا
بھاؤ کے آشر یا لبہن لوازمہ سرنگار اور مادھرج اور ہنسی اور ٹھٹھہ اور ہمدگر کھیلنا ساتھ کھانا
ساتھ سونا ساتھ بیٹھنا ساتھ رہنا ساتھ ہی سیر کو جانا باہمدگر سرنگار اور آرالیش کرنا وعلی ہذا القیاس
ہزار ہا بھاؤ اور سامان اوّل و دوم یعنی بھاؤ و اتو بھاؤ کے اسباب ہین سامان سوم یعنے
آٹھون سا لوک سب اس رس مین اپنا عمل کرتے ہین اور چونکہ یہ سکھا رس قریب بلکہ مخلوط و مشترک
سرنگار رس کے ہی اسواسطے جملہ سی و سنہ بھچاری یعنے سامان چہارم اِس رس مین عملدرآمد
ہوتے ہین استھائی بھاؤ اِس رس کا وہ ہی کہ اُس پریم منتر کی دوستی مین اسقدر استقلال
اور پختگی ہووے کہ ہرگز اور مطلق خواب وخیال مین دل کی توجہ دوسری طرف نجاے اور
بلا تزلزل اُس دوست سراپا منزہ بے پوست کی محبت مین محو اور مستغرق رہے ہے رگھنندن
ہے دین تبسل ہے پرنت آرت بھنجن مہاراج مین نے سنا ہی کہ آپ کے عدل اور انصاف
سے کوئی زبردست کسی زیردست پر ظلم نہین کرسکتا اور داد خواہ فوراً انصاف کو پہونچتا ہی
سو کرپاسندھ مہاراج نہ معلوم میرے واسطے وہ عدل اور انصاف کہان گیا کہ یہ مہاموہ
دشرات طرح طرح کے ظلم کرتا ہی اور بیشمار جنمون سے حیران اور پریشان کر رکھا ہی اگرچہ

جناب والا کے اُس عدل و انصاف مین کچھ شک و شبہہ نہین لیکن میری ہی قسمت کی کمی ہی کہ پنجہ ظلم اُس ظالم سے نہین چھوٹتا اب ورد دولت پر مستغاثی ہون کہ ایکدفعہ کسی طرح اُس جبر و تعدی سے چھڑا کر میرے دلکو اپنے روپ انوپ کے چنتون مین لگا دیجیے کہ جو سب سیدار شاعرون کا سار ہی اور بج بھگتون کا جیون واد ہار

کبت

کر کنچن منج بنی نہ پہونچی دھنو نہین سر پنچ بان لیے
ہاتھ کمان نیرا نام ڈر پور چھوٹی کمان تیر کمل ہاتھ

لڑکا سنگ کھیلت ڈولت ہین سر کچھوٹ چوٹ ہارہیے

تلسی ایسے بالک سون نہین نہہ کہا جب جوگ سادھ لیے

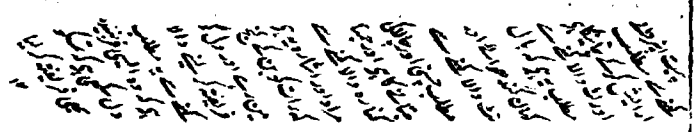
نر سو گھر سو نسو کر آن سمان کہو جگ مین پھل کون بیے

اگرچہ کبت آیندہ کھنڈ تادھیرا کا ہی لیکن چونکہ ہر ایک لفظ اسکا پریم اور برس اور برج راج مہاراج کے دھیان اور جس اور مادھرج کو ظاہر کرتا ہی اس واسطے اُسکا لکھنا ضرور جانا

کبت

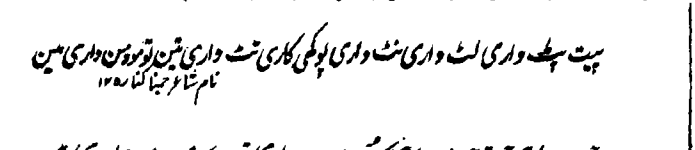
बिन गुन माल बारे चलन मराल बारे अधरन लाल बारे शाभा शद मारे हैं २॥

नीलकन माल धारे जल जान माल बारे मरानि बिशाल बारे हरा मनियारे हैं ५

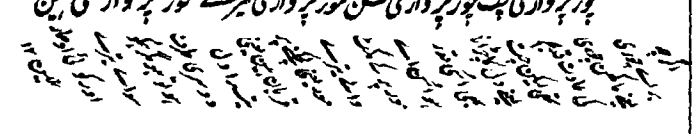


پیت پٹ واری لٹ واری نٹ واری پوکھی کاری نٹ واری بین تو مورمن واری مین

نام شاعر جیا کتا ۱۲۵



چور پر واری چت چور پر واری سُن مور پر واری تیرے مور پر واری مین



पीत पटवारे लटवारे नटवारे पुखीकारी नटवारे नैं तो मोहना मनवारे हैं ३ ॥

चोर मरवारे चित चोर परवारे शुनमो परखारे तेरी मोर परवारे हैं ॥ ४ ॥

کتھا ارجن مہاراج کے سکھا بھاو کا بیان کس سے ہو سکتا ہے جنکی بھاونا اور بھگتی کے بس ہو کر دہ پورن برہم سچدانند گھن جو وہم و قیاس سے باہر ہے رتھ بان اُنکا ہوا اگرچہ ارجن مہاراج برادر پھوپھی زاد سر یکرشن سوامین کے تھے لیکن سکھا بھاو مقدم تھا نشست و برخاست و خورد و نوش و سیر و تماشا و گفتگو و ملاقات دوستانہ تھی نہ مثل جد بھشٹر وغیرہ کے برادرانہ جو جو بھگوت نے کرپا اور سہائے کری مفصل وے کتھا مہابھارت مین مندرج ہین اُنکا ذکر اس کتھا مین ضرور نہ سمجھا کہ عالم دوستی مین جس کسی سے جو کچھ سلوک باہمد گر ہوا سب مساوات ہے ایک حال بے تکلفی کا تحریر ہونا ہے ارجن مہاراج جب حسن بے انتہا اور جمال دلربا سبھدرا ہمشیرہ سر یکرشن مہاراج کا دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہو گئے تب بمقتضاے صدق دوستی کچھ تکلف اور خیال راضی یا ناراضی کا نہ کرکے اپنے عشق اور بیقراری کا حال راست راست سری کرشن سوامین سے بیان کر دیا سوامین ممدوح کو خاطر داری اور دلداری اپنے دوست کی اسقدر منظور ہوئی کہ ننگ و ناموس و بدنامی پر نگاہ نکر کے یہ صلاح ارجن کو دی کہ اگر واسطے شادی کر دینے کے بسدیو جی اور بلدیو جی سے کہتا ہون تو نہ معلوم قبول کرین یا نہ کرین پس بلباس فقیر دوارکا مین جا کر زبردستی سے لے آؤ بعد ازان بسدیو جی اور بلدیو جی کو راضی کر لیا جائیگا چنانچہ ارجن نے ایسا ہی کیا اور جب کہ بلدیو جی واسطے قتل ارجن کے تیار ہوئے تو خود بدولت نے سمجھا کر اُنکا غصہ دور کر دیا ایک دفعہ ارجن مہاراج سبھدرا جی سے عیش و عشرت مین مشغول تھے سر یکرشن

سوامین نے آنکھ مکان نشست مین نہ دیکھا تو مضطرب ہوگئے اور تاب جدائی نہ لاکر بے حجاب بھدراجی کے محل مین چلے گئے دوستانہ ہنسی اور قہقہہ مین مصروف ہوئے اور غایت درجہ محبت کا ثابت کیا بھگوت کی کرپالتا اور دین بتسلتا پر غور کرنا چاہیے کہ خود دوست دوشمن بیخ وراحت نیک وبد وغیرہ اسباب مایا سے کہ جہان تک ظاہر وباطن کی نظر پہونچے مبرا اور پاک ہی باوجود اسکے جو ایسے چرتر کیے تو بھگتون کو تسلی و دیگر اشخاص کو ترغیب واسطے بھگتی کے دنیا ہی کہ جو کوئی جس بھاؤ سے میرا بھجن کرتا ہی مین اُسی بھاؤ سے ظاہر ہوکر بھگت کی بھاونا پورن کرتا ہون کہ گیتا جی مین اس بات کا وعدہ واثق کیا ہی + کتھا سداما کتھا سدامان جی کی بھاگوت اور لشن پران مین مفصل مندرج ہی اور بھاکھا مین اکثر شاعرون نے سدامان چرتر تصنیف کیے اسواسطے باختصار لکھتا ہون سانڈیپنی گرو کی خدمت مین جب سری کرشن سوامین نے وید اور دیگر علم پڑھے اُسوقت کی دوستی سدامان جی سے تھی بعد تحصیل علم کے جدائی ظاہری ظہور مین آئی سدامان جی مفلس اسقدر تھے کہ نہ گھر مین کھانے کو تھا نہ جسم پر کپڑا ایک روز سوسیلا اُنکی استری نے کہا کہ کمال تعجب ہی جسکے محب صادق اور یار وفادار سری کرشن سے مہاراج لچھمی کے پتی ہودین دوا ایسا مفلوک اور مفلس ہووے اب تم اُنکے پاس جاؤ سدامان جی نے عذرات چند درچند کیے لیکن سوسیلا نے ایسے جواب معقول دیے کہ بہ لاچاری ارادہ روانگی کا کیا سوسیلا کچھ برنج ساتھی کے کمین سے مانگ لائی اور سدامان جی کے سپرد کرکے کہا کہ بھگوت کی بھینٹ کرنا سدامان جی بھگوت درشنون کے شوق مین بھرے ہوئے چلے اور رات کو کسی گانون مین ٹھہرے یہان بھگوت کو شوق ملنے اپنے یار کا دامنگیر ہوا اور شب سدامان جی کو دوارکا قریب بلایا صبح کو سدامان جی جب تھوڑی دور چلے تو ایک شہر نظر آیا اور جو نام پوچھا تو دوارکا سُنکر خوش ہوئے اشنان پوجا کرکے پرسان پرسان سری کرشن مہاراج کی راجدھانی پر آئے چوبدار نے دنڈوت کرکے سری کرشن سوامین کو اطلاع دی کہ ایک براہمن چھوٹی دھوتی پھٹی چادر ننگے پانون درودی سا آپکا استھان پوچھتا ہی اور سدامان نام ہی سنتے ہی اُس نام کے بے ستھا شا دوڑے اور اول قدم پکڑکر چھاتی سے لگا لیا اور چونکہ دونون مترمدت سے تھے اسواسطے تادیر ایسے ملے کہ گویا دونون ایک جسم ہوگئے بعد ملاقات کے بھگوت! دونون ہاتھ لے کر خاص رنگ محل مین لائے اور پلنگ مکلف پر بٹھلا کر گفتگو شروع کی اس عرصہ مین رکمنی جی سامان پوجا کا لے آئین اور خود بھگوت اور رکمنی جی چرن دھونے لگے اسوقت کا ایک

کبت مصنفۂ نرونتم کب لکھتا ہون ؎

سوّیا صاف اور سیدھا ہے

ایسے بے حال بوآین سون بیٹے کنٹک جال گڈھے پگ جوئے
خار بسیار پانون دیکھے

ہاے سکھاؤکھ پائے مہاتم آئے اتے نہ کہتے دن کھوئے
یہان کہان

دیکھ سداماں کی دین دسا کرنا کر کے کرنامے روئے
عاجز حالت رحم مجسم رحم

پانی پرات کو ہاتھ چھوئنہین نینن کے جل سون پگ دھوئے
آنکھون پانی پانون

بعد دھونے کے بھگوت نے اپنی خاص سیتا سے پونچھکر حسب قاعدہ پوجا کری جب اُس سے بھی فراغت ہوئی تو بھگوت نے پوچھا کہ ہماری بھابی نے کچھ ہمارے واسطے بھی دیا ہے اور تکلو قدیمی عادات دیگر قسم کے ہے ایسا نہو کہ تم ہی ہضم کر جاؤ اور ہم دیکھتے ہی رہین سداماں جی بہ رنج ساٹھی کو جو بغل مین تھے چھپانے لگے بھگوت نے جانا کہ کچھ تحفہ بغل مین ہے ادھر تو بھگوت اُسکے لینے کے داؤ گھات مین ہوئے اور اودھر سداماں جی بسبب شرم چھپانے کے خیال مین اسی عرصہ مین پارچہ کہنہ پھٹ گیا اور چاول گر گئے بھگوت نے اُنمین سے ایک مٹھی لے کر فوراً اور جلدی سے منھ مین ڈال لیے اور دوسری مٹھی کے واسطے بھی وہی جلدی تھی کہ رکمنی جی نے ہاتھ پکڑ لیا اگرچہ بعض بھگتان وشار حان نے مطلب ہاتھ پکڑ لینے کا یہ لکھا ہے کہ ایک مٹھی چاولون سے تو ہر دو جہان کی دولت سداماں کو بخش دی دوسری مٹھی سے کیا بخشوگے اور بعض نے یہ لکھا کہ رکمنی جی کو یہ خوف ہوا کہ مین لچھمی کا سروپ ہون ایسا نہو کہ بھگوت دوسری مٹھی کے عوض مجکو بخش دین اور بعض کا یہ قول ہے کہ رکمنی جی کو خیال نازکی و کم خوری و عادت کھانے غذاے لطیف بھگوت کا ہو کر یہ خوف ہوا کہ کچے چاولون کے کھانے سے درد ہونے لگے لیکن اصل مطلب رکمنی جی کا ہاتھ پکڑنے سے یہ ہے کہ مہاراج یہ تحفہ تمھارے یار کے گھر کا ہے تنا خوری مناسب نہین بھاجی باٹنی چاہیے اور اگر یہ کہوگے کہ ہمارے یار کے لائے ہوئے

؎ دو مٹھی کا یہ ایسا ہونا کہ اُس سے مُکت ہونا اور لچھمی کا بھگت اور لچھمی مین شریک ہوجانا عجب سا ہے

تحفہ مین کسی کا کیا واسطہ ہی تو آپ کے بار بھوکے بٹکالی وفاقہ مست ہوئے ہین اُنکو کسی تحفہ کی
بھرسائی کی کیا طاقت ہی یہ تحفہ میری جٹھانی کے بدولت تمکو میسر ہوا ہی بہرحال سب کو پہونچے
ورنہ دیورانی جٹھانی مجکو طعنہ دینگی کہ رکمنی نے بھاجی نہ بانٹی بعد اس چرتر کے خدمتگاران نے
رسوئی تیار ہونے کی خبر پہونچائی دونون مترون نے باتفاق بھوجن کیا غرض اسی طرح سات روز
کمال خوشی اور فرحت سے گذرے بعد ازان سدامان جی نے درخواست رخصت کی کری اور بعد
سبانہ رخصت ہوئے بھگوت تا دور واسطے پہونچانے کے گئے اور وقت رخصت کچھ سدامان جی کو
نہ دیا سدامان جی اپنے دلمین کہنے لگے کہ آخر تو کوالیون کے گھر پرورش پائی ہی کیا ہوا کہ اب راج
وغیرہ حاصل ہوگیا اگرچہ مجکو دیتے تو کیا خزانہ کم ہو جاتا تھا اور خوب ہوا کہ کچھ نہ دیا اب اُس
عورت سے کہ جسنے زبردستی بھیجا تھا کہونگا کہ دولت خوب احتیاط سے رکھ کہ بہت سا خزانہ ملا ہی
اور پھر دل مین کہنے لگے کہ شاید بھگوت نے اسواسطے کچھ نہین دیا کہ بسبب دولت کے بھجن
مین خلل نہ پڑجاوے غرض ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اپنے گانون کے نزدیک آئے
دیکھا کہ دوارکا سے بھی ہزار گونہ بہتر طلا وجواہرات کی عمارت ہی ایسی کبھی دیکھی تھی نہ
سنی تھی لوگون سے پوچھا کہ کسکا شہر ہی اور کیا نام ہی جواب دیا کہ آپ کا ہی شہر ہی اور
سدامان پور نام ہی اس گفتگو مین تھے کہ غلام اور کنیز دوڑے اور سدامان جی کو دست بدست
محلون مین لے گئے سوسیلا آکر قدمون مین پڑی اور سدامان جی اس بھگوت کرپا کو دیکھکر
جو ملنے کہ بھگوت کو دیے تھے اُنکا افسوس کرنے لگے دولت وغیرہ کے سکھ سے ہرگز بھجن اور
آرادھن کو نہ بھولے بلکہ زیادہ تر مصروفیت ہوئی بھگوت کی ایشنا کہ اچیت وانت
وسچدانند گھن پرماتما پورن برہم ہی خیال کرکے پھر اس کرپا لتا دویا لتا وبھگت بتسلتا
اور مترپھاد کے بناہ کو پڑھکر سُنکر جو نرنجھ آنند مین مگن نہین ہوتا اُسنے ناحق پیدا ہوکر اپنی
والدہ کے حسن کو ضائع کیا اور جسکی آنکھون مین پریم کا جل نہین آتا تو وے آنکھین کور بہ
کتھا برج کے گوال بالون کی . ब्रजग्वाल बाल नन्दनन्दन महाराज کے
بیشمار گوال بال سکھا ہین اُنمین سری دامان श्रीदामा ودھو मधु ومنگل मंगल
وسوبن सुबाहू وبھوج सुबल ومنڈل मंडल ارجن अर्जुन وبھوج भोज
آٹھ سکھا پرم مترا اور ہر وقت پاس رہنے والے وسرنشہ دیگر سکھاون کے ہین جسطرح
سادھکا جیو کے ساتھ للنا بشاکھا وشیاملا وغیرہ اسٹھ سکھی ہین علاوہ از بیشمار سکھا

مذکور کے رکتک पत्रक وپتر्क पत्री وپتری मधुकंद ومدھ کنٹھ मधुवर्त्त ومدھ برت
ورشال وبسال विशाल وپریم کند प्रेमकन्द ومکرند मकरन्द وآنند आनन्द وچندر بدن
وچندر مکھ चन्द्रमुख وبکل बकुल ورسدان रसदान وسارداُبدۃ शारदाबुद्धि وغیرہ اگرچہ
سکھا بھاؤ رکھتی ہین لیکن خدمتگزاری اور فرمانبرداری مین بھی چست درخانہ وچست وربن ہر وقت
حاضر رہتے ہین سکھا بھاؤ والون کے جسقدر بھاؤ متفرق ہین اُن سب مین اول درجہ برج
کے گوال بال سکھاؤ نکو ہی کسواسطے کہ اُنکو اس درجہ سے کمی وبیشی نہین ہوتی بھگوت
کے نت بہار مین شامل رہتے ہین اور سب کو لوک نواسی ہین جب بھگوت اوتار ہوتا ہی
وے بھی ہمراہ آتے ہین اگر کوئی شخص مہابھگوت چرترون کی لکھ سکے تو اُنکی مہما لکھنے کا
بھی دعوی کرے ورنہ جیسی اپار مہا بھگوت کی ہی ایسی ہی اُنکی ہر قطع نظر اُنکی مہما کے اُنکے
چرتر اور کتھا پرم پوتر کا یہ مہاتم ہی کہ جو کوئی دھوکے سے بھی اُنکے کھیل وتماشا وہنسی وقہقہہ
وبے تکلفی وغیرہ بال چرترون کو سنتا ہی یا گان کرتا ہی تو بھگوت زبردستی سے اپنی بھگتی
اُسکو عطا فرماکر اُسکے قابو مین ہوجاتے ہین سکھا بھاؤ کے چرتر اسقدر بیشمار ولا انتہا ہین کہ بیس
اور سارا بھی بیان نہین کرسکتی واسطے پوتر ہونے اِس ترجمہ کے ایک دو چرتر مختصر
لکھتا ہون جب بن مین واسطے گئو چرانے کے جایا کرتے تو دو فریق ہو کر کھیل شروع
کیا کرتے ایک روز فریق بلدیو جی کا تو جیتا اور خود بدولت کا فریق ہارا بموجب شرط کے
ایک ایک سکھا ہارے ہوئے نے ایک ایک سکھا جیتے ہوئے کو اپنی چڈھی چڑھایا سریدامان جی
کے حصہ مین خود بدولت آئے جہان پہونچانے کی شرط تھی جگہ دور تھی تھوڑی دور چلکر
بسبب ناز کی اور کم زوری کے نندنندن مہاراج کو عرق آگیا اور ہار گئے تب اول تو سریدامان
کی خوشامد کری کہ نصف دور تک لیجاؤنگا جب نہ مانا تو دھمکایا کہ کل کو مین تیری خوب خبر لونگا
جب اسپر بھی سریدامان جی نے کچھ خیال نہ کیا تو شرارت شروع کی لیکن سریدامان جی
ایسے استاد ملے کہ ایک قدم بھی معاف نہ کیا اور جہان تک شرط قرار پائی تھی وہان تک لے گئے
جب سری نندنندن مہاراج متھرا مین حسب الطلب راجہ کنس کے تشریف لے گئے تو شنک
وچانور وغیرہ پہلوانان پرزور اور فیل مست کو بلا محنت وتکلیف ایک لحظہ مین قتل کردیا
اور اُسی اکھاڑے مین جب نوبت کشتی کی ساتھ برج گوال بالون کے پہونچی تو کبھی خود بدولت
اُنکو زمین پر ڈال دیتے تھے اور کبھی وے ایسی خبر لیتے تھے کہ زمین سے

اُٹھنے کی تاب وطاقت نہین رہتی تھی واہ واہ بھگت تلسا اور پریت کی پورنتا جب سورج گرہن
مین کورد چھتر پر بھگوت دوارکا سے آئے تو سب برجباسی بھی آئے تھے باہمد گر بعد
مدت ملاقات ہوئی اور دن نے توحسب اپنی اپنی محبت اور بھاؤ کے ملاقات کی اور بھگوت
سکھا اُس اپنے رنگ مین رنگے ہوئے مستعد اپنی داد اور پوت لینے کے ہوئے اور وہ رنگ
بھگوت گنانیت نرنکار کو بھی ایسا چڑھا اور اسقدر محبت کے دریا مین غرق کر دیا کہ
پریم کا جل آنکھون سے جاری ہو کر چرنون تک پہونچا۔ کتھا گوبند سوامین گو بند سوامین
مہاراج کے سکھا بھاو کا چرتر بھگوت بھگتون کو تو پرم آنند کا دینے والا ہی اور جو شخص
بھگت نہین اُنکو بھگتی کا دینے والا سوامین ممدوح اُس بھاو کے آرادھنا سے تھوڑے ہی
عرصہ مین اُس درجہ کو پہونچے کہ گوردھن ناتھ جی کے ساتھ ہمیشہ کھیل اور بازی مین مصروف
رہکر اپنے پرم متر کے روپ انوپ مین مگن رہا کرتے تھے ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے جب
داو گو بند سوامین کا آیا تو نٹ ناگر مہاراج بھاگ کر مندر مین آ گھسے گو بند سوامین پیچھے دوڑے آئے
اور گلی بھگوت کی مورتی پر ماری اُدھر سے بھگوت حمایتی یعنے پوجاریان مندر دوڑے اور
کمال گستاخی از جانب گو بند سوامین سمجھکر دھکے دیکر مندر سے باہر نکالدیا بلکہ بھگوت بمکھ جانا
گو بند سوامین تالاب کے کنارے راستہ پر آکر بیٹھ رہے اور گالیان دیکر کہنے لگے کہ اب تو حمایت مین
جا بیٹھا بھلا کبھی تو نکلیگا ایسی خبر لونگا کہ یاد رکھیگا نند کنور مہاراج کو فکر ہوئی کہ اب یہ بطور
میری تلاش مین ہے اور مجھ سے بلا مین بھارا اور کھیل رہا نہین جاتا جب باہر جاؤنگا
نہ معلوم کیا کریگا سو اس فکر مین کچھ نہ کھایا اور گشائین ٹھیل ناتھ جی سے کہ پرم بھگت
تھے کہا کہ مجھے بسبب خوف گو بند سوامین کے کچھ کھایا نہین جاتا اگر مجھکو کچھ کھلانا
منظور ہے تو گو بند سوامین کو راضی کر دا گرچہ داو گو بند سوامین کا تھا لیکن بسبب بیخبری کے
مین مندر مین چلا آیا اب وہ ناحق مجھکو گالی دیتا ہے اور جب باہر جاؤنگا نہ معلوم کیا کریگا سو جب
اُسکا غصہ دور ہوگا تب مجھکو کچھ کھانا پینا سوا ہیگا ٹھیل ناتھ جی دوڑے گئے خوشامد کر کے
اور زبردستی سے گو بند سوامین کو منا کر لائے اور مندر مین بھگوت کے پاس بھیجدیا واہ جب
سلوک دونون کا ہو گیا اور باہمد گر دونون یار گلے لگ کر ملے تب نند لعل مہاراج نے بھوک
لگایا ایک دفعہ گو بند سوامین واسطے رفع حاجت بشری کے جنگل مین گئے تھے جب بیٹھے تو
خود بدولت نے جا کر اور دور کھڑے ہو کر آکھ کے پھل مارنے شروع کئے اور اسی قسم کی

اور کچھ شرارت کری گوبند سوامین نے اُسی حالت مین اُٹھکر ایسے آنکھ کے پھل مارے کہ بیچارہ
مہاراج تنگ ہوکر بھاگنے کے مستعد ہوئے اتفاق سے گوبند سوامین کی والدہ تلاش
کُنان آگئین تب گوبند سوامین پردہ کرکے گھر کو گئے اور لڑائی رفع ہوئی ایک دفعہ
بھگوت مندر کو بھوگ کے واسطے تھال جاتا تھا گوبند سوامین کہ راستہ مین بامیدپرشاد
بیٹھ رہے تھے پوجاری سے مستدعی ہوئے کہ اول ہمکو بھوجن دو بعد ازان بھگوت نند
نندن کے واسطے لیجانا پوجاری نے انکار کیا گوبند سوامین اُسکے ہاتھ سے تھال چھینکر تمام
سامگری تھال کی کھا گئے اور روانہ ہوئے پوجاری غصہ ہوتا ہوا گُسائین جی کے پاس آیا
اور کہا کہ مین پوجا وغیرہ سے باز آیا گوبند سوامین بھوگ کا تھال لوٹ لے گیا گسائین جی نے
گوبند سوامین کو بُلا کر پُوچھا کہ یہ کیا زیادتی ہے گوبند سوامین نے جواب دیا کہ تم اپنے
لالہ کو اچھے اچھے بھوجن کرا کر مستعد سیر اور کھیل اور لڑائی کا کر دیتے ہو اور وہ پہلے چست و
چالاک ہوکر بن کو چلا جاتا ہے مجکو جو بھوجن پیچھے ملتا ہے تو اُسکی تلاش کرتا ہوا تمام جنگل مین حیران
و پریشان پھرتا ہون پس اُس سے پہلے کسواسطے مستعد نہو رہون گسائین جی نے ہنسکر پرتاپ
اور بھگتی اور سکھا بھاؤ گوبند سوامین کا پوجاری سے بیان کیا اور براے آیندہ تاکید کردی
کہ اُنکی رضامندی سے بھگوت کی رضامندی تصور کرے تصنیفات گوبند سوامی
کی بھگوت مین ایسا جدول لگا دیتی ہین کہ گویا مول متن ہین اور اشٹ چھاپ
مین ان مہاراج کی شمار ہے کتھا گنگ گوال چیلہ برجناتھ جی
سکھا بھاؤ کے پرم بھگت اور کسی سکھی کا اوتار ہوئے جنھون نے برج کے چرتر اور سب
سکھی اور بھگوت سکھاؤنکا مفصل حال بیان کیا نندنندن مہاراج کے ساتھ کھیل کا
جو پرم آنند اُسکے رس مین ہر وقت مگن رہتے تھے برج بھوم جان سے زیادہ عزیز
تھی اور بھگوت چرنون مین نہایت پریم اور محبت رکھتے تھے بھگوت کیرتن یعنی علم
موسیقی مین ایسے ہوئے کہ اُس عصر مین ثانی کوئی نہ تھا ایک دفعہ بادشاہ کا گذر بندابن
مین ہوا اور تعریف اُنکے گانے کی سُنکر بولایا زبردستی آئے اور بلبھ آچارج بھی اُسوقت
ہمراہ تھے بسبب ہونے وقت دوپہر کے راگ سارنگ گایا کہ بادشاہ اور حاضرین سب
از خود رفتہ ہوگئے اور ہر ایک بھگوت کے پریم مین محو بادشاہ یہ پرتاپ دیکھکر دست بستہ کھڑا ہوا اور
نہایت آرزو سے درخواست کری کہ میرے ساتھ چلو جواب دیا کہ برج بھوم کو چھوڑ نہین جاسکتا جب

مبالغہ از جانب طرفین زیادہ ہوا تو بادشاہ قید کرکے دہلی مین لے آیا اور نظر بند رکھا راجہ ہردا اس قوم راجپوت تو در نے خبر پائی اور سفارش کرکے چھڑا دیا فی الفور برج مین آئے اور اپنے پرم متر کو دیکھکر جان تازہ پائی لقب گوال ببب سکھا بھاو کے مشہور ہوا

نشٹھا بست دوسوم در مہما و تعریف سرناگتی و آتم نویدن محتوی بر کتھا دہ بھگت

आत्मनिवेदन शरणागति

سری رگھنندن سوامین کے چرن کملون کی چھتر اور چنور رکھا کو ڈنڈوت کرکے منوتر اوتار کو بندنا کرتا ہون کہ بھومی مین وہ اوتار دھارن کرکے سب دھرمون کا ایجاد کیا قبل از تحریر مہما سرناگتی و آتم نویدن کے ایک بات یہ لائق تحریر ہے کہ جو بندن نشٹھا کے اُپاسک ہین وہ بھی اسی نشٹھا مین تحریر ہونگے وجہ یہ ہے کہ حقیقت مین بندن سے مراد تصدیق ہونے کی ہے اور بندن و سرناگتی مین صرف اسقدر فرق ہے کہ بندن تو ظاہری رسوم تصدق اور اپن ہونے کو کہتے ہین اور سرناگتی ظاہر و باطن دونون کو اپن اور ویسٹ کرنے کا نام ہے جس طرح کیرتن و سمرن کہ کیرتن تو اُسکو کہتے ہین کہ جو بھگوت کا نام اور بھجن صرف زبان سے ادا ہووے اور سمرن اُسکا نام ہے کہ جو دل سے یاد ہو حقیقت مین دونون بات کا مطلب یاد کرنے سے ہے خواہ زبان سے ہو خواہ دل سے اور اسیواسطے کیرتن نشٹھا مین سمرن کو بھی شامل کرکے لکھا گیا ہے اسیطرح بندن نشٹھا کو بھی شامل سرناگتی کے کیا گیا اور یہ بھی واضح رہے کہ سرناگتی اور آتم نویدن ایک بات ہے کہ اسکا بیان اسی نشٹھا مین مفصل ہوگا بعض اُپاسک اور بالخاص رامانج سنپردا والے واسطے حصول بھگوت کے سرناگتی کو مختار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھگوت دو طرح سے ملتا ہے ایک تو بھگتی سے اور دوسرے سرناگتی سے سو بھگتی کے لائق تو وے شخص ہین کہ جنکو اپنی تدبیرات کا بھروسا کامل ایسا ہو کہ اس جنم خواہ دس خواہ پچاس جنم مین اپنے پرشارتھ یعنی بھگوت آرادھن وغیرہ سے ضرور بھگوت کو پراپت ہونگے اور بھجن کے اعتقاد اور بھروسہ سے جمراج وغیرہ کا کچھ خوف نہین رکھتے اور اگر اس جنم مین اُنکا مطلب حاصل نہو تو جنم ہائے آیندہ سے یہ خوف نہین کہ ہمکو بھگوت بھگتی نہوگی بموجب قول بھگوت گیتا کے کہ اب تک جنمون مین سِدھی کو پراپت ہو کر پرم گتی کو جاتا ہے دوسرا قول کہ ای ارجن میرے بھگت کا ناس کبھی نہین ہوتا اور علے ہذا القیاس صدہا قول بھاگوت و گیتا و دیگر پورانون کے ہین سرناگتی وہ چیز ہے کہ جسوقت بھگوت مین اعتقاد کامل کرکے سرن ہوا

اور اس لوک اور پرلوک کا بوجھ بھار بھگوت کے اوپر ڈال دیا اسیوقت سے اس شخص کو نہ کسی تدبیر کی ضرورت ہو نہ پرشارتھ کی اور اگر کچھ تدبیرات اور پرشارتھ کا بھروسا اُس شخص کو باقی رہا تو اُسکے سرن ہونے مین خامی ہو بلکہ اُسکا نام سرناگتی نہین اور نہ سرناگتی اپنا ثمرہ بخشتی ہو جسطرح ہنومان جی کو اندرجیت پسر راون نے برہم پھانس مین کہ ایک رسّی باریک تھی باندھ لیا اور کچھ تدبیر نہ کی اور اُسکو یقین کامل رہا کہ اس برہم پھانس سے کبھی نہ چھوٹیگا چنانچہ حسب اعتقاد اُسکے ہنومان جی بندے رہے جب وہ یقین جاتا رہا یعنے مضبوط رسون سے ہنومان جی کو باندھا تو ہنومان جی اس برہم پھانس اور رسون کو توڑ کر نکل گئے اسی طرح بھگوت سرن ہوکر کچھ اور بھی اعتقاد واسطے رہائی کے سمجھا تو سرناگتی کا سروپ کمان باقی رہا سالکان بھگتی مارگ کا یہ سدھانت ہو کہ سرون کیرتن وغیرہ جو بھگوت بھگتی ہین انمین پریم اور عشق ہونا ضرور ہے جب وہ عشق کمالیت اور مستقل درجہ کو پہونچ جائیگا وہی ثمرہ ہو اُس سے آیندہ کچھ عمل باقی نہین رہتا اسیطرح سرناگتی والے سرناگتی کو کہتے ہین کہ جب سرناگتی کا عشق کمالیت کو پہونچ جائیگا وہی ثمرہ ہو اُسکے بعد حاجت کسی سادھن اور عمل کی نہین اب تنقیح اس بات کی واجب ہوئی کہ سرناگتی اور آتم نویدن مین کیا فرق ہو اور اگر کچھ فرق نہین تو گفتگو باہمد گر سرناگتی اور بھگتی مارگ والونکی کیا ہو سو واضح ہو کہ سرناگتی و آتم نویدن ایک بات ہو اور اُسی کو پراپتی (प्राप्ति) اور نیارس (न्यास) اور تیاگ (त्याग) کہتے ہین جسطرح سبوچ کے چند نام کلس (कलश) و گھٹ (घट) ہین اسیطرح سرناگتی کے چند نام مصرحہ بالا ہین صرف ایک گفتگو کا فرق باہمد گر یہ ہو کہ سالکان طریق بھگتی نے تو سرناگتی کو ایک جزو بھگتی کا سمجھا یعنے یہ کہتے ہین کہ بھگوت سرن ہوکر داس یا بانسل یا شرنگار یا سرون یا کیرتن وغیرہ بھگتی کا کرنا واجبات سے ہو کہ اُس بھگتی سے مغفرت ہوگی اور سرناگتی کے اُپاسکان نے سرناگتی کو ہی واسطے مغفرت کے مقدم سمجھا اور کہتے ہین کہ بعد سرناگتی کے ضرورت کسی اور بات کی نہین سرناگتی ہی سب کام دونون جہان کے کر دیتی ہو واضح ہو کہ یہ سدھانت دونون فریق کے اعتقاد کا مندرج ہو لیکن جس حالت مین کہ اُپاسکان سرناگتی کو بلا سیون پوجن سرون کیرتن وغیرہ گزیر نہین اور نہ اُپاسکان سرون کیرتن وغیرہ کو بلا سرناگتی کے کچھ چارہ ہو لہذا گفتگو و فرق مصرحہ بالا بہ اعتبار نام و برائے ترقی اعتقاد متصور ہوا اور تعریف سرناگتی نشٹھا کی کس سے لکھی جاوے کہ ماحصل و انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی ہے بھگوت نے اسکند چہارم پورنجن کتھا مین فرمایا ہو کہ سکھا و آتم نویدن کو مین خود تعلیم

کرتا ہون اس سے ثابت ہوا کہ مآل اور انجام سب اقسام بھگتی کا سرناگتی یعنی آتم نویدن ہی
جہان تک جو منتر دیکھنے مین آتے ہین سب مین سرناگتی کو مقدم رکھا ہی تصریح اُسکی یہ ہے
کہ بعض منترون مین تو لفظ سرناگتی کا صاف مندرج ہی کہ مین سرکرشن یا بشن نارائن یا رامچندر
کے سرن ہون اور بعض منترون مین بندے لفظ لکھا ہی اور بندے کے معنی ونڈوت اور بندن کرنے
کے ہین اور بندنا کی مراد ارپن خواہ بھینٹ خواہ نویدن کرنے جسم سے ہی کہ جسکو قربان
اور تصدق ہونا کہتے ہین پس جس حالت مین کہ ونڈوت کرنا اور سرناگتی آتم نویدن ایک ہی
بات ہی اور ایک ہی اُنکا انجام ہی تو ثابت ہوگیا کہ سب منتر بھگوت سرناگتی کو بیان کرتے
ہین اور سرناگتی ہی سب جگہ مقدم رکھی گئی ہی اور چونکہ حصر سب اقسام بھگتی اور اُپاسنا ذکا صرف
اور پر منتر کے ہی اور منترون سے سرناگتی کی تقدیم ثابت ہوئی تو کوئی شک نہ رہا کہ سرناگتی
سب اُپاسنا اور سب طریق بھگتی مین مقدم تر ہی اور تقدیم سرناگتی جملہ اُپاسنا اور نشٹھاؤن
مین اس سے بھی ثابت ہی کہ بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ جو میرے سرن ہوتے
ہین وے میری مایا کو اوترتے ہین جب بھگوت سری کرشن مہاراج اُپدیش گیان
اور بھگتی و بیراگ وجوگ و کرم کا ارجن کو کر چکے تو فرمایا کہ جو سب دھرمون مین پوشیدہ
رکھنے کی بات ہی وہ تجھے کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہی اور ذی عقل ہی سب دھرمون کو چھوڑکر
مجھ ایک کی سرن ہو مین تجھکو سب پاپون سے فی الفور چھڑا دونگا اور اس سرناگتی
کے اُپدیش کے بعد کوئی اور اُپدیش نہین کیا تو معلوم ہوگیا کہ سب دھرمونکا خیر درجہ
اور انجام سرناگتی ہوا سکے بعد کوئی اور بھاگوت دھرم نہین اور سب بھگتی خود بخود
سرناگتی سے حاصل ہوجاتے ہین خواہ اُسکا ضمیمہ ہین جب بھیکھن بھگوت سرن
آیا تو سگریو وغیرہ نے صلاح اُسکے قید کرنے کی کری بھگوت نے فرمایا کہ جو شخص میری
سرن ہوکر کہتا ہی کہ تیرا ہون اُسکو تمام مخلوقات یعنے ہر دو جہان سے اُسی وقت بیخوف
کر دیتا ہون یہ عہد میرا ہی اور یہ ترجمہ اشلوک بالیک رامائن کا ہی و نیز واضح رہے کہ یہ دونون
اشلوک اخیر گیتا جی و بالیک رامائن کا منتر بھی شمار ہوتے ہین درین صورت بموجب
بھگوت بچنون کے خوب ثابت ہوگیا کہ سرناگتی ہی واسطے مغفرت کے وافی اور کافی
ہی قطع نظر ازان از روے شاستروں کے ثابت ہی کہ کرشن اور بھیکھن نے کسی طرح کا
کوئی سادھن نہین کیا صرف بھگوت کی سرن ہوئے تھے اُسکی بدولت

مراد ہر دو جہان پر فائز ہوئے عام رواج ہے کہ کیسا ہی گنہگار اور نالائق کسی کی سرن جاتا ہے تو اُسکے عیوب پر ہرگز نگاہ نہین ہوتی سب سے اول اُسکی کار برآری پر نگاہ ہوتی ہے اسیطرح یہ جیو سب بھروسہ کو چھوڑ کر اگر بھگوت سرن ہوگا تو وہ پرماتما کہ سب قاعدون کا جاننے والا ہے کیون نہ مراد دونون جہان کی بخش دیویگا درین صورتہا چہ از روے قیاس وچہ از روے تمثیل وچہ از روے رواج وچہ از روے منقول یعنے ہر چہار پرمان سے خوب یقین ہوگیا کہ بھگوت سرناگتی خود مختار اور مطلق العنان اور مالک واسطے مغفرت کے ہر کچھ ضرورت کسی اور سادھن کی نہین سو اُس سرناگتی کا سروپ حقیقت مین تو سروپ یہ ہے کہ ہر دو جہان کے حصول کی بھی فکر اپنی ذات سے دور کرکے اور بھگوت کے اوپر سب بوجھ بھار (बोझ भार) اپنا ڈالکر اپنی آپی یعنے خودی کو بھگوت کے سمرپن یعنے نذر کر دینا اور مستقل باعتقاد ہر وقت بنا رہنا کہ بھگوت سرناگتی سے اس لوک اور پرلوک کے سب کام خود بخود ہو جاوینگے مجکو کوئی تدبیر کرنی نہین چاہیے میری فکر خود بھگوت کو ہے اور جس وقت جیو بھگوت کی سرن ہوتا ہے بیشمار گذشتہ جنمون کے گناہ اُسیوقت دور ہو جاتے ہین لیکن بعض اس سرناگتی مین چھ قسم کی تفصیل کرتے ہین اوّل یہ کہ وقت سرناگتی سے جو بھاگوت دھرم شاستروں مین لکھے ہین اُنکا عمل کرنا دوم جو بھاگوت دھرم سے خلاف دھرم ہین اور شاستروں نے انکی ممانعت لکھی ہے اُنکا ترک کرنا اور بھگوت بھگتون مین سیوا اور نجبت کا ہونا سوم یہ یقین واثق رکھنا کہ مین جو بھگوت کے سرن ہون بھگوت میرے سب گناہون پر نظر نہ کرکے ضرور رکھا (रक्षा) کرینگے چہارم سوائے بھگوت کے ہر دو جہان مین کسیکو رچھا اور حفاظت اور بہتری کے واسطے خواب وخیال مین قبول نکرنا نہ سمجھنا پنجم بھگوت کی مورتی مثل سالگرام وغیرہ یا تصویر یہ سروپ بھگوت کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی عاجزی اور گناہ بیان کرنے کہ ہے بھگوت مین گنہگار اور عاجز ہون سوائے آپ کے میرا کچھ ٹھکانا اور اسرا نہین اور چونکہ آپ پتت پاون اور دین بتسل ہین تو یہ تعلق بھی رکھتا ہون کہ مجھسے زیادہ پتت اور دین کوئی نہین میرا اودھار آپ ہی سے ہوگا ششم اپنی آتما یعنے خودی یا ہستی یا ظاہر باطن کو بالکل بھگوت سمرپن یعنے نذر کر دینا سوا اس قسم کی سرناگتی بیشک بلا کسی سادھن وغیرہ کے اس سنسار سمدر سے ایک لحظہ مین اتار دیویگی ہے رگھنندن سوامی ہے دین بتسل ہے پتت پاون ہے ادھم اودھارن

مہاراج جیسا ہون آپ کا ہون میرے اوپر بھی نظر ترحم کی ہو کہ آپ کا چنتون دنرات کرتا رہون
جو سروپ بیکنٹھ کا دھام نشٹھا مین مندرج ہوا اُسکے بیچ مین خاص مکان اور نجدھام بھگوت
کے بہار کا ہو کہ ہزار اُسکے کھنبہ ہین اور ہر در و دیوار اسکی ذب [illegible] یعنی روشنی اور نور کے
جواہرات سے مرصع ومنقش ہو اُسکے بیچ مین سہسر دل کمل اور ہر ایک دل یعنے برگ منتر روپ
ہو یعنے ہر ایک دیوتا کے جو چند چند منتر ہین وہی بجاے دل کے ہین خواہ ہر ایک دل پر وے
منتر منقش اور لکھے ہوئے ہین اُسکے اوپر سیس جی مہاراج بجاے مسند کے اور سیس جی
کے اوپر سری لچھمن نارائن پرم سوبھا اور مادھر ج کے دھام براجمان ہین بھگوت
کے سروپ اور روشنی اور نور کے روبرو کڑورون برمھانڈ کے سورج اور چندرمان
ایک دفعہ روشن ہو کر روشنی کرین تو کڑور سے کڑورویں حصہ کو نہ پہونچین چرن کملون کے نکھ
یعنی ناخن کہ جنکا شیو برمھادک دھیان کرکے کرتارتھ ہوتے ہین اور مکتی کا مقام شاسترون
نے اُنکو لکھا ہو ایسے روشنی بخش ہین کہ گویا واسطے قلوب روشنی پھیلانے کو تان کوٹ مہامن
یعنے جواہرات جمع ہین نیچے سے اُن چرنون کو ایسی سرخی ہو کہ جسقدر روشنی اور آبھا سب
برمھانڈون مین ہو اسی سے ظاہر ہوئی ہو اور اوپر سے وہ منوہر سوبھا اُن چرنون کی
ہو کہ سب سوبھا اُس سے متعلق ہین کڑے اور گھونگرو براجمان پیتامبر دھارن
کیے ہوئے اسپر چھدر گھنٹکا جگمگو پویت سوبھت جواہرات اور تلسی اور پھولون کی مالا اور
کوستبھ من کنٹھ مین ہر چہار ہاتھون مین کڑے پہونچی بازوبند وغیرہ زیورات سنکھ
چکر گدا پدم سوبھایمان ہر تابندہ درخشان پرتلک کی جھلک کرا کرت کنڈل کانون مین
سر پر کریٹ مکت پیتامبر وغیرہ کی پوشش من بھاون سیری تلسی کا نشان
سینے پر بلکہ خود لچھمن جی بانوین طرف ویسی ہی سوبھا سے چرن سیوا مین براجمان
بسوک سین وغیرہ دپارشد خدمتگزاری مین حاضر۔ کتھا اکرورجی
کو شاسترون مین بندن نشٹھا کے اُپاسکان مین لکھا ہو سُیھلک جدو بنسی
کے پتر پوتر تھے اکثر اتفاق اُنکے رہنے کا مہا کو سنگ یعنے کنس کے راج کاج مین تھا
لیکن چونکہ بھگوت چرنون مین اعتقاد کامل رکھتے تھے اسواسطے وہ صحبت ناقص
کچھ نقصان نہین کرسکتی تھی بلکہ اُن کو سنگیو نکو اکرورجی کے قدم باعث برکت وحیات کے تھے جب
کنس نے واسطے لانے سری برج چند مہاراج کے اکرورجی کو بھیجا تو کمال خوشی سے جسم مین نہ سمائے

بدین امید کہ اُسی بہانے سے اُن چرن کملون کو دیکھونگا کہ جو شیو برمھا وِشنو کے سوامین ہار
مالک ہین اور اُس چندر مکھ کو دیکھکر میری آنکھین شیتل ہونگی کہ جنکے واسطے سب برج سُندری
مثل چکور کے ہوکر انوپ روپ کے پان سے تریپت نہین ہوتین اور جب دنڈوت کرونگا اُن
ہاتھون سے مجکو اُٹھاکر چھاتی سے لگاوینگے کہ جنکا سایہ مثل کلپ برکچھ کے ہمیشہ بھگتون کے
سر پر رہا ہی ایسے منورتھ کرتے ہوئے جب برندابن کے نزدیک پہونچے تو شان
قدوم برج بھوکھن مہاراج کا پہچانکر نہایت جذبۂ پریم و محبت سے بیتاب ہوگئے اور اپنا
سوامین واشٹ دیواون نشانات کو جانکر ساشٹانگ دنڈوت کری غرض پریم وانگ مین
بھرے ہوئے جہان نشان دیکھا وہان ہی دنڈوت کری اور نشۂ محبت مین مست و مدہوش
نندجی کے گھر پہونچے سری بھگوت تبسل مہاراج نے وہی محبت جانکر خواہش انکی پورن کی
اور نہایت شوق سے مع بلدیوجی کے اُنسے ملے جب صبح کو مع نندجی مہاراج اور بال گوپالون کے
روانہ ہوکر جمناجی پر پہونچے تو اکروری کو بسبب محبت کے یہ شبہہ ہوا کہ سری کرشن مہاراج اور
بلدیوجی پرم سکھا اور سوبھایمان مالک ہین کیا تاوانی کرتا ہون کہ مجمع پہلوانان بیرحم وجیونمان
پرزور کنس مین لیے جاتا ہون سری جانرامی مہاراج کو رفع کرنا اس اشتباہ کا ضرور ہوا اور بروقت
وشنان اکروری کو یہ چرتر دکھایا کہ چند دفعہ بھگوت کو مع بلدیو اور تمام سماج کے جمنا مین اور
رتھ پر ہر دو جگہہ دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ خود بدولت سیس سنگھاسن پر سیام سندر سروپ کریٹ مکٹ مکراکرت
کنڈل و دیگر زیورات مناسب ہر ایک عضو کے اور کوستبھ من اور پیتامبر پہنے ہوئے سنکھ
چکر گدا پدم ہاتھون مین لیے براجمان ہین برمھا شیو بم کال وچھورا جیس گندھرپ وغیرہ خانیف
وہراسان ہر چہار طرف کھڑے استت کرتے ہین اور وہ دیکھا کہ جو کبھی نہ تھا اکروری کا شبہہ
فوراً رفع ہوگیا اور جمناجی سے باہر آکر نہایت پریم سے دنڈوت کری اور طرف متھرا کے
روانہ ہوئے بعد قتل کنس کے خود بدولت نے اپنے قدوم سے اونکے گھر کو مشرف کیا اور بھگتی
کا بروکیمع خاندان کرتا رتھ کروایا جب بھگوت متھراجی کو پھونچکر دوارکا تشریف لیگئے تو جادوان
کو بسبب نہ معلوم ہونے پرتاپ اور بھگتی اکروری کے بے اعتقادی اور دشمنی ہوگئی اور بمقدار
سہستک من حسب ایماء بھگوت کے اکروری کاشی کی طرف چلے گئے اسیوقت دوارکا مین ایسی
آفات نازل ہوئین اور قحط پڑا کہ سب عاجز ہوگئے اور جب اکروری تشریف لائے تب سب آفات
رفع ہوئی ایک اور پرتاپ بھگوت بھگتی کا لایق تحریر اور غور کے ہی کہ سہستک من نکور ایسی تھی کہ جہان

رہتی تھی آٹھ پہار طلا کے ہر روزہ خود بخود موجود ہوتے تھے اور مفلسی وغیرہ نزدیک نہ آتی تھی
لیکن نحس بھی اس شدت سے تھی کہ جہان رہی اُسی کا نقصان کیا یعنی اولاد راجیت مارا گیا جب
اُسکا بھائی لیکر بھاگ گیا تو وہ بھی کام آیا جب جامونت کے پاس گئی تو وہان اگرچہ بسبب
بھگوت بھگت ہونے جامونت کے کچھ زیادہ خلل نہ کرسکی الا جامونت کو ہزیمت تب بھی
نصیب ہوئی پھر خود بھگوت کے پاس گئی تو بلد یوجی کو شک بھگوت کی جانب سے
ہوگیا آلاجب اکروری پاس گئے تو سب نحوست رفع ہوگئی اور پورن پھل نیک ہوا ایسے
چرتروں سے بھگوت اپنی بھگتی کا پرتاپ ظاہر کرتے ہین ورنہ سب کو معلوم ہی کہ بھگوت
ایک لحظہ مین کوٹان کوٹ برہمانڈ کو ظاہر کرکے پھر ناس کرسکتا ہی اسکو نحوست اور غیر نحوست
سے کیا واسطہ ✣ کتھا بندھاولی پٹ رانی راجبل پرم بھگت اور تپی برہما ہوئی
جسوقت راجہبل سے بھگوت نے درخواست تین قدم زمین کی کری اور شکر جی نے
راجہ کو سمجھایا کہ یہ بشن نارائن ہین اسوقت یہ رانی نر بھر پریم مین پورن ہوگئی اور اپنے اور
راجہ کے بھاگ کی بڑائی کرتی ہوئی لوٹا جل کا لیکر بار بار راجہ پر متقاضی ہوئی کہ سنکلپ کرو
سنکلپ کرو اور سبب اس جلدی اور تقاضا کا یہ تھا کہ ایسا شوشکر جی کے کہنے سے طبیعت راجہ
کی دان سے پھر جاوے بعد سنکلپ کے جب بھگوت نے دو قدم سے دو نون جہان کو ناپ
لیا تو تیسرے قدم کے واسطے راجہ ممدوح کو باندھا رانی موصوفہ کو اسوقت غم گرفتاری اور
رنج راجہ کا مطلق نہوا بلکہ یہ خوشی ہوئی کہ راجہ بڑا صاحب قسمت ہی کہ اُسکو بھگوت کے چرنون
اور ہاتھون کا سپرش ہوا اور پھر بھگوت کی جناب مین عرض کرنے لگی کہ ہے ناتھ ہے کرپا سندھا آپنے
کرپا کرتا اور دیالتا جو کچھ اس راجہ پر کری وہ کسطرح اور کس زبان سے بیان ہوسکے کہ ایک متکبر
ملک و مال کو خود آکر درشن دیے اور مع خاندان کرتارتھ کردیا بعد ازان رانی کی سمجھ مین آیا کہ راجہ کا
ملک و مال تو بھگوت کی ندر ہوکر سپھل ہوگیا لیکن مجکو اور راجہ کو وہ سہ ابھمان یعنے خودی باقی ہی
سو اگر یہ بھی بھگوت کے نوبدن ہوجاوے تو آئندہ جسم کے ہونے کا بکھیڑا رفع ہو اسواسطے راجہ نے
جب واسطے تاپ لینے اپنے جسم کے بجاے ایک قدم باقیماندہ کے کہا تو رانی نے بھی عرض کیا کہ
مہاراج میرا جسم حسب قاعدہ شاستر کے فضلی جسم راجہ کا ہی سو راجہ کا اور میرا جسم بعوض ایک قدم کے
پیایش کرین بھگوت نے یہ پریم رانی کا آتم نوبدن مین دیکھا اور راجہ کے ڈھڑ بسوا اس پرنگاہ کی
تو وہ کرپا کری کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور شمہ اُسکا کتھاے راجہ بل مین لکھا گیا اور حقیقت یہ کرپا

لہ
اہل قسم زن
بھری پیشانیوں
کیا دوڑھین کا
ہوتا ہی ۱۲

بھگوت کی نسبت ہوئے پرم بھگت اور پرم شی اور بھاوآتم نو بدن رانی معدوصہ کے ہوئی کتھا
بھیکھن جی پسر ویسرو انبیرہ پولست اسے پرم بھگت ہوئے کہ شاستروں مین پرم
بھاگوت لکھے گئے اور صبح ہی اسکے نام لینے سے خیر و برکت ہوتی ہی تر و سالی سے ہی بھگوت
چرتروں مین پریت تھی جب ہمراہی راون اور کنبھ کرن اپنے بھائی کے تپ کیا تو وقت بر دان کے
برھما اور شیو جی سے بھگوت بھگتی کی درخواست کی جنکے قدم لنکا مین باعث دولت و حیات
راون وغیرہ راکھشان کے تھے چنانچہ راون کو جب بھیکھن جی نے تیاگ کیا تبھی لنکا پر تباہی
آئی اور راون وغیرہ سب راکھس لقمہ ملک الموت کے ہوئے مختصر حال یہ ہی کہ جب سری
رگھنندن سوامی کی فوج سمدر کے کنارہ پر پہونچے تو راون نے سب اپنے صلاح کارون سے
صلاح پوچھی بھیکھن جی نے کہ دھرم اور نیت کے جاننے والے تھے و مایا کہ بہتر یہ ہے کہ
سیتاجی کو بھگوت کے حوالہ کرو اور عجز و الحاح سے قدم پکڑ کر صلح کر لو ورنہ لنکا کی اور تمھاری
اور سب راکھسان کی خیر نہین راون کو یہ صلاح اچھی نہ معلوم ہوئی اور ناراض ہوکر بھیکھن جی
سے مشتبہ ہوگیا سبھا مین ایک لات ماری اور کہا کہ جسکی جانب داری کرتا ہی اسی کے
پاس روانہ ہو بھیکھن جی نے اسوقت بھی بمقتضاے سادھتا اور دھرم کے اُسکے فائدہ اور
کلیان کی ہدایت کی لیکن جب بالکل بھگوت بکھ یقین کر لیا تب اُسکا ترک ضروری جانا اور بھگوت
چرتون کی سرن کو ہر سہ لوک پر فائق تر سمجھکر اُسیوقت روانہ ہوئے راستہ مین یہ منور تھ کرتے
آتے تھے کہ آج اُن چرن کملون کو دنڈوت کرونگا کہ جو شیو اور برھما وک کے بھی اشٹ دیو ہین
اور اُس روپ انوپ کو دیکھونگا کہ جسکو جوگی جن سمادھی لگاکر دھیان کرتے ہین اور آج اُن
ہاتھون کا سایہ میرے اوپر ہوگا کہ جو سرناگتون کے سر پر ہزار ہا کلپ برکچھ سے زیادہ سایہ بخش
ہوکر ہر دو جہان کی دھوپ کو دور کرتا ہی اور وے بات بھگوت کے منہ سے سُنونگا کہ
جو بید ونکا سار اور منتر دن کا پرم منتر ہی جب سمدر کے اسطرف آئے تو سری رگھنندن سوامی کو
اطلاع پہونچی اور حکم واسطے آنے کے دیا سگریو نے عرض کیا کہ دشمن کا بھائی حقیقی ہی نہ معلوم
کیا اسکے دلمین ہی بہتر ہی کہ قید کر لیا جاوے رگھنندن سوامی نے ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ تمنے
راج نیت کی بات کہی لیکن میرا عہد پناہ آمدہ کے خوف دور کرنے کا ہی جو کوئی ہر دو جہان کے سب
گناہون مین گرفتار ہی اور خوفناک میری سرن آکر ایکدفعہ یہ کہتا ہی کہ مین تمھارا ہون اسیوقت
دونون جہان کے خوف سے بیخوف کر دیتا ہون درنصورت اگر سرن آیا ہو اور قید کر لیا جاوے تو اُس

عدد مین فرق آویگا اور اگر پراہ فریب آیا ہی تو اس حالت مین بھی کچھ نقصان نہین کہ لچھمن جی ایک لحظہ مین تمام راچھسان کا قتل کرسکتے ہین پس بہر دو صورت اُسکا آنا مناسب ہی پونکہ ہنومان لونگد جامونت وغیرہ وڈرے اور کمال تعظیم و اعزاز سے لائے بھبیکھن جی نے دور سے ہی ہاتھ پر زور دھنش بان دھاری اور سو بھاتمان مکھ کے درشن کرکے دونون جہان کے رنج و عذاب کو رخصت کیا اور ساشٹانگ دنڈوت کرکے بکمال عجز و الحاح دل سے پکار کر یہ لفظ کہا کہ ہے سرنا گت تبسل سرن ہون سرن پال کرپال مہاراج بغور سُننے اُس لفظ کے اُٹھے اور چھاتی سے لگا لیا بعد گفتگو اگرچہ سب طرحسے استغنائی بھبیکھن جی کی امور دنیا سے بسبب حاصل ہوجانے پرم انند بھگوت درشنون کے معلوم ہوئی لیکن چونکہ قبل از درشن کرنے کے جو کچھ آمرزو اُنکے دلمین تھی اُسکا پورن کرنا بھگوت نے ضرور سمجھا اسواسطے وہ راج لنکا کا کہ جسکو راون نے ہزار ہا دفعہ اپنے سر بھینٹ کرکے شیو جی سے پایا تھا اسیوقت بھبیکھن کو عنایت فرمایا اور سمدر کا جل منگا کر راج تلک کر دیا بعد قتل ہونے راون کے جب بھبیکھن جی راج لنکا کا کرنے لگے تو وہی لنکا جو پہلے گناہ اور عذاب لونگی مخزن اور مجسم تھی دھرم اور بھگتی کا روپ ہوگئی بھبیکھن جی کو رام نام مین اسقدر اعتقاد تھا کہ شمہ اسکا یہ ہی کہ ایک جہاز کسی سوداگر کا سمدر مین چلنے سے رہگیا مالک جہاز نے بصلاح اپنے مشیرون کے ایک شخص کو بطور یلدان یعنے صدقے کے دریا مین ڈالدیا وہ بیچارہ غوطہ کھاتا ہوا لنکا کے کنارہ پر جا لگا اور وہان کے باشندے اُسکو بھبیکھن جی کے پاس لے گئے بھبیکھن جی نے بدین اعتقاد کہ ایسے ہی عضو اور علامات میرے سوامین کے ہین اُسکو بھگوت روپ جانا اور سیو اپوجا کری پریم سے سنگھاسن پر بھلایا اور تعظیم تمام رکھا وہ شخص بسبب صحبت غیر جنس کے ہمیشہ ملول و متردد رہکر ہر روزہ درخواست رخصت کی کیا کرتا بھبیکھن جی نے اُسکو جواہرات بیشمار دیکر رخصت کیا اور واسطے سمدر سے پار ہونے کے اُسکی پیشانی پر رام لکھدیا وہ شخص اسی رام نام کی بدولت سمدر مین اُس آرام سے روانہ ہوا کہ جہاز مین بھی وہ آرام نہ تھا اتفاقاً اسی جہاز کے نزدیک پہونچا اور جہاز والون نے سوار کرلیا اُسنے مفصل سرگذشت اور بھگتی بھبیکھن جی کی اور مہارام نام کی جہاز والون سے بیان کری وے لوگ معتقد ہوئے اور اُس رام نامی کو جپکر کرتارتھ ہوگئے فی الحقیقت یہ نام مبارک میرے سوامی کا وہ ہی کہ جسکی بدولت پتھر سمدر سے تر گئے گنہگار اور پرم تاپی جسقدر اس سنسار سمدر سے اترے ہین آنکی تو کچھ شمار ہی نہین اور بھبیکھن جی نے بھی بروقت لکھنے رام نام کے اسکی پیشانی پر یہی بات سمجھی تھی کہ جس حالت مین کہ ورون مہا پاپی

سنسار سمدر سے پار ہو گئے تو ایک شخص کا چھوٹے سے سمدر سے پار ہو جانا کتنی بات ہی تھا
مہابھارت اور بھاگوت اور دیگر پورانون مین کتھا مفصل تحریر ہی کہ گج اور گراہ پہلے جنم مین
دونون براہمن بھگوت بھگت تھے رکھیشر کے ساپ سے ایک نے جسم گج یعنے فیل کا پایا اور
دوسرے نے گراہ یعنے نہنگ کا بسبب نہ صومت جنم سابقہ کے اس جنم مین بھی باہمد گر نوبت
لڑائی کی پہونچی یعنے ایک روز گج موصوف واسطے آبنوشی کے دریاے گنڈکی پر کہ جہان گراہ
رہتا تھا گیا اور گراہ نے پانون گج کا پکڑ لیا گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف ایک ہزار
سال تک باہمد گر لڑائی رہی آخر گراہ غالب آیا اور گج کو دریا مین لیچلا صرف تھوڑی سی سونڈ ڈوبنے
سے رہ گئی تھی کہ گج نے بھگوت سرن لی یعنے ایک کمل دریا مین سے اوپاڑ کر اور اپنی سونڈ مین
لیکر بھگوت بھینٹ کیا اور پکارا کہ ہے ہر تمھاری سرن ہون سرناگت تبسل دین دکھ بھنجن مہاراج
سنتے ہی آواز دکھ سے بھری ہوئی کے بیقرار ہو کر بسواری گرڑ بیکنٹھ سے چکر پھراتے ہوئے دوڑے
اور اسقدر اضطراب جلد پہونچنے کا ہوا کہ گرڑ کو بھی چودل کے برابر چلتا ہی کمزور سمجھکر چھوڑ دیا اور پیادہ
پا چلے ہنوز گج کی اسقدر سونڈ پانی سے باہر تھی کہ آپہونچے اور گراہ کے منھ پر چکر مارا کہ منھ اسکا
کٹ گیا اور گج اسکی پھانسی سے رہا ہوا ایک اغراض یہ ہی کہ بھگوت سب جگہ بیاپک ہی کیا
سبب ہی کہ بیکنٹھ سے اوتار دھارن کر کے تشریف لائے اسی جگہ سے کیون نہ ظاہر
ہو گئے سو واضح ہو کہ اسوقت گج بیکنٹھ ناتھ مہاراج کا دلمین تصور کر کے پکارا تھا کہ اسواسطے
حسب قاعدہ موافق خواہش بھگت کے بیکنٹھ سے آئے علاوہ ازان یہ چرتر اپنی بیقراری کا واسطے
چھوڑانے اپنی شرناگت کے برائے رغبت دیگران مشہور کرنا ضرور تصور فرمایا اسواسطے بیکنٹھ سے
آئے جلدرسی کی تعریف مین ہزارہا اشلوک وکبت شاعران نے تصنیف کیے منجملہ انکے دو چار
کا مضمون مختصر یہ ہی چھاماین نہ ہٹن پائین آئے ہر آتر ہوئے ۔ یعنے ہنوز آواز کی چھائین مع جو
تھی کہ بیقرار ہو کر آپہونچے ۔ دیگر راکھو رودن ناتھ ماکھو مگن مین ۔ یعنے جب گج رام پکارا تو اسقدر
جلد آئے اور رچھا کری کہ حرف را تو بحالت رودن یعنے گریہ وزاری اسکی زبان سے برآمد
ہوا تھا اور حرف م بحالت مگن یعنے خوشی نکلا ۔ دیگر پانی مین پر گٹو کدہون پانی مین گیند سے
معنے صاف ہین دیگر آیو چڑھ واہی کے منور تھ ہمارتھی ۔ یعنے اسقدر جلد مہارتھی مہاراج پہونچے
کہ گویا اسکی خواہش پر سوار ہو آئے بعد گج موصوف نے بھگوت کی استت کری گجیندر
موکھ استوتر مین مندرج ہی اور جو کوئی اسکو پڑھتا ہی بھگوت دھام کو جاتا ہی بھگوت نے خوش

ہوکر اپنا پرم پد عنایت فرمایا اور چونکہ گراہ کو بھگوت چکر کا اسپرش ہو گیا تھا اور پھر بھگوت درشن ہوئے
اسواسطے اُسکو بھی پرم پد نصیب ہوا یہ کتھا ۵ یہ لکھی دھروجی کی اکثر کتھا پوراونون مین مندرج اور
زبان زد ہر ایک کے ہی اسواسطے باختصار لکھتا ہون جنم انکا راجہ اوتان پاد اور رانی سوپنی سے
सुनीति उत्तानपाद
ہوا ایک روز راجہ موصوف اوتم پیر رانی کلان کو گود مین لے رہا تھا دھروجی نے ارادہ
گود مین بیٹھنے کا کیا رانی کلان نے کہا کہ اگر تو میرے بطن سے پیدا ہوتا تب راجہ کی گود مین
بیٹھنے کے لائق ہوتا یہ کہکر نہ بیٹھنے دیا دھروجی غیرت سے اُسیوقت بھگوت سرن ہوئے کہ بجز
بھگوت سرنا گتی کے اور کوئی پناہ نظر نہ آئی اور والدہ سے اجازت لیکر بارادہ بھگوت بھجن کے گھر سے
چلے نارد جی نے سمجھایا اور پھر بھگوت بھگتی کا پاتر یعنے ظرف دیکھکر دواوس کچھتری منتر کا اوپدیش کیا
دھروجی متھرا مین آئے اور منتر جپ کرکے بھگوت کو خوشنود کیا سرناگت متسل درین بندہ مہاراج
تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دھروجی کے سر پر رکھکر بھگتی کا بر دیا اور فرمایا کہ ۳۶ ہزار سال سلطنت
اس جہانین کرکے پھر اٹل لوک کا راج کروگے اب تم گھر کو جاؤ دھروجی اپنے وطن کو آئے اور
والد انکا حسب فہمایش نارد جی کے استقبال کرکے اعزاز و اکرام سے راجدھانی کو لیگیا اور راج
تلک وغیرہ کو دیکر واسطے بھگوت بھجن کے بن کو چلا گیا دھروجی نے ۳۶ ہزار سال کمال عدل و انصاف
سے راج کیا اور بھگوت بھگتی کو تمام ملک مین پھیلایا اور تم برادر دھروجی کو ملازمان کبیر نے قتل کر دیا
دھروجی کبیر پر چڑھ گئے اور ایک لاکھ اسّی ہزار تو العین کبیر کے قتل کیئے سوا بیٹھو من آئے اور خطا
کبیر کی معاف کرائی بعد ازان دھروجی مع ہر دو اپنی والدہ کے دھرو لوک کو گئے اور مہابیر
جب ہوگی تب بھگوت کے پرم پد کو جاوین گے ۶ کتھا जटायु سب رامایونون مین کتھا مفصل
مندرج ہی کہ جٹایو راجہ پرندگان پرم بھگت بھگوت کے ہوئے اور اپنی آتما کو بھی بھگوت کے تصدق
کیا جب سری رکھنندن سوامی ڈنڈکون مین آئے اور پنچ ٹی سے راون والی لنکا کا سیتا جگت
جننی کو چورا کر لیگیا تو سیتا جی بھگوت برہ سے مضطرب و بیقرار ہو کر چلا بلاپ کرتی ہوئی جاتی تھین
جٹایو موصوف نے کہ پہلے درشن سری رکھنندن سوامی اور مہارانی جی کے کیے تھے شناخت
کر لیا کچھ خوف راون کے پرتاپ اور زور وغیرہ کا نہ کرکے لے تحاشا دوڑا اور اپنی چونچ سے راون
پر حملہ کر دیا راون کو زخمی کر دیا سیتا مہارانی اُس سے چھوڑا لین ایک جگہ بٹھلا کر مستعد جنگ راون
ہوا ایسا لڑا کہ جس راون نے تمام دیوتا اور راجہ وغیرہ بلا محنت فتح کر لیئے تھے اُسکو قریب المرگ بنچو اس کر دیا راون
متعجب و غضب ہوا تلوار سے پر کاٹ دیے اگرچہ اُس حالت مین بھی کوشش اور ہمت کری لیکن چونکہ پرند بلا پر

مثل مُردہ کے ہی وہ محنت کچھ کارگر نہ ہوئی اور راون دو چار زخم کاری لگا کر روانہ ہوا جٹایو جی کی
تلاش مین ہری رکھندن سوامی اور لچھمن مہاراج پھرتے تھے جٹایو کے پاس پہونچے اُسوقت تک جان
باقی تھی سری رکھندن سوامی کے درشن کرکے سب دکھ سکھ نیک و بد دوست دشمن دل سے دور
ہوئے اور سوائے روپ انوپ بھگوت کے اور کچھ چشمہائے ظاہر و باطن مین نہ رہا بعدہ رکھندن
سوامی سے سب حال کہکر رخصت جان کی چاہی سری کرنا کر کرپا سیہ نے جٹایو کو اپنی گود مین رکھکر
ہاتھ جسم پر پھیرا اس موقع کے چرتر مین ایک کبت مصنفہ والد مرحوم اور مغفور کا لکھتا ہون کہ
سوبا دین بلین آدھین ہین نک بھنک سریو چھیت چھین دکھاری پ را گھو دین دیال کرپال کو بیحد
دکھی کرنا بھئی بھاری پ گیدہ کو گود مین راکھ کریا ندھنین

कवित्व ॥ दीन मलीन ओ होन है

सुर दुरन मीन भर भारी प्यारे मीन
गीता त्रिरत परो क्षिति दीन दुखारी राघव दीनदयाल कृपाल

بار سُدھ ہارت پنکھ جٹایو کی دھور جبان سون جھاری - اور شدت غم سے بیقرار ہو کر بچشم گریان

जटायू

को देखि दुखी करुणा भर भारी गीध को गोद में राखि कृपानिधि नैन सरो
नन में भरि वारि बारहिं बार सुधारत पंख जटायु को धूरि जटन सों भारी ॥

فرمایا کہ جسم کا چھوڑنا کیا ضرور ہی اپھل اور بچل کر سکتا ہون جٹایو نے عرض کیا کہ جسکا نام لکر کروڑون جنم
کے پاپ دور گنا ہون کو دور کرکے پرم آنند کو پہونچا دیتا ہی وہ پورن برہم سچدآنند لچھمن کی گود مین
لیکر میرے سر پر ہاتھ پھیرتا ہی اور میری دلداری کرتا ہی اور مین اس سروپ کو جو کہ شیو جی کے دھیان مین
بھی کبھی بمشکل آتا ہی دیکھکر پرم آنند مین مگن ہون پس اسوقت سے سوائے اور کونسا وقت بہتر ہوگا کہ
اس جسم ناپایدار کو چھوڑونگا یہ کہا اور بھگوت چرنون کو چنتون کرتا ہوا دیہ کو چھوڑکر سارروپ مکتی
کو پراپت ہوا بھگوت کی استت کری اور پرم سوبھایمان بوان پر سوار ہوکر پرم دھام کو گیا اور
بھگوت نے اُسکے جسم کی واہ کریا خود کری اور جسطرح دسرتھ مہاراج کو تل انجلی دی تھی اُسیطرح جٹایو
کو دی واہ واہ کریا لتا اور ویدین تسلیتا بھگوت کی کہ کیسے کیسے بے حقیقت کسدرجہ کو پہونچتے ہین کہ
جہان وہم و قیاس کا بھی دخل نہین ؛ کتھا मामु भानजा مامون بھانجہ دونون ایسے پرم بھگت ہوئے
کہ بھگت کو اپنی سیوا سے خوشنود کیا اور جان تک بھگوت کے تصدق کری ولاجب بھگوت سن پائے تو لکھمن کو
کہکر تیر تھ جاترا کرتے ہوئے پھرنے لگے پنڈت درگیا نوان تھے بروقت جاترا کسی جنگل مین دیکھا کہ پرم سوبھا
یمان بھگوت کی مورتی ہی لیکن مندر اسکے واسطے نہین ارادہ مندر بنانے کا کرکے برابر تلاش کرنے لگے
لکھمن سے کچھ نہ لا کسی شہر مین پرتما پرکاش سرپور دن کا حال سنا کہ سنگ پارس کی ہی خوش ہوئے کہ اب مندر جسکے لیجانا

تیار ہو گا لیکن وہم یہ ہوا کہ بموجب حکم شاستروں کے جو تالہ سریوروں و سراوگی مین جانا ممنوع و متروک ہی
کسطرح جاوین آخر بعد تفتیش و بچار کے یہہ بات طبیعت مستقل ہوئی کہ یہہ جسم بھگوت سرن ہی بھگوت جسن بات مین
رضامند ہون وہ بات کرنی چاہیے اور بھگوت سرناگتون نے اگر دوزخ وغیرہ کا خوف کیا تو استقلال سرناگتی
مین فرق ہی غرض مندر مین جا کر سریوروں کے چیلہ ہو گئے اور ایسی خدمت اُس مندر اور سریوروں کی کری کہ
سب نے بے شعور ہو کر تمام کارخانہ اور اختیار مندر کا اُنکے سپرد کیا جب دیکھا کہ اب سب کام قابو مین آگیا
تو مورت لیجانے کی فکر کی لیکن راہ نکالنے کی تھی کہ دروازہ تنگ تھا معماران تعمیر کنندگان سے بحکمت
عملی دریافت ہوا کہ گنبد کے اوپر جو کلس ہی پیچ لگا کر مضبوط کیا گیا ہی اور وہ پیچ کھلسکتا ہی وہی
واسطے درآمد برامد مورتی کے راستہ ہی راتکو دونون نے صلاح کر کے اول اُس کلس کو اتارا اور پھر ہمشیرہ
زادہ اُسکی راہ لو نکلکر گنبد پر چڑھ گیا مامون نے مکانین بھیجکر اُس مورتی کو خوب مضبوط رسی سے باندھا کہ
بھانجہ نے اوپر سے کھینچ لی جب نلنے مورتی مذکورہ سے خاطر جمع ہو گئی تو مامون نے بھی اُسی راستہ سے نکلنا
چاہا لیکن بسبب کمال شادمانی اور خوشی کے جسم ایسا فربہ ہو گیا کہ اُس راہ سے نکل نہ سکا بلکہ پھنس گیا ہر چند
تدبیرات کری پیشرفت نہ ہوئی مامون نے بھانجہ کو کہا کہ اگر میرا جسم یہان رہا تو کچھ مضائقہ نہین اور نہ کوئی
بات رنج کی ہی مطلب دلی حاصل ہو گیا اور تم جاکر بھگوت مندر حسب دلخواہ تیار کرو میرا سر کاٹ کر یہین
ڈالدو تاکہ میرے کان سادھو بھیکھ کے کہ حقیقت مین بھگوت کا بھیکھ ہی ہجو اور ندمت سریوروں کی اُن
سے نہین ہمشیرہ زادہ نے غمگین ہو کر موافق فرمودہ اپنے مامون کے عمل کیا یعنے اپنے مامون کا سر کاٹ
لیا اور روانہ ہوا اگرچہ بمقتضاے گیان و استقلال بھگوت سرناگتی کے کچھ جائے غم نہ تھا
اپنے مامون کے نہین سمجھتا تھا لیکن بمقتضاے ست سنگ اور مہاجرت پرم بھاگوت کے اسقدر غم
والم مین مبتلا ہوا کہ ہرگز تسلی نہین ہوتی تھی غرض کبھی تو مامون کی مہاجرت سے غمگین اور کبھی حاصل ہونے
مراد دلی سے شادان جہان مندر بنوانا منظور تھا وہان پہونچا اور دور سے دیکھا کہ کوئی شخص
تیاری مندر کے سامان مین سرگرم ہی اپنے دل مین جانا کہ کسی اور شخص نے بنوانا مندر کا شروع کر دیا
یہ رنج از بس ہوا اور نزدیک اُس جگہ کے پہونچا دیکھا کہ مامون موجود ہی اور تیاری سامان مین سرگرم و مصروف
ہو رہا ہی کمال خوش ہوا اور دونون ماموں بھانجہ بغلگیر ہو کر ملے اور بھگوت مندر لگتا تھہ سواے کا اُس رب و
رنیت کے ساتھہ بنوایا کہ جسکی ثانی جہانمین نہین بنا تھا राघवानन्द रामानन्द جی رامانج سواے
کی سپردا مین پرم بھگت اور بھگتون کو آنند دایک ہوئے اور جس ملک مین رہتے تھے اُسکو مشل کاشی
جی کے کر دیا کہ چارون برن یعنے برہمن چھتری ویس سودر اور چارون آسرم یعنے برہمچرج

گرمستہ بان پرستہ منتہ کو بھگوت بھگتی مین مستقل کر دیا رامانندجی کو موت کے نچیہ سے نکال کر سارے سات سو برس کی عمر عطا فرمائی کہ یہ حال رامانندجی کی کتھا مین مذکور ہوا اس قسم کے معجزات انکے کثیر ہین اور مہما انکی احاطہ تحریر سے باہر + کتھا जगन्नाथजी جگناتھ پسر رامداس جی پاریک براہمن کانٹھ اکل مین دھرم اور بھگتی کی مرجاد ہوئے شہری رامانج سنپردا کے موافق بھگوت سرن ہو کر دل لگایا اور اپاسنا کے شاستر بخوبی پڑھکر اصول و اصلیت اپاسنا کو بخوبی سمجھا سار اور اسار کو علحدہ علحدہ کر دیا کہ جسطرح ہنس دودھ اور پانی کو جدا جدا کر دیتا ہی منشونکے موافق اچار اور دھرم کرتے تھے اور اننہ سرناگتی اور دتل قسم کی بھگتی کے عامل کامل ہوئے پرستم اپنے अनन्य
گرو کے پرتاپ سے دونون انگ یعنی ہر دو عضو مین کوچ یعنی بکتر پہنا تھا اسکے چند معنی ہین اول یہ کہ مہاراج پرو ہت راجہ کے تھے اور شجاعت مین مشہور و معروف ایک عضو یعنی ظاہر مین تو بکتر پہنا کرتے تھے کہ جیسا سپاہی لوگ پہنتے ہین اور عضو ثانی یعنی دل کو حلم اور برداشت کا بکتر پہنایا تھا کہ کسی کی درشت گوئی کا حربہ دل کو نہ لگے دوم یہ کہ دونون عضو یعنی ہر دو دست پر علامت سنکھ اور چکر کی دھارن کرکے کلجگ کے پاپ جو مثل تیر و تلوار کے ہین اُنسے جسم کو بچایا تھا سوم یہ کہ ظاہری جسم مین تو بھگوت سیوا کا ایسا کوچ پہنا تھا کہ دیگر کام دنیاوی جو تلوار سے بھی زیادہ تیز ہین ہرگز کارگر نہین ہوتے تھے اور باطنی عضو یعنے دل مین بھگوت دھیان اور تصور کا کوچ پہنا کہ جسکے سبب سے دیگر خیالات کا حربہ نزدیک نہین آسکتا تھا + کتھا लक्ष्मणभट्ट. لچھمن بھٹ رامانج سنپردا مین پرم بھگت سرناگتی طریق کے ہوئے بھگتی کا آچار موافق منشیرونکے کرتے تھے اور بھاوا اور بھگوت دھرم اور بھگوت بھگتونکی سیوا اور دتل قسم کی بھگتی مین مشہور و معروف ہوئے صبر اور حلم اور اخلاق بدرجۂ غایت تھا اور دل کبھی خواب مین مطالب دنیاوی پر توجہ نہین کرتا تھا پرم دھرم جو سرناگتی ہی اسکا پرت پالن کرکے زمانہ کو آپدیش کیا اور سری مدبھاگوت کو بچار کر سار اور اسار کو علحدہ علحدہ کر دیا بھاگوت کی کیرتن مین یکتا سے زمانہ تھے اور بھجن مین لاثانی

نشٹھا بست و چہارم در تعریف و بیان کتھا شنوندہ بھگت

سری رگھنندن سوامی کے چرن کملونکی مکٹ ریکھا کو ڈنڈوت کرکے سوامی کے رام اوتار کو ڈنڈوت کرتا ہون کہ واسطے اودھار بھگت کے اجودھیا پوری مین دھارن کرکے راون وغیرہ راچھسان کو قتل کیا اور دھرم کی مرجاد قائم کرکے پوتر چرتر بھگت مین پھیلائے یہ پریم نشٹھا بھگوٹ روپ ہی اور حقا نشٹھا اس سے پہلے بیان ہوئی اُنکا انجام دتل یہ نشٹھا ہی اس سے آگے اور کوئی درجہ نہین کہ اُسکو بیان

کرتا پُرسے جیون مُکت جو مشہور ہی وہ اسی پریم کے مستقل ہونے کو کہتے ہین اور بعض شخص جو کیول مُکتی
کہتے ہین وہ بھی اسی پریم اور مستقل ہونے کا نام ہی سلئے دل رکھیشر نے اول تمہید اپنی سوتر مین یہ سوتر
لکھا ہی अथाताभक्तिंजिज्ञासा قبل تحریر اِس سوتر سے یہ بات ثابت اور قائم کر چکے ہین کہ بھگوت
بھگتی ہر چہار پدارتھ یعنی دھرم ارتھ کام موکھ کی دینے والی ہی بعد ثبوت مذکورہ یہ سوتر لکھا ہی اور معنی
اِسکے یہ ہین کہ پس اسواسطے اس بھگتی کو جاننا چاہیے کہ کیا ہی सापरानु रक्ति रीश्वर اُس سوتر کا
اِس سوتر مین جو اب ہی کہ پرم انرکتی اتیشر مین ہونی اُسکا نام بھگتی ہی اور انرکتی خواہ راگ خواہ پریت
خواہ رت خواہ پریم خواہ عشق خواہ محبت خواہ الفت سب ایک معنی رکھتے ہین اور چونکہ بھگتی کو انرکتی
لکھا تو بھگتی کے معنی پریم یا عشق ثابت ہوگئے اور معلوم ہو گیا کہ پریم اور بھگتی ایک بات ہی چنانچہ
شاردِلیہ تنتر مین لکھا ہی کہ اتمنیہ یعنی لاشرک محبت جو بھگوت مین ہی اُسکو پریم کہتے ہین اور اسیکا نام بھگتی ہی
اب وہ واعتراض لازم آئے اول یہ کہ اگر پریم اور بھگتی ایک بات ہی تو بھگتی کا حال دیباچہ مین مندرج
ہو چکا یہان دوبارہ کسواسطے بیان ہوتا ہی دوم یہ کہ اگر اخیر درجہ سب نشٹھاؤنکا پریم نشٹھا ہی تو جو
دیگر نشٹھا اور انکی تعریف پہلے لکھی گئی وے نشٹھا کسواسطے لکھی صرف یہ پریم نشٹھا کا فی تھی سو
جواب اعتراض اول کا یہ ہی کہ دیباچہ مین جو حال بھگتی کا لکھا گیا وہ مہما بھگتی ہی اور سروپ اُسکا
اور اقسام اُسکی لکھی گئی اور اس نشٹھا مین وہ حال مندرج ہوتا ہی کہ بعد حاصل ہونے اُس بھگتی کے جو
حالت اس شخص پر گذرتی ہی جواب اعتراض دوم کا یہ ہی کہ جو مہما اور تعریف ہر ایک نشٹھا کی لکھی گئی
وہ سب صحیح اور درست ہی لیکن یہ پریم نشٹھا جو تجویز نہ ہوتی تو حالت اخیر جملہ نشٹھا گذشتہ کی ہی اگر یہ
سب نشٹھا تجویز نہ ہوتی تو اس حالت اخیر کی نوبت تحریر کب پہونچتی علاوہ ازان اگرچہ نشٹھا کثیر ہین
لیکن حالت اخیر سبکی یکسان ہی مثلاً وہ اس نشٹھا والے اپنی آپا سنا پر مستقل ہو کر اس درجہ کو پہونچگیا ہی کہ
کبھی گاتا ہی کبھی ناچتا ہی کبھی ہنستا ہی کبھی روتا ہی اور کچھ خبر اپنے بیگانے کی نہین رکھتا جب سکھیا یا تسل اسر
یا پوجا وغیرہ نشٹھا والا اخیر درجہ کو پہونچیگا تو اُسکی بھی ایسی ہی حالت ہوگی درصورت سب نشٹھاؤنکی
اخیر حالت واحد ہوئی اور اُس اخیر حالت کا بیان اگر ہر ایک نشٹھا مین لکھا جاتا تو قطع نظر طوالت کے ایک
طرح کا حال سب نشٹھاؤن مین لکھنا پڑتا سو اسواسطے یہ پریم نشٹھا مقرر ہوئی سوائے ازان ہر ایک شی کی انتہا
و انتہا معین ہی اگر پریم نشٹھا مقرر نہوتی تو درجہ انتہا کا معلوم نہوتا اور واضح ہو کہ مکتی ثمرہ اس نشٹھا اور
جملہ نشٹھاؤن کا ہی اور درجہ اخیر سب نشٹھاؤنکا پریم ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ اگرچہ پریم بھگتی اور پریم کہ
معنی اور ایک بات ہین لیکن سب شاستر وِنمین اُس حالت معینہ کو بھی پریم لفظ سے نامزد کیا ہی کہ جو

عشق کی شدت مین عاشق اپنی بھگت پر گذرتی ہو پریم ووہ سے پیدا ہوتا ہی ایک اشیر کی کرپا سے کہ
بھگوت نے ایکا دشمن ہمارا ہی کہ وہ کوئی نہ گروسے پڑھے نہ تپ کیا نہ جگ وغیرہ کری صرف ہی ہی
کرپا سے بھکو پہونچ گئے یا مثل میرا ان بارہ کرتی کے کہ وہ بنا وہ عشق بھگوت کرپا سے ہوا دوسرا بھلوت
ہوتا ہو بغیر بھگوت کرپا کے پیدا نہین ہوسکتا ہی اسکے گن سنکر یہ بت ہوا ہو اور اس محبت سے نرم ہوکر اکار اور
محو ہو جاوے یہ اشارہ ہی کہ بھگوت اپنے بھگت کے سننے سے توجہ دل بجانب بھگوت
لے لگانے کے لائق ہوا وہ ایسی ہو جیسے گنگا کا پرواہ وقت جاری رہتا ہی وہ بھاو دو قسم کا ہی
ایک تو بھگوت بھگتون کے پرتاپ سے ہوتا ہی جیسے تارومی نے پرھلاو دو چند پرجاپت کے پسر اکمو
ہوتا ہی سے راجہ سوا مبھو کو بھگت سے تارا گمو گن کو اپنایا اور بالفعل بھگوت سروپ حاصل ہوا اور اب بھی
مشہور و معروف ہی کہ ایسا کوئی کام نہ رہا کہ لگیا کہ لحظہ مین منزل کو پہونچا دیا دوسرا عمل سے ظاہر ہوتا ہی
جیسے تارومی نے بھلوت جو تردن کو سنا اور اوسپر عمل کیا بھگوت بھگت اور پریمی ہو گئے اس بھاو
کی تفصیل تنتر شاستر مین لکھی ہین ایک وہ جو ہمیشہ بھگوت مین طبیعت لگی رہے اسمین بھی دو درجہ
ہین اول وہ کہ بھگوت کے سوا اور دنیا کی خواہش نہین ہوتی مثل پرھلاد سنکادک دوسرے وہ
کہ بھگوت نعمات دنیا کی خواہش ہوجاتی ہو مثل ارجن وغیرہ دوسرا وہ کہ حالت پریم کی وقت سمادھی کے
ہوتی ہو مثل شکدیو وغیرہ تیسرا وہ کہ بڑی کوشش کرکے دلکو لگاتے ہین تب پریم کی حالت پیدا
ہوتی ہو مثل اکثر وغیرہ چوتھی وہ کہ اس کرتے ہین کہ ہمارا مثل گوپکا دنکے بھگوت سے پریم سے
پورن ہو اشل اودھو وغیرہ اب قبل از تحریر اقسام حالت پریم کے تصریح اس بات کی ضرور
ہوئی کہ عشق کی وہ حالت ہین ایک سنجوگ یعنی وصل دوم بیوگ یعنی ہجر سو بھگوت عشق مین بھی
حالت ہجر ہوتی ہی یا نہین اور اگر ہوتی ہی تو اسکی کیا صورت ہی سو واضح ہو کہ ضرور بیوگ ہوتا ہی مگر
مثل عشق مجازی شہوت پرستان و وابستگان دنیا کے نہ کہ کاٹنے والا نہین ہوتا بلکہ بھگوت
کے عشق اور تصور کا زیادہ کرنے والا ہی جسطرح کوپکاؤنکو بروقت تشریف بردی برج چند مہاراج کے برہ ہوتا ہی مگر
وہ ایسے پریم کا بڑھانے والا ہوگیا کہ محو ہوکر بھگوت کے وصل والی کو پراپت ہوئین اسمین اگر یہ
استفسار ہی کہ یہ صورت تو ان بھگتون کی برہ کی ہی کہ بروقت موجود ہونے رام کرشن وغیرہ کے انکو
برہ ہوا لیکن جن لوگونکو کہ دھیان یعنی تصور سے بسماعت روپ اور گن بھگوت کے عشق پیدا ہوا ہو تو وہ کیونکر
بھی برہ ہوتا ہو یا نہین سو واضح ہو کہ انکو بھی برہ ہوتا ہی اور اسکی چند صورت ہین ایک یہ کہ بروقت دھیان بھگوت کے
کسیوقت تصور گوپکاؤن یا دسرتھ مہاراج یا کوشلیا مہارانی یا نند جسودھا جی یا دیگر بھگتون کے

ہجر کا آگیا یا کتھا انکے بیوگ وغیرہ کی سنی تو جو حالت اُنپر بحالت بیوگ گذرتی تھی وہی اس بھگت پر گذرتی ہین اور ذرا فرق نہین رہتا چنانچہ بروقت کتھا اور سنتے کسی چرتر ہجر کے اکثر تجربہ ہر ایک کو ہوتا ہی علاوہ ازان جسوقت تصور کی پختگی ہونے لگتی ہی اُسوقت جذبہ کثرت تصور اور شوق سے اُور رپہ حسن کا جو برہ ہوتا ہی وہ حالت بھی بعینہ حالت ہجر معشوق کی ہوتی ہی اس سے سوا جب بھگوت کا دھیان و تصور ہر وقت رہنے لگا تو بھگوت کے ساکھشات درشن اس بھگت کو ہوتے ہین یا وہ تصور سروپ اور حسن مثل ساکھشات روپ کے ہوجاتا ہی اُسوقت ہمیشہ اور ہر روز حالت وصل اور ہجر کی گذر کرتی ہین غرض حالت ابتدا سے تا حالت انتہا وصل اور ہجر دونون ہوتے ہین اب یہ تحریر واجب ہوئی کہ بعض اشخاص نے ہجر کا ورجہ بہ نسبت درجہ وصل کے زیادہ لکھا اور حقیقت مین جو کچھ لطف ہجر مین ہی وصل مین اسقدر نہین سو دونون مین درجہ کا فرق کسطرح ہی سو واضح ہو کہ اگر بدلایل لکھا جاے اور ثبوت ترجیح ایک کا دوسرے پر کیا جاے تو صدہا کتابون مطول مین گنجایش تحریر کی نہو کسواسطے کہ انجام کو تنازعہ و مناظرہ تائید شرتی اور نیائی و پاتانجل و کرم شاستر و بیدانت پہونچ جاتا ہی اور فیصلہ نہین ہوتا سو اسواسطے اُس طوالت سے درگذر کرکے جو خلاصہ سب تقریرات کا پایا گیا وہ لکھا جاتا ہی کہ عشق مین ہجر اور وصل دونون لازم و ملزوم ہین کسواسطے کہ اگر ہجر ہمیشہ نبارہے اور توقع وصل یا وصل تصوریہ خواہ ظاہری کی نہووے تو عشق کبھی نہووے تو القیاس اگر ہمیشہ وصل کی حالت رہی اور ہجر یا خوف ہجر نہووے تب بھی عشق برگز نہو پس عشق نام اُسیکا ہی کہ ہجر کے بعد وصل اور وصل کے بعد ہجر ہوتا ہو درجہ صورت ہجر اور وصل دونون لازم و ملزوم ہین اگلا چونکہ ہجر مین لطف زیادہ تر ہی اور پختگی عشق کی بذریعہ ہجر ہوتی ہی اور اصلی ہی کہ وصل دائمی یعنی مکتی ہی ہجر کی بدولت جلد حاصل ہوتی ہی اسواسطے بعض اشخاص نے اُسکو ترجیح لکھی ہی اور اگر اصول پر نگاہ ہوتی ہی تو سب شاستر اور سب سادھن اور بھگتی گیان بیراگ وغیرہ صرف براے وصل ہین اب حالت و اقسام پریم کی لکھی جاتی ہین تمثیلات ہر ایک حالت کی جو تحریر ہونگی تو اُنکے پڑھنے سے یہ شبہہ نہووے حالت بزمانہ سابق گذرتی ہونگی بلکہ وے سب حالت سب بھگتون پر ہمیشہ اب گذرتی ہین اور جیسا تصور بھگوت کو جسوقت ہوتا ہی ویسے ہی سواج کا تدروپ اور مجسم ہوجاتا ہی وے حالت بارہ ہین اور بعض نے انمین سے بارکی نکالکر تین حالت زیادہ کری کہ سب پندرہ ہوگئین سو سب کی شرح کیجاتی ہی اوّل حالت اوپت वप्त جب محبوب کی خوبصورتی اور اوصاف کو سنا اور از بس تمنا اُسکے ملنے کی ہوئی اور پھر کسیطرح وہ نظر پڑا تو سواے اس محبوب کے اور کسی پیاری چیز کا اور کسی کے

دیدہ یا شنیدہ حسن کا آنکھون مین نہ سمانا اور بہ رغبت اور چاہ ہونی کہ یہ پیارا میری آنکھون سے لحظہ بھی جدا نہو
اون اوقات مین جو حالت عاشق صادق پر گذرتی ہے اوسکا نام ابھیسار ہے مثل جانکی مہارانی کے
کہ جب رکھندن سوامی جنک پور مین پہونچے یا رکمنی جی کو یا گوپکا ؤنکے یا اکرور کے یا سو یتھمن کے
دوم بت بت کوئی بہانہ کرکے دوت یعنی قاصد سے اپنے محبوب کا حال پوچھنا اور اوس استفسار
کے وقت دل بیقرار اور مضطرب عاشق پر جو حالت گذرتی ہے یا محبوب کا حال سنکر جو
حالت اور خوشی ہوتی ہے یا محبوب آیا ہے اور بسبب عدم تعرف سابقہ کے ملاقات و گفتگو نہین
ہوئی اور اسکا ذکر ہونا کہ یہ کون ہی اور کہان سے آیا ہے اسوقت جو حالت ہوتی ہے یا محبوب کی
جانب سے پیغامبر آیا ہے اوسکے ساتھہ گفتگو ہونے کے وقت جو نوبت ہوتی ہے ان سب حالتون
مین سے کوئی سی حالت ہو اسکا نام بت ہے اور واضح رہے کہ اُسکے وشل درجہ مین جاپ پرجاپ
وغیرہ اور ہر ایک مین نئی نئی بات ہے بسبب طوالت نہین لکھی تمثیل اس بت حالت کی یہ ہے کہ جسوقت
اودھو جی برج مین سری برج کشور مہاراج کا پیغام لیکر آئے اسوقت جو گفتگو ہوئی یا یہ بہانہ بحضور کے
گوپیون نے برج چندر مہاراج کی بیوفائی وغیرہ کو بیان کیا کہ بھنورگیت مین مفصل لکھا ہے یا جسوقت
رکھندن سوامی جنک پور مین پہونچے اور وہان استریون نے روپ منوہر کو دیکھکر یا مجد گرگفتگو
کری سوم للت للت کا سروپ یہ ہے کہ محبوب کے دیکھنی کا شوق اور اسکے غلبہ سے بزرگون
کی نصیحت و سرزنش کو نہ خیال کرنا اور بار بار واسطے دیکھنے کے تمنا ہونی اور شرم کو دور کرکے
واسطے دیکھنے کے پیچھے ہو لینا اور جب آنکھ بھر دیکھہ لیا اُسوقت بزرگون سے اور اپنی ساتھہ محبت
کرنے والون سے شرم ہوئی جسطرح گوپکا کہ جب برج موہن مہاراج بن سے آئے تھے تو برج گوپکا شرم
اور لحاظ کو چھوڑکر بلا خوف ساس سسر وغیرہ کے دیکھنے کو جاتی تھین یا سیو مبر وقت قبل توڑنے
دھنس کے جو حالت جانکی مہارانی پر گذری چہارم دلت دلت محبوب کسی باعث سے آنکھونکے
سامنے نہین اوسکے ہجر مین رنگ کا متغیر ہونا اور بیخوابی اور کمزوری و لاغری و بیقراری ہوجانی اور کسی
چیز کا نہ سوہانا اور گریہ و زاری سے بیحواس ہوجانا اور محبوب کا دلمین تصور کرکے اوسکے تن مٹی ہونا اور
اسوقت دل نرم ہوکر جو کچھہ گذرتا ہے اسکو دلت کہتے ہین جسطرح سے گوپکا ؤن سے شروع راس مین
برج کشور مہاراج انتردھیان ہوگئے اور اُسوقت طرح طرح کے بلاپ گوپکا ؤن نے کیے اور جب بعدہ تلاش
منموہن نہ ملے تو چرتر دنکا گان کرنے مین لین ہوگئین یا سری جانکی مہارانی پر وقت جانے لنکا کے
اور رہنے اشوک باٹکا مین جو حالت گذری پنجم ملت ملت عرصہ دراز سے جو معشوق سے

جدائی تھی اور شدت درد ہجر سے دل مضطرب و بیقرار ہوکر طرح طرح کی تمنا و آرزو کیا کرنا تھا وہ محبوب مطلوب بعد مدت ملا ہے اوسوقت جو دل کی حالت ہوتی ہے اُسکا نام ملت ہے جسطرح سری برج چند نت ناگر مہاراج راس لیلا مین انتردھیان ہوگئے تھے اور یکایک گوپکاؤن سے پھر ملے یا سری رگھنندن سوامی اجودھیا مین بعد فتح لنکا آئے اور بھرت وغیرہ مہجوران کو جان تازہ عنایت فرمائے

ششم کلت کالت جسوقت دل سنجوگ یعنی وصل کی خوشی سے نرم ہوکر محبوب کی محبت مین غرق ہوتا ہے اُسکو کلت کہتے ہین وہ دو قسم کا ہے ایک یہ کہ معشوق سے ظاہری وصل ہوکر اُسکے دیکھنے یا گفتگو و ناز و ادا یا ملنے سے جو آنند ہو دوسرا یہ کہ خیال اور تصور مین وصل ہوکر جو تمنا تھی وے اُس تصور مین بعینہ میسر ہون اور اس سے آنند ہووے دونون طرح کا وصل پرم آنند سکھ کا دینے والا ہے جسطرح کسی گوپی کو سری برج چند مہاراج نے بن مین اکیلا پاکر اپنی گفتگو محبت و لطیفہ آمیز اور ہمدگر کے ناز اور ادا سے اور جو چیز لینی دینی دشوار ہووے ایسے ہمدگر کے مانگنے سے اور ہنسی اور چھیڑ چھاڑ اور کشاکشی وغیرہ سے پرم آنند کی انتہا کو پہونچایا اور محواُسی لطف کے کیا یا بروقت راس لیلا ایسے حالات مفصل پنچ ادھیاے مین لکھے ہین **ہفتم** چھولت ملت محبوب پر بسبب غایت محبت کے غصہ آجانا اور محبوب کے عیب بیان کرنے اور کثرت محبت کے غصہ سے لبعد کا پھڑکنا اور جسم کا کانپنا اور دیگر حالات غصہ سے محبوب کا تدارک ہو جانا اسکو چھولت کہتے ہین جسطرح کوپکا بھنورگیت مین کمال غصہ سے کہتے ہین کہ ای بھنور تو اُسی کرشن کی تعریف کرتا ہے کہ جسنے رام اوتار مین بالی کو مثل شکاری کے ہوکر مارا کہ جسکا گوشت پوست کا آمد نتھا اور محبت سے جو راون کے ہمشیرہ آئی اسکے حسن کو خراب کرکے نہ خود رکھا اور نہ اور کے لائق رہی دیا یا دن اوتار مین راجہ بل کی جگ کو خراب کردیا جسطرح لچھمن جی کو بروقت بن باس ہونے کے رگھنندن سوامی پر غصہ آیا اور کہا کہ آپ کیا براہمنون کی سی بات کہتے ہین کہ بن مین جاکر رکھیشرون کے درشن اور تپ کرینگے مین آپ کا غلام ہون اجازت ہووے کہ دشمنون کو واصل جہنم کردون اور اسی طرح چترکوٹ پر جب بھرت جی گئے تب غصہ آیا **ہشتم** چلت بروقت دیہ تیاگ یعنی مرگ کے اپنے معشوق کا تصور کرکے یہ درخواست بحالت شدت عشق کرنے کہ دوسرے جنم مین بھی مجکو اُسکا عشق ہووے اور وہی ملے اسکا نام چلت ہے جسطرح پاربتی جی نے دچھہ پر جاپت کے جگ مین بروقت چھوڑنے جسم کے درخواست کرے یا بالی یا راجہ دسرتھ دسر بھنگ وغیرہ نے **نہم** رتن تصور محبوب سے جو صورت دلمین ظاہر ہووے حسب خواہش دل و رغبت طبع سنگار وغیرہ کرنا اور ہنسنا

اور کھیلنا بولنا بیٹھنا اور اپنے دل کی آرزو پوری کرنی اور سوائے محبوب کے اور کسی کا حال نہ سننا نہ اور کو دیکھنا نہ اور کسی سے بولنا ایسی جو حالت ہو اُسکو کرانت کہتے ہین جسطرح کوئی گوپی بھگوت کے تصور سے ظاہر کی سب بات بھول گئی اور تصور مین جو پریمانند حاصل ہوا اسمین مثل جوگی جنون کے جیون کی تیون رہ گئی اور ہیچ کا جو دکھ تھا نزدیک نہ رہا اور مثل دیوانہ کبھی آنکھ کھولتی تھی اور کبھی بند کرلیتی تھی واضح ہو کہ عاشق بہور کو گر راحت تصور معشوق کی نہووے تو شدت غم سے زندگی نہوا گر ہر وقت تصور مین غرق رہے تب بھی زیست چند روزہ ہوتی ہے بکرانت ایک فرع حالت نہم کی ہے اسیواسطے شمار مین داخل نہین کیا جسوقت عاشق یعنی بھگت بسبب حاصل ہونے عشق بھگوت کے اپنی قسمت کی بڑائی کرتا ہے یا اپنے اشٹ دیو یعنے بھگوت کی بزرگی اور اسکے ملنے کا آنند اور اُس آنند کی بزرگی اور مشکلات اُسکے ملنے کی بیان کرتا ہے یا اپنے اشٹ دیو سے جو اوروں کی محبت بھی اُنکی تعریف اور توصیف کہتا سنتا ہے یا اپنے محبوب کے نہ ملنے اور دیکھنے کا افسوس کرتا ہے اُن حالات مین سے ایک حالت ظاہر ہو یا چند اُسکا نام بکرانت ہے جسطرح بھردواج اور اتری اور بالمیک وغیرہ رکھیشیرون نے برودت دیکھنے سری رگھنندن سوامی کے اپنے قسمت کو سراہا یا برمھا وشیو اور دیگر رکھیشیرون نے بھگوت کی مہما بیان کی یا برمھا جی نے برمھ استتی مین بڑائی برج اور گوپکاؤنکی کی اور سکلات حصول بھگوت اور بھگوت کے پریم کی بیان کی یا گوپکاؤن نے بیان کیا کہ وے آنکھین اور من کو پکاؤن کی دھن ہین جو نندنندن سوبھاوھام کو دیکھتی ہین سنکرانت ضمیمہ کرانت اور بکرانت کا ہے شرح ضرور نہین دہم بھرت اس حالت کی صورت موافق اشلوک تمثیل کے ہے کوئی گوپی کہتی ہے کہ دیکھو پہلے جنم مین مجکو سری کرشن مہاراج کا پریم نہوا اسیواسطے یہ دیہہ پائی اور جگت کے دکھ دیکھنے پڑے اور کبھی مکتی مین جو سر بکرشن کے پریم کی تقدیم نہین وہ مکتی نہین گویا موت ہے مساوی یہ ہے کہ اگر بروقت موت بھگوت کا پریم ہووے تو موت مثل ہزار زندگی کے ہے اور جس مکتی مین کہ بھگوت کا پریم نہین وہ مکتی ہزار موت سے بدتر ہے کوئی گوپی سر کرشن مہاراج سے مان کرکے باوجود مناؤنے کے راضی نہوئی جب سر بکرشن مہاراج چلے گئے تب افسوس کرکے بحالت بیحجابت ہوئی اور اپنے جسم کو اور مان کو لفرین کرکے شدت غم اور ہجر سے تصور مین محو ہوگئی سنبھرت ضمیمہ بھرت کا ہے شرح ضرور نہین بھی یازدہم گلت محبوب کی خوبصورتی وغیرہ کا تصور کرکے یا اوسکی صورت کو دیکھکر مثل گلائی ہوئی چاندی سونے کے دل کا نرم ہوجانا اُسکو گلت کہتے ہین جسطرح کوئی گوپکا کسی سکھی کو دیکھکر کہتے ہے کہ دیکھو اس گوپکا نے

ایک دفعہ سری برج کشور کی خوبصورتی اور زیبایش اور گفتگو وادا وغیرہ کو کسی سے سنا ہی اس سبب سے
اسکا یہ حال ہی کہ مثل جوگیون کے خاموش ہوگئی ہی اور حس وحرکت بھی نہین رہی کبھی رونی ہی کبھی جسم پر
بال کھڑے ہوجاتے ہین کبھی ہنستی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی گاتی ہی اور کہتی ہی کہ کب مین اس پیارے
کو دیکھونگی جبکہ سماعت حسن نند نندن سے یہ حال ہی تو نہ معلوم کہ بعد دیکھہ لینے مہمو ہن کے کیا حال ہوگا
دوازدہم ستتر پت سچدانند گھن پوران برمھ پرماتما چھپ سمدر سوبھاوھام مین ایسا جسکا
دل لگا ہے کہ جہان تہان اسکو دیکھتا ہے اور ایسا محو اور مستغرق اس روپ انوپ مین ہی کہ مطلق
دوسری طرف دلکی توجہ رجوع نہین کرتی در ودیوار مین وہی محبوب نظر آتا ہے کہ اینک جنم مین طرح طرح کے
جوگ اور ابھیاس اور شبھ کرم جسکے واسطے کیے تھے اسحالت کا نام ستتر پت ہی اور مال اور انجام سب
آپاسنا اور نشٹھاؤن کا یہ حالت ہی اسکی تعریف مین بھگوت گیتا مین یہ لکھا ہے کہ جو باسدیو روپ سب جگہ
دیکھتا ہی سو مہاتما دُرلبھ ہی اسی حالت اور درجہ کی تعریف مین سب تعریفات مندرجہ بھگوت گیتا اور بھاگوت
کے ہین اسی درجہ کو سانڈل سُوتر مین پراانرکتی یعنی پرابھگتی کے نام سے مندرج کیا ہے کہ وہ سوتر
اوپر لکھا گیا مستقل ہونا اس درجہ کا جیون مکت ہے اور نمونہ اسکا مکتی اور پرم پد اور واضح ہو کہ جو حالتین
سادھک ساتوک بھگتی کی یعنی سامان سوم وچہارم کرس بھید کے بیان مین مندرج دیباچہ ہوئی ہے بھی پریم نشٹھا
کے متعلق ہین سو بعد شمول جملہ حالتون مندرجۂ دیباچہ اور اس نشٹھا کے اگر کسی عاشق کی کوئی حالت
جدید سُنے یا دیکھے مین آوے تو وہ فرع اُن حالتون کی سمجھہ لینی چاہیے یا میری کوتہ قلمی ورنہ کوئی بات
ایسی نہین کہ شاستر نے جسکا اصول نہ لکھا ہو ہے رگھنندن سوامین سے دین بندھل سے تپت پاؤن
مہاراج جسطرح شیشی بھاؤ آپ پر ختم ہوا ہے اسیطرح تپت پاؤن اور ادھم اودھارن نام بھی آپ پر ختم ہے
اور جسطرح شیش ناگ پر شیش بھاؤ ختم ہوا ہے اسیطرح ادھم اور پتت ہونے کا درجہ میرے اوپر
ختم ہے لیکن عیب میری کم قسمتی سے کہ شیش جی کو تو ہر وقت کا قرب حاصل ہوا اور مین اب تک اس
جگت کے بکھیڑے مین ہاے ہاے کرتا رہون اور وصف یہ ہے کہ مین تو اپنے کام مین ہوشیار اور
چست وچالاک ہون یعنی کوئی گناہ اور عذاب ایسا نہین جو مینے نہ کیا ہو یا نہ کرتا ہون اور آپ کو کبھی اپنے
نام کا خیال بھی نہین ہوتا سو کچھ پرواہ نہین اب مین نے کتابون مین لکھنا شروع کردیا ہے کبھی تو
خیال ہوگا اگرچہ ایسی لفظ عرض کرنی قاعدہ سے بعید تھی لیکن جناب کے توقف اور تساہل نے
کسلائی اور لکھائی گستاخی معاف ہووے مزید برآن یہ ہے کہ جناب کا وعدہ مستقل چند جگہ پر ہے
کہ جو سرن آتا ہے اُسکو ابھی کردیتا ہون سو مدت ہوئی کہ درود ولت پر پڑا ہون اگرچہ ایسا نخت اور مستقل

نہین کہ دعوی کرکے ثبوت کرو ون لیکن یہ جناب کو خوب معلوم ہی کہ آپ کے دروازے کے سوا اور کسی سے کچھ تعلق بھی نہین رکھتا جب جو کچھ میرے واسطے ہوگا آپ سے ہوگا مختصر عرض یہ ہی کہ کسی طرح اُس روپ انوپ کے چرنون مین دنڈوت لگا رہون کہ جو دیباچہ کے اخیر مین لکھ آیا اور اس چھند مین بھی درج ہی چھند یہ سمت دنکر بنس بھوکھن کام ہو چھپ سو ہیے ॥ نواتب دھر برگات انبر ہیت مُن مَن موہیے مکٹ انگد آدیچتر بھوکھن انگ انگن پرت بچے ؛ انہوج نین بشال اُر بھج دھن نر کھنت بیچے ؛ کتھا **राजाअम्बरीष** راجہ انبریش کی کتھا مین تحریر ہوا کہ ذکر رانی کا پریم نشٹھا مین مندرج ہوگا سو اُسی رانی کا ذکر تحریر ہوتا ہی کہ جب یہ رانی بوا ہی آئی اور راجہ سے اُپدیش علٰحدہ سیوا پوجا کرنے کا پایا تو نہایت پریم اور اعتقاد سے بھگوت مورتی براجمان کرکے سیوا پوجا کرنے لگے اور اسقدر پریم بھگوت مین ہوا کہ کسی وقت سوائے بھگوت بھجن اور آراد ھن کے کسی کام مین مصروف نہوتی تھی راجہ کو بھی اس حال کی خبر پہونچی مجلسرائے رانی موصوف مین آیا دیکھا کہ رانی کو اسقدر بھگوت مین پریم ہی کہ درجہ ہائے اولین سے درگذر قریب درجۂ اخیر یعنی تدروپتا کے پہونچ گئی ہی کبھی نہایت شوق سے گاتی ہی اور کبھی ناچتی ہی اور کبھی ہنستی اور کبھی روتی اور کبھی بھگوت تصور مین مثل نقش دیوار کے ہوجاتی ہی راجہ یہ حالت دیکھکر کمال خوش ہوا اور اپنی خوش نصیبی بیان کرتا ہوا رانی کے پاس پہونچا رانی کہ محو دیدار بھگوت کی ہوکر ازخود رفتہ تھی اولاً کچھ ملتفت نہوئی اور بعد دیر جب کچھ ہوش مین آئی تو راجہ کو دیکھکر کمال تعظیم وغیرہ سے پیش آئی بدین سبب کہ اولاً تو شوہر ہی دوئم راجا سوئم گرو کہ اُسکے ہی اُپدیش سے بھگوت سیوا نصیب ہوئی بعد گفتگو ست سنگ اور بھگوت آرادھن کے راجا نے فرمایش کیرتن بھگوت چرتر ونکی کری چنانچہ رانی نے بھگوت کیرتن اور نرت شروع کیا اور ایسے پریم مین مگن ہوگئی کہ کچھ خبر خویش و بیگانہ کی نرہی راجا بسبب لذت پریم کے کہ کبھی وہ مذاق اور لطف پہلے نصیب نہین ہوا تھا خوش نصیبی اپنی سمجھکر ہمیشہ اور ہر وقت رانے ممدوحہ کے ست سنگ مین رہنے لگا اور انجام رانی کے پریم کا یہ ہوا کہ تمام شہر اور ملک راجہ کا بھگوت بھگت ہوگیا وہ مفصل حال راجہ ممدوح کی کتھا مین تحریر ہوا کتھا **सुतीक्ष्ण** سوتیچھن رکھیشور یہ اگستی رام اُپاسک از بس پریمی ہوئے جب سری رگھنندن سوامی دنڈک بن کو تشریف لے گئے اور قریب آشرم سوتیچھن موصوف کے پہونچے تو سوتیچھن جی خبر تشریف آوری اپنے سوامی کی سنکر واسطے استقبال کے روانہ ہوئے لیکن پرم آنند بھگوت کے آنیکا اور شوق درشنونکا اسقدر ہوا کہ سب خبر اپنے اور بیگانہ کی بھول گئے سوائے اُس روپ انوپ تصوریہ کے چشم ظاہر اور باطن کو کچھ نظر نہین

آتا تھا اور نہ یہ کچھ ہوش تھے کہ مین کون ہون اور کہان ہون اور کسطرف جاتا ہون جب کبھی ہوش
مین آتے تھے تو یہ خیال ہوتا تھا کہ آج کونسی ساعت سعید اور کیا روز مبارک ہے کہ درشن اُس سوامی کے
کہ جوشیو اور برہما کو بھی نصیب نہین کرونگا اور کبھی اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ میرے برابر
اور کون خوش نصیب ہے کہ جسکو درشن پورن برہم سچدانند گھن کے ہونگے غرض ایسے خیالات اور
خوشی مین ایک قدم بھی نہ چلا گیا اور خود رفتہ ہوکر راہ مین بیٹھ گئے اسقدر اس تصور یہ روپ مین مگن ہوئے
کہ جب رگھنندن سوامی مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے تشریف لائے تو کچھ خبر نہوئی اور جو آواز دی
تو کچھ نہ سُنا تب رگھنندن سوامی نے وہ اپنا روپ تصوریہ انتردھیان کر لیا اور چترپھوج روپ
اُنکے دلمین ظاہر کیا جب رکھیشر نے وہ منوہر روپ اپنے مطلوب کا نہ دیکھا تو بسبب اضطراب اور بیقراری
کے آنکھین کھولدین اور اپنے مطلوب مرغوب کو روبرو موجود دیکھکر اور نہایت پریم سے ارخود رفتہ
ہوکر قدم پکڑ لیے اور نہ چھوڑے بھگوت نے زبردستی اٹھاکر اپنی چھاتی سے لگایا اور آسرم مین جاکر
قیام کیا رکھیشر نے حسب قاعدہ پوجا وغیرہ کرکے بھگوت ستتی شروع کی لیکن کیا ذکر تھا کہ بسبب غلبہ
پریم کے ایک حرف بھی زبان سے ادا ہوسکے کبھی تو مل کا پرواہ آنکھون سے جاری ہوجاتا تھا اور کبھی
گلہ رُک جاتا تھا جب بھگوت نے یہ پریم لاانتہا دیکھا تو فرمایا کہ جو خواہش ہو وہ برمانگو کہ سب تمنا
تمھاری پورن ہونگی رکھیشر نے عرض کیا کہ کس چیز کی درخواست کرون کہ مجکو نیک و بد کی خبر نہین جو
آپکو بہتر معلوم ہو وہ عنایت کرو اور اگر میری ہی عرض پر حصر ہے تو یہ درخواست ہے کہ آپکا روپ انوپ
مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی مہاراج کے میرے دلمین ہمیشہ بلاتزلزل بسا رہے چنانچہ بھگوت نے
یہی بردان دیا جب رگھنندن سوامی روانہ آیندہ کے ہونے لگے تو رکھیشر موصوف کو تاب مہاجرت کی
نہوئی اور یہ بہانہ درشن اگست جی گرو اپنے کے ہمراہ روانہ ہوئے اور اُسی پرم آنند کے سمدر مین مگن رہے
کتھا شبری شوری بھیلنی کی مہا کس زبان سے بیان ہوسکے کہ بڑے بڑے رکھیشر جیکی بھگتی
کے معتقد ہوئے ابتدا مین جب شوری موصوفہ کو بھگوت بھگتی دلمین پیدا ہوئی تو سلوھو سیوا
اختیار کری یعنے ڈنڈک بن مین پیپاسر کے قریب متنگ وغیرہ رکھیشرونکے آسرم مین رات کے وقت
خفیہ لکڑیونکی بھار ڈال جایا کرتی اور رات سے اُٹھکر راہ آمدرفت کہ جس راستہ کو رکھیشر واسطے اشنان کے
جایا کرتے درست اور صاف کردیتی متنگ رکھیشر اپنے دلمین کہا کرتے کہ ایسا کون نیکبخت ہے کہ
اسقدر خدمت کرتا ہے اور تپ اور بھجن کا حصہ دار ہوتا ہے رات کو دس بیس رکھیشر خفیہ واسطے تلاش کے
بیٹھ گئے اور جب شوری آئی تو پکڑ کر متنگ رکھیشر کے روبرو لے گئے شوری خوف سے رکھیشر کے

کانپنے لگی اور جب رو برو گئی تو شدت گریہ وزاری اور خوف سے کچھ عرض نکر سکی دیگر رکھیشر ون کو تو یہ خیال ہوا کہ یہ شوری پنچ قوم ہو اُسکی لائی ہوئی لکڑی جو ہم کام مین لائے نہ معلوم کس عقوبت مین گرفتار ہونگے اور تنگ رکھیشر کہ بھگتی بھاؤ سے واقف تھے اپنے دلمین سمجھنے لگے کہ یہ شوری ایسی پرم پوترا اور شدھ ہی کہ جسکے اوپر کروڑون براہمنون کے دھرم کرم تصدق کرنے واجب ہین تنگ رکھیشر اُسکو اپنے اسرم مین لے آئے اور بھگوت منتر کا اپدیش کیا جب رکھیشر موصوف پرم دھام کو جانے لگے تو شوری کو ہدایت فرمائی کہ سری رگھنندن سوامی پورن برہم یہان تشریف لاوینگے اور تجکو انکے درشن ہونگے تو اسی آسرم مین رہا کر اگرچہ شوری کو مہاجرت گورو سے کمال غم ہوا لیکن سری رگھنندن سوامی کے درشنون کی توقع سے خوشنود ہوکر بھجن اور دھیان مین رہنے لگی جس گھاٹ پر رکھیشر واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے شوری راہ صاف کیا کرتی تھی ایک روز نفت معینہ مین دیر ہوگئی اور رکھیشر شوری کو دیکھکر ناراض ہوئے اور اس حالت ناراضی مین ایک رکھیشر کا پانی جو شوری سے اسپرش ہوگیا تھا تو زیادہ تر موجب ناراضی اور غصہ رکھیشر انکا ہوا اور شوری کو کلمات سخت وسست کہکر پھر واسطے اشنان کے گئے تالاب مین بجاے جل کے خون دیکھا اور بڑے بڑے کرم پائے اس بات کو اپنی خوش عقلی سے یہ سمجھے کہ شوری کی ناپاکی سبب سے پانی تالاب کا خراب ہوگیا ہی اور واپس آئے شوری بخوف رکھیشران اپنے مکان پر چلی آئی اور خیال کیا کہ سری رگھنندن سوامی کیواسطے تلاش پرشادکی کرنی چاہیے اسواسطے بن مین واسطے تلاش شمر درختان کے جانا شروع کیا اچھے اچھے بیر یعنی کنار صحرائی توڑ کر اول خود چکھا کرتی کہ آیا شیرین ہین یا ترش شیرین ہوتے تو رکھ لیا کرتی اور ترش کو ڈالدیتی اور پھر برسر راہ جاکر جسطرف سے سری رگھنندن سوامی تشریف لاوینگے اسیطرف کو دیکھا کرتی اور اپنے دل اور آنکھون کو فرش راہ بنایا کرتی جب اپنی بدصورتی اور کم قومی کا خیال ہوتا تو کسی جگہ جاکر پوشیدہ ہوجاتی اور جب اپنے گورو کے قول اور بھگوت کی کرپا لتا و تپت پاوتتا پر نگاہ ہوتی تو بارادۂ استقبال تیز رو ہوا کرتی غرض بھگوت کے پریم اور تصور مین دنرات گذرتا اسی طرح جب مدت گذرا تو ادھم اودھارن اور بھگت تبسل مہاراج تشریف لائے اور لوگون سے بکمال شوق استفسار کیا کہ شوری پرم بھگت کا مکان کہان ہو جب مکان کے نزدیک آئے تو شوری نے سا شٹانگ ودنڈوت کری رگھنندن سوامی نے لپک کر زمین سے اُٹھا لیا اور سب رنج والم مہاجرت کے دور کئے شوری کی یہ حالت ہوئی کہ چکور بھگوت کو چندرمان کی ہوگئی اور محو دیدار ہوکر نر بھر چہ مانند کامل آنکھونسے ایسا جاری کیا کہ جسکا وار اپار نہ رہا پھر رگھنندن سوامی کو اپنے آسرم مین لیگئی اور بیر جو جنگل سے

لایا کرتی تھی واسطے کھانے کے پیش کیے بھگت بھاون مہاراج تو اُن ہیرون کو کھانے لگے اور برھاؤ شیو غیرہ اس بھگت تسلتا و کرپالتا کے پریم مین مگن ہوکر شوری کے بھاگ کی بڑائی بیان کرنے لگے بھگوت ایک بیر اُٹھاوین اور مکھ مین ڈالکر تعریف اُسکی شہر بنی کی کرین کہ ایسا پھل شیرین ہمنے کبھی نہین کھایا پھر دوسرا اُٹھاویں اور اُسی تعریف و توصیف سے اُسکو تناول فرماوین غرض جب تناول طعام سے فراغت ہوئی تو سب رکھیشر یہ دریافت خبر تشریف آوری خود بدولت برمکان شوری متجب ہوکر واسطے درشن میری گھنتا سوامی کے آئے سب غرور قوم اور اپنے دھرم کرم کا رخصت کیا اور بھگوت درشنون سے کرتارتھ ہوکر پریم آنند کو فائز ہوئے بعد گفتگو برسبیل تذکرہ حال خرابی تالاب کا بیان کیا اور بھگوت سے مستفسر واسطے پاک اور صاف ہونے اُس تالاب کے ہوئے بھگوت نے فرمایا کہ شوری کے قدم پرم پوتر جب اُس تالاب مین پڑینگے اُسیوقت پاک اور صاف ہوجائیگا رکھیشر شوری کی منت ساجت کرکے تالاب پر لیگئے اور بفور پڑنے قدم اُس پرم بھگت کے تالاب مثل دل بھگوت بھگتون کے پاک اور صاف ہوگیا بعد ازان رکھشن سوامی نے رخصت روانگی آیندہ کی شوری سے چاہی اور فرمایا کہ جو اُپدیش بھگتی کا ہمنے کیا ہے اسی طرح یہ آیندہ عمل کرتی رہنا شوری بدین سبب کہ چشمہائے ظاہر و باطن مین وہ روپ منوہر اور پرم انوپ سما گیا تھا مہاجرت گوارا نہ کرسکی اور بفور درخواست رخصت کے اپنے پران تصدق کرکے پرم دھام کو گئی بھگوت نے واہ کرم اُسکا خود فرمایا اور اس چیز سے خواہندگان رہائی آواگون کو ہدایت واسطے بھگتی کے عطا فرمائی فی الحقیقت پریم کا درجۂ انتہا یہ ہے کہ از بس خوشی وصل محبوب یا از بس غم مہاجرت مین فوراً جان عاشق کی جاتی رہتی تھی **विदुर और उनकी स्त्री** بدرجی اور اُنکی دھرم پتنی پرم بھگت ہوئی بدرجی دھرم ماتما تھے بسبب شاپ مانڈوریکھیشر کے نہ دیہہ پائی کتھا انکی مفصل مہابھارت مین مندرج ہے جسقدر محبت بھگوت مین بدرجی کو تھی اس سے زیادہ انکی دھرم پتنی کو تھی جب بھگوت سری کرشن مہاراج واسطے رفع نزاع مہاگر کوروان و پانڈوان کے ہستناپور مین پہونچے تو دُرجودھن نے بسبب غرور فوج اور مال کے صلح قبول نکی لیکن واسطے ضیافت کے گذارش کیا بھگوت نے فرمایا کہ کھانا بخانہ غیر تین حالت مین ہوتا ہے یکے بحالت مفلسی دوئم بسبب رشتۂ محبت و خویشی سوئم ہر بھگت یا گرو چیلہ بخانہ مہاگر جاوین سو یہان ان باتونین سے کوئی بات نہین یہ فرماکر بخانہ بدرجی تشریف لے گئے اسوقت بدرجی گھر پر موجود نہ تھے اور انکی استری اشنان کرتی تھی اُسنے جو آنا بھگت تبسل مہاراج کا سُنا تو کمال خوشی سے تن مین نہ سمائی اور اسقدر پریم اور آنند مین مگن ہوگئی کہ بجایا اُسی حالت برہنگی مین اُٹھ دوڑی سنپرت مہاراج یہ حالت اُسکے پریم کی دیکھکر بتا نبر خاص اُڑھا دیا شاید بھگوت کو اُسوقت یہ خیال ہوگا کہ یہ

میری تدرو پتا کو پہونچتی ہی صرف پیت انبر نہین ہی اسیواسطے پیت انبر بھی اوڑھا دینا چاہیے یا یہ بات ہو
کہ جب راجہ کسی اپنے خدمتگار یا غریب پر خوش ہوتا ہی تو اپنا خلعت خاص عنایت کرتا ہی سو بھگوت
راج مین نے اُسکے پریم سے خوش ہوکر پیت انبر بطور خلعت کے عنایت فرمایا ہو یا ایسا دلین سمایا ہو
کہ جب کوئی راجائی خدمت مین جاتا ہی تو کچھ نذر اور بھیٹ دیا کرتا ہی سو بھگوت نے بدر تپنی کو اپنے پریمیون
مین مثل راجہ کے تصور کرکے پیت انبر بھیٹ کیا بعد ازان بھگوت کو اپنے گھر مین لے آئی اور پرم
پریت سے سنگھاسن پر بٹھلایا کر پاسد ھ مہاراج نے جو اُسکو نہایت پریم اور آنند مین محو دیکھا تو
واسطے رجوع کرنے طبیعت کے بجانب اپنے گفتگو کی ارشاد فرمایا کہ کچھ کھانا تیار ہو تو لاؤ وہ بڑھیا گا
کیلہ کے پھل لے آئی پاس بیٹھکر کھلانے لگی چونکہ پرم آنند مین پورن تھی مغز تو زمین پر ڈال دیا اور
پوست واسطے کھانے کے حوالہ کیا بسو بھر مہاراج کو صرف پریم کے بھوکے ہین چھلکون کو سراہ سراہ
کر کھانے لگے اس حالت مین بدرجی آگئے اور بھگوت کے چرن کملون کو دنڈوت کرکے استری کو بہت
تشنیع کرنے لگے کہ ای بیوقوف بجاے گری کے چھلکے کھلاتی ہی اور خود بھگوت کے پاس بیٹھکر بڑی
بھگت اور بھاؤ سے گری نکالکر کھلانے لگے بھگت سن رچھک مہاراج نے فرمایا کہ بدرجی یہ مغز کیلون کا
بڑا لذیذ اور مزہ دار ہی لیکن اُن چھلکون کی حلاوت کو نہین پہونچتا اس فرمانے سے بھگوت اپنے
بھگتون کو ہدایت فرماتے ہین کہ جسقدر جس کیکو میرے چرنون مین پریت اور بھگتی ہی اُسیقدر
کھانا وغیرہ جو کچھ میرے بھیٹ اور اُرپن کرتے ہین مجکو مقبول ہوتا ہی دوسری یہ بات ثابت کرتے
ہین کہ میرے دربار مین چترائی وغیرہ کو کچھ دخل نہین صرف پریم اور محبت پر نگاہ ہی اور ایک مطلب
یہ بھی حاصل ہوگیا کہ جو بدرجی اور اُسکی استری کو بسبب کھلانے چھلکون کے شرمندگی اور رنج
ہوا تھا وہ سب رفع ہوگیا اور دونون پرم پریت سے بھگوت کی سیوا اور خدمت مین حاضر رہے +

کتھا **भक्तदास** راجہ بھگت داس ملقب بہ کل شیکھر بھگوت پریمی ہوے کتھا اُنکے پریم اور بھگتی کی
پربن امرت مین مفصل لکھی ہی یہان بقدر نوشتۂ اصل بھگت مال کے تحریر ہوتی ہی یہ راجا سری رگھنندن
سوامین کے اُپاشک تھے ہمیشہ چرتر اور کتھا سری رگھنندن سوامی کی سنا کرتے اور کمال پریم اور
محبت سے لیلا اور اُپدیش بھگوت کے نت نئے بھاؤ سے کیا کرتے برہمن کتھا سُنانے والا اصل پریم راجہ سے
بخوبی واقف تھا جب رامایں مین کتھا سیتا ہرن کی آیا کرتی اُسکو چھوڑ دیا کرتا ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور
اُسکا بیٹا واسطے کتھا سُنانے کے آیا وہی کتھا سُنائی کہ راون آیا اور جانکی مہارانی کو چوراکر لے گیا راجہ
بغور استماع اس لفظ کے کہ راون جانکی مہارانی کو لیگیا تلوار علم کرکے مارمار کرتا ہوا دوڑا اور گھوڑے پر

سوار ہو کر تیز و تند طرف لنکا کے روانہ ہوا بدین ارادہ کہ اسیوقت راون کا قتل کر کے اپنی ماتا کا درشن کرونگا اور راون مہاپاپی کا یہ مقدور کہ بحالت میری زندگی کے سری جانکی مہارانی میری ماتا کو لیجا دے جب راہ مین سمدر حائل دیکھا تو گھوڑا سمدر مین ڈال دیا اور کچھ خوف نہ کیا بھگت بھاون اور بھگت سن رچھپک مہاراج مع جانکی مہارانی اور لچھمن جی کے ظاہر ہوے اور فرمایا کہ کل کیسے کہان جاتے ہو راون کو تومین نے قتل کیا اور مع جنک نندنی اجودھیا جی کو جاتا ہون راجا قدمونمین پڑا اور جگل سروپ انوپ کے درشن کر کے از سر نو جان تازہ پائی اور اپنی راجدھانی مین آکر پریم بھگتی مین مشغول اور محو رہا

کتھا بٹھل داس جی ماتھر چوبہ بے غرور اور دیگران کو تعظیم اور بزرگی کے دینے والے سب سے صاف صابر پر اُبکاری ہوئے کسی کے عیب پر نگاہ نہ تھی جو بہتر جس شخص مین ہوتا تھا اُسکا بیان کرتے تھے بالا اور تلک اور بھگوت بھگتون کی مہما اور محبت مثل بھگوت کے ذہن مین سمائی ہوئی تھی اور ہر گوبند ہر گوبند لفظ ہر وقت زبان پر رہتا تھا اُنکا والد اور چچا بھائی حقیقی پروہت رانا کے تھے باہمد گر لڑکر بہ ایام خرد سالی بٹھل داس جی کے دونون مارے گئے جب بٹھل داس جی بالغ ہوئے تو بھگوت بھگتی اختیار کی اور رانا کے پاس آنا جانا ترک کیا ایک روز رانا نے لوگون سے پوچھا کہ ہمارے پروہت کا لڑکا نہین آتا وہ کہان ہی جلد لاؤ بٹھل داس جی نہ گئے جب دوبارہ یاد کیا تو مخالفین نے عرض کیا کہ مہاراج وہ تو دنرات راگ رنگ بیراگیونکی صحبت مین رہتا ہی اور اپنے آپکو بھگت شمار کرتا ہی رانا نے بٹھلداس جی کو کہلا بھیجا کہ آج جاگرن ہمارے مکان پر کرنا بٹھلداس جی مع سماج بھگتون کے تشریف لے گئے رانا نے سبکی تعظیم وغیرہ کر کے واسطے سماج جاگرن کے سہ منزلہ مکان پر فرش کرایا جسوقت بھگوت پرترون کا کیرتن اور بھجن شروع ہوا بٹھلداس جی حالت اُن چرترونکے لطف اور مذاق مین محو اور بیہوشی کی ہوگئی اور خویش و بیگانہ کو بھولکر خود کیرتن کرنے لگے اور بحالت نرت اور گان کے کہ کچھ خبر اپنی اور اُس مکان کی نہ تھی سہ منزلہ مکان سے نیچے گرے راجا وہ حالت پریم کی دیکھکر کمال مغموم و مترد د ہوا اور دُشٹ لوگونکو زجر و توبیخ و لعنت ملامت سے پیش آیا سادھو لوگ بٹھلداس جی کو اُٹھا کر گھر پر لائے اور رانا نے نقدی اور جنس بھیجی بٹھلداس جی کو تین روز بعد اس حالت باطن سے ظاہر کی خبر ہوئی اور اُنکی والدہ نے سب حال اغواے مخالفین اور واسطے امتحان کے مقرر ہونا محفل جاگرن کا سہ منزلہ پر بیان کیا بٹھلداس جی بوقت شب اپنے سکن سے روانہ ہوئے اور رموضع چتھی کرامین کہ جان جسودھا جی نے رسم چتھی سری نندنندن مہاراج کی کری ہی آکر سری گوکل گوبند کی سیوا پوجا مین مصروف ہوئے رانا کے ملازم جابجا تلاش کر آئے اور جواب دیدیا

بھگت مال کے کرتا دینے والا ۱۲

کہ کہین نہین ملتا لیکن والدہ اور استری نے بعد تلاش اُنکو پایا واسطے واپس چلنے کے ہر چند تدبیرات کی اور خوشامد کرکے سمجھایا لیکن چونکہ دل بٹھلداس جی کا گرویدہ سیوا اور سروپ سری گرو گوبند مہاراج کے ہوگیا تھا اسواسطے کوئی تدبیر سودمند نہوئی لاچار استری اور والدہ نے اُسی گاؤنمین رہنا شروع کیا کچھ روز گذرے تھے کہ بیماری سخت عائد ہوئی بھگوت نے خواب مین فرمایا کہ تم متھراجی مین قیام کرو بٹھلداس جی کو مہاجرت گرو گوبند مہاراج کی گوارا نہوئی جب بھگوت نے تین روز تک برابر ارشاد فرمایا لاچار متھرا مین آئے اور اپنے ہمقومونکو دیکھا کہ بھگوت بھگتی کے خلاف ہین اسواسطے ایک درودگر ساد ھوسیوی کے گھر مقیم ہوئے اُنکی استری پرم ستی حاملہ تھی اُسکو خرچ اخراجات کا خیال ہوا بھگوت نے مٹی کھودتے ہوئے ایک اپنی مورتی مع مال کثیر کے ظاہر کردی بٹھلداس جی وہ مورتی اور زر نقد درودگر کو دینے لگے لیکن اُسنے دست بستہ قدم پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ہی بھگوت کی سیوا کرین اور یہ روپیہ بھی خرچ مین لگادین بٹھلداس جی نے اس محبت اور پریم کے ساتھ سیوا شروع کی کہ سوائے سیوا پوجا کے اور کسی کام سے تعلق نرکھا اور چند روز مین شہرت اُنکی بھگتی اور بھاؤ کی اسقدر ہوئی کہ ہر دم کثیر جمیلہ ہوگئے سماج بھگوت اُتساہ اور کیرتن کا ایسا رہنے لگا کہ گویا بھگوت پارشد ونکا سماج ہی اتفاقاً ایک نٹنی آگئی اور اُسنے بھگوت کے روبرو نرت اور کیرتن کیا بٹھلداس جی بھگوت پریم مین ایسے محو راز خود رفتہ ہوگئے کہ جو اسباب اور زیور تھا سب اُسکو بخشدیا اور جب وہ بھی کم جانا تو رنگی راے اپنے صاحبزادہ کو بھگوت تصدق کرکے حوالہ کیا رنگی راے موصوف کی چہیتی رانا کی لڑکی تھی اُسنے نٹنی مذکورہ سے کہلا بھیجا کہ جو زر و زیور مطلوب ہو وہ مجھسے لے اور رنگی راے میرے گرو کو میرے حوالہ کر نٹنی نے جواب دیا کہ دولت کی کچھ پرواہ نہین لیکن یہ بھگت تن من دھن سب دے سکتی ہون دخترانا نے بٹھلداس جی کی خدمت مین عرض معروض کرکے پھر سماج کرایا اور جو صاحب ہنر اور بھگت جن آئے تھے اُنکی نذر بھیٹ زر کثیر کیا اور خود بھگت کے سامنے نرت کرنے لگی کہ وہ نٹنی بھی متعجب ہوگئی اور رنگی راے جی کا سنگار کرکے اور ڈولہ مین بٹھاکر بھگوت کے روبرو لائی رنگی راے جی نے حسب کہنے اُس نٹنی کے نرت شروع کیا کہ سب سماج بھگوت پریم مین بیہوش ہوگیا اور نٹنی نے سب دولت و مال مع رنگی راے جی کے بھگوت بھیٹ کیا رنگی راے جی نے بٹھلداس جی سے کہا کہ آپ مجکو بھگوت نوچھاور کرچکے ہین مناسب نہین کہ پھیر لیوین اسواسطے رنگی راے جی کو بٹھلداس جی نے تو نہ لیا لیکن دخترانا نے لیلیا رنگی راے جی نے سمجھا کہ اگرچہ ظاہری جسم تو بھگوت نوچھاور ہوچکا لیکن پران ابتک نوچھاور نہین ہوئے اسواسطے قالب خالی چھوڑکر بھگوت کے پرم دھام کو پراپت ہوئے یہ چرتر پوتر بھگوت کے رشک و پریمیون کا بھگوت بھگتی کا دینے والا ہی لائق

غور کے ہی کتھا **کرشنداس** کرشنداس جی پرم بھگت بھگوت کے ہوئے کہ سری نند نندن مہاراج نے اپنے چرن کملون کا نوپر اُنکو عنایت فرمایا بھگوت کیرتن کے قاعدون سے خوب واقف تھے سُر اور تال اور گرام اور مرچھنا وغیرہ جو کچھ سانگیت رتناگر مین مندرج ہین اُنکو ایسا جانا کہ اُس زمانہ مین اُنکے ثانی نہ تھا اور کمال اُسکا یہانتک ہوا کہ رادھکا بلبھ مہاراج کو بھی اپنے پریم اور گن سے راضی اور خشنود کر لیا قوم کے زرگر تھے اور کھڑک سین اُنکے والد کا نام تھا ایکروز سری رادھا کرشن مہاراج کی سیوا پوجا کر کے نرت اور کیرتن بھگوت کے روبرو کرنے لگے اور بھگوت کے روپ اور چرتر کے تصور اور سپرس مین ایسے مگن اور محو ہوئے کہ کچھ ہوش نہ رہا اسی حالت مین ایک پاؤن کا گھنگھرو کھلکر گر پڑا اور تال بھنگ ہونے لگا سری رشک بہاری پرم رجھوار اُس تال بھنگ کو باعث خلل سمجھکر اُٹھے اور اپنے چرن کمل کا نوپر ہاتھ مبارک سے کرشنداس جی کے چرن مین پہنا دیا کرشنداس جی کو بعد نرت اور کیرتن جب یہ حال معلوم ہوا تو بھگوت کرپا اور اپنی خوش نصیبی کے آنند مین پھر مگن ہو گئے اور اسقدر بھگوت بھجن مین مصروفیت کی کہ دنرات اُسی حالت پریم مین محو رہنے لگے سادھو سیوی ایسے تھے کہ ہر بھگتو نکو کبھی بھگوت سے کم نجانا اگر کسیکو یہ اعتراض ہو کہ بھگوت نے اپنا گھنگرو کیون پہنایا وہی گھنگرو کیون نہ درست کر دیا سو واضح ہو کہ اگر وہ گھنگرو درست کر کے پہناتے تو دیر ہوتی اسواسطے اپنا گھنگرو پہنا دیا اور بھگوت کے دل مین اپنی رجھوارتا اور شوقینی ثابت کر دی علاوہ ازان یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ بھگوت نے رجھکر یہ گھونگرو انعام فرمایا کتھا **کاتیایینی** کاتیایینی جی کے پریم اور بھگتی کی کتھا کس سے کہی جاے کہ جسقدر بوج گوپکا ؤنکو پریم اور عشق سری برجیھو کھن مہاراج مین تھا اُسیقدر کاتیایینی جی کو ہوا بات کہتے کہتے بھگوت کے روپ اور تصور مین محو ہو جایا کرتی تھی اور کچھ خبر یا ہوش نہین رہا کرتے تھے جگت کے جھگڑے قصہ جسقدر نظر آتے ہین اُنسے علیحدہ تھے اور بھگوت کے پریم اور محبت کی مجسم سب بھگوت بھگتو نکا اتفاق اس بات پر ہی کہ بھگوت کا عشق کاتیایینی جی پر ختم ہوا یہ حال تھا کہ راہ چلنے مین بھگوت چرنون کے تن مین محو ہو جاتی تھی اور کبھی گاتی تھی کبھی روتی تھی کبھی ہنستی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ بھگوت چرترون کے کیرتن مین محو اور مگن تھی بسبب تیز و تند چلنے ہوا کے درختون سے آواز آنے لگی کاتیایینی جی یہ سمجھی کہ یہ لوگ کوئی تال مردنگ بجانے والے ہین بھگوت کے روبرو جو مین گاتی ہون تو یہ تال بجاتے ہین اسواسطے کچھ انکو انعام دینا چاہیے چنانچہ سب پارچہ اپنے اُنکو بخشدیے اور پریا پریتم کے پریم مین محو اور مستغرق ہو گئی کتھا **مادھوداس** مادھوداس جی ساکن گڈھا گڈھ ایسے پریمی بھگوت کے بھگت ہوئے کہ جب بھگوت چرترونکا گان یا کیرتن سُنتے یا خود کیرتن کرتے تو محو تصور روپ مادھری بھگوت کے ہو کر لوٹنے

سے لگتے اور ہوش وحواس باقی نہ رہتے اور علے ہذا القیاس پسر وپیر گان وغیرہ کا پریم تھا بھگوت بھگتو نسے نہایت پریم اور اعتقاد رکھتے تھے اور بجان ودل اُنکی خدمت کیا کرتے تھے والی شہر بھگوت سے بکمہ تھا دُشٹ لوگون نے اُسکو ترغیب کیا کہ مادھوداس واسطے اپنے نشو ونما کے اظہار بھگوت پریم کے ناحق زمین پر لوٹا کرتا ہے راجہ سادہ لوح نے واسطے امتحان کے سماج اپنے مکان پر ٹھہرایا اور بہ منزلہ پر محفل سماج کی تجویز ہوئی وقت سماج کے مادھوداس جی نے نوپر باندھکر ایسا کیرتن کیا کہ بیحواس ہوکر لوٹنے لگے اور بحالت پنجودی چھت مکان سے ایک کڑاہ روغن زرد گرم مین کہ واسطے اوتساہ کے پکوان تیار ہوتا تھا گرے جگوت نے اپنے بھگت کی ایسی رچھا کری کہ کچھ گزند کسی عضو کو نہ پہونچا اس چمتکار سے راجا کی آنکھ دل کھل گئی کمال خائف اور نادم ہوکر بھگوت بھگتی اور بھگتو نکا معتقد اور بھگت ہوگیا نارائن داس جی نرتک یعنی نبوہ بھگوت پریم کے مجسم ہوئے اگرچہ دنیا مین ہزارہا قاص گذرے اور ہین لیکن جو بھگوت پریم کو اُنھون نے بنایا اور کس سے ہوسکتا ہے حروف بشن پد کے مطالب سے بھگوت مین محو ہوکر بھگوت کے سنت بہار مین جا بسے اُنکا یہ نیم اور عہد تھا کہ سوائے بھگوت کے اور کسی کے سامنے نرت اور کیرتن نہین کرتے تھے تیرتھ اور بھگوت مندرون کی جاترا کرتے ہوئے ہنڈیا سے مین کہ آرہ آباد سے چھ کوس ہے پہونچے اور اُنکے نرت اور کیرتن کی دھوم شہر مین ہوئی حاکم وہانکا مسلمان تھا اُسنے لوگونکو واسطے طلب کے بھیجا نارائن داس جی نے بھگوت سنگھاسن کالیجا نا روبرو مسلمانون کے مناسب نہ سمجھا اور نرتیج اخلاقی گوارا ہوئی ناچار ایک تجویز اپنے دلمین کرکے تشریف لے گئے اور اونچے سنگھاسن پر تلسی کی مالا کہ حسب قول شاستر کے بھگوت اور تلسی مین کچھ فرق نہین براجمان کرکے نرت اور کیرتن کرنے لگے لیکن اُس حاکم مسلمان کی طرف کہ علیحدہ بیٹھا تھا بھولکر بھی نہ دیکھا جب یہ بشن پد میران بائی جی کا مطلع سانچو پریت ہی کو نباہو توکے جانے رادھکا ناگری کے بدنمو ہن رنگ راتر نہ کیرتن کیا تو اُسکے مطلب اور معنی کو سمجھکر پریا پریتم کے تصور مین محو ہوگئے اور اسی حالت محویت مین موافق مضمون بشن پد مذکورہ کے وہ سماج چشمہا سے ظاہر و باطن مین سمایا کہ ہر جو ہن ہاراج اور ہر کھیان نندنی ہمدگر کے محبت اور عشق مین مسرور ہوکر کھیل اور بہار اور نرت اور کیرتن مین مصروف ہین اور بحالت نرت ترچھا دیکھنا اور ترچھنگی روپ برجکشور مہاراج نے اور پرم سوبھاو شرنگار برج ناگری جی نے ایسے جلوہ کا ظہور پکڑا کہ نارائن داس جی کو نہایت شوق سے کچھ تصدق اور نوچھاور کرنا واجب اور ضرور ہوا اسوقت اپنی جان سے بہتر اور کوئی چیز نزدیک نہ پائی اور فی الفور جگل سروپ کے نوچھاور کرکے نت بہار اور پرم آنند مین شامل ہوئے

کتھا **لیلانرسنگھ** ایک براہمن پرسوتم پوری مین ایسے پریمی بھگت ہوئے کہ سچ بھگوت روپ کے ہوکر تن مو ہو جاتے تھے ایک دفعہ نرسنگھ جی کی لیلا پرم پوتر برو زنرسنگھ چترو شی لوگون نے بہت دھوم دھام سے تیار کی اور براہمن موصوف کو بھگوت بھگت اور پریمی جانکر نرسنگھ جی کا روپ بنایا جب اُس مہتر کا کبر تن ہوسنے لگا نرسنگھ جی نے ہرنکشب کا اپنے ناخنون سے شکم چیر کر مار ڈالا تو براہمن محمد وج کو انوکرن کا خیال نہ رہا اور جو نرسنگھ جی کو کرنا چاہیے تھا وہی کیا یعنی جو شخص ہرنکشب کا روپ بنا تھا اُسکا شکم اپنے ناخنون سے چیر کر مار ڈالا اور پرہلاد کو راج دیا لوگون نے اُسکا قتل بسبب عداوت کے سمجھا اور بھگوت بھگتون نے یہ کہا کہ عداوت نہین بلکہ نرسنگھ جی کا انس براہمن مین آگیا تھا آخر بعد ردوقدح یہ تجویز ہوئی کہ ہر وقت رام لیلا کے براہمن کو دسرتھ مہاراج کا انوکرن بنانا چاہیے ہوقت حال پریم یا عداوت کا معلوم ہو جائیگا چنانچہ رام لیلا مین ایسا ہی کیا کہ جسوقت وہ چہ برآیا کہ رگھنندن سوامی مع جنگ نندنی اور لچھمن مہاراج کے بن کو تشریف لیگئے اور سومنت وزیر نے آکر راجہ دسرتھ کو پیغام رگھنندن سوامی کا سُنایا اور راجہ نے سنتے ہی پیغام کے پران تیاگ کئے تو براہمن مذکور صرف سے لیکر حقیقت مین دسرتھ ہی ہو گیا تھا سنتے ہی پیغام رگھنندن سوامی کا زبانی سومنت کے اُسیوقت پران اپنے بھگوت کے نوچھاور کیے اور دسرتھ مہاراج سے بڑھکر درجہ پایا حقیقت مین پریم کو یہی پرتاپ ہے

کتھا **مرارداس** مرارداس جی پرمی بھگت سری رگھنندن سوامی کے بلونداشہر مین جو ملک مارواڑ مشہور ہوئے بھگوت کے اتساہ اور ہر بھگتون کی سیوا اور بھنڈارہ کرنے مین یکتا و بیمثال تھے کیرتن کرنے کے وقت سری رگھنندن سوامی کے چترونمین لولین ہوکر انتہا درجہ پریم کا ہر بھگتو نکو ہدایت فرمایا ایک چمار بھگوت سیوا پوجا کمال اعتقاد سے کرکے باواز بلند کہا کرتا تھا کہ جو بھگوت چرن آمرت کا ادھکاری ہو سو لیجاوے مرارداس جی نے وہ آواز بلند برسر راہ سُنی اُسکے گھر گئے وہ شخص خوف سے کانپ اُٹھا مرارداس جی نے اُسکی تسلی و تشفی کری اور فرمایا کہ خوف کس واسطے کرتا ہو صرف واسطے چرن امرت کے آیا ہون چمار نے عرض کیا کہ مہاراج مین قوم کا چمار ہون آپکو کب دیسکتا ہون مرارداس جی نے جواب دیا کہ تو ہمسے بھی بہتر ہو اور اگر تجکو کچھ خوف ہو تو ہم کسی سے نہ کہینگے یہ کہکر پریم سے بہبل ہو گئے اور پانی آنکھون سے جاری ہوا چمار نے پوچھا کہ مہاراج تم کس واسطے روتے ہو مرارداس جی نے جواب دیا کہ ہماری آنکھین دیکھتی ہین پھر چمار نے کمال منت اور الحاح سے گزارش کیا کہ مہاراج آپکو چرن آمرت مجھ نیچ سے لینا نہ چاہیے مرارداس جی نے نہ مانا اور تبدار کرکے چرن امرت لیا بھگوت بھگتی مقدم سمجھی اور ذات کرم وغیرہ پر خاک ڈالی واضح ہو کہ مرارداس جی اس

چرتر سے ہر ایک قسم کے لوگونکو علی قدر مراتب ہدایت فرماتے ہین یعنی جو شخص بھگوت پریم اور بھگتی کے انتہا درجہ کو پہونچگئے ہین انکو تو یہ ہدایت ہو کہ ذات کرم وغیرہ کا بندھن اُن لوگون کے واسطے ہو کہ بھگوت پریم مین مستقل نہین ہوئے سو تم اس استقلال پر قائم رہنا اور سادھک لوگون کو تاکید ہو کہ بھگوت بھگتی مین وہ درجہ حاصل کرنا چاہیے کہ تجاوز اور دوئی دور ہو جاوے اور جو بھگوت سے بمکھ ہین انکو یہ طعنہ ہو کہ تمسے چار بہتر ہین جو بھگوت سیوا کرتے ہین بھاگوت کے ایکادش کا قول ہو کہ جو پہر یعنی تین اعلے بارہ کرم یعنی شش ظاہری وشش باطنی کا عامل ہو الا بھگوت بھگتی نہین رکھتا اس سے شوپچ یعنے خاکروب بہتر ہین کاشی کھنڈ مین لکھا ہو کہ براہمن خواہ چھتری خواہ بیس خواہ سودر بلکہ نیچ اور نیچ ہو بھگوت بھگت ہو وہ سب اور تم لوگونمین اوتم ہو اسلئے ہذا القیاس صدہا حکم اس بات مین ہین ایک یہ اُپدیش بھی اس چرتر سے واضح ہوتا ہو کہ بموجب قول آگم یعنی منتر شاستر کے برہمن بھگتی کے پانچ غرور ہین غرور قوم غرور علم غرور بزرگی دولت وغیرہ غرور حسن غرور طاقت سو جس شخص نے ہر پنچ متمردان مذکور کو فتح کر لیا وہی ملک بھگتی کا متسلط ہوا و خبر مرار داس جی کی تمام شہر مین مشہور ہوئی اور لوگ برملا طعنہ دینے لگے بلکہ راجا تک خبر پونچائی راجا کو بھی یہ بات ناپسند ہوئی اور غیر معتقد ہو گیا ایک دفعہ مرار داس راجا کے دیکھنے کو آئے تو اعتقاد سابقہ راجا مین نہ دیکھا چونکہ پیراگوان تھے سب کارخانہ ترک کر کے کسی اور جگہ جا رہے انکے جانے سے ہر بھگتونکا آنا بالکل موقوف ہو گیا اور راجا جو ہر سال اُتساہ کیا کرتا تھا اور دیس دیس کے سادھو بھگوت بھگت جمع ہوا کرتے تھے کوئی نہ آیا بلکہ مفسدہ اور خرابی اور آثار بد مثل قحط وغیرہ کے ملک مین ظاہر ہونے لگے تب راجا متفکر اور مغموم ہو کر واسطے واپس لانے کے روانہ ہوا اور جا کر کمال عجز اور فروتنی سے ساشٹانگ دنڈوت کری مرار داس جی نے اسطرف سے منہ پھیر لیا کہ ایسے شخص بھگوت بمکھ کی صورت دیکھنی نہین چاہیے کہ بھگوت بمکھ سے گورو کی بدنامی ہوتی ہو راجا دست بستہ ویتا اور عاجزی سے ندامت اور خجالت کے دریا مین غرق ہو کر کھڑا رہا اور پھر دنڈوت کر کے بنتی ہوا کہ آپ میرے حال پر رحم و دیا فرما کر جو سزا تجویز فرماوین اُسکے لائق ہون اور یہ لطیفہ بھی گزارش کیا کہ میری خوش قسمتی مین ہرگز شک نہین کہ آپسے گورو مجکو ملے لیکن آپ کی کرپا اور عنایت کی البتہ کمی ہو کہ آپکے قدمون مین اعتقاد نہ رہا مرار داس جی اس لطیفہ سے خوش ہوئے اور پرسنگ بالیک خاکروب کا کہ سری کرشن مہاراج نے جدشٹر کے جگ مین سب سے اونچے درجہ پر بٹھا کر دروپدی کے ہاتھ سے بھوجن کرایا اور سوری کا کرکھیشرون نے جسکے قدم پکڑے اور

تالاب جسکے چرنون کی برکت سے پاک ہوا اور گھوڑا راجہ بھیلان کا کرشنت جی اور بھرت جی نے اپنے برابر تجھلایا اور سگریو وہنومان وبھیکھن و گج و گنکا یعنی طوائف وغیرہ کا اُپدیش کیا اُسکے دل کی سیاہی رفع کردی اور بھگتی اور بھگتونکا اعتقاد عطا فرمایا بعدہ راجا کے شہر مین تشریف لائے اور ویسا ہی سماج بھگتونکا اور ست سنگ رہنے لگا سب مفسدہ اور حادثہ رفع ہوئے اور لوگون نے بھگوت بھگتی اختیار کی ایک دفعہ سماج ہوا اور جو شخص کیرتن وبھجن مین مشتاق اور واقف تھے جمع ہوئے وقت بھجن اور کیرتن کے بھگوت بھگتون نے مرار داس جی کو کہا کہ کچھ آپ بھجن کرین حسب فرمایش اُنکے اُٹھے اور گھونگرو باندھکر نرت کرنے لگے چونکہ بھگوت بھگت تھے سب راگ راگنی اور ساتون سر اور تینون گرام اور اکیس مورچھنا حاضر ہوئے اور ایسا سماج ہوا کہ کسی نے نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا جب سری رگھنندن سوامی کے بن کے جانے کا چرتر بھگوت بھگتون نے کیرتن کیا تو مرار داس جی بھگوت برہ کے تن مے ہو گئے اور مثل تصویر کے جیون کے تیون رہگئے یا یہ بات سمجھی کہ اُس جنگل اور بن بن پرم نسکار رگھنندن سوامی اور جانکی مہارانی اور لچھمن جی کی خدمت کون کریگا اسواسطے یہ پران ہمراہ بھیجنے واجب ہین یہ حالت دیکھکر وہ سماج از بس دُکھی اور مغموم ہوا اور مرار داس جی پرم پدسری رگھنندن سوامی کو پوجتے تھے गदाधरभट्ट گدادھر بھٹ جی پریم بھگتی کے سمدر نیکذات نیک نیت خوش خلق شیرین گفتار بے حرص ہمیشہ بھگوت بھجن لاشرک مین آنند اور لوگون کو بھگوت بھگتی مین مستقل کرنے والے ہوئے کسی سے کچھ خواہش نہین رکھتے تھے سب پر کرتا دویا برابر تھی اور بھگوت بھگتون کی خدمت سے اسقدر محبت رکھتے تھے کہ گویا اسواسطے اُنکا جنم ہوا تھا اُنکا یہ بشن پد مطلع سکھی ہون سیام رام رنگ رنگی ؛ دیکھ لکاسے گئی وہ صورت مورت مانہ رہگی ؛ جیو گشائین جی نے سُنا اور ایک خط لکھکر دو شخص سادھو کے ہاتھ بھیجا مضمون خط یہ تھا کہ تمکو بدون رینی رنگ کسطرح چڑھگیا ہوگا فکر ہی مطلب اول اس تحریر کا یہ کہ بدون بیراگ یعنی ترک کے بھگتی کا رنگ چڑھنا مشکل ہی سو تمنے ابتک ترک تعلقات کا نہین کیا پھر رنگ مین کسطرح رنگین ہوئے دوم یہ کہ سری برندابن بھگوت سروپ کی رینی ہی سو بلا برندابن باس رنگ کسطرح چڑھگیا سادھو موصوف وہ خط پریم کا بھرا ہوا لیکر وطن بھٹ جی مین پہونچے اور اتفاقاً بھٹ جی بیرون از شہر کسی چاہ پر بیٹھے تھے اُنسے ہی پوچھا کہ گدادھر جی کہان اور کسطرف رہتے ہین بھٹ جی نے کہا تم کہان سے آئے اور کہان رہتے ہو سادھان نے جواب دیا کہ سب دھامونکا پرم دھام برندابن ہی وہان رہتے ہین اور وہانسے آئے ہین بھٹ جی سنتے ہی

اُس نام پرم ابھرام کے پریم سے بیہوش ہو کر گر گئے اور بعد دیر جو ہوش مین آئے تو پرم آنند مین مگن و خاموش ہو کر مثل صورت تصویر کے بھگوت روپ کے تصور مین بیٹھ گئے کسی شخص نے سادھان موصوف سے کہا کہ گدادھر جی مہاراج ہین سادھان نے وہ خط انکو دیا بھٹ جی نے سر پر چڑھا کر جو پڑھا تو برندرابن اور برندرابن بھاری کے روپ مین آنند ہو کر اُسیوقت برندرابن کو روانہ ہوئے اور جیو گوسائین جی سے ملے دونون کو ایسا پریم کا دریا جوش مین آیا کہ اُسمین غرق ہو گئے اور بہت گرنے ست سنگ سے موجب خوشی فتحی اور بھگوت کرپا کا سمجھا بھٹ جی نے گوسائین موصوف سے سب گرنتھ بھگوت چرتر اور رس راس اور پریا پریتم کے کنج بہار کے پڑھے سنے اور بھگوت کے روپ رنگ مین رنگین ہو گئے بھٹ جی ہر روز کتھا سری مدبھاگوت کی کہا کرتے تھے کلیان سنگھ نامی راجپوت ساکن دریدہ کہ نزدیک برندرابن کے ہے کتھا سنکر بھگوت کیطرف رجوع ہوا اور آمد رفت اپنے گھر کی ترک کر کے بھگوت بھجن مین رہنے لگا اسکی عورت نے سمجھا کہ بھٹ جی کے ست سنگھ سے خواہش گھر کی اور کام کی باسنا جاتی رہی ہے سو واسطے بے اعتقاد کرنے اپنے شوہر کے ایک حاملہ عورت کو گرا گری کرنی پھر اکرتی تھی بلایا اور بیس روپیہ دینے کر کے سکھایا کہ جسوقت بھٹ جی کتھا کہین اُسوقت جو مین سکھاتی ہون باواز بلند کہدینا اور کنیز اپنی ہمراہ دیکر کے گدادھر جی کا مکان اُسکو بتلا دیا عورت مذکورہ طمع مین آکر جہان بھٹ جی کتھا کہتے تھے آئی اور باواز بلند کہا کہ یا تو میرے ساتھ تمکو وہ اختلاط تھا کہ حمل رہگیا یا اب وہ ناصرہانی ہے کہ خرچ کا دینا بھی موقوف کر دیا بھٹ جی نے اُسی حالت کتھا مین جواب دیا کہ درست ہے لیکن میرا اُسمین کیا قصور ہے تمنے ہی درشن نہین دیے موجودین کتھا کو اس بات کا یقین نہ آیا اور کہنے لگے کہ محض غلط ہے بلکہ یہ نالائق واجب العقوبت ہے گوسائین رادھکا بلبھ لعل جی کو اس حال کی خبر پہونچی اور کمال رنج ہوا اور اُس عورت کو بلا کر خوب دھمکایا کہ سچ بیان کر ورنہ زندہ نچھوڑونگا اُسنے جو حال راست تھا بیان کر دیا کلیان سنگھ مذکور نے اپنی عورت کے ترپاچر ترکی خبر پائی اور تلوار لیکر مستعد بہ قتل ہوا بھٹ جی نے بڑا رحم فرمایا کہ خبردار عورت کو نہ کچھ کہنا چاہیے یہی سزا کافی ہے کہ اُسکا ترک ہو گیا کسی دیس کا ایک مہنت کتھا مین آیا اور بھٹ جی نے سب سے آگے اُسکو بٹھلایا مہنت مذکور نے دیکھا کہ سب سر تا پا پریم بھرے ہوئے بھگوت چرتر دیکھ سنتے ہین اور پریم کا جل آنکھون سے جاری ہے لیکن میری آنکھون سے ایک قطرہ بھی نہین نکلتا دیگر اشخاص میری بزرگی پر ضرور طعن کرینگے اگلے روز چادر کے گوشہ مین مرچ باندھکر اور آنکھون مین ڈال ڈال کر خوب پانی بہا ایک سادھو

اس حال سے واقف ہوگیا اور بھٹ جی سے سب حال بیان کیا بھٹ جی نے بسبب اپنی صاف
کے یہ سمجھا کہ اُس منت نے اسواسطے مرج اپنی آنکھون مین ڈال لی ہین کہ جن آنکھون سے پریم کا
جل جاری نہوا اسمین مرچ بہتیرین سو جب کتھا ہوچکی بھٹ جی کمال خوش ہوکر اُس منت سے
ملے اور یہ ملنا اُنکا اُسکے واسطے ایسا اکسیر ہوا کہ چند روز مین سب پریمیون پر فائق ہوگیا ایک دفعہ
گدا دھر جی کے مکان مین چور آیا اور اسباب کی مضبوط پوٹ باندھی لیکن بسبب گرانی کے اُٹھا نہ سکا
بھٹ جی خود تشریف لائے اور گٹھری اسباب کی اُٹھوادی چور نے فکر کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ بجائے
گرفتار کرنے کے مال اُٹھائے دیتا ہے پوچھا کہ تم کون ہو بھٹ جی نے نام اپنا بتایا چور اسباب کو
چھوڑ کر قدمون مین پڑا اور عجز و الحال کرنے لگا بھٹ جی نے فرمایا کہ بلا فکر و اندیشہ لیجاؤ بلکہ جسقدر
اور مطلوب ہو موجود ہے اور جلد چلے جاؤ کہ صبح ہوگئی چور نے دست بستہ گذارش کیا کہ اب تو وہ دولت
اور مال مجکو عنایت ہو کہ دونون جہان کی فکر سے بیفکر اور مستغنی ہوجاؤن یہ کہکر گریہ کنان پھر
قدم پکڑ لیے بھٹ جی نے بمقتضاے رحم اُسکو منتر اپدیش کیا اور اس چوری سے چھڑا کر ماکھن
چور سے دستگیری کرادی بھٹ جی کا دستور تھا کہ بھگوت رسوئی کی خدمت سب اپنے ہاتھ سے
کیا کرتے تھے حالانکہ سیوک اور نوکر بہت تھے لیکن بھگوت سیوا مین کسیکو دخل نہ تھا ایک روز
بھگوت رسوئین کا چوکا دیتے تھے کوئی نہا ہوکار یا راجہ واسطے درشنون کے آیا اور زر کثیر واسطے
بھیٹ کے لایا ایک سیوک نے بھٹ جی سے عرض کیا کہ چوکا چھوڑ کر اور ہاتھ دھوکر جلد مسند پر تشریف
لاوین کہ کلان سیوک آتا ہے بھٹ جی اس شخص سے کمال ناراض ہوئے اور فرمایا کہ بھگوت سیوا سے
مقدم کام کونسا ہے کہ اسکے واسطے سیوا کو چھوڑا جاے ایسے چرتر گدا دھر بھٹ کے بکثرت اور آنند کے
دینے والے ہین ✤ कथा रत वती बाई پرم بھگت بالتسل اُپاسک ہوئی بھگوت بھجن اور
تیاری لوازمات بھوگ وغیرہ مین ہر وقت اور ہمیشہ مصروف رہا کرتی تھی کتھا سری مدبھاگوت کی
کسی جگہ ہوتی تھی ہر روز وہان جانیکا نیم تھا ایک روز بھگوت کی رسوئی تیار کرتی تھی اُسکو چھوڑ کر
کتھا مین جانا بدین سبب کہ سیوا کو تقدیم ہے مناسب نہ سمجھا اور اپنے پسر کو بھیجدیا اور اس روز کتھا
مین وہ پرسنگ تھا کہ نندنندن برج چند مہاراج ماکھن کو چوراکر اپنے یارون اور بندرون کو کھلا رہے
تھے اور اُس کھیل اور تماشا مین مصروف تھے کہ جسودھا جی نے اُنکا حال بچشم خود دیکھا
اور چونکہ اُسی روز چند شکایت اِسی قسم کی از جانب برج سندریون کے بھی ہوچکی تھی اسواسطے
نندرانی جی نے برجیھو کھن مہاراج کو اوکھل سے باندھدیا پسر رت وتی جی نے وہ سب کتھا آکر

بیان کردی جسوقت یہ لفظ اُس لیسر کی زبان سے برآمد ہوا کہ رسّی سے باندھ دیا تو بیتاب ہوگئی اور زبان پر یہ آیا کہ جسودھا جیسی کٹھور جو اُس سکمار نازک اندام پرم سندر کو کسطرح برداشت باندھے جانے کی رسّی ہاے مضبوط سے ہوئی ہوگی ہاے وہ میرا منوہر بالک نواد کھل سے بندھا ہوا اور مین پرم آنند سے بیٹھی رہون یہ کہکر اُسیوقت اپنی جان لقصرق کی اور نت پرم آنند کو پہونچکر اُس اپنے نورچشم لخت جگر کو اوکھل سے چھڑایا کہ جسکی مایا کی پھانسی مین کروڑون برمھانڈ بندھ رہے ہین کنھا 15 दास दिलोदास ولوداس بیس مین جسودھری کے گھر ایسی بھگتی مستقل ہوئی کہ پتر اور استری وغیرہ سب بھگوت پرائن تھے اور جس بھاؤ اور بھگتون سے بھگوت مین پریم اور سنیہ تھا اُسی بھاؤ سے بھگتون کی خدمت کرتے تھے سری رگھنندن سوامین کے چرترون مین اسقدر پریت تھی کہ چرترون کو سنکر بھگوت روپ مین محو ہوجاتے تھے یہ چرتر جو رامائن مین مندرج ہے کو بسوامتر رکھیشر آئے اور دسرت مہاراج سے درخواست رگھنندن سوامی اور لچھمن مہاراج کی کری اور بھگت تبسل مہاراج ہمراہ رکھیشر موصوف کے چلنے کو تیار ہوئے تو اس چرتر کے بیان کرتے وقت اُسی سماج کے تدروپ ہو گئے یعنے کہنے لگے کہ مہاراج مین بھی ساتھ چلتا ہون بھگوت نے ساکھات ہوکر فرمایا کہ تم یہان ہی رہو ہم چند روز مین رکھیشر کا جگ پورن کرکے آتے ہین چونکہ جسودہری نے اس روپ مادھری کو روبرو دیکھ لیا تھا کہ جسکی دزہ سوبھا کی بدولت کوٹان کوٹ برمھانڈون کی سوبھا اور جو بصورتی موسوم بہ سوبھا و خوبصورتی ہوتی ہے پس کہان تاب مفارقت کی ہوسکتی تھی سنتے اجازت قیام کے اپنے پران بھگوت سوبھا دام کے لوچھا ور کر کے رت پرم آنند کو فائز ہوئے کنھا 16 कृष्णादास کرشنداس جی برمھ چاری چیلہ سناتن جی کے ہوے جب سری مدنموہن جی مہاراج کا مندر تیار ہوا اور مورتی بھگوت کی اُسمین براجمان ہوئی تو سناتن جی نے کرشنداس موصوف کو بھگوت سیوا مین از بس لائق جانکر بھگوت سیوا اُنکے سپرد کی سو ایسے بھاؤ اور بھگتی سے سیوا پوجا مین مصروف ہوئے کہ باعث خوشنودی بھگوت اور گورو کا ہوا بعد ازان کرشنداس جی نے نارائن بھٹ کو بھگت اور پریمی جانکر اپنا چیلا کیا ایک روز کرشنداس جی نے بھگوت کا شرنگار کیا بعد بھگوت چھب کو دیکھنے لگے دیکھتے دیکھتے بھگوت کے روپ مین محو اور مستغرق ہو گئے اور اسقدر غلبہ پریم اور عشق کا ہوا کہ باوجود تدبیرات کے دیر تک خبر خویش و بیگانہ کی نہوئی جس محبت اور بھگتی سے سرنگار کرتے تھے اُسکا بیان کب ہو سکتا ہے

خاتمۂ ترجمہ و بیان بعض حالات ضروری و ماحصل آن

قربان اور تصدق چرن کملون سری سیتاپت اودھ بہاری کے کہ جو مجھسے اودھم اور پت مندونکو بمقتضاے کرپالتا و دیالتا اپنے سرن مین رکھکر دونون جہان کے دکھون سے ایک لحظہ مین بیخوف و خطر کردیتے ہین غور کرنا چاہیے کہ جسکی مایا لاانتہا برمھانڈونکو بناکر پھر ناس کردیتی ہی جسکو کوئی بت سے سر اور ہاتھ اور پاؤن والا اور آنکھ و ناک والا اور کوئی سب عضو سے علیحدہ اور سب علامات سے بری نرگن نراکار اور کوئی بسور وپ اور کوئی اجوگ کی انتہا اور کوئی پرمانون کا پرمان اور کوئی سب تتون کا پرم تت اور کوئی کال کا بھی کال اور کوئی سب کرموںکا پرم پھل بتلاتا ہی جسکے چرن کمل محمد وحہ برحما کے بھی برمھا ہین اور سب دیوتاؤنکے دیوتا جسکا روپ الوپ شتوجی کے من مانس کا ہنس ہی اور بھگتونکا آدھار نام مبارک جسکا سب نامیونکا نام دینے والا ہی اور سب بید اور شاستر ونکا سار جسکی مہما کے بیان مین شار واگنگ ہی اور شیش بے زبان بید نیت نیت کہتے ہین اور عقل و قیاس بیرون از احاطہ گمان و ایمان سو کہان تو دہ سوامی اور کہان مین سر منشاء کنگاران کہ جسکا نام سننے سے دوزخ بھی محزون مجسم صعوبات دوکھون کا ہوگیا ورنہ دیوتا تھا میرے اوپر بھی دہ کرنا دیالتا فرمائی کہ جسکا حد و حساب نہین یعنے جس بھگت مال کا سننا اور پڑھنا ہزار در ہزار عمرہ ثواب و اعمال نیک سابقہ سے نصیب ہوتا ہی اُسکے ایک ایک حرف کے غور اور لفظ لفظ کے معنی کا سمجھنا اور پھر اُسکو ترجمہ کرنا اور اُسکے رس مین آنند ہونا میرے نصیب فرمایا اور خود جایجا سے سامان کثیر تحریر غوامض اُپاشناؤنکا اسقدر جمع کردیا کہ بخوف طوالت کے عشر عشیر بھی نہ لکھ سکا اور مزید بران یہ کہ حسب مندرجۂ دیباچہ کے کسی سے امداد بھی نہ لینے دی اور میری ہی مصروفیت و قلم سے ختم کرادیا سو اس عنایت و خداوندی و دین بتسلتا و تپت پاونتا پر بخوبی غور اور خیال کرکے اگر میرا اول کمبخت جناب ممدوح کے چرن کملون مین نہ لگے تو اس سے زیادہ مردد و متکبر اور کم نصیب و نالائق اور کون ہوگا و ہمرہ سمجھ میرو کر توبت کل پر بھہ مہان جیہ جوتے + جو نہ بھجے رگھبیر پد بھگت بدنچبک سوے + ظاہر ہی کہ یہ چرتر بھگوت بھگتونکا خود سری رگھنندن سوامی کو مثل جانکی مہارانی اور اپنی بھگتی کے عزیز ہی اور بلا غاص کرپا جناب ممدوح کے کسیکو نصیب نہین ہوتا ہر دو جہانکے مطالب یعنی ارتھ دھرم کام موکھ کا بخشنے والا ہی اور سری رگھنندن سوامی کے سروپ کو صفحۂ دل ظاہر اور منقوش کردینے والا در صورت مناسب نہ تھا کہ سری اختتام سے باعث مشکوری اور بھگوت کرپا کا لکھنا کسواسطے کہ نہ معلوم یہ پرماننہ پھر میرے نصیب ہو یا نہو لیکن بروقت اس تحریر کے

یہ یقین کامل دلکو ہوا کہ جس کرپا دیا خاص سے جناب ممدوح نے یہ ست سنگ میرے نصیب فرمایا اور مدت تک مجکو اُسمین مصروف رکھا اور حسب دلخواہ انجام کو پہونچا دیا اور میرے گناہون پر خیال نہ کیا گیا وہ کرپا و عنایت بآیندہ مبذول نہ ہیگی بلکہ بالضرور رہیگی اور کیا ہمیشہ کو ست سنگ میرے نصیب نہوگا بلکہ ضرور ہوگا اور ایک سبب سے امیدوار زیادہ تر عنایت و صلہ کا ہونا کہ جناب ممدوح کے دوستون اور رشتہ دارونکا چرترون دل سے بیان کیا ہی اگر اپنے چرترونکا تصنیف کا صلہ نہ بخشین تو اختیار ہے مگر یہ ہرگز ممکن نہین کہ اُنکے چرترونکا صلہ نہ ملے کسواسطے کہ قاعدہ مستمرہ جناب ممدوح مین فرق آویگا اور کچھ خوف طعنہ ہاے اپنے دوستون اور رشتہ دارونکا بھی فرماوینگے درینصورت یقین واثق اور بسواس کامل ہی کہ بالضرور مستقل تصور روپ الوپ اور بھجن کا زر نقد مجکو ملیگا اگر یہ شبہہ وشک میرے دلکو ہوے کہ عبارت اس ترجمہ کی سب قواعد شاعری سے خالی ہے بلکہ بے محاورہ اور ناموزون یعنی نہ دھن ہی نہ تنگ نہ طرز نہ ظاہر مین کوئی منتر معلوم ہوتا ہی نہ اُسکا قاعدہ پس ایسی تصنیف سے خود بدولت کیا خوش ہونگے اور ہمنشینان جناب ممدوح کے کیا سفارش کرینگے اگر تجھ مین بھگوت چرنون کا پریم ہوتا تو سفارش ذخیرہ کی کچھ ضرورت تھی بدین سبب کہ ریجھت رام سینھ لبنوتی سودہ سمجھ لیکر تیرے نزدیک نہین آیا پھر کیا توقع صلہ کی ہے سو واضح ہو کہ ایسا شبہہ خواب و خیال مین بھی میرے دلکو ہونا نچاہیے کسواسطے کہ جسطرح دیگر امورکا انتہا و اخیر درجہ میرے سوامی پر ختم ہی اسیطرح ہنسی و کھیل اور تماشا دیکھنا بھی جناب ممدوح پر ختم ہوا ہے موجب یہ عبارت کہ مثل گفتگو کے مع زبان کے ہو سنینگے تو بہت ہنسینگے بلکہ جہان عبارت غلط و ناقص ہوگی اُسکو واسطے ہنسی کے چند بار پڑھوا وینگے اور خوش ہوکر حسب دلخواہ انعام عطا کرینگے بلکہ فرماوینگے کہ پھر بھی سنانا اور بھگوت بھگتونکا دستور ہی کہ جس عبارت اور تصنیف مین بھگوت اور بھگتونکے چرتر اور نام ہین اسی کو پرم منتر اور سب تصانیف سے بہتر و اعلے جانتے ہین گو وہ کیسی ہی ناقص اور گنہگار شاعر کی مصنفہ اور جملہ قواعد شاعری سے خالی ہو درینصورت ہمنشینان بھگوت کے کہ بھگت ہین اس ترجمہ کو کہ مجسم بھگوت اور بھگتون کے چرترونکا ہے نہایت پریم سے سنکر اور خوش ہوکر ضرور میری سفارش بھگوت سے کرینگے اور مطلب دلی کو پہونچا دیوینگے یعنے بھگوت کے روپ الوپ کا چنتون اور بھجن مجکو نصیب ہوگا علاوہ ازان یہ بھگت مال مثل ایک درخت کے ہی کہ بھگوت بھگتی اسکی اصل یعنی بیج ہی اور چوبیس نشٹھا جو بیان ہوئے وے بجاے شاخ کے بھگوت بھگتون کی کتھا بجاے برگ کے ہی اور معنی عبارت اور سلسلۂ الفاظ

نئی بات پیدا ہونی بجاے پھول کے بھگوت سروپ چنتون اور بھجن مستقل ہونا بجاے ثمر کے ہر
اور برھم آنند مین مگن ہونا بجاے رس اُس ثمر کے ہو جس حالت مین کہ مین نے اُس کلپ برکھ
لازوال ابد پائدار کو سیون کیا ہو تو وہ ثمر مجکو کیون نہ ملیگا اور اگر کوئی اعمال قبیحہ میرے ایسے
پیش آے کہ ادھر تو اس ست سنگ سے علیحدگی ہوئی اور ادھر بھگوت بھجن اور تصور
مین دل نہ لگا تو بالضرور یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ جسم میرا سگ اور خوک و نعر و عقرب و مار وغیرہ سے
بھی بدتر و بجس ہو کسواسطے کہ سب ذی روح اور جسم والونکو اشتہا و تشنگی و شہوت وغیرہ برابر ہو
جسم انسانی کو بزرگی اور بڑائی بسبب بھگوت بھجن کے دیجاتی ہو پس جس جسم سے بھگوت بھجن
نہین ہوتا وہ جملہ جسمہاے ناقصہ و بد سے بدتر و بجس ہو جو سر کہ بھگوت اور بھگتون کے چرنون مین
خم نہین ہوتا وہ سر بازی گر کی شوم کا یا تلخ کدو ہو اور زبان بلا بھگوت کیرتن کے مثل زبان غوک کے
گوش کو بلا سماعت بھگوت چرترون کے مثل خانۂ مار کے جاننا چاہیے اور آنکھین بلا درشن بھگوت کے
مثل نقش پرطاوس آیا ستارہ پاپوش کے ہاتھ بلا بھگوت پوجن کے مثل چوب نیم سوختہ کے ہین اور
پانون جو بھگوت تیرتھون اور استھان کی جاترا نہین کرتے مثل بیخ درخت خشک کے عضو
بھگوت بھجن سے ہی آدمی کمنا چاہیے ورنہ سوا اس یعنی دم کا لینا مثل دھونکنی لوہار کے ہو اور
اُسنے ناحق پیدا ہو کر والد کی طاقت اور والدہ کے حسن کو ضائع کیا دونون جہانکی نعمات سے
محروم رہکر ہاے ہاے کرتا مرجاتا ہو اور واضح رہے کہ اگرچہ نشکام بھجن کا درجہ اعلے و برتر ہو لیکن
جن لوگون نے واسطے کامیابی دنیا کے بھگوت کی سرن لی ہو انکو حسب دلخواہ نعمات دنیا کی حاصل
ہوئی اور ہوتی ہین اور انجام کو سلسلہ آواگون سے رہا ہوئے اور ہو جاتے ہین کہ بید سرتی دگنیا
و بھاگوت اور سب پوران باواز بلند پکارتے ہین اور دھرو سگدیو و بھیشکھن وجد ھشٹر واگر شین
و سدامان وغیرہ ہزار در ہزار بھگتونکی گواہی کامل دیتے ہین اور یہ بھی فرمایش عام فرماتے ہین
کہ بھگوت سے بمکھ ہو کر کسی نے سکھ نہین پایا نہ کسی کی دولت قائم رہی کہ جراسندھ و بین و
دُرجودھن و راون و کنس و ششپال و النسال وغیرہ کی کتھا کافی ہو اور صرف دولت کا ہی زوال
نہین ہوتا بلکہ اُس خاندان کا نشان جہان سے اُٹھ جاتا ہی یا قطع نسل سے یا پیدا ہونے اولاد
نطفہ غیر و اقوام پنچ سے غرض ✤ رام بمکھ سنپت پربھتا جائے رہی پاس کہن بائی

یہ ضمیمہ خاتمہ و مہا بھگوت بھجن کے بیان حالات اشخاص زمانہ و ہار جان بھگوت بھجن کا

چندہ فقہ چند گرا چھتے لوگون کے اس بات کا تکرار ہوا کہ ملک ہندوستان پر عرصہ قریب ایک سال سے

برابر آفات عظیمہ کسواسطے نازل ہین اسکے جواب مین کسی نے تو نہ ناکاری کا رواج ہوجانا اور اسکے
عذاب سے طرح طرح کی عقوبت کا ہونا بیان کیا کسی نے کہا کہ دیانت نہیں اور اکل حلال اٹھ گیا
کہ ہر ایک پیشہ ور اپنے مال نیک مین تھوڑا سا مال بد ملاکر سبکو ناقص اور نجس کرلیتا ہی کسی نے رواج پانا
جھوٹھ و فریب و میخواری و دغل و قمار بازی خیانت وغیرہ اعمال قبیحہ کا ظاہر کیا کوئی بولا کہ عدم دوت اور
پھوٹ اسقدر اس ملک مین ہوگئی کہ حقیقی بھائی ہمدگر کے بدخواہ ہین اسواسطے غیر شخص غالب آئے
اور طرح طرح کے عذاب دیئے ایک شخص نے کہا کہ علم شاستر کا اس ملک مین کم ہوگیا بیشتر ناواقف اور
جاہل اپنے مذہب اور دیگر علوم سے ہین قوم برگ اور بالاترین جو اندکے رواج ہی تو اسیقدر کا کہ جسمین
دنیا حاصل ہو پرلوک کا مطلق خیال نہین اور دیگر اقوام نے وجہ کفاف کی علم اور زبان بیگانہ
سے سمجھ لی اُسیکو پڑھتے ہین سو اور خواب مین اپنے علم کی طرف رغبت نہین سو جیسے علم کو
پڑھتے ہین ویسا ہی اثر ہوتا ہی اسواسطے راندۂ درگاہ ہوگئے اور ہوجاتے ہین اور طرح طرح کے
عذاب از دست دیگران پائے اور پاتے ہین کسی نے بیان کیا کہ راجگان اپنے دھرم سے
جاتے رہے یعنی راجا جب دھرم شاستر کے بخیب الطرفین عقیل اور دھرم ماتما دانندۂ شاستر
دنیت بیدار مغز باریک فہم بروقت انصاف کے ودست دوشمن کو برابر جاننے والا اٹھارہ عیب شراب
نوشی بازی شکار شہوت پرستی ظلم دشنام دہی بسیار گوئی خون بیگناہ دشمنی بارعایا لہو ولعب وغیرہ سے
پرہیزگار سات رکانہ یعنے گورو پروہت وزیر قلعہ خزانہ کارندہ دوست کو دوست رکھنے والا اسام نام
بھید نہ کے تاعدہ دنکا دانف دعامل ہوا اور اپنی رعایا کو از دست دیگر راجگان ڈھگ واد چکہ
دوہنرن دسارق دقلب سازد جاہل دبیخوار دفاسق فاجر دقاتل دیگر مجرمان بحفاظت تمام مثل اپنی
جان کے رکھکر ہر ایک کو اپنے اپنے دھرم پر قائم و مستقل رکھے اور کارندگان دزنان فاحشہ کے
ہاتھ سے زیادہ تر حفاظت رعایا کی کرے کہ یہ دونون بلاے عظیم راجا کو سبز باغ دکھاکر اپنے قابو مین
کرلیتے ہین اور اسواسطے رکھنا اہلکار عقیل و دیانت دار و فہیم و ذی علم کا شاستروں نے لکھا ہے
غرض ایسے راجا اپنی رعایا کی حفاظت کرکے دھرم پر قائم رکھتے تھے اب کے راجگان کا وہ حال ہی کہ
ناگفتہ بہ مختصراً سب برعکس دھرم ہاے مندرجۂ شاستر کے ہین بجاے حفاظت و پرورش رعایا ظلم
اور لوٹنا ہی اور بجاے دھرم کے ادھرم اور بجاے علم کے جہالت ہی اور بجاے ہوشیاری و چالاکی کے
نادانی و غفلت کارندہ بخشی وزیر وغیرہ ایسے ہین کہ قطع نظر از دانستگی علوم و رواج دھرم پرورش
رعایا کے درپے تخریب ہر سہ امور کے ہین اور خیرخواہی و دیانت کا یہ حال ہی کہ راجا کا راج جاتا رہے

توپا پوش سے لیکن کسیطرح انکو روپیہ حاصل ہو بعض راجگان کیواسطے یہ تمثیل کافی ہو کہ کسی جنگل مین جانور ونکا بادشاہ بندر تھا گریہ وموش واسطے تقسیم کرانے ایک روٹی کے اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ سلامت نے اس روٹی کے دو ٹکرے کر دیے لیکن ایک بڑا ہو گیا تھا اُسکا کھانا شروع کیا مستغیثان نے سبب کھانے کا پوچھا فرمایا کہ دوسرے کے برابر کرتا ہون کھاتے کھاتے وہ چھوٹا ہو گیا تو دوسرے کا کھانا شروع کیا اور اسیطرح وہ روٹی بالکل چٹ کر گئے القصہ جب حال راجگان کا یہ ہووے تو رعایا بیچارہ مفلوک ومفلس کیون نہ بلاے عظیم مین گرفتار ہو درجس حالت مین ایک مظلوم کی آہ واسطے خاک سیاہ کرنے ملک عظیم کے کافی ہو تو وہ راج کہ جسمین لاکھو کھا مظلوم ہون کیون نہ جاتا رہے اور کسواسطے اُس ملک پر تباہی نہ آوے بعد اُسکے ایک شخص نے بیان کیا کہ دھرم کے چار پائون ستیہ شوچ دان دیا ستیہ شوچ دان دیا تپ ستیہ شوچ دان دیا تپ ستیہ شوچ دان دیا اور اصل دیگر دھرم مندرجہ شاستر ومروجہ دنیا کے تھے بسبب زمانہ کالیگ کے اُن چار پائون چرنون مین خلل عظیم واقع ہوا اور لوگ پاپی اور گنہگار ہو گئے اسواسطے دیگر اشخاص کے ہاتھ سے اُن گناہون کی سزا ہوئی اور ہوتی ہو قصہ کوتاہ اس قسم کے اکثر اشخاص نے اپنی فہم اور عقل کے موافق وجوہ بیان کیے سب سے پیچھے ایک شخص عقیل وہمہ دان وبھگوت بھگت نے فرمایا کہ اصل سبب جاتے رہنے راج راجگان اور اُٹھ جانے مجدد دھرم ہاے مندرجہ شاستر اور اجرا ے ممنوعات اور عائد ہونے صعوبات عظیم کا یہ ہو کہ بھگوت کا بھجن وآرادھن جاتا رہا اگر وہ قائم رہتا تو ممکن نہین تھا کہ کسیطرح کی خرابی کسی بات مین ہوتی یا کالیگ اپنا زور کرتا اور وجہ کم ہونے ملک مثل معدوم ہو جانے بھجن اور آرادھن کے یہ ہو کہ بعض طریق لوگون نے ایسے جاری کیے کہ بید وشاستر سے بالکل خلاف ہین اور بعض ایسے اجرا پاے کہ گو اصل اُنکی شاستر سے جاملتی ہو لیکن فروع مین ایسی غلطی وفروگذاشت از جانب موجد اول یا مجہدان اخیر اُن طریقون سے واقع ہوئی کہ پیروان اُنکے نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے بلکہ بدکاری وناہنجاری مین یکتا ہین اور بعض اشخاص نے کالیگ اور اعمال ناقصہ کی تحریک سے واسطے پر ہونے دوزخ کے مطلب شاستر کا بالعکس سمجھ لیا اور بہانہ ایک طریق کے کھانے پینے اشیاے ممنوعہ ومتروکہ کا ونیز شہوت نفسانی کا خوب مزہ اوڑاتے ہین واہ طریق اور واہ سمجھ زیادہ تر افسوس کا یہ مقام ہو کہ ان لوگون نے موبرابر بھی مطلب اور سدھانت شاستر کا نہ سمجھا علاوہ ازان ہمارے پیشرو اور مجتہد رنگریز بریش خود درماندہ ہو گئے اور کتر جو باقی ہین تو موافق عمل اور اثر اُنکی زبان کے کم وبیش سلسلہ

بھجن کا جاری ہی سوا اسکے ایک بڑی خرابی یہ واقع ہوئی کہ بعض لوگ حالانکہ غار عمیق تاریک وتنگ دنیا مین بے دست وپا پڑے ہین لیکن کسی ایسے شخص سے کہ وہ بھی اوسی غار مین اس سے زیادہ تر درماندہ ہی تعریف ایسے بادشاہ کی کہ بعد طی بالاخانہ چار منزلہ کے شاید ملے یا نہ ملے اور ایک ایک منزل کا طی ہونا ہزار ہزار جنم مین بھی مشکل ہی بلکہ بعد طی ہونے کے احتمال گرنے کا ہر وقت دامنگیر رہتا ہی سنکر ارادہ پہونچ جانے کا بلا وساطت نردبان اور طی ہونے ہر چہار منزل کے رکھتے ہین وہ ضعف کہ توقع اُنکے نکلنے کی اُس غار سے بھی نہین بالاخانہ پر کا پہونچنا تو دور رہا اور اسپر بھی لطف یہ ہی کہ باوجود ایسی عقل سلیم کے دیگران کو اپنا ہمراہی بنا لینے سے دریغ نہین رکھتے بشن پوران مین اُن لوگون کے واسطے جو کچھ لکھا ہی سب سچ ہی اشخاص مصرحہ بالا سے سوائے ایک اور فریق ایسا ہی کہ جسکے سبب سے بالکل برہمنی بلکہ بیچ کنی بھجن اور دھرم کی ہوگئی اور اسقدر عالمگیر ہی کہ جسقدر ست جگ مین بھگوت بھگتونکا تھا نام اُنکا دشٹ دمنکر دمرتند دیکھد دکھل ہی اوصاف حمیدہ اُنکے بھگوت بھگتونکے چرتر سے دوچند سہ چند طویل ہین مختصراً اُنکی آپا شنا یہ ہی کہ برخلاف شاستر ونکے عمل کرنا یہ تو اُنکی دھرم کرم نشٹھا ہی اور جسطرح ہو سکے بھگوت بھجن وآراد ھن سے باز رکھنا اور اُسکے اسباب مین خلل اور نقصان پہونچانا یہ بجائے بھاگوت دھرم پر چارک کے بھگوت بھگتون د ساد ھو دیناسی د براہمنونکی مذمت کرنی یہ سادھو سیوا اور دنرات نام راگ رنگ فحش قصہ کہانی لہو ولعب کھیل تماشا سیر چیلہ کدچہ گردی ودیگر ایسے امور مین رہنا بجائے ست سنگ کے ہی عیوب دیگران اور دشٹ کتھا اور دشٹون کے چرتر سننے یہ اُنکی سرون نشٹھا ہی ورودغ بدگوئی وغمازی ودشنام دہی کا شب دروز کیرتن کرتے ہین جیسی صورت اور پوشاک سے ہندو ہونا ثابت ہو ایسی پوشاک اور صورت بنانی یہ بھیکھ نشٹھا ہی میفروش وقمار باز اور جو زیادہ مکاری وفریب ودروغگوئی دناہنجاری مین مہارت رکھتا ہو وے سب گورو اُنکے ہین بولیان وزنان بیگانہ وطفلان کو بھگوت مورتی سے بھی زیادہ دیکھتے ہین نیکان دراست بازان کے پاس صورت نیک وراست بازونکی بناکر جانا اور اُنکو بھی اپنی عادات اصلی واعمال بد کے رنگ مین رنگین کرلینا یہ لیلا نوکران ہی دوسرے کا نقصان کردینے مین اپنی جان سے بھی دریغ نہ کرنا دلشکنی کج خلقی اور جانگشنی یہ انکی دیا دہنسا ہی چند بار واوقات ممنوعہ مین کھانا یہ بجائے اُپاس یعنی برت کے ہی نشا پیتا اور اشیاء ممنوعہ کا کھانا بجائے چرن امرت ومہا پرشاد کے جانتے ہین میخانہ وقمار خانہ اور بھنگیڑ خانہ اور مکان طوائفان دکوسنگیونکا یہ اُنکا تیرتھ اور دھام ہی سینکڑون کوبدی سے

اور بد ذکونیکی سے نام زد کرنا اور ہزار ون بولیان دعورات بدکار دے کے نام یاد رکھنے دیہان نہ
یہ نام نشٹھا ہی راست بات کو بھی خلاف سمجھ لینا اور مشتبہ رہنا اور نیک امور و احکام سمرتی ہی
بلکہ وجہ پیدا کرکے اسکے موافق نہ خود عمل کرنا نہ دوسرے کو عمل کرنے دینا یہ اُنکا گیان ہی بھگوت
اور بھگتون کے چرتر دسنے اسقدر بیراگ ہی کہ کبھی خواب مین بھی خیال نہین ہوتا بولیان وزنانہ
بیگانہ وطفلان کا سیون مثل بھگوت مورتی کے کرتے ہین سب قسم کے کوسنگیون کو اپنا رشتہ دار
سمجھتے ہین شہوت پرستی وزناکاری کو شرنگار جانتے ہین زر و مال خوار بعد ہی اور جمع کرنا اور نہ خرچ
کرنا برابر نیک عزیز مطلب کے غلام اور دوست ہین اور جس سے کچھ ملے اُسکے سزا گت اعمال
افعال مصرحۂ بالا مین خوش اور محو رہنا اور دوسری طرف رغبت سنوتی یہ مستقل پرم اُن لوگونکا ہی
پرم دھام یعنے گمتی اُنکی وہ دوزخ ہی کہ پھر جس سے نہ نکلے لاانتہا دکھونکا کہ جنکو سنکر دل کانپ
جاوے نصیب ہونا یہی اُس گمتی کا سکھ ہی کام کرودھ لوبھ موہ مد مَتسر اُسکے
آٹھ چار ہین مجتہد و پیشوا و رواج دہندہ دے صاحب دولت یا صاحب حکومت یا رئیس
خاندان یا رئیس شہر وگانو کے ہین کہ جنکو بھگوت بھجن مین محبت نہین کسواسطے کہ جیسے عمل
اُنکے دیگر اشخاص نے دیکھے ویسا ہی عمل کیا بھگوت نے گیتا مین فرمایا کہ اگرچہ مین کرمہائے نیک
بد سے بری ہون لیکن واسطے لوک سنگرہ یعنے مروج رہنے اُن دھرمون کے سب کرم خود
کرتا ہون اگر مین کرمون کو چھوڑ دون تو دیگر اشخاص بھی میرے موافق عمل کرین اور سب کا
ناس ہوجاوے درینصورت ثابت ہوگیا کہ ہرچہار اشخاص مصرحۂ بالا سے رواج اُن سب اعمال
قبیحہ کا ہوا اس مقام پر ایک فریق کا کچھ حال لکھنا تجویز کیا تھا لیکن بہدایت ایک برہمن کے
خاموش رہا ہدایت اسمرتی و شاستر کے لکھدینے مین کچھ ہرج نجانا ایکاوش اسکند کی شرح مین
سمری دھر سوامین نے درجہ بدرجہ انتخاب اشخاص و پنچ کا کرکے خاتمہ اوپر ملازمان راجگان کے
لکھا اور اسمرتی کا قول بھی مطابق پایا اور ایک قول زبان زد خلائق کے یہ ہی کہ زراعت کا پیشہ
نیک ہی اور تجارت کا متوسط اور سب سے ناقص نوکری کا ہی وجہ ناقص اس پیشہ کی
یہ ہی کہ سب شاستر اور ہر ایک ملت بمذہب کے طریق واسطے یکسو ہونے دل کے ہین کہ اسی کو
صفائی قلب کہتے ہین اور جب دل صاف ہوا تب بھگوت حاصل ہوتا ہی اور واسطے یکسو
ہونے دل کے رحم کا ہونا سب ضروریات سے ضروری تر اور سادھن کلان ہی سو اس پیشہ
نوکری مین دونون بات مفقود ہین یعنے بے الہیانی جانب آقا اور دیگر اسنے اسقدر ہی کہ ہرگز

طبیعت جمع نہین ہوتی اور بیرحمی اس کثرت سے ہی کہ دکھ اور درد ہاے عظیمہ کو ملازمین را جہ
ایک بات معمولی اور مساوات بلکہ خدا بطلہ سرکاری سمجھتے ہین پس جبکہ وے اصل بات بانی
مبانی حصول بھگوت کی اس پیشہ کی بدولت جاتی رہین تو کسواسطے یہ پیشہ سب پیشون مین بدتر و ناقص
نہ شمار کیا جاوے اور کیون نہ شاستررون مین اُسکی مذمت مندرج ہو مطلب اس تحریر سے یہ ہی
کہ ایک تو یہ پیشہ ناقص دوم اگر اس پیشہ والے بھگوت بھجن نہ کرین تو اپنے مآل اور انجام پر
بخوبی غور کرلین کہ کیا شدنی ہی اور اگر باوجود میسر ہونے اس پیشہ سراپا مذموم کے بھگوت
بھجن کرینگے تو اسکا انجام بھی دیکھ لین کہ سب سے بآواز بلند اور فائق درجہ اُنکو کیون نہ نصیب
ہوگا آدم ہر اصل مطلب یعنی جبکہ ایسے ہرج کلان واقع ہون کہ ایک بھگوت بھجن چندرمان کو
مثل شب چترد شی تاریک کے ہی تو کسواسطے اس بھگوت بھجن مین خلل نہ آوے اور کیون نہ سلسل
اس پرم دھرم کا ٹوٹ جاوے اور کیون نہ دیگر اشخاص کے ہاتھ سے طرح طرح کے عذاب
نصیب ہون قصہ کوتاہ بھگوت بھجن سار و خلاصہ سب شاستررون اور بیدون کا ہی جسطرح ہوسکے
بھجن مین دل لگانا واجب ہی اور بلا بھگوت بھجن برمھا بھی باوجود اس بزرگی اس سنسار سمدر سے
اوتر نہین سکتا ہی

حال و سروپ مکتی

جابجا اس ترجمہ مین ذکر آیا کہ انجام بھگوت آرادھن اور سب طریقون کا مکتی ہی اُسی کے واسطے
سب محنت کرتے ہین بیان کرنا چاہیے کہ مکتی کسکو کہتے ہین اور وہ کیا چیز ہی سو واضح ہو کہ جیسا
گیان لفظ کے بیان مین ہر ایک طریق اور شاستر کے جدا جدا شرح و تنقیح ہی اسی طرح مکتی کی شرح
مین لفظی اختلاف ہی اگرچہ مطلب سبکا واحد نکل آتا ہی کیونکہ کسی نے سنسار یعنے آواگون کا
نہونا مکتی کا سروپ بیان کیا اور کسی نے کہا سب دُکھ دور ہوکر نت سُکھ ہونے کو
مکتی کہتے ہین اور کسی نے مایا کے گنون سے علیحدہ ہونا اور کسی نے سُکھ دُکھ دونون کا نہ رہنا اور
کسی نے دوسرے کے اختیار سے نکلکر خود مختار ہوجانا اور کسی نے جسم و روح دونون کا نہ رہنا اور کسی نے
محسوسات و عناصر کا ملجانا الیشہ مین اور کسی نے مایا کا ناس ہوجانا مکتی کا روپ ظاہر کیا
لیکن اصلی بات جو بموجب سدھانت شاستررون کے معلوم ہوئی وہ یہ ہی کہ برمھ سروپ ہونیکا
نام مکتی ہی اگرچہ لفظی معنی مکتی کے رہائی اور چھوٹنا ہی لیکن جب تک برمھ سروپ نہو گیا تب تک
رہائی کب ممکن ہی اسواسطے برمھ سروپ ہونا سدھانت اور سار رہا اور برمھ سروپ ہوجانا

کہ جو بھگوت کرپا کے سبب سے مایا کی پھانسی سے چھوٹ جاتا ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ شاستر وین مکتی کے چار نام لکھے ہین اور تحریر بالا سے صرف ایک مکتی یعنی برمھ سروپ ہوجانا معلوم ہوتا ہی سو سبب اختلافات کا کیا ہی سو واضح ہو کہ حقیقت مین تو مکتی صرف برمھ سروپ ہونے کا نام ہی لیکن شاستر دن نے جو چار نام سے نامزد کیا ہی تو سبب یہی کہ بھگوت کو سب حالتون مین خواہش بھگت پر لحاظ رہتا ہی اور دے بھگت وہان بھی اسی اپنے بھاو پر مستقل رہتے ہین کہ جس بھاو اور کینکرج کی بدولت درجہ برمھ سروپ ہونے کا انکو حاصل ہوا اسواسطے اُس ایک مکتی یعنے برمھ سروپ ہونے کی چار تفصیل شاستر نے لکھی ہین اول سالوک सालोक्य یعنی اُس پرماتما کے لوک مین رہنا دوم سارُوپ सारूप्य یعنی موافق روپ اُس پرماتما کے روپ دھارن کرکے وہان رہنا سوم سامیپ सामीप्य یعنی بھگوت کے قرب رہنا چہارم سایوج सायुज्य یعنی بھگوت مین ملجانا اور اُسکا نام سارشٹی सार्ष्टि بھی ہی اسمین بعض کا تو یہ اعتقاد ہی کہ بھگوت مین وصل ہوجانا اور پھر نشان جیو کا نہ رہنا اُسکا نام سایوج ہی اور بعض کا یہ قول ہی کہ اگرچہ بھگوت مین جیو ملجاتا ہی مگر اُس جیو کو اپنا بھگوت مین ملجانا معلوم رہتا ہی جسطرح کوئی شخص دریا مین غوطہ لگاتا ہی اگرچہ کسیکو معلوم نہین ہوتا لیکن اُس غوطہ لگانیوالے کو اپنے غوطہ لگانے کا حال معلوم رہتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ کسی زیور اور پارچہ اور پھول وغیرہ کے روپ سے بھگوت کے خاصہ جسم مین رہنا یہ سایوج ہے جسوقت کہ اپاسک کی اُپاسنا کمال اور پختگی کو پہونچتی ہی اسوقت جیون مکت کہلاتا ہی اور برودت ارادہ جانے پرم دھام کے اس دیہ کو چھوڑ کر لنگ سریر دھارن کرتا ہی پھر یہی بھگوت پارشدون کے اُس راہ سے کوشیتکی اوپ نشد اور اُنھون ادھیائے گیتا مین اگنی اور سورج اور شوکل پچھ اور ششماہ اوتراین کے دیوتاؤنکا ذکر مندرج ہی روانہ ہوکر جو یا کے گُن مثل خاک وآب وآتش وہوا وخلون یعنی اکاش داہنکار و مہت تت ہین انکو ہر ایک کے کرہ مین چھوڑتا ہوا یعنی خاک کا کرہ جب طی ہوچکا تو خاکی تتو کو وہین چھوڑ دیا آب کے کرہ مین جاملا اور اسیطرح دیگر کرہ نکو طی کرتا ہوا اندر وہرو دبرمھاد غیرہ دیوتاؤن در کیشتر دن سے پوجا و تعظیم کو حاصل کرکے اُس برمھانڈ سے باہر ہوتا ہی واضح رہے کہ زمین ریزہ اور ذرہ اور پانی کے قطرہ اگر شمار ہوجاوین تو ہوجاوین لیکن برمھانڈ نکی شمار نہین ہوسکتی غرض بعد طی جملہ کرہ ہا کے برجانڈی کہ وہ نور اور روشنی پورن برمھ پرماتما سچدانند گھن کی ہی پہونچتا ہی اور اسمین اشنان کرکے لنگ سریر کو چھوڑ دیتا ہی اور دیب سریر نرنکار پرکاش وان گیانانند برمھ سروپ دھارن کرکے مایا کے گنون سے بری ہوتا ہی

اور پھر اُن گنونُ سے تعلق نہین رہتا وہان سے آیندہ جو دیگر استھان نت مکت وغیرہ بھگوت بھگتون اور پارشدون کے ہین اُنکے اور وہانکے باشندگانکے درشن کرتا ہوا خاص مقام قیام اپنے سوامی کے دروازہ پر پہونچتا ہی کہ کسی کے اعتقاد مین وہ بیکنٹھ ہی اور کسیکے گولوک اور کسیکے ساکیت یعنی اجودھیا پارشدان وودربانان بعد کرانے دنڈوت اور تعظیم کے اندر لیجاتے ہین وہان کی تجلی اور نور اور روشنی پورن برہمہ پرماتما کی کہ اُسی سے سب مکانات و باغیچہ دہہر دتالاب وغیرہ جو کچھ دل اور قیاس اور عقل کی عقل اور قیاس کو نظر آوین تیار ہین سیر کرتا ہوا اپنے سوامی کے روبرو پہونچتا ہی سب مدارج لطف وعنایت اور محبت وکرپا و نوازش ورحم کے جانب بھگوت پورن پرماتما سچدانند گھن سوامی آور اُسکی پرم پیارا اور اسکے نٹ نٹ نواسی سے اس شخص پرمرعی ومبذول ہوتے ہین اور بعد مکالمہ وگفتگو اسوقت یہ شخص کہتا ہی کہ مین نت نر نکار گیانانند سروپ کا پرکاش دان برہم ہون اب تک مایا کے جال مین پھنسا ہوا تھا اب آپکی کرپا سے چھوٹا اور اپنے سروپ کو پراپت ہوا بعد ازان خواہ تو بھگوت مین وصل ہوجاتا ہی یا اسی بھاؤ واد ھکار و کنکرج مین کہ جسکی طرف اُسکی رغبت ہی مستقل و بلا تزلزل رہکر برہمانند مین تشچل اور مگن اُس پرم پد مین باس کرتا ہی اگرچہ خود اسقدر طاقت اور قوت رکھتا ہی کہ کوٹان کوٹ بلکہ بے انتہا برہمانڈون کو پیدا کرکے پالن اور ناس کردیوے لیکن اُس برہمانند کے لطف مین ایسا مگن رہتا ہی کہ دوسری طرف رغبت نہین ہوتی جو کچھ بموجب سدھانت بید وشاستر اور سنیاسیون کے معلوم ہوا ایسی الفاظ سے کہ ہر ایک سنیاسی دادا لاموافق اپنے اعتقاد کے مطلب حاصل کرلیوے لکھا گیا اور زیادہ شرح اسوا سطے نہ کی کہ کسی ایک سنیاسی دادا کے متعلق ہوجاوے

بیان اس باتکا کہ نرگن طریق اور بھگتی مارگ مین ترجیح کسکو ہی

اب یہ شک ہو کہ بعض اشخاص بھگتی مارگ پر گیان مارگ کی بزرگی بیان کرکے بحوالہ قول سُرتی اور شاستروں کے مکتی کا ہونا اور گیان نرگن برہم کے حصر کرتے ہین اور اس بھگت مال مین اول سے آخر تک بزرگی اور مہما بھگوت بھگتی اور سگن برہم کی بیان ہوکر اُسیکی بدولت مقرر کا ہونا بیان ہوا سو ان دونون طریق مین نفس الامر بزرگی کس طریق کو ہی اور کس سے مکتی نصیب ہوتی ہی سو قبل از تحریر جواب کے واضح ہووے کہ حقیقت مین اصلی معنی گیان لفظ کے ایشور یا جیو کا جتا رتھ سروپ جاننے کو کہتے ہین اور نرگن برہم کے معنی یہ ہین کہ مایا کے گنون سے وہ پرماتما جدا اور بری ہی لیکن بعض اشخاص گیان لفظ کی مراد واحد ہونے جیو سے

سمجھتے ہین اور ایشور کو ابیکت یعنی بلا وجود مانتے ہین واجب الوجود نہین مانتے ہین اور اُسکو نرگن برہم سے نامزد کرتے ہین سو اس موقع اور تحریر مین موافق اعتقاد اُن اشخاص نرگن طریق والون کے معنی ہر دو الفاظ مذکورہ کے سمجھنے چاہیے اور سگن لفظ کی مراد از اشٹ دیو اُپاسکان و بھگتان اور اصلی معنی سگن سروپ کے آیندہ لکھے جاوینگے اشتباہ مذکورہ بالا کا جواب بھگوت سری کرشن مہاراج ارجن سے گیتا مین پہلے ہی بیان فرما چکے ہین یعنی ارجن نے بھگوت سے پوچھا کہ دونو طریق مین کونسا طریق واسطے معرفت کے فائق تر ہے بھگوت نے فرمایا کہ جو میرے مین دل لگا کر اعتقاد سے میری اُپاسنا یعنی بھگتی کرتے ہین وہ युगतम جگت تم یعنے بہت اچھے ہین اور جو نرگن یعنی ابیکت جانکر اپاسنا کرتے ہین اگرچہ وے بھی مجکو پراپت ہونگے لیکن انکو کلیس یعنے دکھ ازبس ہے کسواسطے کہ ابیکت یعنی غیر سروپ کے حصول مین رنج اور محنت ازبس ہے پھر برہمہ استتی مین برہماجی کا قول ہے کہ ہے مہاراج جو شخص اپنے آپکو مکت ہونیکا متکبر مانکر آپ کی بھگتی نہین کرتے اور بحث ناحقہ مین عقیل مین اگر وے کمال مشکلات سے کسی درجہ کو پہونچ بھی جاوین تو پھر گر پڑتے ہین کسواسطے کہ آپ کے چرن کملون سے بمکھ ہین اور جن لوگون نے کہ آپ کے چرن کملون مین دل لگایا ہے وے دیوتا ہاے کلان کے اوپر ہوکر وہان پہونچتے ہین کہ جہان سے پھر نہین پھرتے تیسرے اسکندھ مین کپلدیو جی نے اپنی ماتا کو آپدیش کیا کہ بھگوت بھگتی سدھی یعنی نرگن گیان سے ادھک ہے جو نشکام ہو پھر کیسی ہو کہ اندری اور اُنکے دیوتا اور من سب بھگوت مین لگجاوین پدم پوران مین لکھا ہے کہ گیان اور جوگ وغیرہ سے کیا ہے صرف بھگوت بھگتی ہی مکت کی دینے والی ہے بھاگوت کا قول ہے کہ ہے مہاراج جو تمھاری بھگتی کو چھوڑکر صرف واسطے حصول نرگن گیان کے دکھ اور محنت اُٹھاتے ہین اُنکو صرف دکھ ہی باقی رہتا ہے جسطرح بھوسہ کے کوٹنے سے بجز رنج کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا اور جن لوگون نے تمامی اپنے اعمال و افعال آپ کے نذر کیے ہین اور جو تمھارے چرترستے ہین وے تمھاری بھگتی کو پاکر مکت ہو جاتے ہین اگرچہ ان قولون سے گیان مارگ پر بھگتی کو فضیلت اور برحق ثابت ہوگئی لیکن دلکو یہ اُمنگ ہوئی کہ کچھ مختصر حال اور بھی لکھا جاوے سو چند سطر لکھتا ہون اور چونکہ سب پورانون مین سری مد بھاگوت کہ فضیلت ہے اسواسطے براے شہادت چند قول اُسکے لکھے جاوینگے اُسکے روبرو دیگر پورانون کے قول لکھنے ضرور نہ سمجھے اور واضح ہو کہ چارون بید کا سار اوپ نشد اور سب اپ نشد و نکا سار گیتا اوپ نشد ہے اور سب اُپاسکان جملہ طریق نرگن و سگن نے اُسکے احکام کو سند کامل قبول کیا ہے وجہ کہ جیسا بید بھگوت کے مکھ سے پیدا ہوا ایسے ہی یہ

گیتا ہی سوا اُسکے اصلی سدھانت کو بترجمہ بعض قولہای مندرجہ ا سکے لکھونگا بھاگوت مین بھگوت کا
قول ہی کہ بھگت جوگ جو مشہور ہی اور مین نے بیان کیا ہی اسکی بدولت ہر سنگ گن یعنی مایات بری
ہوکر جیو میرے بھاو کو پراپت ہوتا ہی قول دوم میرے بھگت سارو پ وغیرہ مکتی کو باوجود میرے
دینے کے نہین چاہتے صرف میری بھگتی کے مستدعی رہتے ہین قول سوم میرے بھگت سُرگ اور
روے زمین کے سب سُکھ نہین چاہتے الا میری بھگتی قول چہارم میرے بھگت کیول مکتی کو نہین چاہتے حالانکہ
مین دیتا ہون قول پنجم موافق قول دوم کے بکمی بیشی چند لفظ کے ہی قول ششم بھگوت نے گوپیونسے
فرمایا خوب ہوا کہ تمھاری محبت مجھ مین ہوئی کسواسطے کہ میری بھگتی بالضرور مکتی کی دینے والی ہے
قول ہفتم بید کرکے کیا ہی اور بڑے بڑے شاستروں سے کیا ہی اور تیرتھ سیوں سے کیا ہی میری بھگتی ارتھ
دھرم کام موکھشہ کی دینے والی ہی قول ہشتم نیک کرم اور جوگ وغیرہ کا یہ پھل ہی کہ بھگوت مین بھگتی
ہو اور وہ بھگتی مکتی وغیرہ سب پدارتھ کو دیتی ہی دعلے ہذا القیاس صدہا و ہزارہا قول ہین گیتا جی کے
اوّل ادھیاے مین باعث بیان گیتا شاستر کا ہی دوسرے ادھیاے مین جیو کا سروپ اور سانکھ
جوگ لکھا ہی تیسرے ادھیاے کرم جوگ کو بیان کرتی ہی چوتھے ادھیاے مین برہم جگ کی تعریف
ہی پانچوین ادھیاے مین سنیاس جوگ لکھا ہی چھٹے ادھیاے مین دل اور دیگر محسوسات کو اور اتما کو جمع کرنیکا
جوگ ہی بعد بیان کرنے جوگ ادھیاے ہاے مذکورہ بالا کے آخر مین ششم ادھیاے کے بھگوت نے فرمایا
کہ جس شخص کا دل مجھ مین لگا ہوا اور بصدق دل میرا بھجن کرتا ہو وہ شخص سب جوگیونمن جگت تم یعنی اتم یہ بہتر ہی
اس سے ثابت ہوگیا کہ سب طریقون مندرجہ ہر شش ادھیاے پر بھگوت بھگتی کو شرف ہی ساتوین ادھیاے
مین مندرج ہی کہ بہت جنمونکے بعد گیانوان ہوکر میری سرن ہوتا ہی اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گیان ایک ضمیمہ
اور جزو بھگتی کا ہی پھر اُسی ادھیاے مین لکھا ہی کہ مکتی کیواسطے جو میری سرن ہوکر سیون کرتے ہین وہی برہم
اور وہی دانندہ اور وہی ادھیاتم گیانی اور وہی سب کرمونکے جاننے والے ہین اور پھر لکھا ہی کہ جو شخص
مجکو انینہ یعنی لاشرک جانکر بھجن کرتے ہین اُن جوگیونکو بآسانی حاصل ہوتا ہون آٹھوین ادھیاے
مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ وہ پرم پورکھ یعنی بھگوت انینہ بھگتی سے جانا جاتا ہی نوین ادھیاے کے
شروع مین بھگوت نے فرمایا ہی کہ گیان اور وگیان سب تجھسے کہتا ہون اور اُس تمام ادھیاے مین لیناپرسر
ایشور کا بیان کرکے حاصل ہونا اپنا بھگتی سے بیان کیا اور قاعدے اپنے خصول کے بیان کرکے اخیر مین کہا
کہ میری سرن ہونے سے استری سودر بیس وغیرہ بھی ترجاتے ہین براہمنوکا تو کچھ کہنا ہی نہین اسواسطے
ارجن مجھ مین ہی دل لگاؤ اور میرا ہی بھگت ہو اور میرے ہی واسطے جگ یعنی جپ کر اور مجکو ہی نمسکار کر

کہ مجکو ہی پراپت ہوگا یہ راست کہتا ہون اس ادھیاے سے خوب ثابت ہوگیا کہ گیان اور وگیان
بھگوت بھگتی ہی دسوین ادھیاے مین بھگوت نے اپنا بھوتی سروپ بیان کرکے گیارھوین ادھیا
مین اپنا سروپ ارجن کو دکھایا اور فرمایا کہ مین نہ بیدون سے نہ تپ سے نہ دان سے نہ جگ سے کی
جاتا ہون کہ جیسا اے ارجن تو نے دیکھا اور بھی کہا کہ بھگتی انینہ سے حاصل ہوتا ہون جیسا مین ہون
اس ادھیاے سے بھی یہی حاصل ہوا کہ بھگوت صرف بھگتی سے جانا جاتا ہی بارھوین ادھیاے
صرف بھگتی کا بیان ہوا دوسرا ذکر کچھ اور نہین اور اُسکا اصل مطلب ابتداے اس بحث مین بیان کر
ہون تیرھوین ادھیاے مین اگرچہ بھگوت بھگتی کا ایک جگہ ذکر آیا ہی لیکن وہ ادھیاے انا بتدا تا انتہ
الیشور مایا جیو دو یگر محسوسات کو بیان کرتی ہی چودھوین ادھیاے مین بھگوت نے مایا کے تینون گن
بیان کرکے اخیر مین فرمایا کہ جو مجکو مستقل بھگتی سے سیون کرتے ہین وہ اُن تینون گنون سے علیحدہ
بری ہوکر برہم سروپ ہونے کے لائق تصور کیے جاتے ہین پندرھوین ادھیاے مین بھگوت نے
ارجن کو سرناگتی منتر اُپدیش فرمایا اور جیو دشٹہ تٹستھ سے اپنے آپ کو جدا بنا مزد پرسوتم بیان کر
فرمایا کہ جو مجکو پرسوتم جانتا ہی سو سب طرح سے میرا بھجن کرتا ہی یہ کمال پوشیدہ بات بیان کری
جسکو جانکر اے ارجن کرت کرتیہ ہوجاوے اس قول پر بھگوت کے بخوبی غور کرنا چاہیے کہ نرگن مادرگ
قائم رہا یعنے جبکہ الیشور جیو دشٹہ تٹستھ سے علیحدہ ہی اور حصر کرت کرتیہ ہونیکا اوپر جاننے پرسوتم کے ہی تو
بلا تکلف واشتباہ ثابت ہوگیا کہ الیشر سگن سروپ ہی اور بھگتی سے جانا جاتا ہی سولھوین ادھیاے
مین منکران اور مرتدان کا بیان ہی سترھوین اور اٹھارھوین ادھیاے مین سب قسم کے دھرم کرم
بیان کرکے اخیر مین بھگوت نے فرمایا کہ جسطرح برہم کو پراپت ہوتا ہی وہ وگیان نشٹھا باختصار کہتا ہون
عقل سے دلکو یکسو کرکے اور لذائذ محسوسات دوری یعنے دکھ سکھ دوستی دشمنی وغیرہ کا تارک
ہوکر گوشہ مین بیٹھکر غرور اور تمنا وغیرہ سے چھوٹا ہوا برہم ہونے کے لائق تصور کیا جاتا ہی بعد ازان
برہم مین رجوع ہوکر نہ فکر ہی نہ کچھ تمنا اور سب ذوی الارواح کو برابر دیکھتا ہی وہ میری پراجگتی کو پہونچتا ہی
بھگتی ہی سے جانا جاتا ہون حقیقت مین جیسا ہون اسی بھگتی سے مجکو جانکر وہ شخص مجھ مین باس
کرتا ہی یعنی مجکو پراپت ہوتا ہی بعد ازان سب سے اخیر مین فرمایا کہ سب سے زیادہ پوشیدہ پرم بچن یعنے
سدھانت اور خلاصہ سُن چونکہ تو میرا عزیز ہی اور عقل تیری سلیم ہی اسواسطے تیرے کلیان ہونے کے
واسطے وہ سدھانت کہتا ہون میرے ہی مین دل لگاؤ میرا ہی جگ کرو یعنی جپ کرو اور مجکو ہی وندنا کرو
مجکو ہی پراپت ہوگا سچ کہتا ہون کہ تو میرا عزیز ہی سب دھرمون کو چھوڑکر مجھ ایک کی سرن ہو مین تجکو سب

پاپون سے چھڑاوے گا فکر مت کر بعد اس اُپدیش کے پھر کچھ اُپدیش بھگوت نے نہین کیا اس ادھیائے سے بھگوت بھگتی ہی اصل خلاصہ اور سدھانت ثابت ہوا اور یہ اشلوک کہ مجھ مین دل لگاؤ اور میرا بھگت ہو جو بھگوت نے دو جگہ یعنی اولا ادھیائے نہم اور ثانیا سیجدہم کے اخیر مین فرمایا تو اُسکی دو وجہ ہین اول یہ کہ جو امر تاکیدی اور ضروری ہوتا ہی وہ بار بار کہنے مین آتا ہی سو دو دفعہ کہنے سے بھگوت اپنی تاکید واسطے بھگتی کے ثابت کرتے ہین دوم یہ کہ بھگوت کو گیان اور بگیان نوین ادھیائے مین کہنا منظور تھا سو چونکہ بھگوت بھگتی سے سوائے گیان اور بگیان کچھ نہین اسواسطے ایک دفعہ تو وہان اس اشلوک کو کہا اور اٹھارہوین ادھیائے مین بھگوت کو خلاصہ اور سدھانت تمام گیتا کا کہنا منظور ہوا چونکہ بھگوت بھگتی سب شاستر اور بید اور اوپ نشد وغیرہ کا سدھانت اور مال کار ہی اسواسطے وہان بھی وہی اشلوک کہ جو واسطے ثبوت گیان اور بگیان کے نوین ادھیائے مین کہا تھا بیان کیا اور اس سے یہ بات ثابت کری کہ گیان اور بگیان بھی بھگوت بھگتی ہی اور مال اور سدھانت بھی بھگوت بھگتی غرض مطلب تمام گیتا شاستر کا از اول تا آخر یہ ہی کہ بھگوت بھگتی سار اور خلاصہ سب سدھانتون کا ہی پس جس حالت مین کہ بھگوت کے قولون کے موافق سدھانت سب شاسترون کا بھگوت بھگتی ثابت ہوا اور پوران وبید بھی بھگوت بھگتی کو مال وانجام سب طریق اور دھرم کرم وغیرہ کا بیان کرتے ہون اور بھگوت کا حصول بھی کہ اُسی کا نام مکتی ہی صرف بھگتی سے بہت جلد ہوتا ہو تو بھگتی سے سوائے اور کس طریق کو بہتر سمجھا جاوے کونسا راہ ایسا ہی کہ جسکو ترجیح دیجاوے بھگتی ہی واسطے ملنے بھگوت کے مالک ومختار وسار وخلاصہ وسدھانت سب بید وشاسترونکا ہی بلا بھگتی کسی طرح بھگوت نہ کسیکو پہلے ملا نہ آیندہ ملیگا گیان لفظ کے معنی ابتداے تحریر اس بحث مین لکھے گئے اگر نرگن اُپاسکان کا یہ اعتقاد ہی کہ لفظ وحدانیت کو کہتا ہی تو اسمین بھی بھگتی کی تائید ہی کسواسطے کہ جب تک ایشر کے واحد اور لاشریک ہونیکا گیان نہوگا تب تک مکتی کب شدنی ہی چنانچہ امینہ بھگتی کا جابجا ذکر ہوا ہی نرگن اُپاسک तत्त्वमसि تتوسی اور سوہم وغیرہ مہاباک अहंब्रह्मास्मि کو موید اپنے طریق کا سمجھتے ہین حالانکہ اُن باکونکے معنی خود ظاہر کرتے ہین کہ ایشر واجب الوجود ہی کسواسطے کہ لفظ सो سو معنی ایشر کے پیدا کرتا ہی اور अहम اہم لفظ بجانب اپنے یعنی جیو کے مخاطب ہی پس کیا شک رہا کہ ایشر اور جیو جدا جدا ہین اور علے ہذا القیاس تونگ لفظ तत् تت لفظ से علیحدہ ہوا اور اگر یہ سب مہاباک ونیز گیان لفظ جیو ایشر کے ایک ہونے کو حسب قول نرگن اُپاسکان کے سمجھے جاوین تب بھی سدھانت بھگوت

اُپاسکان کو فضیلت ہی کسواسطے کہ بعض اُپاسکان نے جیوایشور کا ایک ہوجانا قبول کیا ہی اور سایوج مکتی انکا اصول ہی اب یہ اعتراض پیدا ہوا کہ بیدانت شاستر بیکانگ ہی اور اُنس شاستر کے بڑے طویل طویل گرنتھ دیکھنے مین آتے ہین اُنمین طریق نرگن اُپاسکان کا مندرج ہوا سکا کیا حال ہی سو واضح ہو کہ بیدانت حصہ اخیر بید یعنی اُپ نشدون کو کہتے ہین اور جو اُپ نشدون مین بیان سوا ہی گیتاجی اور برہم سوترون مین لکھا ہی اصل بیدانت شاستر یہ ہر سہ احکام یا گرنتھ ممدوحہ بالا ہین نرگن اُپاسکان نے اُنکی شرح حسب طریق خود کری اور اُسکی تائید کے واسطے علیحدہ گرنتھ طول طویل بنا ے اُسکا نام بیدانت رکھ لیا حالانکہ حقیقت مین اوپ نشد اور گیتا اور سوترون کا سدھانت وانجام بھگوت بھگتی ہی اور بھگوت بھگتی کے متعلق جو شرح اور بھاش اور گرنتھ ہین وے اصل بیدانت ہین اور بھگوت اُپاسکان مین رائج ومشہور حاصل کلام کا یہ ہی کہ بلا کسی اعتراض اور کو ترک کر کے بھگوت بھگتی ہی اختیار کرنا محتاج دسر منشہ وبادشاہ سب طریقون کی ہی یہ سدھانت سب شاستر ون کا بلا تعصب تحریر ہوا اگر اس سے قطع نظر کر کے قول نرگن اُپاسکان کو قبول کیا جاوے تب بھی بھگتی کو ہی بڑائی حاصل ہوتی ہی یعنے اُنکا قول ہی کہ وہی نرگن برہم سگن سروپ ہوجاتا ہی اب اسمین یہ استفسار ہی کہ وہ سگن سروپ جو نرگن برہم نے ظاہر کر لیا ایشور ہی یا سلسلہ آواگون مین گرفتار ہی اگر پیدا ہونا اور مرنا اسکو ہی تو ایشر کہنا نچاہیے اور اگر ایشور ہی تو اسکے سیون سے مکت کیون ہوگی علاوہ اس دلیل کے اور ایک بات ہی کہ نرگن طریق کے موافق بید شرتی نے فرمایا ہی کہ نرگن پرماتما اپنے بھگتون پر کرپا کر کے سگن روپ ہوجاتا ہی اسمین یہ گفتگو ہی کہ اگر اُس سگن روپ کی بھگتی اور سیون سے مکتی ہوئی تو اُس نرگن برہم نے کرپا ہی کری بلکہ وہ کرپا ایک عذاب جان ہوگئی کیا معنی کہ ہزارون جیو تک ایک جیو بچارہ نے محنت کری اور انجام کار وہ ایشر اصل کار برآری سے درماندہ نکلا پس وہ نرگن ایک دھوکہ باز اور کپٹی ہوا کہ لوگونکو سبز باغ گفتگو کا دکھلاتا ہی اور اُسی شرتی کے موافق دوسرا اعتراض یہ ہی کہ اگر وہ بید شرتی صحیح ہی اور یہ بھی اُنکا کلام درست ہی کہ نرگن طریق سے ہی مکت ہوتی ہی تو اُس بھگوت قول کے کیا معنی یعنے جاوینگے اے ارجن جنم اور کرم میرے جو شخص جانتا ہی یعنے میرے چرتر دنمین دل لگاتا ہی تو جسم کو چھوڑ کر پھر جنم نہین لیتا اور مجکو پراپت ہوتا ہی مطلب اس تحریر سے یہ ہی کہ اگر مکت ہونا بھگوت بھگتی سے تسلیم ہی تو اس سدھانت مین غلطی آتی ہی کہ بلا نرگن طریق کے مکتی نہین اور اگر یہ سدھانت صحیح ہی تو اُس بید شرتی اور بھگوت کے قول کا جواب دینا واجب ہی کر راست ہین یا دروغ علاوہ ان اصول کی بات ہی کہ جو جس کیسکا مقصود کرتا ہی وہ وہی ہوجاتا ہی

سدھانت

سدھانت کے موافق جس کسی نے بھگوت کو پورن برہم پرماتما سچیدانند گھن نرمل نراکار نراکھش نرمل
برہمانڈ نکا مالک جانکر اسکے روپ انوپ کا چنتون کیا وہ کہان جا یگا اگر یہ کہو گے کہ اپنے سوامی کا
روپ ہو جائیگا تو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ اُسکے سوامی مین وے صفات کہ جیسا جانکر اُسنے تصور
کیا ہی ہین یا نہین اگر ہین تو بہر حال وہ شخص مکت ہو گیا کہ سدھانت یہی ہی اور اگر وہ صفات نہین تو
کوئی شخص اُن صفات والا تجویز کر دینا چاہیے ورنہ سدھانت مین خلل عظیم واقع ہو گا اگرچہ دلائل
مصرحہ بالا کو نرگن طریق والے قبول کر کے یہ بات بتاتے ہین کہ فی الحقیقت جو بھگتی کر کے
اپنے سوامی کو پہونچگیا ہی اُسکو آواگون نہین ہو گا لیکن اصل مکتی یعنی نرگن برہم کا حصول اُسیوقت
ہو گا کہ جب اپنے سوامی کے ساتھ انتر دھیان ہو کر نرگن برہم مین ملجاویگا مطلب اونکا یہ کہ بھگتی
ایک ذریعہ اور سادھن حاصل ہونے نرگن برہم کا ہی سو اسکا جواب اگرچہ مجھسے کم عقل اور
ناقص اعتقاد ونکا تو یہ ہی ہمکو اُنب کھانے یاد رخت شمار کرنے مطلب ہمارا واسطے رہائی آواگون کے
تھا سو تمھارے ایجاب واقبال سے خود حاصل ہو گیا پس کیا ضرورت زیادہ بحث کی ہی اور کسواسطے
ہم سوائے اپنے سوامی کے اور کسی کو ایشور قبول کرین لیکن جو اصلیت اور حقیقت حال اور بیدو
شاستروں کے سدھانت کو جانتے ہین وے اُس بیان نرگن طریق والونکو بے اصل و بے بنیاد
فرماکر جواب دیتے ہین کہ وہ قول اُنکا اُس حالت مین لائق ایجاب کے ہوتا کہ جو سگن برہم فرع
نرگن برہم کا ہوتا اور جس حالت مین کہ نرگن برہم ایک فرع سگن برہم کی ہی تو وہ سدھانت اُنکا کب
قابل پذیرائی ہی بلکہ خلاف ہی چنانچہ مختصر حال اُسکا یہ ہی کہ نشٹھا پانزدہم مین بموجب سدھانت شاستروں کے
جہان ایشور کا بیان ہوا ہی وہان پانچ تفصیل لکھی گئی ہین اور منجملہ اُنکے چہارم تفصیل مین یہ مندرج ہوا
کہ وہ سروپ چہارم اُس سگن برہم کا انتریامی ابیکت یعنی غیر مجسم گیانا نند اکھنڈ ابناسی نرنجن نرگن
برہم سروپ بیاپک ہی پس ظاہر ہو گیا کہ نرگن فرع سگن برہم روپ کی ہی اور نرگن طریق والے اسی
چہارم سروپ کے اُپاسک ہین علاوہ ازان باراہ سنگھیتا مین لکھا ہی کہ نرگن برہم سایہ سگن برہم کا ہی
اور اصلی بھگوت کا روپ سگن برہم ہی تو اس تحریر سے مطابقت تفصیل چہارم مندرجہ نشٹھا
پانزدہم کی ہوتی ہی غرض لاریب و بلاشک نرگن برہم ایک فرع سگن برہم کی ہی برائے رفع اعتراض
کسی طرح کے نرگن برہم کے معنی ابتدائے اس بحث مین لکھ آیا ہون کہ جو ایشر مایا کے گنون سے
جدا ہو اُسکو نرگن برہم کہتے ہین نہ ابیکت یعنی غیر مجسم کو اور علے ہذا القیاس گیان لفظ کے
معنی تحریر ہو چکے کہ ایشر مایا جیو کے جاننے کا نام گیان ہی اور وہ ایک سادھن بھگوت بھگتی کا ہی

संहिता

کہ مبوت اسکا ترجمہ اشلوکہ اسے گیتا جی مترجمۂ بالا سے بخوبی ہوتا ہی اور یہان بھی ایک دو قول لکھنا ہون گیتا مین فرمایا ہی کہ جو مکتی کے واسطے میری سرن ہوتے ہین وے ہی برہمہ کے جاننے والے ہین اور وے ہی ادھیاتم گیان وکرموں کے سانڈل سوتر ہی کہ برہمہ کانڈ یعنی گیان بھگوت بھگتی جاننے کے واسطے ہی غرض گیان ایک سادھن بھگتی کا ہی اور بھگوت بھگتی مین مستقل ہونا بگیان ہی اب اگر یہ اعتراض ہو کہ جس حالت مین نرگن لفظ کے معنی اشٹ دیو اپاسکان سے متعلق ہوئے تو سگن سروپ کے کیا معنی کیے جاوینگے سو ظاہر ہی کہ جب نرگن برہمہ کے معنے مایا سے علیحدہ کے ہوے تو سگن لفظ کے معنی اُس بھگوت سروپ کے ثابت ہوگئے کہ جو اپنی مایا کے آسرے ہوکر واسطے کارج اپنے بھگتون کے ظاہر ہوتا ہی اور جسکے چرتر سنسار سمدر کے واسطے مستقل پل ہین جو کوئی سنسار سمدر سے اُترا اُن چرترونکی ہی کرپا وعنایت سے اُن چرترونے سوائے اور کوئی سبیل پہلے ہوئی نہ اب ہی نہ آیندہ ہوگی بید اور شاستر اس بات کو باواز بلند پکارتے ہین القصہ بعد رفع جملہ اعتراضات کے بھگوت بھگتی ہی مقدم ہی اُس سوائے کوئی طریق نیک اور سیدھا نہین اور ایشور کا سروپ مقبولہ نرگن طریق والون کا ایک فرع ایشور پرماتما مقبولہ بھگوت بھگتا نکے ہی اس تحریر مین یہ اعتراض لازم آیا کہ اگر وہ نرگن برہمہ بمنزلہ روپہاے بھگوت کے انترجامی اور بیاپک خواہ سایہ ہی تو اُسکی اُپاسنا مین کیا فائدہ ہی کسواسطے کہ بموجب سدھانت اُپاسکان کے کسی روپ بھگوت کے خواہ دھام خواہ نام خواہ چرتر کی اُپاسنا کامل ہونی چاہیے بالضرور مغفرت ہوگی جواب اُسکا یہ ہی کہ ابتداے تحریر اس بحث سے تا حال یہ کہین نہین لکھا کہ اُنکا طریق غلط ہی صرف ترجیح بھگوت بھگتی اور سگن سروپ کی بیان کرمی گئی ہی اگر وے لوگ راستا امر کو سمجھکر زیادھن نرگن برہمہ کا کرین تو بالضرور کبھی نہ کبھی بھگوت سچدانند گھن پورن برہمہ کا اصلی سروپ اُنکے دلپر ظاہر ہو اور مغفرت کو پہونچ جاوین لیکن غور بھی تو واجب ہی کہ وہ طریق کسقدر مشکل ہی اول تو بھگوت نے خود گیتا جی مین فرمایا ہی کہ اویکت یعنی غیر جسم کا حصول کمال مشکل ہی علاوہ ازان اُسکا بیان کرنا مشکل اور اگر کسی نے بیان بھی کیا تو سمجھنا اُس سے زیادہ مشکل اور کسیطرح سمجھ بھی لیا تو عمل اُسکا کیا صعب اور سخت مشکل ہی کر شاید پہلے زمانہ مین کوئی عامل اُسکا ہوا ہوگا کسواسطے کہ جو چیز عقل اور قیاس سے باہر ہی اُسمین کسطرح دل لگے اور جونکہ بلا یکسو ہونے دل کے حصول اُسکا غیر ممکن ہی اسواسطے منزل مقصود پر پہونچنا معلوم اور اگر بر تقدیر مشیما جنمون مین کمال مشکلات سے کسی ایک کو کوئی درجہ بھی حاصل ہوا تو پھر قائم رہنا

از بس مشکل ہو اور کرنا بہت آسان کسواسطے کہ اندریون کی زبردستی سیکو معلوم ہو غرض از سر تا پا
مشکلات سے سوائے اور کوئی بات نظر نہین آتی بھگوت بھگتی کی آسانی اور جلد حاصل ہونے
بھگوت کا حال یہ ہو کہ کسیطرحسے تھوڑی سی محبت بھگوت چرترون مین ہوتی چاہیے وے چرتر ہی
بھجن اور کیرتن مین لگاکر بھگوت سروپ کو صفحۂ دل پر ظاہر کر دیتے ہین اُس سروپ کا یہ پرتاپ ہی
کہ روز بروز اپنی اصلیت کی ترقی سالک کے دل مین بخشتا ہوا اور اعتقاد و یقین کامل عنایت فرماکر
اپنیہ دل سے خواہش لذائذ دنیا کی دور کرتا ہوا اور گیان بیراگ کا ظہور فرماتا ہوا اور نام کیرتن بھجن
کی امداد سے اولاً کرتا چھا تیچھا وغیرہ بھگت کے دل مین پیدا کر دیتا ہی بعد ازان اپنا جتھارتھ
حسن و جمال ہیشمال چترمہاے دلکود مکھا کر ایسا فریفتہ کرلیتا ہو کہ سواے اُس روپ انوپ اور چھب
مادھری کے دوسری طرف وہ دل نہین جاتا پھر وہ شخص کرت کرتیہ اور کرتارتھ ہوکر اُس روپ مین
مستقل و بلاتزلزل ہو جاتا ہی کہ اُسی کا نام جیون مکت ہی پس ازان مکت غرض از اول تا آخر
بجز آسانی اور سہولیت کے مشکل ہی کوئی بات نظر نہین آتی جنم مرن کے عذابون سے خوف کرکے
اُسطرف رجوع ہونے کی دیر ہی بھگوت کو اپنی کرنا اور دیالتا اور دین بتسلتا مین مطلق دیر نہین سب
سامان و اسباب اپنے حاصل ہونے کے خود کر دیتا ہی ظاہر مین بہت جگہ سُنا اور بعض جگہ دیکھنے مین
آیا کہ بندیہ دلی عاشق فاسق گنہگار کا عورات بیوقوف مخزن گناہ اور عذابونکے دل پر اثر کرکے اُن عورات کو
جانب اُنکے طالبان کے رجوع کر دیتا ہی پس وہ پرماتما کہ سُدھ سچدانند گھن واقف و پیدا کنندہ
جملہ قواعد و عقائد اور مدارج عاشقی و معشوقی کا ہی اپنے عاشق صادق پر رحم فرماکر کسواسطے جلد تر
نہ ملیگا اور کیون نہ مراد کو پہونچا دیگا ورنہ اُسکے اصول پیدا کردہ اور معینہ مین غلطی واقع ہوگی
حاصل کلام کا یہ ہو کہ جو شخص ایسے آسان اور اصل طریق کو چھوڑکر واسطے حصول بھگوت کی طرف
مشکلات و فروع کی توجہ کرتے ہین وے بیوقوف بلاشک و شبہہ کم قسمت و بے نصیب ہین جواہرات
کو ہاتھ سے ڈالکر سنگریزون کو اُٹھاتے ہین کامدہین کو چھوڑکر واسطے تلاش دُودھ کے آگ کا
درخت تلاش کرتے ہین اور ایک لطیفہ بھی یاد آیا کہ نرگن شوہر کو عورت بھی قبول نہین کرتی مرد فہیم
اور عقیل تو نرگن کو اپنا مالک کیون قبول کرے چنانچہ گوپچا بھگوت کی پرم پریا او دھو سے کہتی ہین
سورچھا ڈگن دھام سانورو کو نرگن نر بابے ٭ اور ایک بات لائق غور و انصاف کے ہو کہ عشق
بلا حسن نہین ہوتا اور جب تک عشق نہین تب تک حصول بھگوت کا غیر ممکن ہو اُس طریق و اتوار کا
سدھ سانت ہو کہ جبتک برن و آشرم و دھرمون کو کرکے صفائی قلب حاصل نہو تب تک وہ شخص

گیان اور اُپدیش کا ادھکاری نہین اب وہ برہم گیان گی اور کوچہ مین ایسا بہابہا پھرتا ہی کہ اگر
اندکے بھی تشریح کرتا ہون تو طوالت کثیر ہوتی ہی اور تہمت تعصب کی علاوہ رہی اسواسطے وہ
ذکر ہی قلم انداز کیا اور خوب سمجھ لیا کہ بشن پوران دبھاگوت وغیرہ مین جو حالات مذموم کلجگ کے
لکھے ہین اور یہ بھی بیان ہوا کہ کلجگ مین عورت و مرد ایسے ہونگے کہ سوائے برہم گیان کے اور کچھ نہ کہینگے
اور اعمال اُنکے ایسے ہونگے کہ تھوڑی سی طمع مین آکر ایسے کرم کرینگے کہ جنسے چانڈال کا بھی دل کانپ
جاوے سو وہ زمانہ اب آگیا قصہ کوتاہ اور بحث ختم کرکے کمال عجز و انکسار سے عرض کرتا ہون کہ اگر
آفتاب پچھم سے طلوع ہونا شروع ہوا اور خرگوش کے سر پر شاخ پیدا ہوجاوین اور آسمان مین پھلواریکا
باغیچہ نمودار ہوجاوے اور پانی آگ کا کام دیوے تو ممکن ہی لیکن یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ بلا بھگوت
بھجن پورن برہم پرماتما میرے سوای کے اس سنسار سمدر سے پار ہوجاوے یہ پرتاپ بھگوت کے
سیون بھجن کو ہی کہ وہ سمدر مثل گوپد جل کے ہوجاتا ہی یہ سدھانت و سار بید و شاستر و نکا ہی

مختصر حال تفاوت ہر چہار سنپردا کا اور حقیقت مین واحد ہونا انجام اُنکا

اب یہ تحریر لازم ہوئی کہ ہر ایک سنپردا والا اپنی سنپردا کو فائق دوسری سنپردا پر جانکر واسطے مغفرت
کے اُسیکو راست و درست سمجھتا ہی اور اُسیکو ترجیح دیتا ہی سو حقیقت مین بہتر اور فائق کونسی سنپردا ہی
سو واضح ہو کہ چارون سنپردا واسطے اُتار دینے کے سنسار سمدر سے یکسان و برابر ہین کسی کو کچھ
کمی یا بیشی نہین سب سنپردا والون نے وحدانیت بھگوت کی یکسان و برابر لکھی ہی اور سرتی وغیرہ
قول شہادت کے سب سنپردا ؤن مین ایک ہین اور اس بات پر بھی چارون برابر متفق ہین کہ سوائے
بھگوت کے نہ کوئی مغفرت کا دینے والا ہی نہ اس سے سوائے اور کسی دیوتا کا سادھن چاہیئے
وعلے ہذا القیاس بھگوت کے دھام و بگرہ مین سب کا برابر اتفاق ہی صرف قلیل گفتگو پر جھگڑتے
ہین یعنی ایک تو مایا کے بیان مین باہمدگر اختلاف ہی अनादिशक्ति کوئی اُنا دی شکتی کہتا ہی اور کوئی ایشور کو مایا کا پریرک بتلاتا ہی اور کوئی तटस्थ تٹستھ قرار دیتا ہی اور کوئی ایشور کے جسم
مین بشٹھ لیکن جبکہ سب اس بات پر متفق ہین کہ بعد ضرورت ہونے مایا کے کمتی ہوتی ہی تو اختلافات
مذکورہ برائے نام رہے انجام سب کا برابر ہی اور اسیطرح جیو کے بیان مین اختلاف لفظی ہی کہ
کوئی دویت کہتا ہی اور ادویت اور کوئی دویتا دویت بتلاتا ہی اور کوئی بسیشٹا دویت لیکن اسپر
سب متفق ہین کہ نت نرنکار پرگاشوان گیانانند سروپ ہی اور کمتی کا ہونا جسطرح بیان سروپ کمتی
مین مندرج ہوا اُسیطرح ماننے ہین پس جبکہ سروپ و آغاز ہوا انجام یکسان تو اختلاف درمیانی

صرف براے نام ہی علاوہ ازان تلک اور مدرا کے دھارن کرنے اوتار کے سروپ بنانے مین اختلاف ہی
کہ اسکا حال مفصل بعبیکہ نشٹھا مین مندرج ہوا ہی سواے ازین ہر ایک سنپردا والا اپنے اشٹ دیو کو
اوتاری واصل اور دیگران کو اوتار وبھوتی وانس اپنے سوامی کا جانتا ہی سو یہ اختلاف اسیوقت
تک ہی کہ جبتک صور تصور یہ اپنے سوا مین مین یہ شخص مستقل اور قائم نہین ہوتا بدرجۂ
ادنے اور اوسط تو دوسرے کے اشٹ دیو واوتار کا چرتر سُنکر بہ یقین بھوتی واوتار اپنے
سوامی کے اُس روپ مین اپنے سوامی کو روپ تصور کیا کرتا ہی اور جب وہ تصور بدرجۂ آخر
وانتہا پہونچ جاتا ہی تو سواے اُس چھب مادھری تصور یہ اپنے سوامی کے اور کوئی صورت ہی
نظر نہین آتی غرض جملہ اختلاف مصرحۂ بالا برائے افزایش محبت واعتقاد اپنے طریق اور اپنے
سوامی کے ہین انجام وآل کار چارون سنپردا کا یکسان وبرابر ہی کچھ فرق نہین رامانج سوامی
کی کتھا مین یہ بات نہین لکھی گئی کہ اُنکا طریق سرناگتی کا ہی کہ جسکا ذکر نشٹھاے بست وسوم مین
ہوا اور ایشور کو چید چید بشٹھا دویت चिद् चिद् विशिष्टाद्वैत مانتے ہین

مختصر حال طریق سمارتگان اور شرح انیہ لفظ کی

اب یہ بیان ضرور ہوا کہ سمارت سنپردا کا ذکر اس بھگت مال مین ہوا ہی اس سنپردا والون کا کیا
طریق ہی اور آراھن کس دیوتا کا کرتے ہین سو واضح ہو کہ سمرتی یعنی دھرم شاستر کے موافق چلنا اور
شانزدہ کرم از ابتداے حمل تا وفات کو مقدم جاننا اُنکا طریق ہی جنے اول جگیو پویت دیا یا جس
سے علم پڑھا اُسکو گورو جانتے ہین رکھیشر یعنی منو وجاگ بلک وغیرہ کو آدا چارج سمجھتے ہین اور
چونکہ رکھیشر کثیر گذرے اسواسطے کوئی ایک شخص موجد واچارج ورواج دہندہ اُس طریق کا نہین
کہا جاتا لیکن اخیر مین بعد قتل سریورون کے شنکر سوامی سے زیادہ تر رواج اُس طریق کا ہوا اور
وے لوگ مآل اور انجام اپنے دھرم کرم کا حصول نرگُن برہم کو سمجھتے ہین اسواسطے شنکر سوامی کو
اخیر آچارج سمجھنا چاہیے سمرتی کو واسطے پرستش وغیرہ کے کتاب قاعدہ اور دستور العمل کی
جانتے ہین پنچایتن پوجا کرتے ہین یعنی گنیش شیو بشن دُرگا سورج کی مورتی ایک سنگھاسن پر براجمان
کرکے سب کو پوجتے ہین اور جس دیوتا پر استقاد و رغبت زیادہ ہو اُسکو درمیان مین اور مابقی کو ہر چہار
طرف چار گوشون پر بٹھلاتے ہین چارون سنپردا بیشنوی مین سے کسیکے حیلہ نہین ہوتے اُنمین سے
بعض ایسے بھی ہین کہ خاص کسی ایک دیوتا کا پوجن کرتے اور اپنے آپکو سمارت کہتے ہین پرستش
دیوتا کی اور استوتر پاٹھ وغیرہ کے البتہ موجود رکھتے ہین لیکن خاص کسی دیوتا کی اُپاسنا کے گرنتھ

جس طرح ہر چہار سنپردا مثل شنوت ایشرتا کا اپنے سوامی پر کرتا ہی اُس ملک مین کوئی نہین البتہ دکھن مین
سُنے جاتے ہین اگرچہ ہر چہار سنپردا والے بھی احکام سمرتی کو اُسیقدر مانتے ہین کہ جسقدر سمارتگان
درباب شانزدہ کرم وغیرہ عمل کرتے ہین بلکہ بعض معاملات مین اُنسے بھی زیادہ لیکن چونکہ چارون سنپردا
مین تقدیم احکام اوپ نشد وبید کی ہی وسمرتی مین سے صرف اُن احکام کو کہ جو متعلق بھگوت کے
حصول کے ہون مانتے ہین اسواسطے یہ لوگ تو بیشنو نامزد ہوتے ہین اور وے لوگ سمارت علاوہ ازان
ہر چہار سنپردا مین پنچانگ پُوجن کا دستور نہین باطنی تو مانسی پُوجن اپنے اشٹ دیو کا اور ظاہری مین
سالگرام کا پوجن کرتے ہین تلک اور مالا کا ذکر بھیکھ نشٹھا مین مندرج ہوا اور سمارتگان مین منتر اول
واعظم تو گایتری ہی اور اُس سے سوائے وہ منتر بھی جپتے ہین کہ جس منتر پر جس کسی کی رغبت ہووے اور
ہر چہار سنپردا مین سوائے گایتری منتر کے اس منتر کی تقدیم ہی کہ جس دیوتا کے متعلق وہ سنپردا ہی اس
بھگت مال مین جو بعض جگہ سمارت سنپردا کا ذکر ہوا ہی تو وجہ یہ ہی کہ اُن لوگون مین کسی کسی کو بھگوت
آرادھک ایسا دیکھا کہ بھولکر دوسری طرف توجہ نہین ہوتی ظاہر ہی کہ بھگوت کو اپنا انینہ داس عزیز ہی
جو کوئی ہو وہی بھگوت کا بھگت کا بھگت ہی بھگوت کو قوم ہنر علم بزرگی دولت وغیرہ پر کچھ نظر نہین ہی
انینہ بھگتی درکار ہی بالمیک سوپچ شوری گج گنگا سگر یوہنومان بھیکھن پر ہلاد وغیرہ ہزارہا
بھگتون کی کتھا برائے شہادت کافی ہی اور گیتا مین فرمایا ہی کہ انینہ چت سے بھجن کرنے والے کو سلبھ ہون
دوسرا قول ہی کہ انینہ ہمیشہ کیرتن کرنے والے کو مُکت دینا ہون انینہ لفظ کے معنی بحالت ابتدا تو یہین
کہ اپنے سوامی سے سوائے حیلتاً وصریحتاً کسی اور کا کسیطرح تعلق نہو نہ ارادھن نہ کسی سے تعصب
اور بحالت اوسط یہ ہین کہ روبروے تصور چھپ انوپ اور سیوا چرن کمل اپنے سوامی کے برہمہ لوک تک کے
پدارتھون کو بے حقیقت وناچیز جانے اور دوزخ وغیرہ وجملہ آفات کا خوف بسبب استقلال بھگتی اور
بھگوت کے جاتا رہے وبحالت اخیر یہ ہین کہ سوائے اپنے سوامی روپ راس کے اور کوئی دیدۂ ظاہر باطن کو
نظر نہ آوے بہرسہ حالت ایک سے سوائے دوسرا مقبول اور واجب الاعتقاد نہین اور اصول کی بات ہی
کہ دو صورت مرغوب اور حسین پر ایک شخص کا عشق نہین ہوسکتا چنانچہ ایک تمثیل بھی یاد آئی یعنی فاسق
فاجر نے ایک عورت خوبصورت کو کہا کہ مین تیرا عاشق ہون اُسنے جوابدیا کہ فلان عورت ازبس خوبصورت ہی
اُسپر عاشق ہو وہ شخص اُس عورت کی تلاش مین گیا پھر آکر کہا کہ کوئی عورت نہ ملی اُس عورت نے جوابدیا
کہ تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو حقیقت مین میرا عاشق تھا تو دوسری عورت کی تلاش مین کسواسطے گیا تھا
درینصورت نہ معلوم کہ جنکے اعتقاد چند طرف ہین اور اصلی مراد کا دینے والا سوائے اُسکے کہ جسکی پوجا پچہری

کرتے ہین کسی اور کو جانتے ہین تو انکو عشق کس مین اور کسطرح ہوگا اور کیونکر فضل مقصود کو پہونچینگے باوجود
ایسے اعتقاد کے تماشا یہ ہی کہ جو شخص حسب قاعدہ شاستروں کے ایک طرف لگے ہین انکو بمقتضاے
خوش عقلی اتہام تعصب اور بے اعتقادی کا لگاتے ہین حالانکہ وے ہرگز بمطلق کسی سے تعصب
نہین رکھتے اور جتھارتھ جیسا جس دیوتا کا درجہ اور رتبہ ہی باعتقاد دل اُسکو ویسا ہی مانتے ہین ہان
مثل اُن لوگون کے ہر ایک کو ایشور نہین مانتے بدین سبب کہ ایشور حسب قول شاستروں کے ایک ہی
دو چار نہین مطلب اس طوالت سے یہ ہی کہ یک درگیر محکم گیر جو سنگ خانہ بجانہ پھرتا ہی ہرگز شکم سیر
نہین ہوتا اور جو سنگ ایک دروازہ پر قناعت کرتا ہی باوجود نجاست اور ناپاکی کے مالک خانہ کو ویسا
عزیز ہوجاتا ہی کہ نوکر خبرگیری کرتا ہی اور یہ بھی لائق غور ہی کہ پتیورتا عورت فاحشہ والے کو کہے
بھگوت کے اوتار لینے اور موافق خواہش بھگتونکے چتر کرنیکی وجوہات

اب یہ سوال ہی کہ اس ترجمہ و تفسیر سب شاستروں مین بھگوت کی یہ مہما لکھی گئی کہ وہ اُچت وانت بیاپک
سچدانند گھن پورن برہم پرماتما ہی کہ بید جسکو نیت نیت کہتے اور اُسکا یہ بیان ہوا کہ کسی بھگت کے
واسطے سوامی اور کہین سہلوا چرواہہ کہین مشعلچی کہین سُنار اور کہین چور کہین ساہوکار کہین بیٹا کہین باپ
کہین عاشق کہین معشوق کہین یار کہین رشتہ دار ہوا پس اُس مہما کی طرف خیال کرکے اگر ایسے چتر پر نگاہ
ہوتی ہی تو کمال درکمال تعجب ہوتا ہی اسکا کیا حال ہی سو واضح ہو کہ اُن لوگونکا تو یہ اعتراض
نہین اور نہ اُنکو کچھ جواب مطلوب ہی کہ جو بھگوت اور شاستر کے جاننے والے ہین کسواسطے
کہ اُنکو یہ چتر پرم آنند کے دینے والے و دافع جملہ شبہات اور بخشندہ بھگوت بھگتی اور پریم
مستقل کے ہین بلکہ اُنکو بھگوت چرتروں سے سواے اصلا و مطلقا اور کسی کتھا پر رغبت نہین
ہوتی کسواسطے کہ ان چرتردن کو یہ طاقت اور پرتاپ ہی کہ روپ انوپ اور چھپ بادھری بھگوت
کی صفحۂ دل پر ظاہر کرکے بھگوت پراین کر دیتے ہین باقی رہے اتخاص نا واقف سو اُنکی خدمت مین
عرض ہی کہ اس سوال کا جواب صریحا بالفاظ مختصر اور ضمنا یہ حیلہ خواہش بھگتان و کرنا و دیا تا بھگتونکی
اکثر جگہ تحریر ہو چکا ہی اور یہان بھی مختصر لکھتا ہون بید سرتی فرماتی ہی کہ بھگوت پورن برہم پرماتما اپنے
بھگتو پر کرنا اور رحم کرکے اور بھاؤ ہوتا ہی سانڈل سوتر مین لکھا ہی کہ بھگوت کے سروپ دھارن
کرنے مین صرف کرنا اور رحم اور پریم بھگتون کے باعث ہی بھگوت نے گیتا جی مین فرمایا ہی کہ بھگتونکے
رچھا کرنے کو اور دھرم کے قایم کرنے کو ہر ایک جگ مین اوتار لیتا ہون اُن میرے جنم اور کرمونکے
جاننے سے پھر جنم نہین ہوتا پس بجب اُن قدرونکے جبکہ بھگوت اپنے پرم دھام کو چھوڑ کر ظاہر ہوتا ہی

توجو چترکرتا ہی وہ باعث رحم اور کرنا کا اور بھگتونکے ہی بدین وجہ کہ وے بھگت اُن چرترونکو کیرتن
کرکے اور اپنے سوامی کی کرنا اور دیالتا کو دیکھکر اسیطرف لگے رہتے ہین دوسری طرف رجوع نہین کرتے
اور دیگران کو بھی بدولت اُن چرترونکے نجات ہو جاتی ہی علاوہ ازان بھگوت بھگتونکو ہر وقت
تصور و خیال اپنے سوامی کا رہتا ہی اور جو بات ضرورتاً پیش آتی ہی تو سوائے بھگوت کے اور کسی
طرف رجوع نہین لاتے پس بموجب قاعدہ اور اصول کے ہر وقت ضرورت بھگت کے اُسی کا
آنا واجب اور لازم آتا ہی کہ جسکا اُس بھگت کو تصور رہتا ہی اور اگر یہ گفتگو ہو کہ بھگوت کو سب کچھ
سمجھ اور طاقت ہی کیا اور کسیطرح وہ کاربراری نہین ہو سکتی خود آنے کی کیا ضرورت ہی واضح ہو کہ
اس اعتراض سے اُنال تو قاعدہ اصول مین فرق آتا ہی یعنی تصور تو کرے کسی جمال کا اور ہر برآری
ہو کسی اور طرح یہ کب ممکن ہی دوم اُن قولون مصرحہ بالا کے بموجب رحم اور کرنا مین بھگوت کے
خلل پڑتا ہی کیا معنی کہ جب بھگتونکو ضرورت ہوئی اور خود نہ آیا اور دیگر کسی طرحسے کاربراری ہوگئی
تو وہ ارشاد بھگوت کا اور رحم کہان راست رہا کسواسطے کہ اُن قولون مین یہ بات لکھی ہی کہ خود
آتا ہون یہ بات نہین لکھی کہ کاربرآری کر دیتا ہون اور اسی اعتراض کے جواب مین ایک
حکایت بھی یاد آئی یعنی دارا شکوہ یا کسی اور عمدہ نے بابالال یا کسی اور صاحب کمال سے پوچھا کہ
ایشر کو سب کچھ طاقت ہی اوتار لینے کی کیا ضرورت تھی کسی اور طرح بھگتونکی کارروائی کیون نہ کردی
صاحب کمال موصوف اُس زور خاموش رہا اور ایک تصویر اُسکے پسر خوردسال کی ایسی بنوائی
کہ مطلق کچھ فرق اُسکے پسر کی صورت سے نہ تھا اور خدمتگار کو سمجھا دیا کہ جسوقت ہم اور عمدہ مذکور جمنا
کی سیر کو کشتی پر سوار ہون اُسوقت وہ تصویر لے آنا چنانچہ خدمتگار وقت معہود پر لیگیا اور صاحب کمال
اُس طفل تصویر کو لیکر عمدہ کو دینے لگا لیکن وہ تصویر ہاتھ سے چھوٹکر جمنا مین گر پڑی عمدہ مذکور اس
تصویر کو اپنا پسر سمجھا تھا بیتاب ہو کر فوراً جمنا مین کود پڑا اور کچھ فکر اپنی جان اور ڈوبنے کی نکی صاحب
کمال نے نکلوایا اور پوچھا کہ تمھارے نوکر اور ملاح صدہا موجود تھے تم کسواسطے جمنا مین کود
پڑے عمدہ نے جواب دیا کہ مجکو بسبب محبت اور الفت اُس طفل کے یہ تاب اور ہوش
نرہے کہ کسی سے کچھ کہون اسواسطے خود کود پڑا صاحب کمال نے جواب دیا کہ یہی اُس
بھگوت کا حال ہی کہ جب اپنے بھگت کو تکلیف مین دیکھتا ہی تو بمقتضائے رحم اور دیالتا کے
بیتاب ہو کہ خود چلا آتا ہی علاوہ از دلائل مصرحہ بالا بھگوت کا وعدہ مستقل ہی کہ اپنے بھگتونکی خواہش
پورن کرتا ہون اور اُن اشلوکونکے ترجمہ چند جگہ اس کتاب مین مندرج ہوئے پس اس وعدہ کے

موافق جیسی خواہش بھگت کی ہوئی وہی آکر خود بھگوت نے پورن کری اس سے سوائے بھگوت اور اُسکے
چرتر مثل کلب برچھ کے ہین جیسا جس کسی کو اعتقاد ہی اُسکو ویسا ہی پھل دیتے ہین چنانچہ سری رام چند
سوامی سونیہر مین جانکی مہارانی کے اور بھگوت سری کرشن رنگ بھوم مین متھرا کے راجگان کو راجہ اور
راجھسان کو کال روپ اور عورتونکو حسین ہوان وعلے ہذا القیاس موافق طبع ہر ایک کے معلوم ہوئے
پس ثابت ہوگیا کہ جس بھگت نے جس بھاؤ سے تصور کیا اُسکو اُسی بھاؤ سے نظر آئے اور ویسا
ہی پھل دیا اور ویسے چرتر کیے ایک حال بندہ نے بچشم خود دیکھا یعنی ہیج جاترا کے جب برسانہ
مولد سری رادھکا مہارانی مین جانے کا اتفاق ہوا تو وہان کی عورات جاتریون سے پیسا کوڑی
مانگنے لگین کسی نے کہا کہ جب یہ بات کہو گی کہ نندنندن برج کشور ہمارا سہنوئی ہے تب کچھ دیونگے عورات
ممدوحہ مفخر الیسم نے بمقتضائے اپنے رشتہ اور بھاؤ کے اُس رادھکا بلبھ اور اوسکے جانب دارونکو
سنو سلوات سُنائی اور بھگوت بھگتون اور رشکون کے دلمین ایک سماج روپ انوپ پریا پریم کا لاکر
کر دیا اسوقت ایک دوکا نہ یہ حال دیکھا کہ پریم کا پرواہ آنکھونسے جاری تھا بھگوت کی چھب مادھری
کے تصور مین محو و مدہوش تھے اور اُن عورات کو بھگوت کی سکھی جانکر پرنام کرتے تھے اور
بعض نالائق لوگونکو دیکھا کہ اُن عورات سے بدشنام وہی پیش آکر بنظر کاذب دیکھتے تھے اور ہنسی قہقہہ کے
ساتھ کرتے تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک فریق کو کالیون نے مہامتر کا پھل دیا اور دوسرے فریق کو
وے عورات اور اُنکی گفتگو باعث دوزخ اور جہنم کا ہوا غرض جس کسیکو بھگوت اور اُسکے چرترون مین جیسا بھاؤ
ہی اُسکو ویسا ہی ظہور مین آتا ہی اور شاستر ونمین صاف لکھا ہی کہ بھگوت کے چرتر بھگتونکو تو آنند دینے والے
اور دشمت اور بکھونکو جہنم دینے والے ہین جسطرح آفتاب کہ کمل تو دیکھکر شگفتہ ہو جاتا ہی اور کمودنی
پژمردہ یا تمام جہان کو تو بصارت حاصل ہوتی ہی اور چندوشپر کی بینائی جاتی رہتی ہی ورنہ صورتا کوئی مقام
شبہہ و شک کا نہین کہ بھگوت سمرتھ اور مالک اور اپنے وعدہ کا مستقل اور اپنے قولونکا راست
کرنے والا اور اپنے بھگتونپر از بس رحم دیال ہی جو چرتر اُسنے کیے اور آئندہ کریگا سب راست و درست
ہین اعتراض و کو ترک کو ہرگز گنجایش و دخل نہین معتقد اور پریمیونکو تو وے چرتر بالضرور دلاریب پرم انند
اور برمھ پد کے دینے والے ہین اور بکھ و نامعتقد و مرتد زکو نامعتقدی کا اعتقاد بڑھا کر جہنم کے دینے والے
کسواسطے کہ کلب برچھ سے خواستکار راحت کو راحت ملتی ہی اور خواستکار رنج کو رنج کہ ذکر پہلے بھی لیلا
نوکرن نسٹھا مین مندرج ہوا ہی مجکو اعتراض کرنیوالونکے سوال پر کمال تعجب ہوا کہ انھون نے بلا سمجھنے
اور سوچنے کے کسواسطے ایسا سوال مجہول اور نامعقول کیا کسواسطے کہ جن بھگتون کے

چشمہاے دلکا سوائے بھگوت کے اور کوئی نظر نہین آتا اور نہ ظاہر مین سوائے اُسکے اور کسیکو جانتے ہین تو جو اُنکو خواہش کسیطرح کی ہو اُسکا انجام دینے والا سوائے بھگوت بتسل کر باسندھ کے اور کون تجویز کیا جاوے اور اُن بھگتونکی چشمہاے ظاہر و باطن کو سوائے اسکے کون نظر آوے

بیان نقصان کو سنگ اور فایدہ سو سنگ

صحبت بد ۱۲ صحبت نیک ۱۲

اب یہ تحریر ضرور ہوئی کہ فی الفور کونسی چیز لایق ترک کے ہی اور کون سی چیز لایق اختیار کرنے کے سو معلوم ہو کہ دُشٹ اور کھل اور بمکھون کی صحبت کا ترک بلاتوقف ازبس ضروریات اور واجبات سے ہی اُنکی تعریف اور توصیف تو لکھنی کچھ ضرور نہین کہ قلیل از کثیر بعض نستھا اور بالخاص اس خاتمہ مین لکھ آیا ہون اُنکی صحبت کو بمنزلہ تصور کرنا چاہیے جدا جدا صورت سے لوگونکو پیش آتی ہی یعنی بعض کو تو مثل عقرب اور زنبور سیاہ کے ہی اور بعض کو مثل سگ دیوانہ کے اور بعض کو شراب کی رنگت دکھاتی ہی اور بعض کے واسطے زہر قاتل ہو جاتی ہی گشائین تلشی داس جی نے واسطے ترک صحبت ان لوگونکے انرکانڈ مین فرمایا ہی ✤ اودا سین نت رہے گشائین ✤ کھل پر ہرئی سوان کی نیائین ✤ معنی اس چوپائی کے مختصر یہ ہین کہ کھل یعنی دُشت سے بدرجہ اوسط رہنا چاہیے اور مثل سوان یعنی سگ کے ترک اُسکا واجب ہی مطلب بدرجہ اوسط رہنے سے یہ ہی کہ سگ سے اگر محبت اور پیار کیا جاوے تو وہ جسم کو لگ کر اور چاٹکر ناپاک کر دیوے اور اگر ڈنڈا مارکر نکالدیا جاوے تو عف عف کرے اور کاٹ کھاے ہر دو صورت مین نقصان ہی اور بدرجہ اوسط رہنے مین کچھ نقصان نہین بلکہ ٹکڑا ڈالدینے مین کچھ ہرج نہین ہوتا ہی یعنی اس چوپائی اور مثیل سے ممانعت احسان اور سلوک کر دینے کی نہین ممانعت واسطے دوستی اور دشمنی ان اشخاص کے ہی اور بدرجہ اوسط رہنے کی اجازت ہی کسی نے نسبت ایک دوشخص کے الزام کے ساتھ جو عمل اُس چوپائی پر کیا تو سبطرح خوش رہا غرض ترک کرنا صحبت بمکھ اور دُشٹونکا ازبس ضروری ہی سو سمجھ لکر نزدیک نجاے اور جیسا ترک کرنا بمکھ اور دُشٹونکا اور اُنکی صحبت کا کمال ضروریات سے ہی ایسا ہی اختیار کرنا ست سنگ اور صحبت بھگتونکا ازبس واجب اور ضرور تر ہی ست سنگ وہ چیز ہی کہ جن مدارجات کا ملنا وہم اور قیاس سے باہر ہووے بآسانی ملجاتے ہین اس جہان اور بہشت کے سکھ تو خفیف ہین برہم انند کا سکھ بھی ست سنگ کی برابری نہین کر سکتا بلکہ وے سب سُکھ خادم ست سنگ کے ہین سب دست بستہ حاضر ہو جاتے ہین کہ جس حالت مین کہ پورن برہم پرماتما ست سنگ کی بدولت سہولیت اور آسانی سے ملجاتا ہی اور جہان ست سنگ ہی وہان خود مع دیوتاونکے حاضر اور موجود رہتا ہی پس اگر دیگر مدارج اور سکھ حاصل ہو جاوین تو کیا بعید ہی ست سنگ کو وہ پرتاپ ہی کہ اجامیل سا گنہگار جو دو تو نکو مار پیٹ کر

اُس مقام پر پہونچا کہ جو جو گیون کو مشکل ہی طوائف مجسم گناہان کو وے مہاراج سلے کر رگھناتھ سوامی اور ناتھ جی مہاراج فریفتہ ہوگئے اور اپنے قرب اور نت بہار مین اُنکو جگہ دی بالیقین اور نار دجی کے حال پر نگاہ کرنی چاہیے کہ پہلے وہ کیا تھے اور اب بدولت ست سنگ کے کیا ہین غرض کسکے نام کی خصوصیت کیجاوے جو کوئی جس مرتبہ اور درجہ کو پہونچا ہی وہ سب ست سنگ کی عنایت ہی جس کسیکو سنسار سمدر سے اُترنا ہی ست سنگ کرے بلاست سنگ نہ نام کیرتن حاصل ہوتا ہی نہ بھگتی نہ بھگوت .

وجہ مقرر ہونے نشٹھا کثیر کی اور ضمیمہ اُسکے مہاتم نام کیرتن کا

اس بھگت مال پرکرن مین چوبیس نشٹھا مندرج ہوئی اور ہر ایک نشٹھا کی تعریف مین یہ لکھا گیا کہ اسی نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا ہی اب طبیعت تزلزل مین ہی کہ انمین سے کسکے موافق عمل کرنا چاہیئے اور اگر کسی ایک نشٹھا سے بھگوت حاصل ہوتا اسقدر نشٹھا کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف ایک نشٹھا لکھدینی کافی تھی اور اگر پوچھے چوبیسون نشٹھا درست ہین تو یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ انمین کونسی نشٹھا ایسی ہی کہ جس سے مطلب جلد تر حاصل ہو جواب یہ ہی کہ سب نشٹھاؤن کی جو کچھ مہاتم تحریر ہوئی ہی سب راست و درست ہی نوعے دنیجے جاے شک و شبہہ کی نہین ہی اُنمین سے کسی ایک نشٹھا پر طبیعت مستقل ہو جانی چاہیے وہی ایک نشٹھا اس سنسار سمدر سے پار اوتار دیوگی دوسری نشٹھا کی ضرورت نہوگی اور اسی ایک نشٹھا کے اعتقاد و استقلال کو یہ پرتاپ ہی کہ مابقی دیگر نشٹھاؤن مین کمالیت خود بخود ہو جاویگی جس طرح ایک چراغ کے روشن ہونے سے سب چیز موجودۂ خانہ نظر آجاتی ہین اور جس نشٹھا پر اس شخص کی طبیعت رجوع ہو اُس نشٹھا سے سوائے واسطے حصول بھگوت کے دیگر سادھن ضرور نہین ابتدا مین وہ نشٹھا سادھن روپ ہی روز بروز محبت کی ترقی کر کے کمالیت کو پہونچا دیتی ہی وجہ مقرر ہونے نشٹھاون کثیر کی یہ ہی کہ جملہ اشخاص باہمدگر مختلف المزاج ہین کسیکی طبیعت تو طرف بال چترون کے راغب ہی اور کسیکی طرف مادھو مدھرج و سرنگار کے کوئی ہنسی کھیل سکھا بھاؤ کے چترون پر دل لگاتا ہی اور کوئی ایشرتا و کرپالتا کے چتر پر مائل ہو وعلے ہذا القیاس ہر ایک اُپاسک حسب رغبت طبع خود بھگوت کے حسن تصور مین رجوع ہوتا ہی پس اگر شاستروں مین اُنکے ہر ایک بھاؤ کی نشٹھا مندرج نہوتی تو یہ مقرر ہونے قاعدہ اراوھن اُس نشٹھا کے ہرج کمال بھگوت کے حصول مین ہو جاتا

تصدیق اس تحریر کی خود بھگوت کے چرتروں سے ہوتی ہو کہ بھگوت نے سب نشٹھاؤں کے متعلق اپنے چرتر کیے تاکہ جیسے چرتروں پر جس کسیکو رغبت ہووے ویسے چرتروں سے دل لگاکر بھگوت پرابن ہوجاوے درین صورت چوبیس نشٹھا جو تحریر ہوئی مناسب اور ضرور تھی بلکہ جسقدر زیادہ لکھی جاتی اُسیقدر زیادہ تر صراحت ہوتی یہی بات ویسا چہ مین جہان بھگتی کے اختلافات کا جواب لکھا گیا ہو اول ہی وجہ مین بنا مزد قاعدہ کے مندرج ہوئی یہان اُسیکو تصریح درج کردیا اگرچہ یہ نہین کہا جاتا کہ اُن نشٹھاؤن مین فلان نشٹھا سے بھگوت جلد حاصل ہوتا ہو اور فلان سے بدیر کسواسطے کہ یہ چوبیس نشٹھا آوا گون کے سمندر سے پار ہونے کو مثل چوبیس کشتی کے ہین جس کشتی پر سوار ہوگا بیشک پار ہوجاویگا کشتی پر بیٹھنے یعنی اعتقاد و عمل کامل کی دیر ہو ملاح کو بمقتضاے اپنے رحم کے مطلق پار اُتار دینے مین دیر نہین لیکن زمانۂ حال یعنی کلجگ کے واسطے جو کچھ شاستروں مین لکھا ہو وہ لکھتا ہون پراسر سمرتی مین کہ واسطے زمانۂ کلجگ کے مختص ہو لکھا ہو کہ ست جگ مین بھگوت کا دھیان اور ترتیا مین جگ اور دواپر مین بھگوت کی پوجا کرنے سے اودھار ہوتا تھا اور کلجگ مین صرف بھگوت کا نام مقدم ہو اور اس قول کی موید بھاگوت و اسکند و پدم پوران وغیرہ ہین رام تاپنی مین بید سمرتی فرماتی ہو کہ نام کی بدولت پورن برہم پرماتما حاصل ہوتا ہو نام مہاتم کو مدی گرنتھ مین سوتر و سمرتی و پوران بید وغیرہ سے و نیز دلائل معقولی سے ثبوت کامل حصول مکتی کا صرف بھگوت نام سے ایسا کچھ لکھا ہو کہ وہ گرنتھ پڑھنے اور سُننے سے تعلق رکھتا ہو جسقدر مذہب اور طریق دیکھے اور سُنے اُنکے پیروان اپنے اپنے طریق کی ترجیح دیکر باہمد گر لڑتے جھگڑتے ہین لیکن بھگوت نام کی مہا اور بزرگی مین سب متفق اللفظ اور برابر ہین کہ یہ نام سب کام ہر دو جہانکے کر دیتا ہو تجربہ کی بات ہو کہ ایک مکان مین دس آدمی سوتے ہین اور سبکو غفلت خواب کی برابر ہو اُنمین سے کسی ایک کا نام لیکر کسی نے آواز دی تو وہی شخص جاگتا ہو جسکا نام لیکر پکارا گیا دیگر اشخاص کو کچھ خبر نہین ہوتی اس دلیل سے دو بات بزرگی نام کی ثابت ہوئی ایک یہ کہ جس حالت مین شخص غافل نام کے پکارنے سے ہوشیار ہوکر موجود ہوجاتا ہی تو وہ بھگوت کہ ہر وقت ہوشیار و خبردار و بیاپک ہو کسواسطے روبرو نہوجائیگا دوم یہ کہ اُس دلیل سے نام اور نامی کو ابھید تا ثابت ہوئی یعنی جو نام ہو وہی نام والا ہو پس جبکہ نام بھگوت کا کہ حقیقت مین بھگوت ہو ہر وقت زبان پر رہیگا تو شخص جاپک کیون نہ برہم روپ ہوجائیگا شاستروں کا جو یہ قول ہو کہ نام کے لینے سے تمام گناہ زمانۂ سابق و حال کے جاتے رہتے ہین اُنکی تنقیح نام مہاتم کو مدی مین خوب لکھی ہو پھر بعضے معترض نے اعتراض کیا اگر دھوکھا اور بھولپن ایکدفعہ نام لینے سے سب گناہ جمع شدۂ سابق و حال کے

زائل ہوجاتے ہین تو وے لوگ دنیا و آخرت مین کسواسطے رنج و وبال اُٹھاتے ہین جواب یہ ہو
کہ بعد اُس ایکدفعہ نام لینے کے جو نام نہین لیتے تو نہ لینے نام کے گناہ مین ماخوذ ہوکر طرح طرح
کے عذابون مین گرفتار ہوتے ہین اگر بلا فرق نام لیتے رہین تو کوئی گناہ نہو اور برہم سروپ
ہوجاوین اور چونکہ پارچۂ صاف اور سفید پر سیاہی بہت جلد اثر کرتی ہو تو جنکے زبان سے
ایک دفعہ نام برآمد ہوا اور وے پھر نام نہین لیتے تو اُنکو گناہ نہ لینے نام کا زیادہ تر ہوتا ہو
مطلب یہ نکلا کہ بھگوت کا نام ہردم اور ہر لحظہ زبان سے برآمد ہوتا رہے تا کہ پھر کوئی گناہ
نزدیک نہ آوے اور جن لوگون نے ایکدفعہ بھی کسی طرح وہ نام لیلیا ہو اُنکو تو کمال ضروری ہو
یہ سدھانت ایسا ہو کہ کوئی شبہہ یا اعتراض لازم نہین آتا اور اگر کسیکو شبہہ ہو تو اجامیل کے مُکت ہونیکا
کہ مدت العمر گناہ کیے تھے اور پسر کے نارائن نام لینے سے مُکت ہوا اصول اور قاعدہ پیدا کرکے
دلائل معقولی یا منقولی سے ثابت کردی غرض اس زمانۂ کلجگ مین سوائے نام مبارک میرے سوا ہین کے
کوئی تدبیر فائق اور بہتر ایسی نہین کہ جلد تر منزل مقصود کو پہونچادیوے اور نہ اُسکے عمل مین کسیطرح کی
مشکلات ہین نہ کچھ خرچ ہوتا ہو صرف زبانسے کہنا چاہیے جن لوگون نے آئینہ ہوکر اُس نام نامی کی
پناہ اور سرن لی ہو وے ہی بھگت ہین اور وے ہی بھجن آنند وہی سادھو ہین اور وہی بیشنو
غرض مؤلف کی بخدمت بھگوت بھگتون اور گزارش بجناب سری سیتاپت سو بھادھام کے
اب بھگوت بھگتون اور اُپاسکون کے چرن کملونکو دنڈوت کرکے عرض کرتا ہون کہ یہ چرتر بھگوت اور بھگتونکا
سب پاپ اور دکھونکو دور کرنیوالا اور بھگوت کے چرنون مین پریت کا بڑھانیوالا اور سب سکھ دونون جہانکے
بخشنے والا برہمانند کا دینے والا جیسا موافق عقل ناقص اور فہم نادرست کے مجھسے ہوسکا تیار
کرکے پیش کیا چونکہ تمھارے برم پرتیم کے چرتر دوسے مجسم ہو اسواسطے بلا لحاظ میرے اعمال ناقصہ کے
بیشک لائق ایجاب و منظوری کے ہو اور سنپردایونکا پرم آنند کا دینے والا ہو کسواسطے کہ سب سنپردایونکے آچار
اور قواعد اور عقائد کا حال بلا کم و کاست بتعظیم و فضیلت تمام مندرج کیا ہو نادانفیت و نادانی میری امر
دیگر ابتدا سے ترجمہ سے انتہا تک ایک اس سدھانت پر نظر رہی ہو کہ جسطرح ہوسکے نشٹھا کے ذریعہ سے یا چرتر سے
یا نام سے یا سنپردایسے بھگوت پورن برہم سچدانند گھن چھپ سمدر سو بھادھام کے چرترون اور روپانوپ
مین نادانفونکو بھگت اور دانفونکو ترقی و استقلال حاصل ہو البتہ دوتین قصور دیدہ و دانستہ ہوئے ایک
یہ کہ اکثر جگہ اشخاص زمانہ کا حال کہ حقیقت مین وہ میرا حال ہو مندرج ہوا ہو سو اسکی وجہ صاف ظاہر ہو
کہ سنگرہ اور تیاگ بلا جانے امر نیک و بد کے نہین ہوسکتا دوم یہ کہ بعض جگہ وے مطلب اور غرض اور بھاؤ

مندرج ہوتے ہین کہ جو اشخاص بکلہ اور نا مستقدان سنپراؤن سے پوشیدہ رکھنے کے لائق تھے سو اس
بات مین اطمینان ہے ہر کہ اُن لوگونکو نوبت پڑھنے اور سننے اُن مطالب اور غوامض کی نہ ہونچیگی اور اگر ہزار
دو ہزار مین کسی ایک نے پڑھ سُن لیے تو اُسکے لطف اور بھاؤ اور اصلی مطلب سے بالضرور ناواقف
رہینگے بلکہ بطور قصص وحکایات کے سمجھینگے کسواسطے کہ اُس رس کے وہی حصہ دار ہین کہ جنکی بھگوت چرنون
مین محبت ہو اور اُنکے ہی واسطے وی بھاؤ اور مطالب تحریر ہوتے ہین سو م بھگوت بھگت اسقدر بیشمار و لا
انتہا گذرے کہ سُمدر کے قطرے شمار ہو سکتے ہین اور بھگتونکی شمار نہین ہو سکتی اور اس آچھدان نے
تھوڑے سے بھگتونکی کتھا لکھکر خاتمہ لکھدیا بلکہ جسقدر اصل بھگت مال مین مندرج تھے اُنکے نام بھی قلم انداز
کیے سو اگرچہ اسکا جواب نہین لیکن بھگتونکے چرتر اگر ہزار در ہزار کتابون طویل مین کوئی شخص لکھے تب بھی وہی تھوڑے
عائد ہوگا اور چرتر بھگتونکے خاتمہ کو نہ پہونچینگے پس واجب العطا ہون یا جہان میرے دیگر قصورات پر بمقتضا سے
رحم کے نظر نہ فرماوینگے وہان اس قصور پر بھی لحاظ نہوگا ہے رام چندر ہے رام بھدر ہے رام چندر
ہے بید ویاس ہے رگھناتھ ہے ناتھ ہے سیتا بر ہے سیتا پت ہے سرناگت بتسل
برہمن ۱۲ جمقام ۱۲ رعایا اس قصوراری ۱۲ راجہ جنگ وراجی ۱۲ رعایا جنگ پور ۱۲ آم نوین والے سرناگت ۱۲

ہے ادھ بہاری سُکھ اس ہے چھپ سُمدر سو بھادھام ہے سچدانند کھن پورن برہم
دوست دوست ہم عمر ۱۲ سرنگار پاشنگ جنگ پور کی استری ۱۲ نیمانی وشانت رس والے ۱۲

ہے کوشلیا کے پرم منوہر شکمار ہے پیت پاون اودھم اودھارن دین بندھ
جیسا میرا حال پر اختلال ہو کسطرح کس زبانسے گزارش کرون کہ آپکو بلا عرض کے بخوبی معلوم ہو میری برابر پت و
ادھم و گنہگاری و مست مندواسطے تمثیل کے بھی کوئی نہین اور نہ اس بات پر مجکو غرہ استقلال ہو کہ چھوٹے سے
راجہ کا غلام اپنے آقا اور رعایا کے ہزار ہا گناہ کرکے سزا وغیرہ سے بری رہتا ہو بلکہ سب پر حکومت کرتا ہو جس
حالت مین کہ مین درم نا خریدہ غلام بلکہ خانہ زاد نسلاً بعد نسل تمسے پورن برہم کا ہون کہ جسکی مایا ایک ادنے
اور ناچیز کو بے انتہا برمھانڈ و نکا مالک بنا دیتی ہو پس مجکو کیا جاے خوف و خطر کی کسی سے ہو لیکن کیا سرارون اور
اس دل کمبخت کو کیا کرون کہ کسیطرح نہین مانتا اور نہ آپکی طرف رجوع ہوتا ہو قطع نظر از اعتقاد مصرحۂ بالا جسقدر کہ
مہا بگھی اور منکر لوگونکی اندکے رضامندی سے رضامند اور تھوڑی سی ناخوشی سی ناخوش ہو کر انکی سیوا کو مقدم ترین
مقدمات سمجھتا ہون مگر اس سے کروڑ وان حصہ بھی خائف و ہراسان دکھدرد سے آواگون و مرنج کا ہو کر آپکے چرن کملونکی
طرف رجوع ہون تو فی الفور بیڑا پار ہو لیکن کیا کرون کہ کبھی ہو کر بھی آپکی طرف خیال ہو بلکہ حال ہو بھجن بن جیوت جیسو پریت
بگو بھجن بن متیا جنم گنوایو دیگر دوے مین ایکو تو نہین ناہر بھجے نہ گرم کھکھ یا پیٹ بھاتے گئی دیگر سب دن گئے بنے کے پریت
بہزادس و انتظار ۱۲

دیکھر جنم گنوا دا نہہ بربیت ۔ ایسے اپنے اعمال و افعال قبیحہ پر نظر کرکے جو آل اور انجام کو سوچتا ہون تو کچھ ٹھکانا اپنا نہین
دیکھتا اور نہ کوئی سہارا نظر آتا ہی الا ایک قول کا اور وہ یہ ہی کہ جناب والا نے خاص زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہی کہ جو کوئی
ایکدفعہ میری سرن ہوکر اور یہ بات کہکر کہ تمھارا ہون مجسے مانگتا ہی تو میرا یہ عہد ہی کہ سب سے بیخوف بخشا ہون اور اس قول
مین یہ شرط نہین کہ وہ شخص نیک ہو یا بد دل سے سرن ہوے یا بظاہر سو اُس قول کے موافق از راستی یا از دروغ یا برائے
نمایش یا از فریب خواہ از دل خواہ بظاہر آپ کی سرن ہوکر اور تمھارا ہون باواز بلند پکار کر یہ گدائی کرتا ہون
کہ کسی جنم مین جاؤن کسی لوک مین رہون یہ تصور اور چنتون آپکا شب و روز بلا تزلزل بنا رہی کہ سرحوپر پرلیوے
کے کنارہ پر اجو دھیا پوری کہ جسکی رچ کو برہما دک اپنے ستنک کا تلک کرکے سدھتا اور سدھتا کو پہونچے ہین اور
ایکدفعہ درشن جسکا لانتہا جنموں کے پاپ اور گناہونکو دور کرکے سرپرم پد پراپن کردیتا ہی مسمی بہ شری اُسکے بیچ مین راجدھانی
اور راجدھانی کے بیچ مین خود بدولت کا بہارا استھان اور بہارا استھان کے بیچ مین راج سبھا ہی اور اُسکے پانچ درجہ تو
بصورت تکمل کے ہین اور درجہ ششم شش گوشہ ہی اُسپر سہ گوشہ سنگھاسن براجمان ہونے خود بدولت کا ہی اُسکی صفت و ثنا
کس سے بیان ہوسکتی ہی سو کر و چندرمان اور سورجونکی روشنی جسکے روبرو گرد ہی جو ہرات کے جابجا نقش و نگار ایسی تجلی
اور زیبایش کے ساتھ ہین کہ گویا سب دیوتاؤنکے نتہ اپنی اپنی اصلی نورانی رنگ سبز سُرخ زرد سیاہ وغیرہ کے بیشمار روپ
بنا کر ہر ایک موقعہ مناسب پر واسطے سیوا کے سنگھاسن پر جٹت ہوگئے ہین اُس سنگھاسن پر بتان یعنی چندوچھایا ہی کہ جسکی
جگمگاہٹ اور جھلک سے دیدۂ دل کی نظر خیرہ ہوتی ہی نقیش اور موتی اور جواہرات کی لڑیونسے جھالر لگی ہوئی ہین
اور زمین و در و دیوار و ہانکے طلائی اور مرصع اُسی زیبایش و آرایش کے ساتھ ہی کہ جو سنگھاسن کی ہی اُس سنگھاسن پہ
سری دسرتھ نندن سیتا پت اودھ بہاری دھنش بان دھاری مہاراج اُس سوبھا و سنگار کے ساتھ براجمان ہین کہ
جسکا بیان بید و برھما سے بھی نہین ہوسکتا اور جو کچھ شاستر اور بیدون نے بیان کیا ہی تو آخر مین معترف ہوئے
کہ بیان سے باہر ہی روشنی ناخن چرن کملونکی برھما وشیو وغیرہ جوگیشران کو برھمانند کی روشنی بخشتی ہی چرن منو ہر
بخشندہ چارون پدارتھ کے اوپر سے شیام اور نیچے سے سُرخ ایسے سوبھایمان ہین کہ تمثیل سرخ اور شیام کمل کی اور
روشنی جواہرات ہر دو رنگ مذکور کی از بس پھیکی معلوم ہوتی ہی اور مزید برآن یہ کہ مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے
کہین رنگ حنا اور کہین مہاور کا لگا کر نوخ چنچلتا خود بدولت کے اپنی نظر مبارک کو محافظ رکھا ہی اُن چرنونکے نکھ موتین
چھلے جڑاؤ اُسپر کڑے اور گھونگرو مرصع کا پیتامبری صوتی کی چمک کو شرمندہ کرنیوالی پہنے ہوئے اور اُسپر چھید گھنٹکا ناف منوہر کے
اوپر تربلی جانب چپ نشان سری بتس کا چوڑی چھاتی اُسپر ڈھلکی اور بالا موتینکا ہار باگاز بقت دھانی و باریک جسم منوہر
و نازک پر دوپٹہ پیتامبری مغرق زری چھڑے کسے ہوے ریشمی طلائی سبزون وغیرہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہر دو شانہ کو
سینہ پر اکرتا کمر آویزان کنٹھی دوہری چھوٹے چھوٹے دانہ موتیون وغیرہ کی گلے مین ہاتھونمین انگوٹھی چھلہ کنکن بہوبٹی بازوبند

نور سے پھٹے ہوئے سیام سندر چہرہ ایسا دلفریب و منوہر کہ پورن چندرمان جسکی ستیلتا و منوہرتا کو اور آفتاب و برق روشنی و چمکاہٹ کو اور نیلمنی گھنشیام ملاحت اور نمکینی کو و کمل و گلاب وغیرہ شگفتگی خوبصورتی کو دیکھکر ایسے بے حقیقت اور بے رونق ہین جسطرح آفتاب کے روبرو ذرہ کرییٹ مکٹ پانچ لڑی سر پر اور ہر ایک کلغی مین موتی و چنی و سبز و کلغی لڑی آویزان اور جابجا پھول گتے ہوئے پیشانی پر تلک کی جھلک کانون مین کنڈل اور چھکہ اُنمین رنگارنگ پھولونکے گچھے مہارانی جی نے اپنے ہاتھ سے بناکر پنائے ہین آنکھون پر سلی اور پسلی مین سرمہ لگا ہوا خسارہ تابندہ و سوبھایمان پر لف پیچدار آئی ہوئی بھون پر بانونکی سرخی اور مہارانی جی کے کسی رمز و کنایہ سے تبسم نمودار اُس سوبھا و شرنگار پر واسطے بچانے نظر گذر کے اگر جیشنا کا دیوا اور سب برہالدونکی سوبھا و سندرتا و آرایش و مادھرج و ملاحت وغیرہ کو قربان کیا جاوے تو وہ تمثیل لازم آتی ہی کہ کسی چکرورتی راجہ پر کوئی شخص کانی کوڑی یا خاک کا ذرہ قربان کرے بانوین طرف سری سیتا مہارانی جی براجمان ہین اُنکو اگر سری رگھنندن سوامی سے علحدہ کہا جاوے تو رام تاپنی وغیرہ اپ نشد اور دیگر شاستر و نسے خلاف ہی بلکہ بموجب نارد پنچراتر تمتر و نکے برہم ستیا کا پاپ عائد ہوتا ہی اگر روپ سری رگھنندن سوامی کا بیان کیا جاوے تو مادھرج اور سرنگار کی اُپاسنا کا ناس ہوجاوے اور حسن و زیبائش و سوبھا و سندرتا وغیرہ کا نام و اصول باقی نرہے پس یہ بات لازم آتی ہی کہ جو رگھنندن سوامی ہین وہی سیتا مہارانی ہین وہی رگھنندن سوامی جسطرح بھگوت مے بمقتضاے اپنی کرپالتا و دیالتا کے اوتار لیکر اور بھگتونکو اپنے چرترونمین اودھار کرتا ہی واسطے جاری کرنے اُپاسنا مادھرج و سرنگار کے بھگوت نے اپنے دو روپ ظاہر کیے ہین اور واسطے مادھرج و سرنگار نشٹھا سب نشٹھاون پر اوّل و مقدم ہی کہ جسکی بدولت جلد تر بھگوت حاصل ہوتا ہی اور ایک ویل سری رگھنندن مہارانی جی کے واحد ہونیکی پراز لطیفہ اور محو کر دینے والی پریا پریتم کے سمان ہین یہ ہی کہ اُس سنگھاسن پر جو دونون براجمان ہین تو بسبب صفائی حسن اور لباس اور زیورات زرق برق کے عکس چہرہ و لباس ہر گر کا چہرہ و لباس ہر گز پر پڑتا ہی اُسوقت یہ نہین معلوم ہوتا کہ کونسی سیتا مہارانی ہین اور کونسے رگھنندن سوامی اس تقیح مین شیو اور سارد کی بھی عقل دنگ ہی اور مشغول بدیدار ہین دیگر کسی شخص سے تو کیا تمیز ہوسکتی ہی اور پریا پریتم کے عشق کا یہ حال ہی کہ مہارانی جی تو رگھنندن مہاراج کے دلمین اور رگھنندن مہاراج مہارانی کے دلمین ہر وقت اور ہر لحظہ بلا فرق بسے رہتے ہین پس جبکہ ظاہر و باطن دونونکا یہ حال ہی تو کسطرح کہا جاوے کہ رگھنندن مہاراج اور سیتا مہارانی جدا جدا ہین بیشک ایک ہین جسطرح جل اور ترنگ یا لفظ اور معنی غرض اُس جنک نندنی دسرتھ مہاراج کی بہو بیٹی پرمیشور کی سونینا اور کوشلیا کی لاڈلی رگھنندن سوامی کی پریم پریا مجھے کمبخت نالائق کو اپنے اور اپنے سوامی کو اوشش سے پالن کرنیوالی کی سوبھا اور سرنگار کا بیان کس سے اور کسطرح ہوسکتا ہی تمثیلات تو عموماً زمانہ سے متمثل ہوکر لائق تمثیل مہارانی جی کے نرہی اودھ سندرتا و منوہرتا و سوبھا و سرنگار وغیرہ کی اصل و بنیاد مہارانی جی محمد وحہ ہین اصل کے ساتھ فرع کی تمثیل کب ہوسکتی ہی پس اسقدر لکھنا کافی ہی کہ اُس سوبھا اور سندرتا کے ساتھ سری رگھنندن سوامی کے باہم انگ براجمان ہی کہ جسکی سوبھا و سندرتا کی ہمسے سری رگھنندن سوامی کی

سوبھا کو سوبھا دُندرتا حاصل ہوتی ہی لچھمن اور شترگن مہاراج چھتر لیے اپنے اپنے موقع پر سیوا مین کھڑے ہین بھرت ہنومان جی جھلتے ہین ہنومان جی دستا بستہ پرم آنند گن سامنے موجود ہین برھا وشیو وغیرہ دیوتا اور بھرگ سنکادک وغیرہ رکھیشر اور سب وزیر حاضر ہین چترنگنی فوج سلامی کی قواعد کر رہی ہی سگریو وبھیکھن انگد وغیرہ ڈھال تلوار دیگر اسلحہ لیے ہوئے کھڑے ہین چارون بید برہمن روپ سے استت کرتے ہین راجا دیس دیس کے نذر بھیٹ لیے منتظر وقت ہو لینے تلک کے ہین گندھرپ گاتے ہین اپسرا ناچتی دیوتا پھولونکی برکھا کر رہے ہین اور وہ سماج سوبھا و آرایش کا جو بھگتونے دلون مین سمایا ہوا ہی سب موجود ہی بشسٹ مہاراج بید سُرتی کو اُچارن کرکے راج تلک کرتے ہین اور یہ خانہ زاد بھی شادان وفرحان اپنے عہدہ کفش برداری پر حاضر ہی ٭ چھپے مہاراج بلجاون رام کے سکھ ایک ٭ مہاراج بلجاؤن رام سب تین سب ایک ٭ مہاراج بلجاون رام سب سنگھ ایک ٭ مہاراج بلجاون رام راجیو لچھمن ایک ٭ بلجاون رام کرتا تین پرنت پانچ تلک ہرن بلجاون رام کل بھگت سیدھ ہین ٭ دوہرہ چاتک من جم گھن بسے جم چکور من چندہ تم تلسی کے اور بسے سیا رام چھپ بزند

ग्रीनाभारव्यहरिप्रियेराहरिनामन्तःसरस्तद्भवं ॥ भक्तास्थानकपुराहरीकनिचयद्हंसपाये स्फुटम् ॥ धृत्वास्वप्रतिभागुणोनरचिनायाभक्तमालाशुभा ॥ कराढालंकृतयेसदास्तुतुलसीरामस्यसासेहता ॥ १ ॥ आसानंकलकञ्जालंहाविमनोमातंगतुंगस्यकिंग्रंथोयं कलिकल्मषौघतमसंखंडांशुरालंविनं ॥ गेहांध्यप्रतपत्नरस्यसुलिनंसंसारवारांनिधेःभक्तानांविरतिप्रदंनवनिधेर्हृर्हरेः सन्निधेः ॥ २ ॥ आरंभोस्यधरेन्दुनंदधरणीसंख्यानकेवत्सरेमार्गेकारिसिते प्रजापतितिथौचंद्रात्मजेसत्क्षणो ॥ वाल्मीकानवभूमितेहरितिथौश्रीमेसिते चैत्रकेपूर्तिंपूर्णाकलादशारघुपतेरस्यालयेऽस्यालये ॥ 3 ॥

اتے سری بھگت مال پرومین سمپورن ہیاپت بھگوت چھپے دھام کے چرن کملونمین محبت کا بڑھانیوالا

جो तीर्नोत्तवके हुरनेकीहैनिशेशारद شروع تالیف کی تاریخ از مولف विवरणाजबहुआआरंभभक्तमालका

	جو تینون تاپ کے ہرنے کو ہی نشیس سرد	ببرن جب ہوا آرنبھ بھگت مالا کا	
	کر بھگت مال پرومین سہ بھگت مکت برو	کہا کرپال نے سارد کو کہہ یہ تلسی سے	

कि भक्तमालप्रदीपन समुक्ति मुक्तिवरद कहा कृपाल ने शारद को कह यह तुलसी से

مولف نے خود واسطے تاریخ ختم کے فکر کیا تو رامایں مین گشائین تلسیداس جی نے جو دھیا کانڈ کے آخیر مین جو سوڑھا لکھا ہی اس سے کمی بیشی ایکدو لفظ کے تاریخ حاصل ہو گئی سو اسید کہ الکھنا باعث برکت وسعادت کا سمجھا

सियाराम यहगीतचरत होय जगरसनिधि सोरठा यहशुभचरितपुनीतनेसुनेयगावहिंसुनहिं

	سیارام پرم پریت اوس ہوے جگ رس ہوتے	یہ سمبھ چرت پونیت جے سپریم گاوہ سنہہ	

۱۹۱۱ بکرماجیت

خاتمہ المطبع از جانب کارپردازان مطبع

کرپا سے سرکرشن جی مہاراج پاربرہم پرمیشر کے یہ پوتھی پرم پوتر بھگت مال جسکو اول تا طین داس عرف نابھا جی جو ہنومان بنسی تھے بنایا اُسکے پیچھے سوامی پریاداس جی نے شرح اسکی بھاشا مین کبت بند تصنیف کی اسکے بعد پہلے پہل ترجمہ اُردو زبان مین لالہ لال جی داس نے ۱۸۷۵ء مین بڑی تحقیقات کے ساتھ کیا لہذا اسیطرح گو اکثر لوگون نے اپنے اپنے ڈھنگ و رنگ کا ترجمہ کیا اور سمت ۱۸۹۸ مین لالہ گنگا نی لال قوم کایستھ نے بھی بہت خوبی سے ترجمہ کیا لیکن اس طرز پسندیدہ اور روش پاکیزہ سے یہ ترجمہ رائے تلسی رام صاحب بلدرام پرشاد اگروال نے تالیف کیا اور عام فہم زبان مین صاف صاف یہ چوبیس نشٹھا قائم کیے (۱) نشٹھا دھرم و کرم (۲) بھاگوت سروپ یعنی روح و بند کا بھگوت بھگتی (۳) سادھو سیوا دست سنگ (۴) سرون (۵) کیرتن (۶) بھیکھ (۷) گورو مہما (۸) پرتما ارچا یعنی پوجا تصویر کی (۹) مہما ایلا نوکرن (۱۰) ویا دہنسہ (۱۱) اُپاسنا یعنی برت (۱۲) مہا پرساد (۱۳) بھگوت دھام (۱۴) بھگوت نام (۱۵) گیان وجیان (۱۶) ہیراگ وشانت (۱۷) سیوا (۱۸) سیوا ہار و (۱۹) سنرکار و مادھیہ (۲۰) باتسل (۲۱) داس (۲۲) سکھ بھاؤ (۲۳) سرنا گتی و آتم نویدن (۲۴) پریم اور ہر ایک نشٹھا مین جو جو بھگت گذرے ہین اُنکا مفصل حال بسی عمدگی سے لکھا ہی کہ ہر ایک فرد اسمجھے اور بھگتی پیدا ہو جسکے حقیقت مین لوک اور پرلوک کی کامیابی کے واسطے تو شل کلپ برکچھ اور کام دھین کے ہی جو شخص اسکو پڑھتے ہین ممکن نہین کہ بھگوت بھگتی اُنکو نہو جاے اور اگر کسی خواہش دنیا کے واسطے بھی پڑھین تو بھی بہت جلد کامیابی حاصل کرین کیونکہ اسمین ذکر ایسے ایسے بھگتونکے ہین کہ جنکی آرزو پوری کرنے کے واسطے خود پاربرہم پرمیشر نے اوتار دھارن کیے ہین اور ہر بھگت کی بات کو قائم رکھا ہی۔

حاصل کلام دنیا مین تین قسم کے آدمی ہین ایک بکت (۲) سادھک (۳) رشی سو مکت یعنی دارستگان اور سادھک یعنی سالک تو جان سے زیادہ اس پوتھی کو عزیز رکھتے ہین کہ وہی اسکے مراتب و منازل خوب پہچانتے ہین یہ بات سچ کہی ہی ع قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ مگر لطف یہ ہی کہ پڑھنا اس پوتھی کا بسی کو یعنی خواہان لذایذ دنیا دی کو بھی سودمند ہی کہ مرادات دنیا دی اُنکی اسکے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہین اور بھگوت کی طرف طبیعت خود بخود مائل ہو جاتی ہی الغرض جو کچھ مہما اس پوتھی کی لکھی جاوین کم از کم ہین اسکے رموز عارفانہ کے نکات کہ عارف ہی خوب جانتے ہین پرمیشر کی دیا سے یہ پوتھی کمال ہی درجہ مقبول و مرغوب عالم ہی اول مطبع کوہ نور لاہور مین چھپی تھی پھر چھ مرتبہ اس مطبع نامی منشی نولکشور مین چھپی ادھر چھپی اُدھر کبھی اب ساتوین مرتبہ بھی مع فرہنگ لغات سنسکرت و بھاشا جو اس پوتھی بھگتمال مین واقع ہین نہایت ہی خوراوصحت کے ساتھ ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء مطبع منشی نولکشور مقام کانپور مین چھپ کر تیار ہوئی پرمیشر سے سپار تھنا ہی کہ مقبول عالم فرماوے اور شائقون کی تمناے دلی بر آوے فقط

سمات

श्रीजानकीवल्लभायनमः

شری جانکی بلبھا ینمہ

شری جانکی بلبھ کرپا سندھ کے چرن کملون کو دنڈوت کرکے فرہنگ الفاظ سنسکرت اور بھاشا کی جو مندرج نسخہ بھگت مال پرو مین کے ہوئے بسلسلہ حروف تہجی کے لکھتا ہون اور بعض لفظ جو مندرج نہین کیے تو محاورہ روزمرہ سمجھے یا حاشیہ کتاب پر معنی لکھدیے ہین یا زیر لفظ متن مین +

باب الف

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अवधबिहारि	اودھ بہاری	اجودھیا کا سیرانی یا کھلاڑی	आचार	آچار	عمل کرنا موافق حکم شاستر کے
अविनाशी	ابناسی	لایزال	इच्छा	اِچھا	خواہش
अभ्यागत	ابھیاگت	مہمان	अच्युत	اچت	جو کبھی نہ گرے
अभिषेक	ابھیکیکہ	معنی مزدی از نشستن یا نشانیدن	आदि	آدِ	تنہا یہ کلمہ معنی ابتدا کے دیتا ہی اور دوسرے کلمے کے اخیر مین ملکر معنی وغیرہ کے دیتا ہی
आभूषण	آبھوشن	زیور			
अभिराम	ابھرام	خوشنما			
अपार	اپار	ناپیدا کنار	आदिक	آدِک	بجاے وغیرہ کے یہ لفظ آتا ہی
अभिमान	ابھمان	غرور	अदैन	ادویت	نہین دوسرا یعنے وحدانیت
अपकार	اپکار	نیش زنی اصطلاح پر بکار نقصان	अधम	ادھم	گنہگار یا نیچ یا کمینہ
अपराध	اپرادھ	خطا یا گناہ	आधार	ادھار	سہارا یعنے تکیہ
अति	اَت	بسیار	अधमउधारन	ادھم اودھارن	گنہگار کو مغفرت کا دینے والا
आत्मा	آتما	روح یعنے جیو	अधिकार	ادھکار	مرتبہ یا خواہش یا درجہ
इतिहास	اتہاس	جس کتاب مین حال سلف کا مندرج ہو مثل بالمیک رامایں و مہابھارتہ	अधिकारी	ادھکاری	خواستگار یا درجہ عالا یا مرتبہ والا
			अर्थ	ارتھ	معنے لفظ کے یا دولت یا مطلب
आत्मनिवेदन	آتم نویدن	بھگوت کو اپنی خودی نذر کردینی	आर्या	آریا	نام بحر منجملہ بحور شعر
अटल	اٹل	لاجنب	अर्चा	آرچا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنا
अज	اج	جو کسی سے پیدا نہوا	अर्चामूर्ति	آرچا مورتی	پرستش کی تصویر
आचार्य	آچارج	بیدو شاستر کا خلاصہ سمجھکر خود عمل کرے اور دیگر انین واج دیکر عمل کراوے	आराधन आराधना अर्पण	آرادھن آرادھنا ارپن	سیوا یعنی خدمت ورد وظیفہ سمرن کرنا

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
आर्ती	آرتی	سنسکرت مین نیرآجن کہتے ہین یعنے چراغ کی روشنی سے بھگوت کی پرستش	अलंकृत	النکرت	آراستہ بزیورات ولباس
असुर	اسُر	راچھس دیت خلاف از دیوتا ہا	अलाप	الاپ	بولنا یا گانا
स्तोत्र	استوتر	اسماے ذاتی وصفاتی اور تعریفات بزرگی بھگوت کا جسمین بیان ہو	अमृत	امرت	جسکے نوش کرنے سے مرے یعنی آبحیات
अस्त्र	استر	جو افسون واسطے قتل دشمن کے سلاح کا کام کرے	अंग	انگ	عضو یا حصہ
स्त्री	استری	عورت	इन्द्रिय	اندری	پانچ سامعہ باصرہ وغیرہ و پنج دست وپا وغیرہ ویک من یعنی دل جملہ یازدہ محسوسات
असार	اسار	خلاف ناپایدار یا سب بے حقیقت	अंगी	انگی	مجسم بعضو ہا
स्थायीभाव	استھاے بھاؤ	مستقل عادت یا حالت	इन्द्र	اندر	راجہ دیوتا ہا
स्तुति	استت	تعریف یا ثنا	आनन्द	آنند	خوشی وراحت
दुष्ट	اشٹ	عزیز دلی اور مراد اُس دیوتا سے کہ جسکی سیوا مین رغبت ہو	अनुकरण	انوکرن	نقل
आश्रम	آسرم	مکان ونیز گرہستہ برمھ چرج بان پرستہ سنیاس	अन्त	انت	آخر
स्नेह	اسنیہ	محبت مرادی معنی اور اصل معنی وہنیت یعنے چکنائی کے	अनेक	انیک	بسیار
आशीर्वाद	آشیرباد	دعا	अनन्त	اننت	بیشمار یعنی لاتعداد حصے یا نام شیشن جی
अक्षय	اکچھی	کبھی نابود نہو	अनुभाव	انوبھاو	رس بھید کے سامان ودم کا نام ہوکر تفصیل اسکی بیاچہ مین مندرج ہی
अखिल	اکھل	کل یعنے سب	अनन्य	انینہ	نہین دوسرا یعنی لاشریک لاثانی
अखिलब्रह्मांडेश्वरी	اکھل برہمانڈیشوری	سب برھمانڈونکی مالک	अनित्य	انت	جو ہمیشہ نہو یعنی ناپایدار
अज्ञान	اگیان	نادانستگی از اصلیت	अंश	انس	حصہ جو شمار مین نہ آسکے
आगम	اگم	بیدونیز منتر ونکا شاستر	अंतर्यामी	انتریامی	اندرونہ مین رہنے والا یا اندرونہ کی جاننے والا
आगमापायी	آگماپائی	آنے جانے والا یعنی پیدا ہونا اور مرنا	अणिमादिक	انادک	آٹھ سدھی مشہورہ انما مہما گرما لکھما پراپتی پراکامیہ یشتونگ بشتونگ چاشٹ سدھیہ
अग्नि	اگن	آتش	अंगसंग	انگ سنگ	دوسرے کا ملنا
अलौकिक	الوکک	جو دیکھنے مین نہ آوے یعنی نادر	अणिमा महिमा लघिमा तथा ॥ चैव गरिमा प्राप्तिः प्राकाम्य		
अलंकार	النکار	زیور ولباس ونیز صنایع بدایع شعری کو بھی کہتے ہین	अंतर्धान	انتردھیان	غائب ہوجانا
अलक्ष्य	الکھ	جو دیکھا نجاے یا جو نظر نہ آوے	प्राप्तिः प्राकाम्य ईशत्वं च शित्वं च तथा सिद्धयः		
			अनीति	انیت	بے انصافی

لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
अनुकूल	انکول	موافق مرضی	बाबड़ीबावली	باوری یا باولے	پاگل زینہ دار
उपकार	اوپکار	پیروی برائے فائدہ دیگرے	बाई	بائی	کلمہ تعظیم برائے ہمشیرہ وغیرہ
उपासक	اُپاسک	خدمت کنندہ مراد از سالک	बास	باس	قیام
उपासना	اُپاسنا	بھگوت سیوا کی راہ	व्यभिचारी	بھچاری	سامان چہارم رس بھید کا ہی کہ شرح اُسکی دیباچہ مین مندرج ہے ۳۳ حالت ہین
उपदेश	اُپدیش	تلقین وہدایت			
उपनिषद्	اُپ نشد	اخیر حصہ بید کا نام ہی			
उखलउत्खल	اکھل واوکھل	اوکھلی یعنی ہاون	विभाव	بھاؤ	سامان اول رس بھید کا نام ہی کہ دیباچہ مین مفصل تحریر ہی
उत्तम	اوتم	اعلے یا نیک			
उपाय	اُپاے	تدبیر	विभूति	بھوتی	دولت یا خاکستر یا قسم بھگوت کے اوتارون کی
उत्साह	اُتساہ	خوشی یا ایک یوم معینہ کو جلسہ نیک ہونا یا برہمن بھوج وغیرہ کرانا			
आवेश	اویش	داخل ہونا کسی جسم مین اور قسم اوتار کی ہو	विप्र	بپر	براہمن
आवागमन	آواگون	آنا جانا یعنی پیدا ہونا اور مرنا	वत्सल	بتسل	پیار کرنیوالا یعنی عزیز رکھنے والا
उत्तर	اوتر	جواب یا سمت	वज्र	بجر	اسلحہ اندر کہ جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین
अवतार	اوتار	حلول یعنی اترنا	वचन	بچن	قول
अहंकार	آہنکار	غرور یا منجملہ کرہ ہاے آتش آب وغیرہ کے کرہ ہفتمین کا نام	विद्या	بدیا	علم یا گیان
			विदेह	بدیہہ	باوجود موجود ہونے جسم کے غرور جسم جاتا رہا ہو
अहिंसा	اہنسا	نہ مارنا جاندار کا یعنی بے آزاری	वृत्त	برت	عہد کرنا کسی کام کے واسطے
ईश्वर	ایشر	مختار یا ذی طاقت یا مالک	वर्णासंकर	برن شنکر	عورت غیر قوم یا غیر منکوحہ سے جو اولاد ہو
ईश्वरता	ایشرتا	ذی اختیاری یا مالکی			
बाब बे		**باب ب**			
वासना	باسنا	خواہش وآرزو یا تمنا	ब्रजवब्रज-भूमि	برج وبرج بھوم	چوراسی کوس کا برج منڈل ہی کہ اندر کے تبرکے مقامات دین وغیرہ موقوعہ وہان کے روپ سنا تن جیو کی کتھا مین مندرج ہوئے
बानी	بانی	گویائی یا گویائی کا دیوتا یعنی سرستی			
वात्सल्य	باتسل	فرزند وخردان پر ازبس رحم			
बामांग	بامانگ	جانب چپ			
बाण	بان	تیر یا عادت	विरह	برہ	ہجر
बाल	بال	موے جسم یا طفل	विराजमान	براجمان	زیبایش والا ہر اوا زنشستن وقیام
बालक	بالک	طفل	वर	بر	دعا یا شوہر یا نیک
बागीश	باگیش	گویائی کا مالک یعنی بھگوت	वरदान	بردان	دعا

لفظ بحروف ہندی	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف ہندی	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
बिरद	برد	بانا یا لباس	विषयी	بشئی	محسوس شہوات دنیا
बरन	برن	قوم یا حرف	विस्तृपद	بشن پد	جس شروشاعری میں بھگوت کا بیان ہو
ब्रजकिशोर	برج کشور	برج کا نوجوان یعنی بھگوت	विष्णु	بشنو	ہمہ جا موجود یعنی بیاپک
ब्रजनागर	برج ناگر	برج کا عقلمند یعنی بھگوت	विग्रह	بگرہ	جسم یا تصور یا دشمنی
ब्रजकिशोरी	برج کشوری	راوھکا جیو	बल	بل	زور یا نام بلدیو جی
ब्रजनागरी	برج ناگری	راوھکا جیو یا گوپی	विलास	بلاس	آرام یا بازی یا خوشی
वृषभानुनंदनी	برکھبھان نندنی	راوھکا جیو یعنی راجہ برکھبھان برسانہ والے کی دختر عزیزہ	विमानविमान	بمان یا یوان	خانہ مکلف کہ حسب خواہش دل ہوا پر پرواز کرے
बत्ती	برتی	توجہ دل	विसुरव	بکھ	شکر از بھگوت یا تردید اگنکا یا برہمانڈ
ब्रह्माण्ड	برھانڈ	جہان تک برھما کی آفرینش پہنچی ہے نام برھانڈ ہے	बन	بن	جنگل
ब्रजभूषण	برج بھوکھن	برج کا زیور یعنی بھگوت	बनमाला	بن مالا	تلسی اور جنگل کے پھولوں کی مالا
ब्रजचन्द	برج چند	برج کو روشنی دینے والا یا برج کا چندرمان یعنی بھگوت	बंश	بنس	خاندان
वृन्दावन	برندابن چند	برندابن کا روشنی دینے والا یا چندرمان یعنی بھگوت	बंधन	بندن	براے تعظیم دست بستہ سر جھکانا
बहार	بہار	سیر یا کھیل یا تماشا دیکھنا		بندھن	پابندی کسی امر کی یا کسی امر کا عہد کرنا یا اُس عہد کا مقلد رہنا
विहारस्थल स्थान	بہار استھان	سیر یا کھیل کی جگہ	वृषभानुकिशोरी	برکھبھان کشوری	راوھکا جیو
बिहारी	بہاری	سیرانی یا کھلاڑی یا تماشا کا شوقین لینے بھگوت	ब्रह्म	برھم	مایا کے گنون سے مبرا وجدا یا جسکے برابر اور کوئی نہو
वैराग्यवान्	بیراگوان	تارک	ब्रह्मा	برھما	والد مخلوقات کا نام ہے
वेद	بید	الفاظ برآمدہ از زبان بھگوت	ब्रह्माणी	برھمانی	برھما کی استری
व्यापक	بیاپک	سب مین اور سب جگہ موجود	विश्वंभर	بسونبھر	تمام جہانکا پرورش کنندہ یعنی بھگوت
वैराग्य	بیراگ	ترک	विश्वेश्वर	بشویشر	جہان کا مالک یعنی بھگوت
वैशान्त	بیانت	شاستر وحدانیت	विश्वास	بسواس	یقین
विग्रह	براٹ	اس بھگوت کے روپ کا نام ہر کہ جسکے ایک رونم یعنی ایمین بیشمار برھمانڈ ہیں	बस	بس	قابو
			बसीभूत	بسی بھوت	غیر کے قابو مین ہونا
विशेषक	بشیشک	ترک شاستر جسنے متفق کا ایک ہے ہر بسبب تجاوز قلیل کے جدا شاستر قرار پایا	विश्राम	بسرام	آرام
			विश्ववास	بسوباس	تمام جہانمین جسکا قیام ہو یعنی بھگوت
			विश्वविमोहन	بسوبموہن	تمام جہان کا فریفتہ کر لینے والا

لفظ بزبان دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بزبان دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
वीणा	بینا	نام ساز جو نارد مُنی اور سرستی رکھتے ہین اور رُدر کی کو بھی کہتے ہین	विभावरि	بھکھاری	یا پس خوردہ یا مقطع مین شاعر کا نام
बीज	بیج	تخم	भीख	بھیکھ	دریوزہ گری
बेड़ा	بیڑا	کشتی	भू	بھو	زمین
बैजयन्ती	بیجنتی	تو شیو اور بشنو کی مالا کہ اسمین تلسی بھی ہو	भूमण्डल	بھومنڈل	زمین کا احاطہ یعنی تمام زمین
बैकुण्ठ	بیکنٹھ	وہ مقام کہ جسمین کبھی کمی بیشی نہو یعنی بھگوت دھام عرش اعلے	भाष्य	بھاش	مجمد اچارج کی شرح جو گیتا یا سوتر وغیرہ پر ہو اور اُسکی پیروی سب پیروان اُس شرب کو ہووے
भवन	بھون	خانہ			
भक्ति	بھگتی	خدمت یا محبت یا عشق	भराडार	بھنڈار	برہمن یا سادھان کثیر کو بھوجن کرانا یا مکان جمع رہنے اسباب خوردنی وغیرہ کا بھگوت کے بھوگ کا مقام
भुक्ति	بھگتی	نعمات دنیا			
भवभावना	بھاوبھاونا	مطلب لی منتخب شدہ یا کمال خوشی یا بھگتی			
भाषा	بھاکھا	اگر چہ عموماً گفتگو کو کہتے ہین لیکن باصطلاح شاعران کبت دہرہ وغیرہ کے بھاشا	भूत	بھوت	جسم ہوائی یعنی خبیث ایام قلیلہ
			भूमि	بھوم	زمین
		وہ ہو کہ ہر روز مرہ مین بعض لفظ سنسکرت اور ضرورتاً کوئی حرف مشہورہ فارسی ملا کر شعر بنایا جاوے	भव	بھو	پیدا شدہ یعنی دنیا یا شیو جی کا نام
			भेद	بھید	فرق و تجاوز یا دشمنی یا فریب یا راز یا کاٹنا
भागवतधर्म	بھاگوت دھرم	بھگوت بھگتی کے متعلق جو کچھ کیا جاوے	भोला	بھولا	سادھو یا سادہ لوح
भागवत	بھاگوت	پوران کا نام اور بھگوت بھگت کو بھی کہتے ہین یا جو بھگوت سے تعلق رکھتا ہو	भक्तानुकूल	بھگتانکول	بھگتو نکے موافق رضی یا بھگتو نکے بس یعنی بھگوت
			भक्तभावन	بھگت بھاون	بھگتو نکو آنند دینے والا یعنی بھگوت
भेष	بھیکھ	لباس	भक्तवत्सल	بھگت بتسل	بھگت ہین یا زیس عزیز جسکو یعنی بھگوت
भार	بھار	نام وزن کہ قریب ایک من کے بوجھ یعنی بار	भक्तमनरंजन	بھگت من رنجن	بھگتو نکو آنند دینے والا یا بھگتو نکے دلمین قیام کرنے والا
भगवत	بھگوت	ہر شش مراتب اعلی والا یعنے ایشور یہ تما پوران برہم	भक्त	بھگت	بھجن کرنیوالا یا خدمت کرنیوالا
			भलाई	بھلائی	نیکی
भाग	بھاگ	قسمت یا حصہ یا طرف یعنی سمت	भाल	بھال	پیکان تیر یا پیشانی
भागी	بھاگی	قسمت والا یا حصہ دار	भूल	بھول	سہو
भोजन	بھوجن	کھانا یا کھلانا	भगवान	بھگوان	بمعنی بھگوت ہر شش مراتب اعلے کا مالک
भोग	بھوگ	بھگتنا یا اشیاء خوردنی یا متاعی کہ			

حروف تہجی دیوناگری	حروف فارسی	معنی لفظ کے	حروف تہجی دیوناگری	حروف فارسی	معنی لفظ کے
निर्बल	بھبل	بیطاقت	पुत्र	پتر	پسر
बानये		**باب پ**	पत्नी	پتنی	بیاہی عورت
पाक	پاک	پختن طعام	पत्र	پتر	خط یا برگ
पार	پار	دریا کا دوسرا کنارہ	पिता	پتا	والد
पारषद	پارشد	بھگوت کی سبھا گرنیوالا یا بھگوت پوجا کے سامان مین گھنٹا وغیرہ	पतिव्रता	پت برتا	وہ عورت جو شوہر کے سوائے اور کسیکو مالک نجانتی ہو
पाठशाला	پاٹھ شالا	مکتب خانہ	प्रतिज्ञा	پرتگیا	عہد
पातंजलि	پاتنجل	منجملہ شش شاستر کے ایک جوگ یعنے جس دم وہ راج جوگ یعنی پرستش بھگوت کا شاستر ہی	पति	پت	مالک
			पट्टरानी	پٹ رانی	سرمنشہ رانی یا یہ مہارانی
पान	پان	شُرب یعنی پینا یا برگ تنبول	पक्ष	پچھ	جانب داری یا پرندہ کا پر یا پانزدہ روزہ کیماہ کا
पारायण	پارائن	بھگوت پڑھنا یا کرتن کرنا یا خاتمہ	पद	پد	چرن یعنی پاے یا مرتبہ یا مقام
			पद्म	پدم	کمل
पावन	پاون	پاک	पदार्थ	پدارتھ	نعمت یا دولت دنیی یا دنیوی
पाखण्ड	پاکھنڈ	ظاہر نیک کی نمایش یعنی فریب	परपरम	پرپرم	جس سے بالاتر کوئی نہو یا جسکے روبرو کوئی کچھ حقیقت نرکھتا ہو
पाषाण	پاکھان	سنگ یعنے پتھر			
पापपुंज	پاپ پنج	خزن گناہان			اور یہ لفظ پرمکے بازو پر ندہ یا غیر کے بھی ہین
पाप	پاپ	گناہ			
पापीपापात्मा	پاپی پاپ آتما	گنہگار	प्रताप	پرتاپ	اقبال
पारस	پارس	سنگ پارس یا طلسمی جسکے بدن خوردسالہ کا	प्रभू	پربھو	سب سے بڑا یا سبکا مالک یعنی بھگوت
पालना	پالنا	پرورش یا جھولا فضل خرد سالہ کا جسکو مہد کہتے ہین	प्रेम	پریم	عشق اور عشق کی حالتونکو بھی پریم کہتے ہین
पारना	پارنا	افطار روزہ	प्रीति	پریت	محبت
पार्वती	پاربتی	شیوجی مہاراج کی پرم پریا	प्रवाह	پرواہ	دریا کی دھار
पातकी	پاتکی	گنہگار	प्राप्त	پراپت	حاصل ہونا یا پہونچنا
पातक	پاتک	گناہ	प्राकृत	پراکرت	متوسط یا بھگوت یا سے جو پیدا ہوا ہو
पतित	پتت	گرا ہوا یعنی افتادہ از دھرم و ایمان مرادازگنہگار	प्रतिमा	پرتما	تصویر
			प्रसंग	پرسنگ	حال یا حکایت
पतितपावन	پتت پاون	گنہگارونکو پاک کرنیوالا یعنی بھگوت	परलोक	پرلوک	

لفظ	حروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ	حروف فارسی	معنی لفظ کے
परम धाम	پرم دھام	جس سے زیادہ تر مقام نہو سوے اور کبھی جسکا زوال نہو	पर्व	پرب	ساعت نیک معتبر کہ جسکو عوام پربھی کہتے ہین و نیز جنم اشٹمی و رام نومی وغیرہ و کسوت و نسوت
परम पद					
परिणाम	پرنام	انجام			
प्रचार	پرچار	رواج	प्रश्न	پرشن	سوال یعنی پوچھنا
प्रचारक	پرچارک	رواج دہندہ	प्रसन्न	پرشن	خوش
प्रिया	پریا	پیاری یعنی بھی یا ستیا بھارانی یا رادھکا جیو یا رکمنی یا گوپکا وغیرہ	परम सनेही	پرم سنیہی	بسیار محبت کنندہ
			वह्नि शास्त्र	پرورت شاستر	دنیا کے معاملات کا شاستر مثل راج نیت وغیرہ
प्रीतम	پریتم	پیارا یعنی بھگوت	पुरुषार्थ	پرشارتھ	تدبیر یا کوشش
पुरुषोत्तम पुरी	پرشوتم پوری	جگناتھ جیو کی پوری	परमात्मा जान	پرشارتھ بھین	عاجز کے کہ دور کر نیوالا بھگوت
पर्श	پرس	چھونا یعنے لمس	परमात्मा	پرماتما	از ہمہ بالاتر و بزرگ کہ جس سے زیادہ کوئی نہو
प्रभुता	پربھتا	بزرگی یا بڑائی			
प्राण	پران	جان یعنی روح	पिशाच	پشاچ	جسم ہوائی یعنی نہیت چوایام کثیر کا ہو
प्रमाण	پرمان	بعد تحقیقات جو بات قائم ہوئی ہو یا گواہی قول شاستر و بید کی	पशु	پشو	چار پایہ
			पण्डित	پنڈت	نیک و عاقبت کی فہم مین جسکی عقل تیز ہو
प्रसाद	پرساد	عنایت و مہربانی یا بھگوت کا بچا خوردہ یا بھگوت کو بھوگ لگانا یا تناول کرنا یا کرانا	पनवारह	پنوارہ	برگ درختان کا طرف مثل پتل وغیرہ
			पिंगलपंगुल	پنگل	لنگڑا لولا یعنے بے دست و پا عروض قافیہ کا شاستر
प्रेरक	پریرک	حرکت دہندہ	पवित्र	پوتر	پاک
प्रेरणा	پرینا	تحریک	पूजा	پوجا	چندن پھول وغیرہ سے پرستش کرنی
परकीया	پرکیا	غیر کی منکوحہ عورت	पूरण	پورن	لبریز یا سا سیر
प्रकाश	پرکاش	روشنی	पूजारी	پوجاری	پوجا کنندہ
परिक्रमा	پرکرمان	طواف یعنے گرد گردیدن	पोट	پوٹ	بوجھ یعنی یا جسکو پورب زبان مین پوٹ کہتے ہین
परमानन्द	پرم آنند	بھگوت پورن برہم کا حاصل ہو جانا کمال خوشی	पूरणब्रह्म	پورن برہم	لبریز از وحدت یا کلیت یا مانند روپ
प्रणत	پرنت	عاجز	पुराण	پوران	بید کے معنی کی شرح کرنوالے بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پوران اور دیر ینہ یعنی پورانے کو بھی کہتے ہین
परमगुरु	پرم گرو	گرو کا گرو یا اول گرو کہ جس سے جدمشرب جاری ہوا			
प्रारब्ध	پرارب دھ	قسمت	पीताम्बर	پیتامبر	زرد پارچہ ریشمی برائے دھوتی یا چادر یا دوپٹہ
परायण	پرایَن	ہونا			

بھاشا بحرف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے	بھاشا بحرف دیوناگری	بحروف فارسی	معنی لفظ کے
फूल	پھول	گل	तमाल	تمال	درخت کا نام ہی
फल	پھل	ثمر یا ثمرہ کار	तंत्र	تنتر	تنتر شاستر یا منتر اور شاستر یعنی باختیار خود
बा व ते		**باب ت**			
ताल-तार	تال-تار	کھجور ستار وغیرہ مضامیر یا نام درخت اور تار رشتہ سوت وغیرہ کو بھی کہتے ہین	तन्मय	تن مئی	اُسکے موافق یا اُسمین ملجانا جسکا تصور ہو
			त्याग	تیاگ	ترک
तारण	تارن	اوتار دینے والا یا کشتی	**बा ब ज**		**باب ج**
तामस तम नमोगुणा	تامس تم نمو گن	سنسکرت صفت یعنی گن مدار تاریکش خلقت کے ایک کا نام ہی کہ جان آزاری وغصہ وشہوت وغیرہ نادانی مار اصلیت یعنی اگیان تعلق اُسکے ہی اور مال اُسکا دوزخ وتحت الثرا ہی	जादवराय	جادون رائے	جدوکل کا راجہ سری کرشن سوامین
			जानराय	جان رائے	جاننے والونمین راجہ یعنی بھگوت
			जानकी	جانکی	سیتا مہارانی یعنی جنک کی دختر نیک
तप	تپ	واسطے حصول بھگوت کے محنت یا شاقہ مین جسم کا خشک کرنا یا بیماری سب	जय	جے	بار بار کہنا
			यात्रा	جاترا	جانا گشت کرنا تیرتھونکا یا درشن کرنا یا سفر
तत्व	تتو	خلاصہ یا سار یا بست پنج محسوسات	यत्ति	جتی	محسوسات کا قابو مین کرنیوالا یا سنیاسی
तितिक्षा	تیتچھا	برداشت گرم سرد زمانہ	यथार्थ	جتھارتھ	راست راست یا بعینہ
तटस्थ	تٹستھ	تڑیک رہنے والا	जड़ित-नवाफ़	جڑت، جڑاؤ	مرصع
तद्रूप	تدروپ	جسکا تصور ہوش کم کے ہوجانا یعنے مطلق خیال دوسری طرف نہونا	जड़	جڑ	غیر حس یعنی بلا حرکت
			यश	جس	خوبی نیکنامی
तदाकार	تداکار	بشرح تدروپ	युक्ति	جگت	شامل یا ساتھ یا ملا ہوا اور بعض جگہ بمقام بہ وبہتر بھی آتا ہی
तरंग	ترنگ	خود پار ہوجاوے	युक्त	جگتّ	مضمون تازہ شاعری کا یا لطیفہ
तरंग तारण	ترنگ تارن	خود پار ہوجاوے اور جیگان کو اتارے	युग	جگ	دو
तर्कशास्त्र	ترک شاستر	بحث کا شاستر جسکو نیائی شاستر بولتے ہین یعنی منطق کا علم	यज्ञोपवीत	جگیوپویت	جنیو یعنے زنار
			जगज्जननी	جگت جننی	جہان کی والدہ یعنی بھگوت کی پرما
त्रयलोक	تریہ لوک	ہر سہ جہان یعنی عالم بالا وعالم پاتال وعالم درمیانہ جسمین انسان وغیرہ ہین	जगत-जग	جگت، جگ	چلنے والا یعنی عالم فانی مراد از جہان
			यश	جگت	عمل خاص کا نام ہی کہ باجتماع لوازم مندرجہ شاستر کے کیا جاوے
तृप्ति	تریپت	آسودگی یا سیری	युगल	جگل	دو
त्राहित्राहि	تراہ تراہ	رچھا کر رچھا کر یعنی حفاظت کن حفاظت کن	युगलस्वरूप	جگل سروپ	دوسروپ
तिलक	تلک	قشقہ یا خط کتاب یا سرنشہ	यम	جم	دیوتا دوملک الموت دی سب آخرت

لفظ برزبان ہندی	حروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ برزبان ہندی	حروف فارسی	معنی لفظ کے
जन्म	جنم	پیدا ہونا	अर्च्ची	چرچا	بحث یا گفتگو یا ذکر
जननी	جننی	والدہ	चरणामृत	چرن امرت	بھگوت بھگتوں کے یا بھگوت کے
यंत्र	جنتر	پانی وغیرہ کا نقش یا کلدار چیز مثل گاڑی وغیرہ			پاؤں کا دھون یا بھوگ لگایا ہوا اوشن یعنی پس خوردہ
जन्मान्तर	جنانتر	دیگر جنم خواہ سابق کے ہون یا آیندہ کے	चरण	چرن	پانون یعنے پاے
जनकनंदनी	جنک نندنی	سیتا تمہارانی	चक्र	چکر	سلاح معروف بھگوت کا مدور ہوتا ہو نام اُسکا سودرشن ہے
जिवनार	جونار	ضیافت یعنی بہت لوگونکو کھانا کھلانا			
योगमाया	جوگ مایا	قدرت کاملہ	चम्पू	چمپو	ایک قسم کی شاعری کی کتاب مثل رامایں وغیرہ
ज्योति	جوت	روشنی			
जय	جے	فتح یا بسیار خوشی	चंद्र चंद्र चंद्र	چندر چندر چندر	روشنی بخش دنمور مراد از ماہتاب
जीव	جیو	ذی روح	चंद्रनी चाँदनी	چندنی چاندنی	ماہتاب کا عکس
जयंति	جیت	فتح	चमर	چنور	مشہور چیز ہے دمادہ گاؤ کی دُم کے بالونکا ہوتا ہے
जीवन्मुक्ति	جیون مکت	جسکو بحالت زندگی مغفرت کا پرم آنند حاصل ہوگیا ہو	चंदोवा	چندویہ	شامیانہ وسائبان
झंगा	جھنگا	کُرتہ یا انگرکھہ یا جامہ	चिंतवन	چنتون	یاد کرنا دل سے تصور
बाब च		**باب چ**	चंचल	چنچل	جو ایک جگہ قائم نرہے یعنی طناز
चारपदार्थ	چارپدارتھ	ارتھ دھرم کام موکھ	चौताला	چوتالہ	مکان سرادگی کے دیوتا کا
चान्द्रायण	چاندرایں	ایک مہینے کا برت یہ کہ دہ بیشی لقمہاے طعام موافق کم و بیشی ماہتاب	चोर	چور	سارق
चांडाल	چانڈال	پرغضب مرادازیہ یعنی کینہ وکمظرف	चैतन्य	چیتن	باحس اور گیانوالا
चित्त	چت	دل	चेला	چیلا	مُرید
चितवन	چتون	دیکھنا	छन्द	چھند	شعر یا بید
चतुर	چتر	عقلمند	छकना	چھکنا	سیر ہونا
चतुराई	چترائی	عقلمندی	छाया	چھایا	سایہ
चतुर्भुज	چترپھج	چار ہاتھ والا یعنی بھگوت	छत्र	چھتر	مشہور ہے فارسی مین چتر کہتے ہین
चितचोर	چت چور	دل کا سارق یعنی بھگوت	छाप	چھاپ	سنکھ چکر وغیرہ بھگوت اسلحہ کی علامت نقرئی وغیرہ یا اُنکی علامت اپنے جسم پر لگانی یا انگوٹھی یا مقطع مین شاعر کا نام
चटोरा	چٹورا	طامع طعام لذیذ			
चरित्र	چرتر	کتھا یعنی حال یا کھیل یا بازی وغیرہ دل پسند و مرغوب	छोकरा	چھوچھک	دختر سے جو ایل پیدا ہوا ہو وقت پیدایش

لفظ بزبان دیوناگری	لفظ بزبان فارسی	معنی لفظ کے
हृदयंगम	چھید رکھنے کا	کمر میں پہرنے کا زیور یعنی ہر کسے کو نگوں کردار
बाबद		**باب د**
दास	داس	غلام
दायक	دایک	دینے والا
दाह	داہ	جلانا سوزاندن
दिव्य	دبیہ	پراز نور۔ یا روشن
दर्शन	درشن	دیکھنا
द्रोह	دروہ	دشمنی
दशरथनंदन	دسرتھنندن	سری راجچندر سوامی
दुष्ट	دُشٹ	گنہگار روپاپی وبدکار یا دکھ دینے والا
दिग्विजय	دِگ بجے	سب اطراف کو فتح کرنا لڑائی مین یا مباحثہ مین
दल	دَل	برگ یا فوج
दम	دم	اندری یعنی محسوسات کو روکنا لذایذ سے یعنی کشتن نفس
दराडवत्	دنڈوت	مثل پوجا بتی کے زمین پر گر کر سجدہ کرنا
दराड	دنڈ	سزا یا چوبدستی
दराडी	دنڈی	جو چوب ہاتھ مین رکھتا ہو مراد از دنڈدھاری سنیاسی
दूत	دُوت	ہرکارہ یا وکیل یا سپاہی
दया	دیا	رحم
दैत्य	دیت	ایک قسم انسان کی از بس سخت مزاج دیوتاؤن سے مخالف راجچیون سے بہتر کی
दीनबत्सल	دین بتسل	عاجز کے اوپر عنایت کرنیوالا یعنی بھگوت
देह	دیہہ	جسم
दीक्षादीक्षा	دیکھا۔ دیچھا	گرو سے منتر یا یعنی منتر وغیرہ کا اُپدیش پانا اور لفظی معنی آموختن
दीप	دیپ	چراغ یا حصہ از زمین مثل جنبو دیپ

لفظ بزبان دیوناگری	لفظ بزبان فارسی	معنی لفظ کے
दीपमालिका	دیپ مالکا	چراغونکی قطار یا دیوالی
देश	دیس	حصہ از ملک مثل پورب دیس وغیرہ
दीनदयाल	دینداِیال	عاجز کے اوپر رحم کرنیوالا یعنی بھگوت
दीनानाथ	دیناناتھ	عاجز کا مالک یعنی بھگوت
दीन	دین	عاجز
दीनबन्धु	دین بندہ	عاجز نواز
धर्म्म	دھرم	جو موافق فرمودہ وید و شاستر کے عمل ہو
ध्यान	دھیان	تصور
धाम	دھام	مکان
धनुष	دھنش	کمان
धर्म्मात्मा	دھرماتما	دھرم والا
धन	دھن	دولت
धन्य	دھنّ	کلمہ آفرین و مرحبا
धारणा	دھارن	اختیار کرنا یا دل کا ٹھہرانا
धूप	دھوپ	خوشبودار بخورات یا عکس آفتاب
धरना	دھرنا	ایک امر کی استبداد سے دوسرے کو تنگ کرنا
ध्वजा	دھجا	بیرق
ध्येय	دھیہ	دھیان یعنی تصور کے لائق
बाबर		**باب ر**
राजा	راجہ	روشن یا مشہور مراد از حاکم مملکت و بادشاہ
राजधानी	راجدھانی	دارالسلطنت
राजसभा	راجسبھا	سب راجگان کو فتح کر کے جو جگہ کیلیا جاوے
राजमणि	راج من	راجگان کا سرمنشہ یعنی بھگوت
राधिका	رادھکا	نام بھگوت پریا کا جو شنو رو معروف ہے
राक्षस	راچھس	ایک قسم کے انسان سخت مزاج جان آزار

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	ی
		قوی الجسم دیوتاؤنکے مخالف	रघुनन्दन	رگھنندن	سری رام چندر سوامین
राजस राजर	راجس راج رجوگ	سنجملہ سہ صفت یعنی گن مدار پیدائش	रघुनाथ	رگھناتھ	ایضاً
जोगुरा		ایک یہ گن ہی مدار پیدائش دنیا	रंग	رنگ	شوق یا نشہ عشق یا رنگ نیلا
		وجاہ وحشم وغیرہ کا اس سے تعلق ہی			پیلا وغیرہ
		اور اس گن سے درجات علا یعنی بھگوت	बाबस,रा		باب س وش
		بھگتی بھی مل سکتی ہی اور ورجادنے	साधु	سادھو	بھگوت بھگت یا مغفرت کی تدبیر کرنیوالا
		یعنے اگیان بھی ہو سکتا ہی			یا دیگراں کو آراستہ کردنے والا
राग	راگ	سرد و یا محبت	साधुता	سادھتا	نیکی و خوش اخلاقی و بھگوت
रागभोग	راگ بھوگ	ہر دو ازشہ نگار و آرایش وغیرہ بھگوت			بھگتی وغیرہ
रास	راس	بسیار یا راس لیلا بھگوت کی	साहित्य	ساہت	شاعری و عشقبازی کا شاستر
राजतिलक	راج تلک	تخت سلطنت پر بٹھا کر راج تلک کرنا	सारी	ساری	پارچہ وصوتی و دوپٹہ زنانہ
राजाभिषेक	راجابھیشیک	مراد بٹھلانے کی تخت سلطنت پر	शारदा	سارودا	برہما کی استری مالک گویائی
रवि	رب	آفتاب	साधक	سادھک	تدبیر کنندہ مغفرت یعنی سالک
रथयात्रा	رتھ جاترا	جگناتھ پوری مین جو ساڑہ ہوتی ہی	सार	سار	اصل خلاصہ بید و شاستر کا یا حقیقت
रज	رج	خاک			یا راست
रिझवार	رجھوار	رجھنے والا مراد ازداد دہندہ	सांख्य	سانکھ	تقویت یعنے محسوسات کی تحقیق کا شاستر
रक्षक	رچھک	محافظ			کپل دیو جسکے اچارج ہین
रस	رس	شیرین ترش وغیرہ کو کہتے ہین اور	साष्टांग	ساشٹانگ	سر کو بر تصور بھگوت قدمون کے
		اصل رس وہ ہی کہ جسکے مزہ اور			زمین پر لگا کر دست و پا پستہ
		لطف سے محو ہو جاوے۔ کہ شرح			زمین پر گر کر سجدہ کرنا
		رس بید کا دیباچہ مین ہوئی	सांप	سانپ	جانور گزندہ یعنی مار
रसोई	رسوئی	مرلیخ	शाप	شاپ +شراپ	بد دعا
रसिक	رسک	رسیا یعنے شوقین	शान्ति	شانت	سب طرفے طبیعت کو روک کر یکسو کرنا
ऋषीकेश	رکھی کیش	اندری یعنے حسوسات کا مالک	सामुद्रिक	سامدرک	علم قیافہ
ऋषी ऋषि	رکھی رکھو رکھیشر	بھگوت کے حاصل ہونے کا بچار کرنیوالا	साधन	سادھن	تدبیر یا کوشش یا عمل
ऋषीश्वर		اور پرستش اسکی کرنیوالا	सालोक्य	سالوک	نام اس گتی کا جو بھگوت کے دھام مین
रौरव	رُدر	نام دوزخ	सारूप्य	سارو پ	اُس گتی کا نام ہی کہ جو بھگوت روپ
रूप	روپ	حسن			ہو کر بھگوت دھام مین ہی
रूपराशि	روپ راس	بسیار حسین	सामीप्य	سامیپ	اسکو کہتے ہین کہ بھگوت کے قریب

لفظ برج بھاشا یا ناگری	لفظ برج بھاشا فارسی	معنی لفظ کے	لفظ سنسکرت دیوناگری	لفظ سنسکرت فارسی	معنی لفظ کے
سادھرمیہ	سادھرمی	وہ ملتی ہی کہ بھگوت مین ملجاوے	श्रीवत्स	شری تس	بھی کا نشان بھگوت کے سینہ پر جانچیے
ساگر		سمدر یعنی دریاے محیط	शिर	شر	مضمون مروف ہی بالاے از کلمہ
سانوک		رس بھید مین سامان سوم کا نام ہی ویاچہ مین شرح مفصل ہی آٹھ حالت ہین	सुर	سر	دیوتا یا گانے کے سات سُروں کا نام پ ڈھ ذ
شاریرک سوتر		برھماڈیا کے سوتر مین مصنف ویاس	श्री	شری	لچھمن کا نام یا دولت یا خوبصورتی
		جیوبرھم سوتر و بیاس سوتر بھی کہتے ہین	मुनि	شرت	منجملہ بید کے کوئی فقرہ
سبھا		مجلس	श्रवण	شرون	سننا بھگوت چرتر و نکایا گوش
سپرش		چھونا یعنی لمس	श्रद्धा	شردھا	یقین
سپت		ہفت	शृंगार	شرنگار	حسن یا آرایش
شترسودن		دشمنوں کو مارنیوالا یعنی بھگوت	शरणागत	سرناگت	درپناہ آمدہ
ست		راست	श्रोता	شروتا	سامع یعنے سننے والا
ستوگن		منجملہ سہ صفت یعنی گن مدار آفرینش	सर्वस	سرب	بالکل جو پاس ہو
		کی ایک یہ ہی کہ مدار پرورش دنیا	श्राद्ध	شرادھ	واسطے بزرگان کے ایک کرم معمولی
		ومغفرت ونیک کرداری سپر ہی	शरण शरणागति	شرن وشرناگتی	پناہ
ستی		نام شیوجی کی پریاکا اور پتی برتا عورت کو بھی کہتے ہین	स्वर्ग	سُرگ	بہشت
			शिरोमणि	سرومنی	سرمنڈہ
ست سنگ		بھگوت بھگتونکی صحبت یا نیک صحبت یا راست صحبت	शर सर	سر	تیر تالاب
			शिरमौरस्व रूप	سروپ	حسن یا چہرہ یا مورتی بھگوت مثل سالگرام وغیرہ
سچدانندگھن		راستی وہمدانی اور پرم آنند سے لبریز یا گیان یا ہمہ تن یعنی پورن برھم	सेवड़ा	سیوڑہ	سراوگی کا گرو
			शास्त्र	شستر	سلاح
سکام		نیک یا بالاتر مقام پر پہونچنا	सकाम	سکام	خواستگار مطلب
سکھیہ		جسکو کچھ کرنا باقی نرہا اور انتہا کو پہونچ جاے	सख्य	سکھیہ	دوستی
سکھا		پاک وصحیح	सखा	سکھا	از قسم مردم کہ ہمدگر دوست باشند
			शिष्य	شکھ	مُرید
سدھ		حالت انتہا کو پہونچ جانا یا انماد آٹھ سدھی مشہورہ کو بھی کہتے ہین	सखी	سکھی	عورت دوست بھگوت کی یا عورات جو ہمدگر دوست ہون
			सुख	سکھ	راحت
سدھانت		درجہ انتہا تحقیق شدہ	सुखसमाज	سکھ سماج	مراد از راحت قرب بھگوت یا راحتکا سامان

لفظ برج زبان دیوناگری	لفظ برج زبان فارسی	معنی لفظ کے	لفظ برج زبان دیوناگری	لفظ برج زبان فارسی	معنی لفظ کے
सकल	سکل	سب	सम्मुख	سنمکھ	مقابل یا روبرو
शुक्ल	شکل	سفید خواہ منجملہ لقب برہمنان کے ایک لقب یا سرنگار رس	संसारी	سنساری	دنیادار
सुकुमार	سکمار	نازک	संशय	سنسہ	شک وشبہہ
सघन	سگھن	گنجان	सन्त	سنت	بھگوت بھگت یا نیک
समा	سم	برابر	संग्रह	سنگرہ	جمع کرنا
समाधान सावधान	سماد ھان سابدھان	خبردار	सुन्दर	سُندر	خوبصورت
समा	سما	ایک حالت مرغوب کا نمودار ہونا	संयम	سنجم	دل کا روکنا یا پاک رہنا یا فرمودہ شاستر کا عمل
स्मार्त	سمارت	سمرتی کے طریق پر چلنے والا	संस्कार	سنسکار	آراستگی مراد از مرید شدن
स्मृति	سمرتی	اٹھارہ سمرتی کہ بھیشران نے موافق بید کے احکام شرعی بیان کیے	संहत	سنہرت	پردہ پوش یعنی ستار
स्मरण	سمرن	یاد کرنا	शंख	سنکھ	ناقوس اور بھگوت کے سنکھ کا نام
समाज	سماج	جمع ہونا اسباب فرحت یا سرود یا دیگر قسم کا	शिव	شیو	مخ جن ہی کلیان یعنی جملہ سکھ کا دینے والا
समुद्र	سمُدر	دریائے کلان یعنی بحر محیط	सुहागन	سُہاگن	عورت شوہر دار
समाधि	سمادھی	دل اور حواس کو یکسو کرکے بھگوت کا تصور کرنا	सौभाग्य	سوبھاگا	بڑی قسمت والی یا شوہر دار عورت
समर्थ	سمرتھ	ذی طاقت	शोभन	سوبھن	خوبصورت
संचित	سنچت	جمع شدہ سابقہ	स्वयम्बर	سویمبر	وہ مجلس کہ جہیز دختر اپنے واسطے شوہر پسند کرے
सम्बन्ध	سمبندہ	رشتہ داری	सुशील	سوسیل	صاحب اخلاق
संसार	سنسار	جانیوالا یعنی دنیا ناپایدار	स्वार्थ	سوارتھ	اپنا مطلب
संस्कृत	سنسکرت	دیوتاؤں کی گفتگو یا آراستہ	शोभाधाम	سوبھادھام	خوبصورتی کا مجسم یعنی بسیار خوبصورت مراد از بھگوت
सिंहासन	سنگھاسن	کھرے ہوئی چیز تخت یا چوکی وغیرہ بھگوت کی نشست کی چیز	स्वामी	سوامین	مالک
संकल्प	سنکلپ	خواہش یا عہد کرنا کسی بات کا	शोभा	سوبھا	خوبصورتی
सन्ध्या	سندھیا	دو وقت کا ملنا مثلاً صبح و شام اور اُسوقت جو کرم کرتے ہین موافق حکم بید کے اُسکا نام سندھیا ہی، یا دوچیز کا ملنا	सूत्र	سوتر	جس مختصر عبارت مین مطلب کثیر ہو یعنے احکام متفرق بید کو یکجا کرکے بعبارت مختصر رکھیشوں نے تالیف کیا یا رشتہ یعنی ثبوت و بھگیہ پوتیت
स्वामिधर्म	سوامین دھرم	اپنے مالک کا دھرم			

لفظ برج دیوناگری	لفظ برج فارسی	معنی لفظ کے	لفظ برج فارسی	لفظ برج دیوناگری
स्वकीया	سوکیا	اپنی منکوحہ عورت	سوکیا	स्वकीया
श्वांस	شوانس	دم	شوانس	श्वांस
शून्य	سونیہ	خالی یا نقطہ یعنی صفر	سونیہ	शून्य
सहायक	سہایک	حفاظت کرنے والا	سہایک	सहायक
सहाय	سہاے	حفاظت	سہاے	सहाय
सहित	سہت	ساتھ	سہت	सहित
सौहार्द	سوہارد	رشتہ داری	سوہارد	सौहार्द
श्याम	شیام	تمیل جسکی ابر کے ساتھ ہو یعنی ملیح یا سبزہ رنگ	شیام	श्याम
सेवा	سیوا	خدمت	سیوا	सेवा
शेष	شیش	باقی یا شیش ناگ	شیش	शेष
शेषी	شیشی	جسکا اور سب ضمیمہ ہوں یعنی بھگوت یا جسکے واسطے سب چیز ہوں	شیشی	शेषी
शीतप्रसाद	سیت پرساد	باوشش یعنی پس خوردہ بھگوت کا یا بھگتوں کا	سیت پرساد	शीतप्रसाद
शय्या	سیجیا	توشک یا چارپائی	سیجیا	शय्या
सीतारमण	سیتارمن	سریرام چندر سواہین ایضاً	سیتارمن	सीतारमण
सीतापति	سیتاپت		سیتاپت	सीतापति
सेवक	سیوک	غلام یا خدمتگار	سیوک	सेवक
सेवकाई	سیوکائی	غلامی و خدمتگاری	سیوکائی	सेवकाई
		باب ک		**बाब क**
काम	کام	خواہش یا شہوت یا دیوتا انکا کہ خوبیسورتی اُسپر ختم ہو	کام	काम
कामधेनु	کامدھین	خواہش پوری دینے والی مادہ گاؤ دیوتاؤنکی	کامدھین	कामधेनु
कारण	کارن	باعث یا پیدا کرنے والا تتم	کارن	कारण
कारिगरी	کاریگری	حسب شرح بالا بھگوت کی پرم پریا اُسکی قدرت کاملہ	کاریگری	कारिगरी
काव्य	کابیہ	شاعری	کابیہ	काव्य
काल	کال	وقت یا موت	کال	काल
काली	کالی	درگا جیو	کالی	काली
कांड	کانڈ	فصل	کانڈ	कांड
कामी	کامی	شہوت پرست	کامی	कामी
कवि	کب	شاعر	کب	कवि
कवित्व	کبت	شعر	کبت	कवित्व
कपटी	کپٹی	فریبی	کپٹی	कपटी
कथा	کتھا	حال و حکایت	کتھا	कथा
कठोर	کٹھور	سخت	کٹھور	कठोर
कंकाल	کنکال	ہیکل خرد جسکو بعض دیس مین کھنڈلا کہتے ہین	کنکال	कंकाल
करुणा	کرونا	رحم	کرونا	करुणा
कर्म्म	کرم	جو کام یا عمل نیک و زہرہ کیے جاتے ہین یا قسمت	کرم	कर्म्म
कृतार्थ	کرتارتھ	جسنے سب مطلب اپنا حاصل کرلیا	کرتارتھ	कृतार्थ
कृपा	کرپا	عنایت و مہربانی	کرپا	कृपा
किरीटमुकुट	کریٹ مکٹ	تاج کلغی دار	کریٹ مکٹ	किरीटमुकुट
कच्छू	کچھو	واسطے کفارہ کے ایک پرت معین ہے	کچھو	कच्छू
क्रोधी	کرودھی	پرغضب	کرودھی	क्रोधी
क्रोध	کرودھ	غصہ	کرودھ	क्रोध
करवा	کروا	لوٹ بربنی یا گلی	کروا	करवा
क्रियमाण	کریہ مان	جو کرم زبان حال کیے جاوین	کریہ مان	क्रियमाण
कृतज्ञ	کرتگیہ	کیے ہوئے کو ماننے والا یعنی احسانمند	کرتگیہ	कृतज्ञ
करुणाकर	کرناکر	سو میرا سوا مین ہے رحم کرنیوالا یا رحم کی کان یعنی بھگوت	کرناکر	करुणाकर
करंग	کرنگ	جسم مردہ و پریتہ	کرنگ	करंग
करुणासिंधु	کرناسندھ	رحم کا دریا یعنے بھگوت	کرناسندھ	करुणासिंधु
कृपाकर	کرپاکر	عنایت کرنیوالا عنایت کی کان یعنے بھگوت	کرپاکر	कृपाकर

لفظ بمروجۂ دیوناگری	لفظ بمروجۂ فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بمروجۂ دیوناگری	لفظ بمروجۂ فارسی	معنی لفظ کے
कृपासिंधु	کرپاسندھ	عنایت کا دریا یعنی بھگوت	कोप	کوپ	غصہ
कृपाल	کرپال	عنایت کرنیوالا یعنی بھگوت	कूप	کوپ	چاہ
किशोर	کشور	نوجوان شانزدہ سالہ یعنی بھگوت	कोक	کوک	شاستر میاشی بازنان
किशोरी	کشوری	عورت شانزدہ سالہ نوجوان اوسکا ہمآنی	कोतकी	کوتکی	کھلاڑی یا تماشا کا دیکھنے والا یا لڑکی
कल्प	کلپ	برہما کا ایک روز یا تمام عمر برہما کی یا بدلنا	कुसंग	کوسنگ	صحبت بد
कुल	کُل	خاندان	कौस्तुभ	کوستبھ	نام ایک جواہر کا ہی جو بھگوت کے گلو مبارک مین ہی
कल्याण	کلیان	سکھ یعنی راحت	कीर्तन	کیرتن	گانا یا گفتگو کرنی یا نام لینا یا کتھا کہنی یا تصنیف کرنا بھگوت چرتر کا
कल्पवृक्ष	کلپ برکچھ	درخت دیوتاؤنکے باغ کا کہ اُسکے نیچے خواہش دل حاصل ہوتی ہی	कैलास	کیلاس	شیوجی کی تپا مکان
कुलिश	کُلش	سلاح اندر جسکو غلط العام صاعقہ کہتے ہین.	खेल	کھیل	کھیل بازی
कलश	کلس	ظرف آب یعنی سبوچہ یا قبہ بھگوت مندر کا	खल	کھل	دشٹ یعنی مُرتد و منکر
कला	کلا	حصہ شانزدہم	बाबा	**باب گ**	
कलंक	کلنک	بدی یا بدی کا نشان اصلی معنی سیاہی کے ہین	गायत्री	گایتری	نام ایک بحر شعر کا ہی لیکن مخصوص اُس بحر کے ساتھ ہی کہ جو اول مقرر مذہب ہنود کا ہی اور بلا اُسکے ہندو نہین
कमल	کمل	نیلوفر آفتابی کہ بنام کنول مشہور ہی			
कमंडल	کمنڈل	لوٹہ برنجی یا گلی یا چوبی	गादी	گادی	مسند
कमठ	کمٹھ	کچھوا یعنے سنگ پشت	गान	گان	سرود
कुंडल	کنڈل	حلقہ گوش	गदा	گدا	گرز بھگوت کے جسکا نام گومودکی ہی
कंठ	کنٹھ	گلو	गुदड़ी	گدڑی	خرقہ نو بنود و خستہ و پارہ پارہ اندوختہ
कुंज	کُنج	اگرچہ عموماً حویلی کیا حویلی مین جو علٰحدہ مکان بنا ہوا ہوتا ہی لیکن یہان مراد اُس کنج سے ہی جو درخت اور لتا وغیرہ سے ایک گوشہ بنا ہو	गृहस्थ	گرہستہ	خانہ داری
			ग्रन्थ	گرنتھ	کتاب یا گرہ یعنی عقد
			गुसाईं	گشائین	بزرگ
कोटान कोट	کوٹان کوٹ	بیشمار	गुण	گن	ہنر و نیز مراد از ہر شگون ہا و پیدائش خوش
कोमल	کومل	نازک	गण	گن	بسیار
कोपीन	کوپین	لنگوٹی	गुणकारि	گن کارنی	ہر شگون یعنی ست رج تم کی باعث
			रती		بھگوت کی پریم پریا
			गन्धर्व	گندھرپ	ایک قسم دیوتاؤنکی ہی کہ سروگان

لفظ برج بھاشا	لفظ فارسی	معنی لفظ کے	لفظ برج بھاشا	لفظ فارسی	معنی لفظ کے
		دیگر دیوتاؤنکے روبرو کرتے ہین	लीला	لیلا	کھیل یا بازی یا کتھا
ग्वाल	گوال	محافظ مادہ گاوان یا بھگوت کے گھا	लीलानुकरण	لیلا نوکرن	چرتر تردن کی نقل مثل راس و رام لیلا وغیرہ
गोप	گوپ	قوم بیس یعنی بنیہ کہ نند مہاراج اُسی قوم مین تھے	लीनलवलि	لین۔ لوین	ملجانا اُسمین جیکا تصور ہو
गोपीगोपिका	گوپی۔ گوپکا	مشہور اور ہر دو مثل آفتاب کے ہین بھگوت کی پیاری لفظی معنی گوپ مین پیدا شدہ یا گوپ کی دختر یا گوپ کی زوجہ	**باب م**		
गोपदजल	گوپد جل	مادہ گاو کے پاؤنکا نقش جو زمین پر ہوتا ہو اُسمین جسقدر پانی آوے	माया	مایا	قدرت کاملہ بھگوت کی یا جو خیال مین نہ آوے اُسکا نمودار ہو جانا
गुफा	گپھا	پہاڑکی کندرا جسکو فارسی زبان والے یاور کہتے ہین	मानसरोवर	مان سروور	دیوتاؤنکا تالاب اور اس نام سے برف وغیرہ مین اکثر تالاب ہین
गोपाल	گوپال	محسوسات یا مادہ گاوان امید یا ہین کا محافظ اور پرورش کرنے والا	माधुर्य	مادھرج	اصلی معنی شیرینی کے اور ہر اوصف حسن خوبصورتی دلفریب و دلچسپ
गोविन्द	گوبند	بشرح لفظ گوپال	माधुरी	مادھری	حسین و خوبصورت و دلپسند و دل
गोविंदचंद	گوبند چند	بشرح لفظ گوپال اور لفظ چند برائے تعظیم ہی یا روشنی دہندہ	माखन	ماکھن	روغن زرد نوبر آمدہ یعنی مسکہ
घन	گھن	گنجان یا جنگل	मार्ग	مارگ	راہ
ज्ञान	گیان	جاننا اصل بات کا یعنی ایشر مایا جیو کا جان لینا	माखनचोर	ماکھن چور	سری کرشن سوامی
घन	گھن	ابر یا گنجان	माला	مالا	تسبیح
باب ل			मति	مت	عقل
लाभ	لابھ	فلاح	मतिमन्द	مت مند	کم عقل
लालची	لالچی	طامع جس شی کا ہو	मित्र	متر	دوست
लाल	لال	عزیز	मुद्रा	مُدرا	انگشتری یا حلقہ گوش جو گیان یا علامت سنکھ چکر بھگوت شستر کی
लालजी	لالجی	بڑے چند مہاراج	मद	مَد	شراب یا غرور
लता	لتا	بیل یعنی شاخ پیچان برورخت	मदनमोहन	مدنموہن	کامدیو کو فریفتہ کر لینے والا یعنی مہادیو
लोक	لوک	جہان	मर्याद	مرجاد	حد مقررہ اعمال دینی و دنیوی
लोग	لوگ	انسان	मृत्तिका	مرتکا	مٹی یعنی گل
			मुरली	مُرلی	بنسری
			मुरलीधर	مُرلیدھر	بھگوت سری کرشن سوامی
			मुक्ति	مُکت	رہا شدہ از مرگ و تولد یعنی برہم سروپ ہو گیا
			मुक्तिमोक्ष	مُکتی مُوکھشا	رہائی از مرگ و تولد یعنی برہم سروپ ہو جانا

لفظ برج بھاشا دیوناگری	لفظ برج بھاشا فارسی	معنی لفظ کے	لفظ برج بھاشا دیوناگری	لفظ برج بھاشا فارسی	معنی لفظ کے
मुकुट	مُکٹ	تاج	वनभावन	بن بھاون	دلکو جو اچھا معلوم ہو
मुकुन्द	مکند	مکتی کا دینے والا	मोह	موہ	نجاننا اصل مطلب کا یعنی اگیان
मग	مگ	راستہ یعنی راہ	मोही	موہی	اگیانی
मग्न	مگن	غرق ہونا و نیز مراد از راحت بسیار	मोहित	موہت	فریفتہ یا بھولا ہوا
मगाह	مگھ	کاشی کے گنگا پار کا ملک	मूर्ति	مورتی	تصویر
म्लेच्छ	ملیچھ	جنکے دین مین جانکشی اور طعام گوشت شائع ہی اور ممنوعات کا پرہیز نہین اور شاستر سے مختلف عمل کرتے ہین	मोहन	موہن	فریفتہ کر لینے والا
			महिमा	مہما	بزرگی و تعریف
			महेश	مہیش	شیوجی مہاراج
मलीन	ملین	میلا	महत्तत्व	مہتتو	یہ تتو بدھ مایا کے اوّل ہی
ममता	مما	خودی و دل بستگی از امور دنیا	महोत्साह	مہوتسا ہوچھا	خوشی بسیار و مراد دضیافت کرنے
मण्डल	منڈل	احاطہ	महोच्छा		برہمن سادھو وغیرہ کی
मन्दिर	مندر	گھر	महामाया	مہامایا	قدرت کاملہ
मनोहर	منوہر	فریبندۂ دل	महन्त	مہنت	بزرگ و سرمنشہ
मण्डप	منڈپ	سایبان یا جاے مقررہ برائے جگ و مجلس وغیرہ امور نیک	मीमांसा	میمانسا	کرم شاستر یعنی شریعت کا شاستر جسکے اول اچارج جینی رکھیشر ہوئے
मन्वन्तर	منونتر	ایک روز برہما مین چودہ اندرو چودہ منونتر ہو جاتے ہین	**बाब न**	**باب ن**	
मन्मुस्कान	مندمسکان	تبسم	नाथ	ناتھ	مالک
मन	من	دل	नारायण	نارائن	جو جل یعنی آب یا سین یا انسان مین بیاپک شوا مقیم ہو یعنی بھگوت
मंगल	منگل	خوشی یا خوشی اور اسکے لوازمات یا ریخ ستارہ	नारी	ناری	عورت
मरण	من	عام نام جواہر	नाश	ناس	زوال یا نیست نابود
मंगलाचरण	منگلاچرن	بھگوت کو یاد کر کے جو ابتدا کسی چیز کی کریجاوے یا خاص تصنیفات مین	नायक	نایک	سرمنشہ
मुनि	مُن	بچار یعنی حقیقت و غیر حقیقت کی فکر کرنے والا	नागर	ناگر	باشندہ شہر مراد از متعلقہ یعنی بھگوت
मंत्र	منتر	پوشیدہ رکھنے کے لائق کہ جسکے جپنے سے بھگوت و سب مراد دلی حاصل ہو	नागरी	ناگری	رہنے والی شہر کی بہت عقل والی مراد را دھکا یا گوپکا
			नास्तिक	ناستک	منکر از شاستر وید پر
			निबाह	نباہ	
			नित्य	نت	ہمیشہ
वनमोहन	بنموہن	فریبندۂ دل یعنی بھگوت	नित्यविहार	نت بہار	ہمیشہ کا تماشہ کھیل یعنی قرب

لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے	لفظ بحروف دیوناگری	لفظ بحروف فارسی	معنی لفظ کے
नटनागर	نٹ ناگر	سب کلا جاننے والوں اور کھلاڑیوں میں ہوشیار اور چالاک یعنی برج چندر جی	नन्दनी	نندنی	دختر و نام مادہ گاو اندر
निज	نج	اپنا	नन्दकिशोर	نند کشور	نند جیو کا نوجوان یعنی بھگوت
निजधाम	نجدھام	اپنا دھام مراد از مقام بھگوت	नन्दनन्दन	نند نندن	نند جی کا پسر یعنی بھگوت
निधान	ندھان	جامع یا مقام یا بزرگ	नन्दलाल	نند لعل	نند جی کا پسر یا عزیز
निधि	ندھ	سمندر یا دولت اور نو ندھ بھی مشہور ہیں	निवासी	نواسی	رہنے والا
निद	نِد	سمندر یا دریا مثل سون بھدر وغیرہ	निवास	نواس	رہنا
नदी	ندی	چشمہ جاری یعنی دریا خرد	नवधा	نودھا	نو قسم بھگتی سرون کیرتن وغیرہ مندرجہ دیباچہ
निर्गुण	نرگن	مایا کے گنوں سے مبرا یعنی بھگوت بھاو ہم در قول بعضے گنوں سے جدا ہے غیر جسم	निवेदन	نویدن	نذر کرنا
			नूपुर	نوپر	زیور پائے گھونگھرو دار
निराकार	نراکار	بے نشان یعنی بھگوت	नवलकिशोर	نولکشور	نوجوان
निर्विकार	نرکار	بلا خلل	नवलकिशोरी	نولکشوری	رادھا جیو پرم سندری و نو خیز
निर्मायल	نرمالیہ نرمائل	شیو جی کا پس خوردہ یا تیماندہ از پوجا	नियम	نیم	عہد و اتفاق برائے بجا آوری اعمال فرمودہ بید
नृत्यक	نرتک	رقص کنندہ	नीति	نیت	انصاف
नृत्य	نرت	رقص	नीति नीति	نیت نیت	بید اول صفت و ثنا بھگوت کی کر کے خیر
निर्मल	نرمل	صاف			کلمہ میں مذکور زبان بید آئین کی تو ایسا نہیں
नर	نر	انسان و عام اصلاح از ذکور			مطلب کہ کہیاں ہے باہر ہو اور سب اوصاف سے پاک
निरंजन	نرنجن	بلا خلل	नीलाम्बर	نیلامبر	اودا پارچہ ریشمی پوشش خاص بادھکا
निर्वाण	نربان	کیول مکتی کا نام ہے	नीलाचल	نیلاچل	جیو و بلدیو جیو و لچھمن جیو کا پہاڑ کا نام ہے جہاں جگناتھ جیو کی پوری ہے
निरधार	نردھار	تحقیق شدہ یا تحقیق کردن			
निरीह	نریہ	جسکو کسی شے خاص سے تیاس نکیا جاوے			
निष्काम	نسکام	بلا خواہش			
निष्किंचन	نشکنچن	جسکے پاس کچھ نہو			
निष्फल	نپھل	بلا ثمرہ			
निष्ठा	نشٹھا	اعتقاد			
निकट	نکٹ	نزدیک			
निकेतन	نکیت	خانہ			
नगर	نگر	شہر			
नन्दन	نندن	پسر و نام با غیچہ و بوستانا			

باب ہ

हंस	ہنس	برہما سے مراد ہے اور بھگوت اوتار کا نام ہے
		برہما جیو کی سواری کا پرند یا آفتاب

باب ی

यम	یم	اندری یعنی حواسات کو یکسو کرنا + پڑھے کو رگھناتھ جو لکھے کو یگ نند گوپال کو سیتا رمن سب الفاظ کے چند پرشوتم کو سیتا رمن گوپال کو سرسوتی پرماتما کو لکشمن کو اوتار ہی ہنومان کا م سب اور سماپت یعنی پایان رفع

قطعات تاریخ طبع

از مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

فارسی تاریخ سمبت ۱۹۵۲

این بھگت مال خوب بہر عاصیان بود — ملجائے آخرت خلد و ماوای مغفرت
تاریخ سال سمبت او در بیاض دل — عاقل رقم نمود۔ چہ دریائے مغفرت

فارسی تاریخ عیسوی ۱۸۹۶

بری عاصیان را کند بھگت مال — زاندیشۂ روز امید و بیم
رقم کرد عاقل سن عیسوی — پل آخرت جادۂ مستقیم

فارسی تاریخ ہجری ۱۳۱۳

اہل باطن را عجب این بھگت مال — گشت پیدا نیک زادِ آخرت
خامۂ عاقل سن ہجری رقم — کرد زیبا نیک زادِ آخرت

فارسی تاریخ فصلی ۱۳۰۳

ہشت بیتنک رہبر راہ عدم این بھگت مال — صورت خضر است او را در سبیل آخرت
از پئے تاریخ فصلی یکسبک ہنگام فکر — شد رقم از کلک من عاقل سبیل آخرت

اردو تاریخ سمبت

دیکھنے سننے سے اسکے کیوں نہ ہو آگاہ دل — خوب ہی لکھی ہے تلسی رام نے یہ بھگت مال
کیلئے کرتا ہے تو عاقل سن سمبت کی فکر — زادِ راہِ مغفرت ہے۔ لکھ یہی تاریخ سال

اردو تاریخ عیسوی

کیا ہے کیا تلسی رام جی نے مہیا سامان آخرت کا — عجیب یہ بھگت مال لکھی کہ کہا تانی نہ کوئی ہمسر
خیال آیا تجھے عاقل جو سال تاریخ عیسوی کا — یہ نیک اسباب مغفرت ہے لکھو بلا شک بیاض دل

اردو تاریخ ہجری

جہانیں شہر کوہستر جہیر نام ہو تلسی رام جی کا — کتھا سے بھگوت کے بھگتو نکالا جب پھر سچی بھگتی
ہوا اوتار دلین جیتے عاقل خیال تاریخ سال ہجری — عجیب یہ زادِ آخرت لکھ بیاض دل پر بلا تامل

اردو تاریخ فصلی

اہل باطن کے لیے دنیا میں ہے تکمیل نجات — دافع عصیان ہے تلسی رام کی یہ بھگت مال
بول اوٹھا حال سے یوں ہنر خرد ہنگام فکر — زادِ نیکی آخرت۔ فصلی میں لکھ تاریخ سال

بھاشا سورتھ کہ جسکے ہر دو مصرع مین سمبت ۱۹۵۳ نکلتی ہین

دیت سول آنند بھگت مال سب دکھ ہرت	کشٹ سکل ہم ہند جا کے سمرن دھیان تہین ۱۹۵۳

بھاشا دوہا جسکے اول مصرع مین ۱۸۹۶ء اور دوسرے مصرع مین سمبت ۱۹۵۳ نکلتی ہین

بکس سکل سکھ دیت کشٹ پاپ سمرن کیے	ہان وہ در جات جیت دی یہ امرت کہے ۱۹۵۳

بھاشا چوپائے جسکے اول مصرع مین سمبت ۱۹۵۳ اور دوسرے مصرع مین ۱۸۹۶ء نکلتی ہین

نت دیت دایک انند کت	ہرت سکل پاپک چین سمرت ۱۸۹۶

دیگر چوپائے جسکے مصرع اول مین ۱۳۱۳ ہجری اور دوسرے مصرع مین ۱۸۹۶ء نکلتی ہین

رسس ہی چار کہتن جنا ہمین	ہت لوا نسب ہوت رتا ہین ۱۸۹۶

قطعات تاریخ بھاشا دارد وار بخنور عالی وقار منشی مدن موہن لال صاحب سرشار صاحب

دو ہا بھاشا جسکے ہر ایک مصرع مین سمبت ۱۹۵۳ نکلتی ہین

بھگت مال بھگتن اہو ہوت نتہ سکھدائے	پاٹھ کرے اور دھیان سے نتہ دکھ نسائے ۱۹۵۳

تاریخ اردو سمبت ۱۹۵۳

یہ نسخہ بھگت مال کیا خوب چھپا	بھگتون کا ہے ذکر اسمین اچھا لکھا
سمبت کے لیے بیاض دل پر سرشار	لکھو تم — آخرت کا توشہ زیبا ۱۹۵۳

اردو تاریخ عیسوی

جب چھپی پوتھی یہ تلسی رام کی	دیکھ کر ہر بھگت بولے مرحبا
کی رقم سرشار نے تاریخ سال	مذکرہ بھگتون کا کیا اچھا کہا ۱۸۹۶ء

تاریخ طبع از مولوی محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

کتاب کی ہے یہ کیا تلسی رام نے تالیف	بھری ہے جس مین تصوف کی کہوٹ کر ہر شے
بیاض دل پہ لکھو سال سمت ای حامد	کتاب خوب لکھی مذہب ہنود کی سب نے ۱۹ سنہ ۱۳

ایضاً

واہ کیا خوب چھپی ہے یہ تصوف کی کتاب	بھگت جو ہین انھین ہوگی یہ بہت کچھ مرغوب
سال ہجری جو کوئی آپ سے پوچھے حامد	اس سے کہدیجیے۔ کیا خوب چھپی ہے کیا خوب ۱۳۱۳ سنہ ۱۳

اودھبت رامائن - منظوم مولفہ منشی جگناتھ خوشتر
برج بلاس - بخط فارسی زبان بھاکھا مولفہ بجیا بلی
ترجمہ بھجو نرگیت - از سور ساگر بزبان بھاشا مترجمہ
منشی نتھو لال بھارگو۔
رامائن سوندر کرت - مترجمہ منشی نتھو لال بھارگو
گوشائین چرتر - مولفہ منشی لال جی کائیست اہین
بلسنا ریو ربک گوشائین تلسی داس جی -
چرتر ایسے پریم و بھگتائی سے لکھے ہین کہ
جو قابل دیدہین -
درشن برھ گیان - سے بہ آئینہ مذہب ہنود از
لالہ جے دیال سنگھ -
ست نام بہار بندرابن - از راے بندرابن جی
لنکا دشی مہاتم - از لالہ رام پرشاد -
ترجمہ پرتھی جانکا بھرن - مترجمہ لالہ بے گوپال -
عرضی نویس -
گیتا مہاتم و گنیش چوتھ - از منشی رام سہاے متنا
مہابھارت منظوم - از منشی طوطا رام شایان -
گورکھیواہ - منظوم - از منشی رام سہاے متنا لکھنوی -
کتھا نرسنگھ اوتار و بمن رکھیش اوتار - مرتبہ
منشی نتھو لال بھارگو -
پہلاد چرتر - مسمی بہ رسپنچ ادھیای مترجمہ لالہ نبی جی
مطبوعہ مطبع ثمر ہند -
جانکی بیاہ - منظوم - از منشی شنکر دیال فرحت
سیتا سوئمبر - منظوم - از بابو گردھر نرائن
کتھا ست نارائن - مسمی بہ مثنوی واقعہ عذاب از

منشی جوالا شنکر مخلص امیر -
کتھا ست نارائن - منظوم از جگناتھ سہاے -
گیان چوسر - عجیب و غریب کھیل - گیان مین -
کیرت ساگر - مولفہ منشی لالچی کائیست
انند کتھا - باتصویر از منشی رام ٹہل تخلص تمہارک -
پرھلاد چرتر - منظوم - مترجمہ لالہ گردھاری لال مکتری
ترجمہ سدا مان چرتر - منظوم مسمی بہ منظومہ فرخ از
منشی گردھاری لال کائیست
گجندر مکش - منظوم از منشی جگناتھ خوشتر
ست نام بھاشا - از منشی تجکرن -
نکتہ چالیسی - از منشی شنکر دیال فرحت
کاشی استتی - از منشی جگن لال -
مان پت دیجیے - از منشی لالجی مل - سواخ عمری سری
پنڈت آسان پت تیواری اجودھیا نواسی -
مجموعہ بدھان - یعنی مدن کی چیسا شامل بھوجن کرن
گرو کرن - نتکرم - بھرتری شتک وغیرہ - از منشی لالجی
خلف نوندھ راے کاکوروی -
ولادت کنھیا جی و نرسنگھ اوتار - منظوم - از منشی مہی دھر
بھارگو کرکبائی -
دیوی چرتر - مع قصائد مدحیہ جانکی چرتر و پرھلاد چرتر
از لالہ مہابلی پرساد -
گیتا مہاتم - مترجمہ منشی لالجی -
پوتھی موکش گیان - از جی گوپال -
ہنومان چالیسا - منظوم - مصنفہ بابو رام
رام لیلا - منظوم باتصویر از منشی رام